حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خوبیون کی نسبت پیشین گوییان درج ہین اور وید ہنود سے نام مبارک محمدؐ کی پیشینگوئی اور پُرانون سے ظہور کلکی اوتار کی پیشینگوئی جو ملک عرب مین (جسکو سنسکرت مین شنبل کہتے ہین) بارہوین چاندسدی ماہ بیساکھ مین تفصیل کیساتھ مع زائچہ لکھی گئی ہے۔

مقدمہ ششم - مین قرآن و حدیث شریف و تورات و انجیل منزل و دساتیر فارس و وید و پُران غیر منزل سے یاجوج و ماجوج کے عجیب و غریب حالات درج ہین۔

مقدمہ ہفتم - یہ قرآن شریف کی تفسیر ہین ہے جسکے دو حصے کئے گئے ہین ایک حصہ سورہ فاتحہ سے آخر چودہ پارہ تک اور دوسرا پندرہوین پارہ سے آخر پارہ تک فقط

قیمت جلد اول چہ مقدمات		جلد دوم چودہ پارہ	جلد سوم سولہ پارہ
قسم اول	قسم دوم	عہ ۱۲ر	عہ ۱۲ر
عہ ر	۱۲ر		

(تاجران سے رعایت کیجائیگی)

المشتہر

خاکساران حکیم محمد مظہر الہادی و حکیم سید عبد الملک محلہ ... امروہہ

(ضلع مرادآباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۂ بنی اسرائیل مکیہ ہے جسکے ایک سو گیارہ آیت اور بارہ رکوع ہین اور پہلی سورت کا اختتام بنی اسرائیل کے حال پر ہوا ہے جنکے یہان بنی بسبتی ہزار ہفتمی اعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فتوحات ممالک مقدس پر لکہی ہوئی ہین اور یہ سورت ہجرت کے قریب زمانہ مین نازل ہوئی ہے اور حوالی مدینہ مین ہجرت گاہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فصل ۳۳ سفر تثنی و ۲۱ یشعیا سے ظاہر ہے اور بارہ قوم یہود نے حوالی مدینہ کو آباد کیا تھا تاکہ کامل ہو فصل ۱۸ سفر تثنی کا فرمودہ کہ تمہاری بارہ قومون کے بہائیون والا نبی تمہارے درمیان مین ہوگا یعنی نہ تمہاری اولاد مین اور فصل ۳ ملاکی مین ناگہان تشریف لانا ہیکل یعنی بیت مقدس مین لکہا ہے تو مناسب ہوا کہ اونکی مسجد کے حال سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سیر کرا کے مطلع کیا جاوے اور جو ان پر بیتا ہے اور آیندہ کو بیتیگا وہ ظاہر فرمایا جاوے کیونکہ فصل نہم دانیال مین کفارہ ہونا بدولت حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہود کے لئے مقرر ہوا ہے اور فصل نہم سفر تکوین مین احوال نوح میں ہے کہ نوح حالت نشہ مین جو اونکے یہان جائز تہا ایک روز ننگے ہو گئے تو حام دیکہکر ہنسا اور سام و یافث کو خبردار کیا اون دونون بزرگوارون نے ادب سے الٹے پاؤن جاکر پردہ ڈالا اور نوح علیہ السلام کو اسکی خبر ہوئی تو نوح علیہ السلام نے حام کو بددعا دی کہ تیرا بیٹا کنعان غلام ہے یعنی سام کی اولاد کا چنانچہ زمان یوشع سے بنی اسرائیل کے

وہ ملازم تھا اور یافث کو دعا دی کہ تو سام کے گھر آوے یعنی جبکہ اولاد سام سے تحت نصر نمرود کی
حشمت حامی قوم یہود کو شادی تو اولاد مادی بن یافث یعنی ذوالقرنین کیقباد سے قوم بنی اسرائیل
ساکی سرسبز ہوں چنانچہ ایسے ہی ہوا اور مادیوں کے بعد یونان میں یافث کی نسل سے سکندری
سلطنت اون ممالک میں ہوئی اور رومیہ یونانی الاصل بھی رہے اور سام کو دعا دی کہ تو خداوند
خدا کی نگاہ سے مبارک ہو یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکہ یافث کی نسل کی شرارت پوری
ہو تو اسماعیلی سامی سے آباد ہوں اور رومیہ تباہ ہوں اور کیپا بن مدین بن قطورا حرم ابراہیم
یعنی ترکوں سے ممالک کنعان جو آباد ہیں وہ بھی بنی اسماعیل کے نام لیوا مسلمان ہیں تو اوس
جگہ سے ساری اولاد نوح کو مخاطب کر با مناسب حوال و اوقات کے لئے ہوا بالخصوص نسل ابراہیم سے
بنی اسرائیل کو اور فصل ۱۲ تکوین میں ابراہیم کو بعینہ مبارکباد دی کہ جو بذریعہ اسماعیل ہونی تھی اور
اسحاق کے ذریعہ بھی مبارکباد دی گئی اور چونکہ وہ بخت نصر سے تباہ ہونے والے تھے تو اون کو مبارکباد
قوم مادی سے حاصل ہوئی تو اونکی نسبت ابراہیم کو فرمایا کہ جو تجھکو مبارک کریں یعنی کیانیہ دو مبارک
ہوں کہ کیانیہ متبارک ہوگا اور تجھکو جو ملعون کرے کہ مراد اوسے رومیہ یونانیہ الاصل ہیں وہ ملعون ہو
چنانچہ وہ ملعون ہو گیا اور اہل اسلام سے ہوگئی تو رومیہ نے ملعون کرنے والوں کو جو اہل اسلام ہوئے پھر
مبارکباد دی گئی کہ اونسے ساری خاندان برکت پاوینگے اوسوقت ابراہیم کی اولاد کا سفر تمام
ہوکر غیر قوموں بلا خوف مسلط ہونی پاوینگے پھر بنی اسرائیل کے لئے موسیٰ کی کتاب احبار کی فصل ۲۶
میں ان واقعات کی پیشین گوئی کی گئی کہ ملک کنعان میں جبکہ وہ بنی اسرائیل جاوینگے تو خدا کے سوا
دوسری معبود کو نہ پوجیں ورنہ بہت سے واقعات کے بعد تم تباہ ہو گے یعنی زمانہ یرمیاہ میں سرکشی
کرکے تباہ ہوسکے اور قید ہوکر مسافر ہوگئے یعنی زمانہ بخت نصر میں اور پھر آباد ہوگئے یعنی بذریعہ اولاد
رانت مادی کے جیسے فصل ۲۸ تا ۳۰ سفر تثنیہ میں بھی مذکور ہے اور پھر جبکہ سرکشی کر گئے یعنی مسیح کی
بلکہ حق پوشی اوسکے تو پھر سخت برباد ہوگئے یعنی بقر قوم رومیہ سے پھر رومیہ کی بربادی کو خدا کی تلوار یعنی
خالد سیف اللہ نکلی گی چنانچہ فصل ۳۱ سے تا ۳۳ سفر تثنیہ میں یہ مذکور ہے اور خود دس کلمات سے

دوسری کلمہ مین فصل ۲۰ خروج وہ سفر مثنیٰ مین اسکی طرف اشارہ ہی کہ باپ دادونکی بدکاریان
اونکی اولاد پر جو مجھسے بغض رکھتی ہین یعنی مسیح پر ایمان نہین لاتی تیسری و چوتھی پشت تک
پہونچاتا ہون چنانچہ قوم یہود رومیہ سے اس وجہ سی تباہ تین چار پشت تک ہوتی رہے پھر دوسرے
کلمہ مین ہی کہ اوسکے بعد خدا کو رحم آویگا یعنی بصورت حضور ختم المرسلین علیہ السلام و اس بربادی
کے بعد خدا کو شرم آویگی کہ اپنی قوم بنائی ہوئی اسرائیلی تباہی پر آ گئے تو خداوند اونکے مقابلون کو یعنی
بصورت حضرت احمد علیہ السلام سزا دیگا اور سیف خدا نکلے گی یعنی خالد سیف اللہ اور سو فت مقام
مقدس خلاص ہوگا چنانچہ فصل ۳۳ سفر مثنیٰ مین لکھا ہی کہ خدا آیا سینا یعنی مکہ مین اور سعیر کی
سیر کو گیا یعنی یواب بصری بن اظہار بن رعوائیل بن سعیر بن اسحاق مین اور صحرای فاران مین
مقیم ہوا جہان مدینہ منورہ تیمہ بن اسماعیل سی بستا ہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مظہر روح اعظم کی
مکہ مین تشریف آوری اس صورت سی مقرر تہی کہ حسب فصل ۳ حبقوق کی اینجا دیر عبدیت کا پردہ ذاتین
جسکا اس صورت مین بیان آیا ہی کہ العبد و ما فی یدہ لمولاہ مشہور ہی تو باوجود اسکے کہ فصل ۱۸
سفر مثنیٰ مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مثل موسیٰ کرکے لکھا ہی مگر فرق مابین موسیٰ و حضور صلی اللہ
علیہ وسلم مین مراتب کا ہی تا آنکہ موسیٰ کو آرزوی دخول ممالک مقدس ہی اور نہ پہونچے اور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی نسبت فصل ۳ ملاکی مین ناگہان تشریف لانا وہان لکھا ہی وہ حاصل ہوا اور موسیٰ کو
کتاب دی جو ہدایت و پیشین گوئی تہی بنی اسرائیل کی بابت زمانہ دخول ممالک مقدس اور اونکی خروج
زمانہ بخت نصر مین اور پہر اونکی سلئے دخول زمانہ کیقباد و مادی ذو القرنین مین اور پہر اونکی بربادی
زمانہ رومیہ مین اور رومیہ کی تباہی زمان خداوند مین سیف اللہ سی لکھی ہی مفسرین سے چونکہ
کتاب تورات نہین دیکھی ان دونون مرتبہ کی بربادی و آبادی مین جو بکمال درجہ ہوی ہی دیکھیے کا کچھ
لکھدی ہین کہ تاریخ سی پہلونکی آشنا کمتر ہین چنانچہ بعض پہلی بربادی کو بخت نصر سی لکھدیتی ہین اور
موسیٰ کو دس احکام دئے گئے تہی جسکی دوسری و چوتھی مین ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس خوبی سی ہی اور
چوتہا کلمہ تعظیم سبت کا بالخصوص حضور کی نسبت ہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن دیا گیا جو ہمیشگی

اہل اسلام کو ہے اور وعدہ اجر کبیر کا ہے کہ خدا کی بادشاہت کا وہ زمانہ ہے اور اونکے مقابلین کے لئے
جہنم تیار کیا گیا ہے اور فتح مکہ و فتح ممالک کی خبر دی گئی ہے گو اہل مکہ کا تجاہل کرنا اس فتح کی
بابت غلطی سے تہا تو ایک اس امر کی نسبت غور کرنیسے موسیٰ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت
دیکہنی چاہئے پہر یاد رکہنا چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی معراج ہین اس سورت مین جو
معراج ہے وہ معراج جسمانی ہے کہ بیت مقدس تک ہوا جیسے کتاب ملا کی پیغمبر مین مذکور ہے اور دوسری
معراج قبل از نبوت جلی جسمانی بہی ہین جیسے وقت ولادت کے ابر آسمانی مین اوٹہایا جانا اور حلیمہ
کے مکان کے قیام کے وقت شق صدر ہونا اور مطابق روایت مسلم کے اتالیسوین سال جبکہ چہ ماہ
مین نبوت خواب مین تہی حالت نوم مین اور بامطابق بخاری کی مابین نوم و یقظہ یعنی مراقبہ مین آسمانونکی
سیر کرنا کہ اوس وقت مین نبوت کی خبر فرشتون کو بہی نہتی اور امام نووی کا شرح مسلم مین اتالیسوین سال کو
خطا کہنا مقابل روایت کی صحیح نہین ہوسکتا اور دوسری مفسرین و کتاب مشکوۃ مین بروایت بخاری و
مسلم کے لفظ ما بین النوم والیقظۃ کو نقل نکرنا پس مضر اسکو نہین کہ وہ معراج جسمانی تہا و حق ہے کہ ہر مرتبہ کی
معراج کو اوسکے مقام پر رکہنا چاہئے اور بسبب نماز جو اس معراج مین خواب مین ہوئی ہنوز نبوت جلی کے
پہلے ہونیسے محکوم اسکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ تہے کہ تعلیم ہی فرمادین تعلیم بعد نبوت جلی کے ہوئی بلکہ وہ بہی
دو سال اقرء کے نزول کے بعد اور بارہ معراجونکی تفصیل سورۂ نجم کی تفسیر مین دیکہنی چاہئے پہر موسیٰ کے
دس احکام توراۃ کو دیکہنا چاہئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کو نہ پہونچی تو توریت ... ذکر کرکے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کے دس احکام کو غور کرنا چاہئے کہ کس خوبی سے مفصل ہین تا آنکہ اتفاقاً ایک روز
ایک شخص مسلمان اور یہودیہ سے گفتگو ہوئی اور مسلمان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم و موسیٰ کی نسبت یہ کہا کہ
موسیٰ نے الف الف مال سے زیادہ کو راہ خدا مین صرف کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کو نہ پہونچی تو عورت
یہودیہ نے خبر کو اوسکی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنی بیٹی کو کرتے کی طلب مین بہیجا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو اوسوقت وہی کرتا تہا اوتار دیا اور کرتے کے نہونیکے سبب باہر تشریف نلائے تو حکم ہوا کہ مخلوق کی مالداری
و تنگی سب بحکم خدا ہے تو سخاوت کی ساتہ ایسی سخاوت بہتر ہے کہ آپ ملامت والے مفلس ہون اور اس سورت مین

چند معجزات مین ایک اونمین سی ابوجہل کا قصد ہوا کہ پیغمبر کو ایذا دین اور باوجود بالمشافہ ہونیکے اوسنے
حضور علیہ السلام کو نہ دیکھا دوسرا یہ ہوا کہ بعض بتون کی مذمت سنیجے اور تیسری بعض بہری ہوگئی اور چوتھی عمرو
بن عاص کی نسبت پیشین گوئی ہی کہ جہاز اونکا ڈوبنے لگے گا جب خدا کو خاص پکارین گے ساحل نجات پر
لگے گا پانچوین مہاجرین کو حبشہ سی نہ لوٹا دین گے جبکہ اسقدر دریافت ہوا اب مطلب سورت کی طرف توجہ
درکار ہی تو بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ارشاد ہی کہ غور کا مقام ہی سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى
بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ
مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّهٗ كَانَ
عَبْدًا شَكُوْرًا ۝ ای اولاد اون تین بیٹو نوح کے جنکو ہمنے اوٹہایا نوح کی ساتھ اوسکی کشتی مین کیونکہ وہ
بندہ شاکر تہا خدا پرست جیسی سام کہ خداوند خدایگان یعنی احمد مصطفٰے کی اونکی اولاد مین خبر دی کہ پاک ہے
شرک سی وہ خدا جسنے سیر کرائی اپنی خاص بندہ کو۔ جسکی رمی عین رمی خدا ہی حصہ رات مین مسجد حرمت والی
مکہ سی مسجد اقصیٰ تک کہ نہایت سفر کیا اونپر ہے جسکے گرد گو برکت دی گو خود اوس وقت مین برباد تہی
تاکہ دکہلاوین اوسکو اپنی آیات سی جسکا بیان آتا ہی کہ بالآخر اوس نبی کی امت کی بدولت اوسکو آباد کرینگے
پہر ویران نہو کیونکہ وہ سننے والا ہی متقیون ہود کی دعا اور بینا ہی ردیہ کی شرارت کو اور بیان آیات کرتا ہی
کہ دی تہی ہمنے موسیٰ کو کتاب توراۃ اور کیا اوسکو ہدایت بنی اسرائیل کے لئی کہ نہ پکڑو بیری سوا وکیل تو
تم مملکت بیت مقدس مین داخل ہوگی وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ
مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ اور حکم کیا ہمنے بنی اسرائیل کی طرف فصل ۲۶ کتاب احبار ۲۰ سی
کتاب ہتی وغیرہ توراۃ مین کہ بعد دخول کے تم دو مرتبہ فساد ڈالو گے زمین ممالک مقدس مین ایک مرتبہ زمان
یرمیاہ مین دوسری مرتبہ زمان یحییٰ ومسیح مین اور پہر کشی کرو گے بڑی سرکشی فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا
بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا
مَّفْعُوْلًا ۝ پس جب آوی اون دونون کا پہلا وعدہ یعنی زمان یرمیاہ مین بہیجین ہم تمہاری اوپر اپنی

ہندی یا بابلی بخت لڑائی والے بخت نصری پس گھس جاوین گہر دنکی اندر اور ہر چیز وعدہ کیا ہوا ہے جسمین
دروغ نہین چنانچہ ۵۹۹ قبل مسیح مین یہویقیم شاہ یہود کے گیارہوین سنہ جلوس مین یرمیا کی نصیحت کو
نہ سنکر اونکی بخت نصر سے شکست ہوگئی اور یہویقیم یہودی کو بخت نصر نے تاج بخشی کی پہر ۵۹۵ قبل مسیح میں یہویاکین کو
تاج بخشی کی مگر وہ نالائق خردسالی سے نکلا تو تین ماہ کے بعد صدقیا کو تاج بخشی کی مگر چونکہ بخت نصر
کے ساتھ صدقیا نے خلاف ارشاد یرمیا کے سرکشی کی تو ۵۸۸ مسیح مین بخت نصر نے بیت مقدس کے
مکان مقدس کو دو کہاڑ کر پہینکدیا اور لکہا یہودی قتل کئے اور ستر ہزار کو بابل مین گرفتار کر لیا اور اوسکے بعد
اوسکا بیٹا اویل مرودک شاہ ہوا اوسکے بعد نرگلیسر اوسکے بعد لابوا سوار اوسکے بعد بیلشضر بخت نصر کا
دوسرا بیٹا یا نسل بخت نصر سے شاہ ہوا اور ورس ۱۲ فصل ۲۵ یرمیا مین لکہا ہوا ہے کہ ستر سال بعد اجاڑ ہونے
بیت مقدس کی قوم بخت نصری برباد ہونگی تو سام کی اولاد کی مدد کو اٹھے یافث کی اولاد مادی سے کیقباد
ذو القرنین نے اولاد حام بخت نصری کو تباہ کیا اور کیقباد نے اول سال فتح بیت قید سے یہود کو خلاص کیا
جیسے خدا تعالیٰ نے فصل ۲۶ کتاب احبار موسیٰ ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ مصرعی وغیرہ مین فرمایا تہا جیسے ارشاد ہے

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا

پہر لوٹا دین ہم فتح کے نئی دولت کو تمہاری مقابلون پر کہ اونکو ذو القرنین کیقباد اولاد مادی یافث سے
تمہاری مدد کرین اور مدد کرین ہم تمہاری مالونکی ساتھ اور بیٹونکی ساتھ اور کرین ہم تمکو اکثر نفر کہ بیت مقدس کا مال
و سامان جو بخت نصر لیگیا تہا واپس کیا گیا اور یہود کی اولاد ستر ہزار جو گرفتار ہو کر بابل مین مقید
ہوئی تہی اونمین سے جو زندہ رہے واپس آئے اور سال اول خلاص مین مسجد و فصیل شہر مطابق کتاب عزیر کے بنائی
اور دوسرے سال جو شہر کی فصیل کا ارادہ کیا تو حوالی موالی نے شرکت چاہی پر یہود نے منظور نکی اور ذو القرنین
کورش کیقباد بن اول اخشویروش کی تیس سال تک بادشاہت مملکت مادی ہمدان و موصل وغیرہ کی کرکے ستر سال
کی عمر مین بادشاہ فارس و بابل و بیت مقدس ہوا تہا اور سات سال تک یہودیونکی خلاصی کی اونکی ممالک سے
وہ جو بلاین کوش کی مملکت سوران مین اور مملکت تمسک و توبل کو سیریا ی روس مین گیا اور تارہ بن یافث
کی اولاد کی مدد کے لئے کوہ یورال مین جو منتہائے شمال مین ہے سد بنا رہا تہا تو حوالی موالی نے یہود کی شکایت مین

کہ فصیل شہر نہ بنانی پاوین کہ گردن کش ہین عرضی بہیجی مگر سات سال بادشاہت بابل کی ۵۲۹ قبل مسیحی مین گیا
اور مسجد و فصیل بنی نبائی کہ کیکاؤس بن کینہ بن کیقباد شاہ ہوا اور وہ ۵۲۲ قبل مسیحی مین مرا اوسکی جگہ پر
دارا کیخسرو بن ہستاسپس سیاوش شاہ ہوا اور اوسکی زمانہ مین فصیل شہر نہ بنی تو ۵۲۱ قبل مسیحی مین کیخسرو مرا
اور احشویروش دوم یعنی لہراسپ شاہ ہوا اوسکے وقت مین ایک جوبلی پچاس سال کا انتظار دیکھکر
تعمیر کی بابت پہر عرضی دی تو ۵۲۲ قبل مسیحی مین ممانعت کا فرمان نکلا اوسکی بعد ارتحششتا یعنی گشتاسف
شاہ ہوا اوسکو ۵۲۵ قبل مسیحی مین عرضی دی تو پہر ممانعت کا فرمان ہوا پہر ۵۲۱ قبل مسیحی مین دارایوس
بن سوم احشویروش نے اجازت کا فرمان صادر کیا اور مسجد و فصیل پہر کر بنائی گئی اور یہود بڑے
شاد آباد ہوی اور بت پرستی سے تائب ہوی پہر ارشاد ہی اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ
فَلَهَا ط اگر اس راج اولاد کی کثرت کی بعد تم نیکی کرو کہ شرک سی بچو اور مثل مسیح انبیا کی پیروی کرو تو نیکی کرو
اپنی جانوں کے لئی اگر بدی کرو تم کہ شرک کرو اور انبیا کو نہ مانو تو تمہاری اوس نفس کے لئی ہی کہ مصیبتین اوٹھاو
اور تمہارا زمانہ خراب آوی جیسے فصل ۲۳ سفر مثنی مین ہی تو زمانہ کیانیہ و سکندری سلطنت مین وہ خوش
رہی اور رومیہ کی سلطنت مین بڑی اونپر تکلیفین ہوئین کیونکہ مسیح سی سرکش ہوی اور اونکی ساتہ وہ برتاؤ کیا جو
پہلے سی مسیح کی نسبت لکہا تہا اور انجیل مین مفصل ہی تو پاشپاشین بادشاہ ۲۹ مسیحی مین ہوا اور اوسنی اپنا زور
سات سال تک حسب فصل نہم دانیال کی دوسری قوموں سی کیا اور نصف ہفتہ یعنی ساڑہی تین سال مین جو یہود
ایک شاریمین دوسری جان نی پاشپاشین سی سرکشی کی تو پاشپاشین نے اپنی بیٹی طیطوس کو شریک سلطنت
کرکے بیت مقدس کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اوسوقت دس لاکہ یہودی وبا و سیف وغیرہ سی تباہ ہوی جو دوسری بار
بربادی کو کتاب موسی مین لکہا ہی تو ارشاد ہی فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ
وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۱۵ پس جب آوی
دوسری مرتبہ کا وعدہ کہ تم شرارت کرو اوسکی پیاری مسیح کی ساتہ تو ۷۰ مسیحی مین چاہئی کہ اداس کرین
رومیہ تمہاری موںہو اور چاہئی کہ داخل ہون برباد کنندہ غیر قوم اعنی رومیہ طیطوس کے ساتہ مسجد مقدس مین
جیسے داخل ہوی تہی بخت نصر سی برباد کنندہ اوسمین پہلی مرتبہ اور چاہئی کہ ہلاک کرین اون یہود کی اولاد کو؟

بخت نصری بربادی کے بعد بلند ہوئی تھی پوری ہلاکت اور جب رومیہ کی پوری ہلاکت ہو چکی اور
رومیہ کی بادشاہت حسب فصل ۷ دانیال کی دو قسم سنہ ۱۲۰۰ مسیحی مین ہو جاوی اور مغربیہ دس بادشاہتین
الارک گاتہی سے لیکر الوٹین لمبارڈی تک سنہ ۱۴۶۸ مسیحی مین تباہ سنہ ۱۲۸۰ مسیحی مین ہو جاوین اور مشرقیہ مین تین بادشاہتین
کاپادوشیا دسریا دسو پٹیمیا ہو کر گیارہوین شاخ سنہ ۶۱۱ مسیحی مین ہرقلی ہو جو تینون شاخون مشرقیہ پر
غالب ہوا اور یہود کی بقیہ پر قتل کا فتوی دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاحب روزنامہ قدیم کی بدولت
غیر قوم یعنی ہرقلی کی بربادی ممالک مقدس سے ہوا اور حسب فصل نہم دانیال کی یہود کا کفارہ ہو کر
جس سے قوم اسرائیل اسلام لاکر یا جزیہ دیکر ممالک مقدس مین وطن کرین اوس وقت کی
بابت ارشاد ہے عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ قریب ہے کہ رب تمہارا بصورت نبی تیماری سبتی یعنی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمکو رحم کرے کہ تمہارے دشمنون غیر قوم کو تمہاری ممالک سے خارج کرے کہ اوس نبی کی
رست مین سے خلیفہ اول کے وقت سیف خدا خالد ولید نکلے وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا اگر تم بدی کا اعادہ
کرو کہ اسماعیلی نبی کو نمانو بلکہ دسپر کفر و نفاق اختیار کرو تو ہم بھی جزای بدی کے ساتھ تم پر عود کرینگے
کہ بنی قریظہ و بنی النضیر وغیرہ کو تباہ کرینگے جیسے ورس ۱۸ فصل ۳۲ سفر تثنی مین لکھا ہی کہ کینہ وردون پر
تلوار چلیگی اور فصل ۲۹ یشعیا مین مفصل ہی اور سفر تثنی واحبار موسی مین اشارات ہین جیسے ورس ۱۹
فصل ۱۸ سفر تثنی مین فرمایا ہی کہ جو کوئی بنی اسماعیلی کی بات نمانیگا اوس سے تفتیش ہوگی یعنی دنیا مین
جلاوطنی و قتل و آخرت کی نسبت ارشاد ہے وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۱۲ ۵ اور روز قیامت
کریش کافرون بالخصوص یہود کے لئے جہنم قید کہ اوس سے نکل نسکین الحاصل موسی کی تورات مین
یہ پیشین گوئی ہے اور مفصل کتاب یشعیا مین بھی ہے اور خود موسی کو ممالک مقدس تک جانا نہوا
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناگہان حسب پیشینگوئی کتاب ملاکی کے وہان تشریف لے گئے اور
اوسکی فتح کا اہل اسلام کو وعدہ ہوا تو قرآن مجید کا رتبہ تورات سے بڑھکر ہوا جیسے فرماتا ہے
اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ عبرستی ۰ قرآن وہ راہ بتاوے جو
محکم ہے اوسکی تفصیل فرماتا ہے وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ

اَجْرًا کَبِیْرًا اور بشارت دی اون مومنوں بالخصوص یہود کو جو وہ نیک کام کریں کہ ایمان لاویں اور بیرنگ نہ
کرادو کے لئے کفارہ ہو درست ہوئے بیت مقدس سے وَاَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ اَعْتَدْنَا
لَہُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا اور اون روسیہ کو جو ایمان نہ لاویں دار آخرت کے ساتھ عذاب ہے ورد ناک دنیا کے مالک مقدس سے
نکالے جاویں اور آخرت میں دردرج ہیں حادیث صحیح ہے کہ صبح اس معراج میں اول جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا وہ ابوجہل تہا
اوسنے دریافت کیا کیا خبر ہے ارشاد ہوا کہ مجکو معراج ہوا کہ میں بیت مقدس تک گیا اور اوسنے ابوبکر کے پاس
آدمی بہیجا کہ یاد سنا کہ شب کی شب میں بیت مقدس میں جانا وآنا ہو سکتا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ میں اس سے زیادہ کا معتقد ہوں پس ابوجہل مایوس صدیق سے ہوا اور اونسے بیت مقدس کے
آثار دریافت کئے کہ حضور صلعم کو چونکہ اچانک گئے اور تشریف لے گئے پاچار ساعت کے لیے انکو یاد نہ تہے
تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت رنج ہوا ہی تہا کہ جبرئیل نے اوسکا نقشہ سامنے رکھدیا اور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے سب بیان اوسکی نہ کئی کہ سراسر مطابق دیکھنے والوں کے تھے اور دوسرے نشانات طلب کئے
کہ فلان قافلہ کہاں ملا اور فلاں کس دن آویگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری بتا دی اور
مطابق فرمودہ کے سب راست آئے جیسے ہمنے رسالہ مولد شریف و رسالہ معراج الرسول میں مفصل
لکہے ہیں الغرض اس پیشینگوئی قرآن کو اہل مکہ سنکر عذاب کی نسبت شتابی کرنے لگے چنانچہ نضر بن حارث
نے کہا کہ اے اللہ دوگروہ ہوں کی بہتری کہ اگر اسلام حق ہی تو برسا ہمارے اوپر آسمان سے پتھر دان نظر
ارشاد ہے وَیَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَہٗ بِالْخَیْرِ وَکَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا اور مانگے
انسان شر جیسے اپنی دعائے خیر کہ اوسکو لازم تہا کہ کہتا کہ مجکو مسلمان کر اور ہے انسان کافر قبل از
وقت شتابی کرنیوالا اور موسی کی پیشینگوئی کو نہ دیکہے کہ کتنے رسولوں وصدیوں بعد وقوع میں ایسے وقت میں
آئیں کہ اللہ اللہ کرتے ساتواں ہزار دولت اسلامی کا آیا جو درروش مثال ہے جسمیں کفر کی اندہیری مٹا
دی چنانچہ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا الَّیْلَ وَالنَّہَارَ اٰیَتَیْنِ فَمَحَوْنَا اٰیَۃَ الَّیْلِ وَجَعَلْنَا اٰیَۃَ النَّہَارِ
مُبْصِرَۃً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ اور کیا ہے
رات دن کو دو نشانیں کہ رات کفر کی نشانی ہے اور دن اسلام کی نشانی ہے پس محو کر دی رات کی

نشانی کفر کو اور کرین روز کی نشانی اسلام کو بینا کرنیوالا تاکہ تم طلب کرو اپنے رب کے فضل اسلام کو
اور تاکہ جانو عدد برسون و حساب قمریہ ہزار ہفتم ہزار ششتم کو یا النسوہ مسیحی شمسی کو کہ ختم المرسلین کا زمانہ ولادت
جننے کا زمانہ ہون اور وہ مفصل کتاب سابق میں ہے ساتھ اون ارشاد ہے وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا
اور ہر سنے اسلامی کو پہلے کتاب میں تفصیل کیا ہے کہ فصل ہم دانیال میں ولادت ختم المرسلین یا سوم شمسی کی
لکھی ہے اور زمانہ آدم سے ولادت ختم المرسلین ساتویں ہزار قمری میں لکھی ہے جو ست ہتیں کوئی نوح کی صاحب کمان
ہین وگر مطابق قول یہود کے جو مسیح کے حواریوں کو کہا کہ ہمنے تمہارے ساتھ بدفالی کی ہے کہا بلکہ کہین کہ ہم
کبھی برباد نہین ہوے یہ بربادی ہی اگر آویگی تو اوس نبی کے سبب ہوگی تو اسلام بدفالی ہے اونکی تو اونکا
جواب مطابق جواب حواریون کے دینا چاہیے کہ تمہارے ساتھ ویسے ہی ارشاد ہے وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ
طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اور ہر انسان کا نصیب
لازم کر دیا ہے اوسکی جان کے ساتھ اور نکالیں اوسکو جو اپنے نصیب کی مطابق کیا ہے مرور قیامت ایک کتاب
کہ ملاوے اوسکو کھلی ہوئی کہ اوسکو پاس آ کر اوس کو اوس اعتبار سے جو ظاہر ہو تو حکم ہوا اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى
بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ پڑھ اپنی کتاب یعنی اعمال اپنے نصیب کی مطابق کافی ہے تو اپنے حساب کو
تجھ پر حساب میں نو بدفالی اہل مکہ کی اسلام نہیں ہو سکتا بلکہ اونکا کفر اونکی لیے بدفالی ہے مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا
يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ جو راہ درست پاوے تو راہ پایا ہوا اپنی جان
کے نفع کے لیے اور جو گمراہ ہوا پس جز این نیست وہ گمراہ ہوا اپنی نفس وبال پر اور مغیرہ کا یہ کہنا کہ کفر کرو اوسکا
وبال میرے اوپر ہوگا تو اسقدر تو اوسکا قول صحیح ہے کہ برابر اونکے گمراہ ہونگی اوسکو گناہ ہوگا لیکن
چاہیے کہ اونکی بوجہ ہوا سے یہ غلط چنانچہ فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ اور
نہ اوٹھاوے دوسری کا کوئی بوجہ کہ اوس سے تخفیف عذاب کیا جاوے جو دوسرے کے کہنے سے گناہ کرے
اور اونکا بدفالی کا مقولہ ہر چند غلط ہے لیکن انہون نے کہا اگر ہلاکت ہے اہل مکہ کی منظور تھی تو رسول کے
بھیجنے کی کیا ضرورت تھی تو ارشاد ہے کہ اسقدر ضرور ہے کہ ہلاکت کا رابطہ کہیں صحت نہیں ہوتی یہ دستور
طبیعت کی خلاف ہے یہان نظر فرمایا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ اور ہم عذاب

تَفْضِيْلًا ۵ اور البتہ آخرت بزرگ درجات ہی اور بزرگ فضیلت والی ہی اہل اسلام کے لئے پس اسلام ہر
دو صورت مین الین با آخرت ہوا پس امور اسلامی کا ارشاد کرنا لائق ہوا جو دس کلمات اسلامی سی
ارشاد ہی ایک لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۵ اور نکر خدا کی
ساتھ دوسرا معبود کہ اس صورت مین تو بیٹھی مذمت والا زیان کار اور دوسری الہ پکڑنیکی دو
صورتین ہین ایک معاذ اللہ خدا کا شریک ذاتی کوئی پکڑا جاوے جیسے آریا دیانندیونکا قول ہی کہ
ارواح اور پرمانو بھی واجب الوجود یعنی ضروری الوجود بلا ایجاد خالق واحد کے ہین اگرچہ اونکی
وہ عبادت نہین کرتے اور اس قسم کے لوگ اہل مکہ مین نہ تہی جیسے بعض جہلا اہل فارس اہرمن و
یزدان سکے استقلال کے معتقد خلاف اپنے ایمہ کی تصریح کے کہین کیونکہ اونکے اہل علم مظہر اسم مضل
خدا کو اہرمن کہین جنکو ہم شیطان کہتے ہین اور مظہر اسم ہادی کو یزدان جسکو ہم عقل اول کہین دوسری
صورت اتخاذ انداد کی یہ ہی کہ اگرچہ خدا کو ایک کہین پر اوسکی ہی حلال کو حلال اور اوسکی حرام کو
حرام نہ کہین بلکہ دوسری لوگونکی طرف بہی حلال وحرام کی نسبت کرین تو ایسی عظیم نسبت اونکی طرف
کرنی یہ اتخاذ انداد ہی اسکی تفصیل آتی ہی یہ پہلا کلمہ ہی دس کلمات موسیٰ سی فصل ۵ سفر ثنی اور فصل ۲
خروج مین اور ایک تیسری صورت شرک کی شرک فی العبادت ہی کہ خدا کو تو ایک کہین اور نہ دوسرا
واجب الوجود کہین اور نہ اتخاذ انداد کرین لیکن دوسرون کو مقرب سمجھکر اونکی عبادت کرین خواہ
اوسکی صورت یعنی تمثیل ادہوری یا مورت پوری پوجنے کو بناوین یا پوجین یا نہ بناوین اوسکی نسبت
فرماتا ہی جو دوسرا کلمہ قرانی ہی وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اور حکم کیا ہی تیرے
رب نے کہ نہ عبادت کرو مگر اوسکی یہ دوسری کلمہ کا احوال ہی جو فصل بستم خروج مین دس کلمات مین ہی جسکی
تفصیل مقدمۂ اول مین گذر گئی اور پانچوان حکم جو فصل ۲۰ خروج مین دس حکمون مین سی ہی قرآن مین
وہ تیسرا حکم فرماتا ہی وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۵ اور دونو والدین کے ساتھ حکم کیا ہی خدا نے
احسان کا وہ تورات مین مجمل ہی اوسکی تفصیل فرماتا ہی اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ
اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۵ اگر پہونچیں تیری

وقت میں ای مخاطب اف اون دو کو یا اون دونوں کو جھڑکنا یا تو مت کہہ اونکو صورت تنگدلی ہی
اف چہ جائیکہ دشنام دینا اور سخت ڈانٹ اونکو صورت اونکی حرم میں چہ جائیکہ رد و کوب کرنا اور
کہہ اون دونو کو لئے اچھا قول وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ اور جھکا اونکے لئے
عاجزی کے بازو رحمت و ملائمت سے وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا اور درگذر
اونکی گنہگاری سے دعا کرکہ ای میرے رب رحم کر ان دونوں کو جیسے انہوں نے پالا مجکو چھوٹا یہ حکم تمکو
ہر طرح سے ہی خواہ اونسے تنگ ہو یا خوش جیسے فرماتا ہی رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِن
تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا پروردگار تمہارا دانا تر ہے اوسکو جو ساتہ
تمہارے دلوں میں ہی اوسے محبتی ماں باپ سنگدلی اگر تم ہوگے نیکو کار پس اللہ رجوع کرنیوالوں کیلئے
بخشش کرنیوالا ہی کہ ہو سنگدلی میں اف کہا اور اونکی گنہگاری میں دعا کرنا یہی خدا کی طرف
رجوع کرنا ہی اور صورت خوشی میں رجوع ظاہر ہے اور تتمہ حق والدین میں ارشاد ہی وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ
حَقَّهُ اور دی صاحب قرابت کو جو سوا والدین سی مخصوص ہوں اونکا حق کہ در صورت احتیاج
اونکو لطف دینا چاہئے اور قرابت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام حسب آیت النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ
کے زیادہ تر قابل رعایت ہی۔ اس مقام میں امام زین العابدین نے ایک شامی کو کہا کہ آیا قرآن میں
سورہ بنی اسرائیل میں نہیں پڑہی جو آیت مذکور ہی اور فرمایا کہ وہ اہل قرابت ہم ہیں وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ
السَّبِيلِ اور دی مسکین و مسافر محتاج کو بالخصوص جو نسل پیر اعداد سی ہیں کہ مال کی حاجت درکار ہی
اور وہ یہ ہی کہ موقع سی اوسکو کام میں لاوی وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ
الشَّيَاطِينِ اور بیجا صرف کرو کہ والدین و قرابت دار و مسکین تو بھوکے رہیں اور عیاشی وغیرہ میں
صرف کیا جاوے کیونکہ بیجا صرف کرنیوالے شیطان کے بہائی ہیں وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا اور
ہی شیطان اپنے رب کی نعمت کا ناشکر کہ اوسکو ٹال دیا ہوا اور وہ اپنی قرابت دار و مسکین و مسافر و محتاج پر
صرف نکرے بلکہ بیجا صرف کرے اور در صورت پاس ہونیکے ارشاد ہی وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ
رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا اور اگر تو اونسے اعراض کرے اپنے رب کی

رحمت کی خواہش ہی جسکی تو امید رکہی کہ جب آدی کو اوسر قت دیا جاوے تو فقط نرمی ہی کافی نہین
ارشاد ہی کہ پس اس صورت مین فرما او نکو آسان قول مثل اسکے کہ نصیب کرے اللہ ہمکو تمکو تا کہ امر کہ
جواب دریافت ہو مخفی نرہے کہ یہ صورت اگرکل مکیہ ہی تو آیت ذیل بہی مکیہ ہی تو ممکن ہی کہ عورت یہودیہ
اور مسلمان کا قصہ مکہ مین ہی واقع ہوا ہو جیسے سابقًا مرقوم ہوا کہ اپنا کرتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے بخش دیا لیکن اسکے بعد جو منقول ہی کہ بسبب برہنگی بدن کے بلال کی اذان پر بہی باہر تشریف
نہ لائے مطلب اطلاع اذان سے اطلاع بلال ہو نہ اذان معمولی کہ مدینہ مین مقرر ہوئی تہی تو اس وجہ سے
ارشاد ہی وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ
مَلُومًا مَّحْسُورًا اور مت کر ہاتہ اپنا بندہا ہوا اپنی گردن پر کہ ندیا جاوے اور نہ پورا اوسکو
فراخ کر کہ تو بیٹہے ملامت کیا ہوا درماندہ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ
إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا کیونکہ تیرا رب رزق کی فراخی کرے جسکو چاہے اور
تنگ کرے جسکو چاہے بدرستی وہ اپنی بندونکے لیے خبردار بینا ہی تو اسقدر فراخی دست بہی اس خیال سے
کہ فلان محتاج ہی مناسب نہین کہ خود تنگ ہو جاوے اور توقع والدین سے یہ ہی کہ اپنی اولاد کو
پالین نہ آنکہ اونکو قتل کرین جیسے بعض عرب کرتے تہے بران نظر فرماتا ہی وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ
خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا
كَبِيرًا اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو بخوف افلاس ہم اونکو رزق دیتے اور تمکو بہی کہ اونکا
قتل بڑی خطا ہی اور ساتوان حکم دس حکمون سے فصل ۲ خروج مین مخالفت زنا ہی اور قرآن مجید
مین وہ چوتہا کہ کے ارشاد ہی کہ زنا کرنا تو درکنار فرماتا ہی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ
فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا اور نہ قریب ہو زنا کی کیونکہ ہی وہ بیحیائی اور بری راہ ہی کہ اپنا
تخم ضائع کرو اور پہر دوسرے کی ملکیت مین تصرف ہو اور چہٹا حکم دس احکام موسوی مین ہے
کہ قتل نکر قرآن مین پانچوان حکم کرکے ارشاد ہی وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا
بِالْحَقِّ اور نہ قتل کرو اوس نفس کو جسکو اللہ نے حرام کیا ہی مگر بحق جیسا کہ وہ ارتداد اور زنا اور

قتل ناحق کی عوض مین ہو وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا
يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ اور جو قتل کیا گیا مظلوم کو تو کیا ہے ہمنے اوسکے ولی کے لیے غلبہ پس
نہ اسراف کرے قتل مین کہ ایک کی عوض مین دو سو کو مارے یا مثلہ وغیرہ کرے یا سوا اوس
قاتل کی قوم کو مارے إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا کیونکہ ولی مقتول ہی جانب خدا سے مدد دیا گیا قاتل
کے قتل پر نہ غیر پر اور آٹھوان حکم دس احکام توراۃ سے یہ ہے کہ چوری مت کر اور چوری مال محفوظ کے
لیجانے سے ہے جو مالک کی بلا اجازت بطور خفیہ لیا جاوے تو یہان حکم ہے کہ مال یتیم جو چندان
محفوظ نہین تو اوسکے قریب مین بھی نہ آنا چاہیے جو چھٹا حکم قرآن مین ہے وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ
الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ اور نہ قریب ہو مال یتیم کے
مگر اوس طور سے کہ وہ نیک ہو کہ شرعًا و عرفًا درست ہو تا کہ پہونچے یتیم اپنی جوانی و فہم کو اور
توراۃ کا نوان حکم ہے کہ جھوٹی گواہی مت دے قرآن مین ساتوان حکم ہے وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ
إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا اور پورا کرو عہد کو کہ عہد ہی سوال کیا گیا اور آنکھ کا عہد ہے کہ
جیسے دیکھا ہے ویسے ہی کہے علی ہذا کان کا عہد ہے کہ جیسے سنا ہے ویسے ہی کہے جیسے آئندہ ارشاد ہے کہ
سمع و بصر و فواد سوال کئے جاوینگے اور توراۃ کا دسوان حکم ہے کہ پڑوسی کے گھر پر لالچ مت کر
قرآن شریف مین آٹھوان حکم ہے وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ
ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا اور پورا کرو کیل کو جب تم کیل کرو اور وزن کرو سیدھی ترازو سے
جسمین کان وغیرہ کا نہو یہ بہتر ہے اور نیک انجام ہے تو صحت خریداری بھی ایک قسم کا پڑوس ہے اور
تیسرا حکم توراۃ مین یہ ہے کہ خدا کے نام کو بیفائدہ نہ لینا قرآن مجید مین نوان حکم ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا اور نہ چل
اوسکے پیچھے کہ جسکا تجکو علم نہین کیونکہ ہر ایک سمع و بصر و دل سوال کیا جاویگا پس خدا کا نام بیفائدہ لینا بھی
اسمین آگیا اور چوتھا حکم توراۃ کا ہے کہ سبت کی تعظیم کر تو اہل سبت جو اصحاب سبتی مین داخل ہین اوسپر
شکر خدا کرنا چاہیے نہ تبختر جس وجہ سے دسوان حکم قرآن مین ہے وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ

لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا اور مت چل اوپر زمین کے اکڑ کر تو ہرگز نہ پھاڑ سکے گا زمین کو اور نہ پہنچے گا پہاڑوں کی بلندی کو
ایسے نبی علیہم السلام میں ہوا اکڑتا ہوا کیوں کر دو اکڑنے سے زمین کو نہ پھاڑیگا اور نہ پہاڑ کی بلندی کو پہونچیگا
کل ذلک کان سیئہ عند ربک مکروہا ان ہر ایک ممنوعات کی برائی تیرے رب کے پاس
ناپسند ہے ذلک مما اوحی الیک ربک من الحکمۃ یہ اوس حکمت سے ہے کہ وحی کی ہے تیری
طرف تیرے رب نے فی الحقیقت عجب حکمت کی باتیں ہیں اور چونکہ نبی اسماعیل نبی ہستی کی صفت فصل میں اسفر شمی
میں توحید کی تعلیم کی نسبت زیادہ ہے اور مکہ والے ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں ٹھہراتی اور آسمانی اشیا مثل شمس و قمر
وغیرہ کو منسوب کرکے پوجتے تو بنظر مزید تاکید کے اونکا وعید فرماتا ہے لا تجعل مع اللہ الہا اخر
فتلقی فی جہنم ملوما مدحورا اور مت کر خدا کے ساتھ دوسرا مغائر معبود کہ اس صورت میں
تو ڈالا جاویگا جہنم میں ملامت کیا گیا فرشتوں میں راندا گیا مومنین سے اور اہل مکہ جو ملائکہ کو خدا کی
بیٹیاں کرکے پوجتے حالانکہ اونکی بات مادہ لڑکی کو ذلیل جانتے اور لڑکے کے نر سے خوش ہوتے تو اونکی سفر ارا پر
ارشاد ہوا افاصفکم ربکم بالبنین واتخذ من الملئکۃ اناثا انکم لتقولون
قولا عظیما کیا برگزیدہ کیا تمکو تمہارے رب نے بیٹے نر دو کے ساتھ اور پسند کیں اپنے لئے ملائکہ سے مادہ بدرستی تم البتہ
کہتے ہو بڑا قول کہ خدا تعالی کو اپنے سے بھی ذلیل جانو ولقد صرفنا فی ھذا القران لیذکروا
وما یزیدھم الا نفورا اور البتہ طرح بطرح سے بیان کیا ہمنے اس قرآن میں بالخصوص مسائل
توحید کو تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور نہ زیادہ کری اونکو نصیحت مگر نفرت اور وہ جو بتوں کو شفیع کرکے پرستش
کرتے اوسکا جواب ارشاد فرماتا ہے قل لو کان معہ الھۃ کما یقولون اذا لابتغوا الی
ذی العرش سبیلا فرما اگر ہوں خدا کے ساتھ سوائے اوسکے اور جیسے وہ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے مقرب و
شفیع ہیں تو شفیع و مقرب کا کام یہ ہے کہ اپنے مالک کی طرف راہ بتادے نہ آنکہ خود مالک بن بیٹھے اسوقت
البتہ وہ خواہش کرتے ذی العرش کی طرف راہ قربت کی جیسے آیندہ سے اس صورت میں آتا ہے حالانکہ بتوں نے
کبھی خدا کی راہ نہ بتلائی تو وہ قابل پرستش و شفیع نہوے عرصہ تیس سال کے قریب گذرا کہ راجہ سر دہی کو بیٹھے
کہا جو بڑے نہیں کہ آپ بت پرستی کیوں کرتے ہیں کہنے لگے کہ ہمکو خدا سے قریب کرتے ہیں میں نے کہا کہ آپ نے بھی

ہوگئے ہیں پرستش سے کسقدر قریب ہوئے کہنے لگے کچھ بھی نہیں بنتی کہا پھر کیا حاصل کہا کہ رسم ہے
یہ کلام درصورت تشفیع ہونیکے ہے اور درصورت استقلال ہونیکے لعلا بعضہم علی بعض ہی جو سورۂ
مومنون میں آتا ہے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ پاک ہے وہ اور بہت ہی برتر ہے
اوس سے کہ وہ کہیں اور آسمانی و زمینی اشیا کو جو ہیں اونکا حال فرماتا ہے تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ
السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا
تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ عاجزی کریں اوسکے لیے ساتوں آسمان
و زمین اور جو اونمیں ہیں اور نہیں ہے کوئی شے مگر اوسکی عاجزی کرے اللہ کی حمد کے ساتھ
ولیکن تم نہ سمجھو اونکی عاجزی اس سے اونکو تم پوچھو کیوں کہ خدا ہے بردبار پردہ پوش ورنہ تمکو
ہلاک کردیتا اور جبکہ کفار کی نسبت وارد ہوا کہ قیامت میں مشرک مذمت کئے گئے ہوں گے تو
ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ اگر مدعی نبوت کو قرآن پڑھتا دیکہیں یعنی بابت مذمت کفار کے جو مذکور
ہوئی تو قیامت جب آویگی دیکھا جاویگا لیکن دنیا میں ہی اونکو ایذا دو تو وہ خبیث آیا مع دوسرے
آدمیوں کے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھا تو بعض کی نظر نہ پڑی بدان نظر ارشاد ہے
وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا
مَّسْتُوْرًا ۝ اور جبکہ تو نے پڑھا قرآن کیا ہمنے تیرے اور بیچ اون لوگوں کی درمیان کہ آخرت کی ساتھ
ایمان نہیں لاتے پردہ پوشیدہ کہ تو دیکھے اور وہ نہ دیکھیں اور جبکہ ابولہب کی عورت پر بھی جو یہی حالت
گذری کہ پتھر مارنے کو آتی تھی اور حضور صلعم باوجود تشریف رکھنے کے نظر نہ آئے وہ دوسرا قصہ ہے یعنے
متعلق نہیں وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور کیے
ہمنے اونکی بعض کے دلوں پر پردے اس سے کہ اوسکو سمجھیں جیسے اونکی ہونگی مذمت تھی اور بعض کے
کانوں پر ثقل کیا کہ انہوں نے نہ سنا تو اس ایک وقت میں تین معجزات صادر ہوئے وَاِذَا ذَكَرْتَ
رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝ اور جب تو نے یاد کیا قرآن میں
اپنے رب کو توحید الٰہی بہرین بعض اپنی پیٹھوں کے بل بھاگ گئے نفرت کرتے ہوئے نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ

بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى ہم دانا ہین اوسکے ساتھ جسکے ساتھ وہ سنا چاہیں
یعنی مذمت کفار جبکہ وہ کان لگانا چاہیں اور جبکہ وہ مشورت کرتے ہون کہ چلکر مذمت سکرو یعنی
صورت کردنیا مین ایذا دو تو اونکے لیے تین معجزات مذکورہ دکھلائی گئی اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ
تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
سَبِيْلًا ۝ دیکھ جبکہ لوٹے کافر پہر پیچھے تو ابوسفیان اونمین سے کہی کہ مین بعضی باتین انکی سچ جانتا ہون
کہین ظالم مثل ابوجہل وغیرہ کہ نہ پیروی کرو مگر مرد مجنون سحر کردہ شدہ کی و بعض کہے کہ شاعر ہے اور
بعض کہے کاہن ہی دیکھ کیسی بیان کرین تیرے لئے مثلین پس گمراہ ہوئے تو نہین پا سکتے راہ درست کہ
وحی سے کہین اور قیامت کے انکار کی نسبت اونکا مقولہ فرماتا ہے وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا
ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ اور کہا کفار نے آیا جبکہ ہوگئے ہم استخوان وگلی ہوئی بوسیدہ
آیا ہم اوٹہائے جاوینگے نئی خلقت مین تو فرماتا ہے کہ خاک خشک پر جیسے پانی پڑنے سے سبزی پیدا
ہوتی ہے ویسے اس طریق سے اونکی ہیاریات مادہ منی برساکر اپنے علم کی مطابق پہر پیدا کریگا قُلْ كُوْنُوْا
حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ کہہ تم ہو جاؤ پتہر یا لوہا یا دوسری
مخلوق اس قسم سے کہ بزرگ ہو تمہارے دلون مین قبول جدید ہی تو اونکو گلاکر خاک کرکے پیدا اونکو تمہاری
اصلی حیات کی کردیگا فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۝ پس جلد کہیں کہ کون لوٹاویگا تو انہون نے کہا الله
لوٹاویگا قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۝ فرمادی جسنے تمکو پہلی مرتبہ پیدا کیا فَسَيُنْغِضُوْنَ
اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ تو جلد ہلاوینگے تیری طرف اپنے سر کہ کیسی ہوسکے وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ
اور کہین کب ہوگا پہر انہون نے دریافت کیا قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ
فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ امید ہے کہ وہ قریب ہو اوسدن کہ
تمکو بلاوی پس تم جواب دو اوسکی تعریف کے ساتھ اور گمان کرو کہ ہم نہ ٹہرے مگر کم کہ موت سے بعث
تک زمانہ کا دخل نہیں تو اس طریق سے اوسدن وہ قریب ہے ورنہ بنفسہ اوسکی نسبت ارشاد ہے کہ کسی کو معلوم
کہ وہ قریب ہے وہ صحیح ہو کہ پہلے مذکور ہوا کہ قرآن ہدایت کرتا ہے اوس راہ کی جو اقوم ہے تو بعض کفار کہنے

ع ۵

کہا کہ کیسے ابو طالب کا برادر زادہ یتیم قرآن کے ساتھ مشرف ہو سکتا ہے جسکے چند لوگ پیرو ہو گئے
پیرو ہو گئے ہیں تو بعض مسلمانوں کے دلمیں جوش آیا چنانچہ منقول ہے کہ ایک روز کسی کافر نے بُرا بھلا
کہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکرؓ خاموش تھے وہ بالآخر صدیق سے صبر نہو سکا اور جواب دیا امید
آیت آیندہ سے کیجاتی ہے کہ وہ سخت تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناخوش ہوئے کہ جب تک تو خاموش
تھا تو فرشتہ جواب دیتا تھا یعنی وحی کے طریق سے اور جب تو بولنے لگا تو فرشتہ چلا گیا تو ارشاد کیا

وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ
كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا ۝ اور فرما دے میرے بندوں مثل صدیق کو کہ کہیں وہ بات جو نیک ہو
کیونکہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہے اونکے درمیان جس سے وہ ایسا کہیں کہ شیطان ہے انسان کے لئے دشمن ظاہر
پس غصہ تمہارا مفید نہیں رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ۚ إِنْ يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِنْ يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ
رب تمہارا دانا تر ہے تمہارے ساتھ اگر چاہے تمکو رحم کرے کہ اسلام سے مشرف کرے چنانچہ مشرف کیا یا اگر چاہے
عذاب کرے کہ اسلام سے مشرف نکرے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ۝ اور نہ بھیجا ہے تجکو اونپر ذمہ دار
کہ خواہ مخواہ اونسے طلب ایمان تو کرے اور وہ جو کافر نے کہا کہ ابو طالب کا یتیم کیسے مشرف بنبوت ہو ارشاد ہے
وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ اور رب تیرا دانا تر ہے اوس شخص کے ساتھ جو آسمان
و زمین میں ہے اوس علم میں سے یتیم ابو طالب کی نسبت قرآن کا پارہ پارہ نزول ظاہر ہے کہ فقرۂ اول پیشینیا
میں نسل تیدار و لپر مشول شیبہ و پسر عبدا اونا یعنی عبداللہ کر کے لکھا ہے و تخصیص نزول پارہ پارہ کا مبراہ
اگر کوئی اعتراض کرے یا صاحب شمشیر ہونے پر جو وعدہ کیا گیا ہے تو ارشاد ہے وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ
عَلَىٰ بَعْضٍ ۖ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ۝ اور تفضیل دی بعض نبیوں کو بعض پر کہ موسیٰ کو معجزات
ظاہر دئے اور دی ہمنے داؤد کو زبور جو اکثر نبی اکرم کی تعریف میں ہے چنانچہ درس پنجم فقرہ ۶۸ میں تیغ ہونا
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں بیویوں کی کثرت کی طرف اشارہ ہے
کہ دونوں بیکس ہوتی ہیں تاکہ امت اسلام میں ان دونوں کا بندوبست ہو نہ جیسے دوسری قومیں
او پر ستم ہوتی ہیں اور کسبہ اوسمیں شوکت اسلام کا بیان ہے اور درس ۴۲ فقرہ مذکور میں صدیق کی خوشی کا

ذکر ہی اور درس اس مین اوسکی حبش والون کی نسبت بسرعت اسلام لانیکا تذکرہ ہو جسمین لیا
اسلام خدا کے پکارنے والونکی ہجرت کا تذکرہ ہو اور مکہ والون نے ارادہ کیا کہ عمرو بن عاص وغیرہ کو
مہاجرین کے لوٹانے مین حبش بہیجا جاوے تو ارشاد ذیل سے دریافت ہوتا ہی کہ اونپر جہاز کے غرق
ہونے سے آفت آویگی اور غیر خدا کے پکارنے سے ساحل نجات پر اونکا جہاز نہ لگیگا جب تک
خدا ہی کو نہ پکارینگے اور تحویل مہاجرین پر قوت نہ پاوینگے جیسے فرماتا ہی قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ
زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝ فرما پکارلو اونکو جنکو تم
گمان کرتے ہو اوسکے سوا معبود پس جبکہ جہاز ڈوبنے لگے پس نہ مالک ہونگے وہ دور کرنے ضرر کے
اور نہ تحویل کی مہاجرین پر اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ
اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝ وہ
اور وہی ملائکہ وغیرہ جنکو کفار پکارتے ہین وہ خود چاہتے ہین اپنے رب کی طرف وسیلہ عبادت سے کہ کون اونمین
قریب تر ہی اور امید رکہتے ہین اوسکی رحمت کی اور خوف کرتے ہین اوسکے عذاب سے کہ تیرے رب کا عذاب
حذر کیا گیا پس وہ لائق عبادت نہون کرکے خلاف حکم خدا کے عذاب خدا سے کیا بچا سکینگے پیشینگوئی
آیندہ کو بت پرستون کی نسبت جو ارشاد ہو وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ اور کوئی
مملکت عرب ایل وجیحون کے درمیان قریہ کافرون کا منتہا نہین مگر ہلاک کرنیوالے ہین ہم پہلے دن
قیامت کے شوکت اسلام سے یا اوسکو سخت عذاب دینیوالے ہین طلب اسلام مین یہ پیشین گوئی فصل ۱۲ جوق
مین لکہی ہوئی کہ زمین لرزائی جاویگی اور فصل ۱۳ سفر حقی مین کتاب لکہی ہوئی جسمین سیف اللہ خالد
ولید جیسا کی خبر ہے پس کہ یہی اسمین آگیا جسکی اہل نے ظلم کیا ہو وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ
اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ اور ہمکو نہ روکا تہا ہمکو ملالت کی آیات کے بہیجنے سے مگر
تکذیب کی اوسکے ساتہ پہلون نے اور مستحق عذاب ہوئے چنانچہ اونکے قصہ ثمود ذکر کرنا مناسب ہوا
تو فرماتا ہی وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ اور دی ثمود کو ناقہ نشانی ہدایت کرنیوالی

پس ظلم کیا ثمود نے اوسکے ساتھ اور تباہ ہوکر ویسے اہل مکہ بھی آیت ہلاکت سے ہلاک ہونگی وَمَا
نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا ۝ اور نہ بھیجتے ہم آیات قبل از ہلاکت مگر خوف دلانیکو ہی
وَاِذْ قُلْنَا لَکَ اِنَّ رَبَّکَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ط اور یاد کر کہ فرمایا ہم نے تجھسے کہ تیرا
رب احاطہ کرنیوالا ہی مکے کے آدمیوں کو یعنی بدر و فتح مکہ میں چنانچہ چند مقام پر قرآن میں
اسکی پیشین گوئی فرمائی ہی دیگر کوئی یہ کہتا کہ فتح بدر و فتح مکے کے آدمیوں کو مثل معراج
و درخت تھوہر کے ہیں جو قرآن میں آگے ہیں جنا بتلایا گیا ہے کہ جیسے اونکی اصل اونکے
مرویات تھی ویسے ان وعدونکی بھی اصل تھی تو فرماتا ہی وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْٓ اَرَیْنٰکَ
اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی الْقُرْاٰنِ ط اور نہ کیا ہمنے اوس
رویا معراج کو اور شجرہ زقوم کو آتش دوزخ میں جو مکروہ رکھا گیا ہی قرآن میں مگر آزمایش
جو دونوں اس عالم کے اور نہیں کہ معراج سبع سماوات وہ عبارت ہفت مراتب سے
کہ جیسے ہی حدیث ان فی جسد آدم لمضغة میں فرمائے گئے ہیں جیسے مفصل رسالۂ
معراج الرسول میں کیا گیا ہی اور شجرہ ملعونہ کا انبات دوزخ میں وہ بھی دوسری عالم حیوان
قیامت میں سے ہی تو جای تعجب نہیں وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا طُغْیَانًا کَبِیْرًا ۝
اور خوف دلاتے ہیں ہم کفار مکہ کو پس نہ زیادہ کرے اونکو مگر بڑی سرکشی کہ عبارت مشرکوں
مسلمانوں کی ساتھ عناد سے ہی جو اونکو غلبۂ سلطان شیطان سے حاصل ہی بر ان نظر اوسکا
قصہ بیچ میں یاد دلایا جاتا ہی پس واضح ہو کہ حقیقت شیطان سابقًا دریافت ہوئی کہ او سکی
روح خبیث مادۂ سوختہ نار سموم سے متعلق ہی کہ وہ دیکھو انسان کو اور انسان اوسکو نہ دیکھی جسکا مرکب
مجاری دم میں مواد سوختہ سودا و یہ جاری ہی اور حسب درس اول فصل دوم کتاب تکوین قبل از وجود آدم
صفی اللہ خدا نے جو میلینہ کور و کا تھا استیلا ہی مواد سوختہ نار سموم کا استیلا تھا تو وجود اس آدم سے وہ پہلے
پیدا ہوا تھا اور پھر آدم صفی اللہ کو پیدا کیا اور اولاد آدم اونکی پشت سے نکالی اور درخت حیات کو
سبع کر دیکے کی ساری جانداروں پر پیش کیا کہ اونکا اسما بتلاؤں جاندار نہ بتلا سکے اور آدم نے اپنی جمعیت سے

ع ۶ ۸

بیان کی تو ارشاد ہوا کہ اس امانت کو اوٹھاوٴ مگر سوای آدم کے کوئی نہ اوٹھا سکا اور جب انسان نے اوسکو اوٹھایا
تو ملائکہ سفلی کو حکم ہوا وہ جو فرماتا ہی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ
اِبْلِيْسَ ۝ اور یاد کرو جبکہ فرمایا ہمنے ارباب ملائکہ سفلی کے لئے کہ سجدہ کرو آدم کے لئے یعنی تعبد از
پس سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا کہ مواد سوختہ سرکش سے بنا ہی قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ
طِيْنًا ۝ کہا مجھکو پیدا کیا تونے آگ سے یعنی نار سموم سے کیا سجدہ کرون اوسکو جسکو پیدا کیا ہی تونے
گلابہ سے تو حکم خدا ہوا کہ تو درجہ آتش سے گر کر محل مواد سوختہ تسفل کو چاہتا ہی تو وہ ملعون ہوا اور بعد
ملعونی کے اوسنے کہا جو نقل فرماتا ہی قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ
اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ عرض کیا کہ خبر دی تو اوسکی
جسکو تونے مکرم کیا ہی میرے اوپر اگر ڈھیل دی مجھکو تا روز قیامت البتہ جڑ سے اکھاڑون اوسکی اولاد کو
مگر کم کو جو متعلق بدرخت حیات مین جیسے درس ۱۶ فصل سوم تکوین مین ہی کہ حوا کی اولاد کا شیطان
یا اون کا سر کچلیگا یعنی اولاد کو بہکادیگا جس سے انبیاء کو تکلیف ہوگی قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ
فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ فرمایا اللہ نے جا پس جو تیری پیروی کرے اونمین سے
کہ اونپر تیرا سلطان ہو پس جہنم پوری جزا ہی سب تمہاری کی وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ
بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ
وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اور بہکا راہ راست سے جسکو تو بہکا سکے
اپنی آواز کے ساتھ اور آواز اوسکی عبارت اوس آواز سے ہی جو آدمی کے مونہہ سے فساد ڈالنے والی
بات نکلے اور کھینچ لا اونپر اپنے سوار و پیادے جو طرح طرح کے وسوسے اونسے پیدا ہون اور شریک بناوٴ اونکو
مالون مین کہ تیرے نام پر چڑھاوا چڑھاوین اور اولاد مین کہ عبد الشمس و عبد العزی وغیرہ نام رکھین اور
وعدہ کر اونکو جھوٹا کہ بت وغیرہ شفاعت کرینگے تو ای اولاد انسان کا فریب اونکو پوچھو اور نہ وعدہ کرے
اونکو شیطان مگر فریب کا اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ اللہ تعالی نے فرمایا
کہ جو ہستی میری بندون پر تیرا سلطان نہو کہ تو اونسے شرک کرادے یعنی گرد بیتین ستر ہزار پیر اور جو اونسے

متعلق ہین کہ ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار ہون کہ اونسی شیطان کا سر جسے ب س ۱۶ فصل ۳۰ انکو ہین کے
کچلا جاوی وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝ اور کافی ہی تیرا رب اونکا وکیل اس مقام سی شیطان حسب فصل
ہستم مکاشفات کے ہزار سال کے لئی زمانۂ اسلام سی مقید ہوا تہا کہ بندگان خاص اہل اسلام پر دوسرے
لوگون کا جو کافر ہین استیلا نہو الیس دراصل بنی آدم اہل اسلام ہی ہین نہ کفار جنکا ذکر آتا ہی اس قصہ
آدم وشیطان کو سنا کر توحید کی طرف رجوع فرماتا ہی رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ
لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ پروردگار تمہارا وہ ہی جو چلاوی تمہارے لئی کشتی کو
دریا میں تاکہ خواہش کرو اوسکی فضل کی کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رحیم ہی نہ آنکہ اوسکی مقابل مین شرک و
کفران نعمت کرو کہ عمرو بن عاص حبش کو جاوی اور اہل اسلام کی خرابی کے درپے ہو وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ
فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ
كَفُوْرًا ۝ اور جب لگی تمکو بلا دریامین غرق ہونیسے گم ہو وہ شخص جنکو تم پکارو سوای خدا کی اور خدا کو
یاد کرو اور بت پرستی سی توبہ کرو پس جب نجات دی تمکو اللہ نے بر کی طرف تم اعراض کرو کہ بتوں کو پوجا کرو
شاہ حبش سے اہل اسلام کی برائی کرو اور ہی انسان ناشکر اور جیسے بحر مین سی جا کر عمرو بن عاص طالب ہوئی پہر
کہ مہاجرین پر قابو نہ پاوی ویسے بوقت ہجرت نبی سراقہ خسف ہو جیسے ارشاد ہی اَفَاَمِنْتُمْ
اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ۝
اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ
فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ۝ آیا وہ مامون ہوی اس سے
کہ خسف کری تمکو بر کی طرف یا بہیجے تمہارے اوپر پتہرون کا مینہ جو سنگریزہ شب ہجرت مین ایک مٹہی نبی نے
پہینکے اور اونکی آنکہوں مین پڑ گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاف اونکے بیچ سی نکل جاوین پہر نپاؤ اپنے لئی
وکیل یا تم مامون ہوی اس سی کہ لوٹا دی تمکو اس دریا مین پرسی پس بہیجے تمہاری کشتی کے اوپر توڑنے والی
ریح پس غرق کری تمکو بسبب تمہاری کفر کے پہر نپاؤ اپنے لئے ہمارے اوپر اوسکے ساتھ پیچھا کرنیوالا چنانچہ
عمرو عاص کے ساتھی والی حبش سے ایسی حالت مین ڈوب گیا اور عمرو عاص نے بمشکل نجات

یا کی اور لائق نہیں اوسکو بت پرستی جیسے ارشاد ہو وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا ع
تَفْضِيْلًا ۝ اور البتہ ہمنے مکرم کیا بنی آدم کو وسوار کیا اونکو ہم طرح طرح کی سواریاں پر مین
اور کشتی وجہاز پر بحر مین اور رزق دیا اونکو طیبات سے اور تفضیل دی ہمنے بڑی فضیلت سے بہت سے
اوس مخلوقات پر جو ہمنے پیدا کی ہے پس ایسی فضیلت والی کو سواے خدا کے پرستش بتونکی بیجا ہے شیخ سعدی
فرمادین ؎ عجب آدم زاں ہمہ ماجرا ۔ کہ جمادی پرستد چرا ۔ پس وہ جو بتونکی طرف میلان
کرنیکا مشرکون کا ارادہ بہ نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ بنی ثقیف کہیں کہ ہم ایمان لادینگے
کہ ایک سال بت پرستی معاف ہوجاوے اور نماز مین رکوع وسجدہ نہو اور زمین طایف حرم ہوجاوے
وگر کوئی کہے کہ ایسا کیون ہوا تو فرمائے کہ خدا نے حکم کیا ہے یہ بد بات ہے اس سے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم غضبناک ہوے پر کچھ نہ کہا اور عمر فاروقؓ غصہ ہوے اور اہل مکہ نے کہا کہ بہتر ہو مسلمانون کو
حجر اسود کا استلام نکرنے دینگے جب تک بتون کو مس نکرین اگرچہ سر انگشت سے کیون نہو او خاطر
مبارک مین گذرا کہ کیا ہوگا جو مین یہ کرون اللہ جانتا ہے کہ مین اونسے بیزار ہون اور معاً
اس خطرہ کو دفع فرمایا تو اوسکے قصہ کے لئے تمہید ہے يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ
فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝
یاد کر اوس روز کہ ہم پکارین ہر ایک آدمی کو اونکے اعمال کے ساتھ کہ اے فلان اعمال والے پس جو
اہل اسلام ہے دی جاوے اوسکی کتاب اوسکے داہنے ہاتھ مین پس وہ پڑھین اپنی کتاب اور نہ ظلم کیے جاوین
برابر تاگے کی وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ اور جو ہو
یہان اندھا یعنی توحید خدا سے پس وہ آخرت مین نامہ اعمال کے پڑھنے سے اندھا ہو جبکہ اوسکی بائین
ہاتھ مین دیا جاوے اور گمراہ ہو کہ زبان اوسکی لکنت کرے اور جبکہ یہ معاملہ ہو تو شرک سے بچنا لازم ہوا
تو فرمایا ہے وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ
وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝ اور اگرچہ تھے بنی ثقیف قریب کہ اوسکو فتنہ مین ڈالین تجکو اوس شے سے

کہ وحی کی ہم نے تیری طرف، تاکہ تو افترا کرے ہمارے اوپر اوسکے غیر کا اور اس وقت میں البتہ وہ پکڑتے تجکو خلیل اور بکو والون نے جو نسبت مس کی کہا کہ سر انگشت سے بتون کو مس کیجئے ارشاد ہے وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ۝ اگر ہم نہ ثابت رکھتے تجکو البتہ قریب تہا کہ جہکے تو اونکی طرف کچہہ إِذًا لَأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ۝ اس وقت میں ہم بشر و میل البتہ ہم چکہاتے تجکو دگنا عذاب زندگانی میں اور دگنا بعد موت کے پہر نہ پاتا تو اپنے لئے ہمارے اوپر مددگار کہ ایک گونہ عذاب اپنے فعل کا ہوتا اور ایک گونہ پیروون کی گناہ کے برابر کا وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا وَإِذًا لَا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ اگرچہ ہیں قریب اہل مکہ کہ البتہ لغزش دیرینگے تجکو زمین مکہ سے تاکہ نکالین تجکو مکہ سے اور اسوقت میں نہ ٹہرین تیرے خلاف مگر کم سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ۝ طریقہ ہے اون رسولون کا جنکو بہیجا تہا تیرے پہلے کہ اونکی ہجرت کے بعد اونکی امت پر تباہی آتی ہے اور نپاوے تو ہمارے اس طریقہ کی تبدیل کہ تیرے ساتہ بہی یہی ہوتا ہے اور جبکہ نامۂ اعمال کی طرف روز قیامت ہر ایک کو پکارا جانا دریافت ہوا اور کفار مکہ تیرے اخراج کا قصد کرتے ہیں تو تجہی اپنے نامۂ اعمال کو اعمال حسنہ سے خوش کرنا چاہیئے بالخصوص صلوٰۃ کیونکہ نماز سے کہ عبادت ہر ایک نبی ہے اوسمین حصہ ہے اور سوای اوسکے تیری امت عنصری پادشاہت خداوالی ہے تو تہجد سے بہی حصہ کر کہ خاص اولاد اسمٰعیل کا حصہ ہے تو ارشاد ہے أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝ برپا رکہ نماز بعد ڈہلنے آفتاب کے اندہیری رات تک اور فجر کے قرآن کو نماز فجر میں بدرستی قرآن فجر ہے مشہود ملائکہ کہ صبح و شام کے ملائکہ اوسمین حاضر ہوتے ہیں اس مقام پر مذہب حنفیہ میں زوال شمس سے اندہیری رات تک کوئی وقت ممانعت کا وقتیہ نماز کے لئے نہیں بخلاف وقت طلوع کے کہ اونکے یہان وقتیہ بہی درست نہیں کیونکہ شروع طلوع میں وقت قبل طلوع الفجر نہین ہوتا بخلاف غروب کے کہ کل جبکہ غروب ہوتا ہے وہ وقت غروب کہا جاتا ہے تو قرآن

ع

حالت طلوع مین وقت فجر نہین رہتا بخلاف عصر کے وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ اور ہر بار کہہ رات سے پس چونکہ نبی موعود نسل
اسماعیل مین جنکے بارہ بیٹے اور آپ تیرہوین تہے تو اونکی عبادت کا بہی حصہ لینا بہتر ہے جو ممالک عرب
مین دوسری ممالک سے انکر مخفی ہے پس بیدار رہو ساتہ قرآن کے قریب ہے کہ اس جمعیت تامہ سے اوٹہاوے
تجکو مقام محمود مین تیرا رب کہ اعلیٰ ترین مقامات سے ہے بروز قیامت جبکہ تیرے ہاتہ مین لواء الحمد ہوگا اور
شفاعت کبریٰ کراوے اور بابت اونکے قصد اخراج کے نبی کو ارشاد ہے وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ
صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ اور عرض کر
اے میرے رب داخل کر مجکو جاے صدق یعنی مدینہ تیمہ بن اسماعیل مین حسب علاوہ فصل ۳ سفر تثنیٰ و
اولشعیا کے اور نکال مجکو خروج صدق فصول مذکورہ کی مطابق اور کر بعد ہجرت کے اپنے پاس سے غلبہ
ظاہر کہ ممالک موعود پر فتح حاصل ہو وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ
زَهُوْقًا ۝ اور کہہ آیا حق فتح دین اسلام اور گہٹا باطل کفر بت پرستی باطل ہے گم ہونیوالا اور وہ جو بات
نزول قرآن کے پارہ پارہ پر اعتراض کیا کہ کتاب آسمان سے آجاوے تو اوسکی نسبت ارشاد ہے وَنُنَزِّلُ
مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ اور نازل کرین پارہ پارہ وہ قرآن موعود فصل ۱۸
سفر تثنیٰ اوستار کردہ جو شفا ہے مومنین کے لئے جبکہ تکلیف اونکو پہونچے اور رحمت ہے اونکے لئے جبکہ اونکو
نعمت پہونچے وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ اور نہ زیادہ کرے مشرکین کے لئے مگر زیان کاری
جسکی تفصیل فرماتا ہے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
كَانَ يَـــُٔوْسًا ۝ اور جب کرین نزول قرآن سے انعام انسان کافر پر تو اعراض کرے ہے اور پہیر کر اپنی
کروٹ اور جب لگے اوسکو دکہ وبرائی تو نا امید ہو جیسے قرآن سے نعمت کو چہوڑ کر کفران نعمت کرے
اور فحاسانی وغیرہ سے برا ساہو اگر کوئی دریافت کرے کہ اسکا کیا سبب ہر ایک ایک طریقہ سے کیون
ہوا ارشاد ہے قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰي شَاكِلَتِهٖ ۝ فرما ہر ایک عمل کرے اپنی شاکلت طبعی پر جسمین حسب
اسکان جہاد مشاعر فی پیدا کیا ہے جیسے دوسرے مقام پر فرمایا ہے اَعْطٰي كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى

دیا ہر شئے کو اوسکا اندازجیسے ممکن تہا پہر راہ بتلائی جتنی ترکیب سی کہ اوسپر اثر مرتب موافق اندازہ کے کیا اور بندہ سی اپنی شاکلت کی سبب سی عمل صادر ہوی گو عنایت حق نے حسب حدیث مامن مولود ہر ایک کو فطرت پر پیدا کیا ہی جو پشت آدم سی نکالکر اقرار ربوبیت کیا تہا اب یہان غور کرنا چاہیے فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۵ پس تمہارا رب دانا ہی اوس شخص کے ساتھ کہ جو چلے کوئی راہ پس اسوجہ سی ہر ایک اپنے اپنے طریق پر ہوا پس دیکہا چاہیے کہ جسپر یہ قرآن شریف نازل ہوا ہی وہ وجہ روح اعظم ہے جسکو مظہر موسی کے سی مطابق مین حق کہتے ہین اور ہر چند فصل ۱۸ سفر ثنی مین تفسیر آیت محمد رسول اللہ والذین معہ مین لکہا ہی کہ خدا آیا سینا یعنی مکہ مین اور سعیر کی سیر کو گیا اور صحرای فاران مین آیا اور اوسکے ساتھ دس ہزار مقدس تہی تا آخر اور فصل ۳ حبقوق مین لکہا ہی خدا آیا تیمہ یعنی طیبہ مدینہ طیبہ مین اور وہان بہی درپردہ رہا یعنی عبودیت کے پردہ مین اور اہل مکہ نے نضر بن حارث و نا خلف ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو مدینہ مین بہیجا تا کہ یہود سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال دریافت کرین انہون نے جاکر قوم یہود سی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات دریافت کئی تو یہود نے کہا تعجب ای عرب کی سردار دہم جانتی ہین کہ زمانہ ظہور نبی اسماعیلی کا قریب آیا اور تمہاری کلام سی نبی کے احوال کی بو آتی ہی اور فصل ۱۸ سفر ثنی مین مثل موسی کی نبی اسماعیلی کو فرمایا گیا ہی اور موسی نے پہلی خبرین اور پچہلی پیشینگوئی سی باتین کہی ہین اسوجہ سی یہود نی کہا تو تم آزمایش کر و ایک قصہ ذوالقرنین سے یعنی یاجوج ماجوج پر سد باندہی ہی اور اوس نبی موعود کی امت پر اونسی آفت آنی ہی تو یہ سوال اول و آخر اخبار دونون سی متعلق ہی اور دوسرا سوال اصحاب کہف سی کرو یعنی جنکا قصہ بعد انجیل کے واقع ہی کہ نہ توریت مین ہی نہ انجیل مین یہ پہلی اخبار سی متعلق ہی اور تیسری روح موعود سی دریافت کرو پس اگر دو پہلون کا جواب دین اور تیسری کی تفصیل نکرین تو جانلو وہی نبی موعود ہین ورگر تینون کا جواب نہ دین تو وہ نبی موعود نہین تو انہون نے مکہ مین آنکر

صح

کردیا اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگئے اور پرانی پہاڑیاں اوسکے آگے دھس گئیں مطلب اس سے
بادشاہوں کا زوال ہے نہ آنکہ پہاڑ پتھروں کے ریزہ ریزہ ہوجانے سے مطلب ہی اور تفجیر انہار
کا ہیو حسب درس ۸ و ۹ فصل سوم حبقوق کے بعد کہینچے گمان خداوند چار یار کے زمانہ عباسیہ مین
ہوئی نہ آنکہ قبل از ہجرت و بغیر حکم جہاد کے ہو سکتی تہین اور فصل ۴۱ یشعیاہ مین اجرای انہار کو مملکت
عرب مین لکہا ہی مگر بعد از ہجرت چنانچہ فصل ۲۱ یشعیاہ مین بعد ایک سال ہجرت کے فتح بدر موعود
جیسے کتاب یوئیل مین بطور پیشگی اشارہ روح القدس کی خبر حواریون پر بذریعہ عیسیٰ کے پہلے ظہور
ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہی حالانکہ فارقلیط کہ عبارت روح قدس ہی بعد رفع مسیح علیہ السلام پچاس
روز کے بعد نازل ہوا اور فصل ۳۰ تکوین مین خبر حیات کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہا ہی تو اوسے
یہ سمجھے کہ مردوں کو زندہ کرینگے حالانکہ مطلب اوس سے زندگانی ہمیشگی کی ہی کہ اسلام سکہلادین
دیکہو اس مقام پر تنقیح دوم باب ہشتم مقدمہ چہارم کو دگر زندہ کرنیکا اشارہ بہی کہین ہی تو والدین
احمدین کی نسبت بقول بعض کے ہی اور فصل ۳۳ سفر تثنیہ مین خداوند کا دس ہزار قدوسیوں کے ساتہ
آنا لکہا ہی مراد اوس سے اہل اسلام مقدسین کا آنا ہی جو اونکی بروز مین وگر کہین اشارہ نزول
ملائکہ کا ہی تو وہ بروز بدر وغیرہ ہی اور نیز فصل ۳۳ مذکور مین خدا کا آنا جو لکہا ہی مراد خلیفہ خدا
یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہا ہی اور ملائکہ سے مراد بروزات اونکی حضرات صحابہ مین اور فصل ۲
حبقوق مین آفتاب و ماہتاب پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شوکت لکہی ہی اور فصل ۲ یوئیل مین
اوس وقت مین ستاروں کا گرنا لکہا ہی مطلب اوس سے اولیا و امم سابقہ کے جاتی رہنے کا ہی یا مولنا
واقعون کا ہونا ہی اور نیز شہاب کی کثرت کی طرف اشارہ جس سے شیطان کو دکہ ہوا اور جیسے
آفتاب و انشقاق قمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک ہوا اور فصل ۶۰ یشعیاہ مین کعبہ کا
شہر میں نام زدہ جواہرات لکہا ہی مگر بعد ہجرت کے جیسے فصل ۱۲ یشعیاہ سے ظاہر ہی اور درس چہارم فصل ۳
کتاب امثال و درس ۹ فصل ۱۴ یشعیاہ آسمان کی معراج کی طرف مشیر ہی جس سے مطلب سیر سات
درجات متصلہ حدیث ان فی جسد آدم لمضغۃ الحدیث مین جیسے رسالہ معراج الرسول مین

متصل کیا گیا ہے اور متصل ہوا صفر مثنیٰ میں پارہ پارہ نزول قرآن کی خبر سے ایکبارہ جملہ واحدہ کی نزول
کی اور معالم میں ابن عباس سے مروی ہے کہ شیبہ و ربیعہ و ابوسفیان بن حرب و ابا البختری بن ہشام
و اسود بن عبد المطلب و زمعہ بن اسود و ولید بن مغیرہ و ابوجہل و عبد اللہ ابن امیہ یعنی ابن
عاتکہ پھوپھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم و امیہ بن خلف و عاص بن وائل و نبیہ و منبہ ابنای حجاج و نضر
نضر بن حارث و عقبہ جو مدینہ کے یہود کی پاس حال دریافت کرنے گئے تھے پشت کعبہ پر غروب کی بعد
جمع ہوے تو بعض نے بعض سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
خیال سے کہ انکو میرے امر میں کچھ ظاہر ہوا ہے شتابی کی کہ انکی ہدایت کے حریص تھے پس جبکہ تشریف
لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنی منہ کرکے مخاطب ہوے اور کہا کہ ہمنے آپکو مقدمہ میں عذر
کے لیے آپکو بلوایا ہے اور قسم خدا ہم نہیں جانتے کسی مرد کو عرب سے کہ اوسنے اپنی قوم پر ایسا کیا ہو جو تو نے
اپنی قوم پر داخل کیا البتہ دشنام دیں اپنے باپوں کو اور عیب کیا دین میں و سفہ کیا خوابوں کو اور دشنام
دئے معبودوں کو متفرق کیا جماعت کو اور باقی نہ کہا کوئی امر کہ تو اوسکو نہ لایا ہو اپنے درمیان اگر مال کی
خواہش کی لئے یہ بات کی ہو کریں ہم تجکو مالدار اپنے سے زیادہ و اگر تو شرف طلب کرے تجکو سردار بنادیں و گر ملک
گیری کا خیال ہو اپنے اوپر مالک بنادیں و گر تجکو دیو لگا ہو سیانے بلوا دیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد کیا اون میں سے کوئی بات نہیں کہ میں جو لایا ہوں نہ بطلب مال ہے نہ خواہش حصول مال نہ مالک بننے
تمہارا ہو اوپر لیکن اللہ نے مجکو بھیجا ہے تمہارے اوپر رسول اور نازل کی میرے اوپر کتاب اور حکم کیا مجکو
کہ ہوں میں مومنین کو بشارت دہندہ یعنی فتح سے اور کافروں کو ترسانندہ یعنی شکست سے پس
پہونچائی میں نے اپنے پروردگار کی رسالت اور تمہارے واسطے میں نے نصیحت کی پس اگر قبول کرو
اوسکو تو وہ تمہارا النصیب ہے دنیا و آخرت میں و گر تم رد کرو اوسکو تو میں صبر کروں خدا کی حکم کے لئے
تاکہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان حکم کرے یعنی جہاد کا پس انہوں نے کہا کہ اگر ہماری باتوں کو قبول کیا
جو ہمنے پیش کیں اور تو جانتا ہے کہ ہمسے زیادہ تنگ تر عیش میں کوئی نہیں تو اوس سے کہ جسکو تو
بھیجے والا خیال کرتا ہے کہہ کہ ہماری پہاڑوں کو ہمسے دور کردے اور فراخ کرے ہمارا شہر اور اوسمیں نہریں شام و

وعراق کی سی جاری کردی اور زندہ کر ہمارے لئے قصی بن کلاب کو کہ وہ ہمارے واسطے آپکی نبوت
کی گواہی دے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اسکے لئے مبعوث نہین ہوا مین نے جو کچھ
ہوچکانا تہا پہونچا دیا آیندہ تمہارا نصیب ہی اگر تم قبول کرو دنیا و آخرت مین ورنہ مین صبر کرونگا
خدا کے حکم کا تو انہون نے کہا کہ خدا سے طلب کر فرشتہ کہ تیری تصدیق کرے اور اللہ سے چاہ اپنے لئے
باغ و قصور و خزانہ زر و سیم جو تیری مدد کرے اس سے کہ ہم دیکھتے ہین کہ تو بازارون مین کہڑا ہوتا ہے
اور معاش ہماری طور سے طلب کرتا ہے یعنی بطور سوداگری تو ارشاد فرمایا کہ مین اسلئے نہین بہیجا گیا
لیکن بہیجا ہے مجکو بشارت دہندہ یعنی مومنین کو اور ترسانندہ یعنی کافرین کو نتوحات سے پہر کفار
مکہ نے کہا کہ گرا ہمارے اوپر آسمان جیسے تو گمان کرتا ہے کہ اگر خدا چاہے تو کرے ارشاد فرمایا کہ یہ امر خدا کی
طرف ہے اگر چاہے وہ کرے تو ایک قائل نے انہین سے کہا کہ ہم ایمان نہ لاوین جب تک روبرو اپنے
اللہ اور ملائکہ کو نہ لاوے پس جبکہ یہ کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہو گئے اور عبد اللہ بن امیہ
بہی ساتہ اوٹہا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری قوم نے جو پیش کرنا تہا وہ پیش کیا اور تو نے
ان مین سے کچہ قبول نکیا پہر طلب کئے اپنی جانون کے لئے وہ امور جس سے تیرا مرتبہ خدا کے پاس پہچانین
تو تو نے نکیا پہر جلدی کی عذاب کی جس سے کہ تو ڈراتا ہے پس تو نے نکیا تو خدا کی قسم نہ ایمان
لاؤن تیرے اوپر کبہی یہانتک کہ مین دیکہون سیڑہی کہ اوسپر تو آسمان پر چڑہے اور لاوے کتاب کہلی ہوئی
اور ملائکہ کہ تیری گواہی دین اوسکے ساتہ جسکو تو کہتا ہے اور خدا کی قسم اگر یہ بہی تو کرے تو گمان کرون
کہ مین تیری تصدیق نکرون پس پہرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان مبارک کو اور آیت نازل ہوئی

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا ۝ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ
مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝ اور کہا کفار نے کہ ہرگز ایمان تیرے اوپر
نہ لاوین جب تک کہ نکالے ہمارے لئے زمین سے چشمہ جاری یا ہووے تیرے لئے باغ کہجور اور انگور پہر کہ نکالے تو
نہرین اوسکے اندر نکالنا اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
قَبِيْلًا ۝ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ

حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ یا اگر لاوے تو آسمان کا ٹکڑا جیسے تو گمان کرتا ہے یا لاوے
اللہ و ملائکہ کو روبرو یا ہو تیرے لئے گھر زر کا یا تو چڑھے آسمان میں اور ہرگز نہ ایمان لاویں تیرے
آسمان پر چڑھنے پر یہانتک کہ تو لاوے ہم پر ایک کتاب کہ ہم اوسکو پڑھیں اور چونکہ فصل ہم جمعون
روح کی آمد صورت پردہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھی ہے ارشاد ہے قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ
اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا فرمایا کہ پاک ہے میرا رب ان تحقولوں سے کہ مبرا شان اوسنے کئے ہوں نہیں ہوں میں
اپنی خصوصیت سے مگر بشر رسول عظیم الشان اسماعیلی وجود جسکے نشان سے ختم رسالت
و نبوت ہے کہ اگر اوسکے بعد جو کوئی ایک آیت بھی بدعوی نزول کلام الہی لاوے تو مارا جاوے
اور پیشنگوئی اوسکی الٹی ہو جاوے وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى
اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ اور نہ روکا آدمیوں کو اونکو ایمان لانے سے
جبکہ آئی اونکو اس ہدایت مگر یہ کہ کہا کیا بھیجا اللہ نے بشر کو رسول کیونکہ مثل فصل ۳۳ سفر تثنیہ میں
لکھا ہے کہ خدا آیا مکہ میں اور سیر کو گیا سعیر کی اور آ پڑا صحرای فاران کے شہر مدینہ میں جسکے ساتھ
دس ہزار قدوس تھے مطلب اوس سے استخلاف دہ بردہ روح القدس ذکر میں ہے جو زمین پر بطور
اطمینان رہیں اور یہ اور یہ ملائکہ کا نزول ہو کہ مناسبت باہم گرتر ہے ؎ کلاہی خسروی
تاج شاہی بہر کل کی رسد حاشا و کلا چنانچہ فرماتا ہے قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ
يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝ یا اگر ہوں
زمین میں ملائکہ کہ چلیں مطمئن طور پر البتہ نازل کریں اوپر آسمان سے ملائکہ رسول اور یہی بشر
یہاں پر متحقق ہے قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا
بَصِيْرًا ۝ فرما کافی ہے اللہ گواہی کو میری اور تمہارے درمیان میری رسالت پر کہ وہ ہی اپنے
بندوں پر خبردار بینا اور خدا کی شہادت پر عقل کی گواہی ہے وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۝
وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۝ اور جسکو ہدایت کرے اللہ سو وہ ہی راہ یاب ہے اور جسکو

ع ۹

سو گمراہ کرے پس تو نہ پاوے اونکے لئے دوست خدا کے سوا ہدایت دینے والا اور حشر کریں اونکو روز
قیامت اونکے مونہوں پر اندہے گونگے بہرے اس لئے کہ انہوں نے نہ دیکھے اوصاف نیکی و گواہی
راستی کی نہ سنی اور حق بات نہ کہی مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝ جا اونکی نصف
جہنم ہے جب بجھنے پر ہو زیادہ کریں اونکا شعلہ اور اونکے دلوں میں تخم ایسے جہنم کا ہے کہ جو ہر ایک آیت
دکہلائی جاتی ہے تو وہ اوسکا انکار کرتے ہیں تو قیامت میں اثر یہ ہو جو فرمایا ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ
بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝
یہ جزا اونکی اسلئے ہے کہ انہوں نے کفر کیا ہماری ہر ایک آیات کے ساتھ جو شب معراج میں دکہلائیں
کہ یہود کی دوسری بربادی کے بعد اہل اسلام ہوا اونکی آبادی ہوئی ہے اور کہا جبکہ ہم ہوں استخوان و
بوسیدہ آیا ہم مبعوث ہوں قیامت میں خلق جدید کر کے تو قیامت کا جو ابد الآباد ہے انہوں نے
انکار کیا تو یہ انکار ابد الآباد تخم جہنم ہے ابد الآباد کا جو متوار ہو اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ
فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ خدا وہ ہے جسنے اپنی رحمانیت سے پیدا کیا
آسمان و زمین قادر ہے اس امر پر اپنی رحمانیت سے کہ پیدا کرے اونکی مثل قیامت میں اور کرے اونکی
سب کی پیدائش ثانیہ کے لئے وقت جسمیں شک نہیں پس انہوں نے اقرار نکیا مگر ناشکری کی اور
اوائل سورت میں فلاح یہود مذکور اس زمانہ میں ہوئی ہے اور جیسے کفار مکہ منکر قیامت تھے ویسے یہود کی
فلاح کی بربادی روسیہ میں منکر تھے کہ کیسے شاہنشاہ ہرقل مالک مقدس سے نکالا جاویگا تو ارشاد کر
قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَاۗىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ ع ١١
الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝ اگر تم مالک ہوتے میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے اوس وقت البتہ تم روکتے
خوف خرچ ہونیسے اور ہے انسان بخیل اور سنو قوم یہود کی فلاح پر اس زمانہ سرافراز میں کتاب توراۃ
موسیٰ سے ظاہر ہے چنانچہ فرماتا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْــَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
اِذْ جَاۗءَهُمْ ۝ اور البتہ دیئے ہمنے موسیٰ کو نو معجزے عصا کے سوا تو نشانیاں خوف ظاہر کر تو پوچھ

بنی اسرائیل سے کہ جب لایا موسیٰ اونکے پاس ایک دریا وغیرہ کا خون ہونا دوسری مینڈکوں کی کثرت
تیسری جوئون کی بہتات چوتھی مچھروں کی زیادتی پانچوین مواشی کی موت چھٹے فرعونیوں کے دمل
ساتوین اولونکی بارانی آٹھوین ٹڈی کا آنا نوین تاریکی جیسے فصل ۷ سے ۱۰ خروج مین مشرح ہے
پس نوین نشانی پر فرعون نے مطابق ورس ۲۴ فصل ۱۰ خروج کی موسیٰ سے کہا کہ تم جاؤ خداوند
کی عبادت کرو فقط تمہاری گلی اور تمہاری گائے بیل یہان رہین تمہارے بچے بھی جاوین ۲۵ موسیٰ نے
کہا کہ تجھے ضرور ہے کہ تو ہمارے ہاتھ مین قربانیان اور سوختنی قربانیونکے ذبیحہ دیوے تاکہ ہم خداوند اپنے
خدا کے آگے قربانی کرین تا آخر ورس ۲۶ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا
تو فرعون نے موسیٰ کو کہا کہ بدرستی مین تجکو ظن کرون ای موسیٰ فریب کہایا ہوا قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ
مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ج وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ
یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ط موسیٰ نے کہا البتہ تو جانے کہ نہ اتارے کچھ یہ مگر آسمان و زمین کے مالک نے
اور بدرستی مین ظن کرون تجکو ای فرعون ہلاک شدہ لیکن خدا نے فرعون کا دل سخت کردیا مطابق ورس ۲
فصل ۱۰ خروج کے اونکا جانا نچاہا اور کہا میرے سامنے سے جا آپ سے ہوشیار رہ پہر میرا مونہ دیکھنے مت آئیو
ورنہ ہلاک ہوسگے جیسے ارشاد ہی فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ پس ارادہ کیا فرعون نے کہ
مضطرب کرے بنی اسرائیل کو اوسوقت موسیٰ نے کہا کہ تو نے اچھا کیا مین پہر تیرا مونہ نہ دیکھونگا تو خدا کے
حکم سے موسیٰ ایک اور آیت عظیم لائے کہ فرعونیوں کے جیتے بیٹے ایک رات مین مرے اور فرعون نے اجازت
خروج موسیٰ و بنی اسرائیل کو دی اور وہ راہ بہی گمراہ کئے گئے اور فرعونیوں کو خبر ملی پس موسیٰ کا تعاقب
کیا اور بنی اسرائیل سمندر سے نکلے فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا پس غرق کیا فرعون کو اور جو
اوسکے ساتھ تھے سب کو اور بعد کو طرح بطرح کے اعجاز موسیٰ سے صادر ہوے اور چالیس سال تیہ مین رہے
وَقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ اور فرمایا ہمنے بنی اسرائیل کو زبانی
موسیٰ کی کہ بعد موسیٰ کے رہو زمین مقدس مین اور تمہیر سوائی دوسری زیادیون کے دو مرتبہ سخت
ہلاکت آویگی ایک زمانہ بخت نصر مین دوسری غیر قوم رومیہ مین اور پہلی مرتبہ کی بربادی کے بعد

کیقباد مادی و ذوالقرنین سے نجات دی فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا
پس جب آوے دوسرا وعدہ ہلاکت جسمیں رومیوں سے تباہی پر تباہی آوے لاویں ہم تمکو زیر اسلام
میں شوکت سیف اللہ خالد سے جمع کر کے کیونکہ پھر سفر اولاد ابراہیم تمام ہو دیکھو فصل ۲۹ و ۳۰ و ۳۱
و ۳۲ سفر تثنی کو اور فصل ۳۳ سفر مثنیٰ میں سول خداوند کا آنا سینا یعنی کوہ سے اور سیر کربلا ضرب
بنی ابرہیم سعیر بن اسحاق اور عرب صحرای فاران مدینہ میں ہونکو یہاں سے ظاہر ہے جو ارشاد ہے وَبِالْحَقِّ
اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا اور اس عرصہ ابراہیم
اور بنی موعود پر جو پانسو سٹر مسیحی تمسی میں حسب فصل ۹ دانیال کے پیدا ہوے اور زمانہ شاہ یزدجرد
و ہیبہ ہرقل کا ہے تو وعدہ راست کو ساتھ ہمنے قرآن نازل کیا اور وعدہ کے ساتھ نازل ہوا اور ہمنے
بھیجا تجکو تا وقتیکہ تو مکہ میں ہے مگر بشارت دینے والا ایمانداروں کو فتوحات سے اور ڈرانیوالا کافروں کو
شکست مدد و شکست مثل ہرقل وغیرہ سے اور قرآن کا فصل ۱۸ سفر تثنی موسی میں یہ وعدہ ہے کہ پیمبر
اسماعیلی کے منہ میں خدا کا کلام ہوگا یعنی تکڑے تکڑے کرکے تھوڑا سا ارشاد ہوتا ہیگا اور کلام یکبارگی نہیں آیا پیغمبر پر
وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا اور قرآن کو
پارہ پارہ ہمنے کیا تاکہ تو پڑہے آدمیوں پر ٹھہر ٹھہر کر حسب حاجت و وعدہ اور تاکید فرماتا ہے پارہ پارہ
اوسکو ہمنے نازل فرمایا قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ
سجدہ
اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ
رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا درستی وہ جو دیگئے ہیں
علم پہلے نزول قرآن سے مثل اہل حبش وغیرہ یعنی اہل کتاب کے جو مکہ میں آئے و اسلام لائے جب
پڑہا جاوے پارہ پارہ اونکی کتاب سفر تثنی کی فصل ۱۸ کی مطابق اوپر قرآن گراویں اپنی ٹھوڑیوں کو
سجدہ کیلئے اپنے دستور کی موافق کہ سینے سے لگ جاتی ہیں اور کہیں پاک ہے ہمارا رب کہ یہ وعدہ ہمارے
رب کا نزول قرآن کیلئے سچا اور جھکا دیں اپنی ٹھوڑیوں کو روتے ہوے اور زیادہ کرے قرآن اونکو خشوع
چنانچہ اونکا آنا اوس وقت کے بعد ہوا جسکو عمرو بن عاص نے مہاجرین کی نسبت شاہ حبش سے کہا کہ ہجرت کر

یہ غلام سرکش ہین اور بادشاہ کو سجدہ نکرینگے تو بادشاہ نے حضرات مہاجرین کو بلوایا اور انہون نے
سجدہ نکیا بادہ شاہ نے سبب دریافت کیا تو حضرات نے فرمایا کہ سجدہ ہم خاص خدا کو کرتے ہین اور
بادشاہ نے سورۂ مریم سنی اور نبوت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقرار کیا اور بکمال خشوع
ٹھوڑی کو سینے پر لگایا یہ وجہ ٹھوڑیونکی خصوصیت کی ہے اس آیت پر سجدہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ
وسلم سجدہ مین اللہ رحمٰن کرکے مالک کا نام لیتے تو اسکو مشرکون نے سنکر کہا کہ دوسرونکو توحید کی
تعلیم اور یہان آپ دو کو پکارتے ہین اور صورت اخفا مین غل و شور سے بہلاتی ارشاد ہوا قُلِ
ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ہ فرما پکارو مالک کو
بلفظ اللہ کرکے چاہو یا رحمٰن کسی لفظ کے ساتہ تعبیر کرکے پکارو پس اوسی واحد کے اسماء حسنیٰ ہین
کہ تکثر اسماء موجب تکثر مسمی نہین وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا ہ اور نہ جہر کر اپنی نماز مین کہ کفار سنکر ہنسی کرین اور نہ مخفی کر اوسکو کہ غل و شور سے
مشتبہ ڈالین اور نکال اسکی درمیان کی راہ اس آیت کی تعلیم حضرت صدیقؓ کو جو مخفی پڑہتے تہے اور
حضرت عمرؓ جو جہر کرتے تہے یون ہوئی کہ حضرت صدیقؓ جہر کرین اور فاروقؓ کچہ اخفا اور جبکہ تکثر اسماء سے
مسمی مین تکثر نہین آتا جیسے بنی ملیح وغیرہ پر انکا ذو ولد و شریک سے آنا ہے تو فرماتا ہے وَقُلِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ
مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ع اور کہہ ان اسماء کے ساتہ سب تعریفین ثابت ہین اوس ذات
واحد کو کہ نہ پکڑا ولد اور نہین ہے اوسکے لئے شریک ملک مین اور نہین ہے کوئی دوست بچانیوالا
ذلت سے بندون کو اور تکبیر سے اوسکی بزرگی کر کہ اللہ اکبر کہو۔

ع ۱۲

سورۂ کہف مکیہ ہے ایک سو دس آیت اور بارہ رکوع پر مشتمل ہے

پہلی سورت مین حکم تہا حمد خدا کہنے کا تو یہ سورت الحمد للہ سے شروع ہے اور پہلی سورت مین مذمت

اون ہی مدلج وغیرہ ہی جو مثل نصاریٰ کے ملائکہ کو ولد بلکہ کہتے اور مدح تہی اہل حبش اہل کتاب کی
جو مسیح کو عبد اللہ کہتے تو اس سورت مین ذمت ہی اون بنی مدلج وغیرہ کی جو ولد بکرتے اور اون
یاجوج و ماجوج کے جو دین نصاریٰ رکہتے ہین اور مسیح کی الوہیت کے قائل ہین جنکی تحقیق مقدمۂ
ششم مین گذر گئی اور نیز اس زمانہ مین اونین جو ملحدین ہین اونکا بھی بیان ہی اور مدح ہی اون
اہل یورپ کی جو باوجود کہ مسیح مین مشغول ہیں عنقریب عرصہ مین بہت سے کچہ ایمان لانیوالے ہین اور نیز مدح نصاریٰ اصحاب
کہف کی ہی جو توحید کے قائل تہے بدین وجہ بعد سورۂ بنی اسرائیل یہ رکہی گئی اور قائلین ولد اللہ
بنی مدلج نے جیسے روح موعود بلی کی نسبت سوال کیا تہا ویسے قصہ اصحاب کہف کا اہل کہ نی دریافت کیا تہا
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا انشاء اللہ کے فرمایا کہ مین کل جواب دونگا تو اس وجہ سے درنگ
وحی مین ہوئی اور حضور کو اہل مکہ کی ہدایت کی حرص تہی اور وہ یہ چاہتے تہے کہ ہماری موتے ہوسے
مجالس مین مفلس لوگ نہ اوین کہ اونکا غریبوں کے ساتہ بیٹہتے ہوی شرم آتی ہی اور حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کا ارادہ ہوا کہ امرا کی آنے پر غرباء لوگ جو یاد خدا مین مستغرق تہی علیحدہ کہی جاوین تو اس سورت کا
اوائل نازل ہوا اور اس سورت مین دوسری عجیب قصص ہین جنسے اہل توحید کو نصیحت ہی اور اخبار اتقدم کی
تفصیل اور اخبار ما تاخر کا بیان ہی جسمین ہی یاجوج والی روس و ماجوج گال کے حالات ہین جنکا
حال اس وقت مین مشاہد ہو رہا ہی اور چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ برگزیدہ و خلیفہ روح موعود ہین
جو پہلی سورت مین بیان کی گئی لیکن اپنی آپکو قابل پرستش نہین بتلایا بخلاف دجال کے کہ دجال آپ کو
خدا کہلائیگا اور اپنی تو ظاہر کریگا پس اول اس سورت مین دجال کی طرف لفظ عوج سے اشارہ ہے
اس وجہ سے حدیث مین وارد ہی کہ جو اوائل اس سورت کو پڑہی وہ شر دجال سے محفوظ رہیگا پس بعد
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے فرماتا ہی اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ
وَ لَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا ؕ ساری اظہار کمال اللہ ہستی مطلق کو مراتب جمع و فرق مین ثابت ہین
نہ غیر کو جسنے نازل کی اپنے بندہ خاص پر کتاب اور نہ کی اوسکو کجی جو سمرزم سے دجال کو حاصل
ہوگی جو اپنی اظہار پر قادر ہوگا قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡہُ وَ یُبَشِّرَ

كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ؕ درحالیکہ وہ عہد مکرم کتاب
سیدھا ہے تاکہ ڈراوے سخت جنگ سے خدا کے پاس سے جسمین فرشتے کافرون کو قتل کرینگے اور
بشارت دے اون مومنین کو جو نیک عمل کرین کہ اونکے لئے نیک اجر ہے بہشت مین رہنےوالے
ہمیشہ اور ڈراوے اون لوگون کو جنہون نے کہا کہ خدا نے پکڑا ولد نہ اونکو علم ہے نہ اونکے باپ
دادون کو بڑا ہے وہ کلمہ جو نکلے اونکے مونہون سے نہین مگر دروغ اور چونکہ سورۂ مکیہ ہے تو قرار
متخذین ولد اللہ سے یہان پر بھی مطلع مین نہ یہود و نصاریٰ اور جواب کی درنگی سے تو اتنا رنج کرتا کہ
جو بابت روح و اصحاب کہف کے سوال مین واقع ہے فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ
يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ۝ پس لعلّ امید ہے کہ تو کہیل جاوے اپنی جان کو اگر نہ ایمان
لاوین کافرین اس حدیث ذیل کے ساتھ براہ حسرت۔ مخ سکے کہ زینت والی ایمان نہ لاسکے
إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ
مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ۝ درستی یہی کی ہے جو زمین پر ہے زمین کی زینت حیات دنیا مین انسانونکو لئے
تاکہ ہم اونکو آزماوین یعنی ظہور مین لاوین اجمالی علم کی مطابق کہ کونسا اونکا نیک عمل ہے اور ہم البتہ
کرنیوالے ہین اوس سامان کو جو زمین پر ہے خاک بے شگوفہ و نبات اور اوسکے بعد پہر زندہ کرنیوالے ہین جزا کیلئے
تو دنیا اور اوسکے مال کی طرف توجہ نچاہئے بلکہ اہل ایمان کی طرف خیال رکہنا ضروری ہے چنانچہ غریبونکی عزت
کی نسبت اور وجود فنا و ایجاد قیامت پر یہی دلیل ہے منکرین قیامت کیلئے قصہ اصحاب کہف سنایا جاتا ہے
جسکو وہ طلب کرتے ہین جو قریب زمانہ ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین واقع ہوا جسکو نصاریٰ بھی
تسلیم کرتے ہین پس آدمی طالب اصحاب کہف آیا تھا عجب کہ غریب تھے اور خدا نے اونکو دلیل قیامت مقرر
کیا اور عجب کہنا تو غلط أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۝
کیا تو گمان کرتا ہے کہ اصحاب کہف و کتبہ والے تھے ہماری آیات سے عجب کہ اونکو دلیل قیامت کہ عجب ہے گردانا جاتا ہے
جنکا وجود بنظر سابق اشخاص ہونیکی بہی کے سبب مقدمہ مین ہزار برس کی دلیل تہا اور صورت عجیب ہونیکی پہر ابراہم کی
نزاع سے کیون نفرت اور قیامت کا انکار تو کیون انکار ہے جنکے قصہ کی ابتدا یہ ہوئی کہ دقیانوس ایک

بادشاہ تہا جبار رومی کافر بت پرست منکر قیامت جسکا ذکر فائدہ دوم مقدمۂ اول میں گذر گیا
وہ افسس میں آیا اور تہانہ بناکر لوگوں کو بت پرستی کرنیکا حکم کیا اور جو اوسکا کہا مانتا نجات پاتا
ورنہ قتل کرتا اور چہہ جوان صالح نصاریٰ موحد تہے وہ کوٹہے میں بیٹہکر دعا و زاری کرتے تہے
کہ دقیانوس کے فتنہ سے خدا بچا دے اور وہ پکڑے آئے تو اوسنے اونکو بت پرستی کا حکم دیا پر وہ توحید پر
راسخ رہے اور نوجوان دیکہکر تیس روز کی مہلت دی کہ تیس روز میں سوچ و بچار کریں لیکن وہ خلاص
ہوکر باہر شہر سے بہاگ گئے تو راہ میں ایک چرواہا ملا اوسنے اونسے حال دریافت کیا تو کہا کہ ہم خدا کی
طلب میں جاتے ہیں اوسنے دریافت کیا کہ خدا کون ہے انہوں نے جواب دیا کہ جسنے زمین و آسمان بنائے تب
اوسنے کہا میں بہی اسی کی طلب میں نکلا ہوں اور اوسکے ساتہ کتا تہا مسمی قطمیر اوسکو بہگایا پر اوسنے
ساتہ نہ چھوڑا یہانتک کہ پہاڑ مسمی بناجلوس کے غار میں جو مسمی بکرم تہا پہونچے جو عرض زمین میں ساڑہے
سینتیس درجہ سے ہی جانب قطب شمالی اسقدر دور ہے کہ پہاڑ کے سایہ سے اونکے غار پر طلوع و غروب کے
وقت میں سورج اونکو نہیں دیکہتا تو اول بطور اجمال کے فرماتا ہے اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ
فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۱۵ یاد کر جبکہ آئے جوان
کوہ تک تو عرض کیا اے ہمارے رب دے ہمکو اپنی طرف سے رحمت خاص کہ ایمان کی پائداری سے عبارت ہے
اور تیار کر ہمارے لئے ہمارے کام سے نیکی و ثواب فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۱۱
ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۱۲ پس تہپک دیئے ہمنے اونکے کانوں پر
غار میں برس گنتی جنکا شمار آتا ہے کہ اوتنے برس کہ وہ سوتے رہیں پہر جگایا ہمنے اونکو تاکہ ہم علم تفصیلی میں
علم اجمالی کی مطابق جانیں کہ کون سا دو گروہوں کا نگاہ رکہنے والا زیادہ ہے اوس مدت کو جسمیں وہ ٹہرے
یعنی بت پرست منکرین قیامت یا نصاریٰ موحدین معتقدین قیامت اس اجمال کے بعد تفصیل سے قصہ اونکا
کہتا ہے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۭ ہم قصہ پڑہتے ہیں تیری اوپر اونکی خبر کا راستی سے اِنَّهُمْ
فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝ وَّرَبَطْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ بیشک وہ جوان تہے کہ ایمان
لائے اپنے رب پر اور زیادہ کی ہمنے اونکو ہدایت اور محکم کردی ہدایت اونکی دلوں پر اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝ یار کو جب
دقیانوس سے مہلت لیکر شہر سے باہر نکلے اور ایک چرواہے کو ملے اور کہا کہ خدا کی طلب مین ہم جاتے ہین
تو اوسنے دریافت کیا کہ خدا کون ہے تو کہا کہ ہمارا پروردگار آسمان و زمین کا کہ ہرگز نہ پکارین اوسکو سوا
دوسرے معبود الٰہ کو ورنہ بصورت دوسرے خدا کی پکارنے مین البتہ کہین ہم ایسا قول هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ یہ قوم ہماری دقیانوسی ہے
کہ پکڑی انہون نے بہت سے معبود سوائے خدا پر دروغ کا وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ
فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا
اور جب گوشہ کیا تم نے اون سے اور اونکے معبودون سے سواے خدا کی پس چلو غار کی طرف پھیلادے تمہارے اوپر
تمہارا رب اپنی رحمت سے اور تیار کرے تمہارے لئے تمہارے کام سے نرم وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ
تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ
فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ اور تو دیکھے آفتاب کو جب طلوع کرے جھکے اونکے غار سے داہنی غار کے اوس شخص کے
جو شرق کو مونھ کرکے کھڑا ہوا اور جب غروب ہو اور آدمی سورج کو دیکھتا ہو تو اونکو چھوڑے بائین
طرف اور وہ ایک کشادگی مین ہین غار کے اور دقیانوس نے تین روز کے بعد جو تلاش کیا وہ حاضر
نہوے تو اونکے ماں باپ پر تشدد کیا انہون نے کہا کہ کچھ پیسے روپیہ لیکر کہین چلے گئے ہین بعد تلاش کے
معلوم ہوا کہ غار مین چھپے ہین تو اونکے غار پر دیوار بنوادی کہ یہین مرجاوین گے اور کتبہ لکھا یا جو رقیم کرکے
فرمایا گیا ہے شیشہ کی دو تختیون پر کہ وہ مکسلمینا یا مخشلمینا و یملیخا و مرطوس و کشفوطط و بیرونس
و دیموس و بطینوس و قالوس اور قطمیر اونکے ساتھ کتا ہے یہ بادشاہ دقیانوس کے خوف سے بھاگے
اور داخل ہوگئے ہین غار مین پس جبکہ اونکے فرار کی خبر کی گئی حکم کیا گیا اوس غار کے بند کرنیکا پتھر دینے سے
اور یہ لکھدیا ہے اونکا حال اور خبر اونکی تاکہ جانے وہ جو پیچھے آدمی اگر اوپر مطلع ہو اور تحقیق اونکے
اسمار کی کہ در اصل سات ہین آئندہ آتی ہے ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ
الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝ یہ اونکا سات شخص ہونا اور

اور غار میں جانا آیات خدا سے ہے جسکی تفصیل آویگی جسکو ہدایت کرے اللہ لیس وہ ہدایت یافتہ
اور جسکو اللہ گمراہ کرے پس تو ہرگز نپاوے اوسکے لئے کوئی ہدایت کرنیوالا اور اونکے سونے کا حال
فرماتا ہے وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ جاگتے اور تو اونکو گمان کریگا اور وہ سوتے ہیں
وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ
اور ہم بدلیں اونکی کروٹیں داہنی اور بائیں اور اونکا کتا پھیلائے پڑا ہے دونوں بازو غار کی چوکہٹ پر
لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝ اگر تو مطلع ہوتا اونپر
تو تو اونسے لوٹتا بھاگ کر اور بہر جاتا اوسسے رعب اور سنہ عیسوی میں تہدوسس بادشاہ کا راج
ہوا جو ایماندار نصاری تہا اور باہم حشر میں منازع تہا بعض حشر کے معتقد تہے بعض منکر تہے اور بادشاہ
کشف ماجرا چاہتا تہا تو خدای تعالی نے اونکو جیسے وہ غار میں گئے اور سو گئے تہے اوٹہایا جیسے فرماتا ہے
وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ اور جیسے وہ سوئے ویسے ہی ہمنے اونکو جگایا لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ
قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ تاکہ سوال کریں باہم جسکے
اوٹہیں اور جب وہ اوٹہے تو باہم گفتگو کی اور کہا اونمیں سے ایک نے تم کتنے ٹہرے تو انہوں نے کہا کہ
ٹہرے ہم ایک روز یا کچھ دن سے کم اور وہ غار میں صبح کو گئے تہے اور اوٹہے تو چاشت کا وقت تہا
تو سب خوب دیر کے بہر جانیکے ایک روز کہا اور بسطر چاشت کے خیال کے کہا دسی کم قَالُوا رَبُّكُمْ
أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ کہا تمہارا رب دانا تر ہے اوس مقدار پر کہ تم ٹہرے فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ
هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ
وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۝ اور جبکہ وہ اوٹہے تو کہا کہ بہیجو کسی کو اس چاندی کے ساتہ شہر میں
تو چاہئے کہ دیکہے کونسا اوسکا پاک تر ہے کہانا تو چاہئے کہ لاوے تمکو اوس سے رزق اور چاہئے کہ نرم
کلام کرے اور بے خبر دار ہو تمہارے ساتہ کوئی إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ
يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ۝ کیونکہ وہ اگر غالب ہو جاویں تمہارے
اوپر سنگسار کریں تمکو یا لوٹا دینگے تمکو اپنے دین میں اور اس صورت میں ہرگز نہ فلاح پاؤ کبھی اور

اسوقت مین یملیخا کہ اونمین سی ہشیار تہا وصیت قبول کرکے شہر کو چلا شہر کے دروازہ کو دگرگون
پایا جب اندر گیا تو بازار و محلات کی بہی کیفیت دگرگون پائی تو حیران ہوا لیکن نان پز کی دکان
دیکہکر درم روٹی کی خرید کے لئے دیا جسمین سکہ دقیانوس کا تہا تو نان پز سمجہا کہ اسنے خزانہ پایا ہے
جو پرانا سکہ اسکے پاس ہے اور یملیخا سے خزانہ طلب کیا اوسنے انکار کیا تو رفتہ رفتہ شہر کے کوتوال
کی طرف اسکو لیچلے اور اوسکو دہمکایا یملیخا نے جواب دیا کہ کل ہم یہان سی گئے اور آج ہم یہان
آئے ہین ہمارے پاس خزانہ کہان سے آیا لوگون نے یملیخا کو باندہا مارا اور کوتوالی کے دروازہ پر
لائے تو وہ گمان کرتا تہا کہ اوسکے کنبہ کا کوئی آدمی آویگا وہ خلاص کرادیگا تا آنکہ رجوع لایا دو نیک
آدمی ایک اریوس دوسرا اسطیوس کی طرف اور یملیخا نے گمان کیا کہ دقیانوس کے پاس مجہکو
لئے جاتے ہین تو داہنے بائین دیکہتا تہا اور آدمی اوس سے ٹہٹہا کرتے تہے کوئی مجنون کوئی مکار جانتا تہا
پس رویا کہ مین اپنے ایماندار یارون سے جدا ہوگیا کاش وہ ہمراہ ہوتے اور دقیانوس کے ہاتہ سے مارے جاتے
لیکن ان دونون آدمیون کا تحمل دیکہا تو جانا کہ دقیانوس پاس نہین لیے جاتے اور کچہ آسودہ ہوا اور ایک نے
اوسکے درم کو دیکہا اور پوچہا کہ خزانہ جو تونے پایا ہے کہان ہے اوسنے کہا مین نے خزانہ نہین پایا ہے یہ درم
مین نے باپ سے لیا ہے اور اس شہر کا نقش ہے مجکو نہین معلوم کہ کیا ہوا ہے تو دوسرے نے دریافت کیا کہ
تو کون ہے جواب دیا یملیخا پہر اوس سے دریافت کیا کہ تو کسکا بیٹا ہے اوسنے اپنے باپ کا نام بتلایا پہر
اوس سے دریافت کیا کہ تجکو کوئی جانتا ہے اوسنے اپنے باپ اور دوسرون کا نام لیا جو کوئی اوسوقت
رہتا اسپر ایک نے کہا تو دروغ گو ہے تو یملیخا نے سر اپنا نیچے ڈالا اور بعض نے مجنون کہا اور بعض نے کہا
کہ یہ قصدًا احمق بنتا ہے تو ایک نے اوسکی طرف سخت دیکہا اور کہا کہ یہ سکہ تین سو سال پہلے کا ہے اور
تو جوان ہے آیا تو ہمکو فریب دیتا ہے اور ہمارے پاس خزانہ ہے اوس سکہ کا ایک ہی روپیہ نہین بہتر یہ ہے کہ
چہپا نکرو ورنہ تو سخت عذاب دیا جاویگا تو یملیخا نے کہا مجکو جواب دو کہ دقیانوس نے کیا کیا
انہون نے جواب دیا کہ ہم دقیانوس کو نہین جانتے ہین پہلے اس سے ایک بادشاہ تہا اوسکو قرن گذر گئے
اوسوقت یملیخا نے کہا کہ مین حیران ہون کہ کوئی میری تصدیق نہین کرتا ہے اور اپنی اصلی حال سے

مطلع کیا تو اریوس نے کہا کہ ہمکو یہ حق تعالی نے نشان دیا ہے تاکہ ہم جانین کہ قیامت آتی ہے
اور پہنچا اریوس اور اوسکے احباب کو غار پر لیگیا اہل غار نے گمان کیا کہ کہین دقیانوس تو نہین آگیا
اور غار مین مشغول ہوا ہوا تھا اوسکی پر کیا تھا پہلے اونکے پاس گیا اور قصہ کی خبر کری اوسوقت اونکو
اپنے قیام کا تین سو نو سال تک خواب مین رہنے کا حال دریافت ہوا اور قیامت کی دلیل ظاہر
ہوئی اریوس نے ایک تابوت تیار کیا اوسمین رصاص کی دو تختیین تہین جسمین اونکے نام تہی جنکا ذکر
سابقًا مذکور ہوا وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ
لَا رَيْبَ فِيهَا اور ایسے ہی ہمنے مطلع کیا اونپر اہل شہر کو تاکہ وہ جانین کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے
اور ساعت قیامت مین شک نہین اور اسکی خبر شاہ تندوسیس کو پہونچی اور اوسکی عقل ٹھکانہ آئی
اور کہا کہ اوس نور کو تو نے گل نکیا جو ہماری باپ دادون منش قسطنطین کو دیا اور بادشاہ افسس مین
آیا اور اہل شہر شاہ کو غار مین لے گئے اور اونسے شاہ ملا اور شکر خدا بجا لایا اور اصحاب نے کہا
کہ اب ہم سپرد کرتے ہین تجکو خدا کے ساتھ اور لیٹکر وفات پا گئی اور بادشاہ نے ہر ایک کو صندوق
زرین رکہا تو خواب مین بادشاہ کے روبرو آئے کہ ہمکو تابوت زر سے نکال اور ہمیں ساج کی لکڑی کے
صندوق مین اونکو رکہکر دفن کیا اور مقرر کیا اونپر عرس سال بسال تحقیق ہر یکہ قیامت کی تحقیق
یہ ہے کہ ہر چند حشر اجساد ضروریات سے ہے لیکن وہ جسد عالم حیوان سے ہے مثل ملائکہ جو فانی نہوگا اسکا حاصل
اونکی موت کی بعد قصہ جو واقع ہوا اوسکا ارشاد فرماتا ہے إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ
فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ
لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ۵۲ یاد کر جبکہ مسافرت کی اہل شہر نے باہم تو بعض نے کہا کہ بناؤ
اونکی قبرون پر بنیاد مثل قبہ کی پروردگار اونکا دانا تر ہے اونکے ساتھ کہا اون لوگون نے جو غالب
ہوئے تھے امر پر البتہ بکرینگے اونپر مسجد اور مسجد بنانی مین قبر پر حدیث مشہور سے منسوخ ہے اور اس مقام پر
قبر کے قریب مین زائرین کے لئے یا نمازیون کو بنیان بنانی منع نہین اور چونکہ اونکی نسبت سات
اشخاص سے زیادہ کوئی نہین کہتا اور نام تختیون پر لکہے ہوئے تھے تو بعض بلا دلیل بخلاف ظاہر

ہر ایک کا مع باپ و دادی کے نام سمجھے تو اونکو تین سمجھے اور بعض شہر والون کے نام مع اونکے باپ کے
آٹھ سمجھے بلا دلیل خلاف ظاہر کے اور راعی کا نام بلا ذکر باپ کے خیال کیا تو پانچ کہنے لگے بطور
اٹکل کے یہ دو قول ہین اور تحقیق ہی جیسے ابن عباس سے مروی ہی کہ وہ سات ہین کہ وہ مکسلمینا
و یملیخا و مرطونس و نبیونس و سارینونس و ذو انوانس و کفشطیطیونس ہین کہ بعض نام بطور
تفسیر کے دوسری نام کے ہین جو تختی پر لکھے تھے اوسمین ہی مثلاً مخلشلینا وہی مکسلمینا ہی اور دوسرا
یملیخا اور تیسرا کستطونس کہ وہی مرطونس ہی اور چوتھا تبرونس کہ نبیونس ہی اور پانچوان دیمومس
کہ وہی سارینونس ہی اور چھٹا بطلیونس کہ وہی ذو انوانس اور قابوس ہی اور ساتوان کفشطیطیونس
ہی اور چونکہ مدینہ مین یہود اسیکے نصاریٰ نجران کی آمد ہوئی تہی اور اونکا خیال تین و پانچ کا غلط ہی تو
اونکی آنیکی نسبت پیشگوئی ہی بنابر آن فرماتا ہی سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ
خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ جلد کہین نجران کے نصاریٰ کہ وہ تین ہین چوتہا
اونکا کتا ہی اور کہین پانچ ہین چھٹا اونکا کتا ہی اٹکل کرکے غیب کے ساتہ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ
وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ اور کہین
اکثر اونکو سات مین آٹھوان اونکا کتا ہی فرما کہ میرا رب دانا ہی اونکی شمار پر کہ وہ سات ہین نہ جانین
انکو مگر کم جنہین سے بقول ابن عباس ہی ابن عباس ہین اور سات کے عدد مین روایت سب ہو وہی ظاہر
فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ۝ پس نہ جہگڑ تو
اونسے بعد از ہجرت مگر ظاہر جہگڑا کہ کیسے اٹکل سے تین و پانچ ہو سکتے ہین اور نہ اونکو متعدد مین
کسی سے اونمین سے فتویٰ دریافت کیجیو کہ اونکا قول اٹکل سے ہی اور جو اس قصہ کے جواب کی بابت
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ کل مین کہونگا اور دیر نگ ہوئی اوسکی نسبت فرماتا ہے
وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ
إِذَا نَسِيتَ اور ہرگز نہ کہنا کسی شی کی نسبت کہ مین کرنیوالا ہون کل مگر ان شاء اللہ کے ساتہ
دیگر بوقت کہنے جواب کے ان شاء اللہ کو تو بہولے تو بوقت یاد داشت یاد کر نام خدا کا یعنی ان شاء

اوس شخص مثل عیینہ بن حصن فزاری کی (جو قبل از اسلام لانیکے کہتے کہ فقیر دنکی جماعت کے
بو بری لگتی ہے اور ہم سادات مضر و قریش ہین) جسکا دل ہمنے غافل کر دیا ہے اپنی ذکر سے اور
اپنی خواہش کی پیروی کری اور ہر کام اوسکا زیادہ گوئی ہو وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ
شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِينَ نَارًا
أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَّسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي
الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا اور فرما دے حق ہے تمہارے
رب کی طرف سے پس جو چاہے سو چاہے کہ ایمان لاوے اپنے بھلے کے واسطے اور جو چاہے کہ
کفر کرے اپنے وبال کے واسطے ہمنے تیار کی ہے ظالمونکے واسطے آگ کہ گھیرا ہے اونکو اوسکی چاردیواری نے
اگر پانی کی طلب کرین دیے جاوین پانی مثل تلچھٹ کے بھونے اونکے مونہوں کو برا پانی ہے اور بری ہے
آتش اونکا مقام إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ
أَحْسَنَ عَمَلًا أُولٰئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهٰرُ
يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ
إِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا
بتحقیق وہ جو ایمان لائے اور کام کئے نیک بدرستی ہم نہ ضائع کرین اجر اوسکے جو نیک عمل کرے اونکو ہی
جنت عدن ہے کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین پہنائے جاوینگے اوسمین کنگن سونیکے اور پہنینگے کپڑے سبز سندس
و استبرق کے تکیے لگا دین اوسمین تختون پر اچھا ثواب ہے اور نیک ہے جاے مقام پس کافرونکی
مالداری دنیاوی آخرت مین کام نہ آوی چنانچہ اوسپر مثل فرماتا ہے ایک کافر قطروس یا قطفیر
دوسرے مسلمان یملیخا کی جو غالبا اصحاب کہف سے تہا جنکو باپ کے ترکہ سے چار چار ہزار دینار ملے
کافر نے ایک ہزار دینار کی زمین خریدی اور باغ لگایا اور یملیخا نے ہزار خیرات کئے اور کہا
میں نے زمین خریدی جنت مین اور کافر نے ایک ہزار دینار میں مکان لیا اور یملیخا مسلمان نے
ہزار دینار خیرات کئے اور کہا کہ جنت مین مینے نکاح کیا اور کافر نے ہزار دینار کے خدم و متاع

نصف قرآن

رہے اور مسلمان نے سارا خیرات کیا اور کہا جنت میں خادم و متاع ہیں سے خریدی پھر مسلمان کو
ضرورت پڑی تو کافر کی راہ میں کھڑا ہو گیا جب کافر نے دیکھا حال دریافت کیا مسلمان نے کہا
کہ کچھ حاجت رکھتا ہوں اگر پوری کرے کافر نے کہا کہ تیرا مال کہاں گیا اوسنے کہا کہ میں نے
خیرات کر دیا اور کافر نے مسلمان کا ہاتھ پکڑا اور اپنا مال و اسباب دکھلایا اور دو باغ کی سیر
کرائی تو حق تعالی اون دونوں کے حال کی خبر دیتا ہے کہ واضرب لهم مثلا رجلين
جعلنا لاحدهما جنتين من اعناب وحففنهما بنخل وجعلنا بينهما زرعا
كلتا الجنتين اتت اكلها ولم تظلم منه شيئا وفجرنا خلالهما نهرا ه و
كان له ثمر اور بیان کر اوسکے لیے مثل دو مردوں کے کہ کئے ہیں ایک اوسکے لیے دو باغ
دو باغ انگور کے اور گھیرا ہے اون دونوں کو خرما سے اور کئے ہیں اون دونوں کے بیچ میں
کھیتے ہر ایک اون دونوں باغوں کا لایا اپنا میوہ اور نہ کمی کی اوس سے کسی چیز کی اور بہائی
اوسکے اندر نہر اور تھا ہر ایک کے لیے پھل فقال لصاحبه وهو يحاوره انا اكثر منك
مالا واعز نفرا ه میں کہا کافر نے اپنے صاحب مسلمان کے لیے حالانکہ مخاطب کیا اوسکو کہ میں
زیادہ تجھ سے ہوں مال میں اور غالب ہوں خادموں میں ودخل جنته وهو ظالم لنفسه قال
قال ما اظن ان تبيد هذه ابدا وما اظن الساعة قائمة ولئن رددت
الى ربي لاجدن خيرا منها منقلبا ه اور گیا اپنے باغ میں اس حال میں کہ ظالم
تھا اپنی جان کے لیے کہا میں گمان نہیں کرتا کہ خراب ہو یہ باغ کبھی اور نہیں گمان کرتا کہ قیامت قائم
ہونے والی ہے وگر میں لوٹا اپنے رب کی طرف تو البتہ پاؤنگا بہتر اس سے بدلہ پایا ہوا قال له
صاحبه وهو يحاوره اكفرت بالذي خلقك من تراب ثم من نطفة
ثم سوىك رجلا لكنا هو الله ربي ولا اشرك بربي احدا ه اور جواب دیا
اوسکو اوسکے صاحب نے کہ وہ اوسکو مخاطب کرتا ہوا کہ آیا کفر کرتا ہے تو اوسکے ساتھ جسنے
تجھکو پیدا کیا اول خاک سے کہ تیرے دادا آدم کو خاک سے بنایا پھر پیدا کیا تجھکو تیرے باپ کی پشت سے

واسطے ہر بڑا ہاجانا قریب قیاس ہو اور کافر اسود جو منکر قیامت وحیات دنیا کا ہی معتقد ہو
اوسکی نسبت ارشاد ہو وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اور بیان کر اونکے لیے حیات دنیا کی مثل وہ کہ جیسے پانی ہو کہ ہمنے اوتارا
اوسکو آسمان سے پس ملی اوسکے ساتھ زمین کی روئید کی پس ہوگیا پانی خشک کہ اڑا لے گئین
اوسکو ہوائین اور ہو اللہ ہر شی پر قدرت والا تو یہی حال اس کافر کا ہوا کہ یکایک دعا سے
تباہ ہوا اور وہ جو سردار عرب اپنی مال واولاد پر فخر کرین جو کافر ہون اونکی نسبت فرماتا ہی
اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ
ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ اور مال کافر اور اوسکی بیٹے زینت حیات دنیا مین اور مال واولاد ہون
جو باقیات صالحات سے ہون بہتر ہے تیرے رب کے پاس ثواب مین اور بہتر ہے امید مین دنیا مین
اور باقیات صالحات مین پنجوقتہ نماز اور کلمۂ طیبہ وغیرہ داخل ہین جنکا نتیجہ باقی اچھی طرح سے
رہی بخلاف کافر کے کہ آخرت مین لباس تک اوسکے پاس نرہی جیسے ارشاد ہو وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ
وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ
صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا
اور بروز قیامت چلاوین ہم پہاڑون کو اور دیکھی تو زمین کو صاف اور جمع کرین ہم اونکو پس
نہ چھوڑین اونمین سے کسی کو کہ سب جمع ہوت وہ تیری رب پر صف بصف اوس روز آ و تم ہماری پاس
جیسے ہمنے تمکو پیدا کیا پہلے ننگے اوسوقت تمکو اس کہنے کا عوض ملے جو تمنے کہا کہ یتیم الولد اب کے
پاس ہتند ننگے ہو کے جمع ہوگئی ہین اور منکرین بعث سے کہا جاوے کہ کس واسطے آئی جسکا گمان نکرتے تھی
بلکہ جہل رکب سے تم زعم کرتے تھی کہ ہرگز ہم نکرین سگے تمہاری لئے وقت وعدہ بعث واول
وہ جو بروز قیامت پہنایا جاوے لباس ابراہیم ہون اوس روز امر سخت ہو کہ ایک کافر دوسرے
کو معائنہ کرے وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا

مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ اور کوئی جاویں
روبرو کتاب اعمال پس تو دیکھے مجرموں کو خوف کہانے والے اوس سے جو اوس میں لکھا ہوا ہے اور
کہیں ای ہماری خرابی افسوس کیا ہے اس کتاب کو کہ نہ چھوڑی چھوٹا امر نہ بڑا مگر اوسکو احصا کیا
پس تمہاری یہ بات اہل اسلام کے لئے کہ بیدار ہو کے نیکی جمع ہو گئی ہیں اور ہمیں لکھی ہوئی ہو وَوَجَدُوْا
مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝ اور وہ پاویں اوسکو جو کیا ہے حاضر اور رب تمہارا ظلم
کرے گا اب کچھ کسی کو تو انکو چاہئے کہ اوسکا سمجھ رکھا رہیں کہ شیطان کے مکاید سے جو شرک
کرتے ہو ترک کرو اور انبیا کی تسلیم کرو تو تم شیطان کی مثال ہو جیسے آدم کو سجدہ نکیا اور اپنے کو بڑا
سمجھا جیسے ارشاد ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ
كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ
دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝ اور یاد کرو جب کہ ہمنے فرمایا فرشتوں کو
کہ سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ کیا انہوں نے مگر ابلیس نے کہ وہ جن سے تھا کہ سرکشی کی اپنے رب کے امر سے
آیا تم اوسکو اور اوسکی اولاد کو میرے سوا اولیا پکڑو حالانکہ وہ اور اوسکی اولاد تمہاری بد دشمن ہے
بد ہے ظالموں کے ظلم کے لئے بدل جو خدا کو چھوڑ کر اور کی پرستش کی و ابلیس وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا
شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝
اور یاد کرو جس دن کہ رب فرماوے یعنی روز قیامت اے کافرو پکارو میرے اون شریکوں کو جنکو تم
زعم کرتے تو اونکو وہ پکاریں اپنی شفاعت کے لئے پس نہ جواب دیں وہ شریک اونکو اور کریں ہم اونکے درمیان
وادی عمیق کہ اس طرف والا اوس طرف والے کو جواب نہ پہنچے یا ایک دشمنی ہوا اور دوسری وقت میں
اونکی معبود اونکو جھٹلادیں وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا
عَنْهَا مَصْرِفًا ۝ اور دیکھیں گنہگار آتش دوزخ تو گمان کریں کہ وہ اوس میں گرنے والے ہیں اور نہ پاویں
اوس سے مخلصی وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ
اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۝ اور البتہ ہمنے بیان کی اس قرآن میں آدمیوں کے لئے ہر ایک قسم کی

مثل اور ہی انسان کا فر اکثر شئے مین جدل کرنیوالا کہ نصیحت پہلی اسے جو آدم کے زمانہ سے بابت قصہ شیطان کے فرمائی گئے۔ حال یہ ہے آیندہ بھی یہ آیت مکہ کی سورت مین ہی گو بعد ہجرہ کے ہے مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت پڑھی کہ علی مرتضیٰ وبتول زہرا کرم اللہ وجہہا پاس تشریف لیگئے اور فرمایا کہ کیون نماز نہین پڑھی تو عرض کیا کہ ہماری جانین ہمارے اختیار مین نہین پس جب جاہے اوسوقت اوٹھادے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور جب علیؓ سے یہ کہا تو اونکی طرف رجوع نفرمائی اور علیؓ نے سنا کہ اپنی ران پر ہاتھ رکھکر وہ یہ کرار کرتے تھے اور کان الانسان اکثر شیء جدلا

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ اور نہ روکا مکہ کے اکثر سردارون کو ایمان سے جبکہ آئی اونکے پاس ہدایت اور استغفار کرنیسے اپنے رب سے مگر آئی اونکے لئے پہلے انبیاء کی بات کہ وہ ہجرت کرتا تاکہ آدے اونکی روبرو عذاب بدر و فتح مکہ جیسے فضل اور وہ پیشیاں ہوئے ظاہر ہو آیت عذاب بدر وغیرہ کے ساتھ مجادلہ اور مسخریہ کرنے لگے کہ کہا اہل اسلام ضعیف اور کہا ہلاکت مکہ کے سردارونکی اونکو اسے تو ارشاد فرمایا وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا ۝ مجادلہ کرتے رہے وہ جو کفر کرین باطل بات کے ساتھ تاکہ گرادین اوسکے ساتھ حق کو اور پکڑا میری آیات اور اوسکو جس سے وہ ڈرائے گئے ارشاد وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۝ اور کون ظالم تر ہے اوس شخص سے کہ ذکر کئے جاوین اوسکے روبرو اوسکے رب کی آیات تو اونسے اعراض کرے اور بھولے وہ جو مقدم کیا ہے اوسکے دونوں ہاتھونے درستی کے اونکے دلون پر پردہ اس سے کہ وہ قرآن کو سمجھین اور اونکے کانون مین ٹھوس وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ۝ وگر تو اونکو بلاوے راہ درست کی طرف پس ہرگز نہ راہ پاوینگے وہ اسوقت بہت کبھی اور عدم مواخذہ کی وجہ جو دیا ہے وہ فرماتا ہے وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ

لَنْ یَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ۝ اور تیرا رب غفور پردہ پوش صاحب رحمت ہے اگر اونکو پکڑے
اونکو کسب کے سبب فی الفور تو جلدی کرے اونکے لئے عذاب اور یہ خلاف شان رحمت ہے بلکہ اونکو لئے سوا
رحمت کی وجہ سے ایک وعید ہے مدت معین کہ نہ پاوینگے اوسکے سوا کوئی ملجا وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ
لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝ اور یہ قریہ ہیں جنکو ہمنے ہلاک کیا جبکہ انہوں نے ظلم
کیا اور کیا ہمنے اونکی ہلاکت کے لئے وعدہ ۔ اور کافرونکی لئے لائق یہ تہا کہ بجائے ہماری آیات کے جدل
کرتے اور ہماری آیات کو ٹہٹا نہ پکڑتے دگر اونکی فہم مین کوئی بات نہ آئی تو اوسکو حد الحجد کرتے اس
مقام پر قصہ موسیٰ بن عمران وخضر کو یاد دلانا مناسب ہے کہ اپنے بڑوں کے روبرو سرڈالنا ہی مناسب
ہے اونکو دخل اونکے کام میں دیا جاوے مخفی نرہے کہ موسیٰ چند ہیں ایک اونمین سے موسیٰ بن میشا اولاد
یوسف سے ہیں اور چونکہ توراۃ میں اس قصہ کی تفصیل نہیں اور یہ ضرور نہیں کہ سارے موسیٰ کے قصے
اوسمیں موجود ہوں اور مفصل کئے گئے ہوں تو اوسکی نسبت نوف بکالی یہودی کا قول ہے کہ خضر کے
ساتھ جو قصہ ہوا اس موسیٰ بن میشا سے واقع ہوا ہے پر عبد اللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہودی
دروغ گو ہے یہ دوسرے موسیٰ کلیم اللہ ہیں اونکا ۔ قصہ ذیل ہے کہ جب موسیٰ مصر سے بڑی احتشام کے ساتھ
نکلے اور حسب ورس ۲ فصل ۱۴ خروج کے مقام پی الحیرات مین مجدال و دریا کے مابین مین قوم کو فرمایا
کہ ٹہریں اوسوقت تلاش خضر میں موسیٰ تشریف لے گئے اوسکی تفصیل قرآن و حدیث مین حسب ارشاد
حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے کہ کہڑے ہوے موسیٰ رسول اللہ خطیب بنی اسرائیل مین نصیحت کرتے آدمیوں کو
تا آنکہ آنکہیں پر آنسو ہوگئیں و دل نرم ہوے تو سوال کئے گئے آدمیوں سے کون آدمی دانا تر ہے پس
موسیٰ نے (بنظر ظاہر حال کے بطور تواضع) کہا میں پس اللہ نے عتاب کیا اونکو انبیا کو صفت ورکار ہے
کہ اللہ کی طرف علم کو رد نکیا پس اللہ تعالیٰ نے وحی کی موسیٰ کی طرف کہ میرا بندہ ہے مجمع بحرین میں
وہ تجھسے دانا تر ہے تو موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار کیسے اوس پاس پہونچوں تو فرمایا اپنے ساتھ مچھلی
لیکر اوسکو زنبیل مین رکہ پس جہاں وہ گم ہو وہیں اوسکی جگہ ہے تو کیا مچھلی کو زنبیل مین اور روانہ ہوے
اور اونکے ساتھ یوشع بن نون (نسل افرایم بن یوسف سے) تھے یہانتک کہ آئے ایک صخرہ پر اور کہا سر کو

اور سوکھی مچھلی بیقرار ہوکر تھیلی سے نکل گئی اور دریا میں چلی گئی اور پانی جاتم رہا اوسکی راہ کے بیچ
طاق کی مثل گیا اوس سے حیرت ماتا ہو وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ
مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝ اور یاد کر جبکہ کہا موسیٰ نے اپنی جوان یوشع کو ہمیشہ سیر
کرتا ہوں تاکہ پہونچوں مجمع البحرین میں یا تک کہ گذریں حقب جو ایک حقبہ اسی سال کا ہوتا ہے
اور مجمع البحرین سے مراد حسب قول ابی بن کعب کے ۔ ن مجمع البحرین ہے جو افریقیہ میں ہے جہاں
دریا سے شور ملا ہے۔ روم و فارس کا دریا کہ کبھی موسیٰ کی گذر ہے ملک مقدس تک ہمیں ہوئی جو جائیگی
روم و فارس میں تا کہ اوکی امرائیں جمع کیا جاوے فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا
فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ پس جب دونوں پہونچے مجمع البحرین میں بھولے وہ دونو
اپنی مچھلی کو کر لی مچھلی نے اپنی راہ دریا میں بطور شق طویل اوسوقت کہ موسیٰ جو اس میں تھے اور
یوشع اوسکو دیکھے ہی سے پردہ بھول گئے کہ اوسکا ذکر موسیٰ سے کریں فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ
آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ۝ پس جبکہ مجمع البحرین سے دونوں نے
تجاوز کیا کہا موسیٰ نے اپنی جوان یوشع کو لا ہمکو ناشتا البتہ تحقیق ملے ہم اس سفر سے دکھ کو اس سبب سے
خدا تعالیٰ نے اونکو موقع سے جانا دیا منظور ہوا اور نہ موسیٰ کو ایسے سفر کچھ معلوم ہی ہوتے تھے
قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ
أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۝ یوشع نے عرض کیا آپ دیکھئے جب ہمنے
آرام لیا صخرہ کی طرف تو میں بھولا مچھلی اور نہ بھولایا اوسکو مگر شیطان نے اس سے کہ یاد کروں میں
اوس سے آپکو اور لیا اوس مچھلی نے اپنی راہ دریا میں عجب طور پر کہ پانی شق ہو گیا میں موجب
تعجب یوشع تھا قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ۝ موسیٰ نے کہا
ہم اسی کو چاہتے تھے تو لوٹے اپنے دونوں پاؤں کے نشان پر قصہ پڑھتے ہوئے اور مقام مچھلی کے
جانے پر چلے فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ
لَدُنَّا عِلْمًا ۝ تو پایا دونوں نے ایک بندہ کو ہمارے بندوں سے کہ دی اوسکو رحمت اپنے پاس سے

رَ کِبَا فِی السَّفِیْنَۃِ خَرَقَھَا ؕ پس وہ دونوں چلے تاکہ سوار ہوئے ایک کشتی میں کہ پہاڑا اوسکو
خضر نے قَالَ اَخَرَقْتَھَا لِتُغْرِقَ اَھْلَھَا ج لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا ۵ موسیٰ نے کہا کیا تو نے
اوسکو پہاڑا کہ غرق ہوں اوسکے اہل البتہ تو لایا بری شئے قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ
مَعِیَ صَبْرًا ۵ خضر نے کہا کیا میں نے تجھے نہ کہا تہا کہ تو میری ساتھ صبر کی طاقت نرکہیگا قَالَ لَا
تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْھِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ۵ موسیٰ نے کہا نہ مواخذہ کر
میرا اوس سے کہ میں بہولا اور نہ تنگ کر مجھے میری کام سے مشکلی فَانْطَلَقَا قف حَتّٰٓی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا
فَقَتَلَہٗ پہر وہ دونوں چلے یہانتک کہ ملا دریا کے کنارہ ایک غلام سے یعنی اوس سے جو نوبت مراہقت
نہ پہونچا تہا پس قتل کیا اوسکو خضر نے جیسے موسیٰ نے قبطی کے مکا مارا تہا اور مرگیا تہا قَالَ اَقَتَلْتَ
نَفْسًا زَکِیَّۃً بِغَیْرِ نَفْسٍ ط لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُّکْرًا ۵ موسیٰ نے کہا کیا تو نے قتل کیا
ایک جان پاک کو بغیر اسکے کہ وہ دوسری نفس کو قتل کرے البتہ تو لایا بہت بری قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکَ
اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۵ خضر نے کہا کیا میں نے نکہا تہا تجکو کہ ہرگز تو طاقت نرکہیگا
میری ساتہ صبر کی قَالَ اِنْ سَاَلْتُکَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَھَا فَلَا تُصٰحِبْنِیْ ج قَدْ بَلَغْتَ
مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا ۵ موسیٰ نے کہا اگر میں پوچہوں تجسے کوئی بات تو نہ مصاحبت کیجیو مجہسے تو پہونچا
میری طرف سے عذر کو فَانْطَلَقَا وقف حَتّٰٓی اِذَآ اَتَیَآ اَھْلَ قَرْیَۃِ نِ اسْتَطْعَمَآ اَھْلَھَا فَاَبَوْا
اَنْ یُّضَیِّفُوْھُمَا فَوَجَدَا فِیْھَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَہٗ ط پس دونوں
چلے تا جبکہ آئے ایک قریہ میں شام کے وقت کہ دروازہ بند کر دیا تہا تو اون دونوں نے طلب کیا تہا
اہل قریہ سے کہ اگر دروازہ نہیں کہولتے کچھ کہانا دو تو انکار کیا اہل قریہ نے ضیافت سے اور جب شہر کا
دروازہ صبح کو کہولا تو موسیٰ و خضر نے اوسمیں پائی ایک دیوار جہکنا چاہتی تہی پس خضر نے
اوسکو گرا کر سر نو پہر کہڑی کی قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْہِ اَجْرًا ۵ موسیٰ نے کہا کہ اگر
تو لینا چاہتا اوسپر اجر قَالَ ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ ج سَاُنَبِّئُکَ بِتَاْوِیْلِ
مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَیْہِ صَبْرًا ۵ خضر نے کہا یہ فراق ہے میری تیری درمیان جلد خبردار

١٧
ع الحزب

کردن اوس شئی کی تاویل کے ساتھ جسپر تو صبر کی طاقت نہین رکہتا اَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ
لِمَسٰكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ
مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا لیکن کشتی کے توڑنے کی حکمت سو وہ تہی
مسکینون کی کہ کام کرین دریا مین تو مین نے عیب دار کرنیکا اوسکے ارادہ کیا تاکہ بادشاہ
ظالم نہ پکڑے اور تہا اونکے پرے ایک بادشاہ کہ پکڑتے ہر کشتی کو بغصب تو اوسکی بیگار سکے بعد
مساکین درست کرالینگے جیسے موسیٰ کی مان نے موسیٰ کو پانی مین ڈالدیا کہ فرعون کی بیٹی نے
پالا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا
وَكُفْرًا فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ
رُحْمًا اور غلام کے قتل کی حکمت تو تہی اوسکے دونو ماباپ ایماندار پس ہمنے خوف کیا
کہ یہ لڑکا ڈالدے اون دونون کو سرکشی اور کفر مین پس ارادہ ہے اوسکے قتل سی یہ کیا کہ
عوض دے اون دونون کو اونکا رب بہتر اوس سی پاک و قریب تر رحم سے اور حسب حدیث وہ غلام
مفطور کفر پر تہا تو گو جو پیدا ہوتا ہی وہ پیدا ہوتا ہی فطرت اسلام پر جو سرشت آدم مین مفطور
ہوا تہا لیکن اپنی امکان کی مطابق اوسمین کفر مرکوز تہا سا یہ معنی یہان مفطور کے ہین جیسے
وہ چالیس غلام جو حضرت الیسع پر ہنسے اور بددعا الیسع سی اونکو گیدڑون نے پہاڑ ڈالا
اور اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا حال بہی وہی ہی جو پہلے شوہر سی تہی اور تجلی ہو دوسرے
کافرون کے اطفال کا حال ہے کہ وہ بہی اسی قسم کے ہین اور جن اولاد کفار کی پیدایش فطرت
اسلام پر ہے وہ خود اہل جنت ہوکر جنت مین رہینگے اس مقام سی احادیث کے مضامین مین
باہمگر اس مقدمہ مین تعارض نہین تو یہ تعلیم مطابق قتل قبطی کے ہی جو موسیٰ نے قتل کیا اور موجب حصول
صحبت شعیب ہوا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ
كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا ج اور دیوار کا حال یہ ہی کہ تہی دو لڑکون یتیمون کے شہر مین
اور نیچے اوسکی تہا خزانہ اونکے لیے اور تہی اونکی ماباپ صالح نام اوسکا کاشح کہتے ہین اور ظاہر مراد خزانہ سے

خزانہ سیم وزر سے اور دوسرے اقوال بھی اسمین ہین جو قیاس سے باہر نہین دیکھو اسپین کی تختی کو
اور روم اٹلی کی تختی کو اور مصر کی تختی کو جو شداد سے چلی آتی تھی کہ صریح اوسمین ذکر خیر حضور صلی اللہ
علیہ وسلم تھا پس خزانہ سے مطلب بیان بر اگر تختی سے ہو جسمین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا
کیا جاے تو عجب ہے فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً
مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ پس ارادہ کیا تیرے رب نے کہ پہونچین وہ اپنی شدت کو
اور نکالین وہ اپنی گنز کو تیرے رب کی رحمت سے اور مین نے اپنی کام سے نہین کیا ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ
مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۞ یہی تاویل اوسکی جسپر طاقت تو نہ رکھتا تھا اسکی مثل شعیب کی
لڑکیونکی بکریون کو پانی پلانا ہوا جو موسیٰ نے بلا اجرت پلایا یہ قصہ پیر و مرید کی بابت عجب اینکام
کہ مرشد ونکو امور مین دخل دینا بیجا ہے بخلاف کفار ونکی کہ اونکے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لاے جنکی خضر کو بھی آرزو تھی اور کافر منکر رہے اور قصہ اصحاب کہف سے آزما چکے تھے حقیقی تر ہے کہ تا تسطیع
بنظر استثقال حذف کردی گئی جیسے اسپند اسطاعوا مین تا ثقل کی وجہ سے
و اجتماع تا و طا سے بعض قرارت مین اجتماع ساکنین جائز ہے اور جبکہ دو سوالون کا اونکی جواب
حسب خواہش یہود آیا اور روح موعود کا بیان دربردہ آیا تو تیسرا سوال اہل مکہ نے کیا تا کہ نبی کی
نبوت کی آزمایش بخوبی کرین اور چونکہ باوجود ایسی شوکت کے یاجوج وماجوج کا عرصین اللہ تعالیٰ کے
نزدیک عزت نہین جنہیں ذوالقرنین نے سد بنائی پس مناسب ہوا کہ اونکی قصہ کو اس مقام پر ذکر
فرماوے وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ اور سوال کرین تجھسے کفار ذوالقرنین کے حال سے
آنکہ اوسنے کیا کیا فصل ۸ دانیال کے خواب دانیال مین بنظر اسکے کہ میڈ و فارس کا بادشاہ تھا دو سینگ کا
مینڈھا نظر آیا تھا باقی توجیہات تراشیدہ کا اعتبار نہین قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۞
فرما جلد پڑھون تمہارے اوپر اوس سے ذکر دنیا دانشا اللہ تعالیٰ کہ وہ بہتر سال کی عمر مین بعد بائیس
سال کی سلطنت کے ۳۲۳ قبل مسیح مین بابل کا بادشاہ ہوا اور قید بابل سے قوم یہود کو خلاص
کیا بلکہ جس جس مقام پر یہود مقید تھے اونکو خلاص کیا تا آنکہ مصر و حبشہ یعنی سوڈان وتوبل تک

ربع

گیا جیسے فصل ۲۹ مین پیشینگوئی فرمائی گئی تھی جیسے ارشاد ہے اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ
وَ اٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ۙ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝ ہمنے قدرت دی اوسکو زمین مقدس مین اور
دیا ہمنے اوسکو ہر شی ضروری کا سامان تو پیرو ہوا سامان کی اور چونکہ بخت نصر کے برباد کرنیمین
یہود مصر کو بھاگ گئے تھے اور بہت سے ہلاک کئے گئے تھے اور پھر بھی باقی تھے تو پہلے ممالک مقدس کے
مغرب کو گیا حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ
عِنْدَهَا قَوْمًا ۝ یہانتک جبکہ پہونچا زمین مقدس کے مغرب شمس کو کہ مصر ہے پایا سورج کو ڈوبتا
بطور محاورہ چشمہ عین شمس مین کہ وہ برابر ہے اس مقام سے وہ عین حمئہ ہوا اور چونکہ اوسکا پانی
گرم رہتا تہا تو عین حامیہ بھی قرأت مین ہے اور ایک مکان بیت شمس کرکے بھی شہر عین شمس مین
تہا جیسے ورس ۱۳ فصل ۴۳ یرمیاہ سے ظاہر ہے اور کتاب یشعیاہ میں بیت الشمس ظاہر ہے وہاں پر
قوم ساکن تھی جو یہود کو ظلم سے دکھ دیتی قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ
تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ۝ فرمایا ہمنے بذریعہ انبیا جو بابل کے اوسکے ساتھ تھے کہ ذو القرنین یا اونکو
عذاب دے یا کر اون مین نیکی قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ
فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝ کہا لیکن وہ جو ظلم کرے یعنی یہود پر بس جلد اوسکو ہم عذاب دینگے
پھر رد کیا جاوے اپنے رب کی طرف تو وہ اوسکو بد عذاب سخت عذاب دیگا وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ
صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰی ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا ۝ ولیکن جو ایمان
لاوے اور نیک کام کرے پس اوسکی لئے نیک جزا ہے اور جلد ہم کہینگے اوسکو اپنے امر سے آسان بات اور
اس مقام سے ذو القرنین کی تقدیس ظاہر ہے پھر وہ ان پر فتحیاب ہوتا ہوا اور لابن کوتس پر سودان
مین گیا جو جنوب مین ہے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ
عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝ كَذٰلِكَ ۝ پھر چلا اوطرف مشرق تا جسکہ پہونچی
مطلع شمس یعنی مملکت تک ہے جو سیریا کی روس مین ہے پایا سورج کو نکلتا ایک قوم پر کہ نکیا ہمنے
اونکے لئے درون سورج کے پردہ شہر و شجر سے ایسی ہی اوکے ساتھ ذو القرنین نے کیا جیسے اہل مغرب کے ساتھ

کیا تہا وہان پر بہی حسب فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل کے یاجوج والی رشیا کا توبل و تمسک
قبضہ تہا اور یہود کو خلاص کیا وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَیْهِ خُبْرًا ٥ اور بیشک احاطہ کیا ہے
اوسکو ساتہ جو اوسکے پاس تہی خبر کرتا مقام سیر شمالی مملکت توبل پر گیا ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ٥
حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا یَکَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ
قَوْلًا ٥ پہر چلا راہ توبل سے تارہ کی مملکت کی طرف جسکو تاتار کہتے ہین تا جبکہ پہونچا درمیان دو چوٹیون پہاڑ کے
پہاڑیوں کو درمیان ادر نگرک کی شرق کے پاس پایا اون کے نزدیک ایک قوم کو کہ قریب نہ تہی کہ سمجہین
اوسکی بات کو دیکہو قرب مملکت تارہ و ذو القرنین مادی کے سبب کچہ کچہ سمجہتے تہے جیسے لایکاد یفقہون
سے ظاہر ہے کہ استعمال کاد و لا یکاد کا ایسے موقع پر آتا ہے کہ کچہ ہوا اور کچہ نہوا قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ
اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَکَ خَرْجًا عَلٰٓی اَنْ تَجْعَلَ
بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ سَدًّا ٥ کہا اے ذو القرنین کہ یاجوج والی روس و تمسک و توبل جو نسل یاجوج
بن یمسیا بن اسرائیل ہیں اور بن یعقوب سو حسب فصص و تاریخ ایام اول کے ہین اور توبل و تمسک
ابنای یافث سے ہین اور اوسکے ساتہی ماجوج بن یافث کیلی و گال سرکش ہین تمہین آمادہ جب یافث
مین پس آیا کرین ہم تیرے لیے خراج اسلیے کہ تو کر دے ہمارے اور اون کے درمیان میں سد قَالَ مَا مَکَّنِّیْ
فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهُمْ رَدْمًا ٥ ذو القرنین نے کہا
جسمین مجکو قوت دی ہے میرے رب نے بہتر ہے سو تم مدد کرو میری قوت مزدوری سے کہ کرون تمہارے
و اونکے درمیان دیوار اور مطابق اوسکی دیوار بنائی پتہرون اور گارے سے شروع کی کہ جب اوسکو
کہودین تو اوپر سے پتہر گرکے برابر ہوجای تو کہا اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ط لاؤ میرے پاس لوہے کے
تختے حَتّٰٓی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ط یہانتک کہ جب برابر ہوئی دو
دو چوٹیون مین کہا دہونکو بہٹی مین لوہے کے تختون کو حَتّٰٓی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ٥ قَالَ اٰتُوْنِیْٓ اُفْرِغْ
عَلَیْهِ قِطْرًا ٥ تا کہ کیا اوسکو سرخ آگ مثال کہا لاؤ میرے پاس کہ ڈالوا وپر گندک کہ لو اگلی وے
اور اوپر اوس دیوار کے جو پتہرون و گارے کی تہی یکسان کر دیا فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ

فَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا پس نہ طاقت رکہتی تہے کہ اوسپر چڑہ آوین اور نہ طاقت رکہتی تہے
اوسکے نقب کی کہ جہان کہودتے اوپر سے گارا و پتہر گر کر برابر ہو جاتے اور ریزہ ہوتے کہ شعاع
آفتاب دیکہو اور اس دیوار کے سبب تاتار کو ترکستان کہنے لگے کہ وہ اس سد سے ترک کئے گئے
جیسے معالم وغیرہ مین مذکور ہے اور ترکستان مملکت معروف و مشہور ہے چنانچہ تیس مین تک تین تین
میل کے فاصلہ پر ابتک اوسکی سد کی تلاحت جنوبی گہاٹی پر ال مین موجود ہین کہ شہر تاروجا اوسکی اولاد
جیسے نیرولی سے مسدود تہی اس سد سے محفوظ و مسدود ہے قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ فَاِذَا جَآءَ
وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ذوالقرنین نے کہا کہ یہ رحمت ہے
تو کو سایہ میری پروردگار سے پس جب آوے میرے رب کا وعدہ کرے اوسکو گرا کر ٹکڑے چنانچہ یہ وعدہ
آخر زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین پورا ہوا کہ حسب روایت صحاح ستہ کی جیسے ام المومنین زینب
رضی اللہ عنہا و ابوہریرہ سے مروی ہے وہ آرپار ہو گئی وگرچہ پہلے جب کہودتے تہے تو آرپار نہ ہوتی تہی وَتَرَكْنَا
بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ اور چہوڑا ہمنے اونکی بعض کو اونکی بعض پر آج کے روز کہ ہزار عظیم
موج مارے کہ ہزار ہشتم مین اونکا خروج ثانی ہو دہر واقعہ کلان کے لئے سر ہونکا مقرر ہے جیسے
کتاب مکاشفات یوحنا سے ظاہر ہے کہ وہ عبارت عالم مثال مین تیاری سے ہے بران نظر فرماکر
وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا اور نفخ کیا جاوے صور مین یعنی ہزار سال بعد اہل اسلام کے
عالم مثال مین کہ اونکے خروج ثانی کی تیاری ہوا اور بڑی جماعت سے اونکو جمع کرین کہ مثل ریگ
صحرا کہلاوین جیسے فصل بستم مکاشفات یوحنا مین ہے یعنی بکثرت اور محاورہ مین کہا جاوے
کہ نہین ہزار ایک اونکا حساب ایک ہزار تو مقاتل کو نہ رکہ سکے وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ
لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۙ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ
وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا اور جہنم زمینی کو بڑی وسعت سے اون کے کافرین کو لئے
وسیع کرین کہ بجای سات اقلیمون کے چالیس اقلیمون مین وہ پہیلین ایسے وہ کافر اونکی
دل کی آنکہین پردی مین ہین میری یادداشت سے اور دراز گوشے سے دین کی بابت نہ تہی

ع ۱۱

رکہیں حق بات کے سننے کی گویا اونکے کان اسلام کی باتون کے سمجھنے مین فرش سوری ہین
اس جگہ ستے ہیں گروہ یاجوج ماجوج سے مرید جیسے نصاری کی جمہور شاد ہوا أَفَحَسِبَ الَّذِينَ
كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ
نُزُلًا ۝ کیا ایسا گمان کرتے ہیں اونکے کافر کہ پکڑین ہمارے بندون مسیح و مریم کو معبود یہ کہ ہم اہل حق ہین
اور دوسرے ملک کو حقانیت کی دلیل یہ غلط بات ہے ہمنے تیار کیا ہی جہنم یہی اونکی کافرو کی
مہمانی اس مقام پر قصہ وفات صحابی سمرہ یاد کرنا چاہئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی موت
آگ مین ہونی فرمائی تھی اور اہل علم گویا جہنم سمجھے ہین کہ اونکی موت گرم پانی مین ہوئی اور دوسری
قوم اونمین تحریر ہوئی جنکا ذکر فرماتا ہے قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ
سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ کیا خبر دار کرون یاجوج
ماجوج کے زیادہ کارترین اعمال ہوئے ہین جنکی سعین گم ہوئین حیات دنیا میں کہ حیات دنیا
کی ہی معتقد ہین اور وہ گمان کرین کہ وہ اچھی بناوین صنعتین مثل ریل و تار وغیرہ کی أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝
ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۝ ان لوگون نے
کفر کیا اپنے رب کی آیات پر جو مہدی و مسیح ہیں جیسے قریب عرصہ مین آچکا اور اوسکی لقا کا بصورت
خداوند چہار حلقا جیسے فصل سوم مکاشفات یوحنا مین ہے پس جاتی رہے اونکے اعمال پس نہ قایم کرین
اونکیلئے بروز قیامت وزن اونکی جزا جہنم اخروی ہے اونکی کفر کے سبب اور پکڑا میری آیات و میرے
رسولون کو ہنسا چنانچہ اس عرصہ مین اکثر نسل یاجوج و ماجوج جو آپکو اہل علم جانتے ملحد ہین اور تیسری
قوم اونمین وہ ہونیوالی ہے جو اسلام لاویگی جو فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ
لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ برستی وہ جو
اونمین سے مثل اہل یورپ و امریکہ والون کے ایمان لاوین و کام کرین نیک اونکی لئے جنت فردوس ہے
ہمیشہ اوسمین رہیں پنچی ہین اور نہ تبدیل ہی مسیح نے درس ۱۱ فصل دوم مکاشفات مین نصاری کو

جو ایمان لاوین وعلاوہ کیا ہی دیکھو اس مقام پر فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل اور ہنود کی پیشینگوئی
لوک و دلوک کی بابت مشاہدہ دوم مقدمۂ ششم کو مخفی نرہے کہ جیسے اونکی سوال کا جواب بابت اصحاب کہف
و ذو القرنین کے اس صورت مین دیا گیا اور روح کی بابت بہی پہلی سورت مین جواب دربردہ آیا اور
اوسمین مذکور ہے کہ نہین دیئے گئے ہو تم علم سے مگر کمتر حالانکہ یہ خطاب کفار کو ہو لیکن کفار نے کہا کہ یہ
صریح مخالف ہو آیت و من یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا کے اور توریت کو حکیم جانتے
اونکا جواب آیا قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ
كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۝ فرماتا ہی کسی کو خبرون مین سے علم ہو مگر بمقابل
حکم خدا کے کمتر ہے اگر ہو دریا متناہی سیاہی میرے رب کی کلمات کی تحریر کے لئے جو لا انتہا ہین البتہ تمام ہو
دریا پہلے اسکے کہ تمام ہون میرے رب کے کلمات لا انتہا وگرچہ ہم لاوین دریا کی مثل اوسکی مدد مین پہر خیر کثیر
بنظر عباد حکمت ہو نہ بنظر خداوند کے علم کی عادت نہین دئے گئے علم مگر کمتر اور جبکہ فصل ۳۳ سفر ثنی دوم حقوق مین
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روح موعود لکہا ہی تو اس صورت مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم قابل پرستش ٹہرے ارشاد
ہوا قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فرما کہ جز این نیست
بشر ہون مثل تمہاری جز این نیست وحی کی گئی ہی میری طرف کہ نہین ہی تمہارا الہ مگر الہ واحد ہوت مطلقہ
تو اسوجہ سی وحی سے مختلف کی اوصاف سی غلبہ کو فصول مذکورہ مین بطور متشابہ یاد کیا ہی کہ صورت فنا مین
اہل کمال کو حق کے سوا دوسرا شہود نہین ہوتا فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا
صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝ پس جسکو آرزو ہو اپنے رب کی لقا کی تو چاہیے کہ
نیک عمل کرے کہ عمدہ اوسمین توحید ہی اور نہ شرک کرے اپنے رب کی عبادت مین کسی کو اسیواسطے اوائل اس
سورت مین حضور کو عبد کرکے فرمایا گیا ہی بخلاف دجال کے کہ وہ لکہا آخر مین خدا کہلوائیگا دیکہو یاجوج
و ماجوج و مسیح و دجال کے حالات مقدمہ ششم کتاب ہذا مین۔

سورۂ مریم مکیہ ہی اسمین ۹۸ آیت و چہ رکوع ہین

پہلی سورت مین ہی کہ آیا اصحاب کہف کا قصہ عجب ہی اور دوسرے قصص بہی اس قسم کے مقدورات

حق سے چند پہلی سورت مین بیان ہوئے اور اس سورت مین بہی عجب عجب قصص مین اونمین سے مسیح کی
ولادت بلا پدر ہے کہ نجا سن ضعیف مالک یہودی کو انکار تہا اور پہلی سورت مین اہل مکہ پر فتوحات
اسلامیہ کی پیشین گوئی ہے اور اس سورت مین بہی اوس کی پیشینگوئی ہے دوسری پہلی سورت مین
یاجوج وماجوج کے حالات مذکور ہین جو بار دگر آنے مین مسیح علیہ السلام سے تباہ ہونگی تو اس سورت مین
مسیح کے حالات مذکور ہین تو پہلی سورت کے بعد اسکا ہونا مناسب ہے اور جبکہ مالک بن ضیف
یہودی کا مقولہ تہا کہ کسی بشر پر خدا نے کچہ نازل نہین کیا اور کتابون موسی کو اونہین کی تحریر سمجہتا
اور گو وہ تحریر موسی ہین لیکن وہ ارشاد حق سے لکہی گئی ہین تو اون حضرات انبیا کا ذکر مناسب ہوا
جنپر قوم یہود خدا کا کلام منزل ہونا مانتی تہے جو اولاد آدم و نوح و ابراہیم و اسرائیل مین گذرے ہین
اور یہود مسیح کے منکر تہے اسواسطے مسیح کے حالات و اعجاز کا ذکر فرمایا جانا مناسب ہے اور حضرت مسیح کو جو
خدا کا بیٹا کہتے تو اونکی غلطی کا اظہار بہی ضرور ہے تو اوسکا اظہار کیا گیا ہے پہر اہل مکہ کی طرف متوجہ
ہوا ہے جو یہود کو بحث کرنے کیلئے بلا لائے تہے اور پہلے بیان ہو چکا کہ مقطعات براعت استہلال ہین اون
سورتون کی جنپر وہ مقصد ہین اور اس سورت مین ایک عہد زکریا کا ذکر ہے جسمین مسیح و یحیی و مریم تہے تو
کاف زکریا سے لیا اور نیز اسمین عہد ابراہیم کا ذکر ہے جنکی نسل سے اولاد اسحاق سے موسی کا عہد ہوا تو ہای
ابراہیم لیکر براعت ہے اور نیز اسمین عہد ادریس کا ذکر تو یا ادریس پر دلالت کرتی ہے اور نیز اسمین
عہد اسماعیل کا ذکر ہے تو عین اسماعیل سے لی گئی اور ہر ایک کو صدق و صدیقیت یاد کیا ہے تو صاد جسکا
وصدیقیت سے لیکر براعت ہوئی بدان نظر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بعد کٓهٰيٰعٓصٓ سے
براعت اس سورت کی ہے جو مذکور ہوئی سو اول زکریا کا ذکر ہے جنپر کلام خدا نازل ہوا تو فرماتا ہے۔
ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ۝ خدا کے بندہ زکریا پر تیرے رب کی رحمت کی یاد داشت ہے
کہ ذیل مین مذکور ہے جو خاندان انبیا سے حسب و نسب وہ باب اول لوقا کی ہے اونپر خدا کا کلام نازل ہوا
اور انبیا کا ذکر در حق ہم مفصل ہوا تاریخ اول مین ہے کہ وہ نسل ہارون سے تہا اور بادشاہ ہیرودوس
کے وقت مین موجود زکریا تہا جو ذکر سے ماخوذ ہے عربی مین ذال ہونا چاہئے لیکن چونکہ عبری سے منقول ہے

تو معقول میں تر آ لکھا گیا اور زکریا کی بی بی الیسابات حسب ۵ فصل اول لوقا کی ہارون کی
نسل سے تھی ۶ وہ دونوں خدا کے حضور راستباز اور خدا کے ساری حکموں و حالوں پر بلا عیب
چلنے والے تھے ۷۔ اور انکی لڑکا نہ تہا کیونکہ الیسابات بانجھ تھی اور دونوں بوڑہے تھے ۸۔ اور ایسا
ہوا کہ جب وہ خدا کے حضور اپنے فریق کے باری پر کہانت کا کار کرتے تھے ۹۔ کاہنی کے دستور پر
اوسکی چٹھی نکلی کہ خدا کی ہیکل میں جا کر خوشبوئی جلاوے ۱۰۔ اور لوگون کی ساری جماعت خوشبو
جلانے وقت باہر دعا مانگ رہی تھی اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا ۝ یاد کر جبکہ دعا کی زکریا نے
اپنے رب سے خفی دعا کیونکہ انہر سنتے یعنی چار سو تراسی سال مخالفت تعمیر کے فرمان اخشویروش
دوم سے فصل نہم دانیال کے قریب ہونیکو نسبت مسیح کی ولادت کے آگے اور ولادت مسیح کے پہلے
الیاس کی قوت پر یحییٰ کا آنا ضروریات سے فصل ۴ دہم ملاکی کی مطابق کہا قَالَ رَبِّ اِنِّیْ
وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا ۝
کہا اے میرے رب میری ہڈی ضعیف ہو گئی اور سفید بال ہو گیا بڑہاپے سے میرا سر اس حالت میں
نہیں ہوں تیری ساتھ دعا کرنیسے اے میرے پروردگار شقی کہ نا امید ہو جاؤں وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ
مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا اور میں خوف کرتا ہوں اپنے بنی عم سے جو سوا میرے ہیں
کہ میری اولاد کے نہونیسے عاقر تھا عیب میری عورت پر ہو جس سے ابتری کا عار مجکو لگا دین جیسے الیسابات
کے قول سے حسب ورس ۲۵ باب اول لوقا کے ظاہر ہے کہ ہنگام پانچ ماہ گذرنیکے الیسابات نے
کہا کہ میری شرمندگی عاقرہ کی جاتی رہی فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ
مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ پس بخش اپنے پاس سے بیٹا عظیم الشان کہ وارث ہو میرے علم نبوت کا اور
وارث ہو علم نبوت یعقوب کا کیونکہ ہارون کی اولاد کو مال کی وراثت نہو لی تھی جنکی اولاد میں
نبوت چلی کہ حسب ورس ۱ باب ۱۸ کتاب سفر تثنی کی وراثت سے محروم تہے وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا
اور کر اوسے ولڈ کو اے میرے رب پسندیدہ نیکو کار تعلق تو حسب ورس ۱۱ باب اول لوقا کے زکریا کو خدا کا
فرشتہ خوشبو جلانیکے وقت مذبح کی داہنی طرف کھڑا ہوا دکہائی دیا زکریا دیکھکر گھبرایا اور

بہت ڈرا ۱۳ - پر فرشتہ نے اوس سے کہا مت ڈر کہ تیری دعا سنی گئی یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُ
كَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى اے زکریا ہم تجکو بشارت دیتے ہین ایک لڑکے کی جسکا نام ہے یحیی اور حسب
درس ۱۳ باب اول لوقا کے کہا کہ زکریا تیری جورو الیسابات تیرے لیے ایک بیٹا جنیگی تو اوسکا نام
یوحنا رکہنا ۱۴ - اور تجھے خوشی و خورمی ہوگی اور بہتیرے اوسکی پیدائش سے خوش ہونگے ۱۵ - کیونکہ
وہ خداوند کے نزدیک بزرگ ہوگا اور نہ مے اور نہ کوئی نشہ پئیگا اور اپنی ماں کے پیٹ ہی سے
روح القدس سے بھر جائیگا ۱۶ - اور بنی اسرائیل مین سے بہتون کو اونکے خداوند کی طرف پھیریگا ۱۷ -
اور وہ اوسکے آگے الیاس کی طبیعت اور قوت کے ساتھ چلیگا کہ باپ دادونکی طرف اور نافرمانونکو
راستبازونکی دانائی کی طرف پھیر کے خداوند کے لئے ایک مستعد قوم تیار کرے لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ
مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ہم نے نہین کیا اوس یحیی کے لئے پہلے سے برابر چنانچہ مسیح کا مقولہ حسب درس ۱۱
باب ۱۱ متی کی ہے کہ یحیی کی مثل پہلے کوئی نہین ہوا کہ ہر ایک پیغمبر اوسکی خبر دیگیا ہے مطابق اسکی
عطا و سعید بن جبیر کا قول ہے اور درخت نبوت زمان آدم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک ترقی
پاتا رہا اور امید کے ساتھ خوف بھی لگا رہتا ہے تو قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ
عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا زکریا نے عرض کیا اے میرے پرورش کرنیوالے کہان سے
ہو میرے بیٹا اور میری عورت بانجھ ہے اور ہو چکی مجکو بڑہاپے سے خشکی قَالَ كَذٰلِكَ ج قَالَ رَبُّكَ
هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا جبرئیل نے کہا اسی حالت پر
فرمایا ہے تیرے رب نے کہ وہ مجھپر آسان ہے اور پیدا کیا مین نے تجکو اس سے پہلے اور تو کچھ نہ تھا
پس جو قادر ایجاد بطون معدوم پر ہے وہ قادر بڑہی دعا کی اولاد دینے پر ہے پژمردہ و عدم مانع
درکار نہین قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً زکریا نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار کر میرے لیے
نشانی اسکے صدق کی قَالَ فرشتہ نے حسب درس ۱۹ باب اول لوقا کی جواب مین اوس سے
کہا مین جبرئیل ہون جو خدا کے روبرو کھڑا رہتا ہون اور بھیجا گیا کہ تجھے کہون اور یہ خوشخبری تجھے
دون اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا نشانی تیرے لئے یہ ہے کہ تو نہ بول سکیگا

آدمیون سے تین رات برابر جسدن تک حسب ورس ۲۰ باب اول لوقاکی یہ چیزین واقع ہون

اسلئے کہ تونے میری باتون کو جو اپنے وقت پر پوری ہون گے باور نکیا ۱۲۔ اور لوگ زکریا کی راہ

دیکھتے تھے اور ہیکل مین اوسکے دیر کرنیسے تعجب کرتے تھے فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ

پس نکلا اپنی قوم کے پاس محراب سے کہ حسب ورس ۲۲ باب اول لوقاکی بول نسکا انہون نے

دریافت کیا کہ اوسنے ہیکل مین کوئی رویا دیکھی ہے فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝

تو اشارہ کیا اونکی طرف کہ تم تسبیح کرو صبح و شام اور گونگا رہگیا اور فصل مذکور مین ہے کہ ایسا ہوا جب

اوسکی خدمت کے دن پورے ہوے وہ اپنے گھر گیا ۲۴۔ اون دنون کے بعد اوسکی بی بی الیسابات

حاملہ ہوئی اور اوسنے پانچ ماہ تک اپنے کو یہ کہکر چھپایا کہ ۲۵۔ جن دنون مین خداوند نے مجھپر نظر کی

میرے ساتھ ایسا کیا تاکہ لوگون میں میری شرمندگی دور ہوئی اور حضرت زکریا ابن برکیا صاحب

صحیفہ کی شہادت تو معلوم ہے لیکن ان زکریا نسل ابیا کی موت کس طریق سے ہوئی یہ بطریق

منزل مجکو دریافت نہین الحاصل پوری نوماہ حمل ہوکر یحییٰ پیدا ہوے اور بڑے جنکا قصہ آتا ہے

تو حق تعالیٰ نے فرمایا يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۝ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ اے یحییٰ پکڑ

کتاب توریت کو قوت کے ساتھ اور دی ہمنے اوسکو نبوت بچپن مین جیسے ورس ۸۰ باب اول لوقا

او سپر دال ہے کہ دم کے دم مین منہ اونکا کہل گیا اور زبان سے بولنے لگے اور خدا کی بادشاہت

اسلامیہ کی پیشین گوئی کہنے لگے جیسے ورس ۲ باب دوم متی سے اونکا مقولہ ظاہر ہے کہ توبہ کرو کہ

خدا کی بادشاہت نزدیک ہے وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۝ اور دی ہمنے نرمی اپنی طرف سے

اور پاکیزگی وَكَانَ تَقِيًّا ۝ وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ اور تہا وہ پرہیزگار

اور تہا نیکو کار اپنی والدین کے ساتھ اور نہ تہا جبار لوگون کی مقابل اور نہ تہا سرکش پروردگار کے مقابل نیکوکار

ع ۱۵ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝ اور فرمایا سلام ہے اوسپر

جسدن کہ جنا گیا اور جسدن کہ وہ مریگا یعنی حیات طبعی اوسکی زائل ہوگی وہ شہید ہین زندہ حیات

طیبہ سے اور ہر چند شریعت مین شہید کو مُردون کی نسبت بنظر مصلحت حکم ہے کہ تم اوسکو مردہ

نکہو کیونکہ حیات طیب سی وہ زندہ ہوتے ہین تاکہ جہاد مین سستی نہ آوی پر خدا اونکو مختار ہے کہ
اونکو ایک وجہ سی مردہ کہے اور سلام ہے اوسپر جسدن کہ وہ زندہ طبعی ہوکر اوٹہی یعنی بروز قیامت
اور مسیح علیہ السلام کا جو قوم یہود انکار کرتے ہین کہ وہ نبی نہ تہی اونکی غلطی کا اظہار فرماتا ہی اور
فصل ۷ یشعیا مین باکرہ کے جنتی ہونیکی نسبت اشارہ ہی جو حسب فصل نہم دانیال انہتر[69] ہفتے
ایک واقعہ سے اور انہتر ہفتے کے اندر باسٹھ ہفتے کے ایک واقعہ سے اور باسٹھ ہفتے کے اندر ساتھ
ہفتے کے ایک واقعہ سے مسیح کی ولادت لکہی ہے اس وقت سی برسون پہلے عمران یہودی کی عورت نے
نذر کی تہی کہ جو میری پیٹ مین ہی اوسکو مسیتا کرون پر وہ لڑکی ہوئی اور اوسکا نام مریم رکہا
اور زکریا کی پرورش مین رہین اور انکی بعد بہائی انکا سبھی ہارون ہوا جیسے حدیث سی ظاہر ہے نہ
ہارون پیغمبر تو اس وجہ سی مریم اخت ہارون کہلائین اور اگر حدیث بیعنایہ امر ہوتا تو ممکن تہا کہ مقدس
عورت کو اخت ہارون کہنے کا محاورہ ہو پہر اونکی منگنی یوسف نامی نسل داؤد سے ہوئی تو وہ ناصرہ کو
گئین جو بیت مقدس سی شرق مین ہی اور منگنی ہونے سے اپنی سسرال والون سی پردہ کرنے لگین اور
منگنی ہونیسے پہلے بقدرت حق مریم کو حمل ہوچکا تہا بدان نظر فرماتا ہی وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ
اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا اور یاد کر
کتاب قرآن مین مریم بنت عمران کا جبکہ علیحدہ ہوی اپنی اہل سے منگنی کے لئے مکان شرقی بیت المقدس
مین اپنی ناصرہ مین پس پکڑا اہل کے سوا اپنی سسرال سی حجاب حسب دستور زمانہ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا
رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ پس بہیجا ہمنے اوسکی طرف اپنا روح جبریل کو پس متمثل ہوا واسطے اوسکے بشر
اوسکے ملنے جیسے ورس ۲۶ باب اول لوقا مین ہی کہ چہٹے ماہ حمل الیسابات کے جبرئیل فرشتہ خدا کی
طرف سے جلیل کے ایک شہر مین جسکا نام ناصرہ تہا بہیجا گیا ۲۷ ایک کنواری کے پاس جسکی یوسف نامی مرد
جو داؤد کے گہرانے سے تہا منگنی ہوئی تہی اور اوس کنواری کا نام مریم تہا ۲۸ اوس فرشتہ نے اوس
پاس اندر آکر کہا کہ اے پسندیدہ سلام خداوند تیری ساتہ تو عورتون مین مبارک ہی ۲۹ تب وہ اوسے
دیکہکر اوسکی بات سی گہبرائی اور سوچنے لگی کہ یہ کیسا سلام ہی قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ

وقف لازم

إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ مریم نے کہا کہ مین پناہ چاہون رحمن کے ساتھ تجھسے اگر ہے تو متقی قَالَ إِنَّمَا
أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝ روح نے کہا کہ مین جبرئیل رسول ہون تیرے
رب کا ہون کہ بخشون تجھکو بچہ پاکیزہ جیسے درس ۳۰ باب اول لوقا مین مذکور ہے کہ فرشتہ نے اوس سے
کہا کہ اے مریم مت ڈر کہ تو نے خدا کی حضور فضل پایا ۳۰ ۔ اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور نام
اوسکا یسوع رکھیگی ۳۱ ۔ وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلاویگا (یعنی مہدی خداوند کا خلیفہ
ہوگا) اور خداوند خدا (یعنی بصورت مہدی) اوسکے باپ داؤد کا تخت اوسے دیگا ۳۲ ۔ اور
وہ سدا یعقوب کے گھرانے پر بادشاہت کریگا اور اوسکی بادشاہت آخر نہوگی (یعنی آمد بار دیگر مین
اونکی پیدا ونکے حواری وغیرہ اونکی قایم مقام ہون گے ورنہ مسیح آن کر وفات یافتہ دوسری بار پیدا ہونگے

سابع

قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۝ مریم نے کہا کیسے ہوگا میرے
بچہ حالانکہ نہ نکاح کیا مجھسے کسی بشر نے اور نہین ہون بدعورت قَالَ كَذَٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ
عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا ۝ جبرئیل
نے کہا ایسے ہی کہا تیرے رب نے کہ وہ میرے اوپر آسان ہے تاکہ ہو تو فوراً باپ اور تاکہ کرین ہم اوسکو
نشان آدمیون کے لئے اپنی قدرت کا اور تاکہ کرین آدمیونکے لئے رحمت اپنی طرف سے اور ہے یہ کام حکم کیا گیا
کہ پہلی کتابون مین ہمنے مفصل کیا ہے دیکھو فصل ۷ یشعیا وغیرہ مین اشارہ ہے باکرہ کی بچہ جننے کا اور
فصل ششم دانیال مین انہتر باسٹھ و ساٹھ ہفتے تین واقعات سے لکھے ہین پس اس صورت مین کوئی
مقام تہمت کا نہین ہوسکتا یہ وہی ہے جو درس ۳۵ باب اول مذکور لوقا مین ہے کہ فرشتے نے جواب مین
اوس سے کہا کہ روح قدس تجھپر اوتریگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھپر ہوگا اس سبب سے
وہ قدوس بھی جو پیدا ہوگا تو خدا کا بیٹا کہلاویگا (یعنی مہدی خدا کا خلیفہ ہوگا) ۳۵ ۔ اور دیکھ
تیری رشتہ دار الیسابات کو بھی بڑھاپے مین بیٹا ہونیوالا ہے اور یہ اوسکا جو بانجھ کہلاتی ہے چھٹا مہینا ہے
۳۶ ۔ کیونکہ خدا کے آگے کوئی بات ان ہونی نہین (یعنی جو ممکن ہے) ۳۷ ۔ اور مریم نے کہا دیکھ
خداوند کی باندی اسکے مجھپر تیری کہی کی موافق ہووے انتہی پس فرشتہ کے قول سے اوس حالت انقباض

مریم کو انشراح پیدا ہوا کہ اوس خوشی مین صورت ایسی انزالی پیدا ہوئی کہ کسی طریق سے
روح الامین نے روح مسیح کو مَنی مریم سے متعلق کردیا جسکو نفخ کہتے ہین فَحَمَلَتْهُ پس مریم حاملہ
ہوگئی مسیح سے تب فرشتہ حسب درس ۳۸ فصل مذکور کے چلاگیا ۳۹۔ اور انہین دنون مین
مریم اوٹھکر جلدی سے پہاڑون پر یہودیہ کے ایک شہر کو گئی جیسے ارشاد فرمایا ہے فَانْتَبَذَتْ
بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ بجلدی ہوئی اوس حمل کے ساتھ مکان بعید یہودیہ مین کہ حسب درس ۴۰
فصل مذکور کے زکریا کے گھر مین داخل ہوکے الیسابات کو سلام کیا ۴۱۔ اور ایسا ہوا کہ جونہین الیسابات
نے مریم کا سلام سنا لڑکا اوسکے پیٹ مین اوچھل پڑا اور الیسابات روح قدس سے بھر گئی ۴۲۔ اور
زور سے پکار کے کہا تو عورتون مین مبارک ہے ۴۳۔ پھر میرے لئے یہ کیونکر ہوا کہ میرے خداوند کی ماں مجھپاس
آئی ۴۴ کہ دیکھ تیری سلام کی آواز میرے کان تک آئی لڑکا میرے پیٹ مین خوشی سے اوچھل پڑا ۴۵۔ اور
مبارک ہے وہ جو ایمان لائی درس آخر باب اول لوقا اور ناصرہ سے یہودیہ مین اسوجہ سے آنا ہوا کہ
یوسف دراصل بیت لحم یہودیہ کا تھا اس مقام سے متی کی انجیل کے باب اول کے درس ۱۸ مین ہے کہ
جب مسیح کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی تو اوسکی اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح قدس سے حاملہ
پائی گئی ۱۹۔ تب اوسکے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا نہ چاہا کہ اوسے تشہیر کرے ارادہ کیا کہ اوسے
چپکے سے چھوڑ دے ۲۰۔ وہ ان باتون کے سوچ ہی مین تھا کہ دیکھو خداوند کے ایک فرشتے نے اوسکو
خواب مین ظاہر ہوکے کہا اے یوسف ابن داؤد اپنی جورو مریم کو اپنے یہان لے آنے سے مت ڈر کیونکہ جو
اوسکے رحم مین ہے سو روح قدس سے ہے ۲۱۔ اور وہ بیٹا جنیگی اور تو اوسکا نام یسوع رکھیگا کیونکہ وہ اپنے
لوگون کو گناہون سے بچاویگا تو یوسف حسب درس ۲۴ باب اول متی کے اپنے گھر لے آیا اور اتفاق
راز کے لئے یہودیہ مین جلدی لیگیا جیسے درس ۲۴ سے گذر گیا پھر مریم تین ماہ رہکر اپنے گھر کو لوٹی ناصرہ
کو حسب درس ۵۶ باب اول لوقا کے پھر سے اور باب دوم لوقا مین ہے کہ اون دنون مین ایسا ہوا کہ قیصر
اگستس کی طرف سے حکم نکلا کہ ہر بستی کے لوگون کے نام لکھے جاوین ۲۔ اور یہ پہلے اسم نویسی تھی جو
سوریہ کے حاکم قرینیوس کے وقت مین ہوئی ۳۔ تب ہر ایک اپنے شہر کو نام لکھانے چلا ۴۔ اور یوسف بھی

جلیل کے شہر ناصرہ سے یہودیہ مین داؤد کے شہر کو جو بیت لحم کہلاتا ہی گیا اسلئے کہ وہ داؤد کے
گہرانے اور اولاد سے تہا کہ وہ اپنی منگیتر مریم کے ساتہ جو حاملہ تہی نام لکہا دے تو موقع نام لکہانے نہین
سرا مین جگہ نہ ملی اور درد زہ شروع ہوگیا فَاَجَاءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ج
پس لایا مریم کو درد زہ تنہ درخت خرما خشک کی طرف اور مسیح پیدا ہوی قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ
قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا شدت بہوک دپیاس سی کہا مریم نے ای کاش مین مرگی اور
ہوجاتی بہولی بہلای فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا
پس پکارا مسیح نے مریم کو نیچے مریم سے کہ غم مت کہا کیا ہی تیرے رب نے تیری قدم کے نیچے چہوٹا چشمہ
وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ز اور ہلا اپنی طرف تنہ درخت
خرما خشک کو وہ سر سبز ہو کر گرادی تیری اوپر تازہ خرما فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ج پس
کہا و پی اور سرد و تازہ کر آنکہہ میری ساتہ پس مریم نے مسیح کو حسب ورس ۷ باب دوم لوقا کی کپڑی مین
لپیٹ کر چرنی مین رکہا کیونکہ اونکو سرا مین جگہ نہ ملی اور خدا کا فرشتہ ورس ۸ کے گڈریون پر
ظاہر ہوا اور عجائبات مسیح کی انہون نے اوس سے سنی جیسے باب دوم لوقا مین ہی یہ سوا ہین اون مجوسیونکے
جنکا ذکر باب دوم متی مین ہی تو مسیح کے دیکہنے کو آئی اور مسیح نے پہلے سے فرمایا تہا تا کہ ملک کی گڈریونکو
تصدیق کامل ہو جو ارشاد ہی فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ
صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ج پس اگر تو دیکہی کسی بشر کو تو اشارہ کر جیسے آیندہ ظاہر ہوگا
کہ مین نے نذر کی ہی رحمٰن کے لئے بولنے کی امساک کی پس نہ کلام کرونگی مین آجکی روز کسی آدمی سے
فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ط پس لائی مریم مسیح کو اوٹہا کر اپنی قوم کے پاس قَالُوْا يٰمَرْيَمُ
لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۵ انہون نے کہا ای مریم تو لائی عجب شئے يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ
اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ج ای ہارون کی بہن کیون ہی یہ عجب تہا
تیرا باپ بدمرد اور نہ تہی تیری مان بری اور یہ محاورہ بہی ہو کہ اچہی عورت کو خواہر ہارون بنظر تقدس
کہتے کہ ہارون بڑی مقدس نبی تہے جنکی اولاد مین ہزارہا نبی ہوی پس نصاری نجران وغیرہ کا اعتراض

ہارون نبی و مریم میں صدہا سال کا فاصلہ ہے کیسے اخت ہارون قرآن میں آیا ہے نادرست ہے
فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۚ پس اشارہ کیا مریم نے مسیح کی طرف اور یحییٰ علیہ السلام کی نسبت شکم مادر میں
مسیح کی تعظیم کرنا اور نیز کلام کرنا ورس ۴۴ باب اول لوقا سے حالت پیدائش میں ثابت ہے
لیکن انکو تعجب ہوا قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ کہنے لگے کیسے ہم
کلام کریں اوس سے جو پالنے میں بچہ ہو قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۛ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ
مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَ
وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ کہا کہ میں خدا کا بندہ ہوں دیگا اللہ مجھکو کتاب اور کرے مجھکو
نبی اور کرے مجھکو مبارک جہاں میں ہوں اور وصیت کری مجھکو نماز و زکات کی جب تک میں
زندہ رہوں اور نیکوکار اپنی ماں کے ساتھ اور نکرے مجھکو جبار بدبخت وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْ
تُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝ اور سلام ہے میرے اوپر جسدن کہ جنا گیا اور جسدن کہ میں
مروں بار اول دفعہ دوم اور جسدن کہ اوٹھایا جاؤں بار اول دوبارہ ثانی زندہ اور ورس ۱۷ باب دوم
لوقا میں ہے کہ دیکھکر راعیوں نے اوس بات کو جو اوس لڑکے کے حق میں اونسے کہی گئی تھی پھیلایا
۱۸ اور سب سننے والوں نے اون باتوں سے جو گڈریوں نے انہیں کہیں تعجب کیا اونہیں سے یہ بات
بھی تھی جو قرآن میں مذکور ہوئی جسکو نصاریٰ و ملحدین انکار کرتے ہیں حالانکہ نصاریٰ یحییٰ کے
کلام کرنیکی نسبت بچپن میں حسب ورس مذکور کے اقرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مسیح کی ساری باتیں
انجیل میں مرقوم نہیں ہوئیں جیسے ورس ۲۵ باب ۲۱ یوحنا انجیل میں ہے اسکا اصل اسکے بعد وہ امور
واقع ہوئے جو انجیل میں مرقوم ہیں اور مسیح کے عبد اللہ ہونے پر گواہی خدا کا قول دوسرے
مقام پر ہے جیسے ورس اول فصل ۴۲ اور ورس دہم فصل ۴۳ وغیرہ یشعیا و ورس ۱۸ فصل ۱۲ متی کو
حواری تسلیم کرتے ہیں پھر واقعات ہوئے جو کتب انجیل میں مفصل ہیں ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ
قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝ اس صفت والا عیسیٰ بن مریم ہے وہ کلمہ خدا ہے جسمیں
یہود شک کرتے ہیں بعض ساحر و کذاب جانتے ہیں حالانکہ نبی اولو العزم ہیں جو مہد میں کلام کرنا

اور ہاکرہ بے شوہر کے بیٹا جننا خود کتاب یہود مین مسلم ہی جیسے فصل ۷ یشعیا مین اشارہ ہی
اور فصل نہم دانیال مین مسیح کے سنہ تک ستر ۶۹ ہفتے جسکے اندر باسٹھ ۶۲ و سات ۷ ہفتے کر کے تین فرقے ۷ ۲
لکھے ہین وہ سب مطابق ہوی وگر یہود کہین کہ اناجیل مین مسیح کو ابن اللہ کر کے لکھا ہی اور یہ صریح
تعلیم بخدای بیگانہ ہی جواب اسکا یہ ہی جو فرماتا ہی مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ
سُبْحٰنَهٗ ؕ نہین لائق ہی خدا کے لیئے کہ پکڑے وہ ولد پاکیزگی ہے اوسکو اتخاد ولد سے البتہ ابن
مراد مصطفے ہی وگر یہود کہین کہ پہر کیسے وہ پیدا بغیر از پدر ہوی ارشاد ہی اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا
يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ جب حکم کری اللہ کسی کام کا جزین خست فرماوی اوسکی بین کو کہ ہو
حسب امکان وہ اپنی استعداد کی مطابق ہوجاتا ہی اور ہم نہین کہتے کہ مسیح ولد خدا ہی کیونکہ عیسی نے
درس ۵ افصل ۵ اکتاب انجیل یوحنا کی مطابق کہا ہی جو ارشاد ہی وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ اور بدرستی اللہ میرا رب اور تمہارا رب ہی بس عبادت
کرو اوسکی یہی راہ درست ہی فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ پس اختلاف کیا نصاری کے
گروہون نے مقدمہ مسیح مین کہ بعض ابن اللہ کہنے لگے اسی طرح سے کہ اونکا وہ قول قابل تسلیم نہین
جیسے بعض نصاری نے بعد اوسکے مدینہ مین آنکر کہا کہ اگر مسیح ابن اللہ نہین تو پہر وہ کسکا بیٹا ہے
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ پس افسوس ہی اوس نصاری کے لئے
جنہون نے کفر کیا حضور روز بزرگ قیامت سے اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا کیا ہی اونکا
سنانے والا ہی اور کیا ہی اونکو دکہلانے والا ہی جسدن وہ آوین ہماری پاس لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ لیکن ظالم کافر نصاری آجکے روز ظاہر گمراہی مین مین وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ
اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور ڈرا اونکو روز حسرت
روز شکست سے جبکہ پورا کیا جاوی کار دین اور وہ سب غفلت مین ہون اور وہ ایمان نہ لاوین یعنی
زمان عمر فاروق رضی مین تناسخ یا زدہم ہرقلی تباہ ہو جیسے اکثر کتب مقدسہ مین بالخصوص فصل ۲ و ۷ و ۸
دانیال مین تناسخ یازدہم ہرقلی کی بربادی اہل اسلام خدا کی بادشاہت والون سے لکھی ہی بدان نظر

ع ۵

فرمایا ہمیرا انّا نحن نرث الارض ومن علیہا والینا یرجعون ٥ بدرستی ہم
وارث ہوں زمین مقدسہ اور اوسکے جو اوپر ہے بصورت اہل اسلام اور ہماری طرف رجوع
کیے جاویں وہ جو زمین مقدس پہ رہتے ہیں کہ اہل اسلام کی حکومت ہو پہر سند نزول کلام خدا کے
قصہ ابراہیم سے فرمایا ہے جو مسلمہ یہود ونصاری کو ہے کہ وہ نبی تہے کہ نبوت بغیر نزول کلام الہی کے
نہیں ہوتی واذکر فی الکتاب ابراہیم ٥ انہ کان صدیقا نبیا ٥ اور یاد کر
قرآن میں ابراہیم کو کہ وہ صدیق نبی تہا اور تارح نے حسب درس ۱۲ فصل ۱۱ تکوین کے اپنے
بیٹے ابراہیم اور اپنے پوتے لوط کو اور اپنی بیٹی ابراہیم کی بہو سرہ کو لیا اور اونکے ساتھ کسدیان کے
تنور سے روانہ ہوئے کہ حاران تک آئے اور وہاں رہے ۳۲۔ اور تارح کی عمر دو سو پانچ برس کی ہوئی
تب تارح حاران میں مرگیا انتہی یعنی حاران اپنے بیٹے کے ملک میں وہ بت پرست تہا تو قبل موت
باپ کے ابراہیم کو حکم ہوا کہ اپنے عشیرہ اقربین کو تعلیم توحید کر چنانچہ فرمایا ہے تو بحکم نزول کلام الہی وہ
کہا جو ارشاد ہے اذ قال لابیہ یابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی
عنک شیئا ٥ یاد کر جبکہ کہا اپنے باپ آزر یعنی تارح کو اے میرے باپ تو کیوں عبادت کرتا اوسکی جو
سنے اور نہ دیکھے اور نہ غنی کرے تجہے کچھ یابت انی قد جاءنی من العلم ما لم یاتک
فاتبعنی اہدک صراطا سویا ٥ اے میرے باپ تحقیق آیا مجکو علم سے وہ جو نہ آیا تجکو پس
پیروی کر میری راہ بتاؤں تجہے سیدہی راہ یابت لا تعبد الشیطن ان الشیطن کان
للرحمن عصیا ٥ اے میرے باپ تو نہ عبادت کر شیطان کی کہ شیطان رحمن کے لئے نافرمان
یابت انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطن ولیا ٥
اے میرے باپ بدرستی میں خوف کروں کہ لگے تجکو عذاب رحمن سے تو تو ہو شیطان کے لئے ولی اور اسکی
قرب میں استغفار آفتاب ومہتاب وغیرہ کی نسبت واقع ہوا قال اراغب انت عن الہتی
یا ابراہیم لئن لم تنتہ لارجمنک واہجرنی ملیا ٥ تارح آزر نے کہا
کیا تو روگرداں ہے میری معبودوں سے اے ابراہیم اگر تو نہ باز رہیگا البتہ سنگسار کروں تجکو اور چہوڑ مجکو

ایک زمانہ تو حسب فصل ۱۲ تکوین کے خدا نے ابراہیم کو کہا کہ تو اپنے ملک اور قرابتون کے
درمیان سے اور اپنے باپ کے گہر سے اوس ملک مین جو تجہے دکہلاؤن نکل جا قَالَ سَلٰمٌ
عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ۝ کہا سلام تیرے اوپر جلد
استغفار کرون تیرے لئے اپنے رب سے کہ وہ میرے ساتہہ مہربان ہے وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ
مِنْ دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَى أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا اور
جدا ہوتا ہون تمسے اور اونسے جو سوای خدا کے پکارتے ہو اور پکارونگا اپنے پروردگار کو قریب ہے کہ نہون
اپنے رب کی پکار کے ساتہ شقی تو خدا تعالی نے حسب درس ۲ فصل ۱۲ تکوین کے فرمایا کہ مین تجہے ایک
بڑی قوم بناؤنگا (یعنی بدولت اسماعیل جیسے درس ۲ فصل ۱۷ اور درس ۱۹ فصل ۱۸ تکوین سے
ظاہر ہے) اور تجہے مبارک اور تیرا نام بڑا کرونگا اس وقت میں مطابق قرآن مجید کی ابراہیم نے کہا اور
میری ذریت سے تو فرمایا کہ میرا عہد ظالمون کو نہ پہونچے یعنی رومیہ کو جسکی تفصیل درس ۳ فصل ۱۲ تکوین
مین ہے کہ تو ایک برکت ہوگا یعنی بدولت اسحاق کے جیسے درس ۴ فصل ۲۲ تکوین سے ظاہر ہے
۳۔ اور اونکو جو تجہے برکت دیتے ہیں (یعنی کیقباد والقرنین وغیرہ کو) برکت دونگا اور اوسکو جو تجہے لعنت
کرتا ہے (یعنی ظالم رومیہ) لعنتی کرونگا اور دنیا کی ساری گہرانے تجہ سے برکت پاوینگے یعنی اولاد اسماعیل سے
زمانہ اسلام مین جیسے درس ۱۸ فصل ۱۸ تکوین اور درس ۲۵ فصل ۳ اعمال سے ظاہر ہے کہ یہ
پیشین گوئی ان جانے مسیح و بار دگر یعنی آن نبی عظیم الشان سے تکمیل پاوینگی اسرائیل کے
بہائیون مین ہونا اونکی اولاد مین) اور ابراہیم حسب درس ۴ فصل ۱۲ تکوین کے روانہ ہوا جبکہ ۷۵
سال کا تہا الی آخر درس اول فصل ۱۷ تکوین پہر حسب درس ۱ دوم فصل ۲۱ تکوین کے اسحاق پیدا ہوکر
اور اسحاق کے حسب درس ۲۲ فصل ۲۵ تکوین کے عیسو و یعقوب ہوئے جنکے ذکر مین بہت سے قصص
مثل ولادت اسماعیل وغیرہ واقع ہوئے مگر چونکہ کلام زیادہ تر یہود کے ساتہ ہے ارشاد ہے فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ
وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۝ وَكُلًّا
جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ پس جب جدا ہوا ابراہیم اونسے اور اوس سے جو وہ پوجتے خدا کے سوا بخشا ہمنے

اور اسکو اسحاق و یعقوب اور ہر ایک کو نبی کیا ہی ووھبنا لھم من رحمتنا وجعلنا
لھم لسان صدق علیا ○ اور بخشا ہمنے انکو اپنی رحمت سے یعنی کلام اور پیغمبری اور
کی ہمنے اونکے لئے سچی زبان بلند پہر سبب نزول کلام خدا پر قصہ موسی فرماتا ہی واذکر فی الکتاب
موسی انہ کان مخلصا وکان رسولا نبیا ○ اور یاد کر قرآن میں موسی کا کہ
خالص کیا گیا تہا بنی اسرائیل کے خلاص کے لئے اور تہا رسول نبی ونادیناہ من جانب الطور
الایمن وقربناہ نجیا ○ اور پکارا اوسکو ہمنے داہنی جانب طور حوریب سی اور قریب
کیا اوسکو گفتگو کے لئے بطور تمثیل کے ووھبنا لہ من رحمتنا اخاہ ھرون نبیا ○ اور
بخشا ہمنے موسی کی مدد کیلئے اوسکے بہائی ہارون کو نبی کر کے واذکر فی الکتاب اسمعیل
انہ کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا ○ وکان یامر اھلہ بالصلوۃ
والزکوۃ وکان عند ربہ مرضیا ○ اور یاد کر قرآن میں اسمعیل بن ابراہیم کا کہ
تہا وہ وعدہ کا سچا اور تہا رسول نبی اور حکم کرتا اپنی آل کو نماز و زکات کی نسبت اور تہا اپنے رب کے
نزدیک پسندیدہ جیسے ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کا حکم مفصل توریت میں ہی واذکر فی الکتاب
ادریس انہ کان صدیقا نبیا ○ ورفعنہ مکانا علیا ○ اور یاد کر کتاب قرآن میں
ادریس کو کہ وہ صدیق نبی تہا اور اوٹہا لیا اوسکو بلند مکان میں اولئک الذین انعم اللہ
علیھم من النبیین من ذریۃ آدم وممن حملنا مع نوح ومن ذریۃ
ابراھیم واسرائیل وممن ھدینا واجتبینا اذا تتلی علیھم
آیت الرحمن خروا سجدا وبکیا ○ یہ وہ لوگ نبی ہیں جنپر اللہ نے احسان کیا
نبوت کے ساتہ اور اولاد آدم سے ہیں جیسے ادریس اور نسل اون لوگوں سے ہیں جنکو ہمنے اوٹہایا
نوح کے ساتہ یعنی سام و حام و یافث کے جیسے ابراہیم اور اولاد ابراہیم سے ہیں جیسے اسحاق و
یعقوب و اسمعیل اور اسرائیل سے ہیں جیسے موسی و زکریا و مریم و مسیح اور اون لوگوں سے
جنکو ہمنے ہدایت کی و برگزیدہ کیا جب پڑہی جاویں انپر آیات رحمن گریں سجدہ میں پکارتی ہوئی سب

یہ بشر تھے جبکہ خدا کا کلام نازل ہوا جس سے ثبوت اونکی اسلام و نبوت ہے پس وہ قوم یہود جو کہتی ہیں کہ
نہیں نازل کی اللہ نے بشر پر کچھ جیسے سورۂ انعام میں ہے محض اونکا قول بیہودہ ہے چنانچہ فرماتا ہے
فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ
غَيًّا پس پیدا ہوئے پیچھے اونکے اولاد جنہوں نے ضائع کی نماز کہ عبارت یہاں پر نماز سے ہے اور پیروی
کی خواہشات کی تو اونکا کیا نزول کلام خدا کو بشر پر پس جلد پڑیں ہلاکت میں حسب فعل [illegible] وغیرہ کے
إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا
يُظْلَمُونَ شَيْئًا مگر وہ جو توبہ کرے اور ایمان لاوے اور کام کرے نیک تو وہ داخل ہونگے
جنت عدن میں اور نہ کم کئے جاوینگے کچھ اپنے اجر سے جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ
عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا وہ جنات عدن جنکا وعدہ کیا رحمن نے
اپنے بندوں کو غیب کے ساتھ کہ ہے اوسکا وعدہ آنیوالا لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا
نہ سنیں اوسمیں لغو مگر سلام خدا کی طرف سے یا باہم گریا فرشتوں کی طرف سے وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ
فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا اور اونکے لئے اوسکا رزق ہوا اوسمیں صبح و شام کا جو دنیا میں عزیز رکھتے ہیں
یا مراد ہر وقت سے ہے نہ آنکہ جنت میں صبح و شام ہو تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا
مَنْ كَانَ تَقِيًّا یہ جنت وہ ہے کہ ہم وارث کریں اپنے بندوں میں سے اوسکو جو متقی ہے اور کفار نے
کہا کہ اگر اللہ کے حکم سے قرآن کا نزول ہوتا جسمیں احکام مذکور ہیں تو جواب سوال روح وغیرہ میں
اپنے پیغمبر کو کیوں بھولتا تو بہ ہدایت خدا جبرئیل کہتے ہیں وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ج
اور نہ ہم اترین مگر تیرے رب کے حکم سے لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ
وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا خدا کے لئے وہ ہے جو ہمارے روبرو ہے حال میں اور وہ جو آئندہ کو ہے قیامت میں
اور وہ جو مابین دونوں کے ہے اور نہیں ہے تیرا رب بھولنے والا یعنی تجکو اور خلف تجھ آنیوالی کی نسبت معلوم ہے
رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ
لَهُ سَمِيًّا پروردگار آسمانوں کا ہے اور زمین کا اور جو اونکے درمیان ہے پس عبادت کر اوسکی اور ثابت رہ کر

اوسکی عبادت کے لئے پایا جاوے تو اوسکے لئے مثل یعنی ہرگز نہین بس عبادت اوسکی ہی لائق ہے
یہ تاویل اس آیت کی بنظر ترتیب قرآنی ہے گو شان نزول اوسکی مطابق ارشاد ابن عباسؓ کے
یہ ہے کہ ایک روز جبرئیلؑ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ درنگ آنیکی دریافت کی تو جبرئیلؑ نے
یعنی بحکم حق یہ فرمایا کہ ہم نہ اُترین مگر تیرے رب کے حکم سے الخ اور وجہ درنگ حکم الٰہی کی یہ تہی جیسے
ضحاک کا مرفوع قول ہے کہ اصحاب کہف و ذو القرنین کے سوال کے جواب مین حضور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے انشاء اللہ نکہا تہا اور کہا کہ کل اسکا جواب دونگا اور جملہ کلام جبرئیل سے قیامت
آنی دریافت ہوئی جو کہا خدا اسکے لئے ہے وہ جو ہمارے خلفت مین ہے اور ابی بن خلف جمحی اوسکا
منکر تہا تو ارشاد اسکی نسبت فرماتا ہے وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ
حَيًّا ۝ اور کہی انسان کافر کیا جب مین مرون البتہ اُٹہون زندہ ہوکر قبر سے قیامت مین اور جواب سے
ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکا مقولہ تہا کہ جب انسان پراگندہ بعد از مرگ ہو جاوین تو کیسے پیدا وہ از سرنو
ہوسکتے ہین اور جب مرکر کچہ تمیز نرہے مومن و کافرین کو حساب کتاب کی لئے کیسے ہم جمع کرینگے تو ہم مین
ہون سگر یعنی مراد یہ اور کیسے اونہین سے کافر سرکش جدی کیے جاوین تو اول رفع استبعاد کرتا ہے أَوَلَا
يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ۝ آیا نہ فکر کرے انسان کافر کہ
ہمنے اوسکو پیدا کیا پہلے اور نہ تہا وہ کچہ پہر جواب ارشاد کرتا ہے فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ
ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ تو قسم ہے تیرے پروردگار کی البتہ تمام انسانون کو اور
شیاطین کو جنکے بہکاوے سے کافر انکار قیامت کرتے ہین ہم حشر کرین پہر اونکو حاضر کرین جہنم کے
گرد سب کو کہڑے ہوے گہٹنو پر گو بعد از حشر اہل ایمان پاؤن پر کہڑے نرہین بلکہ ناتوان ہو جاوینگے
اونکے زمین کی جانب یا قوت سے ہون اگر قصد کرین تو اوپر سر کرین وگر قصد کرین اُٹہنیکا تو اُٹہین
ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ۝ پہر نکالین ہم
ہر گروہ سے جو امت ہے اوسکو جو اونکا سخت ہے رحمن پر سرکشی مین یعنی کافر کرکے ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ
هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ۝ پہر ہم البتہ دانا ہین اون لوگونکو ساتہ جو اوسکو داخل ہونیکی لائق ہین

لیکن اس سے ظاہر ہوا کہ ہر انسان مومن و کافر گرد جہنم حاضر کیا جاوے تو ارشاد ہی وَاِن مِّنكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ج كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ؕ اور نہیں کوئی تم مین مگر جو داخل جہنم پر وارد ہونیوالا ہے اور یہہ تیرے رب پر ضروری حکم کیا گیا اور ہر ورود مستلزم دخول کو نہیں جیسے آیت وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ سے ظاہر ہے اور آیت اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا سے دخول کفار ہی مخصوص ہے اور مومنین کے لئے آیت لَا يَصْلٰهَا اِلَّا الْاَشْقَى الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلّٰى کا ارشاد ہے اور نیکوکارون کے لئے آیت لَا يَخَافُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا گو سورہ انبیا مین کفار کے لئے آیت اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ مین دخول ہی مراد اس سے اہل بیات والونکی نسبت بظاہر دال ہے کہ وہ داخل نہون اور قیامت مین صراط و صورت ترتیب ہی جو جہنم پر رکھا ہوا ہے پس اوس سے گذرنا سب کو لازم پس دوزخ پر ورود سب کو ہونا بعید نہیں کہ بعض حسب حدیث برق خاطف کی طرح اوتر جاوینگے و بعض مثل ہوا و بعض مثل شتر سوار و بعض پیدل کی چال سے اپنے اعمال کی موافق پار سے اوتر جاوینگے تو جیسے ورود دخول جہنم کے بعد کفار دوزخ مین حسب آیت اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا کے داخل ہونگے اہل اسلام کو نجات ہوگی دخول ہی بروز قیامت رہا دنیا او نکے لئے سجن ہے اور قبر مین بھی سجن ہے جو یاد یہ کرے مسیح کی نسبت انجیل مین ہے یہ دوسری بات ہے تو ارشاد فرماتا ہے ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ؕ پھر نجات دین دخول سے اون لوگون کو جو تقوی کرین شرک سے اور چھوڑ دین ہم مشرک ظالمون کو دوزخ مین سب کو خواہ بت پرست ہون یا سورج پرست و ماہتاب پرست وغیرہ مثل منکرین نبوت اور اہل اسلام اگرچہ حکم ورود مین شامل ہون پر وہ داخل نہون اور گنہگار ونکا ایمان ظلم و شکستی کا جبر کرکے اور سات ہزار سال سے کم مین وہ جہنم کے درد سے بسبب شفاعت نکالے جاوینگے جسمین آگ کا تخفف کلالیب کی مثال سے اہل اسلام کے گنہگارون کو ہے اور جہان حدیث مین دخول اہل توحید کی نسبت آیا ہے مراد اوس سے وہ موحدین ہین جنہون نے نبوت قبول نہین کی جیسے مرفوعًا جابر سے مروی ہے کہ عذاب دیئے جاوینگے توحید والے آگ مین یہانتک کہ کوئلہ ہو جاوینگے پھر اونکو رحمت حق یاد کرے

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ

خَیْرٌ مَّقَامًا وَّ اَحْسَنُ نَدِیًّا ۵ اور جب پڑہی جاوین ظالمان کفار مکہ پر ہماری آیات
واضحہ فتوحات و قیامت پر کہتین وہ جنہوں نے کفر کیا اون غریب مسلمانونکے لئے جو ایمان لائے
کون دو فریق کا بہتر ہے اس وقت بلحاظ مقام مین اور بہتر ہی مجلس مین تو صورت آئی قیامت
مین بہی ہم بہتر ہونگے جواب فرماتا ہے وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ
اَثَاثًا وَّ رِءْيًا ۵ اور بہت سی اونکے پہلے قرن کو ہمنے ہلاک کیا کہ وہ نیک تہی سامان دولت مین
اور اونکو مالداری اسکی موجب نہین کہ وہ دنیا مین قائم رہے اور آخرت مین بہی مالداری ہوت
قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰى اِذَا رَاَوْا مَا يُوعَدُونَ
اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ
جُنْدًا ۵ فرما اوسکو جو گمراہی مین ہے کہ چاہئے مہلت دیوے اوسکو رحمن ایک مہلت تا آنکہ جب
دیکہین وہ جو وعدہ کئے گئے ہین یا عذاب بدر وغیرہ یا قیامت پس جلد جانینگے وہ کون بدتر مرتبہ کر
اور کم لشکر وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ
عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۵ اور زیادہ کرے اون لوگوں کو جو ہدایت پاوین
اور اونکے اعمال صالحہ جو باقی رہین اچھا ملین کے ساتھ بہتر ہین تیرے رب کے پاس ثواب مین اور
بہتر ہین مرجع مین اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۵
آیا پس تو نے دیکہے مثل عاص بن وائل کے جنہوں نے کفر کیا ہماری آیات پر اور خباب کو کہا جبکہ
انہوں نے اپنی مزدوری طلب کی کہ مین اوسوقت دون جبکہ تو محمد صلعم کا انکار کرے تو خباب نے
کہا آگاہ ہو خدا کی قسم یہانتک کہ تو مرکے پہر تو اوٹہایا جاوے عاص نے کہا آیا مین مرنے والا ہوں
پہر اوٹہایا جاونگا خباب نے کہا ہان ابن وائل نے کہا کہ دیا جاونگا وہان مال اور اولاد
پس تیرا قرض وہان ادا کردونگا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۵
كَلَّا ؕ آیا مطلع ہوا غیب پر کہ اوسکو لئے بعد از مرگ مال ملیگا یا لیا اوسنے خدا کے پاس کوئی
عہد اس بات کو پر نہین نہین سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۵

وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ۝ حفاظت کرین گے اوسکے قول کی اور زیادہ کرینگے
اوسکو لئے عذاب سے زیادہ دنیا مین جیسے آیت انا کفیناک المستهزئین سے ظاہر ہے
اور وارث ہون گے ہم اوس مال و ولد کے جسکی نسبت کہہ رہا ہے کہ قیامت مین مجکو ملیگا اور
آویگا ہمارے پاس تنہا نہ مال ہوگا نہ ولد اوسکے پاس جو گروہ بتون کو اپنا شفیع سمجھے تو ارشاد ہے
وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا سَيَكْفُرُونَ
بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝ اور پکڑے انہون نے سواے خدا کے
چند معبود تاکہ ہو اونکے لیے عزت نہین نہین عزت اونکے لیے ہو جلد کافر انکار کرین قیامت مین
اونکی عبادت کے ساتھ اور ہون اونکے مخالف أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ
تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ۝ کیا تو نے نہ دیکھا کہ ہم نے بھیجے ہین شیطان کافرون پر کہ حرکت عظیم دیتے ہین اونکو
مخالفت مین فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝ پس نہ شتابی کر اونکی ہلاکت پر
جز این نیست شمار کرتے ہین ہم اونکے عذاب پر میعاد ایک سال بعد از ہجرت يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ
إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ۝ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ
إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۝ جس روز کہ حشر کرین ہم متقیون کو اوس رحمن کی
طرف مہمان اور چلاوین گنہگارون کو جہنم کی طرف نہ مالک ہونگے اونکی شفاعت کے
لیکن وہ جسنے پکڑا رحمن کے پاس عہد شفاعت انبیا و اولیا وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۝
اور کہا کفار مکہ نے بالخصوص یہی مرج سے کہ پکڑا رحمن نے ولد یعنی ملائکہ کو بیٹیان کہ وہ شفاعت
کرین جواب فرما لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ۝ البتہ تم لائے شے بھاری تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ
مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ۝
وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۝ قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑین اس قول سے
اور پھٹے زمین اور جھکین پہاڑ گرتے ہوے اس سے کہ پکارین رحمن کیلئے ولد اور نہین سزاوار رحمن
کے کہ پکڑے ولد إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا ۝

وقف لازم

مفصل زیادہ اور عرش سے مراد عرش روح ہی جو مثال کے عالم مین دریافت ہوا اور یہ سورت
اوائل اسلام مین نازل ہوئی ہے جبکہ عمر فاروقؓ ایمان نہ لائے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
حرص ہدایت زیادہ تھی تو اس بہت سی سخت محنت گوارا فرماتے حالانکہ بہت سے واقعات پیش
آنے تھے کہ اسلام والونکی کثرت اور واقعات کے پیش آنے پر موقوف تھی اور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو فصل ۸ اسفر مشی مین مثل موسیٰ فرمایا گیا ہی تو اس وجہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
دل قرار پکڑے قصہ موسیٰ جو زمان نبوت سے اونکے واقع ہوا سنایا جانا مناسب ہوا تو اول مین محنت
سخت کی اوٹھا لیسے ممانعت فرمائی جاتی ہے کہ یہ ایک روز کا کام نہیں بلکہ ایک مدت درکار ہے
اور اس سورت کی آخر مین پیشینگوئی فتوحات اسلامیہ ہے مگر مصحف اول کی مطابق کہ بعد ایک سال
ہجرت کے ہونگی اور پہلی سورت کے آخر مین حکم ہے کہ ہمنے آسان کیا ہے قرآن کو تیری زبان پر تاکہ تو اہل تقویٰ
کو بشارت دے اور قوم شریر کو امور آئندہ سے ڈرا دے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حرص ہدایت زیادہ
ہوئی اور مشقت زیادہ رکھی اور طاہر حریص کو کہتے ہین اور ہدایت سے ماخوذ ہی اس بنا پر بعد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ کے بطور براعت فرمایا طٰهٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ

لِتَشْقٰۤى ۝ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ اے مرد حریص ہدایت ہمنے قرآن اسلئے تیرے اوپر نازل
نہین کیا کہ تو تکلیف بیجا کرے اور انکو تعلیم کرے مگر یاد داشت ہے اوسکے لئے کہ خشیت کرے حیاست ہے
اور تو سن حق تعالیٰ نے الا تذکرۃ لمن یخشیٰ اس بات کو جتاتا ہے کہ دوسروں کی ہدایت مین حضور
صلے اللہ علیہ وسلم نے تعب کھینچے تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ بلحاظ
یاد داشت حسب فصل ۸ اسفر مشی کے نازل کیا گیا ہی یہ قرآن پارہ پارہ نزول کرکے اوس ذات حق سے
جسنے پیدا کیا زمین اور بلند آسمان جیسے درس اول فصل اول تکوین مین ہے کہ خدا نے پہلے آسمان بنائے
اور زمین بنائی یعنی عالم ارواح لہذا زمین عالم مثال اور عالم زمین یعنی عالم مثال جو زمین عالم
شہادت ہی ویران تھی ظہور شہادت کی روشنی ہو اور نفس سنسان تھی کہ بغیر روح حق کے ظہور مین
نہ آسکتے تھے تاکہ فصل اول تکوین کے حصہ تیرہ زمانہ مین آدم اول تک پیدا کیا اور حسب نصیحت

ایک کم لکہہ دورہ آدمون کے ہوی جنکے زمانہ کی مقدار خدا تعالی کو ہی معلوم ہی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ۝ پہر رحمٰن کا دیر پورا ہوا کہ پہلے آدمون کو قبل عصر روز ہفتم تباہ کیا جیسے فائدہ چہل وسوم مقدمہ اول مین گذر گیا اور پہر حسب فصل دوم تکوین کے سبت کو مقدس کیا جسمین اشارہ وجود ختم المرسلین کی ساتوین ہزار وجود ان آدم صفی اللہ سی ہوا اس پر اشارہ ہے وہ جو ارشاد ہی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ خدا کے لئے ہی وہ جو آسمانون مین ہی اور وہ جو زمینون مین ہی اور وہ جو اونکے درمیان مین ہی اور وہ جو زمین نمناک کے نیچے ہی کہ آگ سی بہری ہوی ہی جیسے حکماء جدید کا قول ہی وہی اہل شرع دوزخ کو زمین کے اندر کہتے ہین جیسے اوس حدیث سی ظاہر ہے جسمین ایک منافق کے مرنیکے وقت مدینہ مین زلزلہ دریافت ہوا جسکے سبب دریافت سی انحضرت ارشاد ہوا کہ ایک منافق کے دوزخ مین جانے سے جو مدینہ مین مرا ہی یہ زلزلہ پیدا ہوا ہی کہ اوسکی روح کو جذب سی یہ حرکت ہوی ہی چنانچہ مدینہ مین جبکہ تشریف لیگئے حضرات صحابہ کو اوسکا مرنا اسیوقت دریافت ہوا اور تحقیق نون وثور کی زیر آیت ن سورہ ن مین ہم لکہین گے وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝ دگر تو چلا وی تعلیم قول توحید مین کسی انکار کے لئے تو اللہ جانتا ہے اونکے سر کو کہ عبارت عین ثابتہ سی ہی اور جانتا ہی اونکے اخفی کو جو اونکی قابلیت اسم رحمٰن کا اثر ہے ہر پس جسکی عین مین قابلیت اسم رحمٰنی سی اثر عبودیت نہین چلانا ہر گز مفید نہو دیکہو اس مقام پر بروایت عبد اللہ بن عمر کہ حضور صلعم مٹہی باندہے تشریف لائے اور دونو ہاتون مین فرمایا کہ دو کتابین ہین رب العالمین کی جنمین قبل از تصویر اندر رحم وپشت آدم سی پہلے ہر بندہ کا حال واوسکی قبیلہ کے نام لکہے ہوئے ہین اس مقام سی علم ربکیا کی اصل ہی پر ہمکو تصریح سی اوس ربکیا کا حال دریافت نہین یہ دوسری بات ہی کہ ہمارا مین جو اصلی جز ہی وہ استعداد سارے کا تہی اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى اللہ ہستی مطلق ہے کہ غیر کوئی معبود نہین اوسکے لئے اسماء حسنی ہین پس مقیدات کی پرستش بے سود ہی تو جسمین اثر اسم مضل ہی اثر پذیر اوسپر تعلیم بلند آواز سی نہین ہو سکتے چنانچہ اس ہمارے مطالب گذشتہ پر کہ قرآن تذکرہ ہے

اور پارہ پارہ نازل ہوا ہے اور جلانا کچھ مفید نہیں قصہ موسیٰ سناتا ہے جسمین قول نہین کہنے کا موسیٰ کو
ارشاد ہے تاکہ فرعون کو خشیہ ہو مگر فرعون کے دل کو سبب اوسکے امکان کے اللہ نے سخت کردیا تہا
کہ باوجود بڑے بڑے معجزات کے وہ ایمان نہ لایا اور اس قصہ موسیٰ کے قصہ سے ظاہر ہے کہ اثبات حق سبحانہ کے
سوا دوسرا معبود نہین اور خدا کے لئے ہے کل وہ زمین و آسمان مین ہے جلدی خبد کچھ مفید نہین
وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ اور کیا آئی تیرے پاس حضرت موسیٰ کی جب فصل ۲ و ۳
خروج کے جبکہ موسیٰ کے جیرسوم نام بیٹا مقام مدین مین ہوا اور فرعون مسمی فیتاخس جو قبل از ہجرت
موسیٰ سے نہا مرگیا تو بنی اسرائیل پر دوسرے فرعون مسمی ساسرس کے زمانہ مین مشقت زیادہ ہوئی
تو موسیٰ نے ہفتیان کیا تو موسیٰ کا اتفاق حوریب پہاڑ پر ہوا تو خدا کا فرشتہ یعنی روح اعظم
سبز درخت بعنا پر شعلہ آتش مین متمثل ہوا موسیٰ نے دیکہا کہ درخت مین آگ روشن ہے اور پردہ سبز ہے
اور جلتا نہین جیسے ارشاد ہے إِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي
آتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝ پس کہا اپنے اہل کے لئے جو موسیٰ کے
ساتہ تہی تم یہان ٹہرو مین نے معلوم کی ہے آگ امید کہ لاؤن اوسمین سے ایک پارہ روشنی کے لئے
یا پاؤن آگ پر ہدایت راہ کی اور یہ منافی اسکی نہین جو درس ۳ فصل ۳ خروج مین ہے کہ جب
موسیٰ نے کہا کہ مین دیکہون کہ یہ درخت آگ سے کیون نہین جلتا فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يَا مُوسَىٰ ۝
إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۖ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ پس جب آیا موسیٰ
شجرہ کے پاس ندا کی گئی کہ اے موسیٰ بدرستی مین تیرا رب ہون تو نکال اپنی نعلین کہ تو جنگل پاک مسمی
طوی مین ہے اور نعلین موسیٰ مردہ گدہے کی جلد سے بغیر دباغت کی تہین جیسے ابن مسعود سے
مرفوع کہا لیکن مستفید ہوتا اس آیت کے ظاہر معنی پر رکہکر مسجد مین جوتا لیجانا مکروہ سمجہے مین اور نا جیہ
ایسا حدیث دوسری حدیث مرفوع سے جو مروی ہے کہ یہود کے خلاف کرو کہ وہ مسجد مین جوتا نہین
لیجاتے تم لیجاؤ مسجد مین لیجانا جائز سمجہتے ہین اور حق نے موسیٰ کو کہا کہ مین تیرے باپ کا اللہ
ابراہیم کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہون اور موسیٰ نے منہ ڈہپایا درس ۲ فصل ۳

خروج کے خوف سے اپنا منہ ڈہکا کر دیکھنے سے اوسکی طرف ڈرتا تہا جو موسیٰ اشعری نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ خداوند کے لئے حجاب آتش ہے اگر اوسکو اوٹہاوے تو جلیّ اوسکے وہ محادق جو اوسکے روبرو ہے جہانتک پہونچے اوسکی نظر الحدیث یہ در صورت تجلیات صوری ہے اس مقام سے آتش پرست آگ پوجنے لگے اور درس ۸ فصل مذکور سے ارشاد حق ہوا کہ مین نے بنی اسرائیل کی فریاد سنی اونکو اوس زمین کنعان وغیرہ مین لاؤنگا جہان دودہ و شہد کی ندیان جاری ہین یعنی دودہ و شہد وہان بکثرت ہے جسکا مین نے وعدہ کیا ہے تو مصر مین جا اور فرعون سے کہہ تاکہ تیری قوم کو خلاص کرے تو موسیٰ نے کہا کہ مین کون ہون جو جاؤن اور مصر سے قوم کو نکالون تو ارشاد ہوا وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحٰى ۝ اور مین نے تجکو پسند کیا تو سن جو وحی کیجاوے جیسے درس ۱۲ فصل مذکور مین ہے کہ خدا بولا کہ یقینًا مین تیرے ساتہ ہونگا اور اسکا کہ مین نے تجہے بہیجا ہے یہ نشان ہے کہ جب تو قوم کو مصر سے نکالے تو یہ پہاڑ عبادت گاہ ہوگا تو موسیٰ نے حسب درس ۱۳ فصل مذکور کہا کہ اگر وہ مجہسے دریافت کرین کہ جسنے تجہے بہیجا ہے اوسکا کیا نام ہے تو کیا بتاؤن تو حق نے بنظر محبوبیت اپنی کے وجود مطلق مین کہا اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝ بدرستی مین ہی خدا ہون کہ نہین ہے کوئی الہ میرے غیر تو تو خاص میری ہی عبادت کر اور ہر بار کہ نماز میری یاد داشت کیلیے اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی نماز فراموش کرے تو پڑہے جب اوسے یاد آوے نہین ہے نماز کا کفارہ مگر یہ اور اس آیت کا ترجمہ درس ۱۴ فصل مذکور مین ہے کہ مین وہ ہون جو ہستہ ہے اور بنی اسرائیل سے کہیو کہ اہیہ یعنی بلین ۱ اوسنے مجکو تمہاری طرف بہیجا ہے اور خدا نے پہر موسیٰ سے کہا کہ بنی اسرائیل سے کہیو کہ خداوند تمہارے باپ ابراہیم و اسحاق و یعقوب کی خدا نے تمہارے پاس مجکو بہیجا ہے میرا یہی نام ہے اور یہی میرا ہمیشہ میرا یہی نام ہے کہ ساری نسلون سے مراد اسماعیل اہل اسلام مین جیسے درس ۲ فصل ۲۰ و درس ۸ فصل ۱۸ تکوین و درس ۲۵ فصل ۲۳ کتاب خروج اسپر گواہ ہے اور یہ شبہ اسلام مین لا الہ الا اللہ ولا الہ الا انا کی جیسی تاکید ہے کسی کے ان نہین اور اسی تحقیق

انابت کے لئے ایاک نعبد و ایاک نستعین سورۂ فاتحہ میں ہی جو نماز میں واجبات سے ہے
اور فصل ۲۰ خروج میں فاعبدنی و اقم الصلوٰۃ لذکری کا ذکر نہیں اس سے ظاہر ہے کہ
یہ جملہ معترضہ اسلام والوں کے لئے قرآن شریف میں ہے گویا تفسیر ہے درس ۱۵ فصل ۳ خروج کی جسمیں
مذکور ہے کہ ساری قوموں میں میرا یہی نام ہے اور درس ۱۶ فصل ۳ مذکور میں اللہ نے فرمایا کہ جا یعنی اے
موسی اور اسرائیلیوں کے بزرگوں کو ایک جگہ جمع کر اور انہیں کہہ کہ خداوند تمہارے باپ کا خدا ابراہیم اور
اسحاق و یعقوب کا خدا یون فرماتا ہوا دکھلائی دیا کہ میں نے یقیناً تمہاری خبرداری کی اسمیں قیامت کا
ذکر آگیا کیونکہ فصل ۲۲ متی و ۱۲ مرقس و ۲۰ لوقا میں ہے کہ صدوقیوں نے جو قیامت کے منکر تھے مسیح کو کہا کہ
اگر قیامت ہوگی تو جس عورت نے سات نکاح کئے ہونگے وہ کسکو ملیگی تو مسیح نے جواب دیا کہ تم نوشتوں کو
نہیں دیکھتے کہ قیامت میں آدمی مثل ملائک ہونگے مطلب اسکا مخالف زوجنا ھم بحور عین آیت
قرآنی کو نہیں کہ خدا کی طرف سے نکاح ہوگا نہ مردوں کو بیاہ شادی کی حاجت ہوگی کہ بیاہ رفع نزاع کیواسطے ہے
اور وہان پر نزاع سے پاک مثل ملائک ہونگے یعنی جسکو خدا چاہیگا اوسکو ملیگی اسکی تحقیق ارشاد نہم باب اول
مقدمۂ چہارم میں گذر گئی دیکھنی چاہئے اور قیامت کی بابت مسیح نے فرمایا کہ مردوں کے جی اوٹھنے کی بابت خدا نے
جو تمہیں فرمایا وہ تمنے نہیں پڑھا کہ میں ابراہیم کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں خدا مردوں کا
نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے مخفی نرہے کہ ایک لوگ ملحدین منکرین جزای اعمال کے بعد موت کے ہیں جو
نیست محض ہو جانیکے بعد موت کے قائل ہیں دوسرے ہیں معتقدین جزای اعمال کہ وہ دو قسم کی ہیں ایک
تناسخ کے قائل ہیں جسمیں ناموں کی تبدیل حسب تبدیل اجسام ہو جانی چاہئے دوسری قیامت کے
اعتقاد والے اور قوم مذکور صدوقی ملحدین سے تھے تو اونکی نسبت ارشاد ہوا کہ خدا مردونکا نہیں یعنی جو نیست
محض ہو جاوین تو جزا ضروری ہے تو جیسے عقلا کی جزا روحی ہوتی ہے ویسی جسمانی جزا الابدی ہے گو دوبارہ انکا
جسم حیوانات یا نبات ہوگا اور جنتم اوسکی نزدیک ... جو کتاب موسی کا قائل ہے ہوتا نہیں وہ تمام ہوگا
تو ضرور ہوا کہ قیامت میں متحد ہونگے جیسے آیت وحرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون
حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون امتناع تناسخ کی دلیل ہے

حیسیر تحتی کیا گیا ہی اوسکی واقع ہونیکو عقل حرذی کیسا بعید سمجھتے تہی اور یاجوج و ماجوج تو آ گئے پس
تناسخ بہی باطل ہوا دوسری آیت واذ اخذ ربک من بنی آدم الآیت سے ظاہر ہی کہ ہم
پشت آدم میں سب زندہ تہی جیسے حال میں ایک انچہ بہی ہیں ہزار وان حصہ آدمی زندہ ہوتا در یافت
ہوا ہی بنا بر ان ارشاد ہوا اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اور تحقیق قیامت آنیوالی ہی و بطور جملہ معترضہ
کے جیسے وعظ کا دستور ہی اہل اسلام کی نسبت جسکے وقت کی تعیین کفار مکہ طلب کرتے ہیں فرماتا ہی
اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ۝ اور قرأت ابی بن کعب میں کاد اخفیہا
من نفسی اور عبد اللہ بن مسعود کی قرأت میں اکاد اخفیہا من نفسی ہی اور متعارف
قرآنوں میں من نفسی کا ذکر نہیں ترجمہ قریب ہوں یا قریب ہی کہ چہپاؤں اوسکی تعیین کو اپنی
جان سے تاکہ جزا دیا جاوے ہر نفس اوس اعمال کے ساتھ جو اوسنے سعی کی ہی فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا
مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝ پس نہ روکے تجہکو بیان قیامت سے وہ شخص
جو ایمان نہ لاوے اور پیروی کرے اپنی خواہش کی پس ہو تو ہلاک اور فی الحقیقت مطابقت انجیل کے
فصل سوم خروج میں قیامت کی بابت ابتک وہی الفاظ ہیں جو انجیل میں ہیں اور قرآن مجید میں جو
جو واقع ہوا اوسکی تفصیل فرمائی گئی ہے کہ متمم مکارم اخلاق ہی الحاصل درس ۱۶ فصل مذکور میں
بعد بیان قیامت کی بنی اسرائیل کی نسبت اللہ تعالی نے موسی سے کہا کہ تو اونسے کہہ کہ جو کچہ تمہیں مصر میں
ہوا خدا نے دیکہا ۱۷- اور میں نے کہا ہی کہ میں تمہیں مصریوں کی تکلیفوں سے کنعانیوں و حتیوں و اموریوں
و فرزیوں و حویوں کی زمین میں جہاں دودہ و شہد بہتا ہی نکال لاؤنگا ۱۸- اور وہ تیری آواز
سنیں گے اور بلکہ تو اسرائیلیوں کے بزرگ مصر کے بادشاہ پاس آیو اور اوس سے کہیو کہ خداوند عبرانیوں کے
خدا نے ہم سے ملاقات کی اور اوس سے کہیو اور اب ہم تیری منت کرتے ہیں ہمکو تین دن کی راہ بیابان میں جانے دے
تاکہ ہم اپنے خداوند خدا کے لئے قربانی کریں ۱۹- اور میں یقینا جانتا ہوں کہ مصر کا بادشاہ تمکو یوں جانے نہ دیگا
بلکہ بڑے زور سے ۲۰- اور میں اپنا ہاتہہ لمبا کرونگا اور سب عجائب قدرتوں سے جو میں اونکو درمیان
دکہاؤنگا مصریوں کو مارونگا تب وہ تمہیں نکال دیگا ۲۱- اور میں اون لوگوں کو مصریوں کی نظر میں عزت

بجتون گا اور یوں ہوگا کہ جب تم جاؤ گے تو خالی ہاتہہ نہ جاؤ گے بلکہ ہر ایک عورت اپنی
پڑوسن سے اور اوس سے جو اوسی گہر مین رہتی ہو روپے و سونے کے برتن اور لباس عاریت لوگے
اور تم اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیون کو پہناؤ گے اور مصریوں کو غارت کروگے فصل ۴ تب موسیٰ نے
جواب دیا اور کہا کہ دیکھ وہ مجہپر ایمان نہ لاوینگے یعنی باجت قیامت کے اسلئے عرض کرتے ہیں کہ عالم
پہلی مثال ہوجاویگا اور خدا سے جگہ ہر تو حسب خصوصیت تمثیل تجلی کی میری بات سنیگی وے
کہیں گے کہ خداوند تجہے دکہائی نہیں دیا تب خدا نے موسیٰ کو کہا وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَى ٥
اور کیا ہے تیرے داہنے ہاتہہ مین اے موسیٰ قَالَ هِيَ عَصَايَ ج موسیٰ نے کہا کہ وہ میرا عصا ہے
درس دوم فصل ۲ خروج میں اسقدر ہے پر قرآن مجید مین اوسکی تکمیل ہے أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ
بِهَا عَلَى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَى ٥ اسپر ٹیکا کرون اور پتے جہاڑون اوسکے ساتہ بکریوں پر
درختوں کے پتے اور میری دوسری مطلب ہیں نصف درس ۳ فصل ۲ خروج کے قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَى ٥
اللہ نے فرمایا ڈالدے اوسکو زمین پر اے موسیٰ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى ٥ تو ڈالا اوسکو
موسیٰ نے زمین پر پس ناگہاں وہ سانپ ہوا دوڑتا ہوا اور موسیٰ اوسکے آگے سے بہاگا قَالَ خُذْهَا
وَلَا تَخَفْ ج سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَى ٥ کہا پکڑ اوسکی طرف اور پکڑ لے اور
نہ خوف کر جلد اوسکو لوٹادیں اوسکی پہلی صورت پر تو موسیٰ نے ہاتہہ بڑہایا اور اوسی کو پکڑلیا وہ اوسکے
ہاتہہ مین عصا ہوگیا درس ۵ فصل ۴ خروج مین ہے تاکہ وہ اعتقاد کریں کہ خداوند اونکے باپ دادوں کا
خدا ابراہیم کا خدا اسحاق کا خدا اور یعقوب کا تجکو دکہائی دیا کہ قیامت سے تغیر اور اوسیمیں
عالم کے لوٹنے کی دلیل ہو اور دوسری مطلب کی دلیل فرماتا ہے وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَى جَنَاحِكَ
تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَى ٥ درس ۶ فصل ۴ خروج کی مطابق پہر خدا نے
اوسے کہا کہ تو اپنا ہاتہہ اپنی چہاتی پر رکہکے رکہ کر نکلے سفید بغیر برائی برص سے یہ نشان دوسری
دوسری مطلب کی دلیل ہے پہر موسیٰ نے ویسے ہی کیا اور وہ روشن بلا مرض برص کی ہو گیا
اس سے ظاہر ہوا کہ گو انانیت حق ہر جگہ ہے پر بطور ظہور کے کسی خاص مقام سے اوسکا تعلق ہوتا

بھیہ نہیں ۱۰۔ پہر موسیٰ نے اوسکو چھپایا تو پہر اصلی حالت پر آگیا اس سے دلیل رفع تجلی پر ہوئی
اور اسی عصا کی نسبت حسب درس ۲۰ فصل ۴ مذکور کے فرمایا کہ اوسکو ہاتھ میں رکھ کہ اوس سے
معجزات دکھلاؤنگا جیسے ارشاد ہی لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى ۚ تاکہ دکھلاوین تجکو
اپنی بزرگ آیات اور حسب درس ۸ فصل ۴ خروج کے فرمایا اور یوں ہوگا کہ اگر وے تجہپر ایمان
نہ لاوین اور اگر پہلے معجزہ کے سننے والے نہوں تو وے دوسرے معجزہ کے معتقد ہونگے ۹۔ اور یون
ہوگا کہ اگر وہ دونوں معجزوں پر بہی ایمان نہ لاوین اور تیری بات کو سننے والے نہوں تو تو دریا کا پانی
لیکے خشک زمین میں چہڑکیو اور وہ پانی جو دریا سے لیگا خشکی پر لہو ہوجاویگا اِذْهَبْ إِلَى
فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى ۝ جا فرعون کے پاس کہ اوسنے سرکشی کی کہ بنی اسرائیل پر تعدی اوسنے زیادہ
کی ہی جیسے درس ۲۳ فصل دوم خروج سے ظاہر ہی اور مطابق درس ۱۰ فصل ۴ خروج کی تب موسیٰ نے
خداوند سے کہا کہ ای میرے خداوند میں فصاحت نہیں رکہتا ۔ نہ آگے سے اور نہ اب جبسے کہ تو نے
اپنے بندے سے کلام کیا اور میری زبان و باتوں میں لکنت ہی ۱۱۔ تب خداوند نے اوسکو کہا کہ آدمی کو
زبان کسنے دی اور کون گونگا یا بہرا یا بینا یا اندہا کرتا ہی کیا میں نہیں کرتا جو خداوند ہوں ۱۲۔ ایسے
اب جا اور میں تیری بات کے ساتہ ہوں اور تجھکو سکہاؤنگا جو کچھ تو کہیگا ۱۳۔ تب اوسنے کہا کہ ای میرے
خداوند میں تیری منت کرتا ہوں جسکو تو چاہے تو اوسکے وسیلہ سے بہیج یہ مجمل ہی تفصیل اوسکی وہ ہی جو ارشاد ہے

ربع

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ۝
يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝ وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ۝ هَارُونَ أَخِي ۝ اشْدُدْ بِهِ
أَزْرِي ۝ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ۝ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ۝ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ۝

إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا ۝ موسیٰ نے عرض کیا ای میرے رب کھولدے میرے لئے میرا صدر اور
آسان کر میرے لئے میرا کام اور کھول میری زبان کا عقدہ ۔ سمجھیں اہل مصر میرا قول اور کر میرے لئے
وزیر ہارون کو میرے خاندان سے محکم کر اوسکی سبب سے میری کمر اور شریک کر اوسکو میرے کام میں تاکہ
ہم بہت تسبیح کریں تیری اور بہت تجکو ہم یاد کریں کیونکہ تو ہی ہمارے ساتہ بینا درس ۱۷ فصل ۴ خروج میں

تب خدا کا غصہ موسیٰ پر بہڑکا اوسکی تفصیل قرآن میں ہے قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ
اللہ نے فرمایا تو دیا گیا اپنا سوال اے موسیٰ اور جب ورس ۱۴ مذکور کے فرمایا گیا بس ہارون لاوی کیا
ہارون تیرا بہائی نہیں میں جانتا ہوں کہ وہ فصیح ہے اور دیکھو وہ بہی تیری ملاقات کو آتا ہے اور تجہے دیکہکر
دل میں خوش ہوگا اور تو اوس سے کہیگا اور اوس سے باتیں بتادیگا اور میں تیری اور اوسکی زبان کے
ساتھ ہونگا اور تم جو کچھ کروگے تمکو بتاؤنگا ۱۵ اور وہ تیری عوض لوگوں سے باتیں کریگا اور وہاں
وہ تیری زبان کی جگہ ہوگا اور تو بجائے خدا اوسکے لئے ہوگا ۔ ۱۶ اور تو یہ عصا اپنے ہاتھ میں رکھیو
اوس سے تو معجزہ دکہلاویگا اور جو کچھ عصا کے مقدمہ میں ارشاد کیا اور توریت میں نہیں وہ قرآن مجید نے
ذکر فرمایا ہے وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ۔ اور البتہ ہمنے احسان کیا تیرے اوپر ایک
اور مرتبہ دیکھو آخر فصل ۵۰ سفر پیدائش کو کہ یوسف نے خبر دی تہی کہ تمکو خدا تعالیٰ اس کنعان میں سے
لیجاویگا تو اوسوقت میری استخوان بہی اوس مقام پر لیجائیو جس سے زمانہ موسیٰ کی پیشگوئی تہی پہر
دیکھو فصل اول کتاب خروج کو کہ یعقوب کے بارہ بیٹے اور اونکی اولاد سب ستر تہی جو مصر میں آئی اور وہ
بہت بڑہی اور مصر میں ہوا اوس فرعون بادشاہ کے بعد جو زمان یوسف میں تہا اور پیدا ہوا جسکا
نام ساسس تہا اوسنے دانشمندی سے فکر کی کہ مبادا بنی اسرائیل بہت بڑہکر ہمارے دشمن سے ملجاویں تو اونسے
سخت کام لینا شروع کیا اور اونسے مزدوری کراکر تمام رعمسیس کے شہر بنوائے پہر جتنا اونکو تنگ کیا
وہ اتنی ہی زیادہ ہوئی تو مصری سب سے ناخوش ہوکر اور سخت کام جسمیں کہ اونکی زندگی تلخ ہوئی اور
دو عبرانی دائیوں ایک سفرہ دوسری فوعہ نام کو مقرر کیا کہ جب اسرائیلی عورت بچہ جنے تو بیٹے کو قتل
کیجیو اور مادہ کو زندہ رکھیو پر وہ خدا سے ڈریں اور بچوں کو نہ مارا تو فرعون نے اپنی لوگوں کو کہا کہ جو لڑکا
اونمیں سے ہو اوسکو قتل کرو اور جو بیٹی ہو اوسے جیتے رہنے دو لاوی بن یعقوب کی نسل میں ایک شخص مسمی
عمران نے یوکبد نام حسب ورس ۵۹ فصل ۲۶ سفر شمار کی مادر موسیٰ سے نکاح کیا وہ حاملہ ہوئی اور
بیٹا جنا اور اوسے خوبصورت دیکہکر تین مہینے تک چہپا رکہا تو خدا نے اوسکی طرف وحی کی جسکا
بیان فرماتا ہے اور احسان اول کو یاد دلاتا ہے إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ یاد کر جبکہ وحی کی

جیسے تیری ماکی طرف اے موسیٰ وہ جو وحی کی جسکا بیان فرماتا ہے اَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ

فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ ۚ

اسے یوں کہہ رکہ موسیٰ کو ٹوکری مین تو رکہہ اوسکو دریا مین جہان پانی نیل کا ہے تو جانتی ہے کہ ڈالدے اوسکو

دریا کے کنارہ پر کر لیگا اوسکو میرا اور موسیٰ کا دشمن یعنی فرعون چنانچہ حسب ورس ۳ فصل ۲

خروج کے جب وہ چھپا نہ سکی تو اوسنے سرکنڈونکا ایک ٹوکرا بنایا جسپر لاسا و رفت کو لگایا اور

لڑکے کو اوسمین رکہا اور اوسنے اوسکو دریا کے کنارہ پر جہاؤ مین رکہدیا یعنی جہان پانی تہا ہوا اور

اوسکی بہن مریم دور سے کہڑی دیکہتی تہی کہ کیا ہوتا ہے اوسکے ساتھ ہ۔ تب فرعون کی بیٹی غسل

کرنیکو دریا مین آئی اور اوسکی سہیلیاں دریا کے کنارہ پر پہرنے لگین اوسنے جہاؤ مین ٹوکرا دیکہکر

اپنی سہیلی کو بہیجا ہ۔ جب اوسنے کہولا تو لڑکے کو دیکہا روتا ہے اوسکو رحم آیا اور بولی یہ کسی عبرانی کا

لڑکا ہے چنانچہ ارشاد ہے وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ۚ اور ڈالدی مین نے

تجہپر محبت اپنی سے جس سے فرعون کی بیٹی محبت کرنے لگی اور چاہیے کہ تو تربیت پائے اور میری انکہہ

رو برو جو تیری بہن اوس واقعہ کو دیکہہ رہی تہی جیسے ورس ۴ فصل ۲ مذکور ہو گذرا إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ

جبکہ چل رہی تہی تیری بہن مریم فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ ۖ پس کہنے لگی اور سبب

کیا بتلاؤن تمکو اس عورت عبرانی کو جو متکفل اسکی پرورش کی ہو تو فرعون کی بیٹی نے کہا اوسی لا

چہوکری گئی اور لڑکے کی مان کو بلایا تو حسب ورس ۴ فصل ۲ خروج کے فرعون کی بیٹی نے اوس سے

کہا کہ اس لڑکے کو لیجا اور میرے لیئے دودہ پلا مین تجہے درماہہ دونگی جیسے ارشاد ہے فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ

كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ پس لوٹا یا ہمنے تمکو تیری ماکی طرف تاکہ قرار پکڑے تیری مان کی انکہہ

رونے سے اور نہ رنج کرے اور دوسری مقام پر قرآن مین ہے کہ فرعون کی عورت نے کہا کہ قریب ہے کہ اوسکو

بیٹا کرین کہ ہمکو نفع دے اور مراد جمع لفظ امرأت کی ہے بغیر لفظون کے اور نسا کے لفظ کا اطلاق بیٹی پر

بہی آتا ہے جیسے آیت مباہلہ سے ظاہر ہے تو تورات و قرآن بین اس امر مین تخالف نہین الحاصل

حسب ورس ۱۰ فصل ۲ مذکور کے جب لڑکا بڑہا تو اوسکی ماں اوسکو فرعون کی بیٹی پاس لائی اور وہ اوسکا

بیٹا ٹہرا اوسنے اوسکا نام موسیٰ رکہا اس سبب سے کہ مین نے موبہ یعنی پانی سے نکالا ۱۱- اور
اون روزون مین یون ہوا کہ جب موسیٰ بڑا ہوا تو اپنے بہائیون کے پاس باہر گیا جبکہ موسیٰ کی
عمر ۴۰ سال کے قریب تہی اور اونکی مشقتون کو دیکہا اور دیکہا کہ ایک مصری ایک عبرانی کو
جو ایک موسیٰ کے بہائیون مین سے تہا مار رہا ہے ۱۲- پہر اوسنے ادہر اودہر نظر کی اور دیکہا کہ کوئی نہین
تب اوس مصری کو مار ڈالا اور ریت مین چہپا دیا ۱۳- جب وہ دوسرے دن باہر گیا تو دیکہا دیکہا
کہ دو عبرانی آپسمین جہگڑ رہے ہین تب اوسنے اوسکو جو ناحق پر تہا کہا کہ تو اپنے یار کو کیون مارتا ہے
۱۴- وہ بولا کہ کسنے تجہے ہم پر حاکم و منصف مقرر کیا آیا تو چاہتا ہے کہ جسطرح تو نے اوس مصری کو مار ڈالا مجہے کو
مار ڈالے تب موسیٰ ڈرا اور کہا کہ یقیناً یہ بہید فاش ہوا ۱۵- جب فرعون نے یہ سنا تو چاہا کہ موسیٰ کو
قتل کرے جیسے ارشاد ہے وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ اور تو نے قتل کیا نفس مصری کو تو
نجات دی ہمنے تجکو غم سے کہ حسب درس ۱۵ مذکور کے تو بہاگا اور مدیان کی زمین تک گیا اور ایک
کوئے کے نزدیک بیٹہا ۱۶- اور مدیان کے کاہن کے سات بیٹیان تہین وے آئین اور پانی نکالنے
لگین اور کٹہرون کو بہرا تاکہ اپنی باپ کے گلے کو پانی پلاوین ۱۷- تب گڈریون نے آکے انہین ہانکا لیکن
موسیٰ نے کہڑے ہوکر اون لڑکیون کی مدد کی اور اونکے گلے کو پانی پلایا ۱۸- اور جب وے اپنی باپ رعوئیل
پاس آئین اوسنے پوچہا کہ آج تم کیونکر جلد پہرین ۱۹- وہ بولین ایک مصری نے ہمین گڈریونکے ہاتہہ سے بچایا
اور ہمارے لئے جتنا کافی تہا پانی بہرا اور گلے کو پلایا ۲۰- اوسنے اپنی بیٹیون سے کہا کہ وہ مرد کہان ہے تم
اوسے کیون چہوڑ آئین اوسے بلاؤ کہ روٹی کہاوے ۲۱- تب موسیٰ اوس شخص کے گہر مین رہنے پر راضی ہوا
اور اوسنے اپنی بیٹی صفورہ موسیٰ کو دی ۲۲- وہ بیٹا جنی اوسنے اوسکا نام جیرسوم رکہا کیونکہ اوسنے
کہا کہ مین اجنبی ملک مین مسافر ہون الحاصل موسیٰ علیہ السلام کسقدر آزمایشون مین پڑے چنانچہ
فرماتا ہے وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا ۵ اور مفتون کیا تجکو فتنون مین فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ
پس تو ٹہرا برسون مدین والون مین دیکہو درس ۳ ہمہ فصل ۲ خروج اور ایک مدت کے بعد یون ہوا کہ مصر کا
بادشاہ فیونالس مر گیا اور بنی اسرائیل مشقت سے آہ بہرنے لگے اور روئے اور اونکا رونا جو اونکی مشقت کے

باعث سے تہا خدا تک پہونچا ۲۴ - ۲ خدا نے اونکا کراہنا سنا اور خدا نے اپنے عہد کو جو ابراہیم و اسحاق
و یعقوب کے ساتھ تہا یاد کیا اور خدا نے بنی اسرائیل پر نظر کی اور اونکی حال کو معلوم کیا یعنی وہ
جو فصل ۱۵ تکوین مین چار سو سال بعد غلامی سے آزاد ہونیکا اولاد اسحاق کی بابت ابراہیم کو ہوا ہے
اور یعقوب کو درس ۴ فصل ۴۶ تکوین مین لوٹنے کا اونکی اولاد کو مجملاً ہوا ہے اور درس ۱ فصل ۳
خروج مین ہے اور موسی اپنے سسر یترو کی جو مدیان کا کاہن تہا گلے کی نگہبانی کرتا تہا تب اوسنے
گلے کو بیابان کی ایک طرف ہانکدیا اور خدا کے پہاڑ حوریب کی نزدیک چلا گیا تا آخر کہ خدا سے
ہمکلام ہوا اس مقام سے ارشاد ہے ثُمَّ جِئْتَ عَلٰی قَدَرٍ یّٰمُوْسٰی ۵ وَ اصْطَنَعْتُکَ لِنَفْسِیْ
پہر آیا تو تقدیر خدا سے ای موسی یہان پر اور برگزیدہ کیا تجکو اپنی جان کیلئے ہمکلامی سے اِذْهَبْ اَنْتَ وَ اَخُوْکَ
بِاٰیٰتِیْ وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِکْرِیْ ۵ جا تو اور تیرا بہائی ساتھ میری آیات کے اور سستی مت کرو ذکر مین میرے کہ اپنی ذات کا ہو تا
بیرک تاد اکار فاش ہے پس جب درس ۱ فصل ۴ خروج کر کے موسی روانہ ہوا اور اپنے سسر یترو پاس گیا اور اوسکو کہا کہ مین تیری منت کرتا ہون
مجہکو رخصت دے کہ اپنے بہائیون پاس جو مصر مین ہین جاؤن اور دیکہون کہ وہ ابتک جیتے ہین کہ نہین یترو نے موسی سے کہا کہ سلامتی سے
جا ۱۹ تب خدا نے مدیان مین موسی کو کہا کہ مصر مین پہر جا کیونکہ وے سب جو تیری جان کے خواہان تہے مر گئے (اس مقام سے
مصرون مین راجہ کے مرنیکے بعد سارے خونی خلاص ہو جاتے ہین جیسے ہندو کے راجو مین رسم ہے) ۲۰ - تب موسی نے
اپنی جورو اور اپنے بیٹون کو لیا اور انہین ایک گدہے پر بٹہلایا اور مصر کو روانہ ہوا اور موسی نے خدا کا عصا
اپنے ہاتہہ مین لیا ۲۱ - اور خدا نے موسی کو کہا کہ جب تو مصر مین داخل ہو دیکہہ سب معجزے جو مین نے تیرے
ہاتہہ مین رکہے ہین فرعون کے آگے دکہلائیو لیکن مین اوسکے دل کو سخت کرونگا کہ وہ لوگون کو جانے نہ دیگا
۲۲ - تب فرعون کو یون کہیو کہ خدا نے یون فرمایا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا ہے (یعنی برگزیدہ ہے) ۲۳ - سو مین
تجہے کہتا ہون کہ میرے بیٹے کو جانے دے تا کہ وہ میری عبادت کرے اور اگر تو اوسے جانے نہین دیتا ہے تو دیکہہ مین
تیرے بیٹے کو بلکہ تیرے پہلوٹہے کو مار ڈالونگا ۲۴ - اور راہ مین منزل پر یون ہوا کہ خداوند اوسے ملا اور چاہا
کہ ہلاک کرے ۲۵ - تب صفورہ نے ایک پہتر تیز اوٹہایا اور اپنے بیٹے کی خطنہ کر ڈالی اور اوسے اوسکے روبرو
پہینکا اور کہا کہ تو بیشک خون کے سبب سے میرا دشمن کی جگہہ ہے ۲۶ - تب اوسنے اوسے چہوڑ دیا اور وہ بولی کہ

غصہ کے سبب سے تو خصم کی جگہہ ہوا ۲۷- اور خداوند نے ہارون کو کہا کہ بیابان مین جاکر موسیٰ کی
ملاقات کو وہ گیا اور خدا کی پہاڑ پر اوسے ملا اور اوسے بوسہ دیا ۲۸- اور موسیٰ نے خدا کی ساری باتین
جنسے اوسے بہیجا تہا اور معجزہ کہ جو اوسنے اوسے حکم دیا تہا ہارون سے بیان کئی اور موسیٰ و ہارون فرعون
پاس حسب فصل ۵ خروج کئے گئے اور کہا کہ بنی اسرائیل کو عید کرنیکے لئے بیابان مین چہوڑ کہ رب العالمین کے
ہم رسول ہین اوسنے کہا کہ رب العالمین کو مین نہین جانتا جسکی تفصیل سورۂ اعراف و شعرا مین ہے تا آنکہ
اونکو فرعون نے کہا کہ اگر میرے سوا دوسرے الہ پکڑوگے تو مین تمکو قید کرونگا اور موسیٰ نے جو رب العالمین کو
آسمان و زمین و ما بین کا رب کہا تو اوسنے ایک محل رصد کے لئے بنوانا چاہا کہ اوس سے اوس رب موسیٰ کو
دیکہے جیسے سورۂ قصص مین ہے اور بنی اسرائیل کو ذلیل کام مین مثل اینٹ پاتنے و پکانے کے پہلے سے مقرر
کیا تہا اور قصر کے لئے اینٹونکی تیاری کرائی اور حسب فصل ۵ خروج کے موسیٰ سے کہا کہ کیون انکو کام سے
روکتے ہو اور اینٹ پکانے مین چونکہ گہاس پہوس کی ضرورت ہوتی ہے وہ پہلے سرکار سے ملتی تہی حکم داروغونکو
ہوا کہ یہ لوگ کاہل ہین سرکار سے گہاس اینٹونکی ستہ ملے خود بنی اسرائیل لاوین و پکاوین اور اون داروغونے
گہاس کو ڈانہ لانی پر بنی اسرائیل کے سرداروں کو مارا اور فرعون سے جو شکایت کی اوسنے کچہ سماعت
نکی اور وہ موسیٰ پاس شکایت لیگئے اور کہا کہ تمہارے سبب سے یہہ آفت آئی تب موسیٰ نے خداوند سے
عرض کیا کہ مجکو رسوائی ہوئی اور قوم کو خلاص نکیا تو حسب فصل ۶ خروج کے حق تعالیٰ نے ارشاد کیا
کہ مین اپنا وعدہ پورا کرونگا جو مین نے ابراہیم و اسحاق و یعقوب سے کیا ہے کہ کنعان کی زمین تمہاری
اولاد کو دونگا اور بنی اسرائیل کی تشفی کردی تو موسیٰ نے بنی اسرائیل سے حسب درس نہم فصل ۶
مذکور کے کہا پر بنی اسرائیل اوسکے شنوا نہوئے اور سرداران نسل لاوی قوم موسیٰ کے دوسری قومونکے
سردار جو روبن بن یعقوب و شمعون کی اولاد تہے موسیٰ سے پہر گئے جنکا ذکر درس ۱۴ و ۱۵ فصل ۶
خروج مین ہے تو حسب درس ۱۰ فصل مذکور کے اللہ نے کہا کہ فرعون سے کہہ کہ بنی اسرائیل کو مصر سے
باہر جانے دے تو موسیٰ نے حسب درس ۱۲ فصل مذکور کے عرض کیا کہ میری بنی اسرائیل نہین سنتی فرعون
کیا سنیگا پس بحسب درس ۱۳ فصل مذکور کے خدا نے تسلی دی اور حسب فصل ہفتم خروج کے خدا کا حکم

ہوا کہ میں نے تجھکو فرعون کے لئے خلیفہ اپنا بنایا اور تیرا بھائی ہارون تیری طرف سے پیغمبر ہے وہ
فرعون سے کہے کہ قوم کو جانے دے اور میں فرعون کے دل کو سخت کر دونگا تاکہ اپنی قوم کو مصر سے
نکالوں اور فرعون کو معجزہ عصا و ید بیضا کے دکھلانیکا حکم ہوا تو دوسری مرتبہ فرعون کے پاس
جانیکا حکم نکلا چنانچہ فرمایا ہے اذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا
لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ ۝ جاؤ فرعون پاس کہ وہ سرکش ہے تو کہو اوسکو نرم قول سے شاید
نصیحت پکڑے یا ڈرے قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَن يَطْغَىٰ ۝ اون دونو نے
کہا اے ہمارے رب ہماری بنی اسرائیل سے رستی تو بدرستی ہم ڈرتے ہیں کہ فرعون زیادتی کرے ہمارے اوپر
یا سرکشی کرے قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ۝ اللہ نے فرمایا تم دونو مت ڈرو
کیونکہ تحقیق میں تم دونوں کے ساتھ ہوں بطور شہود میں سنوں اور دیکھوں تمہارے کان اور آنکھ سے
فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ
قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكَ ۝ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ۝ پس دونو جاؤ
اوسکے پاس کہو ہم دونو تیرے رب کے رسول ہیں تو بھیج ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو اور عذاب اونکو
مت دے کہ ہم لائے ہیں تیرے لئے آیت تیرے رب سے یعنی عصا اور آگے بعد کو ید بیضا اور سلامتی ہے اوسپر
جو پیروی کرے ہدایت کی إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝
اور تحقیق ہماری طرف وحی کی گئی ہے کہ عذاب ہے لازم اوسپر جو تکذیب کرے خدا کی آیت کی اور منہ
پھیرے تو موسیٰ و ہارون دوسری مرتبہ حسب فصل ۵ خروج کے فرعون پاس گئے اور پیغام بدستور مذکور
ہم کو پہنچایا کہ ہمارا رب خدا ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا ہے تیرے پاس بھیجا ہے اسوقت میں قَالَ فَمَن
رَّبُّكُمَا يَا مُوسَىٰ ۝ فرعون نے کہا پس کون ہے تم دونوں کا رب اے موسیٰ تو اوسوقت قَالَ
رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ ۝ موسیٰ نے کہا ہمارا رب وہ ہے جسنے اصل
بسیط سے حسب امکان ہر شئے کو دی اوسکی اندازہ (فیض اقدس میں) پھر راہ اوسکی مطابق فیض مقدس میں
جعل مرکب سے (ارادہ) راہ بتلائی کہ فیض اقدس کی مطابق اشیا کو مرتب الآثار کیا پس اس سے

نیچ جنم و تناسخ آگہا ہی کہ حسب اختلاف امکان اشیاء مین اختلاف ہی اور موسیٰ نے جو رب ابراہیم
و اسحاق و یعقوب کہا تہا۔ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ۝ فرعون نے دریافت کیا تو کیا
حال ہی پہلے قرنون کا جو معدوم ہوگئے اونکا رب اوسکو تم کیسے کہتے ہو وہ تو معدوم ہوگئے اونکی
تمیز کیا باقی رہی قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ج لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ۝ موسیٰ نے
کہا کہ علم ورن اونکے کا کتاب علیین و سجین مین ہی کہ ارواح مقدس مقام علیین مین ہین اور کفار
سجین مین ہین معدوم محض نہین ہوئی۔ گم کرے رب میرا کسی شی کو کہ وہ معدوم محض ہوجاوی تا کہ
علم اوسکا متصور ہو اور نہ بہولے اور روایات ادیان مین مرکوز ذہن ہی کہ بعد از مرگ جنم ہی یا قیامت
تو قیامت کی صورت بتلاتا ہی الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا
سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝
كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝ رب ہمارا وہ ہی جسنے
کیا تمہارے لئے زمین کو مہد خشک اور بنائی تمہارے لئے اوسمین راہ کہیتی باڑی وغیرہ کی اور وہ خشک ہوگئی
اور اوتارا آسمان سے اللہ نے پانی پس نکالا ہمارے رب نے پانی کے ساتھ طرح طرح کے نبات متفرق
طور پر کہاؤ اور چراؤ اپنے چوپاؤن کو اسمین بدرستی اللہ آیات ہین اہل عقل کے وجود قیامت مین کہ عجز ذنب
آدمی مین اصلی جزو ہی بجای تخم کے باقی رہی اور بروز قیامت اوسپر منی کا باران پڑے اور آدمی اوٹھ کھڑی
ہون مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝ زمین سے تمکو
ہمنے پیدا کیا اور اوسمین ہی ہم اعادہ کرین تمکو اور اوسمین سے ہم نکالین تمکو بار دگر اس مقام پر التفات کر
غور کرنا چاہئے کہ اناے موسیٰ و ہارون کو جو بطور شہود تہا اناے حق فرمایا گیا اسکے بعد اس دعوی پر
فرعون نے دلیل چاہی تو موسیٰ نے کیا کیا دلیل نہ لاؤن تو اونہون نے کہا لا اور فرعون کو قیامت کے
اعادہ کی نسبت جو تردد تہا موسیٰ نے دور کیا کہ جو عصا ہی وہ سانپ ہوگیا اور پہر سانپ عصا ہوگیا اور درس الٰہی
فصل ۲ خروج مین قصہ عصا کا بطور اختصار نقل کیا ہی اوسکی تفصیل قرآن مین فرماتا ہی کہ لَقَدْ
اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ۝ ہم نے دکہلائین اوسکو کل آیات مذکورہ مخفوظہ تورات

اور عصا و ید بیضا پس تکذیب کی فرعون نے اور انکار کیا رخصت بنی اسرائیل سے چاہتے ہے
عصا کے معجزہ کی بابت فرعون کا قول نقل فرماتا ہے قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا
بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ۝ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا
لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى فرعون نے کہا آیا تو لایا معجزہ عصا تاکہ نکالے
ہمکو ہماری زمین سے اپنی سحر کے ساتھ اے موسیٰ پس چاہیے کہ ہم بھی لادیں تیرے لیے سحر اسکی مثل
پس کر ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت وعدہ کہ تخلاف کریں ہم اور نہ تو مکان برابر میں انکے ہونگے
موسیٰ اسی سال کے اور ہارون تراسی سال کے تھے قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ
يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۝ موسیٰ نے کہا کہ وقت وعدہ تمہارا بروز عید ہے جو روز زینت ہے
اور یہ کہ جمع ہوں آدمی چاشت کے وقت فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝
پس رخصت ہوا فرعون اپنی دوسری جگہ تو جمع کیا مکر اپنے کو کہ ہزارہا جادوگر و شعبدہ باز بلالئے
پھر آیا بروز مقررہ ساحروں کے ساتھ اور انہوں نے ایک مکان بنایا جسکی چھت ماہی کی تھی اور
رسی اور عصاؤں میں پارہ بھر کر تیار کیا اور کہا کہ یہ بھی خدا کے حکم سے ہے یعنی مشہور ہو کے ورنہ سارا
عالم بحکم خدا کام ارادہ سے ہے قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۝ انکو موسیٰ نے فرمایا افسوس ہے تمکو
نہ افترا کرو خدا پر دروغ کا تو تمکو خدا ہلاک کرے عذاب کے ساتھ اور زیاں کار ہوا جسنے افترا کیا
فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ۝ پس جھگڑے اپنے کام میں آپس میں اور
پوشیدہ کیا موسیٰ سے بھید کو بعض نے کہا کہ موسیٰ پیغمبر ہی غالب ہے اور دوسرے بعض نے کہا جو ارشاد [illegible]
قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا
وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝ بعض نے کہا کہ یہ دونو ساحر ہیں ارادہ کریں تمکو تمہاری
زمین سے نکالنے کا اپنی سحر سے اور لیجاویں تمہاری پسندیدہ طریق کو واضح ہو کہ قرات میں مشدد ان [illegible]
بالف حالت نصب لغت ابا الحرث ابن کعب و خثعم و کنانہ ہے جو کہ میں رائج ہو گیا تھا اگر جاری

عالم مین ہوا ہو باوجود دوسری قرءت متعارفہ کے حرج کا نہین وگر دوسری قرءت نہو تو ادسمین البتہ کلام کیا جاتا پہر بہی بہت اوقات ایک امر خاص مین مروج ہونا جسکو عام نہین جانتے ہولذ حرج کی بات نہین دیکہو بہت سی الفاظ **غالب** کے اشعار مین ہین جنسے عام دہلی والے واقف نہین اور اونکو درجہ اعتبار سے نہین گرا سکتے پس باوان گمان عدم فصاحت کا نکرے الغرض ساحرون نے کہا فَاَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا پس جمع کرو اپنے کید کو پہر آؤ صف بستہ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى اور فلاح پاویگا وہ جو غالب ہو قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ٥ انہون نے کہا اے موسیٰ یا تو ڈال یا ہم اول ہون اوسکے جو ڈالے قَالَ بَلْ اَلْقُوْا موسیٰ نے کہا بلکہ تم ڈالو تو انہون نے اپنی رسیون اور عصاؤن پارہ بہر کر ہوئی کو پانی کی بہت پر جسکے نیچے آگ جل رہی تہی ڈالا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى پس ناگہان اونکی رسیان و عصا خیال کیجاتے تہے اوسکی طرف اونکے سحر سے کہ وہ چلتے ہین فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى پس پایا موسیٰ نے اپنے دل مین خوف قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى فرمایا مت خوف کر بیشک تو بلند رتبہ ہے وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى اور ڈال وہ عصا جو تیرے ہاتہہ مین ہے نگلے اوسکو جو انہون نے سحر کیا ہے بتحقیق وہ جو کیا ہے اونہون نے کید ساحر ہے اور نہ فلاح پاویگا ساحر جہان آوے پس موسیٰ نے ہارون کو عصا دیا ہارون نے عصا ڈالا کہ سب کو لقمہ کر گیا اور خدا نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا کہ اوسنے بنی اسرائیل کو رخصت نہ دی تو موسیٰ و ہارون نے معجزہ پانی کے خون کر دینے کا دکہلایا جس سے مچھلی دریا کی مر گئین و سڑ گئین اور کچھ کچھ مثل دم الاخوین وغیرہ سے ساحرون نے بہی پانی ذرا ایسی کنوان کا سرخ کر دیا بالآخر کوئی کہود کر فرعونیون نے پانی پیا مگر فرعون کا دل سخت رہا اور سات دن پیچہے معجزہ مینڈک کو نکالا ظاہر موسیٰ سے ہوا اور کچھ کچھ ساحرون نے بہی سحر سے کیا اور فرعون نے جانیکی اجازت کا وعدہ بعد دفع مینڈکون کے کیا اور موسیٰ کی دعا کے سبب وہ جاتی رہین پر فرعون کا دل پہر سخت ہو گیا اور وعدہ سے پہر گیا پہر دعا موسیٰ سے جوئین بکثرت پیدا ہوئین جیسے ساحرونکی قدرت نہ تہی

پھر بسوٹے موسیٰ کی دعا سے ٹڈیوں پر گئے اور ساحر عاجز ہوئے اور وہ ایمان لائے پھر فرعون نے اوس
تنگ ہوکر بنی اسرائیل کے خلاص کا وعدہ اونکی دور کرانے پر کیا وہ بھی دعائے موسیٰ سے رفع
ہوگئی پر فرعون کا دل سخت ہوگیا اور وعدہ خلاف ہوا فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا
بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ۝ پس ڈالے گئے ساحر سجدہ کرتے کہا کہ ہم ایمان لائے رب موسیٰ
وہارون پر چنانچہ ابیدہ اونکا ایمان خود معجزات کے دیکھنے کے بعد آپ سے ثابت ہے جیسے ورس
فصل ہم خروج سے اونکی عاجزی اسکے بعد ہے قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ
لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ
خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ۝
فرعون نے کہا تم ایمان لائے موسیٰ کے لئے قبل اسکے کہ میں اذن دوں تمکو درستی وہ البتہ
سردار تمہارا ہے جسنے تمکو سحر تعلیم کیا ہے پس البتہ کاٹوں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں خلاف سے
اور البتہ لٹکاؤں دار پر خرما کے درختوں پر اور پھر آئندہ تم جانو کہ کون ہمارا سخت عذاب ہے اور باقی تر
تاکہ دوسرے لوگ ملاحظہ کریں اسواسطے خصوصیت دار کے خرما کے درخت پر کے قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ
عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي
هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ
مِنَ السِّحْرِ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ انہوں نے کہا ہرگز تجکو ہم قبول نکریں اوں معجزات پر کہ
موسیٰ لایا ہمکو اور اوس خدا پر جسنے ہمکو پیدا کیا پس تو حکم کر اوسکا جو حکم کرنیوالا ہے جز ایں نیست
تو حکم کریگا الا ہی اس حیات دنیا کا تحقیق ہم ایمان لائے اپنے پروردگار پر تاکہ بخشے ہمکو ہماری خطائیں
اور اوس سحر کو جو تو نے جبر کیا ہمکو اوپر کہ موسیٰ کا مقابلہ کرایا اور اللہ بہتر ہے اور باقی تر ہے اور
تیرا عذاب گذرنے والا ہے إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ
فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝ تحقیق شان یہ ہے جو آدمی آوے رب کے پاس مجرم تو تحقیق اوسکے لئے جہنم ہے
نہ مریگا اوسمیں کہ پاے کچھ اور نہ جیگا کہ لذت پاے ہو وَمَن يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ

وَاُولٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۵ اور جو اوسکے پاس مومن کر اوسنے عمل
کیے ہون نیک اونکو لیے بلند درجات ہین عدن کی جنتین جنکے جہرون کے نیچے نہرین جاری ہین
ہمیشہ رہنے والے اوسمین یہ جزا ہے اوسکی جو پاک کرے اپکو شرک سے الحاصل فرعون نے اونکو سولی پر
چڑہا دیا اور وہ اپنے رب کی طرف منقلب ہوگئے پہر مجہرون کی آفت آئی پر فرعون کا دل سخت
ہو جاتا تہا پہر ژالون کا معجزہ موسی کا ہوا اور موسی کی دعا سے جاتی رہی اور فرعون کا دل سخت رہا
پہر موسی و ہارون نے فرعون کو ٹڈی کی خبر دی اور فرعون کے نوکرون نے کہا کہ اس مرد سے ہم
عاجز آئے کب تک اسکی پہندے مین رہین اور وہ عاجز ہوا اور کہا کہ اس مرد کے سبب سے ہم
عاجز ہین چہوڑ دو کہ وہ جاوین اور موسی و ہارون سے کہا کہ خود جاوین مگر مواشی کو نہ لیجاوین
موسی و ہارون نے اسکا اقرار نکیا اور کہا کہ ہم اپنی ہمراہ اونکو لیجاوینگے تو دونون کو ذلت سے
اپنی محل سے نکلوا دیا اور ٹڈی آئی اور بقیہ کو جو ژالون سے بچا تہا وہ کہا گئی اور پہر موسی کی دعا سے
جاتی رہی اور دعای موسی سے تاریکی چہا گئی اور موسی کی دعا سے دور ہوئی یہ نو نشان بعد اسکے کہ
عصا سانپ ہوگیا تہا موسی سے ہوئے اور فرعون نے اجازت دی لیکن موسی نے کہا کہ ہم اونکو
جاوین کہ سوختنی قربانی کے لئے تو ہمکو ذبیحہ دی اسپر فرعون کا دل سخت ہوگیا اور کہا میری روبرو سے
جا کہ کبہی اپنا مونہہ مت دکہلائیو تو موسی نے کہا اچہا ایسا ہی ہوگا پس ایک نشان باقی رہا کہ بحکم خدا
بنی اسرائیل نے زیور و برتن سونے چاندی کے مصری فرعونیون سے طلب کیے اور انہون نے بلا تامل دیدیے
پہر موسی نے دعا کی کہ اول زادہ فرعون و فرعونیون کے ایک رات مین مرگئے اوسوقت فرعون نے
اجازت دی کہ جسطرح بنے چلے جاؤ موسی مصر سے مع قوم کے نکلے جیسے فصل ۱۲ خروج مین مفصل ہے اوسکی طرف اشارہ
فرماتا ہے وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۵ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ اور البتہ وحی کی ہمنے موسی کی طرف
کہ لیجا میری بندون کو رات مین کہ چار سو تیس سال بعد ابراہیم کے وعدہ سے بنی اسرائیل مصر سے نکلے
جسکی تحقیق تجویزیہ صفحہ ۲۸ مین ہمنے مفصل بیان کی ہے اور اوس وعدہ فسخ کو روز عاشورہ قرار دیا کہ

تتمہ ربع ۱۳

نشان رہی کہ اوس روز قید سے خلاص ہوئے تو حکم خدا ہوا جیسے ارشاد ہے فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا
فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى پس بنا بنی اسرائیل کے لئے راہ دریا مین خشک کہ
نہ خوف کر گرفت فرعون کا اور نہ خوف کر غرق کا پس عصا بحر احمر دریا پر مارا تو خدا نے پوربی
اندھی چلا کر دریا کا پانی راہ سے ادہر اُدہر کر دیا غالباً راہ مین پتھر تہا کہ بنی اسرائیل جو چھ لاکھ
مرد سوائے لڑکو نکی تھے سلامت رہ نکل سکے لیکن حق تعالی نے اونکو فلسطین کی راہ کی رہبری نکی
بلکہ قلزم کی طرف لیگیا اور موسیٰ اپنی ہمراہ یوسف علیہ السلام کی استخوان بہی لے نکلے اور مقام
اسکات مین گئے اور وہان سے اتیام مین بیابان مین گئے کہ دن کو ابر سایہ کرتا تہا اور رات کو ستون
روشنی کا اونکے سات چلتا تہا اور خدا نے موسیٰ سے کہا کہ فی الحیرات کے روبرو دریا و مجدال کے
مابین مین مقیم ہو تاکہ فرعون جانے کہ بنی اسرائیل حیران ہین اور تعاقب کرے اس وقت مین
خضر و موسیٰ کی ملاقات ہوئی ہے اور فرعون کو خبر لگی کہ بنی اسرائیل راہ بہک گئے ہین اور مقام
فی الحیرات کے آگے مجدال و دریا کے مابین ہین تو بنی اسرائیل کا تعاقب کیا اور بنی اسرائیل نے
فریاد کی اور موسیٰ کی شکایت کی اور فرعون کے ساتہہ مصری گاڑیون کی سوا حسب درس ۱۴ فصل ۱۲
خروج کے چہ سو گاڑیان تہین اور سوار ہزار ہا تہے تو بنی اسرائیل کو فی الحیرات و بعل صفون کے مقابل
آلیا مگر خدا کا فرشتہ بیچ مین آگیا اور بدلی کا ستون بیچ مین سیاہ ہوگیا کہ ایک لشکر دوسرے کے
نزدیک نہ آیا فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ
فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَى پس پیچہا کیا فرعون نے بنی اسرائیل کا اپنے لشکر سمیت پس موسیٰ نے
عصا مارا کہ سمندر باہم ملگیا پس ڈہانپا لشکر فرعون کو اوس سمندر نے جو ڈہانپا اور گمراہ کیا فرعون
نے اپنی قوم کو اور نہ خود راہ یاب ہوا جیسے تا فصل ۱۴ خروج مذکور ہے اور جناب شیخ اکبر کا یہ مقولہ ہے
کہ راہ یاب نہ ہونا اوسکا قبل از وقت غرق ہے کیونکہ ہنگام غرق مین ایمان اوسکا ثابت قرآن شریف
سے ہے جیسے ارشاد ہے حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ بِمَا آمَنَتْ بِهِ بَنُوا إِسْرَائِيلَ
اور اوسوقت بنی اسرائیل کو خدا و موسیٰ پر پورا ایمان آیا جبکہ فرعون و فرعونی غرق ہونے لگے اور اونکی

لاشیں دریا کے باہر دیکہین جیسے ورس ۳۰ فصل ۱۴ خروج مین ہی اوس سے ظاہر ہی کہ وہان پر پانی کم تہا
اور چوڑائی سمندر کی کم تہی اور اگر زیادہ بہی ہوتا تو ادسپر کیا قدرت نہ چل سکتی اور فصل ۱۵
خروج مین موسیٰ کی مناجات کا بیان ہی جو فرعون کے غرق ہونیکے بعد کی اور اونکی بہن مریم نے
دف بجائی اور وہان سے شور کے میدان مین گئے اور تین دن تک پانی نہ ملا اور مقام مارہ مین
پہونچے جہان پانی مر یعنی کڑوا تہا اوس جگہ پانی مین موسیٰ نے درخت ڈلوایا جس سے پانی میٹہا
ہوگیا اور وہان شریعت اونکے لئے موسیٰ نے بنائی جنمین سبت کی تعظیم کا حکم تہا جو اسلام کے
زمانہ کی آمد کیلئے مقرر ہوئی تہی اور وہان سے الم مین آئے جہان بارہ چشمہ و کہجور کے ستر درخت تہے
اور ستر مین سات دہائی ہین جو اسلام کے ہزار ہفتم کی نسبت نشان ہی اس مبارکی کے سبب
وہین خیمے کہڑے کئے اور حسب فصل ۱۶ خروج کے الم سی بیابان سین مین گئے ایلم و سینا کے مابین
اور وہان پر اکثر قوم چہلائی کہ ہم مصر مین گوشت کی ہانڈیون کے پاس بیٹہے تہے اور روٹی کہاتے تہے
تو خدا تعالیٰ نے من جو پڑتا ری اور سبت کی تعظیم کے لئے ایک روز پہلے من و سلوی زیادہ لم اٹہانیکا
حکم ہوا کہ اوس روز نسٹرتا دگر دوسرے روز زیادہ اوٹہاتی تو سڑجاتا اور حسب فصل ۱۷ خروج کے
بیابان سے رفیدیم مین آئے اور وہان پانی نہ تہا تو بنی اسرائیل موسیٰ کے سنگسار کرنے پر مستعد ہوکر
تو موسیٰ نے رب سے فریاد کی تو حسب ورس ۵ فصل مذکور کے خداوند نے موسیٰ کو فرمایا کہ لوگونکے آگے
جا اور اونکے سرداروں کو لے اور ایک چٹان پر عصا مارا کہ وہان سے پانی نکلا اور انہون نے پیا اور
جہگڑا کرنیکے سبب سے اوس مقام کا نام مسہ ہوا اور ریب کرنیسے مریبہ کہلایا اور عمالیق بنی اسرائیل
رفیدیم مین چڑہ آئے اور موسیٰ نے عصا اپنا لیا کہ جب اوسکو اونچا کرتے بنی اسرائیل کی فتح ہوتی اور
جب نیچا کرتے تو عمالیق کی فتح ہوتی تو موسیٰ کے ہاتہ کے نیچے پتہر رکہا گیا اور فتح حاصل ہوئی اور
حسب فصل ۱۸ خروج کے شعیب جنکا نام یثرو تہا موسیٰ پاس آئے اپنی بیٹی صفورہ زوجہ موسیٰ و جیر سوم
و الیعزر اونکے دو بیٹوں کو لائے اور سات درجہ مقرر کئے تاکہ نشان دولت اسلامی یاد رہے ایک درجہ
سپاہی کا دوسرا دس مین ایک حوالدار کا اور تیسرا پچاس مین ایک جمعدار کا اور چوتہا سو مین ایک

صوبہ دار کا اور پانچوان ہزار مین سردار کا چہٹا خود موسیٰ کا جو خلیفۂ خدا تہے ساتوان اللہ کا کہ
درجہ بدرجہ انصاف ہوتا اور حسب فصل ١٩ خروج کے بنی اسرائیل مصر سے نکلنے کی تیسرے مہینے سینا کے
بیابان مین آئے اور سینا نام ملک کے پہاڑ کا ہے تو خدا تعالیٰ نے موسیٰ سے کہا کہ اسرائیل سے کہدے
کہ اگر تم میری سننے والے ہوگے اور میرے عہد کو نگاہ رکہوگے تم سب سے زیادہ ہوگے تو موسیٰ نے قوم سے
کہلایا اور قوم نے منظور کیا اور یہ اونکی منظوری موسیٰ نے خدا سے جا کہی تب خداوند نے پیغام بہیجا
کہ وہ پاک ہوویں تا کہ خداوند کا جو ابر مین کوہ سینا پر آویگا کلام سنیں اور بجلیاں و گرج تیسرے روز
بادل سے نمودار ہوئین اور حسب فصل ٢٠ خروج کے واقعہ کے خدا نے فرمایا یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ قَدۡ اَنۡجَیۡنٰکُمۡ
مِّنۡ عَدُوِّکُمۡ وَ وٰعَدۡنٰکُمۡ جَانِبَ الطُّوۡرِ الۡاَیۡمَنَ وَ نَزَّلۡنَا عَلَیۡکُمُ الۡمَنَّ
وَ السَّلۡوٰی ۝ کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ ای بنی اسرائیل بیشک ہمنے تمکو تمہارے دشمن سے
اور وعدہ کیا ہمنے تمسے برکت والے طور یعنی پہاڑ کی جانب سے جبکہ حسب درس اول فصل ١٠ خروج کے
ایلم و سینا کے درمیان مین تہے من و سلویٰ کا اور نازل کیا تمپر ہمین کو جو مثل دانہ کشنیز کے تہی جسکا
مزہ شیرین تہا اور پہر ارشاد مین فرمایا ہمنے کہ کہاؤ اوس طیبات سے جو ہمنے نصیب کیا ہے جسکو بنی اسرائیل
چالیس سال تک حسب درس ٣٥ فصل مذکور کے کہاتے رہے اور درس احکام ملی اونمین اول کلمہ ہے کہ میری
حضور تیرے لیے دوسرا خدا نہو اور دوسرا یہ ہے وَ لَا تَطۡغَوۡا فِیۡهِ فَیَحِلَّ عَلَیۡکُمۡ غَضَبِیۡ ۚ وَ مَنۡ
یَّحۡلِلۡ عَلَیۡهِ غَضَبِیۡ فَقَدۡ هَوٰی ۝ وَ اِنِّیۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ
اهۡتَدٰی ۝ اور فرمایا کہ طغیان نکرو خدا کی مقدمہ مین نوازش تمہاری اور پہر غضب یعنی جو زمانہ مسیح کی بعد واقع ہوا پہر
پس ہلاک ہو اور بیشک مین غفار ہون اوسکی جو توبہ کرے اسلام مین توبہ کرکے اور ایمان لاوے اور کام نیک کرکے پہر راہ پاوے ہے جنہون کلمات کی تفصیل
درس فصل بستم خروج کے یہ ہے کہ مین ہون خداوند تیرا خدا جو تجہے زمین مصر سے اور غلامی کے گہر سے نکال لایا مین ہون
میرے حضور تیرے لیے دوسرا خدا نہو اور دوسرا کلمہ یہ ہے کہ تو اپنے لیے مورت یا کسی شی کی صورت جو اوپر
آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی مین زمین کے نیچے ہے مت بنا تو انکی تعظیم اور انکے آگے مت جہکنا اور نہ اونکی
عبادت کر کیونکہ مین خداوند تیرا خدا غیور ہون اور باپ دادون کی برائیاں انکی اولاد پر جو مجہسے عداوت

رکھتے ہیں (یعنی زمانہ مسیح میں) تیسری اور چوتھی پشت تک پہونچاتا ہوں پر اون ہزاروں پر جو مجھکو
پیار کرتے اور میرے حکموں کو یاد کرتے ہیں (یعنی زمانہ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں) رحم کرتا ہوں
اور تیسرا کلمہ درس ۷ میں یہ ہے کہ خداوند اپنے خدا کا نام بیفائدہ مت لے (جیسے نصاریٰ بلا ضرورت خدا کا
نام لیتے ہیں) اور چوتھا کلمہ سبت کی تعظیم کی بابت ہے جو وجہ نبی سبتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
مقرر ہوئے تھے اور جب گرج و بجلیاں اسرائیل نے دیکھیں تو موسیٰ سے کہا کہ تو ہی اوس سے سنکر ہمکو کہہ ایسا نہو
کہ ہمارے دل پھٹ جاویں تو موسیٰ نے کہا کہ خدا تمہارے امتحان کے لئے آیا ہے خوف نکرو اور خدا نے
کہا کہ تمنے دیکھا کہ میں نے بلندی سے تم سے باتیں کہیں تم روپیہ و سونیکا معبود نہ بنانا یعنی بخاطر روپیہ
و سونیکی تاکہ میرے ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہ پھر جاؤ اور جس جگہ میں اپنا نام ظاہر کرونگا
وہاں میں تیرے پاس آؤنگا یعنی بصورت ختم المرسلین اور تجھے برکت دونگا جسکی تفصیل فصل ۱۸ سفر ثنی
میں ہے کہ ہمارا کلام پیغمبر اسماعیلی کے منہ میں ہوگا یعنی پارہ پارہ جسمیں ہے تنزیلا ممن خلق الارض
والسموات العلی یہ ہے اور مطابق فصل ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ خروج کے طرح طرح کے احکام اترے جیسے فصول
مذکورہ میں مفصل ہیں اور حسب فصل ۲۴ خروج کے موسیٰ سے کہا کہ تو میرے پاس آ اور ہارون اور ندب
و ابیہو اور ہارون اور بنی اسرائیل ستر تن جو تعظیم نبی خاتم کے سبب کہ سبب نبی ہوگئے تھے دور سے
خدا کو سجدہ کریں اور موسیٰ نے احکام خدا سب کو سنائے اور پہاڑ کے نیچے قربان گاہ بنائی اور
بارہ ستون بنائے تب موسیٰ و ہارون و ندب و ابیہو ستر بزرگ اسرائیل کے اوپر گئے اور اسرائیل کے
خدا کو دیکھا اور اوسکے پاؤں تلے جیسے نیلم کے پتھر کی کاریگری اور اوسکی شفافی آسمان کے جرم کیسے تھی
اور اوسنے اپنا ہاتھ اونپر نہ رکھا اور انہوں نے خدا کو دیکھا یعنی بحجاب اور کھایا اور پیا اور خداوند نے
موسیٰ کو کہا کہ پہاڑ پر میرے پاس آ اور وہاں رہ تاکہ میں تجھے پتھر کی دو لوحیں اور شریعت اور احکام
جو میں نے لکھے ہیں دونگا تاکہ تو انہیں سکھلاوے اور موسیٰ اور اوسکا خادم یشوع اوٹھے اور موسیٰ
حسب ارشاد مشائخ کو رکھکے خدا کے پہاڑ پر گیا اور کہا کہ جو کچھ کام پڑے ہارون و حور یہیں ہیں جو
تمہارے ساتھ ہیں تب موسیٰ پہاڑ پر گیا اور بدلی نے اوسے ڈھانپ لیا اور خداوند کا جلال کوہ سینا

اور بدلی چھ دن تک ڈھانپے رہی اور ساتوین روز اوسی بدلی مین سے موسیٰ کو بلایا کہ موسیٰ بدلی کے درمیان چلا گیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا اور چالیس رات دن رہا اور جبکہ حسب درس ۳ فصل مذکور کے موسیٰ خدا پاس گئے تو مطابق آیت ذیل کے ارشاد ہوا وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝ اور کس چیز نے تجھکو جلدی کرائی تیری قوم سے ای موسیٰ کہ میری پاس آیا قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝ موسیٰ نے جواب دیا وہ یہ ہین عقب مین میری اور مین نے جلدی کی ای میری رب تا کہ تو راضی ہو یہ سند نہ جلدی کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر ہوئی کہ موسیٰ کی شتابی سی کیا ہوا الحاصل حسب درس ۵ ۲ تا ۳۱ فصل مذکور احکام کا حکم ہوا جسمین تعظیم سبت و تابوت سکینہ کے بنانیکا ذکر ہی اوسمین بھی دولت اسلامی کی طرف اشارہ ہی جیسے نامہ عبرانیون سے ظاہر ہوا لیکن خدا کے لئے ہر وہ جو زمین مین ہی اور وہ جو آسمان مین ہے موسیٰ کی جلدی مفید نہوئی بلکہ شیطان نے اونکی آرزو کے برآنی مین خلل ڈالا جو مظہر اسم مضل ہی کہ تیس روز کا چلہ چالیس دن کا ہوا چنانچہ فصل ۳۲ خروج مین مذکور ہی کہ قوم نے موسیٰ کی آنے مین دیر دیکھی تو ہارون کے پاس جمع ہوئے اور کہا موسیٰ کا حال معلوم نہین کہ اوسکی نسبت کیا ہوا تو ہمارے لئے معبود بنا کہ ہماری آگے آگے چلین اور در صورت انکار ہارون ہارون کے قتل کے درپے ہوے اور بحالت اضطرار مین ہارون نے اونکا زیور لیا اور سامری کو دیا اوسنے گوسالہ بنایا اور اوسپر عید کرائی تحقیق اوسکی یہ ہی کہ ہارون نے مطابق قرآن کی پہلے تو منع کیا اوسپر بنی اسرائیل نے ہارون کے قتل کا ارادہ کیا اور بحالت اکراہ مین اجرای کلمہ کفر سے کافر نہین ہوتا تا آنکہ عمار یاسر کو اجازت فرمائی گئی کہ اگر پھر اکراہ کی حالت ہو تو اوسی کلمہ کفر کا اعادہ کرنا یعنی بشرطیکہ دل مین اطمینان اسلام ہو اور ہارون نے اسمین اسرائیل کی جماعت کے پراگندہ ہو جانے کا خیال کیا لہٰذا بزار اشخاص بالغین بنی لیوی کے اور اوسنے مبادا جنگ ہو جاوی تو مطابق روایت معالم کی سعید بن جبیر کے ابن عباسؓ سے ہارون نے آگ جلائی اور کہا کہ ڈالو جو کچھ تمہارے پاس ہی تو سبنے ڈالا پس سامری نے زیور آگ مین ڈالا اور خاک پای فرس جبرئیلؑ کی لیکر اوسکی اندر ڈالی کہ گوسالہ

ہو گیا دیکھو معالم التنزیل کو زیر آیت القی السامری میں غرض الحاصل حسب مرقوم فصل ۳۲ خروج کے

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝ اللہ نے کہا

کہ ہمنے آزمایا تیری قوم کو تیرے بعد اور گمراہ کیا اونکو سامری نے مجکو چھوڑ کہ اس قوم گردن کش کو تباہ

کروں اور تجھے امت عظیم بناؤں یعنی اہل اسلام میں داخل کروں یہ کیا شرف کم ہے موسیٰ نے عرض کیا

کہ ای میرے پروردگار تو انکو مصر سے لایا ہے تباہ مت کر آدمی کہیں گے کہ مصر سے لیجا کر تباہ کیا

تو نے ہمارے باپ دادوں سے وعدہ کیا ہے اپنی بڑائی کر نیسے درگذر تو حق تعالی موسیٰ کی دعا سے

اونکی ہلاکت سے باز آیا اور موسیٰ مع دو لوح وعالبا کتاب اسرار موسیٰ و وصیت امر و عہد ضمیر کے

لوٹے تو راہ میں شور سنا تو جانا کہ اسرائیل میں جنگ ہوئی تو یوشع نے معلوم کیا تو دریافت ہوا

کہ مطرب گویوں کی آواز ہے اور جب لشکرگاہ کے قریب موسیٰ آئے تو بچھڑے اور راگ کو دیکھا

تو موسیٰ کا غضب بھڑکا جیسے ارشاد ہے فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ تو

لوٹا موسیٰ اپنی قوم کی طرف جو بنی لاوی تھے غضبناک اسف کرتا ہوا قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ

رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ

غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ۝ کہا ای قوم کیا وعدہ نکیا تہا تمکو تمہارے رب نے

نیک وعدہ کہ تمکو ملک مقدس میں لیجاویگا جیسے آخر فصل ۳۳ خروج میں ہے کیا زمانہ گذرا تمہارے

اوپر یا تمنے ارادہ کیا کہ اوترے تمہارے اوپر خدا کا غضب تو خلاف کیا تمنے میرے وعدہ کو کہ حضرت

ہارون کی طرف متوجہ نہ رہے قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ

زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ۝ انہوں نے کہا ہمنے خلاف کیا

تیرے وعدہ کو اپنی قدرت سے لیکن ہم تکلیف دئے گئے ہیں بوجھ کے اوٹہانیکے جو فرعون کی قوم کے

زیور ہیں تو ہمنے اوسکو ڈالدیا اور ایسے ہی ڈالا سامری نے فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ

خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۥ فَنَسِيَ ۝ پس نکالا اونکے لئے سامری نے

گوسالہ البا جسد کہ اوسکے لئے بچھڑے کی آواز ہے پس انہوں نے کہا دوسری قوموں کے لئے جو طالب

اور کہتے تھے کہ یہ تمہارا الٰہ ہے اور موسیٰ کا الٰہ ہے بھول گیا تو موسیٰ اوسکی تلاش میں گیا ہے اَفَلَا
یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا یَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۝ کیا پس
گوسالہ پرست سمجھتے نہیں کہ وہ نہ لوٹاوے اونکو جواب اور نہ مالک ہوا اونکے لئے ضرر کا درصورت ترک
پرستش اور نہ نفع دی درصورت پرستش بخلاف حق تعالیٰ کے کہ ہر پکارنے والے کا جواب دیتا ہے
جیسے مولوی روم فرماتے ہیں ع آن اللہ اللہ گفتن لبیک ماست ۔ وین سوز و گداز تو پیک ماست
لیکن چاہیے کہ جواب کی طلب کریں وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ یٰقَوْمِ اِنَّمَا
فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْٓا اَمْرِیْ ۝ اور البتہ
کہا ہارون نے اس سے پہلے اے قوم تم آزمائے گئے ہو گوسالہ کے ساتھ اور بدرستی تمہارا رب رحمٰن ہے
پس تابعداری کرو اور اطاعت کرو میرے امر کی قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عٰكِفِیْنَ حَتّٰى یَرْجِعَ
اِلَیْنَا مُوْسٰى ۝ جواب دیا گوسالہ پرستوں نے کہ ہم گوسالہ پر اعتکاف کرتے رہیں یہانتک کہ
لوٹے ہماری طرف موسیٰ یہانتک قتل ایجا عزار بارہ ہزار کا تمام ہوا تو موسیٰ ہارون کی طرف متوجہ ہو
قَالَ یٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ
اور سر و داڑھی پکڑ کے کہا ہارون سے موسیٰ نے اے ہارون کسنے منع کیا تجھکو جب تو نے دیکھا اونکو
گمراہ ہوئے کہ تو نہ پیروی کرے میری آیا تو نے نافرمانی کی میرے امر کی قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ
بِلِحْیَتِیْ وَلَا بِرَاْسِیْ ۚ اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَلَمْ
تَرْقُبْ قَوْلِیْ ۝ ہارون نے کہا اے میری ماکے بیٹے نہ پکڑ تو میری داڑھی اور نہ میرے سر کو میں خوف
کرتا ہوں کہ تو کہے تو نے جدائی کی بنی اسرائیل کے درمیان اور نہ تو نے انتظار کیا میرے قول کو
کہ بجائی وقت موسیٰ نے کہا تہا کہ اصلاح کیجیو پھر موسیٰ متوجہ سامری کی طرف ہوکر قَالَ فَمَا خَطْبُكَ
یٰسَامِرِیُّ ۝ موسیٰ نے کہا پس کیا ہے تیرا حال اے سامری قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ
فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ ۝
کہا سامری نے میں نے دیکھا وہ جو انہوں نے نہ دیکھا پس پھر میں نے ایک مشت خاک نشان

براق رسول یعنی جبرئیل سے تو اوسکو مین نے ڈالا گوسالہ مین ایسے عزین کہا میرے لیے نفس نے یہ اس مقام سے ظاہر ہے جو فصل ۱۳ خروج مین ہے کہ وہ مرد خداشناس تہا قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ أَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ تو موسیٰ نے کہا پس چلا جا کہ تیری یہ سزا ہے حیات دنیا مین کہ تو کہے نہ مس کرو مجہکو یہ عذاب اوسکو دنیا مین لگا کہ جب کوئی اوسکے پاس آتا کہتا کہ مجکو مس نکرو اور سامری دہی بطالیل ہے جسکا ذکر فصل ۹ ۳ خروج مین ہے وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهُ ح اور بد پرستی تیرے لئے وعید ہے یعنی وعید لامساس سے کہ تو نہ ٹلا کرے اوسکو وَانْظُرْ إِلٰى إِلٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ٥ اور دیکھ اپنے معبود کی طرف جسپر تو اعتکاف کرتا ہے البتہ جلاوین اوسکو پہر ڈالون اوسکو چشمہ مین جو پہاڑ سے حسب درس ۲۱ فصل نہم استثنا کے نکلا تہا إِنَّمَا إِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ٥ جز این نیست معبود تمہارا وہ معبود یگانہ ہے جسکی کوئی معبود غیر نہین وسعت رکہی ہر شی کی بنظر علم اور ہی لاوی کو فرمایا کہ کمر باندہو جیسے فصل ۳۲ خروج مین ہے تاکہ گوسالہ پرستون کو جو ہارون کے قتل کے درپی ہوے تہے قتل کرین بالخصوص اپنے عزیز گوسالہ پرست کو تو انہون نے کئی ہزار مرد کے قریب اوس روز قتل کیے اور حسب درس ۲۰ فصل مذکور کے موسیٰ پہر خدا کے پاس گئے اور چالیس رات دن حسب کتاب استثنا کے عاجزی کرتے رہے تو خدا اونپر بڑا غضب مین تہا اور ہارون پر غضب بہڑکا ہوا تہا کہ اوسکو ہلاک کرے مگر موسیٰ کی عاجزی پر دہیان کیا اور خدا ہلاکت سے اونکی درگذرا اور اوس بچہڑے کو آگ مین جلاکر خاک کیا اور اوسکو چشمہ کے پانی مین جو پہاڑ سے نکلتا تہا بہا یا اور اوس چشمہ کا پانی گوسالہ پرستون کو پلایا اور مطابق درس ۳۴ خروج کے کہا کہ مین اپنے مطالبہ کے روز اونکی خطا کا مطالبہ کرونگا یعنی زمانہ بخت نصر و باشیا تین مین الحاصل گوسالہ پرستون پر دو باجب درس ۳۵ فصل ۳۲ خروج کے پڑی اور آیندہ جو گذرا کہ موسیٰ کو خدا الواح پہر مطابق اول کے دی گئین جسکے کلمہ دوم مین ذکر اسلام ہے اور چوتہا کلمہ خاص اجابت سبت مین ہے جو خاص دولت اسلامی کو دی

اور سوا اسکے کہ موسیٰ سے چہرہ کی رویت کی درخواست کی جو فصل ۳۴ خروج و فصل نہم استثنا

مین مفصل ہی کہ صندوق عہد وغیرہ سامری بت اور کی بت جو بن یہودا نے بنائی اور اوسکو

حکمت خدا کی عطا کی كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ ج اسکی مثل

ہم پڑھین تیرے اوپر خبرون گذشتہ سی تاکہ سند ابتین ہو جو اوائل سورت مین مذکور ہی کہ ہم نے اسلئے

تیرے اوپر نازل قرآن نہین کیا کہ تو دکھ مین پڑے وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِن لَّدُنَّا ذِكْرًا ۵۲

مَّنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ۝ خَالِدِينَ فِيهِ ۖ وَسَاءَ لَهُمْ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا لا اور لائے ہم تیرے پاس اپنی طرف سے ذکر یعنی قرآن جو اوس سے اعراض کرے

تو وہ اوٹھاوے گا روز قیامت بوجھ ہمیشہ رہنے والا اوس بوجھ مین اور برا ہے اونکے لیے بروز قیامت

ہمراہ برداشتن یہ بوجھ یہ مقام سوال ہے کہ کب تک بلا حساب و کتاب آدمی بعد از مرگ رہینگے تو

ارشاد ہے جس سے یہ سوال رفع ہو جاوے کہ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ

زُرْقًا ۝ يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ۵۲ جسدن کہ نفخ کیا جاوے صور مین

اور جمع کرین گنہگارون کو اوسدن ازرق چشم مشورت کرین نہ ٹہرے تم مگر دس روز بعد مرگ کے

ع

نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ہم داناتر

ہین جسبکہ کہونگا کامل عقل نہ ٹہرے تم مگر ایک روز اور ادنیٰ جو زیادہ کامل عقل ہو کہی کہ نہ ٹہرے

مگر ایک ساعت جیسے دوسرے مقام پر قرآن مجید مین ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ ارواح کفار کو بعد از

شام مرگ تا صبح قیامت ایک ساعت ہو جسمین اونکو عذاب کا پیش ہونا دریافت ہوا اور اسی

جز جزکو یہ مقام بھی دریافت کا ہے کہ ایسی بڑی شئے جیسے پہاڑ ہے اوسکا کیا حال ہوگا تو ارشاد ہے

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝

لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۝ اور سوال کرین تجھسے پہاڑون سے تو جواب دے کہ پھیلا دے

اوسکو میرا رب پھیلانا پس چھوڑے موضع پہاڑون کو برابر اطلس تو دیکھے اوس مین کجی نہ اونچائی

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ

إِلَّا هَمْسًا ۝ اوس دن وہ پیروی کرین اسرافیل بلانے والے کی جبکہ وہ ہلاوے استخوان
وسیدہ وغیرہ کو نہ کجی ہو کسی کو اوس داعی کے لیئے اور جب دوزخ ہون تو خوف سے ذلیل
ہون اونکی آوازین رحمٰن کے لیئے پس تو نہ سنے اون کفار سے جو آجکی روز سرکش ہین مگر آواز
باریک جیسے اونٹ کے پانو رکھنے کی ہوتی ہے نرم زمین مین اور کفار جو اپنے بتون کو شفیع سمجھتے تھے
اونکو کلام کا ہرگز اذن نہووے اوس پر فرماتا ہے يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ
لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝ اوس دن نہ نفع دیگی شفاعت مگر اوسکو جسکے لیئے رحمٰن نے
اذن دیا ہو اور راضی ہوا ہو اوسکے لیئے قول لا اله الا الله سے یعنی مشرک کی شفاعت نہو بلکہ
لا اله الا الله کے معتقد کی ہو اور کوئی کہے کہ معدوم کی تمیز کیسے ہو کہ نفع ہو سکے فرمایا زندہ
ہوا جو دنیا مین تہا ارشاد ہے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ
بِهِ عِلْمًا ۝ رحمٰن جانے وہ جو اونکے روبرو ہے عالم دنیا کو اور وہ جو اونکے پیچھے آنیوالا ہے
آخرت کا عالم نہ احاطہ کرین ساتھہ اوسکے براہ علم کہ پہلے ہی پیدایش سے الله کو علم ہر ایک شی کا تہا
جبکہ اشیا کے خارج مین آثار ظاہر نہو تھے وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۝ وَقَدْ
خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ اور ذلیل ہون اوس روز کفار کے منہ اور زیان کار ہووے جو کرے
ظلم کہ اوسکے ساتھہ اعمال نیک نہون وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ
ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ۝ اور وہ جو کرے نیک کام اور وہ مومن ہو تو نہ خوف کرے زیادہ گناہ کی
اور نہ کمی اعمال حسنہ کی کیونکہ کراما کاتبین بدستور عمل تحریر کرتے ہین اور سادہ ایمان جسمین نیک
اعمال دوسرے نہو وگرچہ دوسری برا اعمالی زیادہ ہو تو اوسکا لا اله الا الله کہنا سبب
غالب ہو جاوے کہ وہ ورود جہنم سے تکلیف پاکر یا شفاعت جنت مین جاوین وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ
قُرْآنًا عَرَبِيًّا اور جیسے سورت پر اونکی زبان پر نازل ذکر کیا ویسے ہمنے نازل کیا ذکر حدیث
موعود کو قرآن عربی کرکے تاکہ تو سمجھے وہ سمجھاوے وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ
يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝ اور لوٹا دین ہم وعید تاکہ وہ شرک سے تقوی کرین یا پیدا

او سکو نصیحت اور حکمت اللہ پاک نے قرآن نازل کیا اور جو لوگ خدا کو معطل سمجھیں کہیں کہ
موت سے اوسکو کیا تعلق ارشاد فرماتا ہی کہ حسب وقوع اونکے خیال کے خلاف ہو فَتَعٰلَى اللّٰهُ
الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ تو بزرگ و عالی ہے بادشاہ حق خیالات ملحدین وکفر سے جو قرآن کے منکر ہیں
وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ
عِلْمًا ۝ اور جبکہ قرآن کا نزول خدا کی طرف سے ہو تو تعجیل کر قرآن کے ساتھ پہلے اسکے پوری
کیجاوے تیری طرف اوسکی وحی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبل از اتمام وحی اوسکی یاد کا قصد
کرتے اور کہہ کہ اے میرے رب زیادہ کر مجھکو علم پس تعجیل بری شے ہے تو قبل از وقت کام کرنے سے
عادت بری ہے اسپر آدم کا قصہ بیان کرتا ہے کہ آدم سے کہا گیا تھا کہ درخت حیات ساتویں ہزار میں
ظہور پاویگا اور تو تعجیل بالطبع رہ اور شریعت کا پاس مت چھوڑ پس شیطان نے اوسکو بہکایا کہ
ممانعت کے درخت شریعت کی وجہ یہ ہے تا کہ تو درخت حیات کو نہ پہونچے جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَآ
اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۝ اور عہد کیا ہے آدم کی طرف پہلے سے ع
کہ ساتویں ہزار کو مبارک کیا جسمیں درخت حیات ظاہر ہو کہ عبارت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے
پس وہ بھول گیا اور نہ پایا اوسمیں عزم کہ جب شیطان نے کہا کہ تم درخت شریعت سے اسواسطے
منع کئے گئے ہو کہ درخت خلد تک نہ پہونچو پس وہ اس امر کو بھول گئے کہ درخت خلد تو ساتویں ہزار میں
اوگے گا اس مقید ہوئی درخت شریعت سے کب اس مدت سے پہونچ سکتے ہیں لو درخت شریعت کے
پاس بھی جیا چاہے اسکے قصہ کی تفصیل ابتدا سے فرماتا ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ۝ اور یاد کر جبکہ ہمنے فرمایا ارباب ملاء اعلی حیوانات جاندار ہیں
کو تعداری کرو آدم کی تو سب نے تعداری کی مگر ابلیس نے انکار کیا فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا
عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ۝ پس ہمنے فرمایا اے آدم
یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے پس نکالے تم دونوں کو جنت عدن سے تو تو شقی ہو جاوے
اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝

تحقیق نہ ہوگا ہو جنت عدن طائف ہیں کثرت میوون سے اور نہ برہنہ ہو کہ برہنگی کی حقیقت
شریعت سے دریافت ہوتی ہے نہ پیاسا ہو نہ میوون کے سبب ہے نہ مالش آفتاب سے گرم ہو
کثرت درختون جنت عدن مثل طائف کو اور تو درخت شریعت نیک و بد کی بہچیان سے علحدہ
رہنا جیسے مفصل معدۂ دوم وسورۂ بقر میں گذر گیا فَوَسْوَسَ اِلَیْہِ الشَّیْطٰنُ قَالَ یٰاٰدَمُ
هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا یَبْلٰى تو وسوسہ ڈالا شیطان نے آدم کی طرف
کر کہا اے آدم کیا بتا دون تجھکو ہمیشگی کا درخت اور ملک کہ نہ تمام ہو تو درخت نیک و بد کی پہچان سے
سعید ہو جاؤ فَاَكَلَا مِنْهَا پس کہایا ان دونوں نے کہ سعید بشریعت ہو کر اور درخت حیات کے
سالوین ہزار مین ظہور کرنا تہا وہ بہول گئے پس سعید بشریعت کر کے حوا سے حرمت کرائی کہ سانپ
وسانپ جنتی تہا آگر ہوئی صورت پر اونکے پاس شیطان آیا حالانکہ اونکی شریعت میں مثل شریعت
عیسوی مدار رہبانیت تہا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ
الْجَنَّةِ ز وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝ پس ظاہر ہوئے اونکے لئے اونکی عضو نہانی اور لگے ڈہانپنے
اوپر انجیر کے درخت کی جنت عدن سے پتے کہ جوڑے چوڑے ہوتے ہیں اور عصیان کیا آدم نے کہ پابند
شریعت ہو کر حرمت کی حوا سے تو شریعت کی مخالفت مین اونسے غوائب ہوئے کہ جنکا نام عدو الشیطان
رکہا پس عصیان کے بعد ارشاد ہوا کہ کم رتبہ ہو جاؤ جیسے سورۂ بقر مین مفصل گذرا پس آدم نے
عجز وزاری کی تو حق تعالی اونکے عصیان سے درگذرا جیسے فرماتا ہے ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ
عَلَیْهِ وَهَدٰى پہر بعد عصیان کے جو آدم نے توبہ کی تو برگزیدہ کیا اوسکے رب نے پس توبہ قبول
کی اور پہر کر چمڑے کے کپڑے پہنائے اور ہدایت کی اور آدم درخت شریعت سے واقف ہو گیا تہا اور
خدا کو بستا منظور تہی مبادا زندہ رہے اور درخت حیات کو پکڑ کے سا تویں ہزار مین تا کہ حکم ہوا قَالَ اهْبِطَا
مِنْهَا جَمِیْعًۢا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۝ خدا نے فرمایا انکو اے آدم و حوا اور شیطان جنت سے
کہ بعض تمہارا بعض کو دشمن ہو اور درخت حیات کی نگاہبانی کے لئے کروبیہ مقرر ہوئے یعنی جو
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شمشیر سے حفاظت کریں اور درخت حیات کو مقرر کیا کہ میں او حضور

صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے عامل تبھی کرو یہ ہوت وہی ارشاد ہے فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّیْ
هُدًى ۵ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۵ پس اگر آوی تمھیں ہدایت یعنی
ہدایت قرآنی جو جڑ ہے ہر نیک و بد کی پہچان کا ہے پس جو پیروی کرے میری ہدایت کی پس نہ گمراہ ہو
دنیا مین نہ شقی ہو آخرت مین وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا
اور جو اعراض کرے میری ذکر یعنی ہدایت قرآن سے تو تحقیق اوسکے لئے تنگ عیشی ہے کہ شمشیر کی وجہ سے
وہ تباہ ہو وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۵ اور چونکہ شریعت کو اوسنے دنیا مین نہ دیکھا تو ہم حشر
کرین اوسکو روز قیامت اندھا قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا
وہ کہی اے رب کیوں مجکو حشر کیا تو نے اندھا اور مین بینا تھا قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا
فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى فرماوی اللہ ایسی ہی آئین تیرے پاس ہماری آیات
پس تو اونکو بھولا ویسے ہی آج کے روز تو جزای فراموشی دیا گیا کہ عدم شناخت شریعت مصطفوی سے
وہ اندھا ہی دنیا مین پس سزا اوسکی قیامت مین اندھا ہونا ہے وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ
اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ۵
اور ایسی ہی ہم جزا دین اوسکو جو اسراف کرے کہ شرک کرے اور نہ ایمان لائے اپنے پروردگار کی
آیات پر اور البتہ عذاب آخرت سخت ہے و پائدار تر جسکو انقطاع حسب دلالت آیت لٰبِثِيْنَ فِيْهَآ
اَحْقَابًا لا یذوقون فیھا بردا ولا شرابا انقطاع نہین الحاصل کفار کو تعلیم قرآن
بطور مناسب درکار اور کفار کو تنگ عیشی ہزار رنج مین ہوتی ہے تو اوسپر [illegible] اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ
كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّاُولِي النُّهٰى ۵ آیا پس نہ راہ بتلائی اونکو کہ بہت سی ایسی قرون کو پہلے اونکے ہلاک کیا
جنکے مسکنون مین اہل مکہ چلتے ہین سوداگری کے واسطے ہوئی بتحقیق اسمین البتہ نشانیان ہین عقل
والون کے لئے کہ جیسے انبیا کی مخالفت مین وہ تباہ ہوئے کہ اہل مکہ بھی مخالف ہین سو تباہ ہونگے
اور وہ جو شتابی کرتے ہین جواب فرماتا ہے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا

وَّاَجَلٌ مُّسَمًّی ٥ اگر نہوتا وہ کلمہ جو بابت فتح بدر کے بعد ایک سال ہجرت کے قصص آلم السجدہ
میں گذرا تیرے رب سے البتہ ہوتا عذاب لازم اور میعاد معین مقرر ہی خلاف اوسکے نہوتا فَاصْبِرْ عَلٰی
مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ
اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی ٥ پس صبر کر اوسپر جو کہتے ہیں
بابت کہین اور تسبیح کر یعنی نماز پڑھ اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی بفاتحہ کتاب پہلے طلوع آفتاب
فجر کی نماز اور پہلے غروب آفتاب کے عصر کی اور شب کی کناروں میں یعنی مغرب عشا کی اور دوسری پس تو
نماز پڑھ اور اطراف روز میں ظہر کی امید کہ تو راضی ہو شفاعت کبریٰ کے ساتھ اس مقام میں حنفیہ کا قول
بابت نماز فجر و عصر کی بڑا قوی ہے کہ طلوع آفتاب اوسوقت میں ہوتا ہے جبکہ اوسکا اول کنارہ دکھنے لگے
اور غروب اوسوقت کہلاتا ہے جبکہ کل غروب ہوجاوے پس فجر کی نماز قبل طلوع اس آیت سے
لازم ہے اور عصر کی اوسوقت تک درست کہ کل غروب ہوجاوے اور قرآن یقینی متواتر ہے اور روایات
احاد ظنی ہیں یقینی کی مقابل ظنی کا اعتبار ساقط ہوتا ہے وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا
بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ۬ لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ
خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ٥ اور ہرگز مت کھول اپنی دونوں آنکھوں کو اوسکی طرف جسکے ساتھ ہمنے کفار کو
برخوردار کیا ہے قسم قسم کی اونسے رونق دنیا کو تاکہ فتنے میں ہم ڈالیں اونکو کہ قرآن کے منکر
ہوں اور بد تر تباہ ہوں اور تیرے رب کا رزق بہتر و پائدار ہے اون خلفا وغیرہ کو جنکا ذکر مفصل
سورۂ شوریٰ میں آتا ہے وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا ؕ اور حکم کر اپنے اہل
اہل اسلام کو نماز کے ساتھ وہ حکم جہاد پر صبر کر اور کفار کی برخورداری دیکھکر دل کا للچانا بچاہئے
اس نظر سے کہ اگر بہتر ہوتا وہ ہمارے پاس ہم غریبوں کو دیتے بدان نظر فرماتا ہے لَا نَسْـَٔلُكَ
رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی ٥ تجھسے نہ مانگیں ہم روزی تو نکو روزی
ہم تجھکو خود روزی دیتے ہیں و آخر انجام تقویٰ کے لئے ہے جو شرک سے بچتے ہیں اونکی فتح ہوتی ہے
وَقَالُوْا لَوْلَا یَاْتِیْنَا بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اور کہیں کافر کیوں نہیں لاتا ہمکو آیت فتح اپنی

رب نے پروردگار سے اَوَلَمْ تَأْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ کیا نہ آیا اونکو بینہ اوسکا
جو صحف اولی مین ہی کہ بعد ایک سال ہجرت کے فتح موعود ہی اگر وہ کہین کہ ہم پہلے قرآن کی اگر ناحق تھی
تو تباہ کیون نہوی جواب فرماتا ہی وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُمْ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا
لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَذِلَّ وَنَخْزَىٰ
و اگر ہم اونکو ہلاک کرتے عذاب کے ساتھ قبل قرآن کے نزول کے تو کہتے کفار قیامت مین کیون نہ بہیجا تو نے
ہماری طرف رسول کہ پیروی کرتے تیری آیات کی قبل اسکے کہ ہم ذلیل و رسوا ہون لیکن بعد رسول کے بہیجنے کے
درایا جاوی کہ تمنے جو رسول کو نہ مانا تو تباہی تمہاری لابدی ہی و اگر کافر کہین کہ اسکو بہی ہم دیکہین گے
جواب فرماتا ہی قُلْ كُلٌّ مُتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ
وَمَنِ اهْتَدَىٰ کہ فرما ہر ایک انتظار کرنے والا ہی تو تم انتظار کرو تو جلد جانوگے کون راہ درست میں اور کون ہدایت یافتہ ہی

سورۂ انبیا مکیہ ہی مشتمل ہی سات رکوع و ایکسو بارہ آیت پر

اس سورت مین چودہ سوالونکے جواب مین جیسے مذکور ہونگی اور پہلی سورت کا آخر انتظار فتح اہل اسلام و شکست
کفار مین تہا جو توحید و نبوت کے منکر تہے حالانکہ حساب سے ولادت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا ہی
شاخ یازدہم رومیہ بر تطبیق فصل نہم ۲ و ۷ و ۸ دانیال وغیرہ کی مطابق ہی اور اونکی شکست بعد ایک سال
ہجرت کی جو فصل ۲ یشعیا مین لکہی ہی قریب آگئی اور اس سورت مین بہی اوسکا بیان بطور پیشین گوئی ہی
تو اس سورت کو طٰہٰ کے پاس رکہنا مناسب ہوا اور اس سورت مین بہت وجود نکے دلائل مین جنکا ذکر آتا ہی
تو بعد بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ کے فرماتا ہی

اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ

حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ ٥ قریب ہو گیا آدمیون کے لئے اونکا حساب بابت
ولادت اونکی نبی کے پانسو سے بیس مین ہزار ہشتم آدم مین واد نکے منکرونکی ہلاکت کے لئے جو روز تعظیم
جمعہ اور ماہ ہشتم رجب ہی اونکا ظاہر ہے کہ ساتوین ہزار مین ولادت اونکی نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی
مقرر کی ہی اور قوم یہود سے وہ دریافت کرتے رہتے اور فصل ۲۱ یشعیا کے کتاب مین شکست سرداران

الجزء ۱۷

بھی قیامت بعد ایکسال ہجرت کے لکھی ہوئی ہے اور وہ غفلت میں اعراض کرنیوالے ہیں حساب سے
جو صحف اولیٰ میں ہے مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ
يَلْعَبُونَ ۝ لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۝ نہ آئی اونکے پروردگار سے کوئی نصیحت نئی مگر اوسکو انہوں نے
سُنا اور وہ لعب کرتے اوس ذکر سے کہ کیسا حساب خدا کو نبی بھیجنے سے کیا علاقہ ہے تمام جہان
اوسکا کھیل ہے جسکا جو دل چاہے سو کرے اس حالت میں کہ لہو کرنیوالے ہیں اونکے
دل کہ بعض ملایکہ کو پوجتے ہیں اور بعض زمینی اشیاء کو پوجتے ہیں پھر قرآن کی بابت غالبًا منتظر دستی
جواب کے سرگوشی کی جیسے فرمایا ہے وَأَسَرُّوا النَّجْوَى ۝ الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَٰذَا إِلَّا
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۝ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ۝ اور پوشیدہ سرگوشی کی اون
لوگوں نے جنہوں نے ظلم کیا کہ اپنے نبی کو نہ مانا نہیں ہے یہ مگر تمہاری مثل بشر تو صریح یہ شعبدہ ہے
کہ ہم اور تم برابر کے ہیں آیا پس تم مانو شعبدہ کو اور تم دیکھتے ہو کہ یہ شخص کھاتا پیتا ہے اور کوئی قدیم
نہیں ہماری شامل پیدا ہوا حالانکہ کتب سابقہ میں لکھا ہے چنانچہ فصل ۳۳ سفر ثنی میں ہے کہ خدا
آویگا سینا یعنی مکہ میں تو کیسے کہا تا کہا دین او حقیقت نبی سے آشنا نہو کہ اوس ذات مقدس کی
نسبت دونوں طرح کے وعدہ ہیں کہ بنظر حقیقت وہ روح اعظم ہیں کہ مظہر تام اوسکے ہیں اور بنظر ظاہر
فصل ۱۸ سفر ثنی میں مثل موسی اور بنظر ظاہر پسر عبد اللہ و پوتی مثولا یعنی شیخ شیبہ جیسے فصل ۴۲
یشعیاہ کے میں قَالَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
فرمایا کہ میرا رب جانے گفتگو کو جو آسمان میں ہے اور زمین میں ہے کہ عالم ارواح بلندین مظہر اتم روح اعظم ہیں
اور عالم شہادت میں پسر عبد اور تا یعنی عبد اللہ جیسے فصل ۴۲ یشعیا سے گذرا پس کہا نا بینا
منافی نہیں اور شعبدہ ہے قرآن کو کہا بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بعض کافروں نے کہا بلکہ
یہ خواب پریشان ہیں بَلِ افْتَرَاهُ بعض نے کہا بلکہ قصدًا افترا کیا ہے قرآن کو خدا پر بَلْ هُوَ
شَاعِرٌ ۚ بعض نے جو عبارت قرآن عمدہ دیکھی کہا بلکہ شاعر ہے اور اگر نبی ہے فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ
كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ۝ پس چاہیے کہ لادے ہمارے پاس آیت عظیم جیسے بھیجے گئے پہلے رسول اوسکی

باعث کہ اوسکی فتح ہوگی جیسے فصل ۱۲ شعیا وغیرہ میں ہے اب جواب کی طرف توجہ فرماتا ہے
مَا آمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ۝ نہ ایمان لائے
پہلے انکے کوئی قریہ آیت سے جسکو ہمنے ہلاک کیا پس وہ کیا ایمان لاوینگے اور جواب بشریت
فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ
إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ اور نہ بھیجے ہمنے پہلے تجھسے رسول مگر مرد کہ وحی کرتے ہم اونکی
طرف سو تم دریافت کرو اہل ذکر سے تحقیق کے لیئے اگر تم نہ جانو اور وہ کہتے تھے کہ یہ کہانا کہاتا ہے
اوسکا جواب فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ۝
اور نہ کیا ہمنے انبیا کو جسد کہ نہ کہایا کریں اور وہ نہ ہمیشہ رہے یہ بات کہ آیت ہلاکت کی طلب مین
شتابی کرتے ہیں پہلے انبیا کا حال دریافت کرو کہ انجام کار ہلاکت آئی ہے نہ ابتدا مین جیسے
فرماتا ہے ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنَاهُمْ وَمَنْ نَشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ۝
پھر ہم نے سچا کیا اونکے لیئے وعدہ کو تو اونکو اور جنکو ہمنے چاہا کہ وہ ایمان اونپر لائے تھے بچایا اور
ہلاک کیا ہمنے مسرفون کو جو حد سے درگذری تھے پس تمکو آیت ہلاکت سے کیا فائدہ اور آیت
صحت نبوت صریح نزول قرآن ہے ہزار ہفتم وجود آدم میں جسکی وجہ سے روز جمعہ اونکو تمام معظم تہا
کہ ساتوان روز ہے اور روز ہفتم کی تعظیم اون یہود مین بالخصوص جنسے تم دریافت کرو تو وہ
بہت کچھ ظاہر کرینگے پیغمبر اسماعیلی تیراہ ہفتمی امی کی موںہہ مین ہمارا کلام ہوگا پارہ پارہ جسکی مقابل
دوسرا دعوی مشترک نہ لا سکیگا اگر کوئی دعوی نبوت کا کریگا اوسکی پیشین گوئی الٹی ہوگی اور دعوے
رسالت پر برباد دیگا جیسے فصل ۱۸ استثنا مین ہے پران نظر فرماتا ہے لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ
كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ البتہ نازل کی ہمنے تمہاری طرف کتاب آیت ثبوت
ہزار ہفتم وجود آدم مین جسمین تمہارا ای بنی قیدار ذکر ہے کہ اگر ایمان لاؤگے ملکوں کی بادشاہ
دنیا مین ہوگے اور آخرت مین فلاح یاب کیا تم تعقل نکرو اور اپنی ہلاکت چاہو وَكَمْ قَصَمْنَا
مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝ اور بہت سے

ع

قریون کو جنکے زیروزبر کیا کہ وہ ظالم تھے اور پیدا کیا ہمنے بعد اونکے دوسری قوم ویسے ہی تمہارا
حال ہوگا پس کیون اپنے پاؤن میں کلہاڑی مارتے ہو فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا
يَرْكُضُوْنَ ۝ پس جب انہون نے دریافت کی ہماری عذاب کی سختی ناگہان وہ اوس عذاب سے
سرعت کرنے لگے انبیا کی طرف اور حالت یاس کا ایمان معتبر نہین اسواسطے اونکو فرمایا گیا -
لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ اور
نہ سرعت کرو انبیا کی طرف اور لوٹو اپنی اوس مالداری کی طرف جسمین تم تھے اور اپنی مسکنونکی
طرف امید کہ تم سوال کیے جاؤ قیامت مین اور اب تمہاری تباہی کا وقت ہے قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ
اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ انہون نے کہا ای افسوس ہمکو ہم تھے ظالم فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ
حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝ پس ہمیشہ اونکی یہی پکار تھی یہانتک کردیا اونکو منقطع
بیخ مردہ جیسے حاصور وغیرہ ہرگز خصوصیت اہل حاصور کی اسمین نہین اور جواب اونکے قول لعب کا
فرمایا ہے کہ کیا حساب ہوگا جب سب جہان اللہ کا کھیل ہے نبی کی کیا ضرورت ہے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ اور نہ پیدا کیے ہمنے آسمان و زمین اور اونکا مابین کو لعب کرنیوالے
بلکہ اپنی جود کے مطابق اونکی امکان کی اونکا اعیان علم حق سے متعین ہوئی اور اوسکی مطابق وہ
مجعول بجعل مرکب ہوئی کہ اونکا اعیان مرتب الآثار خدانے کردیا اور اونکا اعیان کی موافق کوئی نبی ہوا
کوئی ولی کوئی منکر اسکے بعد جزا و سزا مقرر بروز قیامت یہ جواب اونکی لعب کا ہوا اب اونکی لہو کا
جواب ہے جو ملائکہ وغیرہ کو پوجتے جیسے ہنود کہ ان بتون کی پرستش مین لیسے لہو ہوئی مین لَوْ اَرَدْنَآ
اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ اگر ارادہ کرتے ہم کہ پکڑ لین
لہو تو پکڑ لیتے لہو اپنے پاس سے نہین مین ہم لہو کرنیوالے جو ہمارے پاس ہے اور تمنے ویسے ہی انہون پکڑا
پس اونکو بت بنانی بیفائدہ پس بتونکی پرستش بے سود اگر بت پرستی درست ہوتی تو بت پرستون پر
اہل حق کو غالب نکرتا کہ العاقبۃ للمتقین قضیہ مشہور ہے جیسے ارشاد ہے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ
عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝

کرے کہ اوسکو ہر طرح کا ظہور ظاہر کرنا ہے اور جسمین جس صفت کا ظہور ہو اوس صفت سے وہ موسوم ہوتا ہے جیسا
یعنی جس سے کہ وہ متصف ہون تو جسمین ایمان قایم ہے وہ مومن ہے اور جسمین کفر قایم ہے وہ کافر ہے
اور مطلق متصف بکفر نہین ہوسکتا اسیر بادہ ایمان لاؤ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِھَۃً
بلکہ کر لیے انہون نے اوسکے سوا معبود قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ ج فرما لاؤ تم اپنی برہان دوسرے
معبودون پر کہ اونکی پرستش راہ سری ہے ھٰذَا ذِکْرُ مَنْ مَّعِیَ وَذِکْرُ مَنْ قَبْلِیْ بَلْ اَکْثَرُھُمْ
لَا یَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ فَھُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۵ یہ توحید ذکر ہے اوسکا جو میرے ساتھ اہل اسلام ہین
اور ذکر ہے اوسکا جو انبیا مجھسے پہلے تھے پر اہل کا ایمان سلادین بلکہ اکثر اونکے نہ جانین حق کو کہ توحید
کیا شے ہے پس وہ اعراض کرنیوالے ہین ۵ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ
اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۵ اور نہ بھیجا ہمنے تجھسے پہلے کوئی رسول مگر وحی کی
ہمنے اوسکی طرف کہ نہین ہے کوئی معبود غیر انا کے تو انا کی عبادت کرو کہ اعرف تر معارف ہے جیسے فصل
وہ خروج موسی سے ظاہر ہے اور بعد کو حضرات انبیا و رسول اوسکو مانتے آئے اور پہلے رسولون کا حال
فرمادیگا اور جب انانیت حق ہر انا مین جلوہ گر ہے اور مراد پیدایش جن و انس سے عبادت ہے جسمین انکی
نیستی و اثبات حق ہو بصورت آزادی ہے پس غلام بنانا بے سود ہے بلکہ مضر اور ظاہر ہے کہ انا مطلق کا
ولد ناممکن ہے تو وہی قابل پرستش ہے اور کفار ملائک کو بیٹیان کہتے اونکا حال فرماتا ہے وَقَالُوا
اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا اور کہا خدا نے پکڑا رحمن نے فرشتون کو ولد ساده سُبْحٰنَہٗ ط
بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ ۵ لَا یَسْبِقُوْنَہٗ بِالْقَوْلِ وَھُمْ بِاَمْرِہٖ یَعْمَلُوْنَ ۵ پاک ہے اللہ اتخاذ
ولد سے اور فرشتے اللہ کی بیٹیان نہین بلکہ وہ بندے ہین مکرم نہ سبقت کرین اوس پر قول سے اور وہ اوسکے
امر کے ساتھ عمل کرین تو کفار کی شفاعت وہ کبھی نکر اوین یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ
وَلَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَھُمْ مِّنْ خَشْیَتِہٖ مُشْفِقُوْنَ اللہ جانتا ہے اونکے روبرو
اور اونکے بعد آنیوالا ہے اور نہ شفاعت کراوین شافعین مگر اوسکے لیے جس سے اللہ راضی ہے اور وہ اوسکے
خوف سے ڈرین وَمَنْ یَّقُلْ مِنْھُمْ اِنِّیْٓ اِلٰہٌ مِّنْ دُوْنِہٖ فَذٰلِکَ نَجْزِیْہِ جَھَنَّمَ کَذٰلِکَ

نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ؏ اور جو کہے اونمین سے مثل شیطان کی کہ مین الٰہ ہون اوسکے سوا پس اوسکو ہم جزا دین جہنم جو اوسکی لائق ہو ایسے ہی جزا دین ظالمون کو جو اونکو پوجین یا وہ پوجین آسمان کے تارون اور زمین کی اشیاء کو تو فرماتا ہے اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰہُمَا کیا وہ اپنی بزرگون سے نہ سنین اور نہ جانین وہ لوگ جو کفر کرین کہ آسمان والی تارہ و زمین تہے وہ ملا وابستہ تو اون دونون کو جدا کیا دریا وہ پوجین میکائیل کو جو مینہ کا واسطہ ہے تو فرماتا ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ط اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۵ اور ہر شیٔ زندہ کو کیا ہمنے پانی سے نہ میکائیل نے جو ہمارا حکم ہوا اور اپانی پچانہ لائین تبا ہی زندہ و مردہ ہوگا سبز زندہ اور خشک مردہ ہے دریا کافر پوجین پہاڑون کو و پتہرون کو تو ارشاد ہے وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِہِمْ ص اور کئے ہمنے زمین مین پہاڑ کہ جہاں کی تمہارے اوپر کہ زمین کا مادہ اوسکی حرارت سے ابلا کر پہاڑ بنادی تا کہ زمین حصہ پانی سے بلندی اختیار کرے و پانی مین تمکو نہ لے بڑ دریا کافر گہاٹیون کو پہاڑ کی پوجتے ہین تو ارشاد ہے وَجَعَلْنَا فِیْہَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّہُمْ یَہْتَدُوْنَ ۵ اور کئے ہمنے پہاڑ و نکی گہاٹیون کو راہ بامید اسکے کہ راہ چلین نہ آنکہ اونکو پوجین دریا کفار آسمانی اشیاء کو پوجتے ہین تو ارشاد ہے وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ج اور کیا ہمنے آسمان کو سقف محفوظ شیاطین کے صعود سے کہ زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین شہاب کی کثرت ہوئی اور کافرون کو سبب اسکا بعثت حضور صلے اللہ علیہ وسلم دریافت ہوا وَّہُمْ عَنْ اٰیٰتِہَا مُعْرِضُوْنَ ۵ اور کفار آسمانی آیت سے غافل ہین دریا کافر آفتاب یا ماہتاب کو پوجتے ہین اور کوئی دن سکے دیوتا تے ہین اور کوئی رات سکے تو ارشاد ہے وَہُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّہَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ ۵ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کئے رات و دن و آفتاب و ماہتاب کہ ہر ایک اپنی مدار پر سیر کرین برسون کا حساب دریافت ہو بالخصوص ہزار شتم قمری آدم کا جسمین ختم المرسلین علیہ السلام کی ولادت ہو اور سنہ ہفتم شمسی پانشیں نوشیروانی کی مدت سے ولادت حضور خاتم المرسلین

دریافت کرو اور تاکہ فصول اربعہ یا ثمانیہ کا بندوبست ہو کہ زمین اوسکے گرد سیر کرتی اور چاند کی
حرکت سے زمین پر روشنی مناسب طور پر ہو اور شمس کی فطرت کے گرد کی گردش سے جو چوبیس ہزار
سال میں پوری ہوتی ہے بڑے بڑے واقعات ظاہر ہوں وہ کل مسخر ہیں خدا کے تو وہ قابل پرستش نہیں
جس سے اللہ پاک سے قرب حاصل ہو مخفی نہ رہے جبکہ کفار کو فضیحت کامل ہوئی اور جواب نہ آسکا
تو بعض نے کہا کہ حضور مدعی نبوت کو اوسکے کام پر اونکے باپ بھی جوان مر گئے ہیں یہ بھی جوان حوادث
زمانہ سے مر جائینگے جیسے سورۂ طور میں ہے تو تسلی کے لئے ارشاد ہوا وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ
قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۝ اور نہیں کی ہمنے کسی بشر کے لئے تجھسے پہلے
ہمیشگی یہانتک کہ مسیح بھی مر کر زندہ ہو کر چالیس روز حواریوں پر ظاہر ہو کر اوٹھائے گئے اور ادریس
و الیاس و خضر نے بھی موت کا مزہ چکھکر زندگی دوسری بار پائی پس اگر تم مرو تو کیا وہ ہمیشہ
رہینگے اور صاحب روز ہای قدیم ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بنظر اپنی بار زکے ہو کر دفع غم کی
ورنہ دنیا میں ارشاد ہی كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے اب
دیکھنا چاہئے کہ نیکی کی گیند کون لیجاتا ہے سو نیک و بد جوں ہیں بیا پدر بخشک آنکس کہ گوی
نیکی برد یہ امور طبیعیہ سب کو لازم ہیں یہانتک کہ مسلمانوں کی فتح و شکست تک ہوتی ہے چنانچہ
فرماتا ہے وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ اور ہم آزماتے ہیں تمکو اے
اہل اسلام شر و خیر کے ساتھ بڑی آزمایش کہ ضعف حالی اہل اسلام سے کافر خوش کریں اور تم ہماری
طرف رجوع کئے جاؤ چنانچہ کفار نے ٹھٹھا کیا جیسے فرماتا ہے وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا
إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ
هُمْ كَافِرُونَ ۝ اور جب تجھے دیکھیں وہ جنہوں نے کفر کیا نہ پکڑیں تجھکو مگر ٹھٹھا اور کہیں کیا یہی ہے
جو مذمت کرتا ہے تمہاری معبودوں کی اور وہ رحمن کی یاد داشت سے جو قرآن ہے کفر کریں چنانچہ
کفار کہتے کہ شرک کو ہمیں منع کرتے ہیں اور آپ اللہ کو ساتھ رحمن کے معبود ہونیکے قائل ہیں چاہئے
جسکو اللہ کہتے ہیں اوسی کو اہل اسلام رحمن کہتے ہیں کہ کثرت اسمائی مسمی میں کثرت لازم نہیں آتی اور

طلب کرین عذاب کی جلدی خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ سَاُورِیْکُمْ اٰیٰتِیْ
فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ پیدا کیا گیا انسان عجلت سے کہ ہنوز آدم مین سانس پورا نہ آیا تہا وہ
کہڑا ہونے لگا وہی صفت اوسکی اولاد مین آئی اور جلد دکہلاؤنگا تمکو اپنی آیات پس عجلت کرو
کہ وہ فتح بدر وغیرہ ہے کہ وہ دلیل قیامت ہے وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝
اور کہتے ہین کافر کب ہوگا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو فرماتا ہے لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا حِیْنَ لَا یَکُفُّوْنَ
عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ کاش جانین
کافر اوس وقت کو کہ نہ روکسکین اپنے منہون سے آگ مجاہدین کی شمشیر کے مارے جاؤ وقت اور اپنی
پیٹہون سے پکڑے جاتی وقت بدر مین اور نہ وہ مدد دیئے جاوین فتح مکہ کے وقت ہود سو تو
عذاب کے وعدہ کی نسبت شتابی نکرین کہ وہ آنیوالا ہے بَلْ تَأْتِیْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا
یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ بلکہ آوے عذاب یا روز انکو ناگہان جبکہ انکو خیال
شکست نہو تو نہ طاقت رکہین وہ اوسکی روکنے کی اور نہ مہلت دیئے جاوین بابت فتح مکہ کی جیسے
ابوسفیان کی معرفت مہلت انہون نے چاہی اور منظور نہوئی ان فتوحات کی نسبت جنکی تاویل
اس وجہ سے کی جو ذیل مین تسلی فرماتا ہے کہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِکَ فَحَاقَ
بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور البتہ ٹہٹا کئے گئے رسول پہلے تجہسے
پس لوٹ پڑی وہ شی جسکے ساتہ ٹہٹا کرتے تہے اون لوگون پر جو ٹہٹا کرتے تہے پس وہ جو اہل مکہ ہیں
وعید مین جنپر وہ ٹہٹا کرتے ہین آنیوالی ہین قُلْ مَنْ یَّکْلَؤُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ
فرما کون روکیگا تمکو رحمن سے رات مین جبکہ مکہ مین لشکر اسلام پہونچی اور دن مین جبکہ بدر مین جنگ ہو
آیا کہین گے تو ہم نہ کہین گے بَلْ هُمْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے
اعراض کرنیوالے ہین اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا یا انکے الٰہ ہین کہ باز رکہین
انکو عذاب سے سوا کے ہمارے کوئی نہ ہو سکتا نہین جیسے فرماتا ہے لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ
وَلَا هُمْ مِّنَّا یُصْحَبُوْنَ ۝ وہ اپنی نفسونکی نصرت کی طاقت نہ رکہین اور نہ وہ ہماری عذاب کے

منع کرین جیسے روز فتح مکہ ثابت ہوا کہ بت توڑ ڈالے گئے اور کفار کو اوسسے مدد نملی ذکر وہ کہین کہ
بتون نے ہمکو اور ہماری آبا کو برخوردار کیا ہی کہ اس عمر کو پہونچے تو اوسکو کیسے نہ پوجین جو ہی
ہماری مدد کرکے غلبہ دین سگے ارشاد ہی کہ انہون نے تمکو برخوردار نہین کیا نہ وہ تو اپنی نصرت پر
قادر ہیں بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ بلکہ برخوردار کیا ہمنے
ہمنے اونکو اور اونکے آبا کو یہانتک کہ دراز ہوئی اونپر عمر رہا تمکو غلبہ ہونا مسلمین کے مقابل یہ محض خیال ہے
اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ
کیا نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کی اطراف کو کم کرتے ہین کہ اسی طرح شمال اہل کتاب کفر سے تائب ہوکر
کہ مین اکثر ایمان لائے ہین آیا وہ ایسی صورت مین وہ غالب ہونگے ہرگز غالب نہونگے اور جبکہ یہ ظاہر ہے
کہ ہر موعودہ کی موافق ہوا چلا جاتا ہی تو جانو کہ موعودہ وحی ہی اللہ کی طرف سی بدان وجہ فرماتا ہی
قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ڮ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاۗءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ
فرما اور نہیں ہے میں تمکو ڈراؤن وحی کے ساتھ اور نہین سنتے بہرے پکار کو جبکہ ڈرائے جاوین تو کافر ہیں جو
اوسکو سمجھے اوس بہرے کی مثل ہین وَلَىِٕنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ
يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ اور اگر اوسکو لگی بڑی لو تیری رب کے عذاب کی یعنی فتح مکہ مین
تو کہیں ای ہمکو افسوس کہ درستی ہم تھے ظالم چنانچہ اوسوقت قومین کی قومین ایمان لائین —
وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَـيْـــًٔا اور رکھین ہم اعمال کی وزنون کو
عدالت سے بروز قیامت پس نہ کم کیا جاوے کوئی نفس کچھ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِـبِيْنَ ۝ اگر ہو رائی کے دانہ کی برابر عمل لاوین ہم اوسکو اور کافی ہین
ہم حساب کرنیوالی مخفی نرہی کہ اس مذکور مین چند دعوی ہوی ایک قرآن کا وحی ہونا جو لست پر
نازل ہی دوسری بت پرستی کی مذمت تیسرے انبیا کے وعدون کا سچا ہونا چوتھے مقابلین انبیا کی
تباہی پانچوین باوجود انبیا کی عظمت کے دنیا کی کامون مین مارہنا اور پیشہ کرنا چھٹے انبیا کو حاجت
آزمایش مین صبر کرنا ساتوین انبیا سے کفار کی بربادی ہونا اور کفار کے ٹھٹھے و انکار سے غصہ نہونا آنحضرت

حق تعالیٰ کے مغربوں کو وعدہ دربنگ بریامیں نکرنا نویں آپ سے کفار کا ایمان لانا ضرور نہیں
دسویں قیامت کا آنا ضرور بات سے ہے گیارہویں حق کا غالب ہونا کہ اہل اسلام میں خدا کی بادشاہت
ہوئی جس سے باطل کا دماغ ٹوٹا جاوے گا بارہویں عذاب اہل تکذیب در رنگ سے کیوں آیو الا ہی پر ہو تیرھویں
کہ کفار مکہ جو طرح طرح کی مخلوق کو دیوتے وہ باطل اونکا محض تراشیدہ خیال ہے اور حق واحد کی
پرستش لازم چودھویں وحدت قدیم سے دریافت کرتے ہو ہر ایک کا جواب ارشاد ہے پس باکاس
میں جیسے یہودی کے بہکاو سے وحی کی نسبت جو کوئی کہی کہ بشر پر اللہ نے کچھ نازل نہیں کیا تو جواب
اون دعویٰ کا ارشاد ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاۗءً
وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝
اور البتہ دی ہمنے موسیٰ ہارون کو توریت کہ وہ فرقان ہے حق و باطل میں اہل کتاب کے لئے اور
روشنی ہے یعنی پیشین گوئی کرتی ہے مثل موت سی اور اسماعیلی کی اور یاد داشت اون اہل تقوی کی جو
جو ڈرتے اپنے رب سے بغیب کتاب اور وہ قیامت سے خوف کیا ہوا ایں کیونکہ یہاں کلام آخر میں ہے
دیکھو اس مقام پر فصل ۳۳ سفر ثنی کو وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ
مُنْكِرُوْنَ ۝ اور یہ ذکر مبارک قرآن ہے جسکو ہمنے نازل کیا ہے جیسے فصل ۲ خروج میں
موعود ہے کہ میں جہاں ایسا نام ظاہر کرونگا میں تیرے پاس آونگا اور برکت دونگا اور فصل ۱۸ استثنا
میں برادران اسرائیل یعنی اسماعیلیو نکی ہی کے منہ میں خدا کا کلام ہوگا آیا پس تم اوسکے لئے منکر ہو
تو یہود سے تم سنتے ہو دو سرکت پرستی کی مذمت کا حال تم اسی خدا سے ابراہیم کے قصہ سے دریافت
کرو چنانچہ فرماتا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ اور البتہ دیا ہمنے ابراہیم کو
اوسکا رشد پہلے موسیٰ سے وہ رشد اور کلدانیوں سے ہجرت کرنا ہے اسی قصہ کی طرف فصل ۱۱
تکوین میں اشارہ ہے لیکن جہالت سے اگر کوئی قصہ دین کو قوم یہود سے انکار کرے اور کہے کہ توراۃ میں
یہ قصہ نہیں تو فرماتا ہے وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ اور ہیں ہم اوسکے ساتھ واقف جسکی سند موکلان ہیں
سکیا ابراہیم کا فصل ۱۱ تکوین میں ہے جیساکہ اوس رشد کی تفصیل فرماتا ہے اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ

قومه ماهذه التماثيل التي انتم لها عاكفون جسوقت کہا ابراہیم نے اپنے
باپ تارح کو اور اپنی قوم کو کیا ہیں یہ تماثیل جنپر تم اعتکاف کرتے ہو اور یہ جمع ہے تمثال کی
تماثیل یعنی شکل تصویر ہے قالوا وجدنا اباءنا لها عابدين قوم نے کہا ہم پائی ہیں اپنے
باپون کو اونکے لئے عبادت کرنیوالے قال لقد كنتم انتم واباؤكم في ضلال مبين
ابراہیم نے کہا البتہ تم و تمہارے باپ دادی گمراہی ظاہر مین تھے عجب آیا قوم کو ان کہنا جراءت
کہ حق ہماری پرستش جرات قالوا اجئتنا بالحق ام انت من اللاعبين قوم نے
جواب دیا کیا تو لایا ہمارے پاس حق بات کے ساتھ جسکی عبادت کرین یا تو لعب کرنیوالوں مین سے ہے
کہ تماثیل پر تسخر کرتا ہے قال بل ربكم رب السموات والارض الذي
فطرهن ابراہیم نے کہا کہ یہ معبود قابل عبادت نہین بلکہ قابل عبادت رب تمہارا ہے
آسمان و زمین کا رب جسنے اونکو پیدا کیا کہ اوسکی انانیت ہر انا کی ساتھ ہے بدان نظر فرما کر
وانا على ذلكم من الشاهدين اور مین اوسپر شاہدون مین سے ہون و من عرفت
نفسه فقد عرفت ربه اس مقام سے ہے اور بتونکی پرستش سے ضرر ہے کہ خدا سے آدمی دور رہتا ہے
پر اونکی قوم اسکو نہ سمجھی اور بدستور بت پرستی مین مشغول رہی اور اوس قوم مین کوئی عید تھی انہون نے
کہا کہ ابراہیم کو عید مین لیچلو کہ اوسکی کھیل تماشہ مین مجھے مانوس ہونگے تو اوس وقت مین ہمارے
معبودونکے ساتھ انس پیدا ہوگا کہ صحبت کے لئے تاثیر بڑی ہے پس جب کچھ راہ چلے اور کافرونکی
طرف سے دیکھا اپنی جان کو ڈالدیا اور کہا کہ مین بیمار ہون مین نہین چل سکتا اور بیمار اسکی تاویل
کہا کہ اونکی شرکت مین دل اونکا درست نہین والا تھا تو قوم نے کہا کہ بتون کو بھوگ لگا دینا جسکو
موجب تبرک سمجھتے ہو ابراہیم نے اونسے کہا کہ تالله لاكيدن اصنامكم بعد ان
تولوا مدبرين اور قسم ہے خدا کی البتہ مین مکر کرون تمہارے اصنام سے بعد اسکے یہان
تم پھر دو پیٹھ اور وہ ایک ترتیب سے رکھی ہوئی تھی کہ دروازہ کے سامنے بڑا بت ہبل تھا غالبًا
شبیہ اول ہابیل کی صورت اور چارون طرف اوسکی چھوٹی چھوٹی بت رکھے تھے تو ابراہیم بھوک کے لئے

کہانا نیگے اور سب کے آگے گیا اور استہزا سے کہا کہ تم کیوں نہیں کہاتے یہان متعارف نے کہالے جو کچہ
اور جواب نہ دیا تو ابراہیم نے کہا جواب کیون نہیں دیتے امید ہے کہ دونکی ساتھ لو توڑ و سارا
ہی تہے توڑ دی اور سپہر جو بدستی فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ تو کر دیا اونکو ٹکڑی
ٹکڑی مگر اون کے بزرگ بیل کو کہ اوسکی ناک کاٹی جو سخت ذلت کی نشانی ہے اور یہ مکر اسلئے کیا
سر دہرتا ہی لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ۝ امید کہ وہ رجوع اللہ کی طرف لاوین اور کہا عید سے
لوٹے اور رسم ہے کہ بت پرست جب کہیں جاکر پہر وتی میں تو اپنی بتون کی سلام کو آتی ہیں جب
وہ لوٹے تو بت خانہ کا یہ حال دیکہا قَالُوا مَن فَعَلَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ
لوگون نے کہا کسنے یہ کیا ہماری معبودونکی ساتہ کہ وہ ہے ظلم کرنیوالون میں سے قَالُوا سَمِعْنَا
فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ سنے والون نے ابراہیم سے جو مقولہ لاکیدن
کہا سنا تہا کہا کہ ہمنی سنا ہے جوان عظیم کو کہ اونکا ذکر کرتا تہا کہ کہا جاوی اوسکو ابراہیم جو لقب کو ابراہیم
مشہور ہو گئی تہا جیسے اصل نام عیسی کا یسوع ہے کہ عرب میں عیسی کہنے لگے قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ
أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ قوم نے کہا بلاؤ ابراہیم کو کہنے والو نکو روبرو تا کہ
کہ گواہی دین اور دروغ و صحت اونکی کلام کی ظاہر ہو کہ آدمی آنکہ کی شرم سے جہوٹ کم
بولتا ہے چنانچہ یہ مثل ہے دروغ ثم پر ہم بر ردی تو پس ابراہیم بلائی آئی قَالُوا أَأَنتَ فَعَلْتَ
هَٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ قوم نے دریافت کیا کیا تو نے یہ کیا ہماری معبودون کی
ساتہ قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِن كَانُوا يَنطِقُونَ ۝ ابراہیم نے
جواب دیا میں نے نہیں بلکہ اونکی بڑے نے یہ کیا ہے کہ تم دریافت کرو اگر وہ بولتی ہوں ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ ابراہیم نے دروغ نہ کہے مگر تین وہ ذات حق کے مقدمہ میں کہ
بیمار ہوں اور بڑے نے چہوٹون کو توڑا ہے اور ایک اپنی بی بی سارا کی نسبت کہ یہ بہن ہے کیونکہ
مصلحت کے واسطے تہے جیسے لوگوں نے بہت کچہ اصل مصلحت کو لئی کیا ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از
فتنہ انگیز قول سعدی مشہور ہے گو اس حقیقت کی خوبی جو فتنہ انگیز ہیں سمجہیں فَرَجَعُوا إِلَىٰ

فَقَالُوْٓا اِنَّکُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ پس رجوع ہوے اپنی جانون کی طرف تو کہا بیر پرستی ظلم
کرنیوالے ہو تو نکی پرستش مین اپنی نفسون پر ثُمَّ نُکِسُوْا عَلٰی رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ
سابع
مَا هٰٓؤُلَآءِ یَنْطِقُوْنَ ۝ پہر اوندہے ہوے اپنی سرون پر کہا کہ اے ابراہیم تو نے جانا کہ یہ نہین
بولتے تو کیسے ہم اونسے دریافت کرین قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُکُمْ
شَیْـًٔا وَّلَا یَضُرُّکُمْ ۝ اُفٍّ لَّکُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ
ابراہیم نے جواب دیا کہا پس تم عبادت کرو سواے خدا کے ایسی شی کی کہ نہ نفع دے تمکو حالت پرستش
مین اور نہ ضرر دے تمکو حالت عدم پرستش مین اُف ہے تمہارے لئے اور جسکو تم پوجو سواے خدا کے
آیا تم تعقل نکرو وگر وہ کہتے کہ ہم وجہ مطلق کی عبادت اس صورت سے کرتے ہین پس اول تو غیر خود
ذات حق کی نہوی تو اس صورت سے خود کو جو قریب ترین ہے چھوڑ کر دوسرے کی عبادت کرین جو
بے سود اور پہر اس صورت مین آیا کوئی کمال کو پہونچا ہرگز نہین وگر کوئی کہے کہ ہم تصور اہل کمال کا
اس صورت سے کرتے ہین اور عبادت خدا کی کرتے ہین جیسے مرشدون کا تصور ہمارے اہل کمال مین
جاری ہے تو کہا جاوے کہ اول صورت جس سے بنائی جاتی ہے اوسکا اثر دل ہوتا ہے پس سنگین صورت سے
بجز سنگینی کے اور کیا دل مین پیدا ہوا اور کوئی اس صورت سے حقیقت کو نہین پہونچتا اور اونکی
ہلاکت انبیا کے مقابل مین اول دلیل ہے اونکے بطلان پر پہر ابراہیم کے مقابلون کو توڑا تہا اسنے
پہرا قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ۝ انہون نے کہا ابراہیم کو
جلاؤ اور نصرت چاہو اپنے معبودون سے اگر تم کرنیوالے ہو پس ایک مکان حکم بادشاہی سے
بنایا گیا تیس گز لمبا اور دس گز چوڑا اور اوس کے دس گز اوپر چارون طرف کو خشک لکڑیا ٹہونکی
بنائی گئے اور بادشاہی حکم سے ہر شخص نے اونمین ہیزم جمع کین اور سات دن تک آگ جلائی جبکہ
خوب جلکر روشن ہوگئی تو اوسکا زبانہ اسقدر ہوا کہ وسط مین اوسکے کسیکی طاقت نہ تہی کہ ابراہیم
کو اوسمین ڈالین تو اوسوقت شیطان کی تعلیم سے جو کسی خبیث آدمی کی شکل پر آیا ہو ڈہینکلی بنائی گئی
اور اوسمین ابراہیم کو مغلول و مشدود کرکے بٹہایا اوسوقت آسمان و زمین اونپر روئے کہ اے پروردگار

اگر ابراہیم کو آگ جلا دیگی تیرا نام زمین پر کوئی نہ لیگا تو حکم کر کہ ہم اوسکی مدد کرین تو خدا نے
فرمایا کہ نہین ہے اوسکے لئے کوئی معبود غیر میرے مین اوسکا الہ ہون اگر وہ تجسے مدد چاہے تو دو وگر
نچاہے تو مین جانون اور وہ جبکہ ارادہ اونکے ڈالنے کا آگ مین ہوا پانی کا خازن آیا کہ مین مدد
کردون ابراہیم نے کہا مجھکو حاجت نہین پھر خازن ریاح نے کہا وہی جواب پایا بالآخر جبرئیل
نے کہا تجسے چاہ ابراہیم نے کہا تیری طرف مجھکو حاجت نہین تو جبرئیل نے کہا کہ خدا سے چاہ
فرمایا کہ اوسکا علم مجھکو کفایت کرے میری سوال سے مخفی نرہے کہ حالت سالک مختلف ہوتی ہے کہ
کبھی خدا کی ہی سپرد ہوتا ہے اور کبھی بحکم خدا دعا کرتا ہے جیسے خود ابراہیم نے دعا کی ہے ولد کی طلب مین
لکھا ہے کہ ہر شی آگ کا اطفا کرتی تھی مگر گرگٹ مخفی نرہے کہ گرگٹ نفس کی صورت ہے کہ ہمیشہ رنگ
بدلتا ہے اس مقام سے وزغ کے مارنیکا ثواب شریعت مین مقرر ہے یعنی جبکی یہ صورت ہے اوسکا مارنا
اسقدر بڑی ثواب کا باعث ہو یعنی نفس کا الحاصل جبکہ ابراہیم نے خدا کی علم پر اپنا کام سپرد کیا
حق تعالی کا ارشاد ہوا قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ فرمایا
یعنے ای آگ تو ہوجا سرد و سلامت ابراہیم پر پس حق تعالی نے ابراہیم کے انس کے لئے فرشتہ بھیجا
اور لباس حریر لایا اور سات دن اوس آگ مین سلامت رہے کہ آگ پہول مثال ہو گئی جیسے جانیال
کے لئے آگ ہے شہر تاریخ حسب اونکی کتاب کی فصل سوم و ششم کی ہوگئی تہی اوسوقت نمرود جو نسل نمرود
کوش سے تہا اوس آگ کا تماشا دیکہہ رہا تہا تو چار ہزار گاؤ کی اوسنے قربانی کرائی پر ابراہیم پر ایمان
نلایا تو آتشکدہ اور کلدانیون سے ابراہیم سلامتی سے اور ہجرت کی لئے مع اپنے باپ تارح و بھتیجے لوط
و بی بی سارا کو حاران کی مملکت مین جو کردستان مین ہی چلے تو نمرود نے اونکی طلب مین لشکر بھیجا
کہ حق تعالی کی قدرت سے مچہر و ن نے اوسکو تباہ کیا جیسے مشہور و معروف ہے اور غالبًا اشارہ اوسکی
طرف ہے جو ارشاد ہے وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ اور ارادہ کیا
نمرودیون نے ابراہیم کے ساتھ مکر کا پس کیا ہمنے اونکو زیانکار اور ابراہیم حاران مین پہونچے
اور حسب فصل ۱۱ تکوین کے حاران برادر ابراہیم حسب درس ۲۸ فصل ۱۱ تکوین کے آتشکدہ اور

کاہدا ئیوں میں جل گیا اور حاران ابراہیم کا خسر بھی تہا کہ اوس وقت مین اس قسم کے
نکاح درست تہے جیسے مادر موسیٰ مساۃ یوکبد عمران پدر موسیٰ کی پہوپہی تہین اور تارح
باوجود اس انکار کے دیکہنے کے بہی کافر رہی تو خدا نے ابرام کو آزمایا کہ اپنے باپ و
قرابت داروں کے گہر سے ہجرت کر تو ابرام نے ہجرت کی اوس وقت حسب فصل ۱۲ تکوین کے
تارح کی عمر ۲۰۵ سال کی تہی اور ابراہیم کی عمر ۷۵ سال کی تہی اور تارح نے دوسو پانچ برس کی
عمر مین وفات پائی ہے اور حضرت ابراہیم کو حسب درس دوم و سوم فصل مذکور کے دولت اسمٰعیل
و دولت اسحاق کا وعدہ ہوا پس اوّل ممالک مقدس مین آئے اور کعبہ شرقی لونکی بنیاد ڈالی کہ
مردوں مین اونکے ساتہہ سوای لوط کے دوسرا کوئی تہا بران نظر فرمایا ہے وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا
إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ اور نجات دی ہمنے ابراہیم کو مع لوط کے اوس
ارض مقدس کی طرف جسمین ہمنے برکت دی عالموں کیلئے پہر ممالک مقدس سے مکہ مین آئے اور حج کعبہ
مسعود ہی کیا اور مذبح بنایا اور دعا ابی لقب کی نسبت کی اور مصر کو گئی اور شاہ مصر نے اپنی بیٹی ہاجرا
ابراہیم کی سپرد کی اور وہان تعمیر کعبہ مسعودی مکہ مین جو واقع ہے آئی اور اسلامیونکی نسبت دعا کی
اس سے عمرہ کی بنیاد ہوئی اور پہر وہان سے ممالک مقدس میں گئی اور لوط علیہ السلام سدوم و عمورہ
کو گئے اور ابراہیم ممالک مقدس مین رہے اور اولاد کی دعا کی اور وعدہ عام اولاد کا ہوا جنمین تم کا
بنی قطوراہ اولاد عیفا بن مدین کی اولاد بہی آگئی اور لوط کی قوم کی بابت قصہ ہوا کہ شاہ سدوم
ممالک ایران مین پکڑا آیا اور ابراہیم نے جہاد کر کے شاہ و لوط کو خلاص کرایا اور قصر سیجو دراصل
نبی صالح ہین ملاقات ہوئی انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور نکی نسل مین ہونیکی دی
اور حضرت ابراہیم کے ۸۶ مین حضرت اسمٰعیل حسب وعدہ پیدا ہوئی اور بڑی قوم کی مبارکبادی
نسل اسمعیل مین دی گئی اور وعدہ اسحاق بہی ہوا بالآخر حسب فصل ۲۱ تکوین کے ابراہیم کی صد سالہ
عمر مین اسحاق پیدا ہوئے اور ونکی اولاد مین یعقوب ہوئے چنانچہ فرماتا ہے وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ
وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً اور بخشا ہمنے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب کو زیادہ کہ سب کے بعد

ابراہیم کے اسحاق ہوئے اور اسحاق کے نسل میں یعقوب ہوئے اور یعقوب کے ۱۵ کے بعد ابراہیم
کے وفات ایک سو پچھتر سال ہو کر فرمائی جیسے فصل ۲۵ تکوین سے ظاہر ہے وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝
وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ
وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝ اور کیا ہم نے ایک
ابراہیم و اسحق اور یعقوب کو نیکوکار اور کیا اونکو سردار کہ ہدایت کریں ہمارے امر سے ختم المرسلین
کی نسبت اور وحی بھیجی ہم نے اونکی طرف نیک کاموں کی اور اوسمیں سے برپا رکھنے نماز و دینے زکات کی
اور تھے وہ ہمارے لئے عبادت کرنیوالے پس اس مقام سے کہ ابراہیم اہل مکہ کے جد مقدس تھے
اونکی تعلیم ظاہر ہوئی جو توحید خدا اور مذمت بت پرستی تھی اور اثبات نزول کلام خدا بشر پر کی
ظاہر ہوا جو پہلا امر ہے وہ ہی دریافت ہوا اب تیسرے امر کی نسبت فرماتا ہے کہ خدا کے وعدے راست
ہوتے ہیں اگرچہ تھوڑی دیر ہو اوسکا پہلے سے انکار کریں چنانچہ فرماتا ہے وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ
عِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ
سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝ اور دیا ہم نے لوط کو حکم حق و باطل میں فیصلہ کرنیوالا اور علم نبوت اور نجات
دی ہم نے اوسکو اوس قریہ سے جسکے لوگ خبیث باتیں کرتے تھے کیونکہ تھی وہ قوم فسق کرنیوالی کہ دونکو تباہ کیا
وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور داخل کیا اوسکو اپنی رحمت میں کہ
ع ۵
وہ ہے صالحین سے اور چوتھے امر کی نسبت فرماتا ہے کہ انبیا کے مقابل تباہ ہوتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے
وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝
اور بچایا ہم نے نوح کو جبکہ پکارا نوح نے پہلے ابراہیم و لوط سے بابت شکایت قوم کی تو ہمنے اوسکو نجات دی
اور اوسکے اہل کو بڑی کرب سے وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا
قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اور اوسکی مدد کی اوس قوم سے جنہوں نے ہماری
آیات کی تکذیب کی کہ وہ تھی بد قوم تو غرق کیا ہمنے اون سب کو پانچویں امر کی نسبت دنیاوی امور میں
اونکے تعلق کا بیان کرتا ہے تا آنکہ اجتہاد میں خطا تک ہو جسی ہوئی ہے جسکو اللہ نے معاف کیا ہو اور پادشا

اور کارخانہ ہونا منافی نبوت نہیں تاکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بابت سوداگری اعتراض
کیا جاوے تو ارشاد ہو وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ اور یاد کرو داوٗد و سلیمان کو حکم و علم نبوت
اِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ جبکہ حکم کرتے تھے انگور کے درختوں کی بابت جیسے عبد اللہ بن عباس و
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ جبکہ پہر
جر گئیں اوسمیں قوم کی بکریں تو داوٗد نے حکم کیا کہ صاحب زراعت کو بکریں دلائی جاویں وگر کوئی
کہے کہ کتاب عہد عتیق میں یہ قصہ نہیں ارشاد ہے وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ ۝ اور ہم ہیں انکے
حکم کے گواہ کتب حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ احاطہ والوں پر دن میں نگہبانی ہے
اور جو شب میں مواشی فاسد کریں اوسپر ضمان ہے لیکن صاحب بکریوں والوں نے مرافعہ سلیمان
کی طرف کیا فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ ج اور ہمنے سمجھا دیا سلیمان کو کہ زراعت سے جو پیدا ہو بکریوں کے
بچے ہیں وہ اہل زراعت کو دیجاویں اور بکریں بکری والوں کی رہیں اسکو داوٗد نے پسند کیا
وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا اور ہر ایک کو اونکی دیا ہمنے حکم و علم اور وہ جو ابوہریرہ نے روایت
کی کہ دو عورتیں تہیں جنکے ساتھ دو بیٹے تہے اور آیا بہیڑیا اور ایک کی لڑکی کو لیگیا پس ایک نے کہا
تیرا بیٹا لیگیا دوسری نے کہا تیرا بیٹا اور محاکمہ داوٗد کے پاس لیگئیں تو داوٗد نے بڑی کے لئے
حکم کیا اسکا مرافعہ سلیمان کے پاس چہوٹی نے کیا تو سلیمان نے حکمتاً چہری طلب کی تاکہ اونکے
روبرو بچہ چیرا جاوے کہ نصف ایک کو اور نصف دوسری کو دیا جاوے تو جسکا بچہ نہ تہا وہ اس حکم پر
راضی ہوئی اور جسکا بچہ تہا وہ اس حکم پر شفقت کی نظر سے راضی نہوئی تو سلیمان نے جانا کہ بچہ
چہوٹی کا ہے یہ بہی ممکن ہے کہ فصل یہ سلاطین اول کا قصہ دوسرا ہے جو داوٗد کی وفات سے دوسرے سال
ہوا ہے شاید داوٗد نے حکم بڑی کو دیا ہو اور سلیمان کے مرافعہ میں یہ حکم فرمایا ہو اس مقام پر یہ کہنا بہی چاہئے
کہ باوجود داوٗد کی اجتہاد میں خطا ہوئی پس نبوت بشریت کی منافی نہیں ہم دیکہنا چاہئے کہ باوجود
جلالت قدر نبوت داوٗد کے اوس بڑے قصہ کو جو ابی سلوم بن داوٗد کا داوٗد کے ساتھ واقع ہوا کہ
جس سے داوٗد بہاگے بہاگے پہرے کہ کسی جگہ پر ٹہر نہ سکتے تہے کہ اکثر ممالک داوٗد کے اوپر ابی سلوم قابض

ہوگیا تھا وبالآخر مارا گیا اور وہ بڑی بڑی پہاڑ مثال ابوسلوم کی مشیر اپنی سرداروں کی ساتھ داؤد کے
تبعدار ہوئے پس یہ دنیاوی امور نبوت کی مخالف نہیں دیکھو کتاب شموئیل دوم کو تفصیل کے ساتھ تو
ارشاد فرماتا ہے آیۂ پیشہ زرہ بنانیکا کرنے کہ نبوت و پیشی کی منافی نہیں چنانچہ ارشاد ہے وَسَخَّرْنَا
مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ اور مسخر کیا ہمنے داؤد کے
ابوسلوم کی مشیر پہاڑ مثالوں کو کہ تابعداری کریں اپنی باوقار سرداروں کی ساتھ اور تیم ہم کر ہوا کی
فصل ۲۲ دانیال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پتھر آسمانی فرماتا ہے جو پہاڑ ہوگیا جیسے دولت
آسمانی قائم ہو اور لغت میں طیر کے معنی جیسے اڑنیوالی جانور کے آتے ہیں ویسے باوقار کے دیکھو دشمن جنگ
فصل ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ تا آخر سموئیل دوم کو کہ داؤد کے ساتھ ساری امیر دشمن ہوگئی تھے جبکہ داؤد ابوسلوم
سے دوری جا رہے تو خدا تعالیٰ ہی کی قدرت ہے وہ تبعدار ہوئے پھر داؤد کے پیشہ کا ذکر فرماتا ہے
اور یہ ظاہر ہے کہ نبوت پیشہ کرنیکے مخالف نہیں وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ اور تعلیم کیا ہمی
اوسکو لباس زرہ کو تمہاری لئے کہ اہل روم کے پاس زرہ اوسی صنعت سے تہی اور پہلے داؤد سے زرہ نہ تہی
لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ○ تاکہ وہ حفاظت کرے تمہاری تمہاری
لڑائی سے پس تم شکر کرو کہ نبی پر پیشہ سے اعتراض نکرو اور سلیمان کا کارخانہ دنیاوی غور کیا جاوے
لیکن خدا تعالیٰ اسے غفلت بچالیے ○ چیست دنیا از خدا غافل بدن نہ قماش و نقرہ و فرزند و زن
چنانچہ فرماتا ہے وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا
فِيْهَا ۚ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ○ اور مسخر کیا ہمنے سلیمان کے لئے ریح تند کہ چلتی اوسکے حکم سے
اوس زمین مقدس کی طرف جسمیں ہمنے برکت دی ہے اور ہم ہیں ہر شی کے ساتھ عالم یعنی اور ریح کا زور سے
مسخر ہونا کنایہ ہے زیادہ شوکت سے جو اونکی سلطنت زمین مقدس میں تہی نہ علی العموم یہانتک کہ انکی
عروج سلطنت میں ملک سبا کہ جو عرب یمن ہے نہ جانتے تھے اور درس ۲۲ فصل اول کتاب اول سلاطین میں
آنکی تخت کی طرف اشارہ ہے شہر اڈیسہ کرکے جسکا نام تہا اغلب کہ ہنڈولہ جو ہوا ان کی ترکیب تہی وہ
حکمت سلیمانی سے کی گئی تہی اور کابل کا ملک جو درس ۱۳ فصل نہم سلیمان میں لکھا ہے وہ ملکات افغان کا

کابل نہیں بلکہ یعنی عراب مین کے ہی جو زمین کنعان مین ہی اور سلیمان کا تسلط کفار شیاطین
مثال پر جو تہا اوسکی نسبت فرماتا ہی وَمِنَ الشَّيَاطِينِ مَنْ يَغُوصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ
عَمَلًا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ ۝ اور بعض کفار مثل شیطان غیرہ قوم کے
بیرونی سے وہ تہی جو غوطہ لگاتی دریا مین اسکو واسطے تاکہ موتی وغیرہ نکالین اور کرتے دوسرے
کام سوای اسکے اور تھی ہم اوسکے نگہبان مراد دریا سے دریای قلزم ہے جیسے درس ۲ فصل نہم اول
سلاطین مین ہی اور اجنہ دوسری جو وہ ہمکو دیکھین اور ہم نہ دیکھین وہ بہی سلیمان علیہ السلام کے
تابع تہی جیسے حدیث بخاری کی مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شب جن کو پکڑا کہ ستون
تستلی سے اوسکو باندہنا چاہا مگر دعای سلیمانؑ کی یاد کرکے اوسکو چہوڑ دیا قدرت حق خدا کی مخلوق
کسی اہل نیچر نے احصا کیا ہی کہ اپنی نہ دیکھنے سے وہ انکار پر کر باندہتا ہی اور انجیل سے تو بہت کچھ ظاہر کہ
مسیح کے حواری وخود مسیح جن اوتارتے تہے اب جتنے امر کی طرف متوجہ ہوتا ہی کہ ہنگام آزمایش مین
انبیا کو صبر درکار ہی تو ایوب کا قصہ سناتا ہی وَأَيُّوبَ اور یہ جانتے تہے ایوب بن عوض بن ناحور
بن تارح کو اور اوسکو طرح طرح سے بہت آزمایا پر اوسنے کبہی قضا کی خدا کی شکایت نکی اور ہرگز
متوجہ دوسری طرف نہوے گو مقتضی کی شکایت بہت سی خدا تعالی سے کی کہ مجکو یہ تکلیف ہی
اور یہ بہی دوسرے سے نکی کہ صبر مین شکایت دوسرے سے کرنی قبح کرتی ہی پر جس سے تکلیف پہنچے
اوسکو حکم کی شکایت نکی جاوے اور اوس سے اپنی تکلیف عرض کرنا نہایت پسندیدہ ہی یہی کتاب
ایوب سے ظاہر ہے جو بیالیس فصل پر مشتمل ہی ناواقف اس تحقیق سے اونکی کتاب کو دیکھکر شبہہ
کرتا ہی کہ ایوب صابر اس کتاب کی مطابق نہ تہے بلکہ شاکی تہے واوسکے تراجم بکثرت موجود ہین حاجت
تحریر قصہ جداگانہ کی نہین اور ایوب نے اس عہد بلا مین کسی دوسری متعین شے کی طرف توجہ نکی
بلکہ ہویت غیبیہ باطن کی طرف توجہ رکہی اور نیز اس عہد بلاؤن مین باوجود تکالیف کی اظہار کے
تکلیف کو مرفع کی درخواست نکی کہ وقت اوسکا نہ آیا تہا بالآخر جبکہ اونکی بی بی کا قصہ ہوا اور وقت
خلاصی کا آن لگا تو بحکم خدا دعا کی چنانچہ فرماتا ہی إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ

وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ج فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَّ

آتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَى لِلْعَابِدِينَ ۵

جب پکارا اوسنے اپنے رب کو کہ پہونچا مجکو ضرر اور تو ارحم الراحمین ہی تو اوسکی دعا ہمنے قبول
کی پس دور کیا ہمنے وہ ضرر جو اوسکو تہا اور دیا ہمنے اوسکو اوسکے اہل و اوسکی مثل اونکی ساتھ
بنظر رحمت اپنے پاس سے اور بنظر یادداشت عبادت کرنیوالونکی پس وہی حال ہری قیح کا ہی

وَإِسْمَاعِيلَ وَإِدْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِنَ الصَّابِرِينَ ۵ وَأَدْخَلْنَاهُمْ

فِي رَحْمَتِنَا إِنَّهُمْ مِنَ الصَّالِحِينَ ۵ اور یاد کر اسمعیل و ادریس و ذوالکفل کو
ہر ایک صبر کرنیوالون سے ہی اور داخل کیا ہمنے اونکو اپنی رحمت میں کہ وہ صالحین سے تہے اب کونین
الی بربادی کی نسبت جو صبر کرنا انبیا کو لازم ہے قصہ ذوالنون فرماتا ہی جنکی کتاب بہی مجموعہ تورات مین ہے
اور وہ حسب ورس ۲۵ فصل ۱۴ سلاطین دوم کی بن متی ہین جو جات جیفر کے رہنیوالی
قوم زبولون بن ... سیاہ تہی اونکر جیفر ورس ۱۰ فصل ۱۹ ایوشع مین ہی اور حسب ورس ۵ ... کے زمانہ
اموصیا بادشاہ یہودا مین ذو قریب الم یرمیا علیہ السلام ہین اونکو حکم ہوا کہ اہل نینویہ کو تعلیم کرو
انہون نے قصد مثل زمانہ اشعیا دریافت کیا کہ اوسکی رحمت وسیع ہی غضب اوسکا مسبوق ہی اگر
مین عذاب کا وعدہ کردونگا تو وہ اپنی رحمت سے دور کریگا تو کشتی مین دوسرے ملک مین جاکو
بیٹھے اور کشتی نے لرزہ کہایا اور غلام کر خبردار ہولے سخت گناہ ہی اہل کشتی نے کہا کہ اسمین کوئی
سخت گنہگار ہی وہ ایسا غلام ہی جو اپنے مولی سے بہاگا ہی اور قرعہ ڈالا تو تین مرتبہ یونس کے نام پر
آیا کہ اپنے مالک رب العزت خداکے حکم سے بہاگے تہے اہل کشتی نے اونکو دریا مین ڈالدیا کہ مچہلی نگل...
بعض لی ... شکم ماہی میں رہی ابوہریرہ سے مرفوعا مروی ہی کہ خدا تعالی نے حوت کی طرف وحی
کی کہ یونس کو لیکر اسکا گوشت نہ خراب ہو نہ اسکی ہڈی ٹوٹے تو اوسنے لیا اور اپنے مسکن کو چلا گیا
تو جب پہونچے دریا کی اسفل میں تو یونس نے سنی ایک ہلکی آواز انہون نے اپنی جان مین کہا کیا ہے
یہ تو وحی کی اللہ نے اونکی طرف یہ دواب دریا کی تسبیح ہے اور مچہلی کے شکم مین یونس تسبیح

کرتے تہے تو ملائکہ نے اونکی تسبیح سنی تو کہا اے ہمارے پروردگار ہم سنتے ہین ضعیف آواز غریب
زمین سے تو فرمایا یہ میرا بندہ ہے اسنے میری نافرمانی کی ہے سبب مین نے اوسکو مقید کیا ہے مچہلی کے
شکم مین پس ملائکہ نے عرض کیا وہ صالح بندہ کہ ہر شبانہ روز اوسکے اعمال صالح ہماری طرف
چڑہتے تہے فرمایا ہان پس انہون نے یونس کی شفاعت کی تو حوت کو حکم ہوا کہ ڈالدے اوسکو
ساحل پر اور وہ بیمار تہے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا
فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ اور یاد کیجئے یونس کو جنکو بسبب ظرف حوت ذو النون یعنی صاحب
مچہلی کہا تا ہے جبکہ گیا وہ غصہ ہوکر بیمار و حکم سے کشتی پر اور ظن کیا کہ خدا نہ قدرت رکہیگا اوسپر
یعنی نہ پکڑیگا نہ آنکہ معاذ اللہ وہ نبی ہوکر اوسکی عدم قدرت کا ظن کرتے تو کشتی سے مچہلی کے
شکم مین ڈالے گئے فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پس پکارا ظلمات مین ایک ظلمت شکم ماہی دوسری مچہلی سمندر کے پانی مین
اور تیسرے پانی کی تہ کی پاس کہ نہین ہے کوئی معبود تیرے غیر پاک ہے تو ہر قید سے بدرستی مین ہوا ظالمون
کہ تیرے حکم سے بہاگا فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ
پس اوسکی دعا قبول فرمائی ہمنے اور نجات دی اوسکو غم سے کہ مچہلی نے اوسکو شکم سے ساحل پر
ڈالا اور ایسے ہی ہم نجات دین مومنین کو اس مقام سے آیت کریمہ کو جبکہ بندہ کی سختی ہو مومن
پڑہے اللہ اوسکو نجات دے تو یونس کے لیے حق تعالی نے ہرنی دودہ پلانی کو مقرر کی کہ گوشت مین
خرابی ہو استخوان مین شکستگی نہ آئی تہی یا بسبب تکلیف اونکے پہونچی تہی کہ حرکت نکر سکتے تہے کیا بہیڑیو
نے آدمی کے بچے نہین پالی اور در دمس در روح یونس کو یہی نے پرورش کی ہرنی کے دودہ پلانے مین
یونس نبی کی نسبت کونسی جاے استحالہ ہے پہر یونس نینوہ گئے اور وعید عذاب اونکو وقت مقرر فرمایا
اور آپ ایک طرف چلے گئے اور صورت عذاب ظاہر حسب وعدہ ہوئی کہ نینوہ والون نے گریہ وزاری
شروع کیا جسکا بیان سورۂ صافات مین آتا ہے اور نینوہ مین ممکن ہے کہ قوم یہود سے وہان مقیم ہون
تو وہ عامی لوگ کو منافی نہین ہے مخفی نرہے کہ باوجود قدرت صحیحہ پہنچے کے اگر دوسری قدرت مین درصورت

انہوں نے قرأت صحیحہ کے لحن ہو حرج کار نہیں حرج لحن اوسوقت مین معیوب ہی جبکہ قرأت صحیحہ نہو
کرہ وہ بطور تغنی کیجی پہر اب آنحضرت امر کی طرف توجہ فرماتا ہی کہ حالت درنگ مین امکان کی صورتین
پاس نیجاتے بلکہ اوسکی طرف رجوع درکار اور اوسپر قصہ ذکریا فرماتا ہو وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَى
رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝ اور بیجا ہمنے ذکریا
کو جبکہ بوڑہا ہوا اور اوسکی زوجہ الیسابات عقیمہ تہی اور ولادت مسیح کو انہتر برس پہلے فصل ہم زمانہ
کے قریب آن لگے تو ذکریا نے پکارا اپنے رب کو اے میرے پروردگار نہ رکھیو مجکو بے اولاد بلکہ کر میرے لئے
وارث میرے علم نبوت کا اور تو نیک وارثون کا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَى وَأَصْلَحْنَا
لَهُ زَوْجَهُ ۝ پس قبول کی اوسکی دعا اور بخشا ہمنے اوسکو یحییٰ اور اصلاح کی ہمنے اوسکی زوجہ کی
اوسکے لئے کہ بانجہ تہین إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا
وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ بدرستی وہ سرعت کرتے تھے نیکیون مین اور پکارتے تھے
ہمکو رغبت و خوف سے اور وہ تھے ہمارے لئے خشوع کرنیوالے اب قوم امر کی طرف متوجہ ہوتا ہی کہ آیت
سو جب ایمان نہین دیکہو قصۂ مسیح کو جنپر قوم یہود بالخصوص بیت مقدس والے ایمان نہ لاسکے
باوجودیکہ سراسر وہ اونکی ما آیت ہی آیت تہی کہ بغیر از شوہر اونکی ما کو حمل رہا اور مسیح بغیر از
باپ پیدا ہو موجب تعجب فرماتا ہی وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِنْ رُوحِنَا
وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ ۝ اور مقدس کیا ہمنے اوس مریم کو جسنے نگاہ رکہا
اپنی فرج کو تو نفخ کی ہمنے اوس مین اپنی روح سے کہ وہ کلمہ ہو سان وجہ روح اعظم سے اور کیا ہمنے
اوسکو اور اوسکے بیٹے کو نشانی قدرت عالمون کے لئے اور قوم یہود نے اونکو تسلیم نکیا اور تباہ ہوئے
اب جبکہ سبب امور مذکورہ کی سند گذر گئی اہل مکہ کو ارشاد فرماتا ہی کہ توحید اختیار کرو إِنَّ هَٰذِهِ
أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ۝ تحقیق یہ اہل مکہ تمہارا گروہ ایک
امت ہو اولاد اسماعیل سے اور مین تمہارا رب ہون تو مجہی ہی کی عبادت کرو وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ
بَيْنَهُمْ اور پارہ پارہ کیا انہون نے اپنا امر کہ کوئی ملائکہ کو خدا کی بیٹیان کرکے عبادت کرنے لگا

اور کوئی آفتاب پرست اور کوئی ماہتاب پرست کوئی بت پرست ہی جنکو سزا ملنی قیامت میں ضروریات
سے ہی اور قیامت آنی ہی جو دوسرا دعوی ہی چنانچہ اوسکی نسبت ارشاد ہی كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ
ہر ایک ہماری طرف رجوع ہونیوالے ہیں بروز قیامت فَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ ۝ تو جو نیکوکار ہو اور ہو وہ مسلمان
پس نہیں ہی کفران اوسکی سعی کے لیے بروز قیامت اور ہم ہی اوسکے لیے البتہ لکھنے والے ہیں اگر
کوئی خیال جنم کا کرے کہ مرکر بعد دوسرے جنم میں جزا و سزا ہوگئی جاتی ہی نہ قیامت میں تو ارشاد ہی
وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ
وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ ۝ اور حرام ہی اوس قریہ والوں پر جسکے
اہل کو ہمنے ہلاک کیا کہ وہ رجوع کریں دنیا میں بطور تناسخ کے یہاں تک جبکہ کھولے جاویں یاجوج
و ماجوج اور وہ ہر بلند و پست کرہ زمین سے بعد ہزار سال اہل اسلام نکل پڑیں اور کوئی جانتا تھا
کہ یاجوج والی روس و ماجوج کرایہ متحرک ہوگی کہ بلند حصہ شمالی سے والی روس کی یہ صورت
ہوگی جو مشاہر ہوا اور جانب پست حصہ جنوبی میں ماجوج کی یہ حرکت ہوگی پس قرآن کی مطابق یہ
پیشین واقعات ہوئے پس تناسخ کا ابطال بھی ہوا اور انکے خروج پر متعلق تھا ظاہر ہوا اور قیامت کا
واضح ہوگیا وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ اور قریب ہوا وعدہ راستی کا کیونکہ اسکے
وعدہ کی نسبت وما یدریک لعل الساعة تکون قریبا وارد ہی فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ
أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ۝
پس ناگہان قصہ یہ ہی کہ پھٹی ہوں اون لوگوں کی آنکھیں جنہوں نے کفر کیا کہیں ہائے ہماری افسوس
تھے ہم غفلت میں اوس سے بلکہ تھے ہم ظالم إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ
جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَارِدُونَ ۝ بیشک تم اور وہ جسکو عبادت کرتے ہو سوا خدا کے ایندھن ہے
جہنم تم اوسکے آنیوالے ہوگے لَوْ كَانَ هَٰؤُلَاءِ آلِهَةً مَّا وَرَدُوهَا وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ
اور اگر ہوتے یہ معبود یعنی مقبول الشفاعت نہ داخل ہوتے دوزخ میں اور ہر ایک کا قرار ہمیشہ

رہیگا اور اہل مکہ مسیح کو نہ پوجتے تھے تاکہ زبعری کا مسیح کی نسبت جو اعتراض کیا درست ہوتا کہ ما تعبدون
سے مراد وہی ہیں جنکو اہل مکہ سوا خدا کے پوجتے اس مقام ہوا ارشاد حدیث میں ہے ما اجہلک
بلسان قومک یا زبعری) لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ٥ اونکو
جہنم میں فریاد ہوگی اور وہ اوسمیں نہ سنینگے کہ کانوں سے بہرے ہونگے (اگر کوئی اعتراض کرے کہ
سورہ مریم سے ظاہر ہے کہ ہر شخص کو ورود جہنم لازم ہے تو ارشاد ہے) إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم
مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ٥ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا وَهُمْ
فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ ٥ بر خلاف اہل اسلام جنکے لئے ہماری نیکی نے
سبقت کی وہ گو اوسپر وارد ہوں پر داخل نہوں وہ جہنم سے دور ہونگے اور نہ سنینگے اوسکی آواز
آواز اور وہ جسمیں اونکی نفس خواہش کریں ہمیشہ رہینگے دیکھو رکوع ۵ سورہ مریم کو اس مقام پر
لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي
كُنتُمْ تُوعَدُونَ ٥ نہ رنج دیگا اونکو فزع اکبر سے ڈر روم اور ملاقات کرینگے اونسے ملائکہ
اور کہینگے یہ وہ دن تمہارا ہے کہ وعدہ دیا گیا تھا اور انبیا کا قول نفسی نفسی وہ بہ نسبت
اپنی جان کے نہوگا بلکہ بخطر اپنی امت کی ہے جو گنہگار ہوں يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ
لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ٥
جس دن ہم لپیٹیں آسمان مثل لپیٹنے مکتوب کی خطوں کے جیسے پیدا کیا تھا اول خلق کو لوٹا دینگے
اوسکو وعدہ ہے ہمارے ذکر اوپر ہمارے تحقیق ہم کرنیوالے ہیں اور اسکے پہ ہے کہ یہ ایک عجب ہولناک واقعہ
بشارت ہو اب گیارہویں امر کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ اہل باطل کی سرکوبی اور اونکا مغلوب ہو جانا
دنیا میں ہونا ہے جو دلیل قیامت ہے کہ ایسے ضعیف اہل اسلام ہیں کہ کسی کو کفار کے مقابلہ میں
اونکی برابری کا احتمال نہوتا تھا لیکن اونکا وقوع میں آنا دلیل قیامت سمجھا یا ذکر فرمایا
وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ
الصَّالِحُونَ ٥ اور البتہ لکھدیا زبور ۱۴۷ کے درس ۱۱ اور ۱۴ وغیرہ میں ذکر ہو کہ اہل مکہ کفار دیکھو کہ

اور پروردگار ہمارا فریاد دیا گیا ہے اور سپر جو تم وصف کرتے ہو قرآن کا کہ کوئی قرآن کو سحر
کہے کوئی افترا کہے کوئی شعر کہے۔

سورۂ حج اٹھتر آیت و دس رکوع ہیں مدنیہ ہی بطرز مکیہ

کیونکہ اس سورت کے اول میں طرف اہل مکہ کی پیشین گوئی ہے جنہوں نے بدر میں قتل عتبہ
بن ربیعہ و امیہ بن خلف وغیرہ سے ابوجہل و عقبہ بن معیط وغیرہم شیطانوں کی سرداری کی
اور قیامت کا خوف نکیا چنانچہ سعد بن معاذ نے جبکہ قبل از فتح بدر عمرہ کرنے مکہ کو گئے تھے امیہ سے
کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امیہ سر کی یاروں کے ہاتھ سے مارا جاویگا اور جنگ
بدر کی روانگی میں قافلہ قریش کے تھا اس نے عتبہ و امیہ کو کہا تھا کہ تم دونوں مارے جاؤ گے
اور حارث بن ہشام سے عبدالرحمن نے کہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بر حق ہیں اور وہ ایمان لایا
پر ابولہب کا قرضہ اوسپر چار ہزار درہم کا تھا تو اس قسمیں وہ پڑا کہ ابولہب نے عوض
سری الدسر کہا ورا پنی جگہ پر اوسکو بھیجا اور ستانا اہل اسلام میں جہنم رسید ہوا تو اول اس رکوع کی
اس واقعہ کے بیان سے پہلے سے ہو اور پہلی سورت میں بدر کا بیان تھا تو اس وجہ سے بعد اسکی لائی
تو جب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ارشاد ہو یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ
زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۝ اے لوگو آدمیوں ڈرو اپنے رب سے احوال قیامت سے
کیونکہ ساعت قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے یَوْمَ تَرَوْنَہَا تَذْہَلُ کُلُّ مُرْضِعَۃٍ
عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَہَا اوس روز کہ تم اوسکو دیکھو تو بہولیگی دودھ
پلانے والی اوسکو جسکو دودھ پلایا کہ بچہ سے کمال محبت ہوتی ہے اوسوقت وہ بہولی اور اوسوقت
وہ وحشت ہو کہ جنے ہر صاحب حمل اپنا حمل یعنی گراوے تہای حادثہ اوس حالت پر کہ وہ مری ہوں لیس
حاملہ و مرضعہ جو حالت حمل و رضاع میں مری ہوں تو اوسی حالت پر اوٹھیں وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی
وَمَا ہُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ ۝ اور دیکھے آدمیوں کو نشہ میں بدحو

اور نہوں نشے مین ولیکن عذاب اللہ کا سخت ہے اوسکے ہول سے مدہوش ہون گے ومن الناس

من یجادل فی اللہ بغیر علم ویتبع کل شیطان مرید کتب علیہ

انہ من تولاہ فانہ یضلہ ویہدیہ الی عذاب السعیر اور

بعض آدمیون مکے سے مثل امیہ وہ ہے جو مجادلہ کرے بروزید خدا مین بغیر از علم قیامت چنانچہ مجادلہ

کرتا تہا اور پیروی کرے ہے مثل نضر بن حارث و ابوجہل و عقبہ بن معیط شیطان سرکش کی

اوپر کی گئی ہے اوسپر یہ بات کہ جو اوسکی موالات کرے تو وہ اوسکو گمراہ کرے گا اور راہ بتاوے گا اوسکو

سوزندہ عذاب کی طرف چنانچہ کسیکا مقولہ ہے سے اللہ کا یہ کہا سچا ہے ہر ایک اپنی اصل کو جاتا ہے

کہ شیطان کی پیدایش آگ زہری سے ہے اور یہ آیت غزوہ بنی مصطلق مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

بقول ابو سعید خدری اتری ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو طلب کیا اور فرمایا کہ آیا تم

جانتے ہو کہ یہ دن یعنی جسکا ذکر آیت مین ہے کونسا ہے پھر ارشاد فرمایا کہ یہ دن ہے کہ خدا تعالی آدم کو

فرماوے کہ اوٹھا اوٹھانا آتش کا اپنی اولاد مین سے نوسو ننانوے آگ مین اور ایک جنت مین

تو صحابہ کو گران آیا اور روئے ارشاد فرمایا کہ بشارت پاؤ و درست رہو اور قریب ہو اس سے کہ

تمہارے ساتھ دو مخلوق ہین کہ نہون کسی قوم مین مگر زیادہ ہوجاوین وہ یاجوج و ماجوج ہین کہ اہل

دوزخ سے ہون الحدیث مخفی نرہے کہ یہ ارشاد بطور رجا اور ہے کہ وبنظر گنہگاران امت کی ہے کہ ہزار مین

ایک مسلمان ہون کیونکہ اس وقت مین اہل اسلام دسوین حصہ اولاد آدم سے زیادہ ہین کہ دوزخ

مین اس حساب سے اس امت کی اہل دوزخ گنہگار ہوں اور بنظر جنت کے ارشاد ہوا کہ تم اہل جنت کے

ثلث ہو پھر نصف فرمایا کہ اول ایک ثلث ہون پھر جبکہ گنہگار بھی جنت مین جاوین تو نصف

اولاد آدم سے ہون پھر فرمایا دو ثلث یعنی وہ جو شفاعت سے کنارہ دوزخ سے نکل کر اہل جنت کے

شریک ہوں اور ممکن ہے کہ نزول اوسکا پہلے بدر سے ہوا اور پھر غزوہ بنی المصطلق مین حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے صحابہ کو سمجھائی ہو اور مثل امیہ کو قیامت مین شک تہا جو بسبب استخوان لاکر کہتے

از سر نو زندہ ہوسکتے ہین تو اوسکا جواب دلیل کمل سے زعم فرمانا ہے پس اول فرماتا ہے یا ایہا الناس ع

إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن
نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ
لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ج ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا
ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ج وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ
أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا اے لوگو اگر تم شک
میں ہو قیامت میں اوٹھنے سے کہ کیسے پھر پیدا ہوسکتے ہیں تو غور کرو کہ ہم ہی تھے تمہارے دادے
آدم کو خاک سے بنایا پھر تمکو نطفہ سے پھر علقہ سے پھر مضغہ سے تام الخلقت یا غیر تام الخلقت کہ
قریب ہے ان کو اکثر نطفہ رکھا اور اسکی قریب ہیں علقہ اور اسکی قریب ہیں مضغہ تاکہ ظاہر کریں تمہارے لیے کہ ہر دس دن
بعد نفخ روح ہو کہ ایک چالیس میں یہ کارخانہ کریں جیسے حدیث بخاری شاہد اس معنی کی ہے جیسے
دوسرے راوی روایت کریں اور بعد نفخ روح کے ٹھہراویں رحموں میں اسقدر کہ ہم چاہیں میعاد
مقرر تک پھر نکالیں تمکو لڑکا پھر تاکہ تم پہونچو اپنی جوانی کو اور بعض تم میں سے وہ ہے جو اس
اثنا میں مرجاوے اور بعض تم میں سے وہ ہے جو پھر پھرایا جاوے ذلیل عمر یعنی بوڑھاپے کی طرف کہ آخر کار نہ جانے بعد علم کے
کچھ تو غور کیجیے کہ کیسا انقلاب عظیم ہے اور یہ انقلابات سواے خدا کے کون کرسکتا ہے اگر
طبیعت جزویہ کا اثر کہا جاوے تو بھی وہ بغیر طبیعت کلیہ الٰہی کے متصور نہیں ہوسکتا پس جو ایسے
انقلابات پر قادر ہے تو خاک استخوان بوسیدہ سے پھر انسان کو پیدا کرنا اوسکے نزدیک کیا مشکل ہے
دوسری مثال وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ
وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ اور تو دیکھتا ہے اے مخاطب زمین کو خشک تو جب
اوتاریں ہم اوسپر پانی زمین حرکت کرے اور بڑھے اور نکالے ہر بہانت بہانت کی رونق دار اشیا
اسپر کون سواے خدا کے قادر ہے پھر قیامت کو لانیکی نسبت اوس قادر سے کون مانع ہے کہ قیامت کے
روز اصلی ہیات انسانی پر مٹی کا پتلا بنا کر کھڑا کردیگا ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ
يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ

فیہا لا وان اللہ یبعث من فی القبور ۵ اور یہ آیات مذکورہ دال ہین اس بات کے
ساتھ کہ اللہ ہی حق ہے اور وہی زندہ کرتا ہے مردون کو اور وہ ہر شے پر قادر ہے اور ساعت اعادہ
آنیوالی ہے جسمین شک نہین اور اللہ اوٹھاویگا بروز قیامت اونکو جو قبر مین ہین کیونکہ دوسرے سے
ایک یہ بات انکا پیدا نہین ہو سکتا اور مردہ کا زندہ ہونا صاف اس سے ظاہر ہے اور قدرت
اوسکی ہر ایک شی پر ظاہر ہے اور یہ تمثیل ہے قیامت کی پس اوس سے قیامت کا آنا ظاہر ہوا اور پھر
جو بعد تھا وہ دور ہوا اور جیسے زندہ گھاس خشک ہو کر زمین مین چلی جاتی ہے اور پھر اگتی ہے
ویسے قبر سے بعث کا حال ہو ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا
ہدی ولا کتب منیر ثانی عطفہ لیضل عن سبیل اللہ لہ
فی الدنیا خزی ونذیقہ یوم القیمۃ عذاب الحریق ۵ اور بعض
آدمیون مین سے وہ مثل ابوجہل و عتبہ بن معیط و نضر بن حارث کی ہے جو مجادلہ کرے خدا مین
بغیر از علم و بغیر از ہدایت دوسرے کے و بغیر کتاب روشن کے اپنی پہلو کو لپیٹنے والا ہو تکبر سے تاکہ
گمراہ کرے راہ خدا سے اوسکے لئے دنیا مین رسوائی ہے بروز بدر اور چکھاوینگے اوسکو بروز قیامت
جلانیوالی آگ کا عذاب اور کہا جاویگا ذلک بما قدمت یداک وان اللہ لیس
بظلام للعبید ۵ یہ اے مخاطب منکر اوس سبب سے ہے کہ مقدم کیا تیرے دو ہاتھون نے اور
بدرستی اللہ ظلم کرنیوالا بندون پر نہین اور عاص بن ہشام کی نسبت ارشاد ہے کہ بعد اوسکے جو
ایمان لایا اور ابی لہب نے جو فتنہ سے بری الذمہ کیا شریک کفار ہو گیا ومن الناس
من یعبد اللہ علی حرف ج فان اصابہ خیر اطمان بہ ج وان
اصابتہ فتنۃ انقلب علی وجہہ ج خسر الدنیا والاخرۃ ط
ذلک ہو الخسران المبین ۵ اور بعض آدمیون مین سے مثل عاص کے وہ ہے جو عبادت
کرکے یعنی ایمان لاوے شک پر اگر پہونچے اوسکو بہتری خدا سے تو مطمئن ہو جاوے اگر پہونچے اوسکو
فتنہ مال کا کہ ابولہب بری الذمہ کرے پھر جاوے اپنی مونھہ پر زبان کا پھرا دنیا مین کہ مارا گیا اور

آخرت میں کہ دوزخ میں پہونچی یہ ظاہر زیان کاری ہی یَدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا
یَضُرُّہٗ وَمَا لَا یَنْفَعُہٗ ؕ ذٰلِكَ ھُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ۚ پکارے خدا کے سوا اوسکو
جو نہ ضرر دی اوسکو ترک کی صورت مین اور نفع دی اوسکو صورت عبادت مین یہ گمراہی ہی
بعید حق سے یَدْعُوا لَمَنْ ضَرُّہٗ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِہٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰی وَلَبِئْسَ
الْعَشِیْرُ ٭ اور پکار اوسکو البتہ ضرر زیادہ ہوا اوسکی نفع سی البتہ بدہی مولی اور صاحب اور البتہ بدہی
ہم صحبت ابن عباس اصل قصہ تو یہ ہی گو بعض اعراب کے مقدمہ مین یہ آیت پڑہی گئی ہی جو مال
و جسمانی صحت و اولاد دیکہ خوش ہوکر اسلام پر رہی اور تکلیف جسمانی زیادہ اولاد دیکہکر مرتد ہوگیی
اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَ
اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ٭ بدرستی اللہ داخل کرے اون لوگون کو جو ایمان لائی اور کام
کئی نیک جنتون مین کہ جاری ہین اونکی غرفون کے نیچے نہرین بدرستی اللہ کرے وہ جو ارادہ کرے
مَنْ کَانَ یَظُنُّ اَنْ لَّنْ یَّنْصُرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَلْیَمْدُدْ بِسَبَبٍ
اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ لْیَقْطَعْ فَلْیَنْظُرْ ھَلْ یُذْھِبَنَّ کَیْدُہٗ مَا یَغِیْظُ ٭ جو مرتد گمان
کرتا تہا کہ ہرگز نہ مدد کری اوسکو اللہ دنیا و آخرت مین پس اوسکی مثل ایسی ہی کہ چاہئے کہ دراز
کری امید کے رسی آسمان تک پہر چاہئے کہ قطع کری پس چاہئے کہ دیکہی آیا لیجاوی کید اوسکا کہ
قطع کرنا رسن کا ہی اوس شی کو جو غیظ مین ڈالے ہرگز نہین یعنی ایماندار کو امید آسمان پر چڑہنی
کی ہے کہ مراتب علیا کو فائز ہو اور اوسنی ایمان کی رسی مراتب علیا تک پہونچائی ہی مرتد سے
دریافت کیا جاوی کہ رسن ایمان کی قطع سے تونے کیا حاصل کیا چنانچہ حیدرآباد کے ایک
برہمن قوم کی نقل ہی کہ وہ مسلمان ہوگیا اوسکے پاس دوسری قوم مرتد کرنیکو گئی تو اوسنی کہا کہ
یہ مجہکو بتلاؤ کہ اہل اسلام کا قول ہی کہ سوا اہل اسلام کے سب دوزخ مین جاوینگے اور ہمیشہ
اوسمین رہینگے اور تم کہتے ہو کہ جہنم ہوگا پس اگر تمہارا کہنا صحیح ہوا تو دوسری جنم مین باوجودیکہ
مین مسلمان ہون درست ہو سکتا ہون دگر مسلمانون کا کہنا صحیح ہوا تو بتلاؤ ہمیشگی دوزخ سے

کیسے نکل سکتا ہون اسپر دوسری برہمن قوم کے خاموش ہوی اور جواب نہ دیسکی وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ اور ایسی رسن آسمان تک پہونچنے والی کو نازل کیا ہم نے آیات بینات، وَاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝ اور بتحقیق اللہ ہدایت کرے جسکو ارادہ کری اور دست اسمانی اسلام مین پہونچاوی اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ بتحقیق اللہ فیصل کری اون لوگون کے درمیان جو ایمان لائے اور اون مین جو یہود ہوی اور صابئین اور نصاری و مجوس اور وہ جو شرک کرین بتحقیق اللہ فیصلہ کرے اونکے درمیان بروز قیامت ہر ستی اللہ ہر تیی پر شاہد ہے تو جو دوسری کو پوجین کہ یہودی اپنی سرکشونکی حکم کو خلاف حکم خدا بجالادین و ایمان مسیح و حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم نکرین و صابئی ادریس کو اور نصاری مسیح کو اور مجوس آگ وغیرہ کو اور مشرک بتون کو پوجین اونکو جہنم ہو اور مقام تعجب ہے کہ اونکو کیون پوجین کہ سب محکوم خدا ہین چنانچہ فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ کے لئے سجدہ کرین وہ بزرگ جو آسمان مین ہین مثل مسیح و ادریس اور وہ بزرگ جو زمین مین ہین مثل عزیر اور آفتاب اور قمر و نجوم درخت و شجر و دابہ اور بہت سے آدمی پس جبکہ وہ خود عبادت اللہ کی کرتے ہین تو دوسری جو اونکی عبادت کرین بے سود کہ قرب حق سے دور ہین بخلاف مومن کے کہ اللہ کو جو اوسکی سب بزرگ سی پاس ہی پوجتا ہے وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝ اور بہت سے آدمیون پر ثابت ہوا عذاب جو سوای خدا کی پرستش کرکے ذلت مین دوسرونکی پڑتے ہین اور جسکو اہانت کری خدا تو لیا تی ہے اوسکے لئے بزرگ کرنیوالی جو پرستی کرے اللہ جو چاہے هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۡ یہ دو قومین ایک کافر مردان کہ ہنی قید ار دوسری مسلمان جدا کی یادشاہ کہ تھے دو

لڑین اپنے رب کے مقدمہ مین فالذین کفروا قطعت لھم ثیاب من نار
یصب من فوق رءوسھم الحمیم ۝ یصھر بہ ما فی بطونھم والجلود ۝
ولھم مقامع من حدید ۝ پس اونکے لیے جنہون نے کفر کیا قطع کیے جاوینگے اونکو لیے آگ کے
کپڑے ڈالا جاویگا اونکے سرون پر سے کھولتا پانی گل جاویگا اوس سے وہ جو اونکے پیٹون مین ہے
اور جلدین اور اونکے سر کوٹنے کو ہونگے گرز ہون لوہے کی کلما ارادوا ان یخرجوا منھا
من غم اعیدوا فیھا وذوقوا عذاب الحریق ۝ جب وہ ارادہ کرینگے

ع ۲ / ۱۲

نکلنے کا غم کے سبب سے لوٹائے جاوینگے اوسمین اور کہا جاویگا چکھو آگ جلانیوالی کا عذاب ان اللہ
یدخل الذین امنوا وعملوا الصلحت جنت تجری من تحتھا الانھر
یحلون فیھا من اساور من ذھب ولؤلؤا ولباسھم فیھا حریر ۝
تحقیق اللہ داخل کریگا اونکو جو ایمان لائے اور کام کیے نیک جنتون مین کہ جاری ہین نیچے
اونکے غرفون کے نہرین پہنائے جاوینگے جنتون مین سونے و موتی کے کنگن کیونکہ انہون نے اپنے
ہاتھون سے شجاعت دکھلائی جیسے بہادر دنکے لیے انعام مین دیے جاتے ہین اور لباس اونکا
اوسمین حریر ہو مقابل اسکے کہ جوشن و زرہ پہن کر جہاد کیا ہو وھدوا الی الطیب من القول
وھدوا الی صراط الحمید ۝ اور وہ راہ بتلائی گئی پاک قول لا الہ الا اللہ کی طرف
جو اصل ایمان ہے اور راہ بتلائی گئی خدا پسندیدہ کی راہ کہ وہ شریعت ہے کہ نفس لا الہ الا اللہ کے
قول سے اونکو جنت دیجاویگی اور اتباع شریعت کی پیروی سے اونکے غرفون کے نیچے نہرین ہون حسب مراتب
اور کوشش ہاتھ سے جو جہاد مین کی اونکو انعام مین سونے و موتیون کے کنگن ملین ابوذر رضی اللہ
عنہ نے حلفاً کہا کہ علی و حمزہ و عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم مومنین و عتبہ و شیبہ و ولید
بن عتبہ کافرین کے مقدمہ مین آیت ھذان خصمن نازل ہوئی ہے اور بعید نہین کہ
نزول اوسکا پہلے ہوا اور بدر کے وقت مین پڑھی گئی ہو مخفی نہ رہے کہ سعد بن معاذ قبل از فتح بدر
و بعد از ہجرت عمرہ کرنے کے لیے کو گئے اور امیہ کے مکان پر ٹھہرے ابوجہل کو خبر ہوئی امیہ سے اوس نے کہا کہ

یہ ہماری دشمنوں سے کہ ہم سو گئے ہیں اونکو اپنے گہر ٹہرایا ہی اور تو چہوڑتا ہی کہ ہماری جنگل سے نکل جاویں سعد نے بلند آواز سے کہا کہ ای ابوجہل تو یہ بات کہتا ہی اور جو کچھ چاہی تو کہہ اور جس امیہ کا قصد ہو وہ کر تمہاری قافلہ کا عبور ہماری اوپر ہی امیہ نے سعد سے کہا کہ یہ ابوالحکم ہی اس وادی کا مہتر اوسکو درشتی سے بات مکر سعد بن معاذ نے امیہ کی طرف منہ کرکے کہا تو یہ بات کرتا ہی حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مجہے سنا ہی کہ فرماتے تہے کہ امیہ بن خلف میری یارونکی ہاتہ سے مارا جائیگا امیہ نے کہا تو نے سنا ہی سعد نے فرمایا ہان امیہ اس بات کو اپنے دل میں رکہتا تہا یہانتک کہ قریش نے جبکہ بدر کا قصد کیا تو اوسکا ارادہ تہا کہ تخلف کرے مگر نہ ہو سکا آیت ذیل اسوجہ سے کہ ابوجہل وغیرہ ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تحقیق جنہوں نے مثل ابوجہل کی کفر کیا اور روکیں حاجی و معتمرین کو راہ خدا اور اوس مسجد حرام سے جسکو کیا ہی ہمنے آدمیونکی برابر ساکن اوسمیں ہو یا مسافر اور جو اوسمیں ارادہ کرے الحاد کے ساتہ ظلم کا چکہاوینگے اوسکو عذاب درد دیجئے والا یعنی دردناک کیونکہ مسجد حرام اہل اسلام کے واسطے ہی جیسے فرماتا ہی وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ اور یاد کر جبکہ جگہ دی ہمنے ابراہیم کو بیت اللہ شریف کی مقام پر اسلئے کہ تو نہ شرک کیجیو میری ساتہ اور پاک رکہیو میری گہر کو بتوں سے طواف کرنیوالوں یعنی مسافرین کو اور ٹہرنے والوں کو اور رکوع کرنیوالوں اور سجدہ کرنیوالوں کو جسمیں خصوصیت اہل اسلام ہے عام ہی اس سے کہ مسافر ہو یا مقیم ہو پس جو اونکے سوا ہیں وہ نکال دیے جاوینگے تیغ کریں اور دردالیم میں گرفتار ہونگے بدر میں وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ

فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝ اور حکم کر آدمیون کو حج کے ساتھہ کہ
آوین تیری پاس پیادہ اور ہر دبلے ناقہ پر کہ آوین ہر دور کی راہ سے تاکہ حاضر ہون اپنے منافع کیلئے
کہ سوداگری ہو اور یاد کرین نام خدا کو ایام معلومہ حج مین اون بہیمۂ انعام مین کہ خدا نے اونکو
دیئے ہین تو کہاؤ اوس سے اور بانٹو بہت محتاج و فقیر کو اور یہ ابراہیم کو اسواسطے حکم ہوا کہ درخت
حیات کا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عبارت ہے ترقی حصہ عدن مین دسطعدن مین یعنی مکہ مین
حسب فصل ہو تکوین کے ظہور مقرر ہوا تہا کہ اوسکی یادداشت ہمیشہ کو بنی رہے پہلے تو آیندہ
یادداشت کے لئے اور بعد تشریف آوری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکہ پہلے وعدہ یاد کرین جاو مین
کہ احرام باندہکر اس دریافت کے لئے اس مقام مقدس مین آوین اور توجیہ کہ جو اس مقام مقدس مین
مقرر کی گئی ہے یاد رکہتے رہین یہانتک کہ اپنی قربانیین خاص خدا کے نام ہون جیسے مضمون ذیل سے
ظاہر ہے ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ پہر چاہئے کہ وہ کرین اپنا میل حلق عانہ و شوارب و نتف ابط
وغیرہ سے مخفی نرہے کہ زبان زجاج مین لغت کا پورا پورا احتماع نہوا تہا اگر لفظ تفث سوائے
قرآن کے اوسنے نپایا ہو اوس سے عدم استعمال اہل مکہ کا اس لفظ کی نسبت لازم نہین آتا وَلْيُوْفُوْا
نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ اور چاہئے کہ وہ پورا کرین اپنی نذرون کو
اور طواف کرین پرانے مکان آدم کا جسمین روح اعظم اونکو لئے غالبًا یہان پر متجلی ہوا اس سے
وہ مقام صدر کہلایا اور شجرہ حیات کا ظہور اوس ملک مین مقرر کیا گیا ذٰلِكَ یہ حکم خدا
ابراہیم کی نسبت ہے وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اور جو
تعظیم کرے اللہ تعالی کی حرمات کی پس وہ بہتر ہے اوسکے لئے اوسکے رب کے نزدیک وَاُحِلَّتْ
لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ اور حلال کئے گئے تمہارے لئے اون بہیمۂ انعام سے جو
کہائے جاتی ہین مگر وہ جو پڑہا جاوے تمہارے اوپر کہ وہ سور ہے اور مردہ جو ذبح کیا گیا ہو بغیر نام خدا
ہنگام ذبح اور مردہ باقاعدہ اور اونکا خون مسفوح جیسے سورۂ بقرہ و سورۂ انعام مین پڑہی گئے
اور غیر طیبات ہی حرام ہین جیسے سورۂ مائدہ مین ہے کہ دریافت کرین کیا حلال کیا گیا ہے وہ جو طیب ہے

تو غیر طیب مثل حرو غیرہ نادرست ہین اور جبکہ ابراہیم کو حکم ہو کہ شرک نکرو اور خدا کی نذر پوری
کرو تو ارشاد ہی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۙ
حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۚ تو بچو بتون کی پلیدی سے اور بچو قول زور سے
کہ دوسرون کی نذر کرو خالص کرنیوالے ہو خدا کے لئے کہ دوسرون کا طواف نکرو کہ عبارت
سات شوط سے ہی نہ شرک کرنیوالے ہو اوسکی ساتھ علی العموم وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا
خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۝
اور جو شرک کری اللہ کی ساتھ بالخصوص اولاد و پیرو ابراہیم تو گویا وہ گرا آسمان سی جو مظہر اولاد
ابراہیم کے حق مین ہوا اہا پس اوچک لین اوسکو طیر یا لیجاوی اوسکو ریح دور مکان مین کہ راہ
نپاوی ذَٰلِكَ یہ بات درست و صحیح ہی وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى
الْقُلُوبِ ۝ اور جو عظمت کری شعائر خدا یعنی بدن وہدی کی تو وہ دلون کے تقوی سے ہے
لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ تمہاری لئے
بدن وہدی مین قبل از وجوب نفع ہین میعاد سفر وجوب تک پہر جگہ ذبح و نحر کی بیت العتیق
کی طرف منا مین ہی نہ جیسے اہل جہالت کرتے کہ جو سوداگری کے لئے ہوتے اوسکو نذر کرتے
جیسے بہت اہل اسلام اہل ہند کا دستور ہی کہ جب تک فاتحہ نہولے اوس کہانے کو جو گذشتون کی ثواب
کے لئے اللہ کی نذر کرتی مین کسی کو کہانے نہین دیتی نہ گہر والے کو نہ محتاج کو بلکہ روایت مرفوع ابوہریرہ
کی مطابق اگر مدنہ پر سواری کیجاوی تو حرج کا نہین لیکن خصوصیت بیت عتیق کعبہ کی طرف
لیجانیکی کیا وجہ ہی جواب اوسکا ارشاد ہی وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ
اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ
أَسْلِمُوا ۗ اور ہر گروہ نسل ابراہیم کے لئے خواہ یہود ہو یا نصاری کیا ہمنے ذبح تاکہ یاد کرین
اللہ کا نام اوس بہیمۃ انعام پر جو اونکو نصیب کیا ہی پس معبود تمہارا معبود ایک ہے تو
اوسکو ہی گردن رکہو تاکہ اوس منسک پر جو لوگ آوین تو وہ بھی آنکر بھی اپنی گہرون مین

خدا کے نام پر ذبح کریں چنانچہ یہود کے لئے مناسک پہلے کعبہ شرقی تہا جیسے فصل ۱۵ ۳ پیدایش سے ظاہر ہے اور نصاری نسل ابراہیم کے لئے بیت مقدس ہو اور عیسائیوں اہل یورپ کا ان اگرچہ مقام مناسک مطابق فصل نہم و دہم نامہ عبرانیوں کے وہ تہا جہاں مسیح خدا کے نام پر چڑہے ہے لیکن سب بزرگان نے جنہیں یعقوب حواری بہی تہے حسب درس ۲۳ فصل ۲۱ کتاب اعمال کے پولوس کو کہا کہ ہمارے ساتھ چار مرد ہین جنہین نذر ادا کرنا ہے ۲۴۔ تو اونہیں لیکر آپ اونکو پاک کر اور اونکے لئے کچہ خرچ کر تاکہ وہ سر اپنا منڈوائیں تو سب جانینگے کہ جو باتیں تیرے حق مین سنی ہین سو کچہ نہین بلکہ تو آپ ہی شریعت کو حفظ کر کے درست چلتا ہے ۲۵۔ پر جو غیر قوموں سے ایمان لائ اونکی بابت ہمنے ٹہرا کے لکہا ہو کہ وے ایسی باتین نہ مانین مگر بتوں کے چڑہاوے اور لہو اور گلا گہونٹی ہوئی اشیاء و حرام کاری سے پرہیز کریں اور خرچ کرنیسے مطلب خرچ کرنا ہی وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اور بشارت دے اون عاجزی کرنیوالوں کو اوس شی سے جو اونکو پہونچی یعنی مہاجرین والنصار کو جو کافروں و یہود سے تکلیف پہونچی اور برپا کرنیوالے نماز کو جو زیادہ یہ صفت مہاجرین کی ہے اور اوس سے جو نصیب کیا ہو اونکو صرف کرتے ہین یہ صفت انصار مین زیادہ ہو اگر یہودی قربانی شتر پر اعتراض کریں تو رات دیکہو وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور اونٹ کی قربانی کی ہمنے تمہارے لئے احکام خدا سے تمہارے لئے اوسمین بہتری ہی تو بوقت ذبح یاد کرو اوپر اللہ کا نام اس حال مین کہ بستہ ہوں کہ نحر کر دیں جب گریں اپنی پہلوں پر تو کہاؤ اوس اور کہلاؤ قانع و مضطر کو اس طرح ہمنے اونکو مسخر کیا ہی امید کہ تم شکر کرو کہ قربانی اوسکو ہی لئے کرو لیکن خدا کی نئی قربانی کرنے سے کیا حاصل

زیادہ گوشت اوسکا کہاتا ہو اور خون بہاتا ہو ارشاد ہو لَن يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا
دِمَاۤؤُهَا وَلٰكِن يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ نہ پونچے اللہ کو اوسکا گوشت نہ اوسکا
خون ولیکن پونچے اللہ کو تمہاری پرہیزگاری کہ اللہ کے نام پر ذبح کرو كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا
لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اسطرح اونکو تمہارا
مسخر کردیا ہے تاکہ بزرگی بجا لاؤ اللہ کو اوس طور پر کہ تمکو اوسنے ہدایت کی کہ خدا کے ہی نام پر ذبح کرو
نہ غیر کے نام پر کیونکہ خدا نے ہی تمہارا تابعدار اونکو کردیا ہے تو اوسی کے نام پر بخوشی ذبح کرنا چاہیے
اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط تحقیق اللہ دفع کرتا ہے اون لوگوں سے جو
ایمان لائے ضرر یہود سے اور یہ بڑی بشارت ہے کہ ادہر اوس مدت میں اہل مکہ نے شرارت
کی کہ اوسکے سبب سے ہجرت ہوئی اور ادہر یہود نے بدمعاشی پر کمر باندہی کہ اکثر حوالی مدینہ
ایمان نہ لائے دیگر یہود کہتے کہ شتر ملت ابراہیم میں منع ہے تو وہ خیانت کرتے ہیں جیسا ارشاد ہے
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ع خدا دوست نہیں رکہتا ہر خیانت کرنیوالے سرکش
یہود کو کہ جو بابت قربانی شتر کے دین ابراہیم میں جائز نہیں دیکہو درس ۱۵ فصل ۲ ہو کہ
کہ یعقوب نے بیش بہا دودہ والی اونٹنیاں عیسو کے ہدیہ کو گذرانی ہیں کہ اگر اونٹ
حرام ہوتا تو اوسکا دودہ بہی حرام ہوتا اب جبکہ ہجرت نبی ہوئی اور بعد ہجرت کے ابوجہل
و عتبہ بن ابی معیط وغیرہ کے ساتہ تک شرارت ہوئی کہ سعد بن معاذ سے ایسی ناہنجاری سے
پیش آئے اور کوئی دقیقہ شرارت کا کفار مکہ نے اہل اسلام کی نسبت نہ چھوڑا اور اہل مکہ کی جو لوگ
کے قافلے جو شام کی مملکت کو آتے مدینہ کے گرد نواح ہوکر آتے جاتے تو اول حکم بابت قتال کی
اہل مکہ کی نسبت آیا جو ارشاد ہے اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ
عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝ اجازت دی گئی اون مہاجرین کے لئے جو مقاتلہ کئے گئے ساتہ
اس امر کے کہ وہ ظلم کئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ اونکی مدد پر البتہ قدرت والا ہے اَلَّذِيْنَ
اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ط وہ جو نکالے

ع ٥

کیے گئے نکالے گئے اپنے گہروں سے بغیر ارحق مگر اس بات پر وہ نکالے گئے کہ کہیں رب ہمارا
اللہ ہے اگر کوئی اعتراض کرے کہ دین کی بہالیس چاہیے نہ آ کہ جہاد سے اسلام جاری کیا جاوے
اس سے ظاہر کر جہاد حکم ہی انہین تو ارشاد ہوا لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ
بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ
اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝ اگر نہوتا دفع کرنا اللہ کی جانب سے بعض کفار کو بعض اہل حق کے ساتھ
تو گرای جاتے تکئے اور ... اور عبادت گاہ اور مسجدین جنمین ذکر کیا جاتا ہے اللہ کا نام بہت سا
جنہیں پہلے حضرات انبیا نے جہاد کیا ہے بلکہ موسیٰ ... تو خود ہی چڑھ گئے ہین وَلَيَنْصُرَنَّ
اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ اور البتہ مدد کرے اللہ اوسکی جو مدد کرے
اللہ کے رسول کی بھی البتہ اللہ قوی غالب ہے یہ اشارہ انصار کی طرف ہوا پھر دوسرے
مہاجرین کی صفت فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ
الْاُمُوْرِ ۝ وہ مہاجرین اگر اونکو قدرت دین ہم زمین میں بر پا رکھیں نماز اور دین زکات
اور حکم کرین اچھا اور منع کرین برائی سے اور خدا کے ... کے لیے ہے کاموں کا انجام سزا سر
فرماتا ہے وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۙ وَ
قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۙ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ
لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اگر تیری تکذیب کرین تو انکے سے
کی پہلے اونکی قوم نوح نے نوح کی اور قوم عاد نے ہود کی اور قوم ثمود نے صالح کی اور قوم ابراہیم نے
ابراہیم کی اور قوم لوط نے لوط کی اور اصحاب مدین نے شعیب کی اور جھٹلایا گیا موسیٰ پس
مہلت دی میں نے کافرون کے لیے پھر اونکو پکڑا تو کیسا ہوا انکار کفار کا اس سے وہ شبہ جو متصل
مقوقس نے حاطب بن بلتعہ پر بعد اسکے کیا تھا کہ اگر تمہارے صاحب نبی ہین تو ہجرت کیوں کی
بعض مخالف اونکی ایمان کیوں نہ لائے جس سے ہجرت کرتے جاتا رہا کہ دوسرے انبیا پر بھی ایسا ہی گذرا

لکہا ہی جیسے حاطب بن بلتعہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تہا کہ عیسیٰ بہی رسول تہی تو پہر کیون سولی پر چڑہائے گئے پس مقوقس خاموش ہوا فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝ پس بہت بستیون کو سورتون انبیا نے ہلاک کی کہ وہ گرنے والی تہے اونکی مخالفت سے پس وہ گر پڑی ہین اپنی چہتون پر اور بہت سے کوی متروکہ اور محکم محل پس اہل مکہ کی تباہی بہی لازم ہے پس جہاد اہل اسلام پر کیا جای اعتراض ہے اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ۝ کیا منکرین سیر نکیے زمین تو ہوتے اونکے لئے دل جنسے سمجہین یا کان ہون جنکے ساتہہ سنین کیونکہ بینائین اونکی اندہی نہین لیکن اندہے ہین اونکے وہ دل جو سینون مین ہین کہ سمجہتے نہین وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ اور جلدی چاہین عذاب کی اور ہرگز نہ خلاف کریگا اپنے وعدہ کو کہ بعد ایک سال ہجرت کے فتح فصل ۱۲ اشعیا مین لکہی ہی دگر کوی یہ کہے کہ سورۂ نبا مکیہ مین وعدہ عذاب قرب کا ہی پہر کیون نہین آیا کہ ہجرت کو ایک سال گذر گیا تو ارشاد ہی کہ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ اور بتحقیق ایک روز دوسری ایام کے سوا کہ وہ چند مین نبی رب کے نزدیک مثل ایک ہزار سال کے ہی اون دنون سے کہ تم شمار کرو دیکہو اس مقام پر فصل ۲ نامہ پطرس کو باب بست وسوم مقدمہ چہارم مین چنانچہ سبت مقدس ہزار ہفتم اہل اسلام کے لئے مقرر ہوا ہی اور ایک سال ہجرت کے بعد فتح کا ہونا لکہا ہی وہ بعید کیا ہی دگر کوی کہے کہ اب مہلت فتح مین کیون ہجرت بہی ہو چکی اور قرآن مین ہی وما کان اللہ معذبھم وانت فیھم کہ اور نہین ہی اللہ عذاب دینے والا کفار مکہ کو اور تو اونمین ہو ارشاد ہی وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ اور بہت قریون کو مینے مہلت دی کہ وہ ظلم کرنیوالی تہے اور نبی اونکے اونمین سے چلے گئے تہے پہر اونکو مینے پکڑا

اور میری طرف ہی بازگشت دیکھو قوم یہود مسیح کے منکر بعد مسیح کے رفع کے سالہا سال بعد
سنہ مسیحی میں تباہ ہوئی قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ فَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا
فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۚ فرما اے آدمیوں میں ڈرانیوالا
ظاہر ہوں ساری کفار کو اونکی شکست ہی پس وہ جو ایمان لاویں اور کام کریں نیک اونکی
مغفرت ہی آخرت میں اور رزق بزرگ ہی دنیا میں اور آخرت میں درجات جنت سی ہوں
اور وہ جو سعی کریں ہماری آیات میں ہمیں عاجز کرنیوالی اہل اسلام کے وہی اصحاب دوزخ ہیں
ان آیات کے بعد جبکہ جہاد دوسری سال میں ہجرت سے فرض ہوا تو بقول بعض عبیدۃ الحارث
کے لئے یعنی چچازادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکو شیخ المہاجرین کہتے علم سپید باندھا گیا
وہ ساٹھ یا اسی آدمیوں سے قریش پر جا کے لائی جو مکہ سے کسی کام کو نکلے تھے کہ وہ دو سو
تھے اور سردار اونپر بقول بعض ابوسفیان بن حرب تھی تو مشرک بھاگ گئی اور سعد بن وقاص سے
اول تیر چلایا اور بیس تیر اونپر چلائی کہ ہر ایک کاری لگا اور مشرک بھاگ گئی اور فتحمندی اہل اسلام
کو شروع ہوئی جیسے کتب تفاسیر دوسری میں ہی لیکن جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سال دوم ہجرت
میں دو سو آدمیوں کے ساتھ قریش و بنی ضمرہ کے قافلہ کے قصد پر منزل ابواء تک باہر مدینہ سی
نکل گئی پر مخشی بن عمرو ضمرہ کے قبیلہ کا پیشوا صلح کے ساتھ پیش آیا اور صلح سی لوٹنا ہوا اور
سعد وقاص کو قریش کے کاروان پر بھیجا اور ارشاد تھا کہ خرار سے نہ بڑھنا جو جحفہ کے قریب
میں ہی پر قافلہ نکل گیا اور بے نیل مرام واپس آئی پھر خود بنفس نفیس دو سو آدمیوں کے ساتھ
قریش کے قافلہ پر جسمیں ڈیڑھ ہزار اونٹ تھا جبل رضوی تک حضور تشریف لے گئی اور مشرکین مکہ
وہاں سے نکل گئی تھے اور بے نیل مرام لوٹنا ہوا تو اوس مقام پر بیان درازی اہل نفاق کی
متصور ہوئی کہ ہی کی مرار پر یہ آئی یہ کیسی نبوت ہی الغرض آیت ذیل کیسے سند کا موقع ہوا

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى

الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ج اور نہ بھیجا ہمنے تجھسے پہلے کوئی رسول و نبی مگر جب تمنا کری اوسنے
تو اوسکی آرزو برآنے مین خلل ڈالا شیطان نے فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ
يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ تو دور کرے اللہ اوسکو جو شیطان نے
ڈالا تو الا پھر محکم کرے اللہ اپنی آیات کہ جو وعدہ وعید فرمایا ہے وہ کامل ہوں اور اللہ دانا حکمت والا ہے
دیکھو موسیٰ نے آرزو کی کہ خدا کی پاس سے شریعت لاؤن اور مطابق فصل ۳۲ خروج کے
قوم نے گوسالہ پرستی کی پھر موسیٰ نے چاہا کہ ملک مقدس مین قوم جاوے تو قوم نے شیطان کے
بہکاوے جانے سے انکار کیا اور چالیس سال تیہ مین پہنسے مسیح نے چاہا کہ قوم یہود کیا یہ ایمان لاوے
اکثر اونکو سرکش ہوگئے طالوت دعی گدعون نبی نے چاہا کہ قوم ہمیشہ باقی رہے ہیں مگر جلد سے پر
اکثر نے لیا دتباہ ہوکر دعلی ہذا لیکن آخر کار انبیا کا مقصود درست آیا ویسے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے بنظر تکمیل وعدہ خدا کے سر پہ حرزہ کیا مگر اکثر نا قبل پر رہ لوم کو تمنا ہوئی جیسے
سنہ پنجم نبوت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ نجم اتری اور کافرون پر پڑہی گئی جسمین
ذکر ہے کہ پیغمبر نے اپنے رب کی آیات عظیم دیکھین اور کافرونکی نسبت بطور استفہام کے ارشاد ہوا
أفرأيتم اللات والعزى ومنوة الثالثة الأخرى کہ آیا تم نے دیکھا لات و عزیٰ
و تیسری منات ذلیل کو تو اوسکے بعد بعد تسلیم اوسکی جو نقل کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
زبان پر جاری بطور استفہام کے تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن لترتجى کہا
یعنی آیا یہ سردار بزرگ ہیں اور آیا بتحقیق انکی شفاعت مقبول ہوگی کہ صریح اسکے بعد ہی آیت بطور
استفہام کے الکم الذکر وله الانثى وارد ہے جیسے پہلے ہی اس سے استفہام ہے اور دستور عرب کا
دستور ہے کہ مثلاً قرآن کی آیت پڑھکر دوسری طرح سے سمجھاتے ہیں تو شیطان نے کفار کو القا کیا کہ
یا جملہ قرآنی ہے اور بطور خبر کے ہے تو سب کفار سجدہ مین گرکر سوا ولید کے کہ اوسنے اپنی
کبر سنی سے جو سجدہ نکر سکتا تھا مٹی خاک کی لیکر ہاتھ کو لگا کر بجای سجدہ ہوا اور کفار نے کہا کہ
ہماری نزاع بس یہی تھی کہ ہمارے بتون کو پیغمبر برا نہ کہیں جو ہمارے شفیع ہیں ورنہ خالق ارض و سما

خدا ہی ہے اور جبکہ پیغمبر نے بھی ان کا حصہ کر دیا تو نزاع جاتی رہی پس جب شام ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اے پیغمبر کچھ وحی میں ایزاد کیا ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم رنجیدہ ہوئے تو نازل ہوئی آیت مذکورہ پس کفار نے کہا کہ مدعی نبوت شرمندہ ہوا اوس سے کہ ہمارے معبودوں کے مرتبہ بیان کئے اور سخت عداوت کرنے لگے اور آجتک حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر شیطان نے یہ کلمہ بطور خبر کے ڈالا چنانچہ شاہ ولی اللہ تو قول ابن عباس جو بطور احادیث کے مروی شاذ ہے فہم قرآن کے مخالف کب درست آسکتا ہے جیسے اس موضع میں اس آیت کے رکھنے سے ظاہر ہے لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ تاکہ کرے اللہ اوسکو جو ڈالا شیطان آزمایش اون لوگوں کے لئے جنکے دلوں میں نفاق کا مرض ہے اور دل سخت والوں کے لئے اور تحقیق ظالم نزاع بعید میں ہیں وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور چاہیے کہ جانیں وہ جو دی گئی ہیں علم کتاب فصل ۲ شیباکی مطابق کہ وعدہ فتح حق ہے تیرے رب کی طرف سے پس ایمان لادیں اوسکے ساتھ تو عاجزی کریں اپنے رب کے لئے اونکے دل وہ بدرستی اللہ ہدایت کرنیوالا ہے اونکو جو ایمان لائے راہ درست کی طرف وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝ اور ہمیشہ رہینگے وہ جنہوں نے کفر کیا شک میں یہانتک کہ آوے اونکو ساعت فتح ناگہاں یا آوے اونکو عذاب روز عقیم کا کہ وہ قیامت ہے اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ اوس روز عقیم میں ملک خدا کے لئے ہے حکم کرتا اونکے درمیان تو وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے نعمت والے جنت میں ہونگے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور جنہوں نے کفر کیا اور تکذیب کی

ہماری آیات کے ساتھ تو اونکے لئے عذاب ہے ذلت دینے والا بروز قیامت وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ
اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ اور وہ جو ہجرت کریں خدا کی راہ میں اور قتل کئے جاویں
یا مریں البتہ رزق دیگا اونکو اللہ تعالی نیک رزق طیب وہ جو لائق اوس عالم کی ہے اور
بدرستی اللہ البتہ اچھا رزق دینے والا ہے لَیُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا یَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَ
اِنَّ اللّٰهَ لَعَلِیْمٌ حَلِیْمٌ ۝ البتہ داخل کریگا اونکو ایسے موضع داخلی میں کہ وہ راضی ہونگے اوس سے
اور تحقیق اللہ دانا بردبار ہے ذٰلِكَ یہ امر ایسے ہی ہونیوالا ہے وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ
مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝
اور جو عذاب دے اوس مثل کے ساتھ جسکے ساتھ عذاب دیا گیا ہے جیسے مہاجرین اپنا عوض
اہل مکہ سے لیں پھر بغاوت کیجاوے اوس پر کہ مکہ والے چڑھ آویں البتہ اللہ اوسکی مدد کریگا بدرستی
اللہ غفور رحیم ہے اہل اسلام پر اس سے اہل اسلام کی تسلی منظور ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ
فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝ یہ اس دلیل سے
کہ اللہ تعالی داخل کرے رات کو دن میں اور داخل کرے دن کو رات میں اور بدرستی اللہ سنوا
دانا ہے کہ اول میں رات کفر کو نہار اسلام پر غلبہ دیا کہ اہل اسلام نے ہجرت کی اب اللہ تعالی
روز اسلام کو رات کفر کفار پر غالب کریگا کہ دنکی دعا کو سنوا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ
وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ۝
یہ دلیل ہے اسکے ساتھ کہ اللہ وہ حق ہے اور وہ جو اوسکے سوا کو پکاریں وہ باطل ہے اور بدرستی
وہ بالا بزرگ ہے اور دلیل اسپر کہ اللہ کی پرستش حق ہے ارشاد ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؗ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۝
کیا تو نے دیکھے کہ اللہ نازل کرے آسمان سے پانی تو ہوجاوے زمین خشک اوس پانی سے سبز بدرستی
اللہ تعالی پاکیزہ نمودار ہے خشکی اہل اسلام پر اپنی مہربانی سے پانی فتح کا دیکر سرسبز کرے اور دلیل

اسکی کہ کافروں کی پرستش باطل ہے ارشاد ہے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۝
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اوسی کے لئے ہے وہ جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے ع
تو اوسکے غیر کیا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ البتہ وہ صاحب غنا محمود الافعال ہے یعنی سب سے
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ
بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ السَّمَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ کیا تو دیکھے کہ اللہ نے مسخر کیا تمہارے لئے وہ جو زمین پر ہے
اور وہ جو پانی پر ہے کہ کشتی جاری ہے دریا میں اوسکے حکم کے ساتھ اور تھام رکھا آسمان والی چیز
کو گر پڑنے سے زمین پر مگر ساتھ اذن اوسکے زمین پر اوسکے حکم سے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ آدمیوں کے ساتھ البتہ
مہربان رحم کرنیوالا ہے کہ عالم کو ایک بندوبست مناسب میں رکھا تو وہ ایسا قابل پرستش ہے
بلکہ وہی قابل پرستش ہے جسنے یہ مسخر کئے وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کیا ہے تمہیں پھر مارے گا پھر زندہ کرے گا
قیامت میں تحقیق انسان البتہ سرکش ہے مانی کی کارخانہ اوسی کے متعلق ہے اور خدا کی نام کے
ذبیحہ پر اعتراض کریں کہ خدا کی ماری کو حرام اور اپنی ماری ہوئی کو اہل اسلام حلال کہتے ہیں تو ارشاد کر
لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۭ
اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ہر ایک امت پیغمبر کے لئے مقرر کیا ہے ذبح کرنا کہ ذبح
کرنیوالے ہیں اوسکو نام خدا لیکر پس چاہئے نہ تکرار تجھسے امر ذبح میں کیونکہ عام رسم ایسا ہی ہے اور
بلا اونکو اپنے رب کی طرف کیونکہ تو راہ درست ہدایت پر ہے جیسے سابقًا اسی سورت میں ہو چکا
کی کیسے ظاہر ہے اور ذبح نام خدا میں تعلیم ہے رب کی طرف بلانے میں کیونکہ رسم جاہلیت
یہ ہے کہ جانوروں کو غیر خدا کی نام پر چڑھاتے ہیں اور مردہ میں جو موت سے مرتا ہے اوس میں بیماری سے
نقصان پیدا ہوتے ہیں وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اَللّٰهُ يَحْكُمُ
بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ اگر وہ مجادلہ کریں تجھسے تو فرما اللہ دانا تر ہے

اور سکے ساتھ جو عمل کرو کہ مردہ کہاؤ اور جو دوسرے دنکی نام پر ذبح کرو خدا حکم کری تمہارے درمیان
بروز قیامت جسمین تم اختلاف کرو اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
کیا تو نجانے کہ اللہ دانا ہی اوسکا جو آسمانون مین ہی اور زمین مین ہی اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ
تحقیق وہ ذبح کرنا کتاب توراۃ مین ہی جو مسلم یہود و نصاری کو بھی ہی جینا مجھ درس ۱۵ فصل
نہم تکوین مین گوشت کو لہو کے ساتھ کہانا منع کیا ہی اور مردہ مین گوشت مع خون متعفن ہوتا ہی
اور فصل ۱۷ و ۱۹ کتاب احبار موسی مین مردہ و خون والی گوشت کی ممانعت ہی ویسی ہی درس ۲
فصل ۱۲ سفر ثنی مین گوشت لہو والی کی ممانعت ہی اور ورس ۲۰ و ۲۹ فصل ۱۵ کتاب اعمال
مین بتون کی چڑہی ہوئی شے اور گلا گہوٹے سے ممانعت عام ہی جسمین خون جمجاتا ہی اِنَّ
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ بدرستی وہ یعنی گرفت حق و فیصلہ بروز قیامت اللہ پر آسان ہی
وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ
عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ اور کفار عبادت کرین سوای خدا کے اوسکی جسپر نہین
اوتری دلیل اور اوسکے کہ نہین ہی اونکو اوسکے ساتھ علم اور نہین ہی ظالمونکے لئے کوئی مددگار
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ
يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ
ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور جب ع ۹
پڑہی جاوین اونپر ہماری آیات روشن تو پہچانے کفار کے مونہہ مین بدی قریب ہی کہ حملہ کرین
اون لوگون پر جو پڑہین اونپر ہماری آیات جیسے سعد معاذ پر ابو جہل ترش ہوا کہ حملہ کرنا چاہتا تھا
فرما آیا پس خبردار کرون تمکو اس تمہارے شر سے بدتر ساتھ کہ وہ آگ ہی وعدہ کیا اللہ نے اون لوگونکو
جنہون نے کفر کیا اور بد ہی جای بازگشت آگ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا
لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا
لَهٗ ؕ ای آدمیون بیان کیجاتی ہی مثل تو سنو اوسکو کہ وہ اشیاء جنکو تم پکارتے ہو سوائے

خداکے نہ پیدا کرسکیں کہی سی ذلیل شئے وگرچہ جمع ہوجاویں اوسکے لئے تو ایسی کی کیا ترش
کیجاوی وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ
وَالْمَطْلُوبُ ۝ وگر لیجاوی ان معبودوں سے مکہی کچھ مثل اونکے چڑہاوے وغیرہ کی نہ دور
کرسکیں اوسکو اوس شئے سے ضعیف ہے طالب و مطلوب مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۝
إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ اور نہ قدر کی بت پرستوں نے اللہ کی جسکا کل تصرف ہے
اور بت پوجنے لگے بدرستی اللہ البتہ قوت والا غالب ہے اور خدا تعالی کی قدر کرنی نہیں توحید خدا
و اوسکے انبیا و رسول کی تسلیم ہے پس جسنے اوسکے انبیا و رسول کو نمانا اوسنے خدا کو نمانا اَللّٰهُ
يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝
اللہ ہی برگزیدہ کرتی فرشتوں سے رسول اور آدمیوں سے رسول واونکو پیدا بدرستی اللہ شنوا
دعا کا ہے بینا پس ایسی شنوا بینا اصطفا کرنیوالے کو چھوڑ کر جو قریب تر ہو دوسرے کی عبادت
مفر ہے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝
اللہ تعالی جانے وہ جو روبرو ہے اور جو اونکا بعد آدمی جنکی بابت دعا کیجاتی ہے اور خدا کی طرف رجوع
کریں سارے کام پس اوسکی ہی عبادت لائق ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا
وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۩ اے ایمان والو رکوع
کرو و سجدہ کرو اور عبادت کرو اپنے رب کی نذر و طواف وغیرہ سے اور کرو بہتری امید کہ تم
فلاح یاب ہو وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ اور جہاد کرو راہ
خدا میں اوسکے جہاد کا حق اوسنے ہی تمکو برگزیدہ کیا وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ
مِنْ حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ
وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى
النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ
فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝ اور نہیں کیا اللہ نے تمہارے اوپر دین میں حرج و روک

سجدہ

ع ۱۰

جہاد جیسے کہ تمہارے باپ ابراہیم کی ملت ہے جسنے ساری گہرائی کی برکت کا وعدہ فرمایا کر برباد کرتے تھے
یہود کے رو میں اہل اسلام سے حسب فصل ۱۲ آنکوین کے برباد ہونگے اسنے تمہارا نام رکھا مسلمان
پہلے سے دیکھو فصل ۱۱ آنکوین کو اور اس کتاب قرآن میں تاکہ ہو رسول گواہ تمہارے اوپر کہ تم ایمان
لائے اور تم ہو گواہ دوسرے آدمیوں پر کہ انکو پیغام خداوندی پہنچایا گیا اور دو نماز پس تم برپا
رکھو نماز اور دو زکات اور جیتک مارو اللہ کے ساتھ وہ تمہارا مالک ہے پس اچھا ہے مولی اللہ
اور اچھا ہے مددگار خدا فتح دینے میں مخفی نہ ہو کہ اس سورۃ کے مضامین کی تاویل تاریخ کی مطابق
سراسر ہے گو مجکو تفسیر مفصل نہیں ملی کہ رائے سے درست نہیں۔

سورۂ مومنون مکیہ ہے چہہ رکوع اور اکاسی آیت

پہلی سورت کا آخر مذمت بت پرستی و خوبی ایمان و اقامت نماز و ایتاء زکوۃ واعتصام بخدا کے
بیان میں ہے اور اس سورت کا شروع نماز و ادائے صدقات و اعتصام احکام خدا ہے بہ جہت سے تعلیم
منصور ہے پس اون فلاح والوں کا ذکر اول لاکر بت پرستوں کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوتا ہے پس پہلے خلفاء
اربعہ والا ہیں جنکی پیشین گوئی ہے اور نیز اس سورت میں پہر کر خلفاء اربعہ کی پیشین گوئی ہے اور
پیشینگوئی شکست اہل مکہ و بیان اعجاز رفع قحط سالی بدعاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد

الجزء ۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ارشاد ہے قد افلح المومنون ۝
الذین ہم فی صلاتہم خاشعون ۝ فلاح پائی اون ایمان لانیوالوں مثل ابو بکر
جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں اور خشوع کی تفسیر دراز ہے ہر ایک اوس معنی سے اوسکی تاویل
ہو سکتی ہے جو معالم میں ہیں اور اُن مومنین کے خشوع سے امر مقام پر نماز میں اوسکا ادا کرنا
مطابق فرمودہ انبیا کے ہے کہ اونکے فرمان کو فرمان خدا جانتے اور اونکے فرمان سے اعراض نہیں کرتے
اور اونسے تکبر نہیں کرتے والذین ہم عن اللغو معرضون ۝ اور وہ مومن مثل علی
جو لغو سے اعراض کرنیوالے ہیں کہ بد کلامی و تہمت وغیرہ سے عبارت ہے والذین ہم للزکوۃ

فٰعِلُوْنَ ۙ اور وہ مثل عثمان جو صدقہ دینے والے ہین کہ زکات قبل از ہجرت صدقہ سے
عبارت ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اور وہ مثل عمر جو اپنی فرجونکی
حفاظت کرنیوالے ہین اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ
غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ مگر اپنی ازواج اور اپنی لونڈیون پر کہ وہ غیر ملامت کئے گئے ہین یہ صفت
خاص مردونکے لئے ہے باقی تمام مرد و عورت سب کو ہے فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ پس جو خواہش کرے سوای اسکے پس وہ متجاوز کرنیوالے ہین لیکن اس
آیت مکیہ کا حکم خاص متعہ کی جواز سے منسوخ ہوگیا تھا جیسے زیر آیت فما استمتعتم بہ
منهن الآیت مین اسکی تحقیق گذری اور پھر دو مرتبہ جواز و منع کیا گیا اور بالآخر آیت مدنی
سورۂ نساء ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المؤمنات فمما ملکت
ایمانکم کے حصر سے متعہ کی کلیۃ ممانعت ہوئی وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ
رٰعُوْنَ ۙ اور وہ مومن مثل امام حسنؑ جو اپنی امانتون و عہدونکی رعایت رکھتے ہین وَالَّذِيْنَ
هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ اور وہ مومن مثل حسینؑ جو اپنی نمازون پر حفاظت کرتے ہین
وقت کا بیان
کہ اپنے وضوؤن پر بیٹھے ہین تا آنکہ عصر کی نماز مین ظالمون کے زخمون سے سجدہ کرتے امام حسینؑ گھوڑے سے
گرے یہ بطور پیشین گوئی ہے اور نماز کی پانچ وقت ہین کہ صبح صبح صادق سے طلوع آفتاب تک خواہ
تمام کی گئی ہو طلوع سے پہلے جیسے حنفیہ کا مذہب ہے یا نیت کی گئی ہو طلوع سے پہلے اور نماز کی گئی ہو
بعد طلوع کے جیسے شافعیہ کا مذہب ہے اور وقت ظہر زوال آفتاب سے تا دو چند سایہ مع سایہ
اصلی کے ہے حنفیہ کے نزدیک سوای [illegible] و زفرؒ کے اور شافعیہ کے نزدیک یک چند سایہ تک ہے
حضر مین سوای سایہ اصلی تک اور عصر کی نماز کے پڑھنے سے پہلے ہی سفر و حج مین اور بہت سے ائمہ
حدیث کے نزدیک حضر و سفر مین قبل از شروع نماز عصر سے حدیث ابن عباسؓ سے اور عصر کا وقت
امام اعظم کے نزدیک بعد دو چند کے ہے سوای سایۂ اصلی کے اور شافعیہ کے نزدیک بعد سایہ
اصلی کے سوا یک چند کے بعد ہے اور بہت سے محدثین کی ائمہ کے نزدیک جیسے شرح مسلم امام نووی مین ہے

بعد ادای ظہر کے ہی اور مغرب کا وقت امام اعظم کے نزدیک بعد غروب آفتاب کی ہی غیوبت سفید شفق تک اور شافعیہ کے نزدیک سرخ شفق کے غروب تک اور عشا کا وقت امام اعظم کے نزدیک شفق سفید کے غروب کی بعد اور شافعیہ کے نزدیک سرخ شفق کے غروب کی بعد ہی اور ائمہ حدیث کی بہت سی ائمہ کے نزدیک مغرب کا وقت قبل ادای عشا ہی اور عشا کا بعد ادای مغرب تحقیق اسکی حاشیہ مشکوٰۃ مین ہمنے مفصل لکہی ہی اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۞ یہ لوگ فردوس کے وارث ہون اور سہین ہمیشہ وہ رہین جیسے مسیح نے آن نصاری مفسس کے لئی جو ایمان خداوند چار خلفا پر لاوی حسب ورس ۷ فصل دوم مکاشفات مین وعدہ فرمایا ہی کہ مین اوسکو جو میری باتین مانیگا درخت حیات سے جو فردوس کے بیچ بیچ ہے پہل کہانے دونگا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم بدیقینی امر ہے اور کافر جو بت پرستی کرتے ہین اور قیامت کے منکر ہین وہ غور کرین جو ارشاد ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۞ اور البتہ ہمنے پیدا کیا انسان کو ہضم رابع کے خلاصہ سے اگرچہ یا ارشاد کیون نہو جو لیا گیا ہی طین سے مخفی نہ ہی کہ انسان کہاتا ہی وہ اناج ہو یا پہل یا ترکاری یا گوشت اون حیوانات کا جو گہاس یا اناج یا پہل کہاتی ہین سبب گلا ہے ہمنے ہین اور جب غذا جاتی ہی پیٹ مین تو اُس سے کیموس بنتا ہی دیکہو بحر الجواہر مین نہایہ کی عبارت کو زیر لفظ کیموس جسکو ناقلون نے بقول واقفین لغت یونانی دنہایہ کی کیلوس کرلیا ہی اور کیموس ہی کیلوس جگر مین حاصل ہوتا ہی جو معدہ و قعر معدہ و امعا سی ماساریقا جو اجوف کے شعبہ جگر مین پہیلے ہوی ہین خلاصہ چوسی ہین اور وہ جگر مین اخلاط بنتے ہین اور اخلاط کا عروق مین ہضم ثالث ہوتا ہی اور عروق سی ہر ایک اعضا کو حصہ پہونچتا ہی اور ہضم رابع ہوتا ہی اور بقیہ ہضم رابع مرد و عورت کا دونون کے ساری آگے پیچہی مردہی جسکو قرآن مین من بین الصلب والترائب کرکے فرمایا ہی وہ امشاج جیسے جگر کی طرف بذریعہ عروق اخلاط گئی تہی واپس آ کر جگر سے گردون کی طرف اور وہان ہی حالبین کے ذریعہ سی اوعیہ منی مین اُترتا ہی اور پہر وہان سے

خصیون مین جاتا ہی اور وہ سفید ہو جاتا ہی خواہ مرد ہو یا عورت مرد کے خصیے ظاہر ہین اور
عورت کے خصیے فم رحم کی جڑ مین نہین ہوتے جیسے بعض نے ناواقفی سی لکھا ہی بلکہ اصل رحم کے
اوپر ہوتے ہین ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ پہر کیا ہمنے اوس طین کو یعنی گوشت
آدم مین منی بنا کر نطفہ رحم استوار مین کہ وہ جسم ہی عصبانی جسکی عنق فرج کہلاتی ہی اور اوسکا مدہ
فرو ہی وہ فم رحم ہے اور اوسکی بری رحم ہے درطبقہ والاظاہری وباطنی جیسے علم تشریح سے ظاہر ہی
پس اگر رحم استوار ہوتا ہی کہ اپنے مزاج مین اور اپنی خلقت ومحل مین درست واستوار ہوتا ہی
تو نطفہ اوسمین ٹہرتا ہی پہر وہ علقہ ہوتا ہی جیسے ارشاد ہی ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً اور کیا ہمنے
نطفہ کو علقہ اور صورت خلق موقوف کچہ ایک قوت پر نہین بلکہ تمامی قوی پر ہے تو اس وجہ سے
خلق صفت مخصوص بخدا ہی کہ اوسمین قوت اماسکہ وتولید وتصویر ودوسری سب قوتونکو دخل ہی
بخلاف ایک ایک قوت کے مثلا تصویر کی قوت ہی کہ وہ مظہر اسم مصور ہی اور علی ہذا قیاس کرنا چاہئے
فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً پہر پیدا کیا ہمنے علقہ کو مضغہ کہ علقہ خون بستہ وہ پارہ گوشت کی شکل
مضغہ ہو جاتا ہی کہ قابل مضغ ہوتا ہی یہ وجہ مضغہ کہنے کی ہی تشریح رحم فصل سابع مقالہ دوم
مفرح القلوب مین ہی کہ جب نطفہ رحم مین قرار پاتا ہی تو جوش سے چہار نقطہ حباب کی مانند نمود ہوتے ہین
ایک دل کے مقام پر دوسرا دماغ کے مقام پر تیسرا جگر کے مقام پر اور چوتہا وہ جس سے ساری پر
احاطہ ہو اور یہ جوش ایک ہفتہ مین پیدا ہوتا ہی اسکو احالہ اولی کہتے ہین اسکے بعد سرخ نقطے اور
عروق کے منفذ ظاہر ہوتے ہین اور جنین کا خون ناف کی طرف جریان پاتا ہی اور یہ چار دن مین
تمام ہوتا ہی اسکا نام احالہ ثانیہ ہی اسکے بعد علقہ ہوتا ہی اور چہہ دن مین تمام ہوتا ہی اسکا نام احالہ
ثالثہ ہی اسکے بعد مضغہ ہوتا ہی اور بعض اعضا آپسمین متمایز ہوتے ہین اور کچہ حیوانی وطمشی خون اوسپر
مترشح ہوتا ہی اور وہ اسباب صورت سے صورت حیوانی کی قبول کا مستعد ہوتا ہی اور اسکی تمامی بارہ دن مین
ہوتی ہی اسکا نام احالہ رابعہ ہی اسکی بعد ذکوری یا انوثی مزاج فائز ہوتا ہی اور اعضاے اصلی تمام
ہو جاتے ہین اور یہ تین دن مین تمام ہوتا ہی اور نام اسکا احالہ خامسہ ہی بعد اسکے سب اعضا خلقت

بانٹے ہین اور عروق و مجاری و مفاصل ظاہر ہوتی ہین اوسکو حال اسادسہ کہتے ہین پھر
پانچ روز مین تمام ہوتا ہے کہ کل ۳۰ روز ہوے اور اسکو اکثر یہ لکہا ہے اور لکہا ہے کہ جسقدر
ایام مین خلقت پوری ہوتی ہے اوس سے دوگنی مدت مین حرکت کرتا ہے اور اوس سے تگنی مدت مین
پیدا ہوتا ہے اور اس حساب سے کل چہ ماہ ہوتے ہین اور چہ ماہ والے اکثر جیتے نہین جیتے اس سے اونکو
اوس قول کا وثوق جاتا رہا جو لکہا ہے کہ پینتیس روز خلقت والا ساتوین ماہ مین اور چالیس
دن خلقت والا آٹھوین ماہ مین پیدا ہوتا ہے تو اس مقام سے ظاہر ہے کہ اکثر اتمام خلقت کی
جو نو ماہ مین بچہ پیدا ہوتا ہے چالیس دن مین جیسے اسپر عبد اللہؓ بن مسعودؓ کے روایت مرفوعاً
دال ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالی جمع کرتا ہے ایک تمہاری کی پیدائش چالیس روز مین
(اس تفصیل قبل سے اس چالیس دن مین) نطفہ پہر ہوتا ہے علقہ مثل خلق نطفہ کے پہر ہوتا ہے
مضغہ مثل خلق علقہ کے پہر بہیجتا ہے اللہ تعالی اوسکی طرف ملک چار کلمات کے ساتھ تو لکہتا ہے
اسکا عمل اور اجل اور رزق اسکا اور شقی و سعید پہر نفخ کرتا ہے اوسمین روح کہ کل عمر چالیس روز مین
اکثر ہو جاتی ہین الحدیث چنانچہ اوسکی تحریر کے کچہ نشان ہاتہون پر موجود ہین جیسے علم ریکہا والے
کچہ خطون سے کہتے ہین اور تثلیث علقہ و مضغہ کی خلق مین ہے نہ تعداد ایام مین پس اگر علقہ کم مدت
ہے تو حرج کا نہین اور مضغہ کے بعد تا نفخ روح وہ زمانہ تکمیل استخوان وغیرہ کا ہے وہی ارشاد ہے
فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ق پس کیا ہمنے مضغہ کو استخوان پس پہنایا ہمنے
استخوانون کو لحم یہ ادسی چالیسے مین اکثر ہوا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ط پہر پیدا کیا ہمنے
اوسکو دوسری خلق کہ طبعی پیدایش نباتیت سے روح نفخ کرکے پہر اوسکو انسان بنایا کہ چالیسون
روز اوسمین روح پہونکی اس وحی کو جہانتک عبد اللہ بن سعد سرح نے لکہا تہا کہ اونکی منہ سے یہ نکلا
جو دل مین ارشاد ہوا تہا تو فرمایا کہ یہی میری اوپر یہی وحی کی گئی ہے فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ
پس بابرکت ہے اللہ نیک پیدا کرنیوالونکا کہ خلق انسان مین ہر یک قوتونکو مثل تولید و تصویر و
اسکے جذب کے دخل ہے جو ہر ایک مظاہر اسمائے حسنی لیکن اللہ جو محیط سب کو ہے وہی کامل ہے اس مقام کے

سے معتزلہ کی بابت اعمال کی خلق سے جسمین بندی کو مستقل جانتے ہین نادرست ہی ثُمَّ اِنَّكُمْ
بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ؕ پہر تحقیق ای مخاطبین بعد اسکے کہ تم پیدا ہوئے البتہ تم مروسگے
ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ؕ پہر تم بروز قیامت اوٹہوگے اسمین کوئی استحالہ کی
صورت نہین جو قادر نطفہ سے ان تقلیبات کا ہی وہ قادر عظام رمیم سے انسان کو بنانی پر ہی
اور جیسے طین سے سلالہ اور سلالہ سے نطفہ و نطفہ سے علقہ و علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے استخوان
اور استخوان پر لحم اور لحم کے بعد نفخ روح سات اشیا بنائین جو تمہاری بدنون مین ہین ویسے
سات آسمان اللہ تعالی نے بنائے جیسے ارشاد ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ج
اور بتحقیق پیدا کئے ہمنے اوپر تمہارے سات درجات آسمان آیا تم سخت خلق مین ہو یا آسمان
پس جو قادر ان پر ہی وہ اعادۂ معدوم پر قادر ہی اور اعادۂ معدوم پر جو اعتراض کرتے ہین کہ
اعدام مین تمیز نہین ہوتی وہ معدوم مطلق نہین ہوتی بلکہ اوس معدوم کی عین ثابت ہی چنانچہ
فرماتا ہی وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ؕ اور نہ تہے ہم خلق سے پہلے پیدایش کے غافل کہ
اونکے اعیان و رجہ ثبوت کا ہم کہتے ہین دیکہو جبکہ خلق انسانی کرنا منظور تہا تو زمین کو جو سمندر
مین غرق تہی اوسکو خدا نے کہولا پہر وہ خشک ہوئی تو غذاء انسان درکار ہوئی کہ طبعی خوراک
اوسکی گوشت ہی جو حیوانات پاکیزہ سے حاصل ہو اور وہ بغیر از اپنی غذا جو اونکی مناسب ہون
کب رہ سکتی ہین اور غذا اونکی نباتات ہی اور وہ بغیر از آب متصور نہین تو خدا تعالی نے بندوبست
پانی کا کیا چنانچہ ارشاد ہی وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ق
اور نازل کیا ہمنے بلندی سے پانی اندازے کے ساتہ نہ اسقدر کہ مخلوق اوس سے غرق ہو جاوے پس
ٹہرایا اوسکو زمین کی ندیون و تالابون و کنوؤن مین وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ ۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ؕ
اور ہم بتحقیق اوسکے لیجانے پر قادر ہین مثلا ہوا چلادین تو تمام کو خشک کردین اور یا نہرین
نکالکر خشک کردین جیسے نہرون سے گنگا کی قدرت گہٹ گئی اور یہ امر عنقریب زمانہ مین دوسری
جنت کی نہر اونکی نسبت جو نیل و فرات و دجلہ و جیحون مین ہو نیوالا ہی قبل اسکے کہ یاجوج و ماجوج الک

مقدس پر چڑہی فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ
كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ پس پیدا کیا ہمنے تمہارے لئے پانی سے باغ خرما و انگور کے
تمہارے لئے اُن باغون مین بہت سے میوے ہین کہ دوسری کار خانون مین کام مین آتی ہین اور بعض
اونمین سے کہاتی ہو وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ
اور پیدا کیا پانی سے زیتون کا درخت جو اکثر کوہ سینا سے نکلے جو اگا دی تیل اور نانخورش کے
ساتہہ کہانیوالونکے لئے اس طور سے السالون میں انبیا ہین وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً
نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝
اور بتحقیق تمہارے لئے انعام مین البتہ مقام عبرت ہے کہ پلاوین تمکو اس سے جو انکے پیٹون مین ہے
دوده بناکر اور تمہارے لئے مادون مین اور نر دنمین انکے بہت سے نفعے ہین جیسے زمین کا جوتنا
اور اناج کا اگا ہنا اوٹنا وغیرہ اور انکی کہال سے بہت سی اشیا بنائی ہین اور بعض انمین مثل گا و وغیرہ
کی وہ جو کہاتی ہو کہ ہر ہر چیز موجب تعجب ہے وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ اور اونپر اور

ع ۲۲

کشتیون پر چڑہتے ہو اور اُترتے ہو کہ حالت دوسری حالت کی خلاف ہے پس کافر لوگ جو ایمان
نلاوین تباہ ہون جیسے سابقین مخالف انبیا تباہ ہوے چنانچہ فرماتا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا
اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝
اور البتہ تینے بہیجا نوح کو اوسکی قوم کی طرف تو نوح نے کہا اے میری قوم عبادت کرو خاص اللہ کی
نہین ہے تمہارے لئے کوئی معبود اوسکی غیر آیا تم نہ بچو شرک سے اور مشرکین اولاد قابیل سے تم بیادہ شادی
نکرو جیسے توراۃ مین ہے اور معبود انکی معزز پانچ شکل کے تہے ایک شکل گہوڑی کی جو سنود مین
کلکی او تار علیہ الصلوٰۃ و السلام کی سواری لکہی ہے اور ایک شکل بچہ بمعنی بکری کے اور ایک سواع
بشکل انسان بمعنی مرد کہ ذی النور کے اور ایک نسر بشکل عقاب کی و دایک یغوث بشکل اسد
کی تو انہون نے کہا کہ ہم انکو تو ہرگز نہ چہوڑین گے تو کہا انہون نے کہ نہ چہوڑو اپنے معبودون کو او نہ چہوڑو
ود کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور نہ نسر اور نہ یعوق کو فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ

پس جب سرداروں نے کفر کیا نوح کی قوم سے کہا نہیں ہے یہ نوح مگر بشر تمہاری مثال ارادہ کرتے

ہیں بڑائی تمہاری اوپر اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً مَّا

سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ اگر چاہتا خدا کہ رسول بھیجا جاوے تو اوتارتا

فرشتے نہ سنا ہمنے اسکو یعنی پہلے باپوں میں اور اونکا باپ کی عمر اگرچہ بڑی ہوئی ہے مگر قبل زمانہ

طوفان سے گذر چکی تھی اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ

نہیں ہے نوح مگر ایک مرد جسکو جنون ہے جو طوفان سے خشکی میں ڈرا دیتے جیسے اہل نیچر مسیح کے بار بار

آنے کی نسبت کہیں پس انتظار کرو اوسکے ساتھ ایک وقت تک کہ اوسکو موت آوے جیسے

اس وقت بعض نیچری سرکار اہل یورپ کی شوکت کی نظر سے مہدی و مسیح کے منکر ہیں قَالَ

رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ٥ کہا اے میرے رب نصرت دے مجھکو اس سبب سے کہ انہوں نے

مجھکو جھٹلایا فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ

اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ

مُّغْرَقُوْنَ ٥ پس وحی کی ہمنے نوح کی طرف کہ بنا جہاز تین درجہ والا تیس گز کا چوڑا اور تین سو

ہاتھ کا لمبا ہماری نگہ رو برو اور ہماری وحی سے پس جب آوے ہمارا امر اور جوش مارے تنور زمین پانی کا

پس چڑھا اوسمیں ہر حیوان سے جو نکہا ہی جاتی ہوں دو دو جوڑے اور جو کہائے جاتے ہوں اونسے بھی

نسل کی بقا کے لیئے دو دو جوڑے اگرچہ باعتبار غذا اکثر انکے سات سات زوج تھی اور اپنے

خاندان کو مگر جسپر ہمارے قول نے سبقت کی ہو کہ وہ ایمان نہ لاوینگے اور نہ خطاب کر مجھکو ان

لوگوں کے مقدمہ میں جنہوں نے کفر کیا ہے کہ وہ سب غرق ہونے والے ہیں فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ

وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ٥

پس جب تو سوار ہو اور وہ جو تیرے ساتھ ہیں جہاز پر تو کہہ کہ ہر ایک حمد ہے اللہ کو جسنے ہمکو نجات دی

ظالم قوم یعنی کافرے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ
اور دعا کر کہ ای میرے رب لا مجکو منزل برکت والی مکہ مین اور تو بہتر اتارلانیوالوں کا ہی چنانچہ
نوح نے جودی پر کشتی سے اتر کر ذبح جو حسب درس ۲۰ فصل ۸ تکوین کے بتایا وہ یہی مقام
برکت والا سا کا ہی بوجہ اسکے کہ منزل کی تقدیس و برکت اُس صاحب کمال کے سبب ہوئی
جو مکہ مین رونق افروز ساتوین ہزار مین ہوی چنانچہ کنعان کا عہد حسب فصل ۱۲ تکوین کے اُسکی
بابت ہوا کہ جب تک کنعان خداوند جبار خلفا آویں او موقف تک قیامت کے یادل برباد کنند
آوین گے جسکا ذکر چند بار گذرا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ بیشک اسمین آیت قدرت خدا
اور اوسکی توحید اور آیت نبوت رسول ختم المرسلین و قیامت ہے وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ
اور تحقیق تھے ہم علم ازلی کی مطابق دنیا مین البتہ آزمانیوالے یا کہا جاوے کہ ہم ہین
آزمانیوالے جیسے فصل ۱۲ تکوین مین اس عہد کا ذکر ہے اہل مکہ کو ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ
قَرْنًا اٰخَرِیْنَ پھر ہمنے پیدا کیے بعد اونکے نسل نوح سے دوسری قوم کہ بابل مین اور اوسکے
گرد رہتے تھے اور بت پرستی کرنے لگے فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اور بھیجا ہمنے اونمین
اونمین سے ہود پیغمبر کو رسول اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ع ۲
کہ عبادت کرو اللہ واحد کی نہین ہے تمہارے لیے کوئی معبود غیر اوسکے کیا پس تم تقوی نکرو
وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ
اور اُسکی قوم کے اُن ارم ذات العماد کے سرداروں نے جنہوں نے کفر کیا اور تکذیب کی آخرت کی لقا کی اور نعمت والا
کیا ہمنے اونکو دنیا کی زندگانی مین کہا کہ نہین ہے یہ ہود مگر تمہاری مثل کہاتا ہے اُس سے جو تم کہاتے ہو اور پیتا ہے اُس سے کہ تم پیتے ہو پھر
نبوت و رسالت کیونکر ہے یہ کیون مخصوص ہو وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ اور اگر تم اطاعت
کرو بشر ہم مثل کی پس بیشک تم اُسوقت مین البتہ زیانکار ہو اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا
اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ کیا وہ وعدہ کرے تمکو کہ جب تم مرو اور ہو جاؤ خاک و استخوان بوسیدہ کہ

اثرب میں مدتی تم سکے والے ہوائی قبروں سے ردہ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا
تُوعَدُونَ ۝ دوری دوری ہے اسکے لیے جو وعید کی گئی ہو اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا
نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِيْنَ ۝ نہیں ہے وہ مگر زندگانی ہماری قریب کی
یا مرتے اور جیتے ہیں لیکر جیتے اور نہیں ہم اوٹھنے والے قیامت میں اور مقولہ ہود کا یہ ہے کہ پھر ہوئنگے
اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝
نہیں ہے ہود مگر ایک مرد جسنے افترا کیا خدا پر دروغ اور نہیں ہیں ہم اوسکے لیے ہم ایمان
لانیوالے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ ہود نے عرض کیا ای میرے رب
نصرت دے مجکو اوسکے ساتھ جو تکذیب میری کرتے ہیں قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ
اللہ نے فرمایا قلیل زمانہ میں البتہ ہوجاویں وہ ندامت والے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پس پکڑا اونکو ہلاکت نے
سچ وعدہ کے ساتھ پس کیا ہم نے اونکو مثل گھاس کہائی ہوئی کے اور ہلاکی قوموں کو عام ہی
کی گئی کر دیا جو مرچ سالہیں شریک تھے پس دوری ہے قوم ظالموں کے لیے ثُمَّ اَنْشَاْنَا
مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ پھر پیدا کیں ہمنے پیچھے اونکے دوسری قومیں جو رہیں
بعد ہلاک کی گئیں مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ نہ سبقت کریں
کوئی امت اپنی اجل کو اور نہ تاخیر کریں ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۝ پھر بھیجے ہمنے
رسول ایک دوسرے کی ردیف کہ بعض اونکا بعض کے بعد آیا جیسا کہ صالح کو قوم ثمود میں
اور ابراہیم کو بابل میں قوم کلدی کے پاس بھیجا اور لوط کو سدوم و عمورا میں كُلَّمَا جَآءَ
اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ جب آیا ہر امت میں اوسکا رسول تکذیب کی انہوں نے
اوسکی تو ہلاک کیا اوسکو فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ پس
پیچھے لائے ہم بعض اونکو بعض کے کہ ابراہیم کا خلیفہ اسحاق کو اور اسحاق کا یعقوب کو اور
یعقوب کا یوسف کو کیا اور کئے ہمنے اونکے قصہ قرآن میں علی ہذا لوط کو خلیفہ بنایا ابراہیم کا

قوم ثمود اور صیدا ہین اور اسماعیل کو ایل کرکے لئے فَبُعْدًا لِّلْقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ۝ پس
دوری از رحمت ہے اوس قوم کے لئے جو ایمان نہ لاوین ان قصص کو سنکر کہ ہر ایک اونکی
اس زمانہ مبارک کے پیشین گو گذرے ہین ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ ۝
بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا
عَالِينَ ۝ پہر بہیجا موسٰی کو اوسکے بہائی ہارون کو اپنی آیات و غلبہ ظاہر کے ساتہ
فرعون و اوسکے گروہ کے پاس کہ ہماری قوم کو اجازت دے کہ باہر جاکر عید کرین کہ حکم خدا ہی
اوسنے کہا کہ مین تمہارا خدا ہون دوسرا خدا کون ہے تو انہون نے تکبر کیا اور تہی وہ قوم
دنیا مین بلند مرتبہ فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ ۝
فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ۝ پس کہا انہون نے کیا ہم ایمان لاوین
اپنی مثل دو بشر کے لئے حالانکہ اون دونون کی قوم ہمارے لئے غلامی کرنیوالی ہین پس
تکذیب کی انہون نے اون دونون کی پس ہوے وہ ہلاک ہونیوالون مین سے غرق کئے
دریای احمر مین اور موسٰی و ہارون و اونکی قوم کو نجات دی ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝ اور دی ہمنے موسٰی کو کتاب جسمین جابجا ذکر خیر اسلامی اسکا ہی
تاکہ وہ راہ یاب ہون وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً اور کیا ہمنے مسیح ابن
مریم کو اور اوسکی ماکو آیت اس بات مین کہ مریم نے حسب اوائل کتاب لوقا کے پیشین گوئی
اسلام کی کی دیکہو مقدمہ چہارم کو اور مسیح کی نسبت وارد فصل ۱۴ کتاب اعمال مین ہے جسکا خلاصہ
یہ ہے کہ مسیح کو بیٹے اسلئے بہیجا کہ رسول اکرم کا پیشین گو ہو جو مسیح کے جانی اور بار دگر آنیکے بیچ مین
رونق افروز ہون اور مسیح نے بہت کچہ خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی خبر قبل از مرگ دی و بعد
از وفات کے قبر مین تین شب مسیح رہکر چالیس روز حواریون پر ظاہر ہوکر حسب فصل اول
کتاب اعمال کے کوہ زیتون کے اوپر ٹہرے جنکے ساتہ حواری و مریم تہی خدا کی بادشاہت
اسلامیہ کی خبر دیتے رہے چالیس روز قبر سے نکلنے کے بعد مسیح آسمان کو اوٹہائے گئے بعد ان نظر

ارشاد ہے وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ۝ اور جگہ دی ہم نے
ان دونوں کو بلندی کی زمینوں کی طرف جو صاحب قرار و آب جاری ہے اور مسیح کو اور ہما جانا
بعد مسیح کے حواری رسول ہوئے اونکی نسبت بذریعہ پطرس ارشاد ہوا جیسے فصل ۱۱ نامہ اعمال
رسل سے ظاہر ہے يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا
تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝ اے رسولو کھاؤ طیبات سے اور کام کرو نیک بدرستی ہیں تمہارے کاموں کو
(جا)ننے والا یعنی ذبح کرکے کھاؤ جیسے ورس ۷ فصل ۱۱ نامہ اعمال میں ہے اور ورس ۲۰ و ۲۹
فصل ۱۵ کتاب اعمال میں ہے کہ بتوں کی گندگیوں اور حرام کاری اور گلا گھونٹی ہوئی چیزوں اور
لہو سے پرہیز کریں اور سور کی مذمت خود زبان مسیح سے ظاہر ہوئی ہے گو غیر قوم حرام غیر طیب کو
ورس ۲۰ و ۲۹ میں حضر سمجھیں اور سور کھانے لگے اور اس ممانعت کے ساتھ جو لہو اور غیر مذبوح
کے ہے وہ اوسکو بھی کھانے لگے اور خدا نے ورس ۸ فصل ۱۵ کتاب اعمال کی مطابق غیر قوموں کی نسبت
حواریوں کو فرمایا کہ ان میں اور تم میں کچھ فرق بعد ایمان کے نہیں یہاں نظر فرماتا ہے وَإِنَّ هَٰذِهِ
أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ۝ اور تحقیق یہ تمہارا گروہ اکیلی
ایک گروہ عظیم موعود اور میں تمہارا رب ہوں جسکا وعدہ ابراہیم و ہاجرہ سے بار بار ہوا دیکھو فصل ۱۲
و ۱۶ و ۱۷ و ۲۱ تکوین کو اور دوسری کتب منزلہ کو مگر ساتھ اسکے بہت سے سرداران ملت نے فساد کر
کا فر بنا ہی لکھا ہے جو مدرسین مارے جا دیں فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ
بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝ پس ان گروہ نے متفرق کیا اپنا امر کو اپنے درمیان فرقہ فرقہ ہر ایک
گروہ اپنے عقیدہ کے ساتھ خوش ہے توحید والے توحید کے ساتھ تثلیث کے قائل تثلیث سے جیسے
بعض نصاریٰ ہو گئے تھے بعض ملحد بعض بت پرست بعض ستارہ پرست فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ
حَتَّىٰ حِينٍ ۝ پس چھوڑ دو انکو انکی غفلت میں کہ اپنی مال و منال کے استدراج سے آپکو اہل حق
جانتے ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ ۝ نُسَارِعُ
لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۚ بَل لَّا يَشْعُرُونَ ۝ کیا وہ گمان کریں کہ دیں مال و اولاد ہم کو ہم

مدد کرین ہم سرعت کرین اونکے لئے خیرات مین یہ بات ہرگز نہین بلکہ وہ شعور نہین رکھتین انکی برد
اور وہ حسب وعدہ فصل ۱۸ ایشعیا وغیرہ کے تباہ ہونیوالی ہین اور سرعت خیرات اونکے لئے اللہ نے
کی ہے جسکا ذکر فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ وَ الَّذِیْنَ
هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ ۙ وَ الَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ
اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ اُولٰٓىِٕكَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَ هُمْ لَهَا
سٰبِقُوْنَ ۵ بدرستی وہ ابوبکرؓ مثال جو اسلام لاکر اپنے رب کے خشیہ سے ڈرین اور وہ عمرؓ مثال
جو اپنے رب کی آیات کے ساتھ ایمان لاوین یعنی آیات سورۂ طٰہٰ سنکر اور وہ جو علیؓ مثال جو اپنے
رب کے ساتھ شرک نکرین کہ آپکی پیشانی بت کو کبھی نہ لگی اور وہ عثمانؓ مثال جو دیوین اصل ہمین کہ
دل اونکا خوف خدا سے بہر رہوں بدرستی وہ اپنے رب کی طرف رجوع لانیوالی ہون یہ لوگ سرعت کرنیوالی ہین خیرات مین
اور وہ خیرات کیلئے سبقت کرنیوالی ہین کہ خدا کی بادشاہت اسلامیہ والی ہین اس مقام سے ذکر کہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
نے پوچھا کہ اگر وہ زنا کرین اور شراب پیوین اور چوری کرین ارشاد ہوا کہ نہین اے بنت صدیق لیکن روزہ رکھین فائدہ
نماز پڑہین صدقہ دیوین ڈرین کہ نہ قبول کیا جاوے اوس الحدیث اس مقام پر کیا سوال ہے کہ اگر قائم نہ ہوسکتا ہو نماز بیٹھ
طاقت نہو تو ارشاد ہے کہ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور نہ تکلیف دیتے ہین ہم کسی نفس کو مگر اوسکی وسعت
کے ساتھ کہ اگر قائم نہو سکتا ہو تو نماز مین بیٹھ جاوے اگر طاقت صدقہ نہ رکھتا ہو اوس سے معاف ہے
کہ لاچاری ہے وَ لَدَیْنَا كِتٰبٌ یَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۵ اور ہمارے پاس
کتاب ہے نامۂ اعمال کہ بولے حق اور راستی کے ساتھ اور وہ کمی نہ کیے جاوین اور یہ کلام بطور جملہ
معترضہ کے ہوا اور کلام اسمین تھا کہ وہ شعور نہین رکھتے تو ارشاد ہے بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِیْ غَمْرَةٍ
مِّنْ هٰذَا وَ لَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ۵ بلکہ دل اونکے
غفلت مین ہین اس تحقیق مذکور سے اور اونکے لئے برے اعمال ہین سوای اس مذکور کے وہ اوسکے
عامل ہین کہ بجای خشیہ و خوف کے وہ بیخوف و خطر ہین اور بجای ایمان کے وہ کفر کرتے ہین اور
بجای توحید کے وہ شرک کرتے ہین اور بجای عطا کے بخیل ہین اور وہ اپنے رب کی طرف رجوع

نہین کرتے تو کیسے اونکی مال واولاد کی کثرت موجب سرعت فی الخیرات ہوسکی حَتّٰٓى اِذَآ

اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْــَٔرُوْنَ ۝ لَا تَجْــَٔرُوا الْيَوْمَ

اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ اور سوقت تک غفلت مین ہون یہا تک جب ہم پکڑین

یقینًا اونکی سرداروں کو عذاب بدر کے ساتھ ناگہان وہ فریاد کرین اور کہا جاوے کہ فریاد

کرو آجکے روز تحقیق تم ہم سے نہ منع ہو قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ

عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ۝ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ۝ پڑہی

جاتی تہین میری آیات تمہارے اوپر اور تم اپنے پاشنون پر اولٹے لوٹتے تھے تکبر کرتے حوالی اللہ پر

کہ ہمکون فتحمند ہوسکتا ہے رات کو کہانی کہنے والے فحش بکنے والے اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ

اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ آیا نہ فکر کرین قول یعنی

علیہا ابراہیم واسمعیل وزید وقصی کو بابت وحی موعود کے یا آئے ہو اونکو لئے وہ ستے جو

نہ آئی اونکے پہلے باپون کو کہ اونکو وحی آئی ہو قرآن کے انکار پر یہ تردید منظر قرآن اور وحی کہے ہے

اور تردید دوسری بنظر رسول کے ہے اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ یا نہ پہچانین اپنے رسول موعود کو پس کفار اوسکا انکار کرین

اگر پیغمبر کو اہل عقل نہین یا کہین کہ اوسکو جنون ہے اگر دیوانہ جانین تو پہلے کا جواب فرماتاہے

کہ یہ قرآن اونکی باپ دادونکی ارشاد کی موافق ہے مخالف نہین اور اونپر سوائے قرآن کی دوسری

وحی نہین آئی جس سے قرآن کا انکار ہو بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ

كٰرِهُوْنَ ۝ بلکہ لایا پیغمبر اونکو وعدہ راست آبا کے ساتھ اور اکثر اونکو حق کے لئے جو وعدہ

راست ہو گیا ہے کراہت رکھنے والے ہین کہ اوسمین توحید کی تعلیم ہے اور کہتے ہین کفار کہ کچھ شرکی

طرف متوجہ ہو تو ہم تیری بات کی طرف توجہ کرین ارشاد ہے وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ

لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ اگر پیروی کرتا قرآن اونکی خواہشون

شرک کی او شرک کو فرض کیا جاوے کہ حق کے غیر کوئی معبود ہو تو غیریت مستلزم ہے باہمدگر جنگ

پس ایک وجود آسمان وزمین چاہتا اور دوسرا اونکی نیستی تو فاسد ہوجاتی آسمان وزمین
اور جو اونمیں ہے اگر دو وجود مغائر ہوتے تو اگرچہ مغائرت مباینت کو چاہتی ہے مگر
بفرض محال صورت اتفاق مین توارد علل مستقلہ لازم آتا جو ممکن نہیں اور جواب سوال کے
انکار کا فرماتا ہے بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝
اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا بلکہ لائے ہم اونکو رسول کو اونکے لئے اونکی باپ دادا اونکی ذکر کی مطابق
پس وہ اوسکے ذکر سے اعراض کرنیوالے ہین یا تو مانگے اونسے اجر تو اونکے پاس اجر کی طاقت
نہ رکھکر اعراض کرین تو جہنونکی کہین نہ خَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝
تو اجر تیرے رب کا بہتر ہے کہ فتوحات ہتی اصغر ہوا اور وہ نیک رزق دینے والون کا ہے
رہا جنون کا خیال یہ دلیل ذیل سے غلط ہے وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
اور بدرستی تو البتہ بلاوے اونکو راہ راست کی طرف اور بلانیوالا راہ راست کی طرف
مجنون نہیں ہوتا وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ۝
اور بدرستی وہ کافر جو ایمان نہ لاوین آخرت کے ساتھ راہ سے البتہ تجاوز کرنیوالے ہین
تو وہی دیوانہ ہین اور تکبر اونکا بابت آیات اللہ کی جو خیال کرتے کہ ہم پر عذاب نہ آویگا
محض غلط ہے کہ قحط سالی حضور کی دعا سے اونپر آئی چنانچہ استخوان وکتے کہاگئے ویسے ہی
اونکا خیال بابت قیامت کے نہ آنیکے محض غلط ہے اور ایسے لوگ راہ سیدھی ہی اوندھے ہوگئے
جو فرماتا ہے وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ ۝ اگر ہم اونپر رحم کرین اور کہولین اونسے وہ قحط سالی کی تکلیف جو اونکے
ساتھ ہے البتہ رہین اپنے طغیان مین کہ بہکین وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا
لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ اور البتہ پکڑا ہمنے اونکو عذاب قحط سالی سے پس نہ عاجزی
کرین اپنے رب سے اور نہ زاری کرین حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ
اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ یہانتک کہ جب کہولین ہم اونپر دروازہ صاحب عذاب سخت کا جو فتح بدر

مسلمانوں کو ہوتا گمان رہ اوسمین اندوہناک ہوں روی ہو کہ ابوسفیان حضور صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا کہ مین قسم دیتا ہون اللہ کی ورحم کی کہ کیا آپ نہی
گمان کرتے ہین کہ آپ بھیجے گئے ہو رحمت کے لئے تو ارشاد ہوا ہان پس عرض کیا کہ دعا کیجئے
اللہ سے کہ دور کرے اللہ ہمسے قحط تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو جاتا رہا قحط
پر بت پرستی سے کفار مکہ باز نہ آئے اور بت پرستی کی شناعت مین فرماتا ہی جو اہل مکہ کرتے
وَهُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا
تَشْكُرُوْنَ ۝ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کئے تمہارے نفع کے لئے سمع و بینائی اور دل
اور تم بت پرستی کرد اور شریک گردانو تو ان شریکوں نے کیا پیدا کیا کم ہین وہ جو شکر
کرین اور ایمان لاوین وَهُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝
اور خدا وہ ہے جسنے پھیلایا تمکو زمین مین زمانہ ہو دمین اور اوسکی طرف بروز قیامت
جمع کئے جاؤ وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور خدا وہی جو جلاوی اور مارے اور اوسکے لئے اختلاف رات و دن ہے
آیا تعقل نکرو کہ وہ اللہ ایک ہے اور قیامت کی لانے مین قادر ہے اسپر وہ ایمان نہ لاوین
بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۝ بلکہ کہا اونہوں نے مثل اوسکی جو کہا پہلوں نے
کہ بت پرستی ہماری اباسے چلی آئی ہے اور قیامت کے انکار کرنے لگے قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا
وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ انہوں نے کہا کہ جب ہم مرگئے اور ہو گئے
خاک و استخوان ذلیل آیا ہم البتہ اوٹھائے جاوین لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا
هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ البتہ وعدہ کئے گئے ہم
اور ہماری آبا اسکے لئے پہلے نہیں ہے یہ مگر پہلی کہانیاں اگر سچے تھے کبھی تو آتے تو جواب
اونکو شرک کرنیکا فرماتا ہی قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝
دریافت کر کسکے لئے ہی زمین اور جو اوسمین ہے اگر تم جانتے ہو سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا

تَذَكَّرُوْنَ ۝ جلد کہین اللہ کے لئے ہے تو اس صورت مین اونسے کہہ آیا تم نصیحت
نہین پکڑتے کہ اوسکو چھوڑ کر دوسرے کو پوجو قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ دریافت کرو اونسے کون ہو سات آسمانون کا مالک اور عرش
عظیم کا مالک سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ جلد کہین کہ اونکی ربوبیت
اللہ کے لئے ہے فرما آیا پس تم شرک سے تقوی نہین کرتے قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ
كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ دریافت کر
کسکے ہاتھ مین ہی ہر شئے کا مالک اور وہ پناہ دی اور نہ پناہ دیا جاوے اوسپر اگر تم جانتے ہو
سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ جلد کہین کہ ہر شئے کے ملکوت خدا کے لئے ہین
فرما اپس کیون تم فریب یافتہ ہو کہ شریک خدا گردانو اور شئے تمکو سمجھا دیا اور فریب کا
موقع نہ پا بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ بلکہ لائے ہم حق بات کہ وہ
قرآن منزل ہی اور تحقیق وہ جھوٹے ہین جو اوسکی تکذیب کرین مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ
وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ
عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ لا نہ پکڑا خدا نے ولد اور نہین ہے اوسکو ساتھ
کوئی معبود دیگر اس صورت مغایرت و استقلال مین شان یہ ہے کہ البتہ جاتا ہر الٰہ اپنے
خلق کے ساتھ ورنہ پرستش کی لائق نہو اور البتہ بلند ہو بعض اونکا بعض پر کہ تعدد ملک تعقلا
جائز نہین ایک غالب ہوتا دوسرا مغلوب تو مغلوب خدائی کی قابل نہو پاک ہی اللہ اوس سے
کہ وصف کرتے مین کہ بنی ملیح خدا کی بنات ملائکہ کو کہین اور کوئی مقرب سمجھے اوسکا جواب
سورۂ بنی اسرائیل قرآن مین ہی کہ وہ اپنے مالک کی طرف راہ بتلاتے نہ خود اپنے کو پجواتے
عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اللہ دانا غیب وشہادت ہی
نہ دوسرا اپس برتر ہے اللہ اوس سے کہ اوسکا شریک گردانین چنانچہ اس کہتے پر وہ ہلاک
ہوئے بدر مین اور قیامت پر دلیل فتح اسلام ہی کہ جیسے فرمایا جاتا ہی وہ ہوتا ہی پس جیسے

فتح بدر بعید سے اور وہ ہونیوالی بعد از ہجرت ہی ویسے قیامت بھی بعید سمجھتے اور وہ ہونیوالی ہی
تو بسطر ہجرت دعا کرنی چاہئے کہ اللہ قبول کرے بنابران فرماتا ہی قُلْ رَّبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي
مَا يُوعَدُونَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۹۴﴾ دعا کر ای میرے رب
اگر وہ جو تو مجھکو دکھلا دے یعنی وہ جو وعید کئے گئے ہین بدر مین ای میرے مالک پس مت کر
مجھکو قوم ظالمون مین بلکہ میری ہجرت کرا وَإِنَّا عَلَىٰ أَن نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَادِرُونَ
اور ہم اس بات پر کہ دکھلا دین تجھکو وہ جو وعید کرتے ہین اونکو البتہ ہم قادر ہین اگر وہ اس
عرصہ مین قبل از ہجرت شرارت کرین ارشاد ہی ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۚ
دفع کر اونکے شر ایسی شئے کے ساتھہ جو نیک ہو اونکی برائی سے تحمل سے صبر سے اعراض سے
نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ ﴿۹۶﴾ ہم دانا ہین اوسکے ساتھہ جو وصف کرتے ہین اور ہم تحمل
کرنے مین اگر کوئی وسوسہ ڈالے کہ جب ہجرت رسول کی ہو تو فتح کا کیا گمان کہ ہوتے ہوئے
اوسکے کمزور رہے تو کیا نبی سے ہوسکتا ہی اور کفار صاحب نسب ہین اونکے ساتھہ کثرت ہی
تو ارشاد ہے وَقُل رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ﴿۹۷﴾ وَأَعُوذُ بِكَ
رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ ﴿۹۸﴾ اور دعا کر ای میرے رب پناہ چاہتا ہون تجھسے دفعات شیاطین سے
اور پناہ چاہتا ہون تجھسے ای میرے رب اس سے کہ وہ حاضر ہون میرے پاس چہ جائیکہ حاضر ہوکر
وسوسہ ڈالین حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ ﴿۹۹﴾
لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ۚ تا کہ جب آوے ایک اونکو موت کہے ای میرے
رب و اوسکے ملائک لوٹا دو مجھکو امید کہ مین نیک کام کرون اوسمین کہ مین نے چھوڑا ہے
یعنی اسلام مین كَلَّا ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا ۖ ہرگز نہین تحقیق وہ کلمہ ہے کہ کافر اوسکا
قائل ہی کچھہ اثر اوسپر مرتب نہین بلکہ مرکر برزخ مین کہ اوسکا عالم مثال ہی جاتا ہی ہرگز دنیا مین
نہ لوٹے چنانچہ فرماتا ہی وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۱۰۰﴾ اور اونکے پیچھے
برزخ ہی یعنی عالم مثال اوس روز تک کہ مبعوث ہون بروز قیامت فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ

فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ پس جبکہ نفخ کیا جاویگا
صور میں بار دیگر اور مخلوق اوٹھ بیٹھیگی نہ نسب مفید ہوگا اونکے لئے بغیر ایمان کے اوس روز اور
نہ سوال کئے جاوینگے نسب سے کہ کسکے بیٹے ہو کسکے پوتے ہو اگرچہ پکارے جاوینگے ای فلان بن فلان
جیسے ابن مسعود کا ارشاد ہے بخلاف مومنین کے کہ اونکو حسب آیت اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
کے نسب مفید ہو فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ پس جسکے
وزن کی ترازو بھاری ہو نیک اعمال سے پس وہ لوگ فلاح یاب ہوں یعنی اہل ایمان کہ
بنفس ایمان کا پرچہ ہی سب بدیوں پر غالب ہوگا وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ اور جسکے اعمال کی ترازو ہلکی ہو کہ کفر پر
مرے اگرچہ کتنے ہی اعمال نیک اوسکے ہوں پس وہ جنہوں نے زیان کیا اپنی جان پر جہنم میں
ہوں ہمیشہ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝ جلادیگی اونکے مونہوں کو آگ
اور وہ آگ میں ترش رو ہوں اور اللہ پاک فرماویگا اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ
بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ کیا نہ پڑھی جاتی تہیں میری آیات تمہارے اوپر پس تم اوسکی تکذیب
کرتے تہے قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝ کہیں ای
ہمارے رب غالب ہوئی ہمارے اوپر ہماری شقاوت اور ہم قوم گمراہ تہے رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا
فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سے پس اگر ہم پھر لوٹیں
تو بیشک ہم ظلم کرنیوالے ہیں قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝ فرماویگا اللہ جیسے
کتّے کو کہتے ہیں کہ ادب سے دور ہو اوسمیں اور نہ کلام کرو تم مجھسے اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ بیشک
شان یہ ہے کہ ایک فریق میرے بندوں سے کہتے تہے ای ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمکو بخش
اور رحم کر ہمکو اور تو بہتر رحمت کرنیوالوں کا ہے فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ
ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝ پس پکڑا تمنے اونکو ٹھٹھا یہانتک کہ بہلادیا اونہوں نے یاد

استہزا سے تمکو میرا ذکر اور تم اونسے ٹھٹھا کرتے تھے اِنِّی جَزَیْتُہُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا
اَنَّہُمْ ہُمُ الْفَآئِزُوْنَ ٥ بدرستی مینے اونکو جزا دی آجکے روز اوسکے مقابلہ مین کہ
انہون نے تمہارے ٹھٹھے پر صبر کیا بدرستی وہ فوز یاب ہوی اور وہ کافر جو حیات دنیا کے ہی
قائل ہون اور قیامت کے منکر سخت تکلیف مین ہون کہ بمقابل عذاب آخرت حیات
دنیاوی کے کچھ قدر نہ سمجھین قٰلَ کَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ ٥ قَالُوْا
لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّیْنَ ٥ کہے اللہ اونسے کتنے سال تم زمین
مین ٹھیرے کہین ہم ٹھیرے ایکدن یا بعض اوسکا پس تو دریافت کر گننے والون سے قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ
اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ جواب دیگا خدا تعالی نہ ٹھیرے تم مگر کم کہ تاہی
بمقابل لا انتہای کے کم ہی کاش بدرستی تم جانتے اور ایمان اس روز پر لاتے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا
خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ٥ آیا پس تمنے گمان کیا کہ پیدا کیا ہمنے
تمکو عبث اور یہ تم ہماری طرف نہ رجوع کرو فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ ج پس برتر ہے
بادشاہ حق اس سے کہ عبث پیدا کرے تمامی کارخانہ زمین کے انسان کے لئے پیدا کئے
اور انسان کو اپنے عرفان کے لئے پیدا کیا ہے پس اگر انسان کی پیدائش عبث ہو تو سب
کارخانہ عبث ہوا جاتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ٥ نہین ہے
کوئی معبود بغیر اسکے جو رب بزرگ والا ہے وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ لَا بُرْہَانَ
لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ ٥ اور
جو پکارے اللہ کے سوا اور دوسرا معبود جسپر اوسکو دلیل کوئی نہین پس جز این نیست اوسکا
حساب اوسکے رب کے نزدیک ہے کہ وہ فلاح نہ دیگا کافرون کو وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ
وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ٥ع اور دعا کر اسے حی طلب ایماندار کہ چھپا مجکو اپنے مین
کہ فنا ہو جاؤن مجھ مین اور رحم کر کہ تیرے بقا پاؤن اور تو بہتر رحم کرنیوالون کا ہے -

سورۂ نور مدنیہ ہے چونسٹھ آیت اور نو رکوع ہین

یہ سورت بڑی بیس گو خلفا اربعہ مین ہے جیسے اسے موسیٰ بن موسیٰ کے دادی لاوی کی
نسل بین موسیٰ کی خلافت نگئی بلکہ یوسف کی اولاد مین یوشع کو ہوئی اور یوشع کے بعد
کالیب خلیفہ ہوا اونکے بعد سورت سی کالیب کے بیٹے کو خلافت ہوئی پھر جتنے خلافت سے
آیا اور بنی لاوی جسمین انبیا بکثرت ہوتے رہے محروم الارث ہو رہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے قرابت دار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارث نہوئے جو دنیا دارونکا حصہ تھی
اور عدی وتیم وعبد شمس وابی طالب کی اولاد مین اوسی طریق سے جیسے سرائی کے ان
خلفاء ہوئے اہل اسلام مین خلیفہ ہوئے کیونکہ فصل ۱۰ استثنیٰ مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
مثل موسیٰ فرمایا گیا ہے اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بڑھکر ہے اور نیز اکثر مجیب
پسندیدہ احکام عہد جدید مین جو حسب فصل ۲۸ یشعیا کے قانون پر قانون اور حکم پر حکم ہین
جیسے خود حق تعالیٰ بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے اسکی تعریف فرماتا ہے

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ۝ یہ سورت ہے عظیم الاحکام جسکو ہمنے نازل کیا ہے اور اوسکے احکام ہمنے
فرض کئے ہین اور اوتارے ہمنے اس سورت مین احکام روشن امید کہ تم نصیحت پکڑو اور
چونکہ اس سورت مین بعض احکام منسوخ ہین تو فرض سے مراد لزوم نہین ہو سکتی اور ان
فرضون مین سے ایک حکم بابت ممانعت زنا ہے کہ زنا بدتر ہے کہ نکاح والی عورت سے دوسرے کے
ملک مین تصرف کرنا ہے کہ وراثت وخانہ داری کا بندوبست اوس سے نہین ہو سکتا کہ کماوے
کوئی اور بیٹے دوسرے کی اولاد کہ جیسے نیوگ مین بھی برائی ہے اور بغیر نکاحی عورت سے زنا کرنا اوس مین
بھی خانہ داری و وراثت کا بندوبست نہین ہو سکتا پس اگر قبل از نکاح زنا ہے تو اوسکا حال
فرماتا ہے اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ
ہر ایک جو زنا کرنیوالی عورت محصنہ جسنے نکاح نکیا ہو اور علی ہذا ہر مرد زانی ہو سو تم لگاؤ ہر ایک
کے سو تازیانے اور نکاح نکئے جانیکی قید آیت آئندہ سے ظاہر ہوگی علی ہذا احصان کی قید آیت

رہا بعد از نکاح اگر یہ فعل مسلمان مرد یا عورت سے صادر ہو تو یہ دوسری بات ہی کہ نکاح بحال ہی
پس حاجت نسخ کی نہیں اور سورت مدنیہ ہی مکیہ نہیں تاکہ کہا جاوے کہ مہاجرین قبل از ہجرت
زانیہ و مشرکات سے بخاطر وجہ مجامعت کرتے تھے اور مردونکی نسبت بالفرض اگر کہا جاوے
تو مومنات کی نسبت کیا کہا جاویگا پس صحیح وہی ہی جو ہمنے لکھا گو دوسری اس آیت کا حکم
منسوخ بقول سعید بن مسیب و جماعت کے کہیں کہ آیت وانکحوا الایامی منکم سے داخل
ہوگئی زانیہ ایامی مسلمین مین اور جو کہے لا الہ الا اللہ اوسکی تحقیر مناسب نہین اگرچہ زنا کرے یا
چوری کہ اوسکو جنت مین داخل کرنا خدا کا ذمہ ہے تو ذمہ خدا کو حقیر بناؤ لیکن جب تک زانیہ
توبہ نکرے زنا سے اوسکی نکاح مین دیوثیت لازم آتی ہی کہ وہ حرام ہی اور تائید وہ زانیہ نہین
رہتی پس آیت کا مطلب صاف ہی اور تحقیق اسکی کہ زنا سے عورت نکاح مین رہتی ہی یا نہین
تو جابر سے مروی ہی کہ ایک مرد آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس عرض کیا یا رسول اللہ
صلے اللہ علیک میری عورت چھونے والے کے ہاتھ کو منع نہین کرتے تو ارشاد ہوا کہ تو اوسکو طلاق دے
اوسنے عرض کیا کہ مین اوسکو دوست رکھتا ہون کہ وہ جمیلہ ہے فرمایا کہ تمتع پکڑ اوسکے ساتھ
یعنی منع کر اوسکو زنا سے جیسی خبر ایل مین مذکور ہوتا ہی تو طلاق بعبر از دفاع نکاح نہین ہوتا اس سے
ظاہر ہے کہ زنا سے نکاح نہین جاتا پر اوسکو واسطے وعید حدیث مین ہی کہ مدمن خمر و دیوث جنت
کی بو نہ سونگھیگا اور جبکہ زنا ایسا سخت گناہ ہی جسکے لئے سو تازیانہ یا رجم مقرر ہے تو اوسکی
نسبت کسی کی طرف کرنا وہ بھی سخت گناہ ہی اگر اوسمین نپایا گیا ہو تو اوسکے لئے بھی سو تازیانہ
اگر نہین تو اسی تازیانہ تو ضرور مقرر ہین اور جس منہ سے اوسنے کہا ہی اوسکی گواہی ہمیشہ درست
نہونی چاہیے جیسے حنفیہ کا قول ہی یا تا بوقت توبہ کے اور چونکہ زنا بڑا سخت گناہ ہی کہ اوس سے
قبیلہ کی بدنامی بالخصوص جو شخص کی مرد و عورت کی ہے تو اوسکا ثبوت بھی کامل درکار ہے
جنکا نصاب قتل سے بھی بڑھ کر ہونا چاہیے اس سے چار گواہ اوسکے مقرر ہوے اگر غیر شخص نسبت
کرے وگر شوہر ہو اور چار گواہ نرکھتا ہو اور اوسنے زنا کرتے اپنی عورت کو دیکھا تو لعان ہو جسکا

بیان آتا ہی تو دوسرا حکم فرماتا ہی وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ
شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً ○ اور وہ جو نسبت کرین محصنت کی طرف
قذف کے کہ کسی کو کوئی کہے کہ تو نے زنا کیا یا کہے اے زانی پس اونکو ثبوت کرنا ہے
اوسکی زنا کا چار گواہون سے جو میل فی المکحلہ کے طریق سے وہ اپنا دیکھا بیان کرین
تو جسپر ثبوت زنا ہوا اوسکی حد مذکور ہوئی پر اگر نہ لاوین چار گواہ بدستور مذکور تو قاذف کے
اسّی کوڑے لگائے جاوین وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ج وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ج فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ اور نہ قبول کرو اونکی شہادت کبھی اور وہ لوگ فاسق ہین مگر جنہون نے
توبہ کی بعد اسکے اور نیکوکار ہوئے پس اللہ غفور رحیم ہے سواے اسکے جو ازواج مطہرات کو اتہام
کرین اگر اصحاب بدر سے ہوگا تو وہ بخشا جاوے جیسے ظاہر ہوگا حنفیہ کے نزدیک یہ استثنا جو
آیت مین مذکور ہے فاسقین سے ہے جو قریب ہین اور عدم قبولیت شہادت بعد از حد ہے اور
شافعیہ مفہوم سے آیت کے کہتے ہین جبکہ فاسق سے استثنا ہوا تو قبولیت شہادت کا حکم اوپر
لوٹنا چاہیے کہ اونکی حالت اچھی ہوگئی بخلاف قبل از حد کے کہ اونکی بری حالت تھی اور توبہ
قاذف کی یہ ہے کہ مقذوف سے بخشوائے کہ حق غیر ہے اور تتمہ اس حکم سے یہ ہے جو ارشاد ہے وَالَّذِیْنَ
یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ
اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○ اور وہ مرد جو نسبت قذف کرین
اپنی ازواج کو اور نہون اونکے گواہ مگر اونکی جانین پس شہادت گواہیان ہین
اللہ کے ساتھ کہ تحقیق وہ البتہ سچون سے ہے وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ
كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ○ اور پانچوین گواہی اوسطرف سے ہو کہ لعنت خدا کی اوسپر اگر
ہو وہ دروغگویون مین سے وَیَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ
بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ○ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَآ

اِنْ کَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۵ اور بعد لعان شوہر کے عورت پر رجم ہے اگر محصنہ ہو
ورنہ کوڑی لگائی جاوین بشرطیکہ لعان کرنیسے انکار کرے ورنہ دفع کیا جاوی اوس سے
عذاب اگر گواہی دی وہ عورت چار گواہیین اللہ کے ساتھ کہ شوہر تحقیق جھوٹا ہی اور
پانچوین مرتبہ عورت کہی کہ خدا کا غضب ہی عورت پر اگر ہو شوہر سچون مین سی تو اوس وقت
عورت سی عذاب رجم یا جلد کا دور کیا جاوی اور شان نزول اس حکم کا علی ہذا فرقت و طلاق
کی نسبت جو حضرات ایمہ مین اختلافات ہی تفاسیر بالخصوص معالم مین مذکور ہے مطالعہ کیا جاوی
اور یہ حکم فضل خدا سے ہے ورنہ دقت کی صورت تھی وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهٗ
وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَکِیْمٌ ۵ اور کیون نہو فضل خدا اور اوسکی رحمت تمپر حالانکہ اللہ توبہ کا
قبول کرنے والا ہی اہل ایمان پر و باحکمت ہی کہ زمان آدم سے اوس امانت کا جس سے
اہل ایمان مرد و عورت پر توبہ قبول کی جاوی ذکر ہے کہ مراد اوس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین مخفی نرہے کہ مرد و عورت کا معاملہ چونکہ کمال اتحاد کو چاہتا ہے تو اسلام مین اوسکے
اتحاد کے اسباب مین بہت کوشش فرمائی گئی ہے اور قتل انسان سخت امر ہی بالخصوص مسلمان کا
تو اس وجہ سے مسئلہ لعان کا ارشاد ہوا اور مرد کو چاہئے کہ ہر ادنی امر مین عورت سی تعلق نہ توڑے
کہ انسان کا دشمن شیطان بہت بڑا ہی جسکے اثر سے ایک آدمی دوسری عورت پر تہمت کر دیوے
دنیاوی ضد سی مستعد ہو جاتا ہی بلکہ آدمی کو پیروی اپنی رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
کرنی چاہئے اس مطلب کی لئے حق تعالی نے قصہ افک صدیقہ کو بیان فرمایا تاکہ اہل ایمان
اوسکی مطابق کرین پس مناسب ہوا کہ اوس قصہ سی اس مقام پر اطلاع فرمائی جاوی مروی ہی
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر کا جب قصد فرماتے تو بنظر عدالت ازواج مین قرعہ ڈالتے تو غزوہ
بنی المصطلق مین قرعہ بنام صدیقہ آیا کہ اوس سے پہلے امہات المؤمنین کے پردہ کا حکم ہو گیا تھا
تو صدیقہ رضی اللہ عنہا ہودہ مین بیٹھتین اور مقام پر اوس سی اوترتین تو جبکہ غزوہ سی لوٹنا تھا
تو مدینہ کے قریب ایک منزل مین اوتارا ہوا اور رات مین کوچ کا حکم ہو گیا صدیقہ قضاء حاجت کے لیے

ع

تھی ہیں جب لوٹیں تو ایک ہار آپ کا ٹوٹ گیا تو تلاش کے لئے پھر گئیں اور اوسکی تلاش میں
دیر لگی اور چونکہ دستور اسوقت یہ تھا کہ عورتیں کم عمری سے ہلکی تھیں تو ہودہ کے اوٹھانیوالوں نے ہودہ
کس لیا اور معلوم ہوا کہ یہ ہودہ خالی ہے اور کوچ ہو گیا اور صدیقہ نے ہار اپنا پایا
اور واپس آئیں تو دیکھا قافلہ روانہ ہو چکا تھا اور اوس مقام پر کوئی نہ تھا ساکت ہوکر بیٹھ
اور دو خواب دیکھ تو اس خیال سے کہ منزل پر دریافت کرینگے کوئی بولیگا اب اوس مقام پر
ٹھہر گئیں اور نیند آپ پر غالب تھی سو گئیں اور بزرگان صحابہ سے صفوان بن معطل لشکر
کے پیچھے رہتے تھے تاکہ اسباب کی حفاظت رہے تو جبکہ صبح ہوئی وہ اپنے شتر پر اوس مقام پر
آگئے جہاں صدیقہ سوئی ہوئی تھیں اور وہ پہلے حجاب سے پہچانتی تھی تو پہچان کر انہوں نے
انا للہ پڑھا کہ اونکے اس پڑھنے سے صدیقہ جاگ گئیں اور اپنے منہ پر چادر ڈالی نہ انہوں نے
کچھ کہا نہ اونہوں نے پھر صفوان نے ناقہ کو بٹھایا اور سوار کرایا اور آپ پیدل ہو گئے
جیسے مردان باصفا کا دستور ہے یہانتک کہ لشکر میں جہاں اوتارا ہوا تھا آگئے تو راس المنافقین
ابی بن سلول خبیث نے جو یہود کی صحبت سے سمت نفاق پیشہ تھا نسبت کی افک کی
حالانکہ کوئی موقع افواہ پھیلانے کا نہ تھا ورنہ وہ دولت لشکر میں واپس کیوں آتیں ، اور اس افک کے
حسان بن ثابت خزرجی و مسطح بن اثاثہ و حمنہ بنت جحش زوجہ طلحہ خواہر زینب بنت جحش جنکو
حضرت صدیقہ سے کچھ نقار تھا اور ابی بن سلول کے ساتھی رہے انہوں نے اوس خبیث کا موکد شد
کیا اور اس خبر کا رفتہ رفتہ چرچا ہوا جیسے ظاہر ہوگا اور اتفاق سے صدیقہ مدینہ منورہ میں
آکر سخت بیمار ہو گئیں اونکے پاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے پر وہ لطف جو
پہلے تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صدیقہ پاتی نہیں تو ایک روز صدیقہ کے ساتھ
مسطح کی ماں قضاء حاجت کو گئیں کیونکہ ہنوز بیت الخلا تعمیر نہیں ہوئی تھی تو مادر مسطح نے مسطح کو
برا کہا صدیقہ نے کہا وہ بدری ہے اوسکو برا کیوں کہتی ہو ام مسطح نے کہا کہ تو نہیں جانتی جو اوسنے
کیا صدیقہ نے کہا کہ کیا کیا تو جواب دیا کہ وہ اہل افک کے ساتھ تھا اور خبر تہمت صدیقہ کو اونکی

خبر ہوئی تو اونکا مرض زیادہ ہوگیا اور جب وہ گھر کو لوٹیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تشریف لائے اور صدیقہ نے اذن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا کہ اپنے باپ کے گھر
تشریف لائیں اور کہا ای میری ماں کیا آدمی باتیں کرتے ہیں تو اونکی ماں نے کہا کہ جب
کوئی عورت مرد کے نزدیک محبوب ہوتی ہے تو اوسکی سوتیں زور کرتی ہیں تو روئیں صدیقہ
صبح تک۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی و اسامہ سے مشورہ اپنی اہل کے فراق میں
کیا تو اسامہ نے کہا کہ ہم نہ کہیں آپ کی اہل میں مگر خیر لیکن مرتضی نے کہا کہ عورتیں اور
بہت سی ہیں اور بریرہ سے حال دریافت کیجئے تو بریرہ نے صدیقہ کی پاکیزگی بیان کی اور کہا
کہ نہیں دیکھوں اونمیں کوئی امر مگر یہ کہ حدیثۃ السن ہیں سوجاتی ہیں آٹا گندھا رہتا ہے
بکری آتی ہے آٹا کھا جاتی ہے اور ام المومنین زینب نے بھی باوجودیکہ صدیقہ کے مقابل
تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دریافت کیا تو یہی کہا کہ میں اونمیں کوئی برائی
سوا خیر کے نہیں دیکھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہوکر پوچھا یا ای مسلمانو
کوئی عذر کرے ابی بن سلول کی جانب سے جس سے میری اہل کے مقدمہ میں تکلیف ہوئی ہے
نہیں دیکھوں اونمیں مگر خیر تو سعد بن معاذ نے کہا کہ میں عذر کروں اگر یہ قبیلہ اوس سے
ہو تو اوسکی گردن ماروں اور اگر خزرج سے ہو تو حکم فرمائے تو حضور کے حکم کو بجالاؤں تو سعد بن
عبادہ کو جنکے چچا کی بیٹی حسان کی ماں تھی کہ پہلے مرد صالح تھا جاہلیت کی حمیت نے گھیرا اور کہا
کہ ای سعد تو جھوٹا ہے اوسکے قتل کی قدرت نہ رکھیگا تو اسید بن حضیر چچیرے سعد بن معاذ نے کہا کہ
ابن عبادہ تو جھوٹا ہے قسم خدا کی ضرور ہم قتل کرینگے اوسکو اور تو منافق ہے منافقوں کی طرف سے
مجادلہ کرتا ہے یہانتک کہ دونوں قوموں میں مقاتلہ کا قصد ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
منبر پر تھے تو بات کر نزاع رفع کی گئی اور صدیقہ کے رونے کی یہ حالت تھی کہ گویا جگر شق ہوا جاتا
اور ماں باپ اونکے اونکے پاس بیٹھے تھے کہ صدیقہ کے ساتھ انصار کی ایک لڑکی بھی رو رہی تھی
ناگہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر صدیقہ کے پاس اسطرح سے بیٹھے کہ کبھی اس یک

ماہ مین نہ ہنسے تہے اور نہ وحی اس عرصہ مین صدیقہ کی نسبت آئی تہی ارشاد فرمایا کہ اگر تو بری ہے تو اللہ بری کریگا اگر تجہسے اتفاقاً کچہ ہوا تو اپنے گناہ کا استغفار کر اور توبہ کر بندہ جبکہ اقرار کرے پہر توبہ کرے تو تو۔ قبول کرے اور صدیقہ کثرت آنسو سے جواب نہ دے سکین اور ماں باپ سے کہا کہ تم جواب دو تو اونکی ماں نے کہا کہ ہم نجانین کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دین تو صدیقہ نے کہا کہ تمنے سنا اور تصدیق کرلی اگر مین کہون کہ مین بری ہون تم تصدیق نکرو و اگر مین اقرار کرون کسی امر کا اور اللہ جانے کہ مین بری ہون البتہ وہ مجہے سچا کریگا اور کہا خدا کی قسم مین نپاؤن اپنے لئے اور آپکے لئے مثل مگر وہ جو ابو یوسف یعنی یعقوب نے کہا کہ صبر پسندیدہ ہے اور اللہ مستعان ہے اوسپر جو تم وصف کرتے ہو اور صدیقہ کو یہ خیال نتہا کہ وحی متلو اونکی برءت مین آویگی بلکہ یہ خیال تہا کہ خواب مین برءت دریافت ہو جاویگی پہر حضور پر آثار وحی ظاہر ہوئے اور وحی آئی جو ارشاد ہے

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۚ بیدرستی وہ جولائے تہمت دروغ ایک جماعت تم مین سے کہ تہمت کی ابی ابن سلول نے اور نقل کیا اوسکو بلا ردکے دوسرون نے نہ گمان کرو اوسکو شر اپنے لئے بلکہ وہ بہتر ہے تمہارے لئے کہ طریق پسندیدہ تمہارے درمیان مین جاری ہو کہ کسی کی تہمت سے اپنے اہل کو ترک نکرے جب تک چار گواہ معائنہ کے نہ لاوے لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ہر ایک شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اوسنے حاصل کیا گو بری ہونیکے سبب سے اللہ نے معاف کیا کہ انہون نے قول افک کو مان لیا اور رد نکیا کیونکہ آیندہ امہات المومنین کی نسبت قذف کرنیوالون کو جبر دنیا و آخرت کی فرماتا ہے اور مسطح بدری اور حسان وہ قاذف نہ تہے اور جز ابی بن سلول جو اونمین والی ہوا بڑے گناہ کا اوسنے افک کیا اوسکے لئے عذاب ہے بزرگ دنیا مین حد کا اوسپر حد لگی و آخرت مین یہ ہے کہ اگر ستر دفعہ اوسکے لئے نبی بہی استغفار

کریں تو نہ بچتا جاو یہم لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ
خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ کیون نہوا جبکہ مومنین و مومنات نے اس
افک کو منافق سے سنا تہا ظن کرتے اپنی جانون کے ساتھ بہتری کا اور کہتے کہ یہ افترا ہے
ظاہر جیسا کہ ابو ایوب انصاری کی عورت نے اس قصہ کا ذکر اپنے شوہر سے کیا تو شوہر نے کہا
کہ خاموش آیا تو اپنی نسبت یہ جائز رکہتی ہے اوسنے کہا نہیں تو انصاری نے کہا کیسے جائز ہو
صدیقہ مقدسہ کی نسبت جو تجہسے اعلیٰ ہے لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ
فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ کیون نہ لائے
اوسپر چار گواہ پس جب نہ لائے منافقین اوسپر چار گواہ (کیونکہ یہ قصہ و تخصوص متعلق ہوتا ہے
تو اسلئے چار گواہ مقرر ہوئے) پس وہ خدا کے نزدیک حسب تصریح سورۂ منافقون کے
جہوٹے ہیں تو کیسے دوسرون نے اونکے قول کا اعتبار کیا وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝
و گر نہو تا فضل خدا کا تمپر اے اہل ایمان اور اوسکی رحمت دنیا و آخرت مین البتہ لگتا تمکو اوسمین
کہ تم مین ہو پہنچے عذاب بزرگ کہ مسطح بدری ہیں اونکے لئے فضل خدا دنیا و آخرت مین ہے جو چاہو کر
کہ جو چاہو سو کرو اور مسطح و حسان و حمنہ ناقل تہے نہ خود مفتری گو روایت ضعیف مین عروہ نے
صدیقہ سے روایت کی کہ اہل و مسطح و حسان و حمنہ کو حد لگی پہر یہ حدیث بابت اہل بدر اعملوا
ما شئتم کے خلاف ہے اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ
لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ جب لو تم
اوسکو اپنی زبانون کے ساتھہ اور کہو تم اپنے مونہون سے وہ جسکے ساتھہ تمکو علم نہیں اور گمان
کرو تمکو اوسکو آسان حالانکہ وہ خدا کے نزدیک بڑا ہے وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ
لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ اور کیون نہوا جب سنے اوسکو
سنا تم کہتے نہیں ہے جائز ہمارے لئے اوسکو ساتہہ کہ ہم کلام کریں پاک ہے تو اے اللہ یہ بہتان

عظیم ہے جیسے ابوایوب نے کہا یَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِیْنَ نصیحت کرے تمکو اللہ کہ پھر تو اس بات کی مثل کو کبھی اگر تم ایمان لائے ہو
وَیُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ اور بیان کرے اللہ تمکو
آیات و اللہ دانا باحکمت ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ
فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ
وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ بدرستی وہ منافق جو دوست رکھیں
فحش کے اڑنے کو ایمان والوں میں انکے لئے عذاب ہے دردناک دنیا و آخرت میں
کہ دنیا میں حد لگی اور آخرت میں بخشی بخشائیں و اللہ جانے اور تم نجانو اور مسلمانوں پر
اللہ کا فضل عظیم ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ ۝ اور کیوں نہو فضل خدا کا تمپر اور اسکی رحمت اور بدرستی اللہ مہربان بارحم ہے
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ وَمَنْ یَّتَّبِعْ
خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ اے ایمان والو
نہ پیروی کرو شیطان مثل ابی بن سلول کی کاموں کی اور جو پیروی کرے شیطان کی کاموں کی
تو وہ حکم کرے فاحشہ و بری کے ساتھ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اگر نہوتا فضل خدا کا تمہارے اوپر اور اسکی رحمت نہ پاک کرتا
تم میں سے کسی کو کبھی مثل مسطح وغیرہ کے ولیکن اللہ پاک کرے جسکو چاہے و اللہ سنتا
دانا ہے اسکے بعد آثار خوشی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ہنسے اور اول کلمہ جو فرمایا یہ تہا اے عائشہ قسم خدا کی کہ بری کیا اللہ نے تجکو بی بی عائشہ
کی ماں نے کہا اے عائشہ کھڑی ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تو صدیقہ نے کہا قسم
خدا کی نہ کھڑی ہونگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور میں نہ حمد کرونگی سوائے خدا کے

اور ابو بکر صدیق نے قسم کہائی تہی کہ مسطح پر کبہی نفقہ نکرونگا بعد اسکے کہ انہون نے کہا تہا صدیقہ کی نسبت تو آیت ذیل نازل ہوئی وَلَا یَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۵ اور نہ قسم کہا وین صاحب فضل و وسعت تمہاری یعنی ابوبکر دینے صاحب قرابت و مسکین و مہاجرین سے راہ خدا میں اور چاہئے کہ بخشین اور درگذر کرین مومنین سے جو شریک افک ہوئے کیا وہ دوست نرکہیں کہ اللہ بخشے تمکو اور اللہ غفور رحیم اور یہ آیت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر پر پڑہی تو ابو بکر نے کہا کہ ہان مین دوست رکہتا ہون کہ بخشے اللہ میرے لئے اور رجوع کیا مسطح کو اونکا نفقہ جو صرف کرتے تہے پہلے اونپر اور قسم کہائی کہ نہ موقوف کرونگا نفقہ کو اوسسے یہ آیت بڑی خوبی کی ہے صدیق رضی اللہ عنہ کی اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۵ بدرستی ان لوگون نے کہ تہمت افک کی امہات المومنین محصنات غافلات مومنات کی طرف لعنت کئے گئے ہیں دنیا میں کوڑون و بدنامی سے اور آخرت میں دوزخ سے اور اونکے لئے عذاب بزرگ ہے اس مقام سے ظاہر ہے کہ مسطح و حسان و حمنہ نے نسبت افک کی نہیں کی البتہ ابی بن سلول و غیرہ منافقون کا فتنہ منہ نکیا پر اشا اونکی قول کا اوسسے ہوا یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۵ جسدن گواہی دین اونکی زبانین اپنے جہوٹ بولنے پر قبل اسکے کہ مہر کیجاوے اونپر اور اونکے ہاتون پر جس سے انہون نے دنیا میں اشارہ کیا ہے اور اونکے پاؤں پر جس سے چلکر فساد مین بیٹہے اوسکے ساتہ جو عمل وہ کرتے تہے یَوْمَىٕذٍ یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ اوسدن کامل کریگا اونکو اللہ جزا اونکی واجبی وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۵ اور جانین کہ اللہ ہی

حق ظاہر کرنیوالا ہے دین اسلام کا اور شک منافقون کا اوسوقت جاتا رہیگا کچھ نفع نہ دیگا

اَلْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ج وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ج أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ط لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ع خبیث باتین خبیثون کے لئے ہین اور خبیث لوگ خبیث باتون کے لئے ہین اور پاک باتین مردپاک کے لئے ہین اور پاک لوگ پاک باتون کے لئے ہین وہ پاک بری ہین اوس خبیث باتون سے جو منافق کہتے ہین اس مقام پر مراد خبیثات سے بری باتین ہین اون پاک لوگون کے لئے مغفرت ہے اور بڑا رزق دنیا و آخرت مین اس مقام پر آیت ان الذین یرمون المحصنات کی خصوصیت ازواج مطہرات سے ظاہر ہے کہ جنپر اونکی بری نسبت کی وہ ملعون دنیا و آخرت مین ہوئے اور دوسری کی نسبت تو یہ ہو سکتی ہے جیسے سابق آیت والذین یرمون المحصنات مین مذکور ہین یہ مخفی نرہے کہ اگر مراد خبیثات سے عورتین ہین تو مراد اونکی زانیہ ہین نہ آنکہ دوسرے گناہ والی جیسے سورۂ تحریم مین یہ امر ظاہر کیا جاویگا جیسے زن لوط و نوح دونون اس گناہ سے پاک تہین گو دوسری طرحکی شرارت اونکی تہی جیسے مذکور ہوگی پوشیدہ نرہے کہ صدیقہ فخر کرتی ہین چند اشیاء کے ساتھہ جو وہ دی گئیں۔ اوّل یہ کہ جو دوسری عورت اونکے سوا نہ دی گئی تہی اوّل یہ ہے کہ جبرئیل صدیقہ کی صورت لائے حریر پر اور فرمایا کہ یہ آپکی زوجہ ہین دوسری باکرہ ازواج مین سوای صدیقہ کے دوسری نہ تہی تیسری حضور صلعم نے اونکی گود مین وفات پائی چوتہی صدیقہ کے حجرہ مین مدفون ہوے پانچوین وحی نازل ہوئی حضور صلعم پر اور صدیقہ لحاف حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوتین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھٹے برائت آپکی وحی آسمانی سے ہوئی ساتوین وہ بیٹی ہین اول خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کی صدیقہ و حبیبہ آٹھوین اونکے لئے مغفرت و رزق کریم کا قرآن مین وعدہ ہوا پہر اس سورت کے حکم سے ہے کہ دوسرے کے گہر مین بلا اذن نجانا چاہئے چنانچہ ایک انصاریہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین اپنے گہر مین کبہی ننگی بیٹہی رہتی ہون کہ اوس حالت مین دوسرے کا

دیکھا جوش۔ آدمی ناگہاں کوئی آجاتا ہے اور مجھے دیکھ لیتا ہے آیت آئی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا
عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۵ اے ایمان والو مت جاؤ
مسکونہ غیر گھروں میں جبکہ ان میں کوئی ہو تا آنکہ موانست کرو سلام دو ان گھروالوں
کو یہ بہتر ہے تمہارے لیے تاکہ تم نصیحت پکڑو فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا
پس اگر نہ پاؤ گھروں مسکونہ میں کسی کو تو ان میں مت جاؤ حَتّٰى یُؤْذَنَ لَكُمْ تاآنکہ اجازت
دی جاوے تمہارے لئے وَ اِنْ قِیْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۵ اگر کہا جاوے تم کو کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ وہ پاکیزہ تر ہے تمہارے لئے
اور اللہ اوس کام کے ساتھ جو تم کرو دانا ہے لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا
غَیْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِیْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ اور نہیں ہے تم پر گناہ اس بات میں کہ تم داخل ہو
گھروں غیر مسکونہ میں جن میں متاع ہو تمہارے لیے مثل دکان وغیرہ کے وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ۵ اور اللہ جانتا ہے جو ظاہر کرو اس حکم کی تعمیل میں کہ اندر جاتے ہو یا پوشیدہ کرو
کہ دوسرے کے پردہ کے اندر جاؤ اور احکام اس سورت سے وہ ہی جو ارشاد ہے قُلْ
لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ فرما مومنین کے تئیں کہ بند رکھیں اپنی آنکھیں اوس محل
غیر عورت کی طرف جس پر نظر ڈالنا درست نہیں اور غیر مرد کی عورت کی طرف اور نگاہ رکھیں
اپنی شرمگاہوں کو یہ بہتر ہے ان کے لئے درستی اللہ خبردار ہے اوس کام کے ساتھ کہ وہ کریں قُلْ
لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ
زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اور فرما مومنہ عورتوں کو کہ بند رکھیں اپنی بینائیاں اس
محل غیر مرد کی طرف اور عورت کی طرف جس پر نظر ڈالنی درست نہیں اور نگاہ رکھیں اپنی شرمگاہوں کو
اور نہ ظاہر کریں اپنی مقام زینت کو غیر مرد کی طرف مگر وہ جو ظاہر ہو اوس سے جیسے منہ اور دونوں

ہتیلیاں اور ابن عباس نے کہا ہی سرمہ وانگوٹھی اور خضاب زینت ظاہر ہی وَلْيَضْرِبْنَ
بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ اور چاہیے کہ ڈالیں اپنی اوڑہنیوں کو اپنے گریبانوں پر کہ سینہ
کہلا دکہلائی نہ دیوے وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ
أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ
أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ
الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ اور نہ ظاہر کریں اپنی مواضع زینت
باطنہ کو مثل سر وکلائی یا سینہ یا پنڈل وغیرہ مگر اپنے شوہروں کو یا اپنے باپوں یا اپنے شوہرونکے
باپوں کو یا اپنی بیٹیوں کو یا اپنے شوہرونکے بیٹوں کو یا اپنے بہائیوں کو یا بہتیجوں یا بہانجوں کو
یا مسلمان عورتوں کو سوای اپنی لونڈی کافرہ کے یا جنکے اوپر تمہارے ہاتہہ کا تصرف بملکیت ہی
یعنی غلام ولونڈی دونوں اگرچہ کافرہ ہوں جیسے تین وقت کی طلب اذن سے خود آیت سی
ظاہر ہوگا یا اُن تابعین مردوں سے جو خواہش والوں کے سوا ہوں یا وہ لڑکے جو عورتوں کے
عورات پر ظاہر نہوتی ہوں کر قدرت نرکہتی ہوں وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ
مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ط اور نہ ماریں اپنے پاؤں کو تاکہ جانی جاوے وہ زینت جو
انہوں نے پوشیدہ کی ہی وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
اور توبہ کرو خدا کی طرف سب ای مومنین امید کہ تم فلاح پاؤ کہ غیر عورت سی سوای سودی سلف
وغیرہ ضروری الامر حجاب شرع سے اونکی غرض نہ کہو مخفی نہ ہے کہ ہندوستان کے شریفوں میں پردہ
مسنون طریق پر نہیں مثلا دیور اور جیٹہ کے بیٹے علی ہذا شکر کے بیٹے اور رنند وغیرہ سی پردہ
زینت کا نہیں کرتین اور نرمی ہی تو ایسی اور سختی ہے تو ایسی کہ چہرہ کہونی کی غیر مردوں سے
حاجت کاروبار کے لئے اجازت نہیں اوسکو بہت بد سمجہتے ہیں اور اپنے خیال میں وہ پردہ جو
امہات المومنین کو مخصوص تہا وہ اپنی عورتوں کی نسبت سمجہتے ہیں پہر واضح ہو کہ سب مومنین کو

توبہ کے لئے حکم فرمایا کیونکہ حسنات الابرار سیئات المقربین مقرر ہے تو ہر ایک کو اپنے مافوق درجہ کے حصول کے لئے توبہ مناسب ہی اور اس سورت کی مسائل سے بغیر شوہر والی عورت آزاد اور غیر بے زن آزاد وغیرہ کے نکاح کا بیان ہے جسکی خوبی پر اسوقت مین ایک عالم گواہ ہے بدان نظر فرمائیے وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ اور نکاح کرو عورتون بغیر شوہر دار اور مرد آزاد کا اپنے مین سے وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اور نیکوکار اپنے غلامون و لونڈیوں کا اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اگر ہونگے وہ فقیر غنی کریگا اونکو اللہ اپنے فضل سے اور اللہ باوسعت دانا ہے جسکے سبب یہ حکم فرمایا اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک صحابی نے تنگی رزق کا بیان کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تو نکاح کر اونسنے نکاح کیا اور تنگی بدستور رہی پھر صحابی نے تنگی معاش کا ذکر کیا ارشاد فرمایا کہ دوسرا نکاح کر تو اوسنے دوسرا نکاح کیا دوسری نیک بخت جو آئی اور اوسنے تنگی معاش دیکھی تو اوسنے ہر روز کے کھانے سے ایک مٹھی آٹا اوٹھانا شروع کیا جبکہ وہ آٹا جمع ہوگیا تو اوسنے مرغی خریدی اور مرغی کے انڈے بچے سے بکری خریدی اور بکری سے کھیٹر رہی اور وہ آسودہ ہوگیا وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اور چاہیئے کہ عفت قبول کریں وہ مرد جو نہپاوین مہر ونفقہ نکاح کے لئے تاکہ غنی کرے اللہ اونکو اپنے فضل سے اور بیشک جو مرد عفت کرتا ہے اللہ تعالی اوسکو غنی کرتا ہے یہ آیت دال حرمت منع پر مدنیہ ہی اور اس سورت کے احکام سے طریق آزاد کرانیکا لونڈی و غلام کے ہے اوسکی اسلام مین بڑی تعریف ہی رہا کافرون کو غلام بنانا یہ ایک اہل اسلام کا کفار کے ساتھ احسان ہی غور کرین وہ کافر جو دنیاوی آزادی کی خاطر اس عرصہ تک کسقدر محنت کرتے ہین اور اہل سلام کو کسی طرح کا شک نہین کہ کافر دوزخ مین حقیقی عذاب دیگر لقا ہی رہین سگے اگر اوس آزادی کے لئے یہ سعی کرین تا کہ مثل تاتاری یا ترکی کا نیا کی مطابق چند لوگون کو ہزارون مین سے بلکہ لاکھون مین سے اس غرض سے کہ مدام عذاب سے بچین گرفتار

کرین کیسی طرح کی بات کہ ہو اونکی آزادی کی صورت بہی مندرج ہو اوسکی چند صورتین ہین
ایک یہہ کہ اگر بندہ کی خواہش مکاتب ہونیکی ہو تو بشرط علم خیر اوسکو مکاتب کرنا چاہئے
چنانچہ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ
اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا اور لونڈی یا غلام جنپر تمہارا ہاتہہ مالکانہ ہو اگر چاہین
کہ بہت کہ مال دیکر آزادی حاصل کرین تو اونکو مکاتب کرو اگر جانو تم انمین خیر کہ بہیک مانگکے
نہ کہلاوینگا جیسے سلمان سے غلام نے اونکو کہا کہ مجھکو مکاتب کر دیجئے فرمایا کہ تیرے پاس مال ہے
جواب دیا نہین فرمایا قوت ادائ مال ہے کہا نہین فرمایا کہ تجکو مکاتب نکرون کہ مجھکو آدمیونکا
چرک کہلاوے یعنی بہیک مانگکر ادا کریگا اگرچہ سلمان کو حسب حدیث گوشت صدقہ ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے تبرک تہا وَاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ اور دو
مکاتبون کو اوس مال خدا سے جو تمکو دیا ہے صدقات بیت المال مین سے وفی الرقاب مواقع
زکات سے امام حسن بصری کے نزدیک ہے اور دوسرے اقوال بھی آئین مین اور مسائل اس سورۃ مین
ممانعت لونڈی بنانیکی ہے جیسے ابی بن سلول کے چند لونڈیان تہین بعض سے حرامکاری کراتا اور
کرایہ لیتا چنانچہ معاذہ و مسیکہ نے اسلام لا کر کہا کہ اگر یہہ کام جو ہم کرتے ہین نیک ہے تو بہت
کیا ہوا اور جو بد ہے تو چہوڑنا ہے اور جا کر رسول خدا کی خدمت مین عرض کیا آیت
نازل ہوئی وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور مت جبر کرو اپنی لونڈیون کو بدکاری پر اگر وہ ارادہ تحصن کا کرین تاکہ تم
خواہش کرو زندگانی دنیا کی اسباب کا اگر وہ بچنا چاہین تو اوپر ابتدا کہ حد ہے اونکو تعزیر
وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور جو انپر
جبر کرے تو اللہ بعد اونکو اکراہ کیے بخشنے والا مہربان ہے اونپر اور اس بدکاری کا وبال ہے اکراہ
کرنیوالون پر اور جو کہ ابی بن سلول سردار منافقان تہا وہ ان احکام کو سن اندیشہ مین تہا
تو ارشاد ہے وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

ع

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ اور البتہ اوتارین ہمنے تمہاری طرف آیات ظاہر کرنیوالی کہ یہ
خدا کی طرف سے ہی اور اوتاری مثل اُن پیغمبرون سے جو گذرے تمہارے پہلے جیسے سورہ مومنون میں
اونکا حال گذرا جو بابت قرآن مجید کی عہد کر گئے تھے اور نصیحت ہی متقیونکے لئے اہل اسلام کی جو
کرو بیہ کر کے مفصل اور سانکویں مین درخت حیات کے ساتھہ مذکور ہین جس سے مراد حضور صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متضمن ہین اور قبل زمان آدم سے ذکر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی
لیکن منافقوں کی مثال کو یہ خیال آتا ہے جنکے سردار نے ایمان سے انکار کیا تھا کہ خدا
سب جگہ ہی اوسکو کلام کے نازل کرنیسے کسی خاص جگہ کیا علاقہ تو جواب اوسکا سمجھایا جاتا ہی
کہ بیشک اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ اللہ نور ہی آسمان و زمین کا مطلق نور ہی
سب مین ایک ہی کسی مین فرق نہیں پر ظہور اوسکا تفس طرف کو چاہتا ہی جسکا ذکر آتا ہے
اور اللہ کے نور آسمانوں و زمین کے ہونے کی تحقیق رسالہ امام غزالی مرحوم مسمی بہ مشکوٰۃ الانوار
مشہور یہ فصول ثلثہ مین خوب ہی لکھی ہی کہ لفظ نور لسان عوام مین بولا جاتا ہی روشنی پر
جو آنکھہ سے نظر دیکھی اور اوسکے واسطے سے دوسری اشیا مبصر ہون اس سبب سے سورج و چاند و
چراغ کی روشنی پر نور بولا جاتا ہی اور جیسی روشنی اشیا پر ادراک بصری سو توقف ہی کہ اندھے کو دوسری
اشیا کی روشنی کچہ کام نہین دیتی تو قوت بصر کو بھی نور کہتے ہین اور اصل ادراک بصری قسم ادراک
عقل سے ہی جیسے روشنی آفتاب قسم روشنی سے ہی کہ کبھی ادراک عقل بواسطہ حواس ہی اور کبھی بغیر
واسطہ حواس کے اور جو بواسطہ حواس کے ہی یا بواسطہ حواس ظاہر کے ہی یا بواسطہ حواس باطن کے
اور جو حواس ظاہر سے ہی اسمین ایک بواسطہ بصر ہی اور ادراک بصری مین سات شی کی کمی ہی ایک
دور والی شے جو اپنے درجہ کی مطابق بصر سے دور ہو جاوے نہ دیکھے دوسری اگر اسقدر دہ دوری کو نہ
پہونچے تو چھوٹی دیکھی تیسری پردہ کے پرے کی شے نہ دیکھے چوتھے سطح کے سوا اندر کا حال دریافت نکرسکے
پانچوین اوسکو جو ادراک سمع و لمس و شم و ذوق سے دریافت ہو یا کلیات کو بخلاف جیسے غیر متناہی
چھٹے ... ساتوین خود کو نہ دیکھے بخلاف عقل کے کہ کل کا ادراک کرے گو وہم کی غلطی سے عقل غلطی

کرچادی مگر بنفسہ اوسکا ادراک قابل ستر ہی تو اصل نور ظہور ہے بہ نسبت ادراک بصری کے اوس
عقلی ہی ہے جو مجردات و کلیات کو بنفسہ سمجھے اور جزئیات مادیہ کو حواس و آلات کے
ذریعہ سے جانے اور ادراک عقل بدیہیات کلیات کا بنفسہ ہی اور بعض بدیہیات میں جو عبرا کی
ہین احتیاج تنبیہ کی ہو اور نظریات کو بدیہیات سے سمجھے اور تنبیہات و ہدایات جو کہ کتب
مقدسہ سی بہت کچھ حاصل ہوتی ہین تو قرآن و توراۃ وغیرہ کو نور و ہدایت اس مقام سے کہا گیا
جیسے رویت بصری کے لئے روشنی آفتاب وغیرہ کو نور کہا گیا ہے اور عقل ملاوت کہ عالم سی ہی
جسکے مقابل میں عالم شہادت باوجود اپنی کثرت کے بہت ہی کمتر ہے اور عالم ملکوت مین اعلی درجہ
روح اعظم کا جو عقل اول کر کے ہے پس وہ لائق ہی عقول سی کہ اوسکو نور کہین پھر اوسکی بعد
ستر ہزار درجات کہ جو صحیفہ ہر کرہ ہین وہ نور ہین پھر ہر درجہ کے ستر ستر ہزار کروبیہ جو اس زمین پر
ستر ہزار اونین سے اہل سلام اونکے بروز و پرتو ہین پھر ہر ایک کروبیہ کے ستر ستر ہزار لغات
تو اس مقام سے مسیح کا نام جو کلمۃ اللہ مین نور کہنا مناسب جیسے باب اول یوحنا کی انجیل مین ہی
لیکن یہ سب کہ سب محتاج وجود مطلق ہین ظاہر بنفسہ نہین ظاہر جسسے وہ وجود مطلق ہستی محتاج
الیہ الکل ہی کہ ہر انا مین وہ انا گویان ہی وانا حجب متکلم اظہر واعرف معارف ہی گو کمال ظہور سے
اسمین خفا ہی جیسے کمال روشنی کے ظہور سے دوسری اشیا کی رویت مین روشنی کی رویت کی طرف
التفات نہین ہوتا تو اس مقام سی اللہ تعالی ہستی مطلق عین ظہور ہی آسمانون یعنی عالم بالا و
عالم زمین عالم شہادت کا اس نور سی کسی مین فرق نہین ہے سب مین پورا ہی کسی مین کم نہین
بلکہ سرتاپا وہی ہی کہ ہم نہین ہیں لیکن صورت انسانی احسن تقویم ہی اوسمین انسان طرح طرح کے ہین
اور اونکے لیئے دو راہ مین ایک بصیرت و ہدایت کا جو تو پر نور ہے کہ نور حق بطور ہدایت کہ وہ
خاص نور ہے ظاہر ہوا ہی دوسری راہ ظلمت و ضلال ہی اور الہام تقوی و فجور بنظر اس نور کے
ہر نفس کو حسب ہدایت فالھمھا فجورھا وتقوٰھا کے حاصل ہی لیکن فلاح پایا ہی کہ
جسنے اپنی بصیرت و ہدایت کی مطابق ارشاد قد افلح من ذکٰھا کے نفس کو پاک نیاز کیا

روذیل سے اور زیانکار ہو وہ شخص جسنے اپنے نفس کو حسب ہدایت وقد خاب من دسّٰها
کے خراب کیا اور فلاح پائی کی یہ صورت پہلوں کو ہوئی کہ پہلے ساری ارواح بنی آدم مادی کی
ظلمت عدم سے نکلکر پہر بہی ظلمت میں تہے ہنوز منتظر نور ہدایت کی جو نور ہے پس حسب اونکی استعداد کے
ہنگام عرض امانت و رخصت جبانت بہن خدا تعالی نے ذرات بنی آدم پر اپنا نور خاص کی بارش
ہدایت ہوسے چہڑکا یعنی بوجہ پیشتر ہونے رخصت جبانت کی جبکہ عہد الست ہوا لیکن جسمیں اوس
نور کی قابلیت حسب امکانات تہی اوسنے قبول کیا کروہ دنیا میں آنکر مومن ہوکر اور اونمیں کوئی
بطور شہود کے اپنی انانیت کو انانیت حق سمجہے تو وہ صاحب سمع ہوئے اور کوئی صاحب شہود و کوئی
اصحاب قلب اور اصحاب قلبیہ میں کوئی ولی و کوئی نبی ہوسے و کوئی رسول و کوئی اولوالعزم اور
جسمیں عدم قابلیت سے اثر اوس نور کا نہوا وہ ظلمت میں رہا پس اوس نور نے کہ پر وارد ہوتے و نیست
سکا ہی اوسکی بمطابق مومن و کافر ہوئے پس اس مقام سے حق جل جلالہ یعنی مطلق کو نور آسمانون
و زمین کا ہے پر انسان میں اوسکی جلوہ گری کمالی ہی اور نیز گوہر جسد آدم میں مضغہ کہ اوسمین
فواد ہے عالم مثال اوسمین روح ہے اوسمیں عالم سر اعیان ہے اوسمیں خفی اسما و اسم رحیم کا عالم ہے اور
خفی میں عالم قابلیت اسم رحمن اخفی ہے اور اخفی میں انا ہے لیکن جسد مومن دیوار مثال ہے اور
مضغہ اوسکا اوسکی جسم میں مشکوٰۃ یعنی طاق مثال ہے جسمین فواد آبگینہ عالم مثال ہے اور اوس
آبگینہ میں روح بمنزلہ چراغ ہے اور اوس چراغ روح میں عالم سر زیتون مثال کہ اوس عالم سر زیتون کو لیا ہے
شجرہ مبارک عالم خفی اسم رحیم صاحب اسامی اور اوس شجرہ مبارک میں قابلیت عالم مقام اخفی
اسم رحمن کی ہے جو خصوصیت شرقی و غربی کی نرکہو اور اس قابلیت میں انا ہو وانا حق وہی کے
طور پر ظاہر ہے جیسے ارشاد ہے مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۭ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۭ
اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ
لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْۗءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۭ
نُوْرٌ عَلٰي نُوْرٍ ۭ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ

لِلنَّاسِ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞ اللہ کے خاص نور کی مثل دل مومن کے
جسم مین اوس روشنی دیوار کے طاق کی مثال ہی جسمین چراغ ہو اور چراغ رکہا ہو شیشہ آبگینہ
مین وہ شیشہ آبگینہ گویا وہ صبح کا ستارہ روشن نہرہ ہو جو روشن کیا گیا ہو روغن درخت
زیتون سے اور وہ روغن زیتون لیا گیا ہو درخت مبارک زیتون سے کہ نہ خاص شرقی ہو نہ
خاص غربی قریب ہی کہ اوسکا زیت روشن ہو اگرچہ نہ مس کری اوسکو آگ یہ ضیا نور خاص ہی
نور مطلق پر راہ بتاوی اللہ اپنے نور خاص کے لئے جسکو چاہے تو ہدایت خاتم نور ہی نور مطلق پر اور
بیان کری اللہ مثلون کو آدمیونکی لئے کہ اس مثل مین بہت سی مثلیں آگئیں اور اللہ ہر شی کے ساتھ
دانا ہی یہ مثل نور حق کی قلب مومن مین ہی اس مقام سی قراۃ عبداللہ بن مسعود مین مثل نورہ
فی قلب المومنین آیا ہی اور قرأت ابی بن کعب مین مثل نور من امن کمشکوۃ ہے
اوس مین بہی حاجت حذف مضاف ہی مشکوۃ سے پہلے کہ وہ لفظ نور ہی اور منافقونکی دوسرے
خیالات کا نتیجہ غور کرنا چاہیے جو ارشاد ہی فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ
فِیْهَا اسْمُهٗ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ
وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ص اون مسجدون کے
گہرون مین کہ حکم کیا ہی اللہ نے کہ بلند و منظم کئے جاوین اور ذکر کیا جاوی اونمین نام خدا کا تسبیح کرین
خدا کی اونمین صبح و شام وہ مرد ہین مثل صفوان نہ لہو مین ڈالے اونکو تجارت اور نہ بیع ذکر خدا اور
برپا کرنے نماز و دینے زکات سی یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ
وہ مسجدین مرد خوف کرین اس روز قیامت سی جسمین بیکل ہو جاوین دل اور آنکہین لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ
اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ط تا کہ اللہ انکو جزا دی نیک اوسکی جو کرتے اور
زیادہ کری اپنی فضل سی کہ دیدار دکہلاوے کیس ایسی مقدسونکی طرف بلا سبب تہمت لگائی سخت نالائق ہی
وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۞ اور اللہ دنیا مین بہی رزق دی جسکو چاہی بلا حساب
اپنی حسد کرنا اور حسد سی تہمت کرنا خدا تعالی سے حسد کرنا ہی اور خدای پاک کو برا کہنا ہی اور مقدسون کا

حال کو ایسا ہوا جو بیان ہوا اور جو کافر ہین کہ مقام کی خصوصیت سے مراد منافق ہین جیسے کہ عبداللہ
نفلون سے اونکا حال ظاہر ہوگا تو اگرچہ وہ خیرات و مبرات کرین پر چونکہ اونمین ایمان
نہین کچھ مفید نہوا اونکا حال بیان فرما کر اونکی نسبت ذکر ہے جو اللہ کے نور خاص ہین ارشاد
کرتا ہے یہ بیان منافقوں کا حال فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ
يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔـا وَّوَجَدَ اللّٰهَ
عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۙ اور وہ جنہوں نے کفر کیا اونکے
اعمال ظاہری سراب کی مثال ہین صاف زمین مین گمان کرے پیاسا اوسکو پانی اور پانی نہو
یہانتک جب آوے اپنے عمل کے پاس ہنگام موت نپاوے اوسکو کچھ اور پاوے اللہ کو اپنے پاس کہ
پورا کیا ہوا دے اوسکا حساب دنیا مین اور اللہ حساب مین سرعت کرنیوالا ہے کہ جزا اوسکا
دنیا مین پورا کرے یہ اونکے ظاہر اعمال کی مثل ہے اور اونکے عقائد کی مثل فرماتا ہے جو اونکے دل دریا
مارنیوالے مین اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ یا مثل
اندھیرون کے ہے گہرے دریا مین کہ ڈہانپے اوسکو موج اور اوس موج کے اوپر
اندھیرے ہین بعض اوسکے بعض پر جب نکالے اپنا ہاتھ کہ دیکھے نہ دیکھے اوسکو دل اونکے مثل
دریا لجہ مارنیوالے کی ہین وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۠ اور
جسکو نہ دیوے خدا نور ہدایت پس نہین ہے اوسکے لئے نور ہدایت اللہ ہی آسمانون و زمین کا مربی ہے
وہ ہر کار مین اوسیکا دخل ہے نبوت و نزول کلام بہی اوسی کے تصرف سے ہے اگر منافق حکم شرعی
تسلیم نکرین حق تعالی کو کچھ نقصان اوسکی تسبیح مین نہ پہونچا سکین جیسے ارشاد ہوا اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ
وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ کیا تو نہ دیکھا اے مخاطب کہ اللہ کے ہی لئے
تسبیح کرے وہ جو آسمانون مین ہے اور زمین مین ہے اور جو مین طیر پر باندہے ہوئے مین ہر ایک نے

ع ۵

جاتی اپنی صلوٰۃ کہ عبارت عجز سے ہی اور تسبیح کہ عبارت عدم انحصار حق ہی ہے کسی ذات یا
صورت سے اور اللہ دانا ہی اوسکے ساتھ جو کرین تو ہر ایک کار مین دخل خدا کو ہی ویسے ہی ہو
نزول کلام الہی ہے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ہ اور
خدا کی ہی لئے ہے آسمانون و زمین کا ملک اور اوسی کی طرف مرجع ہی پس نبوت و انزال کلام بھی
مقدسون پر اوسکی طرف سے ہے اور نبوت کی خصوصیت کی کسی شخص کے ساتھ مثل فرماتا ہی
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا
فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۔ کیا تو نہ دیکھی کہ اللہ ہی چلاتا ہی بادلون کو پہر جوڑ دیتا ہے
اوسکے درمیان پہر کر دیتا اوسکو تہ بتہ تو تو دیکھے کہ نکلے پانی اوسکے اندر سے وہی حال نبی کر دیتا ہے
کسی خاص شخص کو ہے دوسری مثل فرماتا ہی وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ
بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ط يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ
يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ہ اور نازل کرتی بلندی پہاڑون سے جنمین اولی ہون تو پہونچا دے
اوسکو جسکو چاہے اور روکے جس سے چاہے قریب ہی کہ اوسکی بجلی کی چمک لیجاوے بینائیون کو اور
یہ کل بغیر ارادہ حق کے نہین ہو سکتا پس جیسے نزدیک نزول باران کی نسبت خدا کی طرف سے
اوسیکے نزدیک نزول کلام الہی مین کیا بعد ہی اور تحقیق جدید سے ظاہر ہے کہ بغیر سرد پہاڑ کے ٹکر
کہائی ہوئی پانی کم برستا ہی وہی پہلے سے قرآن مین ہی تیسری مثل فرماتا ہی يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ ط پہیرتا ہی اللہ تعالی رات دن اور جو کچھ اوسمین ہی تو نزول اپنی کلام مین بہی اوسکا ہی
اختیار ہی کہ صفت آن بیان ہی جو دحود کی ہی زمانہ کا تو ہم ہے کہ شب و روز کا ظہور ہوتا ہے اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ہ بدرستی اس مذکور تقلیب لیل و نہار وغیرہ امثال مین
العبرت ہی دلکی بینائی والون کو۔ لونہ ہسکے لئے مقدمہ نزول کلام مین ہر کسی نبی پر جو تہی مثل فرماتا ہے
وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ج وَمِنْهُمْ
مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ج وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ط يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور اللہ نے پیدا کیا ہر دابہ کو پانی سے یعنی مادہ منی کہ
حسب درس دوم فصل اول تکوین مین مراد پانی سے اوسکا مادہ ہے پس بعض اونمین سے وہ ہین
جو چلتے اپنے پیٹ کے بل اور بعض اونمین سے وہ جو چلتے دو پاؤں پر اور بعض اونمین وہ جو
چلتے چار پاؤں پر پیدا کرتا اللہ جو چاہتا ہے بدرستی اللہ ہر شے پر قدرت والا ہے
تو سطور نیچے فرمایا ہے لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ ۚ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلٰى
صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ البتہ نازل کی ہین ہمنے آیات بیان کرنیوالی نزول قرآن و دوسرے
مطالب پر اور اللہ ہدایت کرتا جسکو چاہتا ہے محکم راہ کی طرف جو اسلام ہے وَيَقُولُونَ آمَنَّا
بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيقٌ مِنْهُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ وَمَا
أُولٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝ اور کہتے منافق کہ ہم ایمان لائے اللہ و رسول کے ساتھ اور
اطاعت کی پھر پھرتا ہے فریق انمین سے مثل مغیرہ بن وائل کے بعد اس قول کے اور نہین ہین وہ
ایمان لانیوالے چنانچہ مروی ہے کہ ما بین مرتضی اول مومنین اور مغیرہ بن وائل منافق کی ایک پانی
اور زمین پر نزاع ہوا امیر نے چاہا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکو طے کرین اور مغیرہ نے کہا کہ وہ اپنے چچا زاد کی طرفداری
کرینگے اور قصہ یہودی و منافق مسمی بشر کا جو معالم مین منقول ہے کہ یہودی نے منافق مذکور سے
مخاصمہ کے فیصلہ مین کہا کہ چلو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس اور منافق نے کہا کہ ہم محاکمہ
لیجاوینگے کعب اشرف کی طرف کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حیف کرینگے اور اپنی ہماری اوپر
یہ بھی ممکن ہے مگر ترتیب آیۂ کہ نازل پہلے قصہ کی نسبت ہے اور پڑھی دوسرے قصہ پر بھی گئی ہو
جیسے قصہ قول مومنین اسپر آیندہ دال ہے پر کتاب صافی مین سخت مکدر بات لکھی ہے
کہ معاذ اللہ خلیفہ سوم و چہارم کے نزاع میں نازل ہوئی ہے کہ ہرگز طبیعت صاف اسکو قبول
نکرے کیونکہ منافق کے حق مین آیت ذیل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ مین
اعراض حضرت عثمان کہین ثابت کتب شیعہ مین بھی نہین اور جیسے مرتضی چچا زاد حقیقی حضور تھے ویسے عثمان
ہم پھوپھی زاد ایسے کہ اونکی ماں حضرت عبد اللہ والد ماجد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توام تھی اور

الحاشیہ ...

دالمادی ہین دونون برابر لیکن تحقیق قصہ منافق پر ہوا نازل دیگر وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اور جب بلائے جاوین وہ منافق

اللہ اور اوسکے رسول کی طرف تاکہ حکم فرماوے رسول صلعم اونکے درمیان مین ناگہان ایک فریق

اونمین سے اعراض کرنیوالے ہون حکومت رسول سے وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ

مُذْعِنِيْنَ ۝ وگر ہوا انکے لئے حق تو آوین پیغمبر کی طرف مطیع ہوکر اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

آیا اونکے دلوں مین مرض کفر ہے یا شک کرین یا یقین کے ساتھ خوف کرین کہ طرفداری کرے اللہ

اور اوسکا رسول دوسرونکی آیہ یہ تردید علی سبیل منع خلو ہی بلکہ وہ ظلم کرنیوالے ہین مخاصمہ پر اِنَّمَا

كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ حزین نیست قول مومنین کا جب بلائے جاوین

اللہ اور اوسکے رسول کی طرف تاکہ حکم کرے اونکے درمیان کہنا اونکا کہ ہمنے سنا اور اطاعت کی اور یہی

فلاح پانیوالے ہین وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝ اور وہ جو مشغول عملی اطاعت کرے اللہ اور اوسکے رسول کی اور خوف کرے

اللہ سے اور پرہیزگاری کرے پس وہ فوز پانیوالے ہین وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ اَمَرْتَهُمْ

لَيَخْرُجُنَّ ۭ اور قسم کہاوین وہ منافق اللہ کے ساتھ اپنی قسمونکی تاکید مین کہ قسم ہے البتہ اگر تو

حکم فرماوے خروج کا تو البتہ وہ نکلین گہرون [illegible] قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۭ

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ فرما قسم مت کرو طاعت تمہاری [illegible] کہ اللہ خبردار ہے

اوس کام سے جو کہ تم کرو قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فرما اطاعت کرو اللہ کی

اور اطاعت کرو رسول کی اس مقام سے ظاہر ہے کہ ترجمہ معروفہ ہی مناسب ہے جو کیا گیا فَاِنْ تَوَلَّوْا

فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ پس اگر منافق پھرین دلی اطاعت سے پس

تحقیق [illegible] رسول پر ہی لازم ہے جو امر [illegible] گیا [illegible] رسول [illegible] اور لازم ہے تم پر جو [illegible]

ع

تم سرا کر ڈالی سے وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ
الْمُبِينُ ۵ اگر رسول کی اطاعت کرو راہ پاؤ اور بس ہے رسول پر مگر پہنچا دینا صاف اور چونکہ اطاعت
علی او خلاف [illegible] مذکور ہوا مناسب ہوا کہ حال ان خلفا کا جو زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
[illegible] تھے اور بعد وفات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ ہوئے بیان کرے اس زمانہ تک کی عادت
و عادت کی حضرت جس اہل اسلام نے کفران نعمت کیا تو فرمایا ہے وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ
هُمُ الْفَاسِقُونَ ۵ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں کو جو تم میں سے ایمان لائے اور کام نیک کئے
بیشک قسم ہے کہ خلیفہ کرے اونکو زمین میں بعد تیرے یعنی ابوبکر و عمر کو (دیکھو اس مقام پر سورۂ تحریم
کے ذیل میں تفسیر حقانی کو) جیسے خلیفہ کیا انکو جو پہلے انکے قوم اسرائیل میں یعنی موسیٰ میں تھے
اور چاہئے کہ برقرار رکھے اونکے لئے اونکا وہ دین جو پسند کیا اللہ نے اونکے لئے اور بدلے اونکے لئے
اونکے خوف کے بعد امن کہ عبادت کریں میری اور نہ شریک کریں میرے ساتھ کچھ اور جو کفران نعمت
کرے کہ زمان عثمانؓ سے شروع ہو بعد اس کے زمان خلافت عثمانؓ و علیؓ میں پس وہ
فاسق ہیں اور مسئلہ انتہا و طبع [illegible] میں سے مستثنیٰ ہے جسمیں قاتل و مقتول دونوں
اہل جنت سے ہونگے یعنی یہ کہ باتفاق سنی و شیعہ [illegible] کے بھی موعود ہیں مثل موسیٰ
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور موسیٰ کے زمانہ سے اسرائیل میں حکومت آئی اور موسیٰ
و ہارون علیہما السلام آل لاوی بن یعقوب سے ہیں اور اولاد ہارون معاشر الانبیا محروم الارث
حسب [illegible] کے ہے پر ایک طرف سے کچھ اقطاع کا دیا گیا وہ قوم میں سے [illegible] کی نسبت
ہی مناسب ہوا ہے اور سورہ قصص میں موسیٰ کی قوم کی نسبت ارشاد ہے کہ ہم نے ارادہ کیا کہ احسان
کریں اوپر ضعیف بنی اسرائیل پر جو مصر میں ہیں اور کریں اونکو امام اور کریں اونکو وارث

زمین کنعان اور قدرت دین اونکو مین تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مثل موسیٰ ہوے
موسیٰ کے بعد اولاد موسیٰ و ہارون سے کوئی خلیفہ نہوا بلکہ خاندان افرایم بن یوسف سے یوشع
موسیٰ کے خلیفہ و امام ہوے جنکے سبب سے دین موسیٰ برپا رہا اور یوشع نے ممالک مقدس مین ہو گئے
اور یوشع نے قوم یہودا سے حضرت کالیب کو اپنا خلیفہ کیا اور کالیب کے زمانہ مین بڑی شوکت سے
فتوحات بنی اسرائیل ہوئین کہ امت موسیٰ کا زمین کنعان مین خوب تمکن ہوا اور اسرائیل کو اونکی
شوکت سے خوف جاتا رہا۔ اور اسرائیل خدا کی ایسی عبادت مین مصروف ہوے کہ اونمین شرک
نرہا اور کالب کے بعد غالبًا مشورت سے یوساقوس بن کالیب خلیفہ بنی یہودا ہوے پر اونکے
زمانہ مین اکثر قوم اسرائیل بت پرست ہو گئی تو قوم جالوت کے ہاتھ گرفتار ہوئی پھر حق تعالیٰ نے
بنی اسرائیل کو منصور قاضیونکے ہاتھ فتح دی اور کتاب صافی شیعی مین آیت لیستخلفنکم فی الارض
کے بعد لکہا ہے کہ خلیفہ کرے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین دلالت امر کو بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص کر فرمایا ہے
وعد اللہ الذین آمنوا منکم الآیۃ پس سنی و شیعہ معتقدین الم باقر متفق ہین
اس بات مین کہ یہ آیت دلالت امرسلین پر بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے جو حاضر
موجود تہے پس مثلیت موسیٰ و حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو فصل دہ استخلاف مین ہے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ ہوا کہ عباس و زہرہ بتول رضی اللہ عنہا سے جو دو طرف کی
طرف سے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہوتی کوئی خلیفہ نہوا جیسے ہارون سے موسیٰ کی
اولاد سے کوئی خلیفہ نہوا بلکہ بطور خلافت یوشع افرایمی کے قوم ہوئی ویسی تیم بن کعب سے ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ حسب و عدہ خلیفہ ہوے اور دین اسلام کا تمکن ہوا جیسے سورہ قصص مین بنی اسرائیل کی
نسبت ولنمکن لہم فی الارض کا وعدہ فرمایا ہے یوشع کی سی فتوحات حاصل ہوئین اور جیسے یوشع
بنی یہودا پر کالیب کو اپنا خلیفہ کیا ویسے صدیق نے عمر کو خلیفہ کیا جو عدی بن کعب سے ہین اور
کالیب کی طرح سے بڑی بڑی فتوحات فاروق کی ہوئین اور مسلمانون کو دشمنان دین کا خوف

ما بارہا اور سعادت ہدایت الاترک کے جاری ہوئی جسکی خبر حسب تصریح صافی وکافی کتابون شیعہ
کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کو دی کہ میرے بعد
ابوبکرؓ خلیفہ ہون گے اونکے بعد تیرے باپ جیسے زیر آیت اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ
حدیثا اس کتب ۔ گو نہیں الٰہی ہوا وہ آیت لیستخلفنکم مین خلافت کا ذکر قولی کے
ساتھ مخاطبین موجود کو ہے پس ابوبکر صدیق کی وہی خلافت حقہ اور جانشینی دینا باغ فدک کا
حق حضرت فاطمہ کا ابوبکرؓ کا تہا اور عمر فاروقؓ کا مذہب دینا باغ فدک کا مرضی کو بطور احسان کے
ایسے ہوا جیسے ہی ہارون محروم الارادت کو موسیٰ بنی اسرائیل نے کیا ہو تو صدیق کو اور عمر کے بعد
بوسا قیس کی طرح سے عثمانؓ خلیفہ ہوا اونکے آخر زمانہ مین جیسے ہی اسرائیل نے کفران نعمت کی
ویسے خارجیوں اہل اسلام نے کفران نعمت کی کہ خلیفہ برحق پر خروج کیا اور سخت خرابی اہل
اسلام مین واقع ہوئی تو علی رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق ہوئے پر انپر بھی خروج بناحق ہوا اس سے
صاف صاف تمثیل کی حقیقت ظاہر ہوئی اور جبکہ امام محمد باقر کی فرمان سے جو خلف الصدق
امام علی بن امام حسینؓ ہین بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کا شان نزول دریافت ہوا
جو موافق بالکل باپ کے ارشاد کے خوب تہی پس عیاشی کی روایت امام علی بن الحسین کو خلاف
امام باقر کے محض افترا ہی کہ مراد اس سے مہدی موعود ہین علی ہزاوہ جو کتاب اکمال سے صافی مین
امام صادقؓ سے خلاف اونکے باپ کے روایت کی ہے محض افترا ہی کہ ضمیر متکلم حاضر کو ہی مقرر نہین
سمجھا اور امام پر افترا کیا ہے کہ کہا ہے کہ مراد یہان امام مہدیؑ ہین اور صافی مین یہ مکرر بات
جو افترا سے لکہی ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کے وقت مین کب امن ہوا تہا کہ جنگین کفار سے لگ رہی تہین
وہ امام مہدیؑ کے زمانہ مین رد ہبہ و دجال لعین اور یاجوج و ماجوج سے لگے رہین گے تعجب ہے کہ
ایسی صریح آیت کو نا واقف نہ سمجہین یہ نتیجہ ہے اوس اشارہ کا جو ارشاد ہے کہ وہی لوگ جو تفریق
کرین رہین مین اور ہون شیعہ تو نہین ہے اونمین سے کچہہ واضح ہو زمانہ فاسقین خارجیون مین
اہل حق کو کیا لازم ہے ارشاد فرماتا ہے کہ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ٥ اور بپا رکھو نماز اور دو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول کی امید کہ تم رحم کیے جاؤ

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ٥

اور مت گمان کر اے مخاطب تو ان لوگوں کو جن اہل اسلام نے کفر ان نعمت مثل مسیلمہ کے کیا عاجز کرنیوالے

اہل حق کو زمین میں اُن فاسقوں کی جگہ آتش دوزخ ہے البتہ بری ہے انکی جگہ جہنم اس آیت کی تحقیق سورۂ

شوریٰ میں آئی ہے یہ حکم اس سورت کا تمام ہوا اور احکام اس سورت سے دوسری کے مکان میں

بلا اذن کی نہ آنیکا ہے غلاموں کو اور حد بلوغت کو نہ پہونچے ہوں عشا کے بعد اور صبح سے پہلے اور دوپہر کے بعد

چنانچہ ایک انصاری کا غلام مدلج بن عمرو عمر فاروق کو بلانے کو بلا اجازت چلا گیا اس حالت میں کہ

فاروق اپنی قبیلہ کے ساتھ تھے تو فاروق نے کہا کیا ہی خوب ہے کہ ایسے وقت میں خادم و غلام بلا اذن کے

نہ آویں عین اس قول فاروق کو آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ

صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ڜ

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ اے مسلمانو چاہئے کہ اذن چاہیں وہ غلام جنپر مالک ہوئے ہیں تمہاری ہاتھ

اور وہ اطفال جو بلوغت کو نہیں پہونچے تم سے تین وقت نماز فجر سے پہلے اور جبکہ تم اتار دو اپنی کپڑے

گرمی کے وقت اور بعد نماز عشا کے یہ تین وقت پردہ کے ہیں تمہارے لئے لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَ

هُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ٥ نہیں ہے تمہارے اوپر اور نہ اونپر گناہ بعد ان تین وقتوں کی آنے جانیوالے ہیں تمہارے اوپر

بعض تمہارے بعض پر ایسے ہی بیان کرے اللہ تمہارے لئے آیات واللہ دانا با حکمت ہے وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ

مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ

اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ٥ اور جب پہونچیں اطفال تم میں سے بلوغت کو پس چاہیے کہ اذن چاہیں

بغیر گھر میں جیسے اذن چاہا اُن لوگوں نے جو اُنسے بڑے ہیں ایسے بیان کرے اللہ اپنی آیات تمہارے لئے واللہ

دانا باحکمت ہے اور احکام اس سورت سے ہے جو ارشاد ہے وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا

لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ پس جب اذن چاہیں تجھسے
بعض حاجت اپنی کے لئے تو اذن دے جسکو چاہے تو اونمیں سے اور طلب مغفرت کی کر اونکے لئے اللہ سے إِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۶۲ تحقیق اللہ غفور رحیم ہے الیسوان لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ
بَعْضِكُم بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا مت کرو پکار رسول کو اپنے بیچ مثل
بعض اپنے کی پکار کی بعض کو جانتا ہے اللہ ان مسلمانوں کو جو کھسک گئے تم میں سے نظر بچا کر روز جمعہ جسکی تفسیر
سورہ جمعہ میں مذکور ہوگی فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ ۶۳ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ
يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ پس چاہئے کہ بچیں وہ لوگ جو مخالفت کریں اوسکے امر سے کہ پہونچے اونکو فتنہ
مثل فتنہ زمان عثمانؓ یا پہونچے عذاب دردناک مثل وبا جیسے بعض لشکر اسلام پر آئی خلفا کے زمانہ میں
أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ واگاہ ہو کہ تحقیق اللہ کی ہی ہے وہ جو آسمانوں میں ہے
اور وہ جو زمین میں ہے قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم
بِمَا عَمِلُوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ جانتا ہے جو تم اوس میں ہو اور جسدن کہ رجوع کئے جاوینگے
خدا کی طرف تو آگاہ کریگا اونکو ساتھ اوسکے جو عمل کرتے اور اللہ دانا ہر شے کے ساتھ ہے۔

سورۃ الفرقان مکیہ ہے مشتمل ہے ستر آیات و پانچ رکوع پر

پہلی سورت میں نزول کلام حق کی نسبت منافقین کو تعجب تہا اوسکو بوجہ کامل ثابت کیا گیا اور اس
سورت میں بھی بیان نزول کلام حق ہے اور اہل مکہ کو نزول کلام حق میں چند اشتباہ تہے اونکا جواب
دیا گیا تو اس وجہ سے پہلی سورت کے بعد یہ سورت لکھی گئی اور اس سورت میں بڑی بڑی پیشینگوئی حضرات مہاجرین
و خلفاء اربعہ و تابعین کی ہے جیسے فصل ۸ متی میں ہے جیسے ظاہر ہوا لشکر ایمان عمر فاروقؓ کا جو بدخواہ حضور ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ
نَذِيرًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ
شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ۲ بابرکت ہے وہ ذات جس نے سلطان جسنے
نازل کیا فرقان اپنے بندہ خاص پر تاکہ جہان کے لئے ڈرانیوالا ہو ایسا وہ نازل کرنیوالا جسکے لئے ملک ہے آسمان

دین کا قوادیں کے لیے سلطنت اسلامیہ آسمانی سلطنت ہے اور اسی کا اثر زمینی دولت اتفاقی ہے اور
نہ بیٹا ہے ولد اور نہیں ہے اسکا کوئی شریک ملک میں اور پیدا کیا ہر شے کو پھر تو اندازہ کیا اسکو بڑی اندازہ کرنے کی خلاف
تصور میں لیکن جیسا انکا ظالم ارسال رسل اور انزال ایمان ہو سیلین و شرک مشرکین بتقدیر خدا اسی کے جسمیں ایمان
قائم ہے وہ مومن مستحق جنت ہے اور جسمیں شرک قائم ہے جو ظلم ہے وہ ظالم مشرک مستحق دوزخ ہے جبکہ ہر شے کی خلق جائے
حق ہے پس مستحق عبادت وہی ہے نہ دوسری مقیدات جنکو کفار پرستش کرتے ہیں جیسے ارشاد ہے وَاتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ
ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝ اور پکڑا کافروں نے
اوس وجود مطلق کے سوا مقیدات کو معبود کہ پیدا کریں کسی کو اور وہ پیدا ہوتے ہیں اور نہیں مالک ہیں اپنی
جانوں کے ضرر اور نہ نفع کے اور نہ مالک ہیں موت اور زندگانی کے اور نہ اونہنے کے بعد از مرگ کے وَقَالَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨ افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ج اور کہا اہل کفر نے
جنہوں نے کفر کیا کہ نہیں ہے قرآن مگر بہتان جسکو افترا کیا ہے مدعی نبوت نے اور مدد کی اوسپر دوسری قوم نے کہ مراد اونکی
اس سے وہ سادات نصاری سادات حیران ہیں سے ہیں جو قصص ہم مکاشفات میں مذکور ہیں جیسے عداس اور یسار وغیرہ جو تفسیر
سورہ نحل میں مذکور ہوئی جواب فرماتا ہے فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝ پس لائے یہ اعتراض بر از ظلم و زور
کیونکہ اونکی زبان عجمی ہے اور یہ قرآن ہے عربی فصیح تو اسپر نضر بن حارث نے کہا چنانچہ ارشاد ہے وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اور کہا نضر بن حارث اور اوسکے ساتھیوں نے
کہ یہ پہلے لوگوں کے قصص سطورہ ہیں جنکو لکھوایا مدعی نبوت نے کہ وہ خود پڑھ سکتے نہیں ہیں املا کیجاتی ہیں اوسپر صبح
و شام کہ مضمون سمجھو نکا ہے اور زبان عربی میں مدعی نبوت لکھواتا ہے قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ فرما نازل کیا ہے اسکو اوس ذات پاک نے جو
جانتی غیب سموات و زمین کو کہ دولت آسمانی اوسنے قائم کی ہے وہ دولت اتفاقی زمینی دولت تھی بیشک
وہ ہے غفور رحیم بالخصوص اس قرآن کی نسبت اور جواب مفصل سورہ رحمن میں اسکا آیا کہ رحمن کی تعلیم ہے اور
کفار نے ایک دعویٰ پر یہ دلائل بیان کی جو ارشاد ہے وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ

وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ۵ اور کہا او آدمیہ افترا مین کہا ہی کہ اس رسول کے لئے کیا ہوا کہ کہانا کہاتا اور چلے
بازارونمین حالانکہ اوس پیغمبر کی نسبت فصل ۳۳ سفر ثنی مین لکہا ہی کہ خدا آیا سینا یعنی مکہ مین اور گیا سعیر
یعنی بصری من اعمال بن عمارہ بن یسر بن اسحاق کو اور آیا فاران کی جنگل مین یعنی مدینہ مین اور اسکا
جواب اس موضع مین یہی ہی کہ ہر رسول کہانا کہاتے ہی آئے مین اور چونکہ فصل ۲ دوم تکوین مین نشان حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکہا ہی کہ وہ درخت اعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم حفاظت کردیے گی شمشیر سے ہوگی
کہ مراد کہ ہی بسبب حسب فصل ۳۳ سفر ثنی کی مقدسین صحابہ مین جنکی نگاہ محافظت ہوگی پر یہود اسکو نہ سمجہا اور اونکی
ہٹکاونے سے ایک نے کہا جو ارشاد ہی کہ لَوْلَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ۵ کیون نہیں اترا
اوسکی طرف فرشتہ تاکہ ہوتا اوسکے ساتھ ڈرانیوالا اور نسمجھے کہ دس ہزار قدسیونکے ساتھ اوس خدا وند کی آمد فصل ۳۳
سفر ثنی مین لکہی ہی تو اعتراض کیا أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنزٌ یا آجاتا اوسکی طرف خزانہ جیسے نزول ہوا خانہ کعبہ کا
اوسکو سبب ہر روز حوالہ فصل ۶۰ اشعیا مین لکہا ہی جواب اوسکا یہ ہی کہ فصل ۲ اشعیا مین یہ امور بعد از ہجرت
لکہے ہین کہ دس ہزار لاکہ بروز بدر ... اسکے لئے آئی اور خانہ کعبہ فتح مین بعد کو ہوا اور چونکہ شجرۂ خلد کرکے
فصل ۲ دوم تکوین مین وہ پیغمبر موعود ہی کہ وساطت ... مقرر ہوا ہی تو یہود کی بہکاوے سے کفار نے کہا أَوْ تَكُونُ
لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۵ یا ہوا اوسکی لئے باغ کہ اوس سے وہ کہاوے جیسے درس ۳ فصل ۲ یوئیل مین لکہا ہی کہ اوسکے
روبرو باغ عدن ہی مطلب اوس سے یہ ہی کہ جو اوس نبی کو تسلیم کرے وہ جنت خلد مین جاوے اور جبکہ اونکی خیال کی ہوا نہ
بندھا تو کہنے لگے جیسے ارشاد ہی وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ۵ اور کہا کہ
ظالمون نے پیروی کرتے ہو مسلمانان بالخصوص عمار وغیرہ جو غریب و خوار ہین مگر مرد سحر زدہ کی انظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا
لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ۵ دیکہہ کیسی بیان کین تیرے لئے مثلین سو گمراہ
ہوئے پس نہ طاقت رکہیں راہ کی کہ اونکو مطالب سمجہین یہ سوالات لف ہوئے پس بطور نشر حق تعالی ہر ایک کا
جواب دیتا ہی نسبت جنت کی فرماتا ہی کہ وہ وعدہ بمنظر آخرت ہی تو فرماتا ہی تَبَارَكَ الَّذِي إِن شَاءَ
جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّن ذَٰلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَل لَّكَ قُصُورًا ۵
بابرکت ہی وہ ذات اگر چاہی کرے تیرے لئے بہتر اوس سے جو اونکی خیال مین ہی وہ باغ کہ جاری ہون نیچے اوسکی

ع ۹

ٹہرتے اور کرو تیری لئے محل خزانہ دار یعنی قیامت میں لیکن وہ قیامت کے معتقد نہیں بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ
وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝ بلکہ تکذیب کی انہوں نے ساعت قیامت کی اور تیار
کی ہم نے اوسکے لئے جو تکذیب کرے ساعت کی آگ سوزندہ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا
تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝ جب آگ اونکو دیکھے دور سے وہ سنیں اوسکا جوش اور آواز کہ بقول ایک سو سال کی راہ
دیکھکر آگ کے لئے دو آنکھیں ہوں اوسکی مناسب ہے وَاِذَا اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا
هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝ اور جب ڈالے جاویں اوس سے تنگ مکانمیں بندھ کر ہوے پکاریں وہاں پر ہلاکت کو کہا جاوے
لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝ نہ پکارو آجکے روز ایک ہلاکت کو اور پکارو
بہت سی ہلاکت کو قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ كَانَتْ لَهُمْ
جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ۝ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ۝
فرما آیا یہ آگ بہتر ہے منکرین کے لئے یا وہ جنت خلد کہ متقی اوسکے لئے وعدہ کئے گئے ہیں کہ ماہیں وسط جنت عدن
ہونا باعتبار مآل کے ہے جیسے ارشاد ہے جنت اوسکی لئے جزا و بازگشت اونکی ہے اوسمیں جو چاہیں ہمیشہ رہنے والے
یہ ہے تیرے رب پر وعدہ سوال کیا گیا کہ خدا تعالی نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے کہ بندے انکو اونکی طلب کے موافق ذکر اوپر
جو اوس جنت خلد کا منکر ہو کر بت پرستی کرے اور تمسخر کرے کی آتش ہے ماراجاوے مطالب اوسکا یہ ہے کہ وہ آخرت میں
آتش دوزخ میں جاوے جیسے ارشاد ہے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ
ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ
لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ج وَ
كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ اور جس روز کہ انکو اللہ حشر کرے اور اونکے اون معبودوں کو جو سوائے خدا کے پوجتے تو کہے اونکی
دی صورتوں سے کیا تمنے گمراہ کیا میرے ان بندوں کو یا خود اونہوں نے راہ کو گم کیا کہیں اونکی ذی صورت تو پاک ہے
تمرک سے نہیں سزاوار ہے ہمارے لئے کہ پکڑیں ہم تیرے سوا کوئی دوست کہ وہ ہمکو پوجیں لیکن تو نے اونکو اور اونکے
ابا کو برخوردار کیا یہاں تک کہ بھولے تیری یاد داشت کو اور تھی قوم ہلاک ہونیوالی کہ بت پرستی کرنے لگی
فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ج وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ

عَذَابًا کَبِیْرًا ۵ پس جھٹلا دیا وہ تمکو اوسپر جو تم کہو کہ ہم اونکی کہتے ہیں اور انکو جو تمہیں ہے نہیں طاقت
رکھو بازرکھنے عذاب خداکی اور نہ مددپانیکی اور جو ظلم کریگا یعنی شرک کریگا تم میں سے چکھاوینگے ہم اوسکو بڑا
عذاب آتش دوزخ یہ جواب ہے جنت وکنز کی بابت ہوا اب جواب اونکی اس اعتراض کا جو کہتے کہ کیا ہوا ہے اس
رسول کو کہ کہاتا کہاتا ہے اور چلتا بازاروں میں فرماتا ہے وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا اِنَّھُمْ
لَیَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَیَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ ۵ اور نہیں بھیجے ہمنے تجھسے پہلے کوئی رسول مگر تھے وہ
کہانا کہاتے تھے اور چلتے تھے بازاروں میں رسالہ فصل ۳۳ سفر تثنیہ وغیرہ میں جو لکھا ہے کہ خدا آویگا کہ میں مطلب اس سے
رسول خدا کا آنا ہے جو دوسرے سالقا سورۂ انعام میں جواب اسکا گذرا کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حرج عظیم منظر روز
فرمایا گیا ہے دلیسے ہو رسیہ رسالہ عبد اللہ فصل ۴۲ یسعیا میں فرمایا گیا ہے تو ضرور ہوا کہ اگر کوئی خدا حضور کو ملک
تو کر جو آپکو مردا اور فصل ۳۳ سفر تثنیہ میں جیسے خدا کا آنا بہ نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں لکھا ہے فصل ۳۰ سفر تثنیہ میں
رسول کریم کے لکھا ہے کہ وہ جو مثل عمار و ابن مسعود اہل اسلام کہتے کہ نہ پیروی کرین مگر مردمسحور کی تو اوسکا جواب فرماتا ہے
وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً اَتَصْبِرُوْنَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِیْرًا ۵ اور کیا ہمنے بعض تمہارے کو غربا
مثل عمار و ابن مسعود مومنین کو بعض کا فرونکی لئے محل آزمائش آیا تم صبر کرو تو مراتب عالیہ کو دین و دنیا میں ہو پہنچو
اور تیرا رب بینا ہے تجادیکا تو مسحور نہیں اور پھر جہالت سے اعتراض کیا جیسے ارشاد ہے وَقَالَ
الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا لَوْلَاۗ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ نَرٰی رَبَّنَا اور کہا
ان لوگوں نے جو امید ہماری لقا کی نہیں رکھتے جو روز قیامت اہل جنت کو موعود ہے اور کیوں نہ اترین ہمارے اوپر
فرشتے ملاقات کو جو بار بار موعود ہیں یعنی مدبرین اور وہ موعود بعد ایک سال ہجرت کی فصل ۲ اشعیا میں کل
یا دیکھیں ہم اپنی رب کو قرب کر دیکھنے کی نسبت ارشاد ہے لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِیْۗ اَنْفُسِھِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا
كَبِیْرًا ۵ البتہ عدم قابلیت رویت حق کی باوجود تکبر کیا اپنی جانوں میں کہ مستحق رویت حق آپکو سمجھا اور
سرکشی کی بڑی سرکشی اور ملائکہ کے نزول کی نسبت بروز بدر فرماتا ہے یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰۗىِٕكَةَ لَا بُشْرٰی
یَوْمَىِٕذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ ۵ جس روز کہ وہ دیکھیں بدر میں ملائکہ کو نہیں ہے اس روز بشارت مجرمونکو اور وَیَقُوْلُوْنَ
حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۵ اور کہیں کفار پناہ ہے پناہ ہے اور وہ جو بعض مثل عقبہ بن معیط کو خیال ہے اپنی سخاوت کا کہ

ع ۲ / ۱۱

الجزء ۱۹ ع

کیسے ہم ہلاک ہوں وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ اور قصد کریں ہم
مثل عقبہ بن معیط کافروں کی اُس کام کی طرف کہ وہ کرتے تھے مثل صلہ رحم وغیرہ کی کہ کریں ہم اُسکو ہبا اور پراگندہ کہ کچھ بھی
اونکو نفع آخرت میں نہو اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝ اور جنتی اوس دن
اُس روز بہتر مقام پر ہوں اور نیک جگہ دوپہر کی وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا
اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝ اور جسدن کہ پھٹ
آسمان ابر جسمیں نور اعظم متمثل و متجلی ہو جیسے موسیٰ کے لئے حسب فصل ۱۲ خروج کے متمثل ہوا تھا اور اُتریں فرشتے
اُترنا مالک اوس روز درست رحمن کی لئے ہوا اور ہو وہ دن کافروں پر سخت خاصکر عقبہ بن معیط پر جسکی عادت تھی کہ
سفر سے آکر دعوت کرتا تو ایک مرتبہ سفر سے آیا اور ضیافت کی اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی بلایا کہ
سبب بھوکا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جب تک تو کلمہ نہ پڑھیگا میں تیرے یہاں کھانا نہ کھاؤنگا
تو عقبہ نے کلمہ پڑھا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کھانا نوش فرمایا ابی بن خلف عقبہ کا دوست تھا وہ
اسپر خفا ہوا کہ تو دین اسلام میں آگیا عقبہ نے کہا کہ مجھکو شرم آئی کہ وہ ان میرے گھر سے بغیر کھانا کھائے اوٹھ جائے
تو ابی بن خلف نے کہا جب تک تو رخ مبارک حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر تھوکے مجھکو اعتبار نہ آویگا تو وہ خبیث
گیا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دار الندوہ میں سجدہ میں تھے کہ عقبہ خبیث نے تھوکا پر وہ شعلہ کی مانند اوسکے
منہ پر اُلٹا آیا اور اس سے گستاخ عقبہ کا منہ بدنام رہا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ائے
عقبہ اگر میں تجھکو مکہ کے باہر پاؤں تو قتل کرونگا چنانچہ بدر میں بدست مبارک علی کے جنکا خون خون رسول اور لحم
لحم حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے حسب حدیث نہایت مردود مقتول ہوا اور جہنم رسید ہوا تو آپکی نسبت ارشاد ہوا کہ وَیَوْمَ
يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ
اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ
خَذُوْلًا ۝ اور جس روز کاٹے ظالم عقبہ اپنے دونوں ہاتھ تکلیف سے جن دونوں ہاتھوں سے خوشامد کر کے نبی علیہ
الصلوٰۃ والسلام کو پکڑ کے لایا تھا اور منہ سے جو اُس خبیث نے تھوکا تھا کہے اُس منہ سے کاش میں پکڑتا رسول کے
ساتھ سیدھی راہ اسلام کی ای افسوس نہ پکڑا میں ابی بن خلف یا امیہ بن خلف کو دوست جسنے البتہ مجھکو گمراہ کیا

ذکر جہان توحید سے جسکے آیا مجکو اور ہے شیطان جنی و انسی انسان کو ہلاکت مین ڈالنے والا اور جبکہ قرآن کی نسبت
اہل مکہ کے یہ اقوال ہوے کہ رسول کو سخت رنج ہوا وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
مَهْجُوْرًا ۵ اور کہا رسول احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اے میرے رب قوم نے پکڑا اس قرآن کو متروک تو تسلی ہی
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہوا وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۵ اور اسطرح سے
کیے ہمنے ہر نبی کے لئے دشمن مجرمین سے اور پھر سے اونکی مقابلہ کو ہلاک کیا وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۵ اور
کافی ہے تیرا رب ہدایت کرنے والا صبر کے لئے اور مددگار اور چونکہ یہود کو مسیح کا انکار تھا جو پہلی کتب ہے اور اونکا انتظار تھا مسیح
کے انبیا اور مسیح کی بعد ختم المرسلین کا آنا تھا جسپر پارہ پارہ کلام حق کا نازل ہوا جاتا تو اونکا مقولہ تھا کہ اگر نبی کی کوئی
معجزہ ہین تو چاہئے کہ بجائے پارہ پارہ کلام حق کی یکبارہ کتاب لادین اور یہود کی آمد ورفت اہل مکہ کی ساتھ تھی تو اہل مکہ نے
کہا اسکا ذکر ہوا وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ اور کہا کافرون نے
کیون نہ نازل کیا گیا اسپر قرآن یکبارگی جیسے بعض کتب موسیٰ کا حال ہے حالانکہ اکثر کتب اسی طریق کے طرز پر نازل ہوئین
کہ مصرع اور قواعد کی ہی اوسکو جمع کیا ہے اور چنانکہ قرآن مجید کے نزول کی نسبت فصل اسفر ثانی مین لکھا ہے کہ ہمارا کلام
ہی کے سینہ مین ہوگا یعنی پارہ پارہ بوقت ضرورت نازل ہوتا رہیگا اور پارہ پارہ کی وجہ فرماتا ہے كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ
فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۵ ایسی پارہ پارہ نزول اسلئے ہے کہ ہم ثابت کرین اوسکے ساتھ تیرے دلکو اور واقعہ کے لئے اور
بیان لطیف سے اسکو تالیف کیا کہ ہر ایک آیت اسکی موقع پر رکھی تو مجموعہ قرآن ہوا وَلَا يَأْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ
بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ۵ اور نہ لاوین وہ تیرے لئے کوئی مثل بطور اعتراض کے قرآن پر مگر ہم لاوین تجکو حق بات کی ساتھ
یعنی جواب اور نیک بیان لیس جو اوسکو دوزخ ہو جاوے اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ
شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۵ ع وہ جو حشر کئے جاوین اپنے موہنون پر الٹی سمجھ کے سبب جہنم کی طرف وہ بدتر مکان والے
ہون اور گمراہ اور وہ جو ہمنے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کے دشمن مخالف کئی ہین اور بالآخر اونکے دشمن ہلاک ہوئے ہین انکو سنو
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۚ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۵ اور ہمنے دیا موسیٰ کو مضمون کتاب اور کیا ہمنے اوسکے ساتھ
اوسکے بھائی ہارون کو وزیر تو فرمایا ہمنے جاؤ اوس قوم سے دونو اونکی طرف جو ہماری آیات کی تکذیب کرین پس ہلاک کیا

جیسے انکو ہلاک کرنا اور سنو کہ نوح کی مخالفت کیسے ہلاک ہوئی دقابیل جسکا بیان ص ۱۲ فصل ۵ تکوین کے برکت نامہ
سیرمیں کیا گیا تھا کہ اولاد آدم اس سے واسطے نہ کیے پر زمان نوح میں اوسکی اولاد کی بیٹیں اولاد شیث کیساتھ
جیسے درس ۲ فصل ۶ تکوین میں ساتھ اولاد شیث کو نوح نے سمجھایا پر وہ کافی تو اسمیں سارے پہلے رسولونکی تکذیب ہوئی

اور برباد ہوئے جیسے ارشاد ہے وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً
اور قوم نوح نے جب تکذیب کی رسولونکی یعنی آدم و شیث و انوش و ادریس و نوح پر ہنسی اونکو ہمنے غرق کیا اور
کیا ہمنے اونکو آدمیونکو آیت وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا اور تیار کیا ہمنے ظالمونکو دکھ کا عذاب آگ

وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ
وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ۝ اور ہر ایک عاد و ثمود اور اصحاب الرس اور بہت سے قرن اونکے بیچ کے اور ہر ایک کو
ہمنے بیان کیں مثلیں اور راہ بتائی اور ہر ایک کو بڑی ہلاکت سے ہلاک کیا کہ بعد نوح کے عاد ہوئے اور بعد ثمود ہوئے
یا لا اقرا اصحاب الرس یہودی موصل میں لوگ انطون نامی بت کو پوجتے اور جو اوسکو نہ پوجتا اوسکو آگ کی خندق میں ڈالتے اور شہر
قبرس میں سرسوع جادوگر تھا اوسکا ذکر درس ۱۰ فصل ۱۳ کتاب اعمال میں ہے جو حسب درس ۶ فصل ۸ کے برجیس
حضور دار کو بہکانا چاہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے سولوس یعنی بر نباہ پر بری کی بدولت اونکو ایمان بخشا اور وہ صاحب نبوت ہو
حضرت جرجیس کہ کتب اسلامیہ میں لکھا ہے دیکھو روضۃ الصفا وغیرہ کو جو موصل میں ایک بادشاہ کے پاس بھیجے گئے تھے اللہ
نامی بت کو وہ پوجتا تھا اسنے طرح طرح سے جرجیس کو تکلیف دی جلایا اور قتل کیا اور قید کیا اور آگ میں بھی بہت عجیب بہانے پر جدا کیا
نے اونکو زندہ کیا یا آخر آگ آئی اور کافروں نے دیکھی تو جرجیس کو قتل کر دیا اور جرجیس کو قتل کیا اور آگ سے وہ تمام قوم کو
تباہ برابر اہل اسلام کے سب کو جرجیس کو تباہ کیا اور اونکے وسط میں بہت سی قومیں گذریں جنہوں نے انبیا کو تسلیم نکیا اور وہ تباہ
ہوئیں چنانچہ اونمیں اہل سدوم و عمورہ تھے جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ
أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۝ اور البتہ آئے اہل مکہ اوس قریہ لوط پر جسپر برسایا گیا
برا مینہ پتھر کا کیا انہوں نے اسکو نہیں دیکھا ہر کیا ہوا بلکہ وہ امید نہیں رکھتے دیکھنے کی حالانکہ جیسے دنیا میں خدانے
وعدہ راست کر دکھلایا ویسے آخرت کا وعدہ بھی اوسکا راست ہے وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا
هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۝ إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا

وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۵ اور جب دیکھینگے عذاب تو جانینگے کون
نہ بہکاویں ہمکو تو ہمکو بہکا دیتا کہیں آیا ہی یہ وہ جو بہیجا اللہ نے رسول کہ کہانا کہاتا ہی اور بازاروں میں چلتا تحقیق قریب تہا
کہ ہمکو گمراہ کرے ہمارے معبودوں سے اگر ہم نہ صبر کرتے اوپر جسکا ذکر سورہ ص میں آتا ہے اور جلد جانینگے جب دیکھینگے
عذاب کون گمراہ ہے اَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۵ آیا تو نے
دیکہا اسکو جسنے پکڑا اپنا معبود اپنی ہوا کہ کوئی آفتاب کو یوجود لہ کا دیوتا کرکے اور کوئی اندر میکائیل کو
بنایا آیا پس تو ہوا اوسپر مختار کہ اسکو ہوا سے اسکی پہیر دیکہ وہ قرآن کو سنکر پرستش غیر خدا سے باز آوین ام
تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۵ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۵
یا تو گمان کرتا ہے کہ اکثر انکے سنتے ہیں سمع قبول سے قرآن یہانتک کہ سمجہیں نہیں ہیں یہ مگر چوپایوں مثال بلکہ ان سے بہی
گمراہ ہیں جو ایسی شی کہ درصورت پرستش نہ نفع دیں اور درصورت ترک نہ ضرر دیں اور انعام اپنے پالنے پرورش کنندہ
کی مرضی اطاعت کرتے ہیں اور یہ پیغمبر کی مخالفت غور کا مقام ہے کہ آفتاب پرست ہنگام ظل شمس میں جو اہیں طلوع فجر
در طلوع آفتاب میں انتظار طلوع آفتاب کرتا ہے کہ اوسکو سجدہ کرے اور یہ خیال کرے کہ اللہ پاک نے یہی نقل کیا ہی اللہ چاہے تو
سورج کو نہ نکالے پرستش خدا ایک کی چہوڑکر آفتاب پرستی اسو دیا در نظر حارث آتش پرست آفتاب پرست
فارس میں منکر جاتا اور یہ کہانیاں اچہی سمجہتا چنانچہ مقابل قرآن کے قصص کے رستم و اسفندیار کی کہانیاں کرتا اور تعریف سے
جو قرآن مجید کو اساطیر الاولین کہتا ارشاد ہے اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا
کیا تو نے نہیں دیکہا اے مخاطب اپنے رب کی قدرت کی طرف کیسے دراز کیا ظل کو اور اگر چاہتا البتہ کرتا اوسکو ٹہہرا ہوا کہ سورج کو نہ نکالتا
ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۵ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۵ پہر کیا ہمنے آفتاب کو اوسپر چلنے والا
آفتاب کی انسا سے قبض کیا کہینچ ظل کو اپنی طرف یعنی تہوڑا تہوڑا اس سے ظاہر ہے کہ خواہش کی مطابق
آفتاب کی پرستش پہ ہوا اور جیسے دن کا دیوتا مقرر کرکے آفتاب کی پرستش ہو سو ویسے غروب ہونے وقت آفتاب کی
رات کا دیوتا مقرر کرکے اسکی پرستش موجب زیانکاری جیسے ارشاد ہے کہ یہ امور سب خدا تعالیٰ کی ہیں جیسے فرماتا ہے
وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۵ اور خدا وہ ہے جسنے کیا
تمہاری رات کو لباس اور کیا نیند کو آرام اور کیا جسنے دن کو بیداری اور بعض پرستش اپنی ہوا کی مطابق اندر دیوتا

رکے میکائیل کی گردش بامنازل قمر کی تو ارشاد ہے وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ
وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝ لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا
وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ۝ اور خدا وہ ہے جسنے بھیجا ریاح کو بشارت دینے والی اپنی رحمت کے دونوں ہاتھوں کے روبرو
اور اوتارا ہمنے آسمان سے پانی پاک تاکہ زندہ کریں اوسکے ساتھ خشک شہر کو اور پلاویں پانی اس سے جو ہمنے
پیدا کیا چوپایہ اور بہت سے آدمی لوگ بعض پیاس سے بعض مقام پر مریں وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا
فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝ اور تحقیق بیان کیا ہمنے قرآن کو اونکے درمیان تاکہ نصیحت پکڑیں
پس نہ پیروی کی اکثر آدمیوں نے قرآن کی مگر سرکشی کی اور وہ جو اعتراض کریں کہ اگر خدا کو نبی بھیجنا تو ہر ایک
شہر میں بھیجتا خصوصیت مکہ کی کیا ہے جواب ہے وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا ۝ اور اگر ہم چاہتے
البتہ بھیجتے ہر قریہ میں نذیر چنانچہ پہلے بھیجے گئے بالآخر مشیت حق عالم کے امکان کی مطابق اسکی خواہشمند ہوئی کہ
ختم المرسلین صلعم صاحب جہاد کو بھیجا جاوے جیسے پارۂ تلک الرسل میں مفصل ہوا فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ
بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ۝ پس اطاعت کر جا طب کافرونکی قول کی اور جہاد کر اونکے ساتھ قرآن کے بڑا جہاد اور
حق تعالیٰ کو چاہتی ہے کہ کہیں نبی ہوا اور کہیں امت پس اگر وہ خیال کریں کہ ایک نبی اور دوسری امت کیونکر ہوئی
اور بتاناؤں دو سمندروں کو کر دو ممالک شمال میں مثل لندن کی ایک میٹھا ہے جسکے سبب جاڑے کے موسم میں گرم اور
اوٹھتے ہیں اور گرمی میں سرد دوسرا کھاری ارشاد ہے وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ
وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَحْجُورًا ۝ اور خدا وہ ہے جسنے ملایا دو دریا کو ایک
میٹھا پانی خوشگوار دوسرا یہ نمکی سمندر کا سخت کڑوا اور کیا اونکے درمیان برزخ اور پردہ روک والا اسیطرح
آدمیوں میں ایک کو نبی کیا دوسرے کو مومن وسط والے تیسرے کو کافر وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا
فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۝ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کیا پانی سے بشر پس کیا ہے اسکو صاحب نسب و صاحب سسرال
کہ دونوں حالت مختلف ہوتی ہیں کہ انسان کی حالت یکساں کب ہے وہی حالت ایک کو نبی اور دوسری کو امت
کرنیکی ہے وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝ اور ہے تیرا رب قدرت والا یعنی جیسے ممکن تہا ویسے اسپر قدرت رکھکر بنایا
وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا

اور کافر عبادت کرتے ہیں سوائے خدا کے اوسکو جو نفع دے اونکو درحالت پرستش اور نہ ضرر دے اونکو درصورت
ترک اور ہے کافر اپنے رب کے مقابلہ پر زور دینے والا اور گر کہیں کہ رسول کی بشارت سے فتوحات مسلمانوں کا اور
ڈرانے سے کافروں کو شکست کیوں واقع نہیں ہوتی تو ارشاد ہے کہ رسول کا یہی کام ہے اور وقت پر آنیوالی امور کی تبیین
جیسے فرمایا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۵ اور نہیں بھیجا ہے تجھکو مگر بشارت دینے والا فتوحات
اسلام سے اور ڈرانیوالا کافروں کو شکست سے پر بعد ہجرت کے یہ امور حسب تفصیل ظاہر ہونیوالی ہیں اور بہرہ
خود کریں جیسے ارشاد ہے قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ
سَبِيْلًا ۵ اور سو فرما کہ نہ مانگوں تم سے اس تعلیم قرآن پر اجر مگر جو چاہے کہ لے اپنے رب کی طرف راہ دین اسلام
کی اور اہل عقل کے نزدیک ایسے شخص ناصح کی نصیحت جو مزد نہ چاہے قابل سننے و سمجھنے کی ہے لیکن بد اور اللہ پر بھروسہ کرنے میں تو ارشاد
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۵ اور
بھروسہ کر اونکی قصد قتل کے مقابلہ میں اُس زندہ پر جو نہ مرے اور تسبیح کر اسکی حمد کے ساتھ یعنی نماز پڑھ جسمیں تسبیح و سورہ
فاتحہ ہے اس مقام پر نماز میں بعد سورہ فاتحہ کا ہونا ضروریات سے ہے اور کافی ہے اللہ اپنے بندوں کے گناہوں کے ساتھ خبردار اور وہ
مہربان قدر و بڑی برکت کے ہیں جیسے ارشاد ہے الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ وہ جس نے پیدا کیے آسمان و زمین اور جو کچھ انکے بیچ میں ہے کو عرصہ چھ دن
یعنی زمانوں میں پھر قرار پکڑا رحمٰن عرش یعنی کار پر کہ پہلے آدمیوں کو برباد کر کے آدم صفی اللہ کو بسایا اور ساتویں دن یعنی
ہزار ہفتم کو مبارک و با رحمت کیا کہ ساتویں ہزار میں خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین محمد علیہ الصلوۃ والسلام سے رحمت خاص عام
یہ قدر خدا ہے اور یہ منزلت پیغمبر موعود کی ہے کیسے نادانی سے کہتے ہو کہ ہر قرن میں اسوقت میں نذیر ہو گر تو واقف نہ تھا طلب
واقف نہیں فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا تو دریافت کر کسی خبردار اہل کتاب سے جنکے پاس آیا ورثت اونکے نبی اور تفصیل ہم
تکوین میں ستہ کی تبارک کی حسب تفسیر نامہ عمرانونکی مخفی نہیں وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا
وَمَا الرَّحْمٰنُ ۤ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۵ اور جب کہا جاوے کافروں کو نفع کے لیے کہ سجدہ کرو رحمٰن کو
کہتے ہیں کون ہے رحمٰن کیا ہم سجدہ کریں اسکو جسکو تو ہمیں حکم کرے اور زیادہ کرے اونکو یہ ارشاد نفرت اور یہ جہاں برجوں کو
سورج و چاند کو بنا لانکہ رحمٰن ان سب کا خالق ہے جیسے ارشاد ہے تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ

نصف

ع سجدہ ۱۷

جَعَلَ فِیْهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ٥ بابرکت ہے وہ ذات خدا جسنے کئے آسمان مین بارہ برج حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت اور کیا اسمین آفتاب کو چراغ اور قمر روشن اور ماہتاب کی گردش سے بطور محاورہ جبکہ چھ ہزار سال وجود آدم سے پوری ہوئی تو ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مصطفیٰ پیدا کیا جیسے پانسو ستر مسیحی بعد مین حسب فصل نہم دانیال کی پیشنگوئی کے ولادت نبی موصوف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہوئی کہ وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ٥ اور رحمٰن وہ ہے جسنے کیا رات و دن کو ایک دوسری کے پیچھے آنیوالا تا آنکہ آیا ہزار ہفتم اُن لوگونکے لئے جو یاد کریں رحمٰن کو جو ایمان لاوین یا ارادہ کریں شکر کا مثل قوم ہود کی کہ اونکے لئے بالخصوص مقام شکر ہے کہ اونکی دشمن مخبر قوم مین اس دین مین ممالک مقدس سے نکالی جاوینگے جسکی تفصیل مفسر نے بہت کچھ مقدمات مین کی ہے کہ ہر ایک پیغمبر ان ولد نکی خبر دیگئے ہین بالخصوص مسیح نے اس زمانہ مبارک خدا کی بادشاہت کی بطابق فصل ۵ متی کی آٹھ قسمین الٰہی مین ایک انصار کی جو غریب تھے دوسری مہاجرین جو غمگین مہاجرین تھے اور پھر صدیق و فاروق و ذی النورین و مرتضیٰ و امام حسن و امام حسین کی اور انصار و مہاجرین کو کر کے فصل پانچ مین تاویل پہلے نہین کی گئی اسوقت بعد طبع تاویل فصل ۵ متی کے سورہ معارج کی تاویل کے وقت دریافت ہوئی پس یہی اس مقام پر مطلب ہے کہ وہ عباد الرحمٰن مین جنکی تفصیل فرماتا ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ٥ اور رحمٰن کے بندے وہ غریب انصار ہین کہ چلین زمین پر نرم اور جب مخاطب ہون اونسے جاہل تو جواب دین کہ ہماری طرف سے تمکو ترائی کی سلامتی ہے یہ ایک گروہ ہے اُن آٹھ کا جو فصل ۵ متی مین مذکور ہین اور دوسرا گروہ ہے مہاجرین غمگینونکا اونکی نسبت ارشاد ہے وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ٥ اور وہ جو رات کاٹین اپنے رب کے لئے سجدہ و قیام مین بالخصوص مہاجرین مین چار خلفا و خلیفہ چہارم کے ولد ارشد امام حسن و امام حسین پس تیسرا گروہ فصل ۵ متی کا صدیق حلیم کا ہے اونکی نسبت ارشاد ہے وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ٥ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ٥ اور وہ جو کہین ای ہمارے رب روک ہم سے عذاب جہنم کو عذاب اوسکا لازم ہے کفار کے لئے کہ وہ بری از راہ قرار و قیام کے چوتھا گروہ ہے عثمان کا جو پانچوان کرکے فصل ۵ متی مین ہے وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَكَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ٥ اور وہ جو صرف کرین تو نہ اسراف کرین اور نہ روکین اور ہوا اونکا

صرف کا درمیان مین تمام اور پانچوین عمر فاروقؓ کا حال ہی جو وقت اس آیت کے ایمان نہ لائے تہی پر ایمان لانیوالے تھے
جیسے ارشاد ہی وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا
بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ اور وہ جو نیکیار ہین کہ اللہ کے سوا دوسری معبود کو اور نہ قتل کرین گے اوس نفس کو جسکو اللہ نے
حرام کیا ہے مگر بحق اور نہ زنا کرین بالآخر سورہ شوریٰ مین عمرؓ کی صفت ہوئی کہ وہ بچین کبائر و فواحش سے اور جب غصہ
ہون تو بخشتے ہین اور اسمین اشارہ آنکی دو قصد کا ہوا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا اس مقام سے بحق عمر رضی اللہ عنہ
مقبول ہوئی اور ابی جہل کی نسبت بالآخر وہ مردود ارشاد ہی وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا اور جو ایسا کری کہ شرک کری اور قتل کا ارادہ کرے بالخصوص نبی کی قتل کا
پڑی بری گناہ مین دگنا کیا جاوی اوسکو عذاب بروز قیامت اور ہمیشہ اوسمین رہی ذلیل اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ
وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا
مگر وہ جو توبہ کری شرک و ارادہ قتل سے مثل عمرؓ کی اور ایمان لاوی اور کری نیک کام تو اللہ تعالیٰ بدل دی اونکی برائیان
نیکیون سے اور ہے اللہ غفور رحیم اونکی پچہلی باتون پر چنانچہ اونکی برے ارادہ قتل کو ایمان کے ساتھ تبدیل کیا حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کی نزول سے جو پہلی آیت کے دو سال بعد اتری ہے ایسے خوش ہوئی کہ کبھی خوش نہوئی تھے کیونکہ
فاروقؓ کے ایمان کی اسمین خوشخبری ہی جیسے ارشاد ہی وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ
مَتَابًا اور جو توبہ کرے مثل عمرؓ کی یعنی ارادہ قتل نبی سے اور ایمان لاوی اور کری نیک کام تو وہ توبہ کری اللہ کی طرف
بڑی توبہ اور چھٹا گروہ علیؓ کا ہی جنپر بغاوت ہوئی اور شامیونکی خطبون مین لغو طور پر لعنت آپپر ہوتی پر مرتضیٰ نے کہا
کہ ہماری بہائی ہین انہون نے بغاوت کی جسکا درس ۸ فصل ۵ متی مین خدا یعنی رسول خدا کی دیکہنے والی کرکے لکہا ہے
اور جناب مرتضیٰ کی پیشانی کبہی کسی بت پر نہین سائیدہ ہوئی جو سخت ترین زور سے ہی بدان نظر ارشاد ہی وَالَّذِیْنَ
لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا اور وہ جو نہ حاضر ہون زور کو اور جب
گذرین لغو پر گذرین بزرگانہ اور ساتوان گروہ امام حسن مجتبیٰ کا ہی جنکی نسبت سورہ شوریٰ مین سلطنت سے صبر کرنا
اور معاویہ کو بخشدینا لکہا ہی اور درس ۹ فصل ۵ متی مین صلح کیش ابن اللہ یعنی ابن رسول اللہ کرکے لکہا ہے دیکہو
حدیث مین ہی کہ یہ میرا بیٹا صلح کری دو فریق اہل اسلام مین اونکی نسبت ارشاد ہی وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّ عُمْیَانًا ۵ اور وہ ہیں جب یاد کریں انکو رب کی آیت مثل وَلَمَن صبر وغفر ان ذالک لمن عزم الامور کو نہ گریں انپر بہرے و اندہے ہوکر بلکہ انکو سمجھے و عمل کرتے ہیں امر برکت سے امام حسن علیہ السلام کی اولاد میں امام ہمام مہدی علیہ السلام و حضور غوث الاعظم صاحب کمالات باہرہ کی خبر ہے جو آیات قرآنی کے برکت سمجھنے والے ہیں دوسری ظاہر ہوئی و اول کی نسبت ظہور عنقریب ہونیوالا کیونکہ یہ آیات ربانی جیسے بار دگر آمد مسیح ہے آسمان سے ویسے آمد مہدی بھی ان آیات سے ہے جنکی سلطنت تا قیامت باقی رہیگی موجود ہے اور وہ اولاد امام حسن سے شاہ ہونگے نہ خود امام حسن تو اسکو سوچکر سلطنت ترک کی اور آٹھویں گروہ عباد الرحمن گروہ امام حسین شہید کربلا میں جنکی اولاد میں اکثر ائمہ ہوئے اونکا ذکر دوسری ہم فصل میں ہے کہ راستبازی کے سبب وہ ستائے جاتے ہیں کہ معصیت میں اطاعت شاہ درست نہیں تھی یزید کی اطاعت آپکو پسند نہ تھی کہ ناحق خلاف عہد و پیمان کے شاہ ہوا تھا یہاں تک کہ امام مظلوم نے شہادت اختیار کی تو آپکی نسبت ارشاد ہے

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۵ اور وہ جو کہیں اے ہمارے رب بخش ہمکو ہماری ازواج و اولاد سے آنکہ کی ٹھنڈک اور کر ہمکو متقیوں کا امام اس مقام سے شہربانو کی خبر پہلے سے دی گئی تھی اور وہ اگرچہ پکڑی آئی تھیں مگر آیت سے ظاہر ہے کہ اونکا نکاح ہوا جس سے زوجہ کہلائیں اور امام زین العابدین علی سجاد سے آپکی آنکہ کی ٹھنڈک رہی اور ائمہ کی بنیاد انسے ہوئی ہے پس اول امام متقین ائمہ امام حسین ہیں دوسرے امام زین العابدین تیسرے امام محمد باقر چوتھے امام جعفر صادق پانچویں امام موسیٰ کاظم چھٹے امام موسیٰ رضا ساتویں امام محمد تقی آٹھویں امام علی النقی نویں امام حسن عسکری دسویں امام محمد بن عسکری اور امام حسن و امام حسین کو اول و آخر یا امام مہدی کو بارہ ہوے یہ آیت اصل امامت ائمہ ہے اُولٰٓئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ یُلَقَّوْنَ

فِیْهَا تَحِیَّةً وَّ سَلٰمًا ۵ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۵ وہ لوگ جنکو غرفوں کی جزا دیکر جاوینگے صبر کے سبب اور پہنچایا جاویں اوسمیں تحفے و سلام ملائکہ کی جانب سے ہمیشہ رہنے والے اوسمیں نیک ہے جنت غرفہ قرار و مقام کے لئے اس سے رحمن کا حال دریافت ہوا کہ جسکے بندے ایسے ہیں جنمیں کلام تہا تو ارشاد ہے

قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ فَقَدْ کَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا ۵ فرما نہ پرواہ کرے

تمہاری میرا رب ہے اگر تمہاری رغبت نہو قرآن کی طرف کا تمنے اوسکی تکذیب کی پس جلد اوسکی تکذیب کی جز
ای جزا لازم ہے تمہارے اوپر اور اوسکا وبال بروز بدر دیکھلو۔

سورۂ شعرا مکیہ ہے جو دو سو ستائیس آیات و بارہ رکوع پر مشتمل ہے

چونکہ پہلی سورة مین تقاضا اہل مکہ کی تباہی کی خبر ہے اور اس سورت مین بھی وہ مذکور ہے تو اسکے متصل کیگئی اور اس
سورت کا مضمون سب ارشاد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے موسیٰ کی مانند ہے دیا گیا ہے جو طور سینین پر بحکم خدا
موسیٰ نے لکھی ہین اور طور سینین پر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت حسب فصل ۲۰ خروج کے وعدہ ہوا ہے جسکو
فصل ۱۸ استثنا مین مفصل بیان کیا ہے کہ جو اسماعیلی نبی کو مانیگا بہتر ہے ورنہ قوم سے ہلاک ہوگا اور اہل مکہ کے
اکثر سردار ورد ہے کے سبب ایمان نہ لانا تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سخت حسرت کہاتے تھے تسلی کے لئے کتب موسیٰ سے
قصص بیان فرماتا ہے کہ اکثر انبیا کا اونکی امت نے کہنا نہین کیا اور وہ تباہ ہوئے وہی حالت یہان ہونی ہے تاسف
کا رکہین تو اسمین پیشنگوئی ہے چنانچہ بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ارشاد ہے طسم ۂ تلک
آیٰت الکتٰب المبین ۵ ای طور سینی کے موعود محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام یا ای حریص ہدایت رسول محمد مذکور
ذیل آیات ہین کتاب روشن توراۃ کی تاکہ تو غور کرے کہ پہونچا دینا نبی کا کام ہے پس اس سے اپنی جان نہ ہلاکت مین
نہ ڈال کہ اکثر نبی کو مقابل ایمان نہین لائے اور وہ تباہ ہوئے ہین لعلک باخع نفسک الا یکونوا
مؤمنین ۵ شاید تو کہیلنے والا ہے اپنی جان اس لئے کہ وہ ایمان نہ لادین اور اس سبب سے نبی کی خواہش ہے کہ
سب سے اونکے لئے ایسی آیت آوے کہ وہ بتعداد ذلیل ہوں جیسے ارشاد ذیل سے ظاہر ہے ان نشا ننزل علیہم
من السماء آیۃ فظلت اعناقہم لہا خاضعین ۵ اگر ہم چاہین اوتارین اوپر آسمان سے آیت تو
پس ہو جاوین اسکے لئے اونکی گردنین ذلیل لیکن بعد ایک سال ہجرت کے جو اری جانیوالی مقرر کیگئی ہین وہ کون
ہوں جیسے فرماتا ہے وما یاتیہم من ذکر من الرحمن محدث الا کانوا عنہ معرضین ۵
اور نہ آیا اہل مکہ کو کوئی نیا ذکر رحمن سے مگر وہ اس سے اعراض کرنیوالے ہوے اور مخالف کے لئے وعدہ ہلاکت فصل ۱۸
استثنی مین ہوا ہے فقد کذبوا فسیاتیہم انبؤا ما کانوا بہ یستہزءون ۵ پس تکذیب کی انہون نے

جہالت والولت میں منتشی لڑکی کی رتعسہ تو پاس کے سو منتشی گئی تھے اور یوں اپنی موسی سے
خوش ہوتا پر ایک روز موسی نے بچپن میں فرعون کی داڑھی پکڑی تو ناخوش آیا اور قتل کا حکم دیا پر عورت نے منع
ہوئی کہ بچہ کو تمیز نہیں اوسکو دو دیر ہار ایک انگار رکھا پھر تو موسی نے اوسکو اور ہونٹ الاگیا یا سے جلے کو
ہاتھ سے سو بائیں کہا اوسکی طرف میلی بسی انسان کو ہوا سے ادسکو الکھتے ہیں پر جبرئیل ہٹے ہایا
گڑوالا اور مسدین بیرلی کو حصت سے تجھے ہوگئے اور یہ مچھا کی میعاد ہوئی اور دو ماسے سلب سے بیٹا ہوا اسکا نام
سامیرہ میں رکھا تو وہ مدت موسی کی رہی انکا اصل پرورش یاکر موسی ۔ الہ دو ادس میں سے وہ قبطی کا قتل واقع ہوا
اور اوسکو ریت میں چھپا دیا پھر بعد فرار کہلا اور رسم کے طور پر اکثر کنارے ہی اپنی والوں کے پاس جو فرمایا تو موسی پر
خوف کا جرم در یاضت ہوا تو موسی مدین کو چلے گئے اور ادہر شعیب علیہ السلام ہوتا اور ادہر ملک کو ہی ہو کر دیا
جیکا نام صفورہ تھا اور موسی سے اوسے اولاد ہوئی اور عالی اسکی ہلاکت کو عرصہ میں مرتی کی گند رطور سینی کی
حد میں ہوا کہ روح القدس وہاں پر شاہ کے درست پر تجلی تھا اور دو ماہ سے واپس ہوکر آیا اور پھر پہلی
طور پر آکر کہ طور پر حق تعالی تجلی تھا تو موسی کو پیر پر کی جیسے ارشاد ہے اذ نادٰی ربک موسٰی ان ائت
القوم الظٰلمین قوم فرعون الا یتقون اور یاد کرو جبکہ پکارا پروردگار تجلیات صوری موسی کو جیسے
حضرت مثلی بصورت عیسی ایس روح القدس تجلیات صوری جلوہ گر ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام
کرنے لگے اور عالم اول میں جسمانیت ہوا یک پھر تو موسی کو کہا کہ جا قوم ظالم فرعون کی قوم کے پاس کہ کیوں
تقوی نہیں ترک ہو ظلم ہم کو کی اسرائیل پر قال رب انی اخاف ان یکذبون و یضیق
صدری ولا ینطلق لسانی فارسل الی ھٰرون موسی نے عرض کیا کہ میرے ساتھ میں خوف
کروں کہ وہ میری تکذیب کریں اور تنگ ہو میرا دل اس سے اور نہ چلے میری زبان تو رسالت کر ہارون کی طرف
اور کہا و لھم علی ذنب فاخاف ان یقتلون اور قوم فرعون کا میرے اوپر گناہ ہو قبطی کے قتل کی
بابت پس میں خوف کروں کہ وہ مجھکو ادیت اوراسکی عوض میں مجھکو قتل کریں دالا ۔۔۔ بنی اسرائیل دریا پار کر کے
کیونکہ فرعون جیا فیض مرگیا تھا اور اوسکی جگہ پر ساسٹرس فرعون اوسکا بادشاہ ہو فرعون ہوا تھا جو مرا اسار
دشمر کو رعیہ کا بادشاہ تھا کہ جیار سو بادشاہ وحکام اوسکے دربار کی تہی اور گاڑی ہیں اوسکے بادشاہ تھا جیل کو رکے

جلتے تھے اور مصروں میں قاعدہ ہی کہ جب بادشاہ مرجاتا ہی اور دوسرا بیٹھتا ہی تو نہ پہلے خونیوں کو چھوڑ دیتے ہیں
جو ہندو مصر میں پیسہ ہم ہند کے راجاؤں میں وہاں سی آئی ہی اصل حق تعالی نے ہارون کو نبی کیا اور کہا وہ تیرے
استقبال کو او جیگا اور دو آیات خدا تعالی نے موسی کو دین ایک عصا دوسری ید بیضا اور موسی مصر کو گئے اور ہارون
ملے جو او نکی استقبال کو آئی تھے اور مصر میں آئی تو فرعون سے ملاقات ہوئی اور کہا کہ بنی اسرائیل کو باہر جانیکی اجازت
دیجیو کہ خدا کی لئے وہ عید منا دیں اوسنے کہا خدا کون ہی میں اوسکو نہیں جانتا تم جاؤ اپنا کام کرو اور بنی اسرائیل
جو اینٹیں بناتی تھے یہ ظلم او ر افزود کیا کہ کوڑا کچرا اونکی پکانی کے لئے جو سرکار سے ملتا تہا وہ جنگل سے خود لادیں اور
بنی اسرائیل پر اوسپہ سختی ہوئی کہ وہ موسی سے ناراض ہوئی تو پھر حکم ہوا جو ارشاد ہی فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُم
مُّسْتَمِعُونَ ٥ پس جاؤ میری آیات کی ساتھ فرعون کی پاس موسی نے کہا کہ بنی اسرائیل ہی شکوا کہیں تو فرمایا تحقیق
ہم تمہاری ساتھ سنانیوالے ہیں فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ٥ أَنْ أَرْسِلْ
مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ٥ پس جاؤ فرعون پاس تو کہو کہ ہم دونوں رسول رب العالمین ہیں کہ بھیج ہمارے ساتھ
بنی اسرائیل کو شہر سے باہر عید کے لئے قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ٥
وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ٥ فرعون ساحر نے کہا کہ کیا ہمنے تجکو نہ پرورش
کیا اپنی بیچ بچپن میں اور رہا تو ہم میں اپنی عمر سے برسوں اور تو نے کیا وہ اپنا فعل جو تو نے کیا مثل قبطی قتل کیا
اور اب ہمکو ترک کرکے تو رب العالمین کا رسول بنا ہی تو ناسپاسوں میں سے ہی کہ ہماری ربوبیت کا منکر ہی قَالَ
فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ٥ فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي
مِنَ الْمُرْسَلِينَ ٥ کہا کیا میں نے وہ فعل اوس وقت اور میں گمراہوں سے تہا پس فرار کیا میں تم سے جبکہ ڈرا میں تم سے خوف
کہا پس بخشا مجکو میرے رب نے حکم نبوت اور کیا مجکو رسولوں سے وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدتَّ
بَنِي إِسْرَائِيلَ ٥ اور یہ امر جو تو نے میری نسبت کہی کہ تجکو تمہیں پالا یہ نعمت ہی نہ ربوبیت جسکا تو احسان
جتلاتا ہی میری اور یہ کہ بنی اسرائیل کو تو نے بندہ بنایا نہ مجکو میرا رب رب العلمین ہی نہ تو تو میں تمہاری ناشکری
نہیں کرتا قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ٥ کہا فرعون نے اور کیا ہی رب العلمین جسکا تو رسول ہی
قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ٥ کہا رب ہی آسمانوں میں

و ادیکھا میں کا اگر تم ہو ایقان کرنے والے ارض و سما کے رب کو اور یہ موسیٰ کا جواب بہت معقول ہے کہ مجمل العالمین
کے اسم کو تفصیل کردی قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝ فرعون نے کہا اپنے گرد والوں کو کیا تم نہیں سنتے کہ
میں دریافت کرتا ہوں حقیقت رب العالمین کی کہ موسیٰ کو کسی شاہ کا رسول سمجھ رہا تھا اور موسیٰ کا رب ابھی ما سبق
سامعین کو جتاتا تھا قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ موسیٰ نے کہا تمہارا رب اور تمہارے پہلے
باپوں کا رب قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝ فرعون نے کہا کہ وہ تمہارا رسول
جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے البتہ وہ مجنوں ہے کہ مشرق و مغرب کا بتاتا ہے میری ادعا ہستی سے انکار نہیں ایسا کوئی
ہمارے باپوں کو اوسی پرورش کیا ہو قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ
موسیٰ نے کہا کہ وہ رب ہے مشرق و مغرب کا اور ادنکے مابین کا اگر تم سمجھو حاصل کلام یہ ہے کہ
عیسیٰ کا رسول موسیٰ کو سمجھے بالکہ گر منار ظاہر کرتے ہے اور الوہیت کی لیاقت موجبات العالمین
خصوصیت ہے کسی بادشاہ کو مشرق و مغرب کا ہو تو اس وجہ سے کہا قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰــهًا غَيْرِيْ
لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝ فرعون نے کہا اگر تو پکڑے سوا میرے کوئی معبود البتہ کر
جب تک اس شاہ رب العالمین کو دریافت کرو جو مشرق و مغرب و ما بین کا بادشاہ ہو تو اس وجہ سے اور
کیونکہ ایسے شخص کی جو پہاڑ پر سے موسیٰ کو دکھائی دیا ہے ضرور مرائی تاکہ مطلع ہوا موسیٰ پر تو موسیٰ نے اسی قید کے
خوف سے ارشاد کیا جیسے فرمایا ہے قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝ موسیٰ نے کہا کیا اور لاؤں تیرے پاس کوئی چیز ظاہر
دال رب العالمین جس سے دلیل رسالت ہو قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فرعون نے کہا پس لا
اگر تو صادقین سے ہے فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ پس موسیٰ کے حکم سے ڈالا موسیٰ کا
عصا اژدہا ہوگیا ناگہاں اثر ظاہر کرے رب العالمین کا نشان بتلا دیا اور چونکہ موسیٰ نے کہا تھا کہ رب میرا
رب ہمارے باپ دادوں ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا ہے اور فرعون ان کو جانتا تھا کہ وہ سب مر گئے اور انکا رب
کون ہو سکتا ہے جنکے نام نہیں مٹنے اور اگر وہ باقی ہیں تو اہل ادیان کے نزدیک قیامت مقرر ہے تو وہ منکر
قیامت پر بڑا انکار تھا کیسے ایسا اثر تغیر عالم میں ہو جاوے تو عصا کی بعد حال ہے وہ اور چونکہ رب العالمین
کی تجلی کا وہ منکر تھا کہ کیسے رب العالمین پہاڑ پر متمثل و متجلی ہوا تو اسکی صورت موسیٰ سے

ع

ونزع یدہ فاذا ھی بیضاء للناظرین ۵ اور نکالا اپنا ہاتھ پس ناگہاں
وہ روشن تھا دیکھنے والوں کے لئے کہ دلیل تجلی حق بخصوص طور پر موسیٰ قال للملاء حولہ ان ھذا لساحر
علیم ۵ یرید ان یخرجکم من ارضکم بسحرہ ۵ فماذا تامرون ۵ کہا اس
گروہ کے لئے جو اوسکے گرد تھا کہ تحقیق یہ شعبدہ باز ہے ارادہ کرتا ہے کہ نکالے تمکو تمہاری زمین سے اپنے شعبدے سے
پس کیا تم حکم کرتے ہو مجکو قالوا ارجہ واخاہ وابعث فی المدائن حاشرین ۵ یأتوک
بکل سحار علیم ۵ سرداروں نے کہا کہ موسیٰ وار اسکے بھائی کو مہلت دے اور شہروں میں بھیج جمع کرنے والے
کہ وہ لاویں تیرے پاس ہر شعبدہ باز کو فجمع السحرۃ لمیقات یوم معلوم ۵ پس جمع ہوئے شعبدہ باز روز
معین کے وقت کے لئے کہ وہ روز سبت تھا جسکی تعظیم و تحویل آدم سے قبل سبب ولادت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ہر ایک قوم میں مقرر ہوئی ہے وقیل للناس ھل انتم مجتمعون ۵ لعلنا نتبع السحرۃ
ان کانوا ھم الغالبین ۵ اور آدمیوں کو کہا گیا بطور استہزا آیا تم جمع ہوگے تو امید کہ ہم پیروی
کریں ساحروں یعنی موسیٰ و ہارون کی اگر ہوں وہ غالب پر آدمی جواب اوسکی استہزا کا دیکھے فلما جاء السحرۃ
قالوا لفرعون ائن لنا لاجرا ان کنا نحن الغالبین ۵ پس آئے جبکہ شعبدہ باز انہوں نے
فرعون سے کہا کیا ہمارے لئے البتہ اجر ہے اگر ہوں ہم غالب قال نعم وانکم اذا لمن المقربین ۵
فرعون نے کہا ہاں اور تحقیق تم اوس وقت البتہ مقربوں سے ہوگے تو اس وعدہ سے انہوں نے ایک مکان بنوایا
جسمیں تانبے کی چھت تھی اور عصی اور رسیاں منگائیں جسکے اندر پارہ بھرا اور چھت کے نیچے جو تانبے کی تھی آگ
جلوائی تاکہ پارہ کی اشیا گرمی کے سبب حرکت میں آویں پس بروز مقرر ساحر اور موسیٰ اور مخلوق جمع ہوئی تو
ساحروں نے جو کہ پہلے موسیٰ و ہارون کی عظمت سنی تھی یہ بطور ادب عرض کیا کہ آپ اپنا کرتب دکھلائیے یہ اونکا
ادب موجب رحمت ہوا قال لھم موسیٰ القوا ما انتم ملقون ۵ موسیٰ نے اونکو فرمایا کہ تم ڈالو
جو ڈالنے والے ہو فالقوا حبالھم وعصیھم وقالوا بعزۃ فرعون انا لنحن الغالبون ۵
پس ڈالا انہوں نے اپنی رسیوں اور عصاؤں کو تانبے کی چھت پر جسکے نیچے آگ جل رہی تھی اور کہا فرعون کی
عزت کی قسم ہم ہیں غالب کہ ایک عصی کی مقابل بہت سی عصا تھے پس وہ سانپوں کی طرح سے حرکت کرنے لگے اور

موسیٰ کو پہلے تو خوف لگا پھر بحکم خدا جا مارا فَاَلْقٰی مُوْسٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ ۝
پس ڈالا موسیٰ نے اپنا عصا پس ناگہاں وہ نگلا اونکو جو مکر کیا تہا پر فرعون بدستور کافر ہی رہا اور موسیٰ کو
برا شعبدہ باز کہتا رہا اوسکے بعد حسب فصل ۷ خروج کے واقعات ہوئے اوّلین یہی موسیٰ نے سارے اہل مصر کا پانی
سوائے بنی اسرائیل کے محلے کے خون کر دیا اور کچھ کچھ ساحروں نے بھی بنی اسرائیل کے لئے دو اوڑال سکے مرخ کر دیا
پر بنی اسرائیل کو لاچار نکر سکے اور خون کی تکلیف اہل مصر کو ایک ہفتہ تک رہی اور موسیٰ کی دعا سے جاتی رہی
پر فرعون بدستور مقرر سرکش ہو گیا پھر حسب فصل ۸ خروج کے بددعاء موسیٰ علیہ السلام سے مینڈکون کی اہل مصر پر ایسی کثرت ہوئی کہ کوئی
مقام اونکا خالی نہوتا اور کچھ کچھ ساحروں نے بھی مینڈکوں کو جلا کر اوسپر پانی ڈال کے جلائین پر بنی اسرائیل کو
اوس سے کچھ تکلیف نہ تہی پھر فرعون کی خواستگاری سے بددعا موسیٰ وہ جاتی رہیں پر فرعون پہر اپنے وعدہ سے پہر گیا
تو موسیٰ کی دعا سے جوؤں کی کثرت ایسی ہوئی کہ اونسے ساحر سخت عاجز ہوکر فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ ۝ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝ تو آگرے ساحر سجدہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایمان لائے رب العلمین
رب موسیٰ و ہارون پر اور فرعون نے موسیٰ سے جوؤں کے رفع کی درخواست کی اور بعد رفع کے وعدہ سے پہر گیا اور ساحروں کی
نسبت قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۝ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ کہا تم ایمان
لائے موسیٰ کے لئے پہلے اسکے کہ میں تمکو اجازت دوں کیونکہ وہ البتہ تمہارا وہ بزرگ ہے جسنے تمکو تعلیم کیا سحر پس جلد تم
اسکی جزا جانو البتہ کاٹونگا تمہارے ہاتھ و پاؤں خلاف سے اور تم سب کو سولی دونگا جہواری کے درختوں پر کہ دوسرے تمکو
دیکھکر عبرت کریں قَالُوْا لَا ضَیْرَ ۖ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ ساحروں نے اسلام لا کر کہا کہ کچھ حرج
نہیں ہم اپنے رب کی طرف ظاہری یا بطرف غیبت رجوع کرینگے اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰیٰنَآ اَنْ كُنَّآ
اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ہم خواہش رکھتے ہیں کہ بخشدے ہمارے لئے ہمارا رب ہماری خطائیں تحقیق ہم ہیں اول مؤمنین
قوم فرعون سے پہر بددعا موسیٰ سے قبطیوں پر مچھروں کی کثرت ہوئی کہ اونسے سخت دکھ ہوا اور فرعون نے موسیٰ سے درخواست کی
کہ بددعا موسیٰ وہ جاتی رہی پر فرعون کا دل سخت رہا پھر حسب فصل نہم خروج کے موسیٰ کی دعا سے فرعونیونکی مواشی مین
مری پڑی پہر بہی فرعون کا دل سخت رہا پہر بددعا موسیٰ اونکے پھوڑے جسمین آگ تہی کہ جنگل کی مویشی وغیرہ پر اوس سے

مرے اور فرعون کی قوم سے موسیٰ و ہارون کے رب پر کوئی ایمان نہ لایا مگر وہ جو اپنا ایمان
پوشیدہ رکھتا تھا اور اوسکے ساتھی کہ اوسنے فرعون کو نصیحت کی پر وہ نہ مانا تو اونکے گھروں میں کہ
مویشی رکھتے تھے وہ کہر بھیجے اور فرعون نے موسیٰ سے درخواست کی اور ہٹائے گئے پھر فرمان پذیر
نہوا پھر حسب فصل ہم خروج کے موسیٰ کی دعا سے ٹڈیاں آئیں کہ بقیہ گیہوں کو کہا گئیں
کہ اولوں کے وقت میں وہ اُگے نہ تھے اور موسیٰ کی دعا سے رفع ہوئیں پھر بھی فرعون کا
دل سخت رہا کہ موسیٰ کے فرمان کے مطابق پوری اجازت بنی اسرائیل کو نہ دی تو اس سبب سے
کہ موسیٰ اوسکے حکم پر راضی نہوے تو انکو دربار سے دھکّے دیکر نکلوا دیا پھر موسیٰ کی دعا سے
زمین پر ایسی سیاہی چھائی کہ ٹٹولنے سے شے مشکل دریافت ہوا اور بنی اسرائیل کے ہاں روشنی موجود تھی اور وہ اگر
موسیٰ سے دور ہوئی اور فرعون کا دل پھر سخت رہا اور موسیٰ کو کلمات ناشائستہ کہنے لگا کہ میرے سامنے سے جا اور کبھی
اپنا منہ مجھکو نہ دکھلانا پس خدا کا حکم فصل الخروج کی مطابق یوں ہوا کہ اب تم مصریوں سے سونے چاندی کی چیزیں
مانگو کہ رات میں تمہارا کوچ ہی پس ظروف ضروریات انہوں نے طلب کئے اور رات میں فرعونیوں کے پہلوٹھے مرنے لگے تو فرعون نے
حسب لخواہ موسیٰ کی اجازت جانیکی بنی اسرائیل کو دی کہ [illegible] دسویں محرم کو موسیٰ و ہارون کی ساتھ
بنی اسرائیل نکلے اسی سبب سے یہ روز عید فسح مقرر ہوا وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ
اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ سیر کرو میرے بندوں کی ساتھ رات میں تحقیق تم پیچھا کئے جاؤ گے فرعون سے پس قریب
راہ فلسطیوں سے وہ نہ گئے بلکہ قلزم کی طرف خدا اونکو لیگیا جنکے لئے رات میں روشنی کا ستون اور دن میں ابر سایہ
کرتا تھا اور مقام فی الحیرات میں پہونچے مجدال و دریا کے بیچ وہاں پر موسیٰ نے خطبہ پڑھا اور قصہ خضر و موسیٰ کا جو سورہ
کہف میں ہے اس جگہ واقع ہوا اور فرعون کو خبر لگی کہ بنی اسرائیل کیچڑ میں پھنسے ہیں تو خاص چھ سو گاڑیوں کے ساتھ دوسری
مصر کی گاڑیوں کو لیکر تعاقب کرنیکا قصد کیا فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۝ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۝ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝ پس فرعون نے بھیجے
شہروں میں جمع کرنیوالے کہ یہ بنی اسرائیل البتہ چھوٹا گروہ ہے اور تحقیق وہ ہمکو البتہ خشم میں لانیوالے ہیں کہ ہمارے
غلام اونکل جائیں اور بدرستی ہم سب با سلاح ہیں فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ

مفصل سورۂ بقر مین گذرا کہ باپ سے کہا کہ مجکو بتلا کہ یہ زمین و آسمان وغیرہ کسنے پیدا
کئے ہین جیسے ارشاد ہے اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ جبکہ کہا اپنے باپ و قوم کو
کیا تم پوجا کرتے ہو ازر یعنی کہ بت پرست تہا قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِیْنَ ۝ انہون نے
جواب دیا کہ ہم عبادت کرین اصنام کی تو ہم ہون اونکی مجاوری کرنیوالے قَالَ هَلْ یَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ۝
اَوْ یَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ یَضُرُّوْنَ ۝ ابراہیم نے کہا آیا وہ سنتے ہین تمہاری جب تم اونکو پکارو یا نفع دین تمکو
جب پوجو یا ضرر دین جبکہ تم نہ پوجو قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ۝ انہون نے
جواب دیا یہ تو کوئی بات نہین جس سے ہم انکو پوجین بلکہ پایا ہمنے اپنے باپ دادون کو ایسے ہی کرتے ہوئے
مقام سے ظاہر ہے کہ تارح ہی آزر پدر ابراہیم ہے نہ چچا قَالَ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۝ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ
فَهُوَ یَهْدِیْنِ ۝ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ۝ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۝ وَالَّذِیْ
یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ۝ وَالَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ ابراہیم نے
فرمایا آیا پس تم دیکھو وہ جو تم اور تمہارے باپ پہلے جنکو پوجتے سو وہ میرے دشمن ہین کہ اونکے پوجنے سے مجکو ضرر
مگر وہ رب العالمین جسنے مجکو پیدا کیا ہے پس وہ مجکو راہ بتلاویگا اور وہ جو مجکو کہانا دیگا اور پانی پلاویگا اور
جب مین بیمار ہون تو وہ مجکو شفا دیگا اور وہ مجکو مارے پہر مجکو قبر و قیامت مین جلاویگا اور وہ جو طمع کرون
بخشنے مجکو میری خطا بروز قیامت رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ وَاجْعَلْ لِّیْ
لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ اے میرے رب بخش مجکو حکم اور ملا مجکو صالحین کے ساتھ اور کر میرے لئے
نیکنامی پچھلی امت والون مین جو زمان آدم سے سبقت اہل اسلام ہین وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ۝
وَاغْفِرْ لِاَبِیْۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ۝ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ۝ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ
وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۝ اور کر مجکو جنت نعیم کے وارثون سے اور بخش
میرے باپ کو کہ وہ ہی گمراہون سے اور نہ ذلیل کر مجکو اس دن کہ اولاد آدم اوٹہائی جاویگی جسدن کہ نفع
دیگا مال و نہ بیٹے مگر وہ جو لایا ہو سلامتی والا دل اور ابراہیم کو قیامت کا آنا پہلی تحقیقات نوح و آدم سے

دریافت چلا آتا تھا چنانچہ نوح نے فرمایا ہی کہ جب تک کمان نہ آوی اُس وقت تک طوفان کے بادل نہ اونگے
یعنی کمان خدا اور چار خلفا اور فرمایا وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ اور نزدیک کیجاوی بروز قیامت
جنت متقی گروہ یہ اہل اسلام سی جیسے فصل دوم تکوین کی گروہ یہ کی تفسیر فصل ۳۳ سفر تثنی و فصل ۳ ملاکی مین متقیون
اہل اسلام سی کی ہی وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۙ اور ظاہر کیجاوی دوزخ کجون کے لئی جو شمشیر آتشبازی
گروہ یہ ہی دوزخ مین داخل کئی جاوین جو درخت حیات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئی جیسے فصل
دوم تکوین سے مقرر ہو کر ہیں وَ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۙ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ
اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ؕ اور کہا جاوی اُن کجون کے لئے کہاں ہین جنکو تم عبادت کرتی تہی خدا کے سوا آیا مدد کرین وہ تمہاری
یا بدلہ لین فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَ الْغَاوٗنَ ۙ وَ جُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ؕ پس اوندہی ڈالے جاوین
جہنم مین اونکے معبود جو سواے خدا کے ہین اور کج لوگ اور ابلیس کا سارا لشکر قَالُوْا وَ هُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۙ
تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ مَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝
فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ۙ وَ لَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝ کہین وہ اس حالت مین کہ اوسمین متبوعون سی جہگڑین کہ
قسم ہے خدا کی تحقیق تہی ہم البتہ ظاہر گمراہی مین جبکہ برابر کیا تہا تمکو رب العالمین کے ساتھ کہ تمہاری فرمان پر
ہم چلی اور نہ گمراہ کیا ہمکو مگر مجرمون نے جنسے مراد سردار ہین پس نہین ہی ہمارے لئے کوئی شفاعت کرنیوالا اور نہ دوست
اہتمام کرنیوالا فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پس اگر ہو ہمارے لئے دنیا مین بار دگر تو
ہون ہم ایمان لانیوالون سی پس دیکھو اس قصہ مین توحید حق و خبر نبی برحق کو جیسے دیتا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ تحقیق اسمین ہے البتہ نشان توحید خدا و نبوت مصطفٰے پر اور
نہین ہین اکثر سرداران مکہ ایمان لانیوالے کہ وہ بدر مین موعود ہین کہ مقتول ہون اور امید ہی کہ یہ قصہ اپنے
آبا یا قوم یہود سی وہ سنتے چلے آتے تہے کہ بہت سی اجمال کی تفصیل بزبان انبیا سی قوم یہود مین تہی وَ اِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور تحقیق تیرا رب البتہ وہ غالب ہی فتح کے لانی پر در رنگ اس سی کہ وہ رحیم ہی کہ
تبلیغ کامل ہوجاوی اور بابت غریبونکی علیحدہ کرنیکے نوح کا قصہ سنو جو نوح کو ضعیف سمجہتے اور غرق ہوئے جیسے ارشاد ہی
كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ۚ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ تکذیب کی قوم نوح نے

رسولون کی کہ شیث کی اولاد ہوکر اولاد قابیل کی لڑکیان بیاہنے لگے اور شرک اونمین جاری ہوا یاد کر جبکہ کہا
اونکو اونکے بھائی نوح نے کیا تم تقوی نکرو گے اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ تحقیق مین
تمہارے لئے رسول امانت دار ہون پس تقوی کرو اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے اور میری اطاعت کرو وَمَاۤ اَسْاَلُكُمْ
عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور نہ مانگون تمسے اپنی رسالت پر اجر نہین ہے میرا
اجر مگر اللہ رب العالمین پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ پس تقوی کرو اللہ سے اور اطاعت میری کرو قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ
لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ قوم نے جواب دیا کہ کیا ایمان لاوین تیرے لئے حالانکہ تیری پیروی کی ذلیل
لوگون نے کیا تو نہ جانی مثل جولاہے و موچی وغیرہ نکی اونکو تو دور کر اگر ہم ایمان لاوین تو ایک اونمین سے ہم بھی شامل
ہین ہون قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝ نوح نے
جواب دیا اور نہین ہے میرا علم اوسکے ساتھ جو وہ کرتے تہے نہین ہے اونکا حساب مگر میرے رب پر کاش تم جانو کہ دنیا کے
پیشے سے جو حلال ہو دین کا دخل نہین ہے وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝
اور مین مومنین کو دور کرنیوالا اپنے پاس سے نہین اور نہین ہون مین مگر ڈرانیوالا عذاب طوفان سے اگر تم میری اطاعت
نکرو قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝ قوم نے کہا کہ اے نوح اگر تو نہ باز آیا
ڈرانے سے البتہ تو ہوگا سنگسار ہونین سے قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا
وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ کہا اے میرے رب میری قوم نے مجکو تکذیب کی پس کر میرے اور اونکے درمیان
بڑی فتح اور مجکو نجات دے اور اون مومنین کو جو میرے ساتھ ہین تو اللہ نے نوح کو کشتی کا حکم دیا اور کشتی بنائی
اور قوم اوپر مسخریہ کرتی کہ پہلے تو نبی تہا اب نجار بنا پس جب وہ تیار ہوئی تو ارشاد ہوا فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ
فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ پس بچایا ہمنے اوسکو اور جو اسکے ساتھ تہا نجات دی بہری کشتی مین ثُمَّ اَغْرَقْنَا
بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ۝ پھر ہمنے غرق کیا پیچھے اوسکے سوار ہونیکے باقیون کو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ
اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ تحقیق اسمین البتہ آیت ہے کہ تم
ایمان لاؤ اور غریبون پر اعتراض نکرو و نہین ہے اکثر اہل مکہ ایمان لانیوالے اور تحقیق تیرا رب البتہ وہ غالب ہے
لا فتح پر رحم والا ہے زمانہ ہجرت تک کہ اہل مکہ کی تباہی قبل ہجرت نہین ہوئی اور نوح کے بعد زمانہ ہود علیہ السلام مین

ع

پہر قوم سرکش بت پرست ہوئی اور اپنی عمارت پر فخر کرتی جیسے مکہ والے آپکو برا جانتے اور دلیر ہوا اور نمانا تو تباہ
ہوئی جیسے ارشاد ہی كَذَّبَتْ عَادُ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ۚ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ اِنِّيْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا
عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ تکذیب کی قوم عاد بن ارم بن سام نے رسولونکی جبکہ کہا اونکو اونکی بہائی ہود نے
کیا تم تقوی نکرو تحقیق میں تمہارے لیے رسول ہون امانت دار پس تقوی کرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو اور
نہ مانگون میں تمسے اسپر اجر نہیں ہے میرا اجر مگر رب العلمین پر تو انہون نے ایک برج عظیم میں میل کے دائرہ میں بنانا چاہا
کہ میں میل اونچا لیجائیں جسمیں ہر بلند موقع پر تصویرین ہون اس سے وہ ارم ذات العماد مشہور ہے تو ہود نے اونکو
کہا اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۙ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۚ وَاِذَا
بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ کیا بناتے ہو ہر بلندی پر نشان یعنی تصویر کہ اس سے
عبث کرو اور پکڑو حصن شاید تم ہمیشہ رہو اور جب تم گرفت کرو گرفت کرو جبر کر نیوالی پس تقوی کرو اللہ سے اور تم
اطاعت کرو میری وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۚ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۙ وَجَنّٰتٍ وَّ
عُيُوْنٍ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۭ اور تقوی کرو اوس ذات پاک سے جسنے مدد کی
تمہاری اسکے ساتھ جو تم جانتے مدد کی تمہاری چوپایون اور بیٹون و باغون و چشمون سے تحقیق میں خوف کرتا ہون
تمہارے اوپر عذاب روز بزرگ سے کہ تمکو تیز ہوا سے تباہ کرے قَالُوْا سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ
مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۚ قوم نے
جواب دیا برابر ہی ہمارے اوپر تو نصیحت کرے یا نہ نصیحت کرے نہیں ہے یہ مگر پہلونکی عادت اور نہیں ہیں ہم
عذاب دیے گئے فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ پس تکذیب کی انہون نے ہود کی پس ہمنے اونکو ہلاک کیا
کہ باد تند سے تباہ ہوگئے اور باقی ثمودون کو پراگندہ زمین میں کر دیا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ
اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۚ تحقیق اسمین البتہ دلیل ہے بطور
تمثیل کے فتح اہل اسلام پر اور مکہ والونکی بیجا فخر پر اور نہیں ہیں اکثر اہل مکہ ایمان لانیوالے اور تحقیق تیرا رب البتہ
وہ غالب رحم والا ہے تبلیغ کامل کے بعد ہلاکت آنیوالی ہے اور اہل مکہ آیت طلب کرتے تہے اونکے لیے قصہ ہلاک صالح

ع ۱۱

صالح کا ذکر فرماتا ہے جنکا ذکر مفصل ہو اُنکو بتاتا ہے کہ اُنکی قوم نے بت کی بڑی سرکشی کی تھی آخر تباہ ہوئی فقط ارشاد ہے کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ
الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ
ثمود نے سب پیغمبروں کو جھٹلایا جبکہ کہا اونکو اونکے بھائی صالح نے کیوں نہیں ڈرتے ہو میں تمہارے لیے رسول امین ہوں پس تقویٰ کرو اللہ سے
اور میری اطاعت کرو ۝ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَآ
اٰمِنِیْنَ ۝ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ۝ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ۝
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ وَلَا تُطِیْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ ۝ اور میں
نہ مانگوں تم سے اسپر کچھ اجر نہیں ہے میرا اجر مگر رب العالمین پر کیا تم چھوڑے جاؤ گے یہاں جو اس میں کہ باغوں اور چشموں اور کھیتیوں اور خرما جسکا
خوشہ لطیف ہے اور تراشتے ہو پہاڑ سے گھر اترا کر پس تقویٰ کرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو اور نہ اطاعت کرو ان اسراف کرنیوالوں کی
کام جنکا زمین میں فساد ڈالنا ہے اور نہ اصلاح کریں اور رعیت کی اصلاح جس حاکم کو مد نظر ہوتی ہے وہ سرسبز رہتا ہے اور جب حاکم ظلم
اختیار کرتا ہے تو وہ چند روز ظلم کرے بالآخر تباہ ہوتا ہے قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ۝ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ
فَاْتِ بِاٰیَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ قوم نے جواب دیا کہ جس نصیحت کو تو جوان کا خاتون کو بہکاتا ہے تو سحر کیا گیا ہے
نہیں ہے تو مگر بشر ہماری مثل اگر تو سحر کیا گیا آپکو نہیں جانتا تو لا آیت دلیل ہے صدق کی اگر تو سچوں سے ہے تو صالح نے اسکا وعدہ کیا
کہ جنگل میں جاکر صالح سے اعجاز انہوں نے طلب کیا کہ اس پتھر سے اونٹنی نکلوا و نکلو ہی ہے بچہ دیکر وہ برابر اپنی ماں کی ہو جاوے تو صالح کی
دعا سے ویسی ہی وقوع میں آیا پس قوم اول کو ایمان لائی پھر جبکہ مسخروں کے پاس گئے تو انہوں نے سرزنش
کی اور پھر گئے اور وہ اونٹنی دیکھ سارا اونکا پانی پی جاتے تو تنگ ہوئے اور صالح سے عرض و معروض کرکے
ایک روز اوسکے لیے پانی پینا مقرر کیا گیا اور ایک روز اونکے چارپایوں کو جیسے ارشاد ہے قَالَ هٰذِهٖ
نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابُ
یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ صالح نے فرمایا یہ ناقہ خدا کی ہے اسکے لیے باری ہے پانی پینے کی اور تمہارے لیے باری پانی
پینے کی بروز معین اور نہ چھوؤ اسکو برائی سے کہ پکڑے تمکو بڑے روز کا عذاب لیکن قوم اس عہد پر نہ رہی کہ قدار بن
سالف نے ایک کسبی کے کہنے سے وہ کیا جو ارشاد ہے فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِیْنَ ۝ فَاَخَذَهُمُ
الْعَذَابُ ۚ پس کونچ کاٹ دی اونٹنی کے پس ہو گئے وہ ندامت والے کہ پکڑا اونکو عذاب نے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور
تحقیق اسمین نشان تھا اہل اسلام ہر اور نہین اکثر اہل مکہ ایمان لانیوالی اور تحقیق تیرا رب البتہ وہ غالب ہے
تھ کے لائق مہربان رحیم ہے کہ تبلیغ کامل کر دی اور بدکاری کی بابت قصہ لوط سنو جیسے ارشاد ہی كَذَّبَتْ قَوْمُ
لُوْطِ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْــَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ
اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۝ تکذیب کی قوم لوط نے رسولونکی جبکہ کہا انکو انکے
بہائی لوط نے کیون نہ تقوی کرو کہ مین تمہاری لئی رسول ہون امانت دار پس تقوی کرو اللہ سی اور میری اطاعت
کرو اور نہ مانگون مین تم سے اوسپر اجر نہین ہی میرا اجر مگر رب العالمین پر کیا عالم کے امردون کے پاس تم
آؤ اور چھوڑو وہ عورتین جو تمہاری لئی تمہاری رب نے پیدا کین بلکہ تم قوم سرکش ہو قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ
يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ۝ قوم نے کہا کہ اگر تو نہ باز رہا ای لوط اپنی نصیحت سی تو البتہ تو ہوگا
نکالی گیون سی قَالَ اِنِّىْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ۝ لوط نے جواب دیا کہ تحقیق مین تمہاری کام کو ناخوش
رہنے والون سے ہون پر قوم نمانی تو لوط نے دعا کی رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ
اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ
فَسَاۗءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ ای میری رب نجات دی مجکو اور میری اہل کو اس سے کہ وہ کرین پس نجات دی ہمنے
اوسکو اور اوسکی اہل کو سب کو مگر بڑہیا کو رہنے والون مین پہر ہلاک کیا ہمنے دوسرونکو اور برسایا ہمنے اونپر مینہہ پس برا
ڈرائی ہوون کا مینہہ تھا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اسکا ترجمہ چند بار گذرا اور مشرکین کم تولا کے لئی قصہ شعیب کا پڑھنا مناسب ہے
جیسے ارشاد ہی كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْــــَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّىْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْــَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا
عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ تکذیب کی اصحاب ایکہ نے رسولونکی جبکہ کہا انکو شعیب نے کیون تم تقوی شرک سی کرکر

ع ۹ ۱۲

تونے سے نکرو تحقیق مین تمہارے لئے رسول امانت دار ہون پس تقوی کرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو طلب
کرون اسپر کچھ اجرت نہین ہے اجر میرا مگر رب العلمین پر اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ وَزِنُوْا
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ
وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ پورا کرو کیل اور نہو کم کرنیوالون سے اور تولو ترازو سیدھی
اور نہ کم کرو آدمیون کو انکی چیزین اور مت پھرو زمین مین فساد ڈالنیوالے اور تقوی کرو اللہ سے جسنے تمکو پیدا کیا
اور پہلی مخلوق کو قَالُوْا اِنَّمَا اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ وَمَا اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ
لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ قوم نے کہا سوا اسکے نہیں ہے کہ تو سحر کیا گیا ہے کہ اپنا نفع نہین جانتا اور نہین ہے تو مگر بشر ہماری
مثال اور تحقیق ہم تجکو ظن کرتے البتہ جھوٹون سے فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ
اگر تو سچا ہے تو گرا ہمارے اوپر آسمان کا ٹکڑا قَالَ رَبِّيْ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ شعیب نے کہا میرا رب داناتر ہے
اوسکے ساتھ کہ تم کرو کہ وہ اعمال تمہارے ایسے ہی ہین کہ تمہارے اوپر آسمان عالم ارواح سے گرین فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ
عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ پس تکذیب کی قوم نے نبی کی پس پکڑا انکو
عذاب دن سائبان نے کہ وہ تہا عذاب روز عظیم کا کہ گرمی کی شدت سے ابر سیاہ کی گہر آئیسے ایک بادل پر گئے کہ اوپر
پہاڑ انپر ٹوٹ پڑا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ
الرَّحِيْمُ اسوقت مین موسیٰ وہان سے جدا ہوگئے کہ طور سینا پر حق کی تجلی ہوئی تو توریت موسیٰ اپنے مقدر

ع ۱۶ ۱

پتہ اس قصہ کا ہے کہ احادیث انبیا مین مفصل ہو دیا اس تہا اور آمنہ صدق ہی جو طلب کفار کا کرتے تو ارشاد ہے
کہ وہ پارہ پارہ کلام منزل مفصل ہے اسمرتبی کا آیت عظیم ہے ہزار ہفتم وجود آدم مین تہی کہ مدینہ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ اور تحقیق یہ قرآن البتہ اوتارا ہوا ہے رب العلمین
کا اوتارا اوسکو روح امانت دار جبرئیل نے تیرے دل پر تاکہ کفار کو تو ڈرانیوالون سے ہو اونکی شکست ہو عربی روشن
زبان پارہ پارہ کے ساتھ اور اسکا ذکر البتہ پہلی کتابون انبیا مین ہے بالخصوص سبت کی برکت زمانہ آدم سے مراد
وہی کتاب فرقان ہے اور فصل ۱۲ تکوین مین ابراہیم کو برکت کا وعدہ ہوا یعنی عرب اولاد اسماعیل جس سے سارے

تہہ الٰہی برکت یادین وہ بہ برکت قرآنی برکت ہی اور فصل ۹ استثنی میں صاف صاف ذکر آیا جسکو مسیح نے حسب
درس ۱۸ ہم فصل ۱۲ یوحنا وغیرہ کے بحق احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کہا اور اسماعیل کی اولاد میں اس پیشنگوئی کا
ہونا عربی لسان کی دلیل ہی اور دیکہو درس ۸ مزمور ۱۹ کو جسمین خدا کی آواز سنوانے سے مطلب قرآن ہی ہی
جسکو درس فصل ۱ نامہ عبرانیون میں اس زمانہ سے مخصوص کیا ہی اور دیکہو درس ۱۶ فصل ۱۵ و درس ۲۱
فصل ۹ ۵ یشعیا کو اور پطرس نے فصل ۱۸ استثنی کے نبی کو مخصوص کیا ہی اس نبی میں جو مسیح کی جا نئے دوبارہ آگر نہین
ہو اَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ کیا نہوا ان کو آیت کہ جانیں
اوسکو علماء بنی اسرائیل کہ ساری معجزات موسیٰ نوید حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گذری ہیں اور علما سے
بنی اسرائیل سے فصل ۱۳ کتاب اعمال میں پطرس و لوقا نے گواہی دی اور خود مکہ والے یہود اہل مدینہ سے دریافت
کرتے رہتے تھے اور ابوبکر صدیق کو سفر یمن میں تین سو سالہ عمر والے یہود نے شہادت نبوت دی جس پر ابوبکر سفر سے
آنکر مسلمان ہوئے اور بعد ہجرت کے گروہ عبد اللہ بن سلام وغیرہ نے گواہی دی اور پادری کنگھن کو آرسی کیا ہی اب
کتاب توریت کہولو اوسمین صاف موجود ہی اور ہر ایک پیغمبر پر اوسکی زبان کی مطابق کلام نازل ہوتا ہے
دیکہو اصل کتاب دانیال و عزیر و نحمیا کو کلدیہ میں رہنے سے کلدی زبان میں اونکی کتابین ہین جیسے موسیٰ و
دوسرے حضرات کی عبرانی بولنے والونکی عبرانی زبان میں پس نہیں جائز جو کسی یہود کے کہنے سے اہل مکہ یہ کہیں کہ قرآن
بہی عبرانی ہوتا تہا کہ دوسری کتابین عبرانی کی ہین اور پہر ارشاد ہی کہ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ۝ فَقَرَأَهُ
عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ و گر اتارتے ہم اوسکو بعض عجمیون پر پس پڑہتا اوسکو اونپر ایمان
نہ لاتے اوسکے ساتہہ کیونکہ اکثر سرداران بنی قیدار اہل مکہ کی تباہی بدر میں بعد ایک سال ہجرت کی ہوئی ہی وہ کیسے خلاف
ہو سکے كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝
فَيَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُونَ ۝ ایسے ہمنے اسکو چلایا گناہگاران
بنی قیدار کے دلون میں کہ نہ ایمان لاوینگے اوسکے ساتہہ تا آنکہ دیکہیں عذاب دردناک پس آوی اونکو شکست
ناگہان اور وہ خبر نہ رکہیں کہ اسوقت عذاب آنیوالا ہی اور جب ناگہان آوی تو کہیں آیا ہم مہلت دئے جاوین جیسے
فتح مکہ سے پہلے ابوسفیان مہلت لینے آئے اور منظور نہوئی اور اچانک اونہون نے عہد توڑا اور ضرورت فتح مکہ ہوئی پر اہل مکہ

اس وعید سے نڈر ہوکر عذاب کے خواستگار ہوئے تو ارشاد ہوا أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ۝ یعنی کیا یہ ہمارے
عذاب کے ساتھ قبل از وقت جلدی چاہتے ہیں اور عذاب سے [illegible] جیسے ارشاد ہے
أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ۝ ثُمَّ جَاءَهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُم
مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ۝ یعنی کیا پس تو خبر دے اگر ہم برخوردار کریں انکو برسوں پھر آوے اونکو وہ جو وعدہ
کیے گئے تھے نہ بے پروا کرے اونسے وہ جو برخورداری کیے گئے تھے اور خدا کی طرف سے جو مہلت ملتی جاتی ہیں اسلئے
ارشاد ہوا وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ۝ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝
اور نہ ہلاک کیا ہمنے کسی قریہ کو مگر اوسکے لئے ڈرانے والے ہوئے یاد داشت کے لئے اور نہیں ہیں ہم ظالم
کہ بغیر نبی کے انکار کے ہم ہلاک کریں اب اہل مکہ کو تسلیم قرآن سے انکار کی جگہ [illegible] ایسا ہوا کہ
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صاع طعام اور ایک پاؤں بکری اور ایک پیالہ دودھ سے چالیس اشخاص کو ایمان
سیر کیا تھا تو اونکو یہ شبہ گذرا کہ حضرت کے قابو میں اس طرح کے تصرفات ہیں کہ صد ہا کو سیر کی شئ دم کے
دم میں حاضر کر سکتے ہیں تو قرآن کی نسبت کہا کہ تصرف شیاطین کا ہے حالانکہ اعجاز کی نسبت [illegible]
ہوا تو ارشاد ہوا وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ۝ وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ إِنَّهُمْ
عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ۝ اور نہ اتارا ہے اوسکو شیطان اور نہیں لائق ہے اونکو اور نہ طاقت رکہیں
کیونکہ وہ نزول قرآن کے سمع کے استراق سے البتہ معزول ہوئے ہیں کہ ہزار سال تک [illegible] اور کارخانہ شیاطین
توحید کی تعلیم نہیں ہوتی اور یہاں سراسر توحید کی تعلیم ہے چنانچہ ارشاد ہے فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ
فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ۝ پس مت پکار اے مخاطب اللہ کے ساتھ دوسرے الہ کو کہ تو ہو عذاب کیے گئے
لوگوں سے جیسے نسبت دجال کی فصل ۱۲ استثنا سے ظاہر ہے کہ جو نبی خرق عادت دکھلاوے اور توحید کا
قائل نہو وہ نبی نہیں وہ مارا جاویگا اور چونکہ اول خویش بعدہ درویش مقرر ہے تو ارشاد ہوا وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ
الْأَقْرَبِينَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ اور ڈرا اپنے کنبے
قریب کو اور جھکا اپنا بازو اوسکو جو پیروی کرے مومنین سے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتضیٰ کو فرمایا کہ اللہ حکم فرماتے
قرابت داروں کی تعلیم کے لئے تو علی قوم کی اکراہ سے دل تنگ ہوئے اور جبرئیل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اور کہا
کہ اگر نہ تعلیم کریگا جسکا تو مامور ہے تو اللہ عذاب دیگا تو ایک صاع طعام اور ایک بکری کا پاؤں اور ایک بڑا

پیالہ دودھ کا علیؑ لائے اور کہانا تیار ہوا اور چالیس سے ایک کم یا زیادہ کو بلایا جنہیں ابوطالبؑ و امیر حمزہؑ و عباسؓ و ابولہب تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس میں سے کچھ کہا کر برتن میں رکہدیا اور فرمایا کہ کہاؤ تو سب کہا پی کے سیر ہوگئے اور ارادہ کلام کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہی تہا کہ ابولہب نے کہا کہ تمکو تمہارے صاحب نے سحر کیا پس بغیر بات چیت کے چلے گئے پہر دوسرے روز حکم کی مطابق مرتضیٰؑ نے بدستور کہانا تیار کیا اور پہر چالیس تن سکے سب سیر ہوگئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میں لایا ہوں تمہاری دنیا و دین کی خیر خدا نے مجکو حکم فرمایا ہے کہ میں تمکو بلاؤں تو کون تمہارا میرے کام پر وزیر بنتا ہے کہ ہو میرا بہائی وصی وخلیفہ تم میں سے تو وہ خفہ ہوگئے اس سے اور علیؑ نوعمر تہے آپ نے عرض کیا کہ میں ای نبی اللہ آپ کا وزیر ہوں تو پہر تو پکڑ لے میری گردن اور فرمایا کہ یہ میرا وزیر ہے بہائی ہے وصی ہے خلیفہ ہے تم میں پس سنو اور اطاعت کرو پس قوم ہنسنے لگی اور ابوطالب کو کہنے لگی کہ تو مامور ہوا ہے کہ علیؑ کی سنے اور اطاعت کرے اور نیز جب نازل ہوئی وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ تو حسب روایت ابن عباسؓ کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفا پر بعد اس آیت کے چڑہے اور قرابت دار قریب مثل آل ہیم و عدی کو بلایا اور فرمایا کہ اگر میں فرماؤں کہ پہاڑ پر سے لشکر جمع ہے تو تم یقین کروگے انہوں نے کہا ہے تجربہ کیا ہے کہ تو دروغ نہ کہی تو ارشاد فرمایا کہ میں تمکو عذاب شدید سی ڈراتا ہوں تو ابولہب نے کہا ہلاکت ہو

ایا اسلیئے تو نے ہمکو بلایا تہا تو تَبَّتْ یَدَا ۲ اوسکے حق میں نازل ہوئی اور ارشاد ہے فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۵ پس اگر وہ تجہسے سرکشی کریں تو فرما کہ میں بری ہوں اس سے کہ تم کرو پس اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای قریش کے گروہ خرید و اپنی جانوں کو میں نہ بی پرواہ کروں اللہ سے تم سے کچہ ای عباس بن عبد المطلب بے پروا کروں تجہسے اللہ سے کچہ اور ای صفیہ رسول خدا کی پہوپہی نہ بے پروا کروں تجہسے اللہ سے کچہ اور ای فاطمہ بنت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام مانگ مجہسے جو تو چاہے میری مال سے نہ غنی کروں تجہسے اللہ سے کچہ لیکن اس روایت میں یہ ذکر کرنا کہ ای فاطمہ چونکہ اس وقت میں خرد سال تہیں راوی نے دوسری صاحبزادی کے مقام پر بہول سے نام فاطمہ لیا ہے

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۙ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ۵

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۵ اور بہروسہ کر اوس غالب مہربان رحم والے پر کہ وہ تجکو دیکہے جب تو نماز میں کہڑا ہو

اور پھیرنا تیرا سجدہ کرنیوالوں میں ابن عباس نے کہا ہے کہ مراد تقلب سے ساجدین میں آنا ہے حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا اصلاب آبا میں ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف یہانتک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے
یہ تاویل بعید ہے جبکہ مراد آبا سے سارے آبا الٰہی ہو جاوین جیسے اسی سورت میں آزر کا قول گذرا کہ ہمارے آبا بت پرست تھے
الحاصل آگے پھر اعجاز دکھایا کہ جو مذکور ہوا کہ کہتے ہیں کہ نزول شیاطین سے قرآن ہے تو ارشاد کر هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى

مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ
كٰذِبُوْنَ ۝ آیا خبردار کروں تمکو جسپر کہ اترتے ہیں شیاطین پھر ارشاد ہے کہ اترتے ہیں شیاطین ہر جھوٹے گنہگار پر کہ القاء سمع
کریں اور اکثر اونکے دروغگو ہوں اور تم نبی کے صدق پر اقرار کرتے ہو اور القاء سمع کی صورت شیاطین کی ناپاک
گنہگاروں پر مطابق حدیث بطور سلسلۃ الجرس کے ہوتی ہے جیسے پاکوں پر نزول کلام خدا کی صورت بھی بطور سلسلۃ الجرس
بعض اوقات ہوتی ہے پر پاک لوگ اور ناپاک کیا برابر ہوسکتے ہیں اور قرآن کو شعر نہیں کہہ سکتے ہیں اس وجہ سے کہ ارشاد

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۝ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ
مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ
بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝ اور شاعروں کی پیروی کریں گمراہ لوگ
کیا تو اونکو نہیں دیکھتا کہ وہ اکثر شعر کے مضمون کی طلب میں ہر جنگل میں بہکتے پھرتے ہیں اور وہ کہیں جو نکریں مگر وہ جو مثل
علی کی شاعر ہوں کہ ایمان لاوین اور کام کریں نیک اور یاد کریں بہت کچھ خدا کو اور غلبہ جتلاوین بعد اپنی
مظلومیت کے غزوات شاعروں میں جیسے سورۂ شوریٰ میں مفصل ہے اور جلد جانیں وہ جو ظلم کریں کہ کس کروٹ پر
وہ پھرینگے پس اس سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید منزل من اللہ ہی ہے۔ ع ۱۱

سورۂ نمل مکیہ ہے ترانویں آیات و آٹھ رکوع پر مشتمل ہے

پہلی سورت میں ذکر ہے کہ بعض جہلا کا تقلید مثل مالک بن ضیف یہودی کے اعتراض تھا کہ پہلی ساری کتابیں عبری میں
تو قرآن بھی عبری ہونا تھا حالانکہ ہر نبی اپنی زبان میں بیان کرنیوالا وحی کو چاہئے تاکہ اوسکی قوم سمجھے اور اس مقام کے
اکثر کتب عبری انبیا کی عبرانی میں ہوئیں اور مثل دانیال و عزیر و نحمیا کی کلدیہ میں واقع ہوئیں سو در اصل کلدی تھیں

جو بعد کو عبری میں مترجم ہوئیں ہیں اور پہلی سورت میں بیان ہو کہ علمای بنی اسرائیل قرآن کو منزل جانتے ہیں
تو مکہ والون نے مالک کو بلایا آخر مالک بن ضیف مکہ مین آیا وہ کم بخت نزول وحی کا ہی سرے سے منکر ہوا اور کہا
کہ خدا نے البشر پر کچھ نازل ہی نہیں کیا جیسے سورۂ انعام مین ہو اور اوسکا جواب آیا کہ کسنی نازل کی موسیٰ پر
تورات اور یہ اوسکا قول اس سبب سے تہا کہ کتب تورات خود موسیٰ نے لکھی ہین پر مطابق اوسکی جو موسیٰ پر وحی
ہوی کہ وحی کے معنی اشارہ کے ہین پس وحی خدا وہ باشارۂ خدا ہوتی ہو اور مالک مذکور کو اعتقاد آخرت کا نہ تہا
اور نہ وحی کے معنی سمجہا اس سے ظاہر ہو کہ اوائل اس سورت مین ایمان آخرت پر نہ لانیوالون سے مراد وہی یہودی ہے
جو مکہ مین آنکر منکر نزول قرآن ہوا اور مکہ والے اوس سے بہکے حالانکہ بہار سینے حوریب پر حسب فصل ۳ خروج
وہ اسفر مثنی کے پارہ پارہ نزول کلام خدا کی خبر اسماعیلی نبی پر ہو اور پیشین گوئی ہو فتوحات اسلامیہ کی اور حضور
صلے اللہ علیہ وسلم کو تدبیر منزل سوداگری وغیرہ سے علاقہ تہا اور کفار کو اسپر اعتراض تہا اور نیز کفار کو فتوحات
اسلامیہ پر سخت بعد تہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کرتے تو اونکی جواب اس سورت مین ہین بدان لنظر

بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ طٰسٓ نفس سے براعت فرمائی کہ ای طور سینے کے موعود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ یہ ذیل مین آیات قرآن مفصل و کتاب روشن تورات مجمل منزل ہین هُدًى وَّ

بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

يُوْقِنُوْنَ ۝ ہدایت و بشارت فتوحات ہو اُن مومنین کے لئے جو برپا رکہین نماز اور دین خیرات اور آخرت پر
ایمان کرین جو مہاجر و انصار ہونیوالے ہین جیسے سورۂ بقر مین مہاجرین و انصار کی یہ صفت لکہی ہو اِنَّ الَّذِيْنَ

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ
فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ بتحقیق وہ یہود جو ایمان نہ لاوین آخرت پر جس سے قرآن کا انکار کرین مزین کی ہین ہمنے اونکے لئے اونکی
بد اعمال پس وہ بہکین اونکے لئے بد عذاب ہو اور وہ آخرت مین زیانکار ہین جیسے فصل ۱۸ اسفر مثنی مین اونکی تباہی و زیانکاری لکہی ہو اور
فصل ۲۴ یشعیا مین بنی نضیر کا جلاوطن ہونا اور بنی قریظہ کا قتل ہونا لکہا ہو جیسے سورۂ بقر سے بہی اونکا بہٹکنا ظاہر ہوا ہے

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝ اور بتحقیق تو سکہلایا جاوے قرآن حکمت والے
دانا کے پاس سے جسکے علم کی دلیل ظاہر ہو کہ جیسے زمان آدم سے موعود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتوین ہزار مین

کیا جیسے ہی ظاہر کیا اور جیسے پارہ پارہ نزول کی بابت فصل ۱۸ اسفر ثانی میں فرمایا ویسے ہی اسماعیلیہ نہیں
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کلام پارہ پارہ نازل کیا اور یہود کہتا کہ کسی رسول پر اپنا کلام نازل نہیں فرمایا
تو اسکا جواب ارشاد ہے اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ
اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ یاد کر جبکہ کہا موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہ میں نے دیکھی
آگ جلد لاؤں تمکو وہاں سے خبر یا لاؤں انگارا سلگا کر شاید تم تاپو فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ
مَنْ فِى النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پس جب آیا موسیٰ اوسکے پاس
ندا کی گئی کہ برکت والا ہے وہ جو آگ میں ہے اور وہ جو اوسکے گرد ہے یعنی ملایک گروہ ہے اور پاک ہے رب العالمین کے
ناقص خیال سے کیونکہ تمثل روح کا جائز ہے نہ حلول جیسے حکما کا ناقص خیال ہے اور جو واقعہ فصل ۳ خروج و قول
ابن عباس و سعید بن جبیر و حسن بصری ہے وہ حکما کے عقیدہ نادرست سے بیزار ہے کیونکہ موسیٰ کو کہا سنے
يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ اے موسیٰ شان یہ ہے کہ میں اللہ غالب باحکمت ہوں۔
وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ اور ڈال اپنا
عصا تو وہ ہو گیا سانپ پس جب موسیٰ نے دیکھا کہ حرکت کرتی گویا وہ سانپ ہے تو لوٹا پیٹھ پھیرنے والا اور پیچھے پھر کر نہ دیکھا
خدا نے فرمایا يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۖ اے موسیٰ مت خوف کر تحقیق نہیں خوف
کرتے میرے پاس رسول اور موسیٰ کو خوف اونکے قتل کرنے قبطی کو اپنے ظالم سمجھ کر تھا جیسے سورۂ قصص میں رب انی ظلمت
نفسی سے معلوم ہوتی کا اظہار ہے تو تسلی فرمائی اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
لیکن وہ جو ظلم کرے پھر بدلے نیکی بعد برائی کے تو میں اسپر غفور رحیم ہوں اس مقام سے زلات انبیا کو غور کرنا چاہیے
کہ سوائے نبوت و رسالت کے اونسے بطور لغزش اتفاق کے زلات ہوتے ہیں اور سہو وہ معصوم نہیں لیکن معفو ہیں
وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِىْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِىْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ اور کر ہاتھ اپنا اپنی جیب میں کہ نکلے روشن بے عیب نو آیات میں فرعون
و اوسکی قوم کی طرف کہ وہ قوم فاسق ہیں جاننا چاہیے کہ موسیٰ نے فرعون کو پہلے تو عصا کا معجزہ دکھلایا پھر نو معجزہ
مخوفہ دکھلائے ۱۔ پانیوں کا خون ہو جانا ۲۔ مینڈکوں کی کثرت ۳۔ جہجرونکی ہمنات ۴۔ جوؤں کی زیادتی ۵۔ پیوؤں کی

تکلیف ۶- مواشی کی موت ۷- ٹڈیون کا آنا اور دلدل جاری ہونی ۸- اندہیری کا چھا جانا ۹- ید بیضا یہ تو معجزات مینا کر ہو چکے تھے پس دسوان معجزہ ہلاکت کا ہوا کہ جیٹھی بیٹی ایک شب میں مری تو فرعون نے اجازت جانیکی حسب وعدہ موسیٰ بنی اسرائیل کو دی الحاصل طور کی تسلی کے بعد مدین کو موسیٰ لوٹے کہ شعیب سے اجازت لیکر تو اپنے قبیلہ بنی کو ہمراہ لیچلے اور ختنہ کا قصہ ہوا اور موسیٰ کو طور پر پھر تجلی ہوئی اور طور سے مصر کو آئے اور فرعون سے پھر دوسری بار فرعون پاس جا کر عصا و ید بیضا کے اعجاز ظاہر کئے فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ پس جب آئین اونکو ہماری آیات ظاہری فرعونیون نے کہا یہ شعبدہ ظاہر ہے ویسی ہی ما لک کا قول مثل قول فرعون سکے ہے جو کہتا کہ خدا نے اپنا کلام کسی پر نازل نہین کیا وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۚ اور انکار کیا انہوں نے آیات کو ساتھ راہ ظلم و علو یقین کیا تھا ان آیات کا اونکی جانوں نے پس دیکھ کیسے ہوا مفسدون کا انجام کہ سمندر سرخ مین غرق کئے گئے اور دوسری سند نزول کلام خدا فرماتا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰي كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ اور تحقیق دیا ہمنے داؤد و سلیمان کو علم یعنی بطریق وحی نہ بطور تعلیم و تعلم معمولی سکے اور انہوں نے کہا حمد ہے مر ایک خاص خدا کی جسنے ہمکو تفضیل دی اپنے بہت سے بندوں مومنین پر جیسے مزمور ۲۰ سے داؤد کا حمد کرنا اور اونکی فضیلت ظاہر ہے علی ہذا غزل الغزلات سے سلیمان کی حمد ظاہر مخفی اور وہ علم جو بلا اکتساب پیدا ہوا اوسکا نام وحی ہے جیسے نحل کی نسبت لفظ وحی وارد ہے وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝ اور وارث ہوا سلیمان داؤد کا خلافت و علم مین بالخصوص جسمین کلام ہے اور کہا اے آدمیون تعلیم دئے گئے ہم یعنی خدا کی طرف سے بطور وحی طیر کے گویائی کا اور دئے گئے ہم ہر شئے معمولی سے تحقیق یہ ظاہر ہے اور داؤد و سلیمان کی میراث بطور ترکہ نہ تھی ورنہ اونکی اور اٹھارہ بہائی بھی مستحق ہوتے بلکہ وراثت بطور علم و عدہ و خلافت کے تھی انجیل کے مجموعہ مین ہے کہ ایک وراثت بطور شریعت ہے معمولی جو انبیا مین نہین ہوتی دوسری حسب وعدہ ہے جیسے اسحاق کو ابراہیم کا ورثہ حسب وعدہ خدا ملا اسی طرح سے داؤد نے بہت سے وعدہ کر لیا تہا کہ خلافت اونکے بیٹے یعنی سلیمان کو ہوگی اور اسیطرح سے رجبعام بن سلیمان کا حال بابت خلافت ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تہا کہ تیرے عصا یعنی بیٹے کے

ع ۱۴

وقت مین درس تو موتکی سلطنت کلکریا ببام خبیث کو حاجنگی اور طیر سے مراد فا پرجا بور آشنا ہو الی مین اور ارانی قادر کو بھی
طیر کہتے مین جو اونکی جو الی ہو الی غیر زبانون کی بادشاہ تہے اونکی زبانون سے بہی سلیمان مطلع تہے پس جو دکی دیکھا محقق ہو
جو زمانہ حواریوں مین بہی انکار نزول کلام حسب سورۂ یٰس ۳ کے کرتے تھے اور داود علیہ السلام کے بیٹے جو جو رونین
حسب فصل ۳ تواریخ ایام اول کے ہوئی وہ یہ ہین اسامنون ۲۔ دانیال جنکو کلیاب بہی کہتے تہے ۳۔ ابی سلوم
۴۔ ادونیا ۵۔ سفطیاہ ۶۔ اترعام ۔ اور حسب فصل ۴ اسلاطین اول کے بیت مقدس مین جو پیدا ہوئے وہ یہ تہے
۱۔ سموع ۲۔ سوباب ۳۔ ناتن ۴۔ سلیمان ۵۔ ابحار ۶۔ الیسوع ۷۔ الفلت ۸۔ نوجہ ۹۔ نفیح ۱۰۔ انتیع
۱۱۔ الیسیع ۱۲۔ البلیسیع ۱۳۔ اسلیمان اس حالت پر باوجود بڑی بہائیون وچہوٹون کے مالک سلیمان جو ہوے کہ وہ بطور
وراثت خلافت وعدہ سے ہوئی نہ بطور نسب کے وراثت تہی او عطائے حق کا بیان فرماتا ہے جو سلیمان پر تہی اور اونکا
شبہ نبی ہونے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وموا عید فتوح پر ہو اور تدبیر منزل پر جو نبی پر اعتراض تہا حسد سلیمان
جو ریاست رکہتے تہے جواب ظاہر ہے جیسے ارشاد ہے وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۵ اور حسب فصل اول تاریخ دوم ایام کے جمع کیا گیا سلیمان کو اور اوسکا لشکر سرداروں
اور بنی اسرائیل کے آدمیون اور اہل وقار سے پس وہ تقسیم کئے گئے اور جن بمعنی سردار بہی لغت عرب مین ہے اور طایر بمعنی
وقور بہی آتا ہے اور اس وقت مین مقام جبعون مین عہد کا صندوق تہا جو دولت اسلامیہ کا نمونہ تہا اور سلیمان
کے ساتہ ایک ہزار چار سو گاڑی اور بارہ ہزار سوار حسب ورس ۱۴ فصل اول تاریخ دوم ایام کی تہی تو پہلے صندوق
کی طرف روانہ لشکر کیا حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ
لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۵ یہانتک کہ آئی وادی نمل یعنی وادی اموریین
کنعان بن حام بن نوح پر جیسے ورس ۳ فصل اول تاریخ ایام اول وورس ۱۶ فصل ۱۲ ہم کو ہوئی سے قوم موریکا
نسب ظاہر ہے اور بیت مقدس حسب ورس اول فصل سوم تاریخ دوم ایام کے اموریون کی مملکت مین ہے تو کہا
ایک ملہ نے اے اموریو گہس جاؤ اپنے مسکنون مین کہ نہ کہوندالے تمکو سلیمان اور اوسکا لشکر اور وے لشکر داخل ہو
اس حالت مین اور وہ خبردار نہون اور قوم نمل مثل شتر بختی کی بقول مفسرین قوی تہے اور چیونٹی کا ترجمہ بہی مین
نمل ہے جسکو فارسی و عربی مین مور و امور کہتے ہین اور قرآن مجید کا ان فصاحت و بلاغت و بیان ہجر تو رعایت

ہماری سبب سی غائبون ہی کہ ہمارا فرمان پذیر نہین البتہ اس صورت مین اوسکو عذاب دون سخت عذاب یا البتہ
اوسکو قتل کرون یا میرے پاس دلیل روشن خصوصیت کی لادے اوسوقت ازانجا کہ ہدہد جو ہمراہ حاضر تھا اوسنے بڑی نوکری کی
تا تہ جہاز و ملاح بلوائے جو سمندر کے حال سے آگاہ ہوئے سلیمان کے لیے جہاز مین بیٹھکر ارفر بن قحطان بن ہود کے
ملک سے جو اسکندریہ کے متصل بستا تھا سو ناچیرہ لایا فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ
وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ٥ پس ٹھہرا ہدہد تھوڑی دیر اور سبا سے آکر خدمت سلیمان مین حاضر ہوا پس
عذر غیر حاضری مین اوسنے کہا کہ مینے وہ دریافت کیا وہ جو تو نے اوسکو دریافت نہین کیا اور لایا ہون تیرے پاس سبا سے
خبر یعنی إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ٥ دیکھا مینے پایا
ایک عورت کو کہ وہ مالک اہل سبا کی ہے اور دی گئی ہر ایک شی اور اوسکا تخت عظیم ہے وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا
يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ پایا مینے اوسکو اور اسکی قوم کو کہ وہ سجدہ کرتے ہین آفتاب کو سوای خدا کے مطلب
اس سے یہ تہا کہ مجکو اوسکی بیداری سے اوسکی تعداد کی خوشی آئی اللہ تعالی فرماتا ہے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ
فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ٥ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ٥ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ٥

سجدہ

اور زمین کے اونکے لیے شیطان نے اونکے اعمال پس روکا اونکو راہ خدا سے پس وہ راہ نہیں پاتے کیون نہ سجدہ کرین اللہ کو
جو نکالتا ہے پوشیدہ شی آسمانون مین و زمین مین اور جانتا ہے وہ جو تم پوشیدہ کرتے ہو اور وہ جو ظاہر کرتے ہو نہین ہے کوئی معبود
اسکے غیر جو رب عرش عظیم ہے پس بلقیس کے تخت کی بمقابل عرش عظیم خدا کی کیا قدر ہے قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ
أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ٥ اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ
فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ٥ فرمایا سلیمان ہم غور کرین آیا تو سچا ہے یا تو دروغگو ہے بیجا میری یہ کتاب پھر پہونچا
اوسکو اونکی طرف پھر تو الٹا پھر آ اونکے پاس سے پس غور کر کیسے وہ رجوع کرتے ہین پس ہدہد فرمان لیگیا اور بلقیس کو
پہونچایا اوسنے پڑہا اور مشورہ کیا قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ ٥ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ
وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ٥ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ٥ کہا اوسنے اے گروہ میری
طرف ڈالی گئی ہے بزرگ کتاب یعنی نامہ کہ وہ سلیمان سے ہے اور وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ تم نہ علو کرو مجپر اور آؤ

ہدہد ہیں بہ وکو تو میری مقابلہ پر دو دی اور تم آؤ میری پاس تابعدار قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي
مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ۝ بلقیس نے کہا کہ اے گروہ مشورت دو مجکو میری کام میں نہیں
ہوں قطع کرنیوالی کام کی جبتک تم مشورت دو قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ
إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ۝ قوم نے جواب دیا کہ ہم صاحب قوت و صاحب جنگ شدید ہیں اور
کام تیری طرف ہے پس غور کر دہ جو تو فرماوے ہم کیسے بجا لاویں قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً
أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۖ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝ بلقیس نے کہا کہ بادشاہ جب
داخل ہوں شہر میں مقابلہ کی حالت میں تو اوسکو تباہ کریں اور کریں شہر کے عزیزوں کو ذلیل اور ایسے ہی یہ کریں
وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ۝ اور میں بھیجنے والی ہوں اونکی
طرف ہدیہ پس دیکھنے والی ہوں کیسے لوٹیں رسول آیا اہل طمع ہیں کہ مال و اسباب دیکھکر قناعت اور صبر کریں یا صاحب
نبوت و شوکت و حکمت ہیں جیسے ورس اول فصل تہم تاریخ دردم ایام میں ہے کہ بلقیس نے آزمایا کہ سلیمان کی حکمت کا
شہرہ سنکر بہت سی مشکل سوال ایکی کی معرفت بہیجے فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ
خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ۝ پس جب ایلچی آیا سلیمان کے پاس سلیمان نے فرمایا
کیا تم میری مدد کرو مال کے ساتھ سو وہ جو مجکو اللہ نے دیا ہے بہتر ہے اس سے کہ تمکو دیا ہے بلکہ تم اپنے ہدیہ کے ساتھ خوش ہو
ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً
وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝ لوٹ اونکی طرف اے گروہ خود : اور پس لاویں ہم اونکی لشکر جسکو لوٹا نیوالا نہو اور نکالیں ہم
اونکو قریہ سبا سے ذلیل اور وہ خوار ہوں اوس وقت وکیلوں کے ہوش آ گر ادو تیسر کے آنیکا اقرار کیا اوس وقت
سلیمان نے اپنی شوکت اونکو دکھلائی قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي
مُسْلِمِينَ ۝ کہا اے گروہ کون لاوے مجکو اسکا تخت جبسر اونکو فخر ہے پہلے اسکے کہ آویں وہ تابعدار قَالَ عِفْرِيتٌ
مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ۝ عفریت
دیو نے کہا میں تیرے پاس لاؤں اوسکو قبل اسکے کہ تو کہڑا ہو اپنی اس مجلس سے اور میں اوسپر البتہ قوی امانت دار
ہوں کہ اوس میں سے کچھ کم نہو قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ

اِلَیْکَ طَرْفُکَ ؕ کہا اوسنے جسکے پاس علم تہا کتاب سے مین لاؤن اوسکو تیرے پاس بطور طفرہ قبل اسکے کہ تو پلک مارے اس شخص سے مراد یا تو آصف وزیر ہے یا خضر یا تو ہے جبرئیل ویا تو ہے دوسرا فرشتہ ہو اور حقیقت طفرہ کی یہ ہے کہ شی بغیر پہونچے وسط کے ابتدا سے انتہا تک پہونچ جاوے اور جواز کی اسکی یہ صورت فصوص الحکم مین لکہی ہے کہ ہر آن میں عالم ظہور صورت خفا پکڑتا ہے اور خفا کی صورت ظہور پکڑتی ہے پس اہل علم کے تصرف سے جیسے تجدد امثال متل اوسکی اوس مقام پر ظاہر ہوتا ہے جہان شی رکہی ہے وہان ظاہر نہوے وے بلکہ دوسرے مقام پر ظاہر کردی پس علم والے نے بلقیس کا تخت دم کے دم میں روبرو سلیمان کے کردیا فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ

قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۫ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَ مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ۝ پس جب سلیمان نے علم کتاب والے کے لانے کے بعد اوس تخت کو اپنے پاس ٹہرا دیکہا فرمایا کہ یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجکو آزماوے کہ مین شکر کرون کہ اہل علم اسکے سبب سے تخت طلب کرون یا کفر کرون کہ شیطان عفریت کے تصرف سے منگاؤن اور جو شکر کرے پس جز این نیست وہ شکر کرے اپنے نفس کے فائدہ کے لیے اور جو کفر کرے تو تحقیق میرا رب غنی بزرگ ہے اور اسی پر کفار کو اعجاز سیر کرانی تحلیل غذا سے بہت آدمیون کو قیاس کرنا تہا کہ جیسے دانہ اجزا غذا کو اپنی طرف کہینچکر غلہ کی صورت کرتا ہے ویسے قوت اعجاز زمین ور دوا اجزاء ہوائی کو اپنی طرف بسرعت کہینچتے ہین کہ کم طعام مقدار معمولی سے بہت سے لوگون کو پیٹ بہر دیتا ہے اور یہ تصرف شیطان سے بہی ہوسکتا ہے اور ویسے ہی مقدس سے پر شیطانی لوگ ناپاک وسخت گناہگار زانی ومظلم وبدمعاش ومشرک ہوتے ہین اور مقدس لوگ پاک وموحد ہیتے ہین اس عرصہ مین چند مقام پر ایسے اشخاص ناتیا کو بعید سے طلب کر لیتے ہین بعض سفلی علم سے وبعض علوی علم سے نیچری ناحق ایسے امور مین انکار کرتا ہے الحاصل بلقیس سلیمان علیہ السلام پاس آنے کو ہوئی تو سلیمان کا ارشاد ہوا جیسے فرماتا ہے قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا

عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْۤ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ۝ فرمایا سلیمان نے کہ اوسکو انجان کردو تو ہم دیکہین آیا راہ یاب ہوگی یا ہوا وسے کہ راہ یاب نہون کہ تعلیم توحید سے بہرہ ور ہو فَلَمَّا جَآءَتْ

قِیْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَ اُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَ كُنَّا مُسْلِمِیْنَ ۝

پس جب آئی بلقیس کہا گیا ایسا ہی ہے تیرا تخت اوسنے عقلمندانہ جواب دیا سوال کی تشبیہ کی موافق کہ گویا

وہ جو ہی ہے اور ساتہیون نے کہا ہم دئے گئے ہین علم اسکے آنیکے پہلے اور ہم ہین اسلام لانیوالی کیونکہ دکہل کو
پہلے سلیمان نے اپنی حشمت دکہلائی تہی اور تخت آگیا تہا وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ط
اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ٥ اور روکا بلقیس کو ایمان سے اون شے نے کہ وہ عبادت کرتی خدا کے سوا کی
کہ وہ تہی قوم کافرون سے تو اس وجہ سے اور ایک اور صنعت کی گئی تا کہ وہ اپنے عقیدہ باطلہ سے پہرے کہ سلیمان نے
بحر شیشے کا بنوایا تہا جسکے نیچے پانی تہا قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً
وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ط بلقیس کو کہا گیا داخل ہو
کوشک مین جسمین شیشے کا بحر تہا پس جب اوسکو اوسنے دیکہا گمان کیا اوسکو بہت سا پانی اور کہولا اپنی
ساقون سے لباس کو تر نہو جاوے سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ قصر ہے سادہ شیشہ کا
تا کہ بلقیس اس طرح سے اپنے معبودون کو دہوکا سمجہے قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ
سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ع بلقیس نے کہا اے میرے رب مینے ظلم کیا اپنی جان پر بت پرستی و سورج
پرستی سے اور اسلام لائی سلیمان کے ساتھہ اللہ رب العلمین کے لئے چنانچہ اسکی طرف اشارہ درس ۶
و ۷ وغیرہ فصل ۱۰ ہم سلاطین اول مین ہے اور سلیمان زمین مقدس کے شاہ تہے جیسے درس ۲۴ فصل ۹ ہم تاریخ
دوم ایام سے ظاہر ہے اور حسب درس ۲۶ فصل مذکور کے سلیمان کی مملکت نہر فرات سے لیکر نہر فلسطین تک اور
مصر کی حد تک تہی اور اسمین جسقدر بادشاہ تہے سب تابع تہے جسمین ایک رات دن کی راہ پر آپکی ہوا چلتی یعنی کشت
تہی اور بڑے زمانہ جوش سلطنت مین مملکت سبا کا حال دریافت ہوا تہا جو ہدہد کی زبانی دریافت ہوا تہا
جسمین بلقیس طلب ہوئی اور اوسکا ملک اوسی کو بخشدیا اور وہ مسلمان ہوکر واپس گئی اور وہ بہی سلیمان کی تابع
ہوا اور یہ سب کچہہ سلیمان کو بعنایت حق تہا نہ بکسب کے او نکو خدا تعالی نے حسب فصل ۳ سلاطین اول و درس ۱۲
فصل اول تاریخ دوم ایام کے دکہلائی دیا پس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تعلق مدبر منزل سے کیا جاسکے
اعتراض ہے اور کفار مکہ کو جو اپنی وعید پر بعید تہا اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کا جو ارادہ رکہتے تہے
اوسکا جواب قصہ ثمود سے ارشاد ہے جو ملک صالح کر کے فصل ہم آگے مین مذکور ہین وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى
ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ٥ اور البتہ بہیجا ہمنے

۳ ع ۱۳

ثمود کی طرف اونکے بہائی صالح کو کہ بندگی کرو اللہ کو پس ناگہان وہ دو فریق جہگڑین کر ایک فریق ایمان لایا

اور عذاب سے ڈرے دوسرے فریق کو ڈرایا اور دوسرے خواہان عذاب ہوئے قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ

بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ج لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ٥ صالح نے کہا کیون

جلدی کرتے ہو برائی کے ساتھ نیکی کے پہلے کیون نہ استغفار کرو امید کہ تم رحم کیے جاؤ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ

وَبِمَنْ مَّعَكَ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ٥ انہون نے کہا کہ ہمنے

بدفالی کی تیرے ساتھ اور اوسکے جو تیرے ساتھ ہین جواب دیا صالح نے تمہاری بدفالی اللہ کے پاس ہے بلکہ تم قوم

فتنہ کو لگی اور صورت عذاب قتل، قد کے بعد دریافت کی وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ

فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ٥ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ

لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ٥ اور تہے شہر مین نو شخص فساد ڈالتے

زمین مین اور نہ اصلاح کرتے کہا باہم اونہون نے قسم کہاؤ اللہ کی ساتھ کہ البتہ شبخون ارین صالح اور اوسکے اہل پر پہر کہین

اوسکے دوست کو نہ حاضر ہوئے ہم اوسکے اہل کی ہلاکت کے وقت اور ہم راست گو ہین وَمَكَرُوْا مَكْرًا

وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ٥ اور انہون نے بڑا فریب کیا اور ہمنے انکی مکر کا جواب دیا کہ وہ

خبردار نہوئے کہ ہلاک سے ابتر ٹہرا اوکیا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ

اَجْمَعِيْنَ ٥ پس دیکھ کیسا ہوا انجام کار اونکے مکر کا تحقیق ہمنے اونکی قوم کو اور اونکو جو ایمان نہ لائے تہے

سب کو ہلاک کیا فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ٥ پس یہ اونکے گہر ہین گرے ہوئے برباد بسبب اسکے جو انہون نے

ظلم کیا اسمین تحقیق ایک نشانی ہے صدق قرآن ہے واسطے اوس قوم کے لیے کہ جانین اور نجات دی ہمنے اونکو جو ایمان لائے

اور تقوی شرک سے کرتے تہے اور بعض اہل مکہ کا یہ خیال تہا کہ نبی کو جلاوطن کر دین اسکا جواب سند قصہ لوط کی

ظاہر ہے جنہپر ملائک اترے جنکا قصہ کتاب تکوین موسیٰ مین مفصل ہے وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ

الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ٥ اور بہیجا ہمنے لوط کو یاد کر جبکہ کہا اوسنے اپنی قوم کو آیا کرتے فحش بات کو اور

تم دیکہو دو مردن کو اور منع نکرو فاحشہ کو بیان کرتا ہے اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ

النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ آیا تم آؤ مردوں کو شہوت سے سوائے عورتوں کے تم بد کرتے ہو
بلکہ تم قوم ہو کہ جہالت کرد کہ عورتیں قضاء شہوت کے لئے موضوع ہیں کہ ان سے اولاد پیدا ہو نہ مرد کہ تخم
انسانی کو ضائع کرو فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ
اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ پس نہ تھا انکی قوم کا جواب مگر یہ کہ نکالو لوط کے خاندان کو اپنے
قریہ سے کہ وہ آدمی ستھرائی چاہتے ہیں فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝
اور برسایا ہم نے اس پر مینہ سو برا ہے مینہ ڈرائے گئوں کا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مدت خاک سے
کفار مکہ کو اندیشہ سا کر دیا کہ صحیح سالم نکلے اب ارشاد ہے قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ
فرمایا ایک حمد ہے اللہ کے لئے اور سلام ہو اسکے ان بندوں پر جنکو اوس نے برگزیدہ کیا توحید کے ساتھ اس صورت میں
دریافت کرنیکا مقام ہے جیسے ارشاد ہے آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ آیا اللہ بہتر ہے عبادت کو جس نے
اپنے بندوں کو نجات دی یا وہ جو شرک کریں مشرک اسکے ساتھ جنکی پر وہ تباہ ہو جیسے ارشاد ہے اَمَّنْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ
حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ
يَّعْدِلُوْنَ ۝ آیا جس نے پیدا کئے آسمان و زمین اور اتارا تمہارے لئے بلندی سے پانی پس جمائے ہم نے اوس کے ساتھ
باغ پر رونق ورنہ نہیں جمایا تم باہر لئے تمہارے شریکوں نے یا عوتکو درخت کیا ہے کو اللہ کے ساتھ کوئی معبود
جو ایسا کرے کہ ایک تنکا گھاس کا کوئی نہیں جما سکتا اس سے ظاہر ہے کہ کافر غلطی کرتے ہیں بلکہ وہ قوم ہیں
بچتے ہیں حق بات سے اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ
وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ آیا ہے کوئی جس نے
کیا ہو زمین کو قرار آدمیوں کیلئے اور دوسری اشیا کے واسطے اور کئے ہوں اوس میں نہریں اور کئے ہوں اوسکے لئے
پہاڑ اور جس نے کیا ہو دو دریاؤں میں پردہ کہ شیریں اپنے مقام پر ہو اور کھارا اپنے مقام پر آیا ہے کوئی معبود ہمراہ اللہ کے
ساتھ جو ایسا کرے پر غور نہیں کرتے بلکہ اکثر آدمی نہیں جانتے ہیں اور تقلید آبائی کے پابند ہیں دیکھو شیریں سمندر و کھاری کو
کہ شیریں سمندر کا پانی جاڑوں میں گرم و گرمی میں سرد ہو جاتا ہے اہل جغرافیہ اوسکو جانتے ہیں نہ عام ملا دیکھو اس مقام پر

وسعت علم حضرت رسول کو صلی اللہ علیہ وسلم أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَ
يَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ آیا کوئی ہے جو جواب دے
مضطر کو جب اوسکو پکارے اور دور کرے برائی اور کرے تمکو زمین پر خلیفہ کیا کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ جو ایسا
کرسکے کمتر ہی نصیحت پکڑو أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا
بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ آیا ہے وہ کوئی جو راہ بتلاوے تمکو
بر و بحر کی اندھیریوں میں اور بھیجے ریاح کو بشارت اپنی رحمت کی روبرو یعنی مینہ کے آیا ہے کوئی معبود
اللہ کے ساتھ جو ایسا کرے ہرگز نہیں بزرگ ہے اللہ اس سے کہ وہ شرک کریں أَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ
وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ ۝ آیا ہے کوئی وہ جو پیدا کرے خلق کو پھر لوٹاوے اور وہ جو تمکو رزق دے آسمان و زمین میں سوا خدا
آیا ہے کوئی معبود اللہ کے ساتھ فرما لاؤ اپنی برہان اگر تم سچے ہو اور جبکہ قیامت میں اعادہ کا ذکر آیا ہے تو اوسکے
کبھی سے سائل کرنے دریافت کیا کب آئیگی قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ
وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝ بَلِ ادَّارَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ
مِنْهَا ۖ بَلْ هُمْ مِنْهَا عَمُونَ ۝ فرما نجانے وہ جو آسمانوں میں ہیں اور وہ جو زمین میں ہے قیامت کو غیب کو ع
سوا خدا کے اور نہ شعور رکھیں یہ جو کی وہ کب اٹھیں گے بلکہ عاجز ہے علم انکا آخرت کی مقدمہ میں بلکہ وہ
شک میں ہیں نفس قیامت میں بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں ورنہ وہ خوف سے ایمان لاتے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا
كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ۝ اور کہا اپنی ذات سے کفار نے آیا جب ہونگے ہم خاک اور ہمارے آبا
آیا ہم نکلنے والے ہیں قبروں سے زندہ ہوکر لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هَٰذَا
إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ البتہ ہم اور ہمارے باپ دادے پہلے وعید کئے گئے قیامت سے اور کبھی آئی
نہیں ہے یہ وعید مگر پہلوں کی کہانیاں تو اسکا جواب ارشاد ہے کہ قیامت کی خبر دینے والوں نے دنیا کے واقعات
کی بھی خبر دی تھی وہ سب ہو بہو مطابق آئی کہ خلاف انکے معتقدین کے تھی تو قیامت کا وعید بھی ضروریات سے
مطابق ہونیوالا ہے جیسے ارشاد ہے قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ

فرما سیر کرو قبرستان زمین مین تو دیکھو کیسے ہوا مجرمون کا انجام پس اوسی پر قیامت کو حال پر دلیل پکڑو اور دنیا کا
وعید مکہ والون پر بھی آنیوالا ہے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ۝ اور
نہ رنج کر اونپر اور نہ ہو تنگی مین اوس سے کہ وہ مکر کرین اور تیرے قتل کا ارادہ کرین اور جبکہ ذکر اس فتح کا آیا تو اونکو
مقام دریافت ہوا وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ اور کہین کب ہو یہ وعدہ اگر ہو تم
سچے قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ۝ فرما قریب آن لگا ہے تمہارے پیچھے
بعض اوسکا جسکی تم جلدی کرتے ہو کہ وہ فتح بدر ہے کہ پیغمبر کی ہجرت تیمہ بن اسماعیل مین ہو کہ فصل ۱۸ سفر تثنی مین لکھا ہے
کہ تمہارے بہائیون مین سے تمہارے درمیان مین وہ نبی ہوگا جو مثل موسیٰ ہے اور جو اوسکی مخالفت کرے اوس سے
تفتیش ہو اور فصل ۲۱ یشعیا مین کفار مکہ کی نسبت اس تفتیش کی یہ صفت لکھی ہے کہ ایک سال ہجرت کے بعد سرداران
بنی قیدار اکثر مارے جاوینگے اور فصل ۲۴ یشعیا مین کفار یہود کی نسبت تفتیش کی یہ صورت لکھی ہے کہ ایک قوم یہود نبی کی
ہسنڈی اسانس لینے کے بعد جو احد مین ہیجاری جلاوطن ہو مثل بنی نضیر اور بعد اسکے کہ کفار اہل کہ سلح کیہاڑی کے
گرد جمع ہو کر بہاگین تو اونکی ایک قوم یعنی بنی قریظہ مقتول ہون اور بقیہ ذلیل رہین اور جو اوس نبی کو تسلیم کرے
اونکو بڑا نصیب حسب فصل ۴ سفر تثنی کے مقرر کہ حسب فصل ۴ سفر تثنی و ۲۰ خروج کے اونکے لئے رحمت و فضل کا زمانہ ہے
اور ممنون ہونیکا کہ اگرچہ منکرین سے اہل مکہ کے ساتویں سے پر ایک قوم کے لئے اونکے فضل کا زمانہ ہے جیسے
ارشاد ہے وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ۝ اور تحقیق
تیرا رب البتہ صاحب فضل ہے آدمیون پر لیکن اکثر آدمی نہ شکر کرین کہ ایمان نلاوین جیسے اہل کتاب یہود اور
برخلاف وعدہ نبی آخر الزمان کے کفر پر اڑے وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝
اور تحقیق تیرا رب جانے جو چیز پوشیدہ کرین تیری نعت اونکے دل اور وہ انکار جو ظاہر کرین وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ
فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ اور نہین ہے کوئی حوادث غائبہ مقدمہ اہل اسلام کے
زمین و آسمان مین مگر کتاب روشن جیسے توریت شعیا مین مکتوب ہے اور بعض سے نزول پارہ پارہ کرنے قرآن کا
ذکر ہے اسیواسطے بنی اسرائیل پر اکثر قصہ کرتا ہے إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ
أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ تحقیق یہ قرآن

قصہ تیرے بنی اسرائیل پر اکثر اوسکا جسمین وہ اختلاف کرین اور تحقیق وہ ہدایت اور رحمت ہی واسطے مؤمنون کے
قوم یہود کو جو موعود فصل ۳ خروج مین ہین اِنَّ رَبَّکَ یَقۡضِیۡ بَیۡنَہُمۡ بِحُکۡمِہٖ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡعَلِیۡمُ
بتحقیق تیرا رب حکم کرے اونکے درمیان اپنے حکم کے ساتھ اور وہی غالب دانا ہے فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّکَ
عَلَی الۡحَقِّ الۡمُبِیۡنِ ۝ پس تو اونکی مخالفت مین بھروسہ کر اللہ پر کہ تو حق ظاہر پر ہے کہ ایک قوم یہود
ایمان لاوے اور تین قوم تیری منکر ہون اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَ لَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا
وَلَّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ ۝ وَ مَاۤ اَنۡتَ بِہٰدِی الۡعُمۡیِ عَنۡ ضَلٰلَتِہِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ یُّؤۡمِنُ
بِاٰیٰتِنَا فَہُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۝ کیونکہ تحقیق تو نہ سناوے مردے یہود کو جو مقتول ہوا اور تو نہ سناوے بہرے یہود کو
پکار جبکہ وہ در بدر گردان ہون جلاوطن پیٹھ پھیر نیوالے اور تو نہین راہ بتلانیوالا اندھے کو اونکی گمراہی سے جو
ذلیل ہون اور تو نہ سناوے مگر اوسکو جو ایمان لاوے ہماری آیات کے ساتھ کہ وہ تابعدار ہین جیسے سابقاً
مذکور ہوا کہ بہت سے یہود کو اس عرصہ رحمت مین فصل ۲۹ یشعیا مین اندھے بہرے کرکے بھی لکھا ہے جو مارے جاوینگے
یا نکالے جاوینگے پیٹھ پھیر نیوالا اور جبکہ مراد خاص اندھے مردے و بہرے موعود سے آیت مین قوم یہود ہے تو یہ
سلام و خطاب اہل اسلام کے مردون پر حسب حدیث کرنا منافی نہین جیسے کم علم والے لوگ سمجھتے ہین حالانکہ انکو
ہدایت ہونا اونکی گمراہی سے ثابت ہے علی ہذا بہرے کو جبکہ پیٹھ پھیرے نزدیک سے سنا سکتے ہین الحاصل قوم یہود کے لئے
اس عرصہ مین یہ ہونا ہے کہ امت مقتصدہ یہود مثل عبداللہ بن سلام کی ایمان لاوے اور اکثر کفر کرین تو قتل ہوں اور
اخراج اونکا کیا جاوے اور بہت سے اندھے جزیہ اختیار کرین گو اوسکو ہزارہا یہودی ایمان لاوین اور پھر ایک وقت آوے کہ
مہدی و مسیح کا آوے تو پہلے اونکے دابۃ الارض نکلے تو ایک لاکھ چوالیس ہزار قوم یہود کے ماتھے پر ایمان کا نشان کرے
جیسے فصل ۷ مکاشفات یوحنا مین مذکور ہے باقی یہود کی ناک پر کفر کی مہر ہو اور تباہ ہون اور قوم یہود پر توبہ کا دروازہ
بند ہو صرف بارہ قوم اسرائیل بھی اوس آفت سے بارہ بارہ ہزار ایمان لاوین اس سبب سے دابۃ الارض مین بارہ کا بیان کیا ہے

حاشیہ جیسے خروج دجال کی کیفیت ربل کی نکلنے سے پہلے دریافت نہ تھی جسکی دو کانون یعنی دو طرف نہین سرنگ کا نکلنا بتایا گیا تھا
اور سے دابۃ الارض کی کیفیت قبل اوسکے آنیکے معلوم نہین ہے آنا اوسکا ضروری سمجھے ۔ ۱۲ منہ

ہون **ایک** یون اوس جانور کا دمیں مچھلی کی مثل سا ٹھہ ہاتھہ کا ہودی یعنی بہت طویل **دوسرے** سر اوسکا آدمی کاسا ہو **تیسرے** پاؤن اوسکے اونٹ کے سے ہون **چوتھے** بال گھوڑے کے سے ہون۔ **پانچوین** آنکھہ سور کی سی ہو **چھٹے** کان ہاتھی کے سے ہون **ساتوین** اوسکے سینگ بارہ سنگھے کے سے ہون **آٹھوین** چیتے کا سا رنگ ہو **نوین** شیر کا سا سینہ ہو **دسوین** گائے کی سی دم ہو **گیارہوین** بندر کے سے ہاتھہ **بارہوین** آدمی کی سی باتین کرے پس اونکے حال سے اطلاع فرماتا ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ اور جب واقع ہو قول ہلاکت اونپر نکالین ہم اونکے ایک لاکھہ چوالیس ہزار کے سوا کی بربادی کے لئے دابۃ الارض جو اونسے کلام کرے کہ آدمی ہماری آیات کے ساتھہ یعنی مہدی و مسیح پر ایقان نکرین پس وہ تباہ ہون اور دوسری قوم عرب وغیرہ اہل اسلام سے کے کردہ کے ہاتھہ پر ایمان کا نشان کرے اور مسیح کے زمانہ مین دوسری قومین ایمان بھی لاوین پر وہی جنکے ہاتھہ پر عصا کا نشان ہو اور کافرونکی ناک پر دابۃ الارض مہر لگادیگا وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ اور جسروز کہ ہم جمع کرین ہر گروہ سے فوج ہماری آیات کی تکذیب کرنیوالون سے پس وہ فرقہ فرقہ کئے جاوین حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ یہانتک کہ جب آوین فرماوے اللہ کیا تمنے تکذیب کی میری آیات کی اور احاطہ کیا تمنے ان آیات کے ساتھہ براہ علم آیا تم کیا عمل کرتے تھے وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ اور واقع ہو قول اللہ تعالی کا جو کفار کی نسبت وارد ہے اونپر کہ بہرون جہنم کو جن وانس سے سبکے سبب اوسکے جو انہون نے ظلم کیا پس وہ نہ بولین جیسے آج وہ بیہودہ بکتے ہین کہ نبی کی کی ہماری تان خبر نہین او اہل کد اونکے بہکاوسے قیامت کے وقت کو دریافت کرین اور بعض اونمین سے کہ جب ہمارے باپ اور ہم خاک ہوگئے کیا ہم پہر زندہ ہون اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ کیا وہ نہ دیکھتے کہ تحقیق بنایا ہے رات کو تاکہ وہ سکوت کرین جیسے چاہئے اور کاروبار کاج کرنے کے لئے دن کو بینا کیا تحقیق اس مثل مین البتہ آیات ہین اس قوم کے لئے کہ ایمان لاوین کہ زمانہ موت اونکے لئے مثل شب ہے اور زمانہ حشر مثل روز ہے علی ہذا رات زمانہ جہالت کی مثل ہے اور روز زمانہ ہدایت اسلام ہے علی ہذا شب و روز کے سوا اور

پرستش ہے یہ دلیل ہے اور بنا لیا انہی بتوں پر جنکو وہ شفیع سمجھیں حالانکہ اس روز اونکو شفیع خود ڈھونڈ کے
ہوں جیسے ارشاد ہے ویوم ینفخ فی الصور ففزع من فی السموات ومن فی الارض
الا من شاء اللہ وکل اتوہ داخرین ۝ اور یاد کریں جس دن نفخ کیا جاوے نقرہ ناقور
صور کا بمثال آخرت کے لئے پس خوف کھاوے گا ہر جو آسمانوں میں ہے مثل الیاس ع مثل مسیح کی اور جو
جو زمین میں ہے انبیا دوسرے نفسی نفسی کرنیوالے ہوں مگر جسکو چاہے اللہ امتی کو یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم وستر ہزار امت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی ہونگے جنکے ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار اور دوسرے
اہل اسلام اہل جنت ہوں وہ ہر ایک دوسرے آدمی خدا پاس عجز کرنیوالے نفسی نفسی کہتے ہوں پس اسوقت
شفاعت شافعین منکرین اہل اسلام کو نہ پہنچے پس اور دوسرے پر کافروں کو جرأت انکار نبی صلعم اور انکار
قیامت و توحید پر ہو ف سختی ہے کہ ایک صعق ہے دوسری فزع ان دونوں کی حقیقت جدا الگ ہے
صعق موت کو ہوا ایکس فزع خوف کی ہی حالت ہو اگرچہ نفسی نفسی میں اپنی خاص امت ہی ہو کیونکہ
نہ اس مقام سے حدیث امتی امتی کی اصل پہنچی جاتی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ پہاڑ فصل دوم
دانیال کی پیشگوئی کی ہیں کہ ایک وہ پتھر ہو کے خلاف ان پہاڑوں کو جنکا حال فرمایا ہے وتری الجبال
تحسبہا جامدۃ وہی تمر مر السحاب ۝ اور تو دیکھے پہاڑوں کو تو گمان کرے گا کہ تو ان کو
اور وہ بروز قیامت گذرینگے بادل کا گذرنا خلاف مومنین اہل اسلام کے جو خاص اہل صنعت ہیں
جیسے ارشاد ہے صنع اللہ الذی اتقن کل شیء انہ خبیر بما تفعلون ۝ خدا نے
بنائی ہر صنعت اسلام تمام جسنے محکم کیا ہر شئے کو اور رتبہ پر اسی سے اسلام کا زمانہ کتب سابقہ میں
بادشاہت خدا کا نشان ہیں سے تحقیق اللہ خبردار ہے اوسکے ساتھ جو تم کرو گے ایسی ہی مستحکم ہو اور اس
صنعت خاص اسلامیہ سے منہ پھیر وا اور وہ قوم ہے وہ کے ان کو اپنا انکا دین پست بنا دیکر اللو کویا ہم
تو بعض جو یہود پر جو فصل دوم دانیال سے ایک پہاڑ کا آنا اپنی بادشاہت تھی حالانکہ وہ اصنام ہو
خدا کی بادشاہت سے پیشگوئی ہے جو بیان انکا ہوا از فزع روز قیامت سے متقی ہیں جیسے ارشاد ہے
من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منہا وہم من فزع یومئذ آمنون ۝ جو لائیگا

تو اونکے لئے بہتر ہے اس سے کہ سات سو نیکی سے بڑھ جاوے اور وہ لوگ اُس دن کی فزع سے امن والے
ہوں کہ ستر دو ستر ہزار امت اسلامیہ کی ایسے ہوں جو بلا حساب کتاب کی جنت میں جاویں جنپر
حضرت ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ غبطہ کریں کہ کاش ایک انمیں سے ہم ہوتے کہ بہت سے گنہگاران امت
اسلامیہ بشرط اپنی ایمان کے اپنے دادوں نیکوکاروں کے ساتھ حسب آیت الحقنا بھم الآیہ
سورۂ نجم کے ہوں سے اہمیں نازم کہ ستم امت اولیا گنہگارم ولیکن خوش نصیبم ۔ وَمَنْ جَاءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۵ اور جو
لاوے شرک کی برائی بس اونکے منہ اوندھے کئے جاویں آگ میں اور یہ جزا دی جاوے مگر وہ جو عمل کرتے کہ
اسلام کی صورت نیک بتر ابکری اور کفر و شرک کی بد اور چونکہ یہ سورۂ وار دین بے ایمانوں نے جو مکہ میں وارد
ہو کر سورۂ میں نبی ہوئیں انکار کیا جاتا کہ آدم کے زمانہ سے مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا
اشارہ ہوا ابراہیم نے اس کعبہ کا حج کیا اور دعا حسب فصل ۲۷ و ۳۰ تکوین کے ہوا خداوند یعنی کول
خدا کا آنا شہر مکہ میں فصل ۳۳ سفر تثنی میں فرمایا ہے جیسے منہ میں پارہ پارہ کلام ہذا حسب فصل ۱ سفر تثنی
کے ہو چکا توحید کی تعلیم فرماتے ہیں اور لاوے اسمٰعیل میں چاہئے دیکھو اس مقام پر فصل ۴۲ یشعیا و نہ نام کلشتون کو
و ارشاد ہوا إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ
وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۵ وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ج جز این نیست حکم کیا گیا ہوں کہ میں
عبادت کروں اس شہر کے رب کی جسکو اللہ نے زمان آدم سے حرمت والا کیا ہے اور اوسکے لیے ہر شے ہے اور حکم
کیا گیا ہوں کہ ہوں مسلمانوں سے جو فصل ۔ انکو میں تذکرہ ہے اور پڑھوں قرآن پارہ پارہ جو فصل ۲
سفر تثنی فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ج وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ
بس جو راہ پاوے اسلام کی تو جز این نیست راہ پاوے اپنی نفس کے فائدہ کے لئے اور جو گمراہ ہو تو فرما کہ جز این نیست
میں ڈرانیوالوں سے ہوں تمہاری شکست و فتح اسلام سے اور نبی کے لوگوں نے تو راہ پائی ہر حال وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
اور فرما ہر ایک تحفہ ہے اللہ کے لئے کہ مقام شکر ہے لیکن اسلام کو کئی فتوحات ہوئی ہیں اور اہل اسلام نہایت
کمزور اور مقابل بہت سے تھیں ارشاد ہو سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ جلد دکھلادیگا تمکو اپنی آیات فتح تو اونکو پہچانو اور نہیں ہی تیرا رب غافل اوس سی کہ تم عمل کرو اور ہرایک کام اپنی وقت پر مقرر ہی جلدی زفت سی مناسب نہین اسپر قصہ موسی و فرعون کو جو سورت ذیل مین مذکور ہی سنو تاکہ تمہاری تسلی ہو۔

سورہ قصص مکیہ ہی اٹھاسی آیات و آٹھ رکوع ہین

وجہ مناسبت سورہ سابقہ سی بیان ہوئی اور چونکہ نصل ۱۵ اس فرقی مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل موسی کی بنا کر تو فرعون کی طرح یہ فرعون امت ابوجہل وا وسکی ساتھی علو و سرکشی کرتے کہ اہل اسلام کو تنگ کرتے تا آنکہ ہجرت کا باعث ہوئی جیسے موسی کی قوم کو فرعون و فرعونی تنگ کرتے اور موسی کی ہجرت کے باعث ہوئی اور پہر موسی کی واپسی مین تباہ ہوئی اور بعد تباہی فرعون کے قارون مالدار نے کہا تہا کہ موسی ہی مشرف بہ نبوت کیون ہوا اور تباہ ہوا ویسے مکے کے مالدار رئیس ولید کا مقولہ تہا کہ مدعی نبوت ہی مشرف بہ نبوت کیون ہوئی ہی قصیدہ سب برابر ہین اور مخالف نبی کی طرح تباہ ہوا تو اس سورت مین پہلا موسی کی ولادت سے لیکر تا غرق فرعون تمام جو کتاب خروج مین مذکور ہی دوسکی بعد تورات کے ملنے کا ذکر ہی جسمین قرآن کے نزول کی پیشین گوئی ہی پہر ولید کے قول کی تردید ہی جبکہ قرار کی بعد قرآن سی انکار رہا جیسے قارون کو آتو اقرار کے بعد نکا تا اور تباہ ہوا ویسی ولید وغیرہ تباہ ہو جنکی اس سورت مین پیشین گوئی ہی کہ اونکو فتوحات اسلامیہ سی ذریا ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مثل موسی کر کے فصل ما سفر مین بیان فرمایا ہی اور موسی کے معجزہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسلام کی نسبت مقربات کی طرح پر تہی تو اس سورت مین اس سبب سی خصوصیت ہے کہ بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بطور براعت ارشاد ہی طٰسٓمٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ یہ طور سینی کے موعود نبی پر جو نازل ہوئی وہ کتاب روشن تورات کی آیات ہین نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ پڑہتی ہم تجہپر موسی و فرعون کی خبر سی حق کی ساتہ اوس قوم کے لئی جو ایمان لاوین جس سے اہل حق کو تکلیف پانے مین تسلی ہو بالخصوص اوس اہل کتب کی مسلمانون کو جو مکہ مین آگر اسلام لائی تہی اور ابوجہل کے خیالات کی تردید کامل ہو پہر تحقیق پر تیکہ ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق کی وعدہ کی بابت تسلی ہو جیسے حسب درس ۹ فصل ۱۵

نکو ہین کے سنہ ۱۹۰۰ قبل مسیحی مین رخصت وعید ہی چار سو سال تک ولادت اسحاق مصر مین مستید ہونیکا وعید ہوا تھا
انمین اسحاق کے یعقوب پیدا ہوئے اور یعقوب کے بارہ بیٹون مین سے ایک لاوی تہی اور ایک یوسف جنکو اونکے
بہائیون نے تاجرون کے ہاتھ فروخت کیا اور مصر مین جا کر پہونچے اور بعد کو تمامی اونکے بہائی وغیرہ مصر مین
غلامی مین رہے اور یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون مرگیا تہا اور یعقوب کی اولاد برومند ہوئی تو زمانہ
فرعون فیثاغس مین اونکی بہتری دیکہکر کہ مبادا زبردست ہو جاوین اور دشمنون سے ملجاوین اپنے خراج لینے والے
آپ مقرر کئے کہ اونکو سخت بوجہون سے ستاوین پر جتنے وہ کام پر لگے انکی صحت بڑہی وہ زبردست و صاحب اولاد
ہوئے تو اونکی کمین پیشے مقرر کئے کہ اونمین ذلیل رہین اور اجرت کم ملے پر اسپر بہی اونکی زیادتی ہوئی تو اونکی
دو دایہ مقرر کین کہ جو نر پیدا ہو لڑکا اسکو قتل کرین اور مادہ کو زندہ رکہین پر انہون نے خدا کے خوف سے یہ کام نکیا
تو اونسے استفسار کیا گیا کہ یہ نر انکے کیسے زندہ رہے تو انہون نے کہا کہ عبرانی عورتین قوی ہوتی ہین جنکر
جانے سے پہلے جنتی ہین تو اونسے فرعون درگذرا اور اپنے لوگون کو حکم دیا کہ جب اسرائیلون کے لڑکا پیدا ہو
اسکو ذبح کرکے دریا مین ڈالدو اور مادہ کو زندہ رکہو اور ایسے ہی کیا گیا تو حسب فصل دوم خروج کے لاوی بن یعقوب کے
خاندان کی ایک عورت مسماۃ یوکبد بنت قہات بن لاوی جو عمران بن قہات بن لاوی کے نکاح مین حاملہ ہوئی تہی
اور وہ بیٹا جنی تو اوسکے حال سے اطلاع فرماتا ہے إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا
يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۝
تحقیق فرعون نے دنیا فسق سے تکبر کیا زمین مین اور کیا اونکو گروہ گروہ کہ ضعیف کرتا ایک گروہ کو اونمین سے کہ
ذبح کرتا اونکے بیٹون کو اور دریا مین بہا دیتا اور زندہ رکہتا اونکی لڑکیون کو کیونکہ وہ تہا فساد کرنیوالون سے
وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۙ
وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝
اور چاہتے ارادہ کیا کہ احسان کرین اونپر جو ضعیف کئے گئے زمین مصر مین اور کرین اونکو امام اور کرین اونکو وارث
کنعان اور فلسطین کے اونکو زمین مقدس مین دین توحید مرفع خوف کی دیکہو ایک مقام پر سورہ نور مین آیت
خلافت کی تفسیر کو اور دکہاوین ہم فرعون اور ہامان اور اونکے لشکر کو اونمین سے وہ جس سے کچہ ڈرتے تہے مخفی رہی کہ

ہامان وزیر اخشویروش ہراسپ شاہ کا بھی نام تھا جیسے کتب تواریخ مندرجہ مجموعہ توراۃ سے ظاہر ہے
اور فرعون مصر کے وزیر کا بھی نام تھا ایک نام چند اشخاص کے ہو نہیں کیا استحالہ ہے جو جاہل خیال
کرے الحاصل اس عرصہ میں یوکبد حاملہ ہوئیں اور بیٹا جنین وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ
اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ اِنَّا
رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور وحی کی ہمنے مادر موسیٰ کی طرف کہ
اسکو دودہ پلا پس جب تو خوف کرے پس ڈال اوسکو یم یعنی نیل میں اور نہ خوف کر اور نہ رنج کر ہمن
اسکو لوٹانیوالے ہیں تیری طرف اور کرنیوالے ہیں اوسکو رسولوں سے پس مادر موسیٰ نے اوسکی مطابق
تعمیل کی کہ سرکنڈوں کی ٹوکری پر رال لگائی کہ پانی کے اندر جانے سے بچہ محفوظ رہے اور لڑکے کو اوسمیں رکھکر
پانی میں جھاؤ کے درختوں میں رکھدیا اور مریم بنت عمران مذکورہ دیکھتی رہی کہ کیا ہوتا ہے اور فرعون کی بیٹی
کے بیٹے مصر والوں کے دستور کی مطابق نہانے کو نیل کے کنارہ گئی اور سہیلیاں کنارہ پر پھرتی تھیں تو فرعون
کی بیٹی نے ایک ٹوکرا دیکھا اور ایک سہیلی سے کہا اوٹھا لا اوسکو جو کھولا تو اوسمیں ایک خوبرو لڑکا نکلا
جیسے ارشاد ہے فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ
وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝ پس لیا اوسکو فرعون کے خاندان نے تاکہ ہو انجام کار
تقدیر الٰہی سے اونکے لئے دشمن اور رنج تحقیق فرعون و ہامان اور ان دونوں کا لشکر خطا کار تھے
اس امر میں کہ کوشش اونکی بیفایدہ اس طفل کی پرورش سے کی اور خدا کی یہ صورت واقع ہوئی کہ وہ
اس طفل مبارک کو مارنا چاہتے تھے پر فرعون کی بیٹی کی سفارش سے بچی جیسے ارشاد ہوا وَقَالَتِ
امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ۭ اور فرعون کے ہنوز کسی سالہ سے بیٹا نہوا تھا
تو فرعون کی بیٹی نے فرعون سے کہا کہ میری آنکھ کا اور تیری آنکھ کا سرور ہے اور امرات کا لفظ بیٹی پر
بولتے ہیں جسکی جمع بغیر لفظ کے نساء ہے اور نساء میں مباہلہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں
لَا تَقْتُلُوْهُ ڰ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ نہ قتل کرو
اسکو قریب ہے کہ ہم نفع پاویں یا پکڑیں اوسکو لڑکا اور وہ شعور نہیں رکھتے کہ یہی ہے وہ جس سے اونکی

تہا یہی ہونیوالی تہی وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فٰرِغًا اِنْ کَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا
عَلٰی قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور اسطرف موسٰی کی ماں کا دل صبر سے خالی ہو رہا تہا تحقیق قریب
تہی کہ ظاہر کر دیوے اوسکو اگر نہ ربط کرتے ہم اوسکے دل پر تاکہ ہو مومنین سے یعنی امن والوں سے وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ
فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور یوکبد نے موسٰی کی بہن مریم سے کہا کہ موسٰی کے پیچھے پیچھے
جا کر اونسے اسکو دیکہا دور سے فرعون کی بیٹی کی گود میں اور فرعونی مریم کے دیکھنے کو نہ دیکھتے تہے اور جب قتل سے
موسٰی سے کہ باز آئی تو دودھ پلانیوالی کی تلاش ہوئی وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ اور حرام کہیں
ہمنے موسٰی پر دودھ پلانے والیں پہلے سے کیونکہ لوٹانا تہا موسٰی کے اونکی ماں سے اللہ نے وعدہ فرمایا تہا فَقَالَتْ
هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓی اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝ پس مریم نے کہا کیا نہ بتلاؤں
تمکو ایسے اہل بیت کو جو کفیل ہوں اوسکے تمہارے لئے اور وہ اوسکی نصیحت کرنیوالے ہوں تو فرعون کی بیٹی نے
اجازت دی تو مریم دوڑ کر اپنی ماں یوکبد کو بلا لائی فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓی اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ
وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پس اوسکو ہمنے لوٹایا اوسکی ماں کی
طرف تاکہ قرار پکڑے اوسکی آنکہہ اور نہ رنج کرے اور تاکہ جانے کہ اللہ کا وعدہ حق ہے ولیکن اکثر آدمی نہ جانیں اور
فرعون کی دختر نے یوکبد سے کہا کہ اسکو پرورش کر ہم تجہکو درماہہ دیں گے تو یوکبد نے پرورش کیا ع
شود سبب خیر گر خدا خواہد اور جب لڑکا بڑا یوکبد فرعون کی بیٹی پاس لائیں اور اونسے اپنا متبنی کیا اور
موسٰی انکا نام کیا گیا کہ پانی سے اوسکو لیے تہے وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓی اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَكَذٰلِكَ
نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور جب وہ پہونچا اپنی شدت جوانی کو اور پورا ہوا دیا ہمنے اوسکو حکم نبوت وعلم ولایت
اور ایسے ہی جزا دیں ہم نیکو کاروں کو یہاں پر یاد رکہنے کی بات یہ ہے کہ ولایت و نبوت و رسالت تینوں جمع ہیں
پس ولایت آپکو مصر میں قبل از ہجرت حاصل ہوئی اور نبوت و رسالت واپس آنکے وقت پس مطلب اس آیت سے
یہ نہیں کہ موسٰی ہنوز مصر میں تہے جنکو حکم رسالت دیا گیا بلکہ آخر انجام اونکو یہ بات پیدا ہوئی جسکے لئے صورت ذیل واقع
ہوئی کہ اول میں حکم ولایت اونکو حاصل ہے اگر موسٰی کو علم اوس ولایت کا تہا اور نہ خضر پر معترض ہوتے ایک دن فرعونی
اپنی عید میں لہو ولعب میں مشغول تہے وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰی حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ

يَقْتَتِلَانِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ج اور گیا موسیٰ محل شاہی سے شہر میں شہر کے
اہل کی غفلت کے وقت تو پایا شہر میں دو مردوں کو لڑتے ایک قوم موسیٰ سے تھا سامری نام اور دوسرا
موسیٰ کے دشمن کی قوم سے فلیتون نام کو اسرائیلی کو لکڑیوں کے اوٹھانے کی بیگار میں پکڑتا تھا اور سامری
وبقولے یبجان اسرائیلی کا نام تھا فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ تو فریاد
کی موسیٰ سے سامری نے جو موسیٰ کے گروہ سے تھا فلیتون پر جو موسیٰ کے دشمن کی قوم سے تھا تو حسب درس ۱۲
فصل دوم خروج کے موسیٰ نے ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی دیکھتا تو نہیں فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ز پھر مکا
مارا فلیتون کے موسیٰ نے بس پورا کیا موسیٰ نے کام اوسپر کہ وہ مر گیا اور وہ سکوریت میں دبا دیا اور موسیٰ سے
یہ کام ولایت سے ہوا تھا جیسے خضر نے لڑکی کو ولایت کے علم سے مارا تھا مگر ہنوز موسیٰ کو علم اوسکا نہوا کہ یہ ولایت
عطائی ہے تو کہا جیسے ارشاد ہے قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ کہا یہ عمل شیطان
سے ہے کہ وہ گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ موسیٰ نے عرض کیا کہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر تو تو مجھکو بخش کہ ستامن کو جناب اس
کا ہر سے جائز نہیں جس سے امن میں ہو تو اللہ تعالیٰ نے اپنا حق اوسکو بخشا کیونکہ وہ غفور رحیم ہے اور اگرچہ قوم
اسرائیل کے ہزاروں بچوں کا خون قوم فرعون پر تھا پر ستامن موسیٰ تھے اوسکا خون حق عباد سے تھا وہ
فرعون قبانس کے مرنیکے بعد معاف ہوا جسکا ذکر آئیگا پر قتل قبطی چونکہ حکم ولایت سے تھا باعث فرار
ارض کفار سے وحصول صحبت شعیب علیہ السلام ہوا پر ابھی موسیٰ کو معلوم نہیں ہوا تھا قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ
عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ کہا کہ میرے رب بسبب اس بخشش کے جو تو نے میرے اوپر کی تو
نہوں پشت پناہ گنہگاروں کا فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ
بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ پس صبح کی شہر میں خوف کہاتی ہر کہ خبر لے پس ناگہاں وہ جس نے مدد چاہی تھی
موسیٰ سے فریاد چاہی اور موسیٰ نے ایک جبری کی بابت جو باہم لڑتے تھے یہ دعا کی تھی کہ میں مجرموں کا مددگار
نہوں قَالَ لَهٗ مُوْسٰى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ موسیٰ نے سامری سے کہا کہ تحقیق تو البتہ گمراہ ظاہر ہے کہ
تیرا دیر کل وہ قصہ گذرا اور آج یہ کر رہا ہے فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا

قَالَ یٰمُوْسٰی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ کَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ
جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَمَا تُرِیْدُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ۝ پس جب ارادہ کیا موسٰی نے
کہ پکڑیں سامری کو جو موسٰی اور عبری کا دشمن تھا کہا سامری نے اے موسٰی تو ارادہ کرتا ہے کہ مجھکو قتل کرے جیسے تو
قتل کر چکا ایک نفس کو کل تو نہیں ارادہ کرتا مگر یہ کہ ہووے سرکش زمین میں اور تو نہ ارادہ کرتا کہ ہووے اصلاح
کرنیوالوں سے اور قبطی کی مقتولی کے سبب تلاش ہو رہی تھی کہ رات بھر پتہ اوسکا نہ تھا اور اس وقت میں
راز فاش ہو گیا اور اپنی قوم کا ہر ایک کو بڑا پاس ہوتا ہے دیکھو سرکار انگریزی کو کہ اکثر اوقات یورپی
ہندوستانیوں کا شکار کرتے ہیں اور یورپی ہندوستانی کے عوض میں حیلہ و حوالہ سے خلاص ہوتی ہے سنا
ہے کہ یورپی کو کوئی ہندوستانی غلطی سے بھی مارے تو اوسکے لیے پھانسی رکھی ہوئی ہے اگرچہ قانون کیسے بنائے جاویں
مگر حکام رعایت قومی اکثر کرتے ہیں الحاصل اسکی خبر فرعون تک پہنچ گئی اور اسکے ساتھ سو بیٹا موجود تھا
موسٰی کے تعاقب کرنے کی حاجت ہی نہ رہی تھی کہ قوم فرعون کے شمار میں ہوتی تو قوم موسٰی کے قتل کے درپے
ہوئی وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی قَالَ یٰمُوْسٰی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ
لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ ۝ اور آیا ایک مرد انتہا کے شہر سے دوڑتا جو سورۂ مومن میں
مذکور ہے جو قوم فرعون سے تھا جسکا نام جبرئیل یا شمعون یا شمعان تھا اور بقول بعض جبرئیل تھے اور اصل یہی ہے
جیسے ظاہر ہو گا کہا اے موسٰی تحقیق قوم فرعون حکم کرتے ہیں تجھکو کہ قتل کریں تجھکو پس ہجرت کر میں تجھکو نصیحت کرنیوالوں
میں ہوں اور نصیحت محل ہے اور اسکا قول جو کہے کہ قصہ حواریین مسیح میں سورۂ یٰسٓ میں مذکور ہے یعنی استقال دیکھی
یہ شخص ہے الحاصل جو مذکور ہے ایک راہ سے موسٰی کو فرار کرنا بتلایا اور قوم دوسری راہ سے گرفت کو آئی فَخَرَجَ
مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ پس نکلا موسٰی شہر سے خوف کھاتا ہوا
انتظار کرتا کہا اے میرے رب نجات دے مجھکو ظالم قوم سے یعنی قوم فرعون کا اسقدر اقتدار نہ تھا کہ مدین پر
تسلط ہو ملک عرب والوں سے اونکو شکست کھائی تھی وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ قَالَ عَسٰی
رَبِّیْ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ اور جب متوجہ ہوا موسٰی مدین کی طرف کہا امید ہے میرا رب کہ راہ
بتلاوے مجھکو راہ درست اور شہر مدین میں شعیب نبی تھے جنکا ذکر سورۂ اعراف میں گذرا انکی سات بیٹیاں تھیں

ع ۲

جیسے درس ۱۷ فصل دوم خروج مین ہے مگر گلہ کے پانی پلانے کو روکی تہین انہون نے اونچا کہ ہری کا پانی سے
بہری تہی کہ دوسرے لوگ آئے اور اونکو علیحدہ کردیا تہا ایسے وقت مین موسٰی نے اونکے حال کو ملاحظہ کیا کہ
آٹھہ منزل تک موسٰی نے پیچ کہا کر راہ قطع کی تہی تو بطور ولایت خضر کے کہ شہر والون نے ضیافت بہی
ندی تہی دیوار کو درست کرنے لگی تو موسٰی نے بلا اجرت اُن لڑکیون کی مدد کی جیسے ارشاد ہے وکما ورد

مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۵ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ

تَذُوْدَانِ ۚ اور جب آیا چاہ مدین پر موسٰی پایا اسپر گروہ آدمیون کو کہ پانی پلادین اور پایا اونکے سے
دو عورتون کو کہ روکی گئی ہین پانی پلانے سے اپنے گلون کو قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ط قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى
يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۵ کہا کیا حال ہے تم دونون کا اُن دونون نے کہا ہم نہ پلاوینگی
جبتک لوٹین چرواہے اور ہمارا باپ شیخ بزرگ ہے پس موسٰی ڈ کہڑے ہوکر لڑکیون کی مدد کی خواہ ادمی کو یہ خواہ
دوسری کو یہ جسپر بہاری پتہر ڈہکا ہوا تہا فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰىٓ اِلَى الظِّلِّ پس پانی پلایا اُن
دونون کے لیے پہر لوٹا سایہ کی طرف یہانتک تین امر خضر کی مطابق موسٰی کی نسبت ہوئی کہ اونکی ماں کا
پانی مین موسٰی کا ڈالنا نظیر شکست کشتی تہا اور قبطی کا قتل نظیر قتل نفس تہا جو لڑکے کو خضر نے قتل کیا اور
پانی پلانا نظیر خضر کی دیوار بنانے کی تہا فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۵ تو موسٰی نے
کہا بتحقیق مین محتاج ہون اس خیر کے لئے جو تو اُتارے ہے میری طرف اور حسب درس ۱۸ فصل دوم خروج کے
جب لڑکیین اپنے باپ رعوائیل پاس آئین تو اونسے اونکے باپ نے دریافت کیا کہ آج تم کیسے جلدی پہرین ۱۹
وے بولین کہ ایک مصری نے ہمین گڈریون سے بچایا اور ہمارے لئے جتنا معلوم تہا پانی بہرا اور گلّے کو پلایا ۲۰
اوسنے اپنی بیٹیون سے کہا کہ وہ مرد کہان ہے تم اوسے کیون چہوڑ آئین اسے بلاؤ کہ روٹی کہاوے فَجَآءَتْهُ

اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ز قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا
پس آئی ایک اُن دونون کی حیا کے ساتہہ کہا کہ میرا باپ تجکو بلاتا ہے تاکہ جزا دے اجر اوسکا جو تونے پلایا
ہمارے لئے فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۵
پس جبکہ آیا موسٰی رعوائیل کے پاس اور پڑہا اوسپر قصہ رعوائیل نے کہا خوف نکر تو نے نجات پائی ظالم قوم سے

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ○ ایک دو لڑکیوں نے
کہا اے میرے باپ نوکر رکھ لے اسکو تحقیق بہتر جسکو تو نوکر رکھے یہ قوی امانت دار ہے اور وہ صفورا بنت شعیب تھی

قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ

فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ شعیب نے کہا کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ تیرا نکاح کردوں اے موسیٰ ایک ان دو بیٹیوں سے اس
بات پر کہ تو مزدوری کرے میری آٹھ سال پس اگر تو پوری کرے دس سال تو وہ تیری طرف سے ہے یعنی احسان نہ ارادہ
کروں کہ تکلیف دوں تجھے دو سال کے لئے دون جلد تو پاوے مجھکو اگر خدا نے چاہا ہے نیکوکاروں سے قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ

ع

وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ○
موسیٰ نے کہا یہ امر میرے اور تیرے درمیان ہے جو دو میعادوں کی پوری کروں پس نہیں جھگڑا مجھپر اور اللہ اسپر جو ہم کہتے ہیں
وکیل ہے پس صفورا کا نکاح موسیٰ سے ہوا اور جیرسوم بیٹا پیدا ہوا اور برسوں مدین میں رہے نصاری کا خیال ہے کہ
چالیس سال رہے پر فصل ۲ خروج میں اتنا ہی ہے ان کا جو ذکر ہے اس سے اشارہ جرح کے بنا کرنیکا ہے جو اس مدت میں
مذکور ہے نصاری اس سے آشنا نہیں وہ سارے مناقشات موسیٰ و فرعون کو ایک سال میں سمجھتے ہیں الحاصل عقب
موسیٰ مدین میں فرعون مرچکا تھا اور اسکا بیٹا سامسٹرس بڑی شوکت کا بادشاہ ہوا جسکی ہند سے لیکر تا کنار
یورپ بادشاہت تھی کہ اوسکے ہوادار کو چار بادشاہ اوٹھاتے تھے کہ چار سو بادشاہ دربار میں حاضر رہتے تھے اوسکی
بنی اسرائیل پر اور بھی سختی کی کہ وہ آہ سرد بھرنے لگے اور خدا نے اونکی آہ سنی اور ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا عہد
یاد کیا فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ پس جب
پورا کیا موسیٰ نے میعاد کو اور اوسکو ایک زمانہ گذر گیا تو غالبًا ایک کی بربادی کے وقت میں پھر کی موسیٰ نے
اپنے لوگوں کو ساتھ بکریاں چراتے ہوئے کہ اندھیری رات میں سردی تھی تو دریافت کی کوہ حوریب کی جانب سے آگ پر نشان
کر دفعتہ اوسمیں سے زبان جلتا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ
مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ○ موسیٰ نے کہا اپنے لوگوں سے ٹھہرو کہ میں نے دریافت کی ہے آگ امید کہ میں لاؤں
تمہارے پاس اس سے خبر یا آگ کے انگارے شاید تم تاپو کہ جاڑے کے سبب سے اونکو سردی دریافت ہوئی تھی تو موسیٰ جبکہ

قریب آئی تو حسب فصل ۳ خروج کے روح نے جو طور پر جناب کے درخت پر متمثل تھا فرمایا کہ اے موسیٰ اے موسیٰ
موسیٰ نے کہا میں حاضر ہوں تب روح نے کہا یہاں نزدیک مت آ تو اپنے پاؤں کا جوتا اوتار کہ یہ جا
پاک ہے اور میں ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا ہوں تو موسیٰ نے اپنا منہ چھپایا (کیونکہ قبطی کے قتل کے سبب
خوف کھائے تھے اگرچہ خدا نے بخش دیا تھا) تو خدا نے فرمایا کہ مصر میں بنی اسرائیل کی تکلیف دیکھی اور انکو مصریوں کے
ہاتھ سے خلاص کروں گا اور کنعانیوں و حتیوں و فرزیوں و حویوں و یبوسیوں کی زمین دونگا تو تو فرعون کے
پاس جا تو موسیٰ نے کہا میں کون ہوں جو فرعون کے پاس جاؤں اور بنی اسرائیل کو نکالوں تو خدا نے
کہا میں تیرے ساتھ ہوں موسیٰ نے جواب دیا جب بنی اسرائیل پاس میں پہونچوں اور وہ مجھسے تیرا حال دریافت
کریں تو میں کیا کہوں تو فرمایا کہ میں وہ ہوں جو ہوں اور بنی اسرائیل سے کہیو کہ وہ جو ہے اوسنے مجھے بھیجا ہے
جیسے ارشاد ہے فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ
مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ پس آیا موسیٰ آگ کے پاس ندا کی گئی
وادی ایمن کے کنارہ سے جائے مبارک میں درخت سے کہ اے موسیٰ تحقیق میں ہی خدا ہوں کہ نہیں ہے کوئی
معبود بجز اللہ رب العالمین کے پھر خدا نے حسب درس ۱۵ فصل ۳ خروج کے فرمایا کہ اسرائیلیوں سے کہیو کہ ابراہیم
و اسحاق و یعقوب کے خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور ساری قوموں میں (یعنے اہل اسلام مراد ہیں) ابد تک
یہی میرا تذکرہ ہے یعنی لا الہ الا اللہ کا اور موسیٰ کو علیحدہ بطور مواعید ہوئے تب موسیٰ نے حسب فصل ۴ خروج
کے کہا کہ وہ مجھپر ایمان نہ لاوینگے اور کہینگے کہ خدا تجھکو نہیں ملا اور نہ میری بات سنینگے یعنی جو دعویٰ
بابت ابراہیم و اسحاق و یعقوب کے خدا ہونیکا فرمایا ہے جسمیں اشارہ تھا اسلام کی طرف ہے تو خدا نے فرمایا کہ
تیرے ہاتھ میں کیا ہے تو مطابق سورۂ طٰہٰ کی موسیٰ نے کہا کہ یہ میرا عصا ہے کہ اسپر تکیہ کرتا ہوں الخ تو حکم ہوا
وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ اور تو
ڈال اپنا عصا تو وہ سانپ ہو گیا پس جب اسکو دیکھا کہ حرکت کرتی گویا وہ سانپ ہے لوٹا پیچھے منہ پھیر کے الٹا
اور پھر کے دیکھا بھی نہیں تو خدا نے فرمایا يٰمُوْسٰٓي اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝ اے موسیٰ
متوجہ ہو اور نہ خوف کر کہ تو امن والوں میں ہے کہ میرے پاس رسول نہیں ڈرتے مگر وہ جو ظلم کرے اور توبہ کر کے

پچھلی سورت مین گذرا پس موسیٰ نے اور عصا کو جو ڈالا تھا یا وہ بہ سبب عصا ہو گیا تاکہ وہ اعتقاد کرین کہ ابراہیم
و اسحاق و یعقوب کا خدا اونکو دکھائی دیتا ہی جو قیامت کی دلیل ہی اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ
بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ نکال اپنا ہاتھ اپنی سینہ مین سے نکلے روشن بغیر عیب برص کے تو موسیٰ نے ویسی کیا
مترجمین ورس ۶ فصل ۴ خروج کے غلطی ہے جو مبروص کرکے ترجمہ کرتے ہین وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ
مِنَ الرَّهْبِ اور ملا اپنی کمر سے اپنا ہاتھ اپنی طرف پھر بہ سبب ڈر اول ہو جاویگا کر رہب کم کو کہتے ہین اور یہ
دلیل تجلی و تمثل حق ہی فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهٖ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا
قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ہ پس یہ دو دلیلین ہین تیرے رب سے فرعون و اوسکی سردارونکی طرف کہ ہین وہ قوم فاسق
دیگر ان دونون معجزون پر ایمان نہ لاوین تو حسب ورس ۹ فصل ۴ خروج کی فرمایا کہ تو دریا کا پانی خشک مین
چھڑکیو کہ وہ خون ہو جاویگا پر وہ ایمان نہ لاوینگے یہ دلیل اُسکی فسق کی ہی قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ
نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ہ موسیٰ نے کہا اے میرے رب مین نے قتل کیا اونسے ایک نفس کو تو مین خوف کرون کہ
وہ مجھکو قتل کرین تو جواب اُسکا فرمایا کہ مرگئے نہین کہ فرعون جنکا نفس مرگیا تھا اور قاعدہ مصریونکا ہی وہ جیسے ہند مین
راجاؤن مین رسم ہے کہ دوسرا راجہ کی گدی پر بیٹھنے سے خون خلاص کیے جاتے ہین تو ساٹھ برس اوسکی مقام پر
فرعون ہوا تھا جیسے ورس ۲۳ فصل ۲ دوم سے ظاہر ہی وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ
مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ہ اور موسیٰ نے کہا اور میرا بھائی مجھسے فصیح ہے وہ
زبان مین تو بھیج اُسکو میرے ساتھ مددگار کہ وہ میری تصدیق کرے مین خوف کرون کہ وہ میری تکذیب کرین
اور مجھکو نقصان دین قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ
اِلَيْكُمَا بِاٰيٰتِنَآ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جلد محکم کرون تیرے
بازو تیرے بھائی کے ساتھ اور کرون تمہارے لئے غلبہ تو نہ پہونچین تمہاری طرف ہماری آیات کے ساتھ تم دونون
اور جو تمہاری تابعداری کرے غالب ہونگے پس موسیٰ مدین کو لوٹے اور اپنے خسر سے اجازت لیکر گئے کہ اونکی ہمراہ
اونکا قبیلہ و بیٹا وہ کردین تو اجازت لیکر بہ مصر کا قصد کیا اتفاقاً راہ مین خدا متجلی ہوا کہ جیر سوم کی ختنہ
نہوئی تھی حالانکہ سات روز تعظیم کی سنتی ہین انتظار کرکے آٹھوین روز ختنہ کرانی اس سنت مین مقرر تھا کہ حضور

ختم المرسلین محمد صلعم پیدا ہونیوالے تھے تو چاہا کہ اونکو تباہ کرے یہ سمجھ کر فرعون نے حیرت قوم کی کہاری تیری تیر کی کاٹ دی
اور کہا کہ تو میری خسر کی جگہ پر ہے یعنی بزرگ الحاصل موسیٰ مع اپنی قبیلہ و بیٹی کے مصر کو آئے اور راہ میں ہارون نے
استقبال کیا اور شہر میں شہرت ہوئی اور بنی اسرائیل ایمان لائے اور موسیٰ و ہارون خدا کا پیغام پہونچا چکے تو
فرعون پاس گئے جو اوسی کبھی زمینی تھی نہ قیامت کا معتقد تہا نہ تجلی حق کا اور موسیٰ نے کہا کہ ہماری قوم کو اجازت
دو کہ شہر سے باہر جا کر عید کریں ورنہ خدا السے ناراض ہوگا اوسنے کہا اے موسیٰ کیوں انکو کام سے روکتے ہو اور آیات
خدا کی عصا و ید بیضا شعبدہ سمجہا جیسے ارشاد ہے فَلَمَّا جَاءَهُم مُّوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا
سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ۝ پس جب لایا موسیٰ ہماری آیات روشن فرعونیوں نے
کہا نہیں ہے یہ مگر شعبدہ افترا کیا گیا جو عصا دلیل قیامت تہا اور ید بیضا تجلی حق کی دلیل ہے نہیں ہمنے سنا اسکو بیچ
ان دونوں امر کو اپنے پہلے باپوں سے ۔ وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَن جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِندِهِ وَ
مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝ اور موسیٰ نے کہا میرا رب دانا ہے کہ اوسکو ساتھ
جو لایا ہدایت اوسکے پاس سے اور اوسکو جسکے لئے ہو انجام اس دار دنیا کا اور درستی وہ فلاح نہ ہوئی ظالموں کو جو اپنی
طرف سے اوسکی آیات کا افترا کریں ۔ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي
فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ فَاجْعَل لِّي صَرْحًا لَّعَلِّي أَطَّلِعُ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي
لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ اور فرعون نے کہا اے سردارو نہ جانوں تمہارے لئے کوئی معبود اپنے غیر تو پکا اے
ہامان مٹی پر یعنی اینٹیں پس کر میرے لئے کوٹہا کہ میں مطلع ہوں موسیٰ کے الہ پر اور میں ظن کروں اوسکو
جہوٹا ہو کہتے کہ کہا یہ جیکو خدا اطلاع ہو تو اوپر کوٹہے سے دیکھی ہوگی تو اوسکو صدق سے دریافت ہم کریں اس مقام سے
جو فرعون ذی الاوتاد کہلاتا ہے کہتے ہیں کہ اوسنے صرح ایسی بلند بنوائی کہ کبھی پہلے بنی نہ تھی پھر جبرئیل نے اوسپر
پیر مار کر تین ٹکڑے کر دیا ایک ٹکڑا فرعون کے لشکر پر گرا کہ ہزار ہا قبطی اوسکے لشکری مر گئے دوسرا کاریگروں پہ
جو سرا کہ تیسرا اور ایک ٹکڑا اوسکا دریا میں گرا پر فرعون متکبر ہی رہا ۔ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ ۝ اور فرعون واسکے لشکر نے تکبر کیا زمین میں بغیر حق
اور ظن کیا کہ وہ ہماری طرف نہ رجوع کریں اور موسیٰ کے معجزات دکھلائے بالآخر موسیٰ کو دریا کی دیکر نکلوا دیا مصر سے

اور ٹڈی آئی اور جو اولون سے بچا تہا سب سبزی و درخت کہا گئی اسپر بہی فرعون نے موسیٰ کا کہنا
نمانا توپہر شبانہ روز سیاہی ایسی چہائی کہ ہاتہ سے ہاتہ نہ دکہتا تہا پہر بہی موسیٰ کا کہا نکیا اور نہ
معجزات موسیٰ متواتر دیکہے گئے بالآخر شب میں فرعونیوں کے جیٹھے بیٹے مرگئے اور اجازت بنی اسرائیل کو
دی اور بنی اسرائیل مصر سے نکلے اور راہ سے دوسری راہ مین خدا اونکو لیگیا اور مقام مابین مجدال و فی الحیرات میں
ٹہرے جہاں سے موسیٰ خضر کی ملاقات کو گئے اور فرعون نے لشکر کے ساتہ تعاقب کیا اور موسیٰ نے دریا میں عصا
مارا کہ خدا تعالیٰ نے پورب کی ہوا تیز چلادی اور بیچ میں راہ ہوگیا کہ دونوں طرف اس راہ کے پانی کہڑا ہوگیا
اور موسیٰ کا لشکر نکل گیا اور فرعون و فرعونی اوسی راہ سے چڑہ دوڑے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ وہ مقام اسقدر
تہا کہ اوسمین فرعون کا لشکر آرہا و گرا فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پس پکڑا ہمنے اوسکو اور اوسکے لشکر کو پس ڈالا ہمنے اونکو سمندر احمر مین
پس دیکہہ کیسے ہوا انجام ظالمون کا وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ۝ ع
اور کیا ہمنے اونکو امام کہ بلاوین آگ کی طرف اور بروز قیامت نہ مدد دئے جاوین اور لگا دی ہمنے اونکے پیچہے
اس دنیا مین لعنت و بروز قیامت وہ قباحت والون سے ہون پس موسیٰ مع لشکر کے شرق سمندر احمر مین گئے
جیسے مفصل کتاب خروج میں ہے وہان پر حق تعالیٰ نے اونکو کتاب عطا کی جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور البتہ دی ہمنے موسیٰ کو کتاب بعد اوسکے کہ ہمنے ہلاک کئے پہلے قرن والے فرعون و فرعونی
واسطے سجہانیون قوم اسرائیل کے حالات موسیٰ سے جبکہ پہلے مصر مین واقع ہوئے اور ہدایت کے لئے جبکہ مدین مین
پہنچے اور فرعون سے جو واقعات موسیٰ پر گذرے اور واسطے رحمت کے جو اسلام کے مقدمات کی پیشین گوئی اوسمین
لکہی ہے شاید وہ یاد رکہین اور ہم پڑہتے ہین خبر موسیٰ و فرعون راستی کے ساتہ جیسے اوائل سورت مین ارشاد ہے
پیغمبر الہی تاکہ وہ نصیحت پکڑیں وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ
مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ اور تو نہ تہا جانب غربی میں یعنی مصر مین جبکہ حکم کیا ہمنے موسیٰ کی طرف کا نبوت کا تو بہاگ

بِمَا اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ج قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظَاهَرَا قف وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ہ تاکہ رجوع کرتے
نہ بھیجتے رسول کو وہ کہتے کیوں نہ بھیجا تونے ہماری طرف رسول عظیم الشان موعود اونکے آبا کا کہ پیروی کرتے تیری آیات کی
اور ہوتے مومنین سے پس جبکہ آیا اونکے پاس حق قرآن ہمارے پاس سے پارہ پارہ موعود فصل ۱۸ استثنا کا کہا بیہودہ سے
بہکاوے کفار مکہ نے کیوں نہ دیا گیا مدعی نبوت یکبارہ مثل اُس کتاب کی جو دیا گیا موسیٰ پہلے آیا نہ کفر کیا کفر ہوا اونکے
اوسکے ساتھ جو دیا گیا موسیٰ کہا انہوں نے موسیٰ و ہارون دو ساحر ہیں کہ غالب ہوئے جیسے قارون وغیرہ نے کہا جیسے
فصل ۷ الکتاب اعمال اوسی ظاہر ہے حالانکہ پہلے کہتے تھے کہ ہمکو نبی بھیجکر نجات دی فرعون کی سختی سے اور بعد ایسی معجزات
موسیٰ کے پھر بھی منکر ہوکر تباہ ہوئے اور جبکہ موسیٰ ایسے صاحب معجزات کی کتاب میں اہل مکہ میں نبی عظیم الشان کی
خبر ہے جسکے موہنہ میں پارہ پارہ کلام خدا ہزار ہا ختم وجود آدم میں ہو جو مطابق فصل ۲۳ نامہ اعمال کے مابین تشریف بری
دوبارہ دیگر تشریف آوری مسیح میں ہو جنپر انجیل نازل ہوئی ہے پس اگر یہ قرآن وہ موعود نہیں اور وقت اوس موعود کا
یہی ہے تو ارشاد ہے قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
فرما تو لاؤ دوسری کتاب خدا کے پاس سے کہ وہ ہدایت والی زیادہ ہو اُن دونوں یعنی توراۃ و انجیل سے اگر تم سچے ہو اپنے
دعوی میں کہ وہ ۔۔ دونوں جسکی نسبت اپنے باپ دادوں کی پیشین گوئی کے مطابق منتظر ہزارہا ختم میں وجود آدم سے تھے
چنانچہ جب کہ یہ علم اس سبب سے سچے تھے فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ
اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ہ
پس اگر نہ جواب دیں تجھکو تو جان کہ جز این نیست وہ پیروی کرتے ہیں اپنی خواہشوں کی اور کون گمراہ تر ہے اُس سے جو پیروی کرے
اپنی خواہش کی بغیر ہدایت خدا کی تحقیق اللہ نہ ہدایت کرے قوم ظلم کرنیوالی کو جو خلاف کتاب کے چاہے اور پھر قرآن کا کلام
کہ جیسے موسیٰ کی کتاب موصول ہے ویسے کلام پارہ پارہ کا وصل کر کے مثل کتاب موسیٰ قرآن ہے کہ جملۂ واحدہ کی نسبت یاد دہانی
کے لئے جمعیت سے غرض ہے پس جیسے فصل ۱۸ استثنا میں لکھا ہے کہ اُس نبی کے منہ میں اپنا کلام ڈال کے بھیجونگا پس
حسب وعدہ وہ آیا اور جمع ہوا جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ہ اور البتہ
وصل کیا ہمنے قول پارہ پارہ کو اونکے لئے شاید وہ نصیحت پکڑیں اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ
يُؤْمِنُوْنَ ہ وہ اشخاص جنکو ہمنے کتاب دی ہے پہلے قرآن سے وہ اسکے ساتھ ایمان لاتے ہیں وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ

مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ اور بہت سی قریے ہم نے ہلاک کئے
کہ اونکی بد طرازی رہی معیشت اور معیشت ونکی برباد ہوگئیں یہ اونکے مسکن ہیں کہ بسر ہوا اونکے بعد مگر کم اور ہم وارث ہیں
دیکھو اہل مکہ اور سادری کے مخالف تباہ ہوگئے دوسرے گروہ کہیں کہ اگر اہل مکہ کی تباہی ہی خدا کو منظور ہے تو ہمیں کیا مددرت ہے
دارستان ہوگی وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ
وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝ اور نہیں ہے تیرا رب قریوں کا ہلاک کرنے والا جب تک کہ بھیجے
ام القری میں رسول کہ پڑھے اونپر ہماری آیات اور نہیں ہیں ہم ہلاک کرنے والے قریوں کے مگر جبکہ اہل ظالم ہوں کیونکہ
قبل از قیامت کوئی قریہ نہیں چھوڑا جائیگا۔ لا دو کہ وہ ہلاک ہو یا عذاب سہے یا حاوی اسلام کی شوکت سے کہ مکان وہ اوند
بیار جانا کہیجے والی جس پیشگوئی لوح کے ہوئیں محالیں اسلام کی کثرت سے ایمان لانا ما دانی ہے اور کفار کا یہ خیال
تہا کہ ہم آسودہ و اہل اسلام کمزور ہیں کب اہل اسلام کی فتح متوقع ارشاد ہے وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور وہ کچھ جو تم دئیے گئے ہو
ای کفار کہ مثل امیہ بن حیات دنیا کی متاع ہے اور اسکی زینت اور وہ جو اللہ کے پاس ہے مثل صدیق صدائی بہت اور باقی
والوں کو بہتر و پائدار ہے جیسے سورہ شوری میں بیان آتا ہے آیا پس تم یہ سمجھو یہ حاصل کر جیرا بوبکر سے امیہ کی مقابل میں
جسکے غلام بلال ہے اور صدیق نے اوی غلام کے ساتھ جسکے پاس آٹھ ہزار دینار ہے جبرا بہا اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا
حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝
جسکو مثل صدیق کے ہمنے وعدہ کیا نیک وعدہ کہ وہ اوسکو ملنے والا ہے اوسکی مثل ہے جسکو مثل امیہ کی ہمنے برخوردار کیا حیات دنیا سے
پھر وہ روز قیامت آتش دوزخ میں حاضر ہونیوالوں سے ہو ہرگز نہیں جیسی ہے کہ بکہ تین جیسد فریق تھے کفار کے ایک مثل
مثل عثمان بن طلحہ کے دوسرے سردار دیکھاری تیسرے سردار مثل ولید وغیرہ کے تو ہر ایک کا حال ارشاد ہوتا ہے وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا
هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝ اور یاد کر
جس دن کہ پکارے اللہ کا منادی اونکے سرداروں کو کہاں ہیں میرے وہ شریک جسکو تم گمان کرتے تھے اور کہا جاوے کہ
جسمے دوسروں کو کیوں بہکایا کہ انہوں نے تمکو بہکائے تمہاری کہتے کو خدا کی بیعے سے بڑھکر سمجھا تو وہ کہیں جنپر قول

لاملئن جہنم واجب ہوا ای ہمارے رب ان لوگوں کو ہمنے بہکایا دین سے جیسے ہم بہکے تبری کرتے ہین ہم تیری
طرف اونسے نہ تہے وہ ہمکو عبادت کرنیوالے وَقِیْلَ ادْعُوْا شُرَکَآءَکُمْ فَدَعَوْھُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَھُمْ
وَرَاَوُا الْعَذَابَ لَوْ اَنَّھُمْ کَانُوْا یَھْتَدُوْنَ ۵ اور کہا جاوے پکارو اپنے معبودون کو تو سب پکارین
پس وہ پکارین اونکو تو وہ جواب نہ دین اونکو اور دیکہیں عذاب کہیں کاش وہ راہ پاتے وَیَوْمَ یُنَادِیْھِمْ
فَیَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِیْنَ ۵ فَعَمِیَتْ عَلَیْھِمُ الْاَنْبَآءُ یَوْمَئِذٍ فَھُمْ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ۵
اور جسدن کہ پکاریگا اونکو پہر کہیگا کیا جواب دیا تمنے رسولون کو پس پوشیدہ ہوگئین اوپر خبرین اوس روز
جو اونکو پیاری بتاتی پس وہ اونسے نہ پوچہین تو اوس دن خدا کیلئے پاکی ظاہر ہو شرکت سے جیسے آئندہ آتا ہے
فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ ۵ ولیکن وہ جو توبہ کرے
اور ایمان لاوے اور کام کرے نیک مثل مجہکے پس امید ہو کہ ہو وہ فلاح پانیوالون سے اور ولید کی مخاصمت کا جواب
فرماتا ہے جو بابت نبی وعلی کے کی وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ مَا کَانَ لَھُمُ الْخِیَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ
وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۵ اور تیرا رب پیدا کرے جو چاہے اور پسند کرے بحکمت اوسکو نہیں ہے اونکی لیے اختیار کہین
اون کیون ہے اور جیسے کیون نہوا آیا وہ خدا کے شریک مصلحت مین یا کیا گیا ہے اللہ کو اور برتر ہے اوس سے کہ وہ شرک
کرین اور خدا کے صلاح کار بنین وَرَبُّکَ یَعْلَمُ مَا تُکِنُّ صُدُوْرُھُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۵ اور تیرا رب جانتا ہے جو
جو پوشیدہ کرین اونکے دل نبی کے قتل وحیلہ وعلی کی نسبت اور وہ جو ظاہر کرین مسجد مین ہو وَھُوَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
لَہُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ وَلَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۵ اور وہی صاحب ہے معبود بحق کہ
نہین ہے کوئی معبود اوسکی غیر اوسی کے لئے حمد ہے دنیا و آخرت مین اور اوسی کے لئے حکم ہے اور اوسکی طرف رجوع کرو گے اور ہر ایک
شے عالم کثرت قابل پرستش نہین اگرچہ سورج و چاند کیون نہون جنکو کافر پوجتے ہین اگرچہ ظلمت و نور کیون نہو جیسے ارشاد ہے
قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ
بِضِیَآءٍ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۵ فرما خبر دو اگر کرے اللہ تمہارے اوپر رات کو ہمیشہ تا روز قیامت کون معبود ہے
غیر خدا کہ لاوے تمکو روشنی کیا تم نہین سنتے قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ النَّھَارَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ
الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِلَیْلٍ تَسْکُنُوْنَ فِیْہِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۵ فرما خبر دو اگر

کرد اللہ تمہارے اوپر دن کو ہمیشہ تا روز قیامت کون معبود ہی اللہ کے سوا کہ لاوے تمکو رات کہ سکونت کرو اوسمین
أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ وَمِنْ رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اور اپنی رحمت سے بنائی تمہارے لئے رات و دن تاکہ سکونت کرو رات مین اور خواہش
کرو اوسکے فضل کی دن مین امید کہ تم شکر کرو نہ آنکہ ظلمت دور کردیو تا بناؤ دیو جود دارمدار دونون کا اسرار
وصنفا کا پچاریونکی کہنے پر ہی وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝
وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُم
مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ اور یاد کرو جس دن کہ ندا کریگا اون کافروں کو اللہ بالخصوص اونکی پکاریوں کو پس کہیگا اللہ کہان ہین ع ۵
میری وہ شریک جنکو تم گمان کرتے تھے پس نکالین ہر امت سے گواہ اونکی یعنی پیغمبر اونکے پس فرماوین ہم لاؤ تم اپنی دلیل پس
نہ لاسکیں تو جانین کہ حق بات خدا کے لئے ہے اور جاتی رہی اونسے جو افترا کرتے تھے اور سرنگون ہوتے تا واضح ہو کہ موسی کی
کتاب پر بھی اعتراض ہوا تھا کہ قارون بن اظہار بن قہات بن لاوی بن یعقوب نے حسب فصل ۱۶ الکتاب اعداد کے انکار
کیا تھا کہ ہم مین سے مخصوص بنبوت موسی و ہارون ہی کیون ہوئے ویسے ولید مالدار قارون مثال کا اعتراض قرآن پر کہ
ہم مین سے مخصوص بنبوت محمد علیہ الصلوۃ والسلام کیون ہوئے ان نظر قارون کا قصہ فرماتا ہے تاکہ ولید کو نصیحت ہو
اور اگر نا ڈرتو وہ اور اسکے ساتھی ستمگرین ہو مثل قارون کی تباہ ہون إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ
عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ تحقیق قارون
تھا قوم موسی سے پس بغاوت کی قارون نے موسی پر اور دئیے ہمنے اوسکو خزانون سے اسقدر کہ اوسکی صندوق البتہ بھاری
پڑتے ایک جماعت قوت والی کو کہ عصبہ تین سے دس تک ہوتے ہین اور بقول بعض چالیس تک ہوتے ہین ستا قارون ہلاکہ
کہ چہل خانہ گنج داشت ۔ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ۝ جبکہ کہا اوسکو
اوسکی قوم نے نہ اترا کہ اللہ دوست نہیں رکھتا اترانیوالونکو وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ
وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝ اور خواہش کر اوسمین کہ دیا ہے تجکو اللہ نے دار آخرت اور نہ بھول اپنا نصیب دنیا سے
کہ تو خواستگار نبوت موسی کا ہو کر تجکو ملے اور نیکی کر جیسے نیکی کی اللہ نے تیری طرف کہ موسی کی نبوت کو تسلیم کر اور نہ خواہش کر

فساد کی زمین مین کہ تو کہتی کہ ہم مین سے موسیٰ ہی کیون مخصوص بہ نبوت ہوا تحقیق اللہ نہ دوست رکہے فساد کرنیوالون کو
جسنے عطاء حق پر اعتراض کیا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ قارون نے کہا کہ یہ جز این نیست کہ
دیا گیا ہون وہ علم وکسب سے یعنی تجارت وغیرہ سے حالانکہ خود اوسکو خدا نے پیدا کیا تہا اور اوسنے موسیٰ کی مخالفت کے
سبب نتیجہ معلوم کیا اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ
قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ کیا اوسنے نجانا کہ اللہ ہلاک کر چکا اوس کے
بہت سے قرن والے وہ جو سخت قوت اور زیادہ مال کی جمعیت مین تہے اور نہ سوال کئے جاوینگے یعنی نہ پرسش کئے جاوینگے اپنے گناہون سے
مجرم اور زیادہ مال والا قارون سے فرعون تہا اوسکو دیکہہ چکا تہا مگر تقدیر کے آگے بصیرت اندہی ہوجاتی ہے اس مقام پر
یاد رکہنا چاہیے کہ قارون سے بہت سے لوگ اُس سے پہلے مالدار ہوے ہین پر انسانون مین قارون کی نسبت بہت سے کچہ
خیالات ہین رستم کے حال کی سی گپین بہت کچہ ہین اور قارون کے ساتہہ حسب فصل ١٦ کتاب اعداد کی داتن و ابی رام
بن الیاب اور اون بن فلت روبنی وغیرہ ڈہائی سو آدمی تہے تو انہون نے کہا کہ موسیٰ و ہارون ہی ساری جماعت اسرائیل سے
کیون مقدس ہوئے تو موسیٰ نے کہا کہ کل اسکا فیصلہ ہوگا اور اسکے سے لیوی کیا تمکو یہ کم ہے کہ خیمہ کا بندوبست تمہارے ہاتہہ کیا جاوے
کیا موسیٰ کی سی نبوت بہی تمکو چاہیے اور ابی رام و داتن کو بلوایا اور وہ نہ آئے اور کہلا بہیجا کہ یہ کیا تہوڑی بات ہے کہ تو ہمکو ملک
مصر سے اس غرض سے لایا کہ ہمین اُس زمین مین پہنچویگا جہان دودہ و شہد کی ندیان جاری ہین اور آپ ہمپر سرداری کرنے لگا
کیا تو اونکی آنکہین نکالیگا تو خدا کا غصہ بہڑکا اور حکم ہوا موسیٰ کو کہ اونکے ڈیرے کی طرف توجہ مت کر اور جماعت کے خیمون کے اندر
ہارون بہی اپنا بخوردان روشن کرے اور قارون وغیرہ بہی پس قارون کے ڈہائی سو بخوردان تہے کہ ایک بڑی تجلی نے کہا جیسے ارشاد ہے
فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ
قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ پس نکلا قارون اپنی قوم پر زینت مین کہا ان لوگون نے جو ارادہ کرین حیات
دنیا کا کاش ہماری بہی ہوتا وہ جو دیا گیا ہے قارون کو تحقیق وہ البتہ صاحب بڑے نصیب کا ہے پس سبب کہ اونکو خدا اوسنے
تباہ کرنا چاہا پر موسیٰ نے دعا کی اور اونکو قارون کو خیمے سے سوا ڈہائی سو اشخاص کے علیحدہ کیا وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝ اور کہا ان لوگون نے
جو دیئے گئے علم افسوس ہے تمکو اے دنیا کے طالبو اللہ کا ثواب بہتر ہے اونکو جو ایمان لائے اور نیک کام کیا اور نہ ملیگی یہ بات اسکو مگر

خواہش سے کتاب نہین اُتاری جو وہ بہی خواہش کریں جیسے ارشاد ہے وَ مَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ یُّلْقٰٓى اِلَیْكَ الْكِتٰبُ

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا لِّلْكٰفِرِیْنَ ۞ اور تو نے نہ آرزو کی کہ اُترے تیری طرف کتاب مگر تیرے

رب کی رحمت ہی سو نہو تو پشت پناہ کافرونکا وَ لَا یَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ وَ ادْعُ

اِلٰى رَبِّكَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۞ اور نہ روکیں تجھکو کافر آیات خدا سے بعد اسکے جبکہ نازل کی گئین وہ آیات

تیری طرف اور بلا کافرونکو اپنے رب کی توحید کی طرف اور ہرگز نہو جیو مشرکین سے اس مخاطب کے خطاب نبی سے اہل اسلام مراد ہین

وقف لازم

وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ

تُرْجَعُوْنَ ۞ اور مت پکار خدا کے ساتھ دوسرے معبود کو نہیں ہے کوئی معبود اوسکے غیر ہر شے ہلاکت والی ہے سوای اوسکی

وجہ ہویت غیبیہ اوسی کو حکم ہے اور اوسیکی طرف تم رجوع ہو گے یعنی احتمام سے عبادت اور سر ہویت وجود مطلق کی لازم ہے کہ علم کرتے رہو کہ یہ

رکوع ۹ ...

سورۂ عنکبوت اوّل سے آخر تک مکیہ ہے انہتر آیات و سات رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت مین فتوحات اسلامیہ مثل فتح بدر کی پیشین گوئی ہے اور پہلی سورت سے یہ پہلی سورت نمل کی ماورین مین گزر گیا کہ

کفار نے یاسر و سمیہ کو قتل کیا اور بلال کو جو احد احد کہتے ہوئے تہی باوجود یہ سخت تکلیف دی اور عمار یاسر اکراہ کیگئی تو زبان سے

کلمہ کفر لائے جبکہ اونکی ماں و باپ موصوف شہید کیگئی پر اونکا دل مطمئن بایمان تہا اور بعض نے مثل عیاش بن ابی ربیعہ برادر

رضاعی ابوجہل و ابوجندل بن سہیل بن عمرو و ولید بن ولید مغیرہ و سلمہ بن ہشام و عبداللہ بن اسید الثقفی نے تکلیف دینے کفار سے

جہاد کیا کہ اوسوقت مین عبارت ہجرت و صبر سے تہا اور ان لوگونکی جنکا سبب کفر کے ساتھ ہو لا گیا تہا سخت وعید ہوا تہا

کہ بعض اونمین حیات دنیا کی خاطر مثل عیاش بن ہشام کی ایمان لا کر کفار کے ساتھ ہو گئے تا آنکہ بعد کو ابوجہل کا اجیر

ہو کر بدر مین آیا اور ایک غلام حضرمی بہی تکلیف دینے مولا سے مرتد ہو گیا اس سبب سے پہلی سورت مین حکم ہے کہ ترک چاہئے

ظلم کے بعد مشرکونکے ساتھ ہونا نچاہیے تو اوس ستا ئے گیون کو اس سورت مین انتیس پیغمبرونکی چالیس کتاب کی بنا

تسلی دیجاتی ہے کہ پہلے بہی امت کے لوگ ستا ئے گئے ہین اور تم بہی حسب پیشینگوئی کے ستائے جاؤ گے لیکن مستعد

اسلام پر رہنا چاہئے کہ فصل ۲۹ سفر متی مین لکہا ہے کہ پیغمبر اسماعیلی ماری جاوینگے اسمین اشارہ کمال تکلیف

پانیکا ہے دو سرے کردیہ کی شمشیر سے یعنی متبعین اہل اسلام کی شمشیر سے حفاظت کیجاتی درخت حیات انحضرت صلی اللہ علیہ

کہ تو شرک کرے میرے ساتھ اوسکا جسکے ساتھ تجھکو علم نہیں تو اونکی اطاعت مکر کیونکہ اللہ تعالی کا حق ماں باپ کے
حق سے بڑکر ہے جیسے ارشاد ہے اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ میری طرف تمہارا رجوع ہے تو خبردار
کرون تمکو اوسکے ساتھ جو تم عمل کرتے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝ وہ جو
ایمان لاوین اور کرین نیک کام البتہ داخل کرون اونکو صالحین مین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ
اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور بعض آدمیون مثل حضرمی وغیرہ کے
وہ ہے جو کہے کہ اللہ کے ساتھ ایمان لائے پس جب تکلیف دیا جاوے خدا کی معاملہ مین کرتا آدمیونکی فتنہ کو عذاب
خدا کی مثال اگر آوے تیری پاس نصرت تیرے رب سے البتہ کہے کہ تحقیق ہم تیرے ساتھ مین کیا اونہین ہے اللہ داناتر اوسکو
ساتھ جو عالمونکی دلون مین ہے ایک مثل عمار مین کہ دل اونکا مطمئن تھا توحید حالت اکراہ مین رہا دوسرے مثل حضرمی ہے کہ
دل بھی اوسکا پھر گیا پس آزمایش لازم ہوئی کہ بصورت نبی اکرم آزماوے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ علم ازلی بقا منسوب
بخدا ہوتا ہے وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝ اور چاہیے کہ جانے اللہ بصورت اپنے خلیفہ کے
جو نبی ہے اونکو جو ایمان لائے اور دائم ہے کہ اونکو فتوحات حاصل ہون اور چاہیے کہ جانے منافقون کو کہ وہ تباہ ہون
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۭ اور کہا مثل ابوسفیان حمنہ کے
باپ نے جنہون نے کفر کیا ان سعد مثال کو جو ایمان لائے پیروی کرو ہماری راہ کی تو اگر قیامت مین عذاب ہو تو چاہیے
کہ ہم اوٹھاوین تمہاری خطائین وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ وَلَيَحْمِلُنَّ
اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اور نہین ہین وہ
اوٹھانیوالی پیرونکی خطاؤن سے کچھ تحقیق وہ دروغگو ہین اور چاہیے کہ وہ اوٹھاوین اپنا بوجھ اور دوسرا بوجھ اپنی
بوجھونکی ساتھ اونکا جو اونکی پیرو ہوئے اور چاہیے کہ سوال کیے جاوین بروز قیامت اوس سے کہ وہ افترا کرتے تھے کہ ہم تمہیں
بوجھ کم کراوینگے اگر تو نہ کرین اور شرک کی شناعت و دوسرے کی بوجھ کو نہ اوٹھانیکی اور اونکی عدم سبقت پر جسپر دلالت
بطور تمثیل کے فرماتا ہے کہ اونکو تنبیہ ہو کہ اطاعت حق سب اطاعتون سے بڑھکر ہے اور اونکی پیرو نسے خدا کی عذاب کو کوئی
رد کرے اور اوسپر کوئی سبقت نکرے جیسی نوح کی قصہ سے ہے کہ بیٹا یعنی ربیب کو نوح سے عظیم الشان معجزہ بچا سکے نہ اونکی

ع ۱۳

قوم سفت کی گئی جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ
عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَا اٰيَةً
لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اور تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو اوسکی قوم کی طرف پس ٹھہرا اونمیں اول آخر طوفان کے ہزار سال مگر پچاس
سال کم پس پکڑا اس عرصہ میں اونکو طوفان نے اور وہ شرک کرنیوالے تھے کہ ظلم عظیم ہے پس نجات دی اوسکو اور اصحاب
سفینہ کو جو مومن تھے اور کیا ہمنے نوح کو آیت عالمونکے لئے کہ رہیں تا اب اوسکا غرق ہونیسے دیا اور نجاتسع مائۃ و خمسین عامًا کی الف سنۃ
الا خمسین عامًا اختیار کیا سلسلہ محاورہ عرب کے جو حسن ماورسعہ سے علاقہ رکھتا ہے دوسری تمثیل فرماتا ہے وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ
لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور بھیجا ہمنے ابراہیم کو یاد کر جبکہ
کہا ابراہیم نے اپنی قوم کے لئے تمہیں اونکے باپ ہی آگئے کہ عبادت کرو خاص خدا کی اور تقوی کرو اوس سے یہ بہتر ہے تمہارے لئے
اگر تم جانو اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ جز این نیست تم عبادت کرو سوائے خدا کے
بتوں کی اور جھوٹ بولو قصدا اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ
الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ تحقیق تم جنکی بندگی کرو سوائے خدا کے مالک نہیں تمہاری روزی کے
روزی کو تو چاہو سوا اللہ کے پاس رزق کو اور اسی کو عبادت کرو اور اللہ کا ہی شکر کرو اور اسی کی طرف تم رجوع کرو گے اور بجائے ابراہیم نے یہ
اور ابراہیم تمہارے خدا اعلی ہیں اے اہل مکہ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ
اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اور اگر تم تکذیب کرو میری پیغمبری کی تو تکذیب کی ہے پہلی امتوں نے اپنے پیغمبرونکی اور تباہ
ہوگئیں اور نہیں ہے رسول پر مگر بلاغ ظاہر کہ سوائے خدا کے دوسرے کی پرستش میں فائدہ نہیں کہ وہ پیدا کریں
بعد مرگ کی اعادہ کریں بخلاف ذات حق کے جیسے ارشاد ہے قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ
بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ فرما سیر کرو
زمین کے اندر اہل قبور زمین والی لوگوں کی تو دیکھو کیسے پیدا کیا اللہ نے خلق کو پھر اونکو تباہ کر کے پیدا کرے دوسری
پیدایش تحقیق اللہ ہر شے پر قدرت والا ہے يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝
اللہ عذاب کرے جسکو چاہے کہ وہ کافر ہوں اور رحم کرے جسکو چاہے جو مومن ہوں اور اُسی کی طرف تم رجوع کرو گے
اور تم جو اہل اسلام کو ایذا دیتے ہو اوسکا جواب سنو وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ؗ وَمَا لَكُمْ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ اور نہیں ہو تم عاجز کرنیوالے زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہیں ہے
تمہارے لئے سوای خدا کے دوست نہ مددگار وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ یَئِسُوْا مِنْ
رَّحْمَتِیْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ اور وہ جنہوں نے کفر کیا آیات خدا اور اوسکی لقا کا ناامید ہوئے
میری رحمت سے بوجہ موت سکے اسلام لاکر جنت میں جاوی اور اُن لوگوں کیلئے عذاب ہے دردناک یہ خاص وہ کافر ہیں جو کفر پر
مرے یہ جملہ معترضہ کی طور پر ارشاد ہوا پھر ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ کی طرف توجہ فرماتی ہے فَمَا كَانَ
جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ط پس نہ تہا ابراہیم کی قوم کا جواب مگر انکا
کہنا کہ قتل کرو اسکو یا جلاؤ تو اور کلڑیوں سے آتشکدہ بنوایا گیا اور ابراہیم کو حکم نمرود سی جارن ذاوس میں ڈالا
پس نجات دی ابراہیم کو اللہ نے آتشکدہ اور کلڑیوں سے اور جارن جل گیا اور نمرود اوسکو خلاص نکر سکا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ تحقیق اسمیں البتہ آیات ہیں اوس قوم کے لئے جو ایمان لاتی پس نمرود کی اولاد سے جو اسوقت میں
نمرود تہا قائل ہوا اور ابراہیم نے ہجرت کی تو نمرود نے تکلیف دینا ابراہیم کو چاہا تو خدا تعالی نے مچھروں سے نمرود کی فوج کو
تباہ کیا اور اوسکی بادشاہت ذراوسکا توجہ نہ اوٹہایا اور نہ سبقت لیگئی پھر تارح مع ابراہیم کے حاران کی ملک میں
آئی اور تارح آفتاب پرست و ماہتاب پرست و ستارہ پرست وبت پرست تہا تو اوسکو قائل کیا وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّیَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اور ابراہیم نے کہا جز این نیست تم نے پکڑی اللہ کے سوا بت سی معبود اپنی درمیان پیار ہونیکی محبت سے
حیات دنیا میں پہر روز قیامت انکار کریگا بعض تمہارا بعض کے ساتھ و لعنت کریگا تمہارا بعض کو کہ پجاریوں نے
سمجھ رکھا تہا وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝ اور جگہ تمہاری آتش دوزخ ہے اور نہیں ہے تمہارے لئے کوئی
مددگار ہے اوسوقت تارح نے کہا کہ اگر تو باز نرہا ای ابراہیم تو میں تجکو سنگسار کرونگا پس ہجرت کا حکم ہوا تو نمرود ومنین
کسی نے ساتھ نہ دیا مگر لوط نے فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝
پس ایمان لایا ابراہیم کے لئے لوط اور کہا میں ہجرت کرنیوالا ہوں اپنی رب کی طرف کہ وہ غالب باحکمت ہے اور اللہ تعالی نے
ابراہیم کو حسب فصل ۱۲ اور ۱۷ و ۲۱ تکوین کے وعدہ بدولت اسماعیل فرمایا اور اسحاق کی اولاد کی نسبت بھی حسب فصل ۱۷
مذکور کے وعدہ فرمایا جیسے مفصل گذرا اور بعد اسماعیل کی پیدائش کے ولادت اسحاق ہوئی جیسے ارشاد ہے وَوَهَبْنَا لَهٗۤ

إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَآتَيْنٰهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ
فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِينَ ۝ اور بخشے ہمنے اوسکو اسحاق ویعقوب اور کی اوسکی اولاد میں نبوت وکتاب اور
دیاہمنے اوسکو اجر دنیا میں بہت کچھہ اور تحقیق وہ آخرت میں صالحین سے ہے اور انبیا کی تربیت نبوت سے زمانہ اسلام کی
سے ہے اور کتاب تورات کی محمود میں اکثر اس پیشینگوئی کا مذکرہ ہے اور اس قصہ میں غور کا مقام ہے کہ ابراہیم نے پہلے
ترک کی ترک کر میں قوم کی مخالفت کی اور اونکے آتشکدہ سے خوف نکیا پھر اپنے باپ سے اسی سبب سے مخالفت کرکے
ہجرت کی اور اللہ تعالی نے کیسا اونکو سرسبز کیا تیسری تمثیل لوط کے قصہ سے دریافت کرلی جاسکتی ہے جو سدوم وعمورہ میں
بستی گئی تھی جیسے ارشاد ہوتا ہے وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ ز مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ
أَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِينَ ۝ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ ۝ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ
اور بھیجا ہمنے لوط کو یاد کر جبکہ کہا اوسنے اپنی قوم کو تحقیق تم لاتے ہو بدبات کہ سبقت کی تمہاری اوسپر اوسکو سارے جہاں کسی نے
عالم میں سے کیا تم آتے ہو مردوں کے پاس اور قطع کرتے ہو راہ عورتوں کا اور تم لاتے ہو اپنی مجلس میں بری کیہ ماری کی
فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ۝ پس نہ تھا کچھ
قوم کا جواب مگر کہا اونکو کہ لا ہمارے لئے خدا کا عذاب اگر تو سچوں سے ہے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ۝
لوط نے دعا کی کہ ای میرے رب تو مدد کر میری مفسد قوم پر تو اللہ تعالی نے لوط کی دعا قبول کی کہ فرشتوں کو حکم اونکی قوم
کی ہلاکت کا ہوا کہ بشارت دیکر بعد ابراہیم کو اسحاق کی قوم لوط کو تباہ کرو تو فرشتوں نے کہا کہ ابراہیم سے سارے
گھر والے بھی زمانہ اسلام میں ہوں اسماعیل برکت یاد ہوگئی تو کیا اوسنے راز پوشیدہ کریں وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا
إِبْرٰهِيمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُوا أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظٰلِمِينَ ۝ اور
جب آئے ہمارے رسول ابراہیم کو اسحاق کی بشارت کے ساتھ کہا کہ تحقیق ہم ہلاک کرنیوالے ہیں اس قریہ والوں کو کہ اوسکے
اہل تھے قوم ظالم تو کہا کرنیوالی اور ابراہیم دیکھہ اگر یہاں مسلمان رہتا ہوگا تو کیسے برباد کروگے کہ لوط ایک تک ہوگیا ای
قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ
الْغٰبِرِينَ ۝ ابراہیم نے کہا تحقیق اوس میں لوط ہے جواب دیا کہ ہم دانا تر ہیں اوسکے جو اوس میں ہے البتہ نجات دینگے اوسکو اور
اوسکے اہل کو مگر اوسکی عورت کو کہ وہ رہنے والوں سے ہے وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ

ع ۳ ۸

ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ

اور تنگ آئے ہمارے رسول بشکل امرد لوط کے پاس رنجیدہ کیا گیا انکی سبب اور تنگ ہوا لوط انکے ساتھ دلمیں اور کہا نہ خوف کر

اور نہ رنجیدہ ہو تحقیق ہم ملائک ہیں نجات دینے والے ہیں تجھکو اور تیری اہل کو مگر تیری عورت کو کہ وہ رہنے والوں سے ہے۔

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○ اور تحقیق ہم اتارنے والے

اس قریہ پر عذاب آسمان سے بسبب اسکے کہ وہ فسق کرنے والے ہیں وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○

اور البتہ رکھا اس قریہ کو ظاہر نشانی اُس قوم کے لئے جو سمجھیں کہ اُسپر پتہر جو گرائے گئے تھے وہ اوائل زمانہ اسلام تک موجود تھے

دیکھو اس قصہ کو کہ لوط کی عورت تک عذاب خدا سے نہ بچ سکی پھر دوسرا کیسے روز قیامت دوسرے کا بوجھ اوٹھا سکتا ہے

نہ قوم سبقت لیگئی جو تھی تمیں سننی چاہئے جیسے اتارا دیکھو وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○ اور مدین کی طرف بھیجا تھا انکے بھائی شعیب کو

پس شعیب نے کہا اے قوم بندگی کرو اللہ کی اور امیدوار رہو آخرت کے رہو اور نہ پھرو زمین میں فساد ڈالتے ہوئے کہ شرک کرو اور

کم تولو فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○ پس تکذیب کی قوم نے شعیب کی پس پکڑا

انکو سخت زلزلہ نے پس ہو گئے اپنے گھروں میں زانو پر پڑے ہوئے تو قوم کی قوت نے اپنے ضعیفوں سے کچھ بوجھ نہ اوٹھایا بلکہ خود آپ تباہ

ہوئے اور سبقت نہ لیگئے وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ○ اور ہلاک کیا ہمنے عاد کو و ثمود کو اور ظاہر ہو چکے تمہارے لئے انکے مساکن حجر وغیرہ میں

اور زینت دی انکے لئے شیطان نے انکے اعمال کی اور روکا انکو راہ درست توحید سے اور تھے عقلاء وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ

وَهَامٰنَ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ○ اور

ہلاک کیا ہمنے قارون و فرعون و ہامان کو اور البتہ لایا موسیٰ دلائل و معجزات پس تکبر کیا انہوں نے زمین میں اور نہ تھے وہ سبقت

کرنیوالے کہ ہمارے انبیا کو عاجز کرتے فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ

خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

پس ہر ایک کو ہمنے پکڑا اوسکے گناہ کی عوض پر پس اونمیں سے بعض پر مثل قوم لوط کی برسائے پتھر اور بعض کو مثل ثمود کی پکڑا اوسکو چیخ

نے اور بعض ہوا وہ کہ ہمنے خسف کیا مثل قارون کی زمین میں اور بعض کو مثل قوم نوح و فرعون کی ہمنے غرق کیا اور

مگر ان لوگوں سے جنہوں نے ظلم کیا ان میں سے جو منکرین یہود ہیں وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأُنزِلَ
إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝ وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ اور کہو
ہم ایمان لائے اوسکے ساتھ جو نازل کیا گیا ہماری طرف اور نازل کیا گیا تمہاری طرف اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے
اور ہم اوسکے فرمانبردار ہیں اور جیسے ہمنے نازل کی توراۃ ویسے نازل کی ہمنے تیری طرف کتاب قرآن فَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ
الْكِتَابَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۝ وَمِنْ هَٰؤُلَاءِ مَن يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ ۝
اور جنکو دی ہے ہمنے کتاب توراۃ مثل اشی تن کے ایمان لاتے ہیں قرآن پر اور ان اہل مکہ سے وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اس
کتاب پر اور نہیں انکار کرتے ہماری آیات توراۃ و قرآن پر مگر کافر اہل کفر مالک بن ضیف مثال وَمَا كُنتَ تَتْلُو مِن قَبْلِهِ
مِن كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ ۖ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ ۝ اور تو نہ پڑھتا تھا اس وحی سے پہلے کوئی کتاب
اور نہ لکھتا تھا تو نے اسکو اپنے ہاتھ سے اس وقت میں البتہ شک کرتے باطل کرنیوالے اور کہتے کہ توراۃ پڑھکر یا لکھکر آیات
بنالی ہیں کہ ساتویں ہزار میں اپنی منزل کو قرار دیا ہے بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ۚ
وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ ۝ بلکہ وہ آیات بینات ہیں ان لوگوں کے دلوں میں جو دئے گئے ہیں علم اور نہ انکار کرتے
ہماری ان آیات کا بالخصوص جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرتے ہیں مگر ظلم کرنیوالے مثل مالک بن ضیف کی اور کتاب
مذکور میں فتح اہل اسلام کی لکھی ہے تو کافروں کا مقرر ہوا جو ارشاد ہے وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ
اور کہا کافروں نے کیوں نہ نازل ہوا آیت ہلاکت موعود کتب سابقہ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا
نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ فرما کہ جز این نیست آیات فتوحات موعودہ اللہ کے پاس ہیں اپنے وقت پر لانیوالا ہے اور جز این نیست کہ
میں ڈرانیوالا ظاہر ہوں کفار کو اونکی شکست موعودہ ہے اور فصل ۸ سفر مثنی کتاب توراۃ میں نشان نبوت حضور صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم یہ لکھا ہے کہ خدا کا کلام بارہ بارہ ہزار اسکے منہ میں نازل ہوا أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ کیا نہ کفایت کرتا اونکو نشانی کو کہ ہمنے
نازل کی تجپر کتاب کہ پڑھی جاوے اونپر تحقیق اسمیں البتہ رحمت و یاد داشت ہے اس قوم کے لئے جو ایمان لاتے ہیں جیسے
فصل ۱۸ سفر مثنی و ۲ خروج میں ہے قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ
فرما کافی ہے اللہ میرے و تمہارے درمیان میں گواہ جو جانتا ہے اوسکو جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے کہ عقلی گواہی خدا کی

گواہی ہے کہ یہی حساب سے وہی ساتواں ہزار میں ہی آدم سے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَکَفَرُوْا بِاللّٰهِ
اُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اور وہ جو ایمان لاۓ باطل کے ساتھ اور کفر کرے اللہ کے ساتھ وہ زیاں کار ہیں۔
وَیَسْتَعْجِلُوْنَکَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّی لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَیَاْتِیَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا
یَشْعُرُوْنَ ۝ یَسْتَعْجِلُوْنَکَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیْطَةٌۢ بِالْکٰفِرِیْنَ ۝ یَوْمَ یَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ
مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَیَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور جلدی کریں تجھسے دنیا کو عذاب کی
جو آیت دوسری نبوت کی ہے کہ جو نازوہ تباہ ہو دگر نہو میعاد مقرر فصل ۱۲ یتیما بعد ایک سال ہجرت کے تو البتہ اونکو
عذاب آتا اور البتہ آوے اونپر ناگہاں فتح مکہ اور وہ خبردار نہوں اور جلدی کریں تجھسے عذاب کی اور اُس سے کیا فائدہ
کہ جہنم البتہ گھیر نیوالا ہے کافروں کو اوس روز کہ ڈہانپے اونکو عذاب اونکا اوپر اور انکے پاؤں کے نیچے سے اور ہم فرماویں
چکھو وہ جو کرتے تھے کہ صورت کفر وہ آتش دوزخ کی صورت پکڑی اسوقت کافر اہل اسلام کی سخت درپے ہوئے تو ارشاد ہے
یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ ۝ اے میرے وہ بندے جو ایمان لاۓ ہو
میری زمین وسعت والی ہے ہجرت کرو پس خاص مجھکو ہی عبادت کرو نہ عاص بن ہشام و مخزومی غلاموں کی طرح سے پھر وہ
اور یاسر و سمیہ کے قتل سے نہ خوف کرو کیونکہ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ ہر نفس
چکھنے والا ہے موت کا ذائقہ پھر ہماری طرف تم رجوع کرو کہ وہاں پر عیش کرو جیسے ارشاد ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ
وہ جو ایمان لاۓ اور کام کئے نیک البتہ بعد وفات کے اونکو جگہ دیں ہم جنت سے جھروکے جسکے نیچے جاری ہوں نہریں
ہمیشہ رہنے والی اوسمیں اچھا اجر ہے عاملوں کا مقام جنت الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۝ بالخصوص
اُن مثل یاسر و سمیہ کی جو صبر کریں اور اپنے رب پر بھروسہ کریں وگر مثل عاص کو ہجرت کرنے میں خیال عدم توشہ و راحلہ کا
ارشاد ہے وَکَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَاِیَّاکُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اور بہت کچھ زمین پر چلنیوالے نہ جمع کریں اپنا رزق اللہ ہی اونکو رزق دیگا اور تمکو اور وہی سنتا اور جانتا ہے وَلَئِنْ
سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ
دگر تو اونسے دریافت کرے کس نے پیدا کئے آسمان و زمین اور کس نے مسخر کئے آفتاب و ماہتاب البتہ کہیں اہل اسلام سے

کہین اللہ نے پس کہان بہکتے ہو کہ کفار اونکے ساتھ ہوتے اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ
وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اللہ فراخ کرتا روزی جسکو چاہے اپنے بندون سے اور تنگ کرتا جسکو چاہے
اللہ ہر شے کے ساتھ دانا ہے وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ
مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اور اگر تو اونسے دریافت کرے
کسنے نازل کیا پانی آسمان سے پس زندہ کیا اوسکے ساتھ زمین کو بعد اوسکی خشکی کو تو مثل عاص کہین اللہ نے تو کہہ
ہر ایک حمد ہے اللہ کو لئے کہ تمنے اوسکا اقرار کیا اہل اسلام کی بحث سے بلکہ اکثر آدمی اہل مکہ نہیں جانتے وہ دین کی نسبت
انواسے کرین ۔ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور نہین ہے حیات دنیا مگر لہو ولعب جسکی خاطر ایمان کو مثل عاص ہے گیا اور تحقیق دار آخرت
البتہ وہ پائدار ہے کاش کفار جانتے اور عمرو بن عاص کو مہاجرین کی واپسی کو حبشہ بھیجے فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ
دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ
وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۪ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ پس جب سوار ہوئے مثل عمرو بن عاص کے سفینے مین پکارین وہ اللہ کو خالص
کرنیوالے اوسکے لئے دین کو پس جب اللہ نے اونکو نجات دی بر کی طرف ناگہان وہ شرک کرنے لگے تاکہ کفر کرین
اوسکے ساتھ جو ہمنے اونکو دیا اور چاہئے کہ تمتع پکڑین پس جلد جانین اور نوفلی کا جو قول تہا کہ ہم درصورت اسلام
اوچک جاوین جواب ارشاد ہے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ
اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ۝ کیا اور وہ نہ دیکہین کہ ہمنے کیا ہے حرم کو امن اور سوئے کے
یہ عقیدہ کفار کو راسخ تہا اور اوچک لیجاوین آدمی اوسکے گرد سے کیا باطل کے ساتھ وہ ایمان لاوین وثان پرست
پرستی کرین اور نعمت خدا کے ساتھ حرم مین کفر کرین جہان امن ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ اور کون ظالم تر ہے
اوس شخص سے جو افترا کرے خدا پر دروغ کو کہ بعض حلال کو حرام اور بعض حرام کو حلال کرے یا تکذیب کرے حق کو ساتھ
جبکہ آیا اوسکے پاس کیا نہیں ہے جہنم مین جگہ کافرونکی ۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور جن لوگون نے جہاد کیا ہم مین البتہ بتلاوین ہم اونکو راہ اپنی خلاص کی

اور تحقیق اللہ البتہ نیکو کارون کے ساتھ ہے۔

سورۂ روم مکیہ ہی ساٹھ آیت وچار رکوع پر مشتمل ہے

پہلی سورت مین عذاب کی خواستگاری کا بیان تہا جو کافر کرتے اور وعدہ اوسکا کیا گیا تہا وہ اس سورت مین عدد الٓمٓ سے آٹھ سال فرمائی گئی جو جمل صغیر سے آٹھ ہوتے ہین جو بضعِ سنین سے ظاہر کئی گئے ہین جیسے آیندہ ظاہر ہونگی اور پہلے خسرو پرویز کی فتح ہرقل نصاری پر ہوئی تہی جو شاخ یا زعم روم کا تہا اور مصر و ایشیا ئے صغیر پر خسرو غالب آیا تہا اور قسطنطینیہ کو محاصرہ کر لیا تہا اور چونکہ ہرود بخت دونون پر فاد ہو رہا تہا اور خسرو دشمنی تہا تو اہل مکہ خوش ہوئے کہ نصاری خدای واحد کے قائل ہین اگرچہ اسمین معتقد تثلیث وغیرہ کے ہون اور بعض مسیح و مریم کو پوجتے اور اہل اسلام توحید خدا کی معتقد ہین تو اہل مکہ نے کہا کہ جب نصاری مغلوب ہوئے تو اہل اسلام کب غالب ہونگے مورخ گبنس صاحب اپنی تاریخ مین لکہتا ہے کہ ایسے نازک وقت مین ہرقل سست مزاج کی فتح پر ہرگز براہ عقل گمان نکیا جاتا تہا پیغمبر اہل اسلام نے ایسے وقت مین اوسکی فتح کی پیشنگوئی کی اور سراسر مطابق آئی اور قصیر کہتا ہے کہ ہرقل کو فتحیاب ہونا لابد حسب فصل ۲ و ۷ و ۸ دانیال کے خسرو پر تہا کیونکہ اوسکی بربادی خسرو سے نہین لکہی تہی بلکہ دولت آسمانی اسلامی سے لکہی ہوئی ہے الغرض چونکہ بضع تین و نو کے درمیان ہوتا ہے بعد نزول اس سورت کے صدیق اکبر نے ابی بن خلف سے چند اونٹون پر شرط کی کہ پانچ سال کے بعد ہرقل کی فتح ہوگی اور اسوقت تک ایسی شرط منع نہتی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اگر خبر کی ارشاد ہوا کہ شرط مین زیادہ کر اور میعاد مین بڑہا کہ بالآخر دس اونٹون پر آٹھ سال کے بعد شرط ہوئی کہ الف کا ایک و لام کے تین میم کے چار جمل صغیر ہوتی ہین اور بضع تین و نو کے اندر ہوتا ہے کہ مراد یہان پر آٹھ عدد الٓمٓ سے ہین اور اس شرط پر ایک دوسرے سے ضمانت لیگئی اور اس سے تعین جیسے غلبہ ہرقل کا بعد آٹھ سال کے لکہا ہے جیسے خدا کی فتح بدر کا ہے اسی سال ہین مذکور ہے تو فتح بدر کے ہنگام مین ابی بن خلف تو مارا گیا تہا اور ہرقل کی فتح کی خبر لگی تو صدیق رضی اللہ عنہ نے ابی کے ضامنون سے دس اونٹ لیکر اور خیرات کر دئیے یہ درصورت غلبت مجہول و سیغلبون معروف کی قرأت ہے تو بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کے الٓمٓ کو آٹھ سال سے براعت کر کر ارشاد ہے غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ○ فِي بِضْعِ سِنِينَ ○ مغلوب ہوئی روم قریب کی زمین بیچ اور وہ بعد اپنے مغلوب ہونیکے
جلد غالب ہونگے چند برسوں میں یعنی آٹھ سال عدد الٓمٓ جمل صغیر میں اور دوسری قرأت میں غُلِبَت بصیغہ
معروف و سیُغلَبون مجہول آیا ہے اور چونکہ قرأت ثانیہ ہے تو عدد جمل صغیر کے آٹھ دو ہی سولہ میں کہ روم غالب ہوئی
قریب کی زمین میں اور وہ بعد غالب ہونا اپنے کے عمر فاروق رض سے مغلوب کیے جاوینگے چند سالوں میں کہ دکمی نظر
قرأت ثانیہ کے آٹھ کی مراد ہیں اور الٓمٓ میں اور بھی بیان اشارات ہیں جیسے مقطعات کی بحث میں شیخ ابو الحکم
برجان سے فتوحات مکیہ میں منقول ہے لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ط کیونکہ خدا کی ہے حکم پہلی فتح سے
اور کتاب دانیال کی فصول مذکورہ میں اہل اسلام خدا کی بادشاہت والونکی فتح ہرقلی سلطنت پر لکھی ہے اور بعد فتح مذکور کے
کہ اسلام کی فتح ہرقل پر ہو فرماتا ہے وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ○ بِنَصْرِ اللّٰهِ ط يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ ط وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ○
اور غلبہ ہرقل کے روز خوش ہوں مومنون اللہ کی فتح بدر کے ساتھ فتح دی جسکو چاہے اور وہ غالب رحم والا ہے کہ قدرت کے
باوجود رحم بھی مطلوب ہے ورنہ فتح کب کی آجاتی وَعْدَ اللّٰهِ ط لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ ○ خدا کی وعدہ کیا ہے نہ خلاف کرے اللہ اپنے وعدہ کو ولیکن اکثر آدمی نجانیں يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غٰفِلُونَ ○ جانیں اکثر آدمی حیات دنیا کو اور وہ انجام کار سے
غافل ہی ہیں کہ اونکو فتح ہرقل خسرو پر و فتح اسلام کا ہرگز گمان نہ تھا اور وہ وقوع میں آیا نصاری و اہل تاریخ
مثل گبلنہ و من کو اسکی تصدیق ہے اور ہرقل کی فتحیابی کی صورت یہ ہوئی کہ ہنگام فتح شہربراز سپہ سالار خسرو نے
ہرقل پر شہربراز کے بھائی فرخان نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خسرو کی تخت پر بیٹھا ہوں اور یہ خبر خسرو کو
لگی تو خسرو نے شہربراز کو لکھا کہ فرخان کا سر تراش کر ہمارے پاس بھیجدے اور اوسکی جگہ تو ہو اور فرخان کو خبر لگی تو فرخان نے
صلاح کی بہانہ سے شہربراز کو بلایا تو انہوں نے صلاح کی کہ روم سے ملنا چاہئے تو قاصد روم کو بھیجا کہ پچاس آدمیوں سے
ہماری تمہاری ملاقات ہو پھر ہرقل نے بھی مقدس میں پچاس آدمی رکھے اور ایک قبہ دیباج میں ملاقات کی اور شہربراز
و فرخان نے کہا کہ یہ فتح ہماری ساتھ ہونے سے ہوئی ہے پر خسرو ہمارے خون کا طالب ہے اس وجہ سے ہم تجھسے ملتے ہیں کہ خسرو
کی شکست کرائیں تو ترجمان کو قتل کر ڈالا اور ہرقل کی فتح کرادی اور فتوحات اسلامیہ کی سند فرماتا ہے أَوَلَمْ
يَتَفَكَّرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ قف مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۵ کیا اونہوں نے فکر نہیں کی اپنی حالوں میں کہ نہیں پیدا کیا
اللہ نے آسمانوں اور زمین اور اونکے مابین کو مگر حق مخلوق پرحکمت کے ساتھ اور میعاد مقرر کے ساتھ جسمیں اشارہ سا اوس
ہزار برس کی مدت میں ہے الحق کا مراد اہل مکہ کے لئے سوکیں ہو یوالا ہے اور تحقیق اکثر آدمی اہل مکہ کے بالخصوص قیامت کی
لقا کے ساتھ بصورت نبی اکرم الستہ کفر کر نیوالے ہیں اور اکثر سرداران مکہ کی جو پ اللہ اہل اسلام سی تباہی لکھی ہوئی کو
حسیر سنہ کہ تھتہ اسا سی لانا ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طلال تہے او لَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ
اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ۵ کیا اور وہ سیر نہیں کرتے زمین میں تو دیکھیں کیسے ہوا اون لوگوں کا انجام جو اونکے پہلے سخت تہے اونسے قوت میں
اور انہوں نے جوتا بویا زمین کو اور اوسکو آباد کیا اکثر اوسکا جو اہل مکہ نے آباد کیا اور لائے اونکے پاس اونکے رسول
دلائل اور وہ برباد ہوئے اور نہ تہا اللہ کہ ظلم کرے اونکے ساتھ تعلیم وتلقین میں لیکن اونکی جانیں ظلم کرنیوالی تہیں
کہ تعلیم وتلقین حق کو ماں لیتے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا
يَسْتَهْزِءُوْنَ ۵ پہر ہوا انجام اونکا جنہوں نے بدی کی کہ تکذیب کی آیات خدا کی اور اونکے ساتھ ٹھٹھا کرنے لگے کہ کیسے
قیامت آنیوالی ہے جبکہ ہوگئے ہم بوسیدہ خاک تو کیسے زندہ ہوکر جسم میں جاویںگے تو اول تو قیامت کا ہی انکار کیا پہر کہا
اگر قیامت ہوگی تو ہمارے سفیع شفاعت کرینگے تو اونکے رد کو دفع فرماتا ہے اور اونکے شفعا کی نفی کرتا ہے تو ارشاد ہے
اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۵ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۵ وَلَمْ
يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۵ اللہ پیدا کرتا ہے خلق کو پہر اوسکو دوبارہ
زندہ کریگا پہر اوسکی طرف حساب کیلئے تم رجوع ہوگے اور جسدن کہ قائم ہوگی قیامت ناامید ہونگے مجرم فلاح سے
اور ہونگے اونکی شریکوں سے شفیع اور ہونگے اپنے شریکوں کے ساتھ منکر اور بعض جہلا منکرین قیامت کا اسطرحپر
مقولہ ہوتا ہے کہ ہم تمہارا دامن پکڑ لیں گے تو ارشاد ہے وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۵
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۵ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۵ اور جسدن قائم ہوگی قیامت اوسدن

ع

کافر لوگ اہل اسلام سے متفرق ہون گے لیکن وہ جو ایمان لائے اور کام کئے انہون نے نیک پس باغ مین نعمت
پانیوالے خوش ہونگے اور لیکن جنہون نے کفر کیا اور تکذیب کی ہماری آیات اور آخرت کی لقا کی تو وہ عذاب مین حاضر کئے جاوینگے
اور جبکہ خدا تعالی کی طرف رجوع ہوتا ہے تو اپنی حیات مستعار مین بھی اہل اسلام کو اوسکی طرف رجوع درکار ہے اور
عمدہ نیک کامون مین سے بعد ایمان کے رجوع کے لئے نماز ہے تو ارشاد ہے فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ
تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ پس تسبیح کر یعنی نماز
پڑھو اللہ کی جبکہ تم شام کرو یعنی مغرب کی اور جبکہ صبح کرو یعنی نماز فجر کی اور اوسی کے لئے حمد ہے آسمانون
و زمین مین تو آسمانی بادشاہت والون کو زمین مین لازم ہے وہ نماز کرا وسوقت کوئی نہین پڑھتا یعنی عشا کی
اور پچھلے پہر عصر کی نماز اور جبکہ تم ظہر کرو ان آیات مین پانچ وقت کی نماز کا وقت اس طریق سے آیا ہے نافع نے
ابن عباس سے کہا کہ قرآن سے پانچ وقت کی نماز پاتے ہو کہا ہان اور یہ دو آیات پڑھین اور فرمایا کہ جمع کیا ان دو
آیات نے پانچ وقت کی نماز کو لیکن وہ جو حین تمسون سے مغرب و عشا مراد لین تو چار ہی وقت ظاہر ہوتے ہین اور
آیت کا ٹکڑا وله الحمد فی السموات والارض ایک جملہ معترضہ موقع ہوا جاتا ہے اور چونکہ کفار قیامت کا انکار کرتے ہین
تو قیامت کے ثبوت پر تمثیلات فرماتا ہے يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا ۝ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ اللہ نکالے سبزی زندہ کو مردہ دانہ سے اور نکالے دانہ مردہ کو زندہ سبز گھاس سے
اور زندہ کرے زمین کو اوسکی موت کے بعد اور ایسے ہی نکالے تمکو زندہ کرکے بروز قیامت پس قیامت کو لانا نہین کیا بعید ہے
پھر انکو اشتباہ کے رفع کے لئے ارشاد ہے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ
اور نشانات قدرت سے وجود قیامت پر یہ ہے کہ تمکو پیدا کیا خاک سے کہ تمہارے دادا کو بنایا اور تمہاری ذرات کو آدم
کی پشت مین رکھا پس ناگہان تم منتشر ہوئے زمین پر بشر پھیلے تو غور کا مقام ہے کہ کہان خاک اور کہان صورت انسانی پھر ارشاد
وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۝
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اور اسکی نشانون سے ہے کہ رفع بعد قیامت پر کہ پیدا کین تمہارے لئے تمہاری
جانون سے ازواج تا کہ سکونت کرو اونکی طرف اور کی تمہارے درمیان مین مودت و رحمت تحقیق اسمین البتہ نشانیان ہین
اوس قوم کے لئے کہ فکر کرین کہ آدم کی پہلو سے حوا کو نکالا کجا پہلو کجا حوا اگر قدرت کاملہ خدا سے کوئی رابطہ ہے کہ طاقت بشری

ع

اور اسکے لئے بلند تر مثل ہے آسمانوں و زمین میں اور وہی غالب باحکمت ہے اور ہیں کہ اپنی جانوں میں غور کرو بیان کیا

ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ ۖ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ

فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ اور بیان
کری تمہارے لئے یعنی تمہاری فہم کے لئے تمہاری جانوں سے مثل آیا ہے تمہارے غلاموں میں سے تمہارا شریک اوس میں جو ہمنے
تمکو نصیب کیا ہے مال میں اسباب میں عورت میں آیا تم اوسمیں اونکے ساتھ برابر ہو تم خوف کرو اونسے مثل خوف کرنے تمہارے
اپنی جانوں سے ایسی تفصیل کری اللہ آیات اوس قوم کے لئے کہ سمجھیں پس کیسے اوس ہستی محیط کل کے اسکا بندہ شریک

ہو سکے بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَن يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم مِّن

نَّاصِرِينَ ۝ کافر اس مثل کو نہ سمجھیں بلکہ پیروی کریں وہ جنہوں نے ظلم شرک کیا ہے اپنی خواہشوں کی بغیر علم پس کون
ہدایت کرے جسکو گمراہ کرے اللہ اسکی امکان کے ساتھ اونہیں میں اونکے لئے اونکی معبود نصرت دینے والے اور جبکہ مورت خبیث

کو ہی تصرف ہے نہ غیر کو تو ارشاد ہے فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا

لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ

پس قائم رکھ اپنے رخ کو دین کے لئے خالص کرنیوالا لازم پکڑو رجوع ہونیوالے اوسکی طرف اس فطرت خدا کو جس پر لوگونکو
پیدا کیا نہیں ہے تبدیل پیدائش خدا کی لئے یہ ہے دین پائدار ولیکن اکثر آدمی نہیں جانتے چاہئے کہ ہر چند حسب تعبیر آیۃ
واذ اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم حسب حدیث مروی عمرو بن عاص کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاتھوں میں دو کتابیں بطور تشبیہ تہیں جنمیں مومنین و کافرین کے نام لکھے ہوئے تھے جیسا تہونکی رگیں دلالت کرتی ہیں تو
قبل از وجود آدم اور ہنگام اخراج ذریت پشت آدم سے مومن کو مومن ہونا و کافر کو کافر ہونا ہی تہا پر عنایت
حق نے اون سب پر نور ایمان چمکا (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکہلایا) اور الست بربکم کے جواب میں سب نے
بلی کہا مومنین نے بطیب خاطر اور کافرین نے باکراہ پس اسی فطرت پر حق تعالی نے ہنگام پیدائش پیدا کیا تو ما من
مولود الا یولد علی الفطرۃ الاسلام کی روایت اس مقام سے ارشاد ہے تو جو پیدا ہوتا ہے وہ اسلام کی فطرت پر
پیدا ہوتا ہے اور وہ وجود مطلق کو ہی اپنا رب جانتا ہے اسی جگہ سے ہر ایک شی جو بچے کے سامنے دیکھا دو اوسمیں تمام
ربوبیت کا خیال کرکے چوستا ہے پس اگر اوسی فطرت کی حالت میں جو لڑکا یا لڑکی مرجاوے وہ فطرت اسلام پر ہوگا

اور جسپر ماں باپ وغیرہ کی تعلیم کا اثر ہو جاوے تو کفار کی تعلیم کا اثر ہو جاوے تو کفار کی تعلیم سے وہ مطبوع کفر پر ہو جاتا ہے
جیسے مقتول خضر کو ماں باپ اسکے مومن تھے علی ہذا دوسرے اطفال کا حال ہے جنکے ماں باپ یہودی نے یہودیت
کی تعلیم کی ہو یا نصرانی نے نصرانیت کی یا مجوسی نے مجوسیت کی تو چونکہ ہر شخص اٹھیگا اوس حالت پر جسپر مرا ہے
تو اسوقت قیامت میں ایک نبی مبعوث ہوگا مجانین و معتوہ اور ایسے اطفال کیلئے جو مذکور ہوئے اور وہ فرمائیگا
کہ دوزخ میں جاؤ پس اگر وہ اسکے فرمان سے دوزخ میں چلے جاوینگے اونکو وہ نار نور ہو جاویگی جیسے دنیا میں ابراہیم کو
مانکر سخت احکام میں مبتلا ہوکر وہ آخرت میں اہل جنت سے ہونگے ورنہ وہ آگ میں ڈالے جاوینگے پس اس مقام سے احادیث
کی وہ نزاع جاتی رہی جو بعض میں بعض اطفال کو پاک فرمایا ہے اور بعض کو دوزخی اور مطلب آیت کا دریافت ہوا
کہ لازم پکڑو فطرت اسلامی کو جسپر آدمیوں کو اللہ نے اپنے کرم سے پیدا کیا کہ خدا کی پیدائش کو تبدیل مطابق فطرت کی
نہیں کہ جو نور ایمان کا تھا اسی پر پیدا ہوتے ہیں پس اسکی طرف رجوع کرنی چاہئے یہ مطابق روایت حدیث علی فطرۃ الاسلام
ہے اور درصورت روایت علی الفطرۃ کے مطلب فطرت اسلام آیت کی مطابق ہے وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا
تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُوْنَ ۝ اور تقوی کرو اوس سے اور برپا رکھو نماز اور نہو ان مشرکوں سے جنہوں نے تفریق کی اپنے دین کی اور
ہوگئے گروہ گروہ ہر ایک گروہ اوسکے ساتھ جو اونکے پاس ہے خوش ہیں جیسے بنی اسرائیل کا حال فصل ۱۲ اسلاطین
اول میں ہے کہ یاربعام کے ساتھ ہوکر خدا کو چھوڑ کر بت پرستی کرنے لگے جیسے سونے کی بچھڑے کی تصویر ہوا کر بیت الله یعقوب
رکھکے کہ جو دو بت بنا بچھڑے کی اور دوسرے کو دان کی مملکت میں بلندی پر رکھو کہ عید مقرر کی اور یہود دین کو پیدا
ہوکر خراب ہوگئے یہ تمہید ہے ان کافروں عاص بن ہشام مثال کے لئے جو دین سے پھر کر کافروں کا ساتھ دینے لگے
شیخ محمد ابن اسلم طوسی نے مرفوعاً روایت کی کہ جو روایت تمہے پہونچے اسکو قرآن پر عرض کرو اگر موافق ہو اسکو قبول
کرو تو شیخ موصوف فرماتے ہیں کہ حدیث من ترك الصلوة متعمدا فقد کفر کو تیس سال تک قرآن سے مطابق
کرنا چاہا بالآخر آیت واقیموا الصلوة ولا تکونوا من المشرکین مجکو ملی یعنی جو ترک کرے ایک وقت کی نماز
مشرکوں کے ساتھ ملنے کے لئے وہ کافر ہو گیا جیسے مرتد عاص بن ہشام کا حال فرماتا ہے وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ
ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ اور جب مس کرے آدمی کو ضرر پکارتے ہیں
وہ مثل خاص کی اپنے رب کو خلوص کرتے ہوئے اوسکی طرف پھر جب چکھاتا ہی اللہ ان کو اپنی طرف سے رحمت ناگہاں ایک فریق
اونمیں سے اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہیں تاکہ آخرکار کفر کریں اسکے ساتھ جو ہمنے اونکو دیا پس برخورداری پاویں پس جلد
جانیں چنانچہ عاص مذکور ابولہب کا اجیر ہوکر بدر میں کفار کی ہمراہ آیا اور تباہ ہوا أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا
فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ۝ آیا اُتاری ہمنے اُنپر برہان تو بیان کریں اُسکے ساتھ جو شرک کرتے تھے
پہلے تو اسکے بعد مرتد ہوکر شرک کرنے لگیں وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ
بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ۝ اور جب چکھاویں آدمی مذکور مثال کو رحمت خوش ہوں اُسکے
ساتھ اگر پہونچے اونکو بدی ونقصان اوسکے سبب جو مقدم کیا اُسکے ہاتھوں نے ناگہاں ناامید ہوں أَوَلَمْ يَرَوْا
أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ کیا اونہوں نے
نہ دیکھیں کہ اللہ ہی فراخ کرے رزق جسکو چاہے اور تنگ کرے جسکو چاہے تحقیق اس فراخی وتنگی رزق میں البتہ آیت
قدرت حق ہے اُس قوم کے لئے جو ایمان لاویں کہ انسان ضعیف البنیان کو یہ طاقت نہیں کہ اپنی نفع وضرر پر مختار
وکیل کل ہو کہ ہر ایک اپنا بھلا چاہتا ہے اور بھلا ہر ایک کا نہیں ہوتا پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں جہان کا مالک
اللہ پاک ہی مختار ہے اور جبکہ بسط رزق واندازہ قلت خدا کی اختیار میں ہے پس تجکو اے مخاطب جب اللہ تعالی دیوے
تو ارشاد ہے فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ
وَجْهَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ تو دے صاحب قرابت کو اُسکا حق اور مسکین مسافر کو یہ بہتر ہے اُن
لوگوں کو جو ارادہ کریں اللہ کی ذات کا اور وہی فلاح پاتے ہیں کیونکہ ہر مقام پر حسب آیت اینما تولوا فثم
وجہ اللہ کے وجہ حق ہے تو جب کسی کو تو دے تو اوسمیں وجہ حق یقین کرکے دے وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَ
فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ اور وہ ربا جو تم دو تاکہ وہ بڑھاوے آدمیونکے مالونکو پس نہیں بڑھے
اللہ کے نزدیک یہ حال عاص بن ہشام کا دریافت ہوتا ہے کہ سودی روپیہ لیکر دوسروں سے سوداگری کرتا وَمَا آتَيْتُمْ
مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ ۝ اور وہ زکوٰۃ جو تم دو یعنی صدقہ
قرابت وغیرہ کو تو آیت مذکور کی مطابق ارادہ کرو ذات خدا کا کہ ہر جگہ حسب آیت اینما تولوا فثم وجہ اللہ

ذات خدا ہی پس وہ لوگ فلاح یاب ہین اور مرتدون کو پہر تعلیم ہے اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ
يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ
عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ اللہ وہ ہے جسنے تمکو پیدا کیا پہر تمکو رزق دیا پہر تمکو مارے پہر تمکو جلاوے آیا ہے تمہارے شریکوں مین سے
وہ جو ایسا کچہہ کرے پاک ہے اللہ و بزرگ ہے اس سے کہ وہ شرک کرین اور احیاء بعد الموت سے مرتدکو تعلیم بنظر قرب
تعلیم پائی کے ہے کہ ہنوز شرک اُسکو ایسا راسخ نہوا ہو کہ قیامت کا انکار کرے اور اگر انکار کرے تو اُسکے واسطے اُسکی تمثیل
بیان فرمایگا اور جبکہ تنگی اہل اسلام پر اس درجہ کی ہوئی کہ مثل عاص بن ہشام اسلام سے پہر گئے تو مناسب ہوا کہ
فتوحات اسلامیہ سے بالخصوص زمانہ فاروق رضی سے مطلع کرے تو اصل قصہ سورت کی طرف توجہ فرماتا ہے جو خسروی بر و بحر مین
فساد برپا ہوتا آخر کیا ہوتا ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ
بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ ظاہر ہوا فساد بر و بحر مین بسبب اُسکے جو حاصل کیا رومیہ کی آدمیون نے یہود کو
تکلیف دینے سے اور تثلیث کے قول سے تاکہ چکہادین اونکو بعض اُسکا جو کرتے امید کہ رجوع کرین پر اگر وہ رجوع نکرینگے تو حسب
قرأت دوم غلبت کے مغلوب کئے جاوینگے عمر فاروق رضی سے تو پورا عذاب چکہین گے و اگر اس مقدار پر تمکو شک ہو تو ارشاد ہے قُلْ سِيرُوا
فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ۝ فرما سیر کرو زمین مین
پہر مورخونکی تو دیکہو کیسے ہوا انجام اُنکا جو پہلے رومیہ سے تہے کہ تہے اکثر اُنکے مشرک فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ
أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۖ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ۝ پس برپا رکہہ اپنے منہ کو دین پائدار کے لئے پہلے آنے
اوس روز فاروق کہ اُسکے لئے روک نہین ہے اللہ سے اُسدن وہ متفرق ہون ممالک مقدس سے مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ
وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ۝ جو کفر کرے پس اُسکے کفر کا وبال اُسپر ہے اور جو کرے نیک کام کہ اصل اُسکی
ایمان ہے پس اپنے نفسونکی فائدہ کے لئے تمہید کرین لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ
لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝ تاکہ جزا دے اللہ اُن لوگون کو جو ایمان لائے اور کام کئے نیک اپنے فضل سے کہ وہ دوست نرکہے
کافرون کو بالخصوص رومیہ کو پر ایسے وقت مین اہل اسلام کی فتح کا گمان ہی کوئی نکر سکتا تہا تو ارشاد ہے وَمِنْ آيَاتِهِ
أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا
مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اور خدا تعالی کی نشانی سے فتح اہل اسلام پر تمثیل ہے کہ پہلے بہیجے الشرائح کو

بشارت دہندہ مینہ کی بابت اور چاہئے کہ اس بشارت کے بعد چکہاوے تمکو اپنی رحمت یعنی مینہ دے تو نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے فتوحات مذکورہ کی بشارت کو ریاح مبشرات کی طور پر سمجہو) اور ریاح مبشرات سے چاہئے کہ جاری ہوئے
جہاز اللہ کے امر کے ساتہہ اور چاہے کہ خواہش کرو اسکی فضل سے بذریعہ جہاز اور امید کہ تم اس بشارت کا شکر
بجا لاؤ اور روم کی تباہی ممالک مقدس سے آن لگی ہے اوسپر سد فرمایا ۔ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا
اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور البتہ بہیجا ہمنے تجہسے پہلے رسولون کو انکی قوم کی طرف پس لائے انبیا انکو دلائل تو انکی قوم نے جبکہ انکا انکار کیا تو
ہمنے عوض لیا اُن لوگون سے جنہون نے جرم کیا اور ہے حق ہمارے اوپر مومنین کی مدد مخفی نرہے کہ یہان پر چند امور کی
تنبیہ مطلوب ہے ایک فتح اسلام کی دوسری ہرقل کی فتح کی خبر دینا اور اہل اسلام سے اسکی شکست کی اور قیامت کی
پس ہر ایک پر تمثیل فرماتا ہے جس سے استبعاد دور ہو پس پہلے امر کی نسبت فرماتا ہے اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ
فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَاۗءِ كَيْفَ يَشَاۗءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ
فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ
عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۔ اللہ وہ ہے جو بہیجے ریاح تو برانگیختہ کرین وہ بادل کو پس پہیلا دے اسکو آسمان میں
جیسے چاہے اور کرے اوسکو تہ بتہ پس تو دیکہے پانی کو کہ نکلے اُسکے اندر سے پس جب پہونچا دے اوسکو جسکو چاہے اپنے بندون سے
ناگہان وہ بشارت پانیوالے ہون وگرچہ پہلے مینہ کے نازل کیا جاوے انپر البتہ ناامید تہے اور بابت قیامت کی فرماتا ہے
فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ
عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ پس دیکہہ اللہ کی رحمت کے آثار کی طرف کیسے زندہ کرے زمین کو اسکی موت کے بعد
بتحقیق وہی البتہ زندہ کرنیوالا ہے موتی کا اور اللہ ہر شی پر قدرت والا ہے پس اگر عاص بن ہشام مرتد کو احیا ہوئے
تکلیف ہو تو اس تمثیل سے رفع کرے پہر اسکا شک دور ہوگا ۔ وَلَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ
بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۔ اور اگر ہم بہیجین ریح سخت پس وہ دیکہین اُسکو زرد کرنیوالی کافرونکی منہون کو پہر وہ رہین
ایمان نہ لاوین اُسکے بعد کفر کرتے رہین مارے جاوین فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا
وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۔ ایسے نابکارونکی حالت جبکہ ایسی ہے تو تو نہ سنا دے موتی ولی کے اور نہ سنادے بہرے کو آواز جبکہ پہیر دین

۵ / ۱۳ ع

ہیں وَمَآ اَنْتَ بِہٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِہِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَہُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؏
اور تو نہ راہ بتلادی اندھے دلی کو اور نہ پھیری کو اونکی گمراہی سے تو نہ سنا وے گر اُسکو جو ایمان لاوے ہماری آیات کے
ساتھ پس وہ گردن جھکانیوالے ہوں اُسکے سننے کے لئے اور تیسرے امر کی مثل فرماتا ہے جو اس ضعف حالی ہرقل میں اور
فتح خسرو میں ہرقل کی فتح اور پھر ہرقل قوی پر اہل اسلام ضعیف کی فتح سخت بعید امر ہے تو ارشاد ہے کہ اپنی حالوں میں
غور کرو جیسے فرماتا ہے اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّۃً ثُمَّ جَعَلَ
مِنْ بَعْدِ قُوَّۃٍ ضُعْفًا وَّشَیْبَۃً ؕ اللہ وہ ہے جسنے تمکو پیدا کیا ضعف سے کہ نطفہ سے علقہ و علقہ سے مضغہ کرکے تمکو
بنایا پھر کی بعد ضعف کے قوت پھر کیا بعد قوت کے ضعف و بڑھاپا ویسی ہرقل کی فتح کی خسرو پر اور اہل اسلام کی
فتح ہرقل پر سمجھو یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَہُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ۝ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور وہ دانا قدیر ہے دیگر کفار کو
قیامت کے آنے میں یوں شک ہو کہ اسقدر زمانہ قیامت تک مقدمہ کا فیصل ہونا سخت بے انصافی ہے تو ارشاد ہے
وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَۃٍ ؕ کَذٰلِکَ کَانُوْا یُؤْفَکُوْنَ ۝ اور جس روز کہ
قایم ہو قیامت قسم کھاویں گنہگار کہ نہ ٹہرے وہ بعد از مرگ مگر ایک ساعت تا قیامت بطور افک کے ایسے ہی
افک کرتے تھے دنیا میں قیامت کے نہ آنے پر وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ
اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ ؗ فَہٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰکِنَّکُمْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور کہیں وہ جو دیے گئے ہیں علم و ایمان
تم رہے کتاب خدا میں بیچ ہیں تا روز قیامت پس یہ روز قیامت ہے ولیکن تم نجانتے تھے تو اُسوقت کفار معذرت کریں۔
فَیَوْمَئِذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُہُمْ وَلَا ہُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ پس اُس روز نہ نفع دیگا ظالموں کو اونکا
عذر اور نہ وہ توبہ قبول کیے جاویں وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ ہٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ ؕ اور البتہ تحقیق بیان
کیں ہمنے اہل مکہ کے آدمیوں کے لئے اس قرآن میں ہر ایک مثل انکے حال کے مناسب پس باقی نہ رہے مگر آیت ہلاکت پردہ بعد
ایک سال ہجرت کے فصل ۱۲ یشعیا میں موعود ہے اور فصل ۵ متی میں ہے کہ ایک شوشہ بھی کتاب کا باطل نہوگا اور ورس ۱۹
فصل مذکور میں لکھا ہے کہ خدا کی بادشاہت میں جو صحیفہ تورات کی بابت تعلیم کریگا وہ اچھا گنا جاویگا اور ٹالنیوالا [illegible]
گنا جاویگا تو ارشاد ہے وَلَئِنْ جِئْتَہُمْ بِاٰیَۃٍ لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝ دیگر تو لاوے
اونکو آیت فتح بدر عظیم الشان جو بعد ایک سال ہجرت کے موعود ہے قبل از وقت یعنی مکہ میں کہیں کافر اہل کتاب نہیں ہو تم

مگر باطل کرنیوالی کتب سابقہ کے كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اسیطرح مہر کرتا ہی اللہ اُن
اتیون کے دلون پر جو نہیں جانتے اور اہل کتاب کو کہنے سے کہنے لگین کہ یہ نشان موعود خلاف وقت آیا فَاصْبِرْ اِنَّ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ پس انتظار کر ہجرت کا اور اسکے ایک سال بعد کا تحقیق
اللہ کا وعدہ حق ہی اور خفیف جانیں تجھکو وہ جو ایمان نہیں لاتے اس درنگ سے مگر وقت پر جو مقرر ہی وہ قبل از وقت

سورہ لقمان مکیہ ہے چونتیس آیت و پانچ رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت مین خبر عذاب الیم یعنی عرق النسا کی ولید کے لئے ہی اور سرداران بنی قیدار کی شکست کی بدر مین پیشین گوئی ہی
پہر جاننا چاہئے کہ لقمان بن ناحور بن تارح ہین اور تحقیق اسکی کہ وہ نبی ہین یا صرف حکیم اسکو خدا تعالیٰ جانتا ہی انکی حکمت
مشہور ہی اور عرب والے انکو معزز سمجھتے ہین اسوجہ سے انکی نصیحت قرآن مین منقول ہی جنکے منہ روم سے روم انکے پہلے
روسس و رومیولوس سے آباد دیکھو تاریخ ٹیلر کو اسی سبب سے انمین حکمت کی کثرت تھی اور عرب والے لقمان کو
بہت مانتے تھے اور پہلی سورت مین رومیون کا بیان تھا لیس مناسب ہوا کہ لقمان کی نصیحت سے کفار مکہ کو پند دیجاوے
اور اس سورت کا اوائل الواح موسیٰ کی مطابق ہی تو لیجہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ کے الٓمّٓ ۝ کو سورہ مت
فرمایا ہی کہ اوائل اس سورۃ کا الواح موسیٰ کی مطابق ہی کہ الواح موسیٰ مین سے فصل ۱۸ سفر مثنی مین آیات پارہ پارہ کرکے
بنی اسماعیل پر جو موعود ہین نازل ہین تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ وہ یہ آیات حکم کی ہین هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ہدایت و رحمت ہی حسب فصل ۲ ترجمہ ۱۳ سفر مثنی کے انکو محسنین کی لئے
جو مثل صحابہ نیکیونکی برابر کہیں کا زکوٰۃ مثل انصار کی مہاجرین پر صرف کرین یا کہ خیرات و مبرات کرین اور وہ آخرت کا ساتھ یقین
کرین یہی لوگ ہدایت پر ہین اپنے رب کی طرف سے اور یہی فلاحیاب ہین اور فصل ۳۲ سفر مثنی مین نبی کی ہجرت بھی کا سبب انہا
یعنی بوجہ تکلیف دہی بنی قیدار کے لکہی ہی تو اُن بنی قیدار کا حال فرماتا ہی جو منکر ہین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ
لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝
اور بعض آدمیون بنی قیدار سے مثل ولید کی وہ ہین جو خریدی قرآن کے مقابلہ مین ہتون کی ثنا کو تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے

لوگ گمراہی ظاہر میں ہیں پس مانو والی اُس خدا ہی وحدہ کے عقائد و اعمال موجب سعادت اور منکر ہیں جنکے
موجب شقاوت بحکم خدا ہونی لازم آئی اور ولید نے کہا تہا سعد وقاص کو کہ تم کفر کرو گناہ اسکا میرے ذمہ ہے
جبکہ حمنہ بنت ابو سفیان نے کہا تہا بیٹا اپنا روکا تہا کہ سعد سبب اسکے دین اسلام سے پہرے اُس وقت تک
کہا ہو اور ماں کی تابعداری کرنی ضروریات سے کفار مکہ سمجہکر اہل اسلام پر معترض ہوئے اور لقمان کی نصائح کو
لائے تو ارشاد ہوا وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ
وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ اور البتہ دی ہمنے لقمان کو حکمت کہ شکر گزاری کر خدا کی کہ لیئے جسکی معرفت
پہلی آیت میں دریافت ہوئی اور جو شکر کرے پس جز این نیست شکر کرے اپنے نفس کے فائدہ کے لئے اور جو کفر
کرے تو اللہ غنی حمد والا ہے یہاں سے حکمت کی تفسیر شکر سے دریافت ہوئی حدیث میں ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اگر مخلوق
اتقی قلب پر جمع ہو جاویں تو اللہ یعنی ہستی کی حقیقت بڑہے نہیں اگر اشقی قلب پر جمع ہوں اُس سے نقصان عائد نہو
اور شرک کفران نعمت ہے جیسے قول لقمان سے ظاہر ہے جنکو برا اپنا سمجہکر انکو ارشاد ہے وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ
وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝ اور یاد کر جبکہ کہا لقمان نے اپنے بیٹے
روم کو اور وہ اوسکو نصیحت کرتا تہا ای میرے پیارے بیٹے نہ شرک کر اللہ کے ساتھ کہ تحقیق شرک البتہ ظلم عظیم ہے کہ حق ہوئے
غیب مطلق کسی مقید کو دیا جاوی پس خدا تعالی کا حق بندوں پر اُسکی توحید کا ہے تا کہ بندہ قید بندگی مقیدات سے آزاد
ہے اگر ماں باپ بہی اسکے خلاف پر رجوع کریں کچہ باک نہیں اسکے سوا سب میں تو وصیت فرمائی ہے ماں باپ کے ساتہ نیکی
کی جیسے سورہ عنکبوت میں گذر گیا پس کفار کا اعتراض غلط ہے جیسے ارشاد ہے وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ
حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ
اور ہمنے وصیت کی ہے انسان کو اوسکے والدین کے ساتہ جو بیان ہو گی کیونکہ اٹہا رکہا اُسکو اُسکی ماں نے
سستی پہ سستی کی اوپر اور دودہ چہڑانا ہوا اُسکا دو سال میں کہ شکر کر میرا یعنی توحید اور اپنے ماں باپ کے لئے
کہ میری طرف مرجع ہے پس صاحب مرجع اللہ کی مخالفت پر اطاعت والدین درست نہیں جیسے ارشاد ہے وَإِن
جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا
مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

وہ کوشش کریں وہ دونوں تجھکو اسپر کہ تو شرک کرے میرے ساتھ اُسکا کہ نہیں ہے
تیرے لئے اُسکے ساتھ علم پس نہ اطاعت کر اُن دونوں کی اور مصاحبت کر اُن دونوں سے دنیا میں
نیکوئی کی اور تابع ہو اُس شخص کی راہ کی جو رجوع ہو میری طرف پھر میری طرف تمہارا مرجع ہے پس خبردار
کرونگا تمکو اُسکے ساتھ جو تم عمل کرتے ہو اور مثل ابی ابن اخنف کی جو منکر قیامت ہو کر یہ کہے کہ ہم استخوان بوسیدہ
جبکہ ہو جاوینگے تو پھر کیسے زندہ ہونگے لقمان کے قول سے سو جواب قیامت کی ارشاد ہے یٰبُنَیَّ اِنَّهَا
اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ
بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ○ اے میرے پیارے بیٹے اگر مثقال دانہ خردل کی استخوان ہو صخرہ میں
یا آسمان میں یا زمین میں لاوے اُسکو اللہ بتحقیق اللہ لطیف ہے خبردار اُسکے موقع سے صخرہ سے مراد بقول قتادہ
پہاڑ ہے اور قرینہ جواب سے یہی ظاہر ہے اور اس عالم میں حوت سوای کرویت زمین کے جسکا سلقہ چوبیس
پچیس ہزار میل کے قریب کا ہے ایسی کوئی مچھلی نہیں جسپر کہ زمین کے پاؤں ہوں بلکہ گاؤ سے مراد زمین کا
مادہ ہے جو کرویت پر قائم ہے اور قرن اوسکی دو حالتیں میں اصلی انکا شف و تخلخل ہے دوسری حالت اور عالم
مثال میں دوسری بات ہے اور سمندر میں زمین کا کرہ پانی میں ہے پر چار موقعوں سے کہ سر عیشیا و دو کندہے آفریقہ
و یورپ دو پاؤں امریکہ جنوبی و شمالی کے اور بعض اوسکے پرونکی شکل اسٹریلیا وغیرہ کے پانی سے کھلے ہیں اور
کرویت اوسکی مچھلی ہے اور یہ لہو بجای سننے قرآن کے نماز میں لہو الحدیث کرتا اور بجای حکم معروف کی کہ توحید ہے
شرک کرتا اور بجای نہی منکر کے تعلیم کرتا کہ مثل سعد کی دین سے پھر جاویں اور تکلف سے فریاد کرتا تو اوسکے لئے
قول لقمان نقل فرماتا ہے یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى
مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ اے میرے پیارے بیٹے برپا رکھ نماز اور اچھی بات کے ساتھ
حکم کر اور بدی سے منع کر اور صبر کر اوسپر جو تجکو پہونچے بتحقیق یہ امور بڑے کاموں سے ہیں اور کفار مکہ اپنی رخون کو
بیچاری آدمیوں کے لئے ٹیڑھا کرتے اور پھر باوجود اسکے امیر ہو ولید نخوت کرتا اور فخر اپنا جتلاتا تو اوسکو لقمان کی
نصیحت منقول ہے کہ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ
كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ○ اور مت جھکا اپنے خد کو آدمیوں کے لئے کہ اونکو [illegible] و سجدہ کرنیوالا ہے اور سرحلہ ہے میں اکڑ کر

کہ اللہ دوست رکہی ہر نخوت کرنیوالی فخر کرنیوالیکو وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ط إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۝ اور میانہ روی کر اپنی چال مین اور پست کر اپنی آواز کو بد ترین آوازونکی البتہ گدہی کی آواز ہی بلند جیسے ولید کے وہبنے کہا ہی کہ دس ہزار حکمت کی باب لقمان سے مروی ہیکو اہل علم نے اپنی تصانیون و کلامون مین نقل کی ہین اور جبکہ لقمان سے شرک کی مذمت بیان کی گئی اہل مکہ کی طرف متوجہ ہوتا ہی کہ تم ایسے شریف ہو کر جنکے لیے عالم کی اشیا مسخر ہین پہر بت پرستی کی بات جای تعجب ہی

تعجب آدم زاد پہ ماجرا ہے کہ جمادی بت پرستہ جرا ہے جیسے ارشاد ہی أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ط وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ۝ کیا تم آسمانیات و ارضی اشیا کے پوجنے والو نہیں دیکہو کہ اللہ نے مسخر کیا تمہارے لیے اسکو جو آسمانون مین ستارہ وغیرہ ہین اور وہ جو زمین مین ہیکہ اپنی طبائع کے ساتھ ایک طور چلے جاتے ہین جس سے تمکو نفع حاصل بقدرت خدا ہی اور پورا کیا تمہارے اوپر اپنی نعمت ظاہر و باطن کو ظاہری دنیاوی اور باطنی اخروی کو نزول قرآن ہی اور بعض آدمیون کہ سے مثل نضر بن حارث و امیہ بن خلف وہ ہی جو مجادلہ کرے اللہ کے مقدمہ مین بغیر از علم و ہدایت و کتاب روشن کے کہ شرک کر کر اور کہی کہ ہمکو قرآن کی کیا حاجت ہی ہمکو آبائی پیروی کافی ہی جیسے ارشاد ہی وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا اور جب کہا جاوے ان لوگون کو پیروی کرو اسکی جو اللہ نے اتارا ہی کہین اسکی نہین بلکہ پیروی کرین ہم اسکی جسپر پایا ہم اپنی باپ دادون کو تو اسکا جواب ارشاد ہی أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ کیا اگرچہ بلاتا ہو انکو شیطان آتش دوزخ کے عذاب کی طرف وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ط وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ اور جو جہکاوے اپنا رخ کو اللہ کی طرف اور وہ نیکوکار ہو کر اسلام قائم رہی پس اسنے چنگل مارا محکم رسی کی ساتھ اور اللہ کی طرف رجوع کری کامون کا انجام وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ ط إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ط إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝ اور جو کفر کری بعد ایمان کے پس نہ رنجیدہ کری تجکو اسکا کفر ہماری طرف انکا رجوع ہی پس ہم خبردار کرین انکو اسکے ساتھ جو کرتے تحقیق اللہ دانا ہی دل والی باتونکا ہم برخوردار کرینگے ہم انکو

پھر بقرار کرین اونکو غلیظ عذاب کی طرف بروز بدر جیسے عاص بن ہشام اسلام سے پھر کر بدر مین مارا گیا ولئن
سألتهم من خلق السموات والارض ليقولن الله قل الحمد لله بل اكثرهم لا يعلمون ٥
وگر اونسے تو دریافت کرے کسنے پیدا کئے آسمان و زمین جنکی اشیا کو دیکھتے ہین البتہ کہین یہ مرتد اللہ نے کہ ہنوز اسقدر کیفیت
اسلام کی برکت سے انمین باقی ہے فرما الحمد للہ کہ اسقدر عقل باقی ہے کہ دوسری اور انکر تے بلکہ اکثر انکے جانتے نہین لله ما
في السموات والارض ان الله هو الغني الحميد ٥ اللہ کے لئے ہے وہ جو آسمانون مین ہے اور زمین مین ہے
تحقیق اللہ غنی ہے کفر کرنے مرتد سے اللہ کو نقصان نہین پہنچ حمد والا ہے اور اللہ کے بہت کلمات تام ہین چنانچہ ہر ایک
دیو کے ستر ہزار گردن یہ لسان اور ہر ایک گردن بیچ لسان کے ستر ستر ہزار لغات ہین اور ہر لغت کے ستر ستر ہزار کلمات
ہین اور یہ بھی بر سبیل مثل بیان ہوئے اگر مثل عاص بن ہشام کے مرتد ہو جاوے اللہ کو اسکی پرواہ نہین جیسے ارشاد ہے
ولو ان ما في الارض من شجرة اقلام والبحر يمده من بعده سبعة ابحر ما نفدت
كلمات الله ان الله عزيز حكيم ٥ وگر زمین کے درختون کی قلم بنائے جاوین اور ایک دریا کی برابر سات
دریا لئے جاوین بجائے روشنائی اور اُنسے کلمات خدا لکھے جاوین نہ تمام ہون خدا کے کلمات تحقیق اللہ غالب حکمت ہے
اور خدا کے اوپر نہ خیال کرو کہ پیدا کرنا اس کثیر مخلوق کا اور اعادہ کرنا بڑی بات ہے جیسے ارشاد ہے ما خلقكم ولا
بعثكم الا كنفس واحدة ان الله سميع بصير ٥ نہین ہے تمہارا پیدا کرنا اور نہ تمہارا اوٹھانا مگر ایک
نفس کی مانند تحقیق اللہ سنتا ہے قول مخالف کو جو قیامت کا انکار کرے بینا ہے انجام کار کو کیا اسکی قدرت کو نہ دیکھو
مخاطب جیسے ارشاد ہے الم تر ان الله يولج الليل في النهار ويولج النهار في الليل وسخر الشمس
والقمر كل يجري الى اجل مسمى وان الله بما تعملون خبير ٥ ذلك بان الله هو الحق وان
ما يدعون من دونه الباطل وان الله هو العلي الكبير ٥ کیا اسکی قدرت کو تونے نہ دیکھا تھا
کہ اللہ ہی داخل کرے رات کو دن مین اور داخل کرے دن کو رات مین کہ زمین کی حرکت سے سورج اسکے کبھی جنوب سمت
تو اوسطرف دن بڑہاوے اور شمال مین گھٹاوے اور جبکہ بیل کلی شتوی کی طرف آوے تو اسکے برعکس ہو اور مسخر کئے
آفتاب و ماہتاب ہر ایک جاری ہے میعاد مقرر تک اور تحقیق اللہ تمہارے کامونکی ساتھ خبردار ہے اپنی معبودون کا
قیاس اسپر نکرو کہ اونسے یہ فعل محال ہین یہ اسلئے کہ تحقیق اللہ وہی حق ہے اور تحقیق وہ جو اسکے سوا پکارتے

ع ۳

باطل ہو اور تحقیق اللہ وہی برتر بزرگ و برتر ہے یعنی اس کو بہر نہ سمجھنا نالائقی ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ

فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ کیا اے مخاطب

مثل حارث بن ہشام تو نے نہ دیکھا کہ جہاز جاری ہے دریا میں اللہ کے احسان کی ساتھ جسمیں ہے صنعت اسکی عطا سے

رکھی گئی ہے تا کہ دکھلاوے تمکو آیت جسکا بیان آتا ہے تحقیق اسمیں البتہ آیات ہیں ہر صبر کرنیوالے شکر کرنیوالے کو جسکی

تفصیل فرماتا ہے وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ

فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝ اور جب گھیر لیتی انکو جہاز کو موج مانند

سائبانکے پکارا انہوں نے اللہ کو خالص کرنیوالے ہو کر اسکے دین کو یعنی جب نجات دی اللہ نے انکو بحر کی طرف خشکی کے پس

بعض انمیں سے پوشیدہ کرنیوالے ہوتے مثل عاص کی اور نہ انکار کرتے ہماری آیات کو مگر ہر غدار ناسپاس مخفی نہ رہے کہ

یہ قصہ خاص مثل عمرو بن عاص یا عاص کا ذکر ہے ورنہ کفار کی عادت ہنگام غرق وایسی حالتوں میں اپنے معبود کو

پکارنیکی ہوتی ہے يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ؗ وَلَا

مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اے مکہ والو تقوی کرو اپنے رب سے اور ڈرو اس دن سے کہ نہ کافی ہو والد اپنے ولد کا اور نہ مولود

کافی ہو اپنے والد سے کچھ یعنی ولید کا قول ہرگز قابل سماعت نہیں جو کہتا تھا کہ مجھپر تیرے ترک مذہب اسلام کے گناہ ہے اے سعد

تحقیق خدا کا وعدہ سچا ہے پس نہ فریب دے تمکو حیات دنیا کی زندگانی اور نہ فریب دے تمکو اللہ کے ساتھ شیطان

دیگر کوئی مثل وارث بن عمرو بن حارثہ بن محارب بن حفصہ کے دریافت کرے کہ مینہ کب آویگا تو ارشاد ہو

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ

مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ تحقیق ع

اللہ کے پاس ہے علم قیامت کے روز کا اور نازل کرتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور نہیں جانتا کوئی نفس کیا کریگا

کل اور نہیں جانتا کوئی نفس کس زمین میں مریگا اور یہ پانچ دوسری شئے ہے تحقیق اللہ ہی دانا خبردار ہے ان باتوں کا یعنی

ہاں جبکہ اللہ نے رسول کو بتلادی وہ دوسری بات ہے پس بارہ کی کل سے مینہ کا بتلادیا ہر روز ہر چیز یعنی کو نہیں

پہونچتا علی ہذا پہلے سے بحث وغیرہ کا بنانا کہ کل ہم یہ کرینگے لیکن نہیں معلوم کہ انشاء اللہ کی طرح سے کہ نفع و عرض لازم ہے

سورۂ الم سجدہ مکیہ ہے تیس آیت و تین رکوع پر مشتمل ہے

اس سورہ مین بھی فتح اہل اسلام کی اہل مکہ پر خبر ہے اور پہلی صورت تمام ہوئی پانچ اشیا کی علم کے بیان مین کہ اللہ پاک کو ہی ہے انمین سے علم یقین قیامت کا ہے کہ کب آویگی اور قیامتین چند ہین ایک حسب ہیئت کی موت ہر شخص ہی اور ہر ایک شخص کی موت کا علم خدا کو ہی ہے مگر جسکی نسبت اللہ فرماوے جیسے اہل بدر کے کشتون کا نام و مقام و وقت قتل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اطلاع فرمائی تھی جو بحکم خدا معلوم ہوئی تھی دوسری وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہ زمین پر زندہ لوگون کو روبرو حسب ہیئت ہوئی تیسری اہل اسلام کے پانسو سال کے قریب مین بڑا واقعہ جنگ تفاری و ترک وغیرہ اہل اسلام کا عبارت قیامت سے ہے جبکہ موضع نوری تلول پر خلافت سے متنزل ہوئی وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتلادی گئی تھی چوتھی قیامت مقدس ہزار سال اہل اسلام کی زمانہ کی فصل ہوہ مکاشفات مین لکھی کہ جسکے بعد پانچوین قیامت شیطان کا کھلنا قید سے ہوا جسنے یاجوج و ماجوج کو بہکایا کہ ممالک اہل اسلام کے اطراف پر مسلط ہونے لگے یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرمادی گئی تھی اور ہزار سال سبت مقدس قیامت مین روح نے عالم شہادت مین بصورت صاحب روز ہای قدیم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہو کر تا سبع سموات عروج کیا کہ ایک روز خدا کی نزدیک ہزار سال کا ہی ہوتا ہے جیسے دعای موسیٰ مین حسب نوس ہم ہزار نور نور و درمین ہ فصل ہم نامہ دوم پطرس اور قرآن مین ہے چھٹی قیامت کبریٰ ہے جسکے سانحہ کا ذرون کو خوف دلایا جاتا ہے اسکے آثار ظاہر مین پر وقت کی تعین کو حق نے اپنے علم مین منحصر رکھا ہے دوسرے کو نہین دیا اور اسپر ہے کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نی پر ورد روح اعظم و لقاء حق و فتح اہل اسلام و عذاب قبر و عذاب قیامت کا جمع مین بیان کیا تو حضرت عثمانؓ کے مادری بھائی ولید بن عقبہ بن معیط نے انکار کیا اور باہم نزاع ہوئی اور ولید نے مرتضیٰ کو لڑکا کہا اور خود کو سراپا کہ مین تجھسے فراخ زبان اور اپنا ہون تو مرتضیٰ نے اسکو سرزنش کی کہ چپ رہ فاسق تو اس قصہ کا اس سورت مین ذکر ہے اور خدا کی لقا کی چند صورتین مذکور ہین اور ولید بن عقبہ نے دریافت کیا کہ روز فتح کب ہوگا اور روز فتح بدر و خسرو کی شکست پہلی سورۃ مین آٹھ سال مین مقرر ہوئی ہے تو ان واقعات سے اطلاع دیجاتی ہے تو بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے براعت الٓمّٓ ۲۳ کی ہے کی مطابق عدد جمل کبیر الٓمّٓ ۲۳ کے جو اکتیس پیغمبر ونکی چالیس کتابین ہین تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ نزول پارہ پارہ کتاب قرآن جسمین شک نہین ہے کہ رب العالمین کی طرف سے ہے پس اگر کافر اسکو

پھر نسل انسان کو کامل کیا کہ نفخ کی اُسمیں اپنی روح سے بصورت تجلی اور کیا تمہارے لئے اُس روح سے سمع و بینائی
اور دل۔ کم ہیں وہ جو شکر کریں کہ ایمان لاویں کہ آپ کو جان کر اپنے رب کو جانیں اور آزاد نہیں بلکہ مقابلہ میں اس
احسان کے وہ کفر کریں اور غلام بنیں اور منکر بنا دیوے اور منکر عذاب قبر و قیامت ہوویں جسمیں خاص لقا کا
وعدہ ہے بیس ہزار سال اہل اسلام کے گذرنے کے بعد آثار قیامت قیامت کا وعدہ ہے وَقَالُوا أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي
الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ بَلْ هُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ ۝ اور اُنہوں نے کہا کہ جب ہمارے
استخوان بوسیدہ ہو گئے اور ہم زمین میں ملکر گم ہو گئے آیا تحقیق ہم خلق جدید میں بروز قیامت ہونگے ہرگز نہیں
بلکہ وہ اپنے رب کی لقا کے منکر ہیں کہ حسب حدیث جب کوئی مرتا ہے اُسکی روح کو خدا کے پاس لیجاتے ہیں یعنی عالم لطافت میں
پھر حکم کے مطابق بدن سے علاقہ کراکے یعنی عالم مثال میں اُس سے سوال جواب ہوتا ہے چنانچہ فرماتا ہے قُلْ يَتَوَفَّاكُم
مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝ فرمادے تمکو مارتا ہے ع ۱
وہ جو موکل کیا گیا ہے تمہارے ساتھ جسکا ظہور اس عالم میں طرح طرح کی بیماریوں وغیرہ اسباب موت سے ہوتا ہے پھر اپنی
روحوں سے ملک الموت کو قبض کرنیکے بعد رجوع کیے جاؤ اپنے رب کی طرف کہ وہ عالم امر باطن عقل میں چلا جاتا ہے جیسے آیت
اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا سے ظاہر ہے پھر حکم ہوتا ہے کہ سوال جواب کا
تو وہ جو پورا اترے اور اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان سکے اُسکے بعد اُس مومن کو جنت دکھلائی جاوے
کہ یہ تیری جگہ ہے اور دوزخ بھی دکھلایا جاوے اور کہا جاوے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھکو اس سے بچایا اُسوقت مومن کہے کہ مجھکو
اجازت ملے کہ میں اپنے لوگوں کو خبر کردوں تو حکم ہو کہ تو سو رہ تیرا محبوب تجھکو اوٹھا دیگا اور کافر سوال کے جواب میں ڈگمگے
اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پہچان سکے پھر اُسکی سخت گت ہو اور دوزخ کی کھڑکی اُسکی طرف کھولی جاوے اور
جنت بھی حسرت کے لئے دکھلائی جاوے کہ اگر تو ایمان لاتا تو تیری یہ جگہ ہوتی اس سے ظاہر ہے کہ نیست محض ہرگز نہیں ہوتا
بلکہ اپنی ظہور سے نیست ہوتا ہے اور بطون عالم مثال میں جاتا ہے پس خلق جدید قیامت میں ہونے کے محالات سے نہیں
اور اسوقت قیامت میں کافر کا یہ حال ہے جو ارشاد ہے وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ
رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ۝ کاش تو دیکھے اُسوقت کا حال جبکہ مجرم جھکائے ہونگے
اپنے سر اپنے رب کی طرف کہیں ای ہمارے رب ہمنے دیکھا اب اور سنا تو ہمکو پھیر دے واسطے نیکی کے ہم یقین لانے والے ہیں لوٹا ہمکو دنیا میں

اور عمل کرین نیک ہم ایقان والے ہون پر پہر حکم لوٹنے کا کب مل سکتا ہے اگر کافر کہین کہ ہدایت پر تمام ہمکو کیون نہ پیدا کیا اور اگر

ربت وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

أَجْمَعِينَ ۝ اگر ہم چاہتے تو دیتے ہر نفس کو اسکی ہدایت ولیکن ثابت ہوا مجہسے قول کہ البتہ مین بہر دون جہنم کو جن و انسان سے

لیکن اللہ کی مشیت ممکن کے اسکان کے مطابق ہے نہ زیادہ نہ کم اس سے مشیت ہدایت موصلہ کی سب کی نسبت نہوئی بلکہ ممکنات

کی مطابق مشیت ہوئی اور مشیت کی مطابق تمنے کسب کیا فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ

وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ پس چکہو اسکی ساتہہ جو تم اسکو ساتہہ متصف ہوئے کہ تم بہول گئے

اس اپنے دن کی لقا کو ہم نے بہی تمکو ذلیل کر بطور مشاکلت کی صنعت کی فرمایا کہ ہم تمکو بہولین اور قیامت مین فرادیتے کہ ہمیشہ

رہینگی کا عذاب ساتہہ اسکی جو عمل کرتے تہے کہ تمہاری عمل نے بصورت عذاب کی پکڑی پہر جانا چاہئے کہ نسیان ماخوذ ہے نسی سے

جو شی ذلیل کو کہتے ہین جسکو منزل مین ڈال کر التفات نکرین پہر کافر اس نصیحت کے ساتہہ بوجہ مذکور ایمان نہ لاوین کیونکہ وہ

رجوع کے معتقد نہین نہ انکو ذلیل ہونیکی قیامت مین إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَ

سجدہ ۹ وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۩ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَ

طَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ جز این نیست ایمان لاوین ہماری آیات کے ساتہہ ان مثل عالی کی عجب نہین جنکو وہ

اونکی ساتہہ کرین سجدہ کرتے ہوئے اور تسبیح کرین اپنے رب کی حمد کے ساتہہ اور وہ نہ تکبر کرین علیحدہ ہوتے ان کے پہلو خوابگاہوں

کہ پکارین اپنے رب کو خوف دوری اور طمع لقا سے اور اس سے جو ہمنے اونکو نصیب کیا ہے صرف کرین جیسے اصحاب صفہ جو بید کو نہ

مین ہوئے انہی تہی اہل کتاب کے اونکو جمع کرنا عیب تہا چنانچہ ایک اہل صفہ کے پاس ایک دینار نکلا حکم ہوا کہ ایک داغ لگا اور

ایک کے پاس دو دینار نکلے حکم ہوا کہ دو داغ لگیں پس جو ایسا کرین آیت کی مطابق تو ارشاد ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ

مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ پس نجانا وہ نفس عظیم کہ کیا پوشیدہ کیا گیا ہے اونکے لیے

آنکہہ کی ٹہنڈک سے جزا ہے اسکے ساتہہ جو عمل کرتے ابن عباس فرماتے ہین کہ وہ ایسی شی ہے کہ نہ سنی ہو کان نے اور نہ کبہی ہوا ہے

نہ کسی کے دل پر گذری یعنی صریح الایمان کہ انکو ایمان کا درجہ ہوتا ہے تحقیق ایمان مین حسب حدیث کہ ذرا کہ مستغنی

قریب و النفل سے ہون لیکن وہ اہل ایمان جو ایسے درجہ کو نہین تو انکا حال فرماتا ہے أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ

فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ ۝ پس وہ جو ہو مومن مثل اسکی ہے جو ہو کافر برابر نہین اس مقام سے فصل ہم پیشتر ہی کہ آئے ہین

کرآیا کافر برابر ہو سکتا ہی عبداللہ کے بیٹے ولید یعنی عبدالمطلب والی کی برابر أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اور لیکن وہ جو ایمان لادین اور کریں نیک کام کہ ایمان پر قائم

رہیں پس انکو ہی جا جنت مہمانی ہی اسکی ساتھ جو عمل کرتے تھے وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا

أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنتُم

بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ دلیکن وہ جو ایمان لاکر فسق کریں کہ دین سے پھر جائیں پس جگہ انکی آتش دوزخ ہی جب ارادہ کرینگے نکلنے کا

تو اس سے لوٹا کر جاوینگے اوسمین جیسے دنیا میں ایمان لاکر ایمان سے پیمان کفر کی طرف لوٹے تھے وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ

الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ اور چاہیے کہ ہم چکھاوین انکو دنیا کا عذاب برابر

سوائی عذاب بزرگ قیامت کہ شاید لوٹیں بتوبہ رو ترنج مکہ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ

عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ۝ اور کون ظالم تر ہی اس شخص ولید سے جو نصیحت دیا جاوے زبان علی سے اسکو رب کی

آیات کی ساتھ پھر اعراض کری ان آیات سے تحقیق ہم مجرموں سے عوض لینے والی ہین یہ رین اور وہ جو ولید ہے کہ کتاب خدا

ولقاء خدا کا انکار کرتا ہی اسکا جواب ارشاد ہوا وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ

وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وقف

وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ۝ اور البتہ دی ہمنے موسی کو کتاب طور پر یعنی دس کلمات وکتاب پیدائش صغیر اور گوسالہ پرستی

قوم سے وہ دیو زبرجد کی موسی کے ہاتھ سے گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی اور پردہ سر اجلہ کیا اور پھر دس کلمات ملے اور عنایت خدا

جو دیکھی تو موسی نے رویت کا سوال کیا تو فرمایا کہ چہرہ تو نہ دیکھیگا کمال جلال وکمال کے سبب سے پر جب پتھر مین سوراخ کر دونگا تو

اور تجلی پہ کہہ دیتا ہوں جب مین نکلوں تو پشت سے تو مجھکو دیکھنا پس پشت سے روح کی تمثل کو دیکھا بیہوش ہوگئے اور

دیدہ جلوہ گری کا ہزار عظیم مین فرمایا اور کہا لکھیہ نمونہ ہی یعنی زمانہ اہل اسلام کا دیکھو باب بستم مقدمہ چہارم اس کتاب کے

پس تو نہ ہو شک مین اسکی لقا سے اوسی حسب اور کیا ہمنے اس کتاب کو ہدایت بنی اسرائیل کے لئے اور کیا ہمنے انمین سے ایک

اس گروہ کہ ہدایت کرین ہمارے امر کو پہاں تک جبکہ انہوں نے انتظار کیا خاتم المرسلین کا اور تھی الفاظ والی جیسے اثنی تن وہ جو کہ تلنگ

آنکر ایمان لائے اہل کتاب سے اور حکما کا قول کہ مجرد بصورت مادی صورت نہیں پکڑتا یہ اونکی وسوسات مین خاصکر وقوعہ کے

ملاسیدہا ہو وہ لوگ مسلمانتہ ہی رو سے آشنا نہیں پس جو انکی تبعیت سے ایمان انہوں نے لادین اور اختلاف کرین مثل مالک

صعف کے تو ارشاد ہے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۵ اور تحقیق تیرا رب فیصلہ کریگا انکے درمیان روز قیامت اوسمیں جو اختلاف کرتے ہیں یعنی کفار اپنے قول پر ہیں وہ تکرین و کرکفار کر اب دنیاوی امرمیں اہل اسلام کے ضعف سے تردد ہو تو انکو دلیل عقلی سے جواب ارشاد ہے

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ۵ کیا اور انکو راہ نہ سوجھی کہ ہمنے بہت سے منکرین کی قرنون کو انکے پہلے ہلاک کیا جن کو چلتے ہیں انکے مسکنوں میں جبکہ وہ سوداگری کو جاتے ہیں تحقیق اسمین البتہ آیات ہیں یعنی اسلام پر کوئی قوم میں مثلاً اکیلے تھے اور اونکے مقابل تمام ہو گیا یس وہ نہ سنیں اور ضعف اہل اسلام کا خیال نکریں اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاۗءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۭ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ۵ کیا اور وہ نہ دیکھیں کہ ہم جاری کریں پانی کو خشک زمین کی طرف پس نکالیں اسکے ساتھ کھیتی کہ کہاوین اس سے انکے چوپائے اور وہ خود کیا نہ دیکھیں پس یہی اہل اسلام کی فتح و قیامت کا حال سمجھیں وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۵ اور دریافت کریں کسبہ ہوگی فتح اگر ہو تم سچے قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۵ فرما روز فتح نفع دیگا ان سائلیں کو جنھوں نے کفر کیا انکا ایمان اور نہ وہ مہلت دئے جاوینگے اول معاملہ یہی کہ دار البوار کو پہونچیں دیکھو غزوۂ بدر کے حال کو کیسی صاف پیشین گوئی ہے فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۵ پس تو اعراض کر انسے اور انتظار کر فتح کا کہ وہ منتظر ہیں اپنی شکست کے۔

سورۂ احزاب مدنیہ ہے مشتمل ہے تہتر آیات و نو رکوع پر

اس سورت میں پیشین گوئی ہے شکست کفار کی اور فتح احزاب کا ذکر ہے جسمیں لشکر عظیم سے اہل اسلام پر خدا کا احسان ہوا اور اسی سورت میں متعدد مسائل کا ذکر ہے یہ سورت بڑی سورت نہیں قرآن میں مگر نسبت قرآن کے پہلے بہت سی اسکی آیات منسوخ التلاوت ہو گئیں اور اس سورت کی ترتیل یعنی نزول حسب ضرورت و مصلحت ہجرت کے نویں سال ہجرت میں انکا گو زمانہ کے بعد ہوئی ہے اور اس سورت کی بعض مسائل کی تاویل بہت ہی نادرست بعض مفسرین کی ترتیب آیات کے خلاف واقع ہوئی ہے والحمد للہ کہ اسی تاویل میں مرتبہ وار مسائل مذکور ہیں جیسے ناظرین پر ظاہر ہونگے اور اسکی تحقیق

اس قسم کے مسائل کی تحقیق ہی جو پہلے جاہلوں کفار و منافقین میں خلاف عقل کلی کے مروج تھی کہ اُس سے وہ رواج
دور کیے گئے ہیں اُنمیں سے ایک دوسرے کے لحاظ سے احکام الٰہی کے لئے کافرین و منافقین سے خوف نکرنا ہی دوسرے ظہار سے
طلاق نہ سمجھنا تیسری تبنیت سے بیٹا نہونا ہی علی ہذا القیاس وغیرہ بقاعدہ تھے کفار و منافقین کی رای کے وہ مخالف کیے گئے اور
بعض احکام اسلام کی بھی جو مصلحت وقت مقرر تھے منسوخ کیے گئے جنپر کفار و منافقین کی زبان سے طعنہ ہو سکتا اور حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو اظہار میں انسے خوف کہاتے تھے وہ ظاہر کیے گئے تو بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
کے ارشاد ہی يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ
اے نبی تقویٰ کر اللہ سے اظہار احکام خدا میں اور نہ اطاعت کر کافروں و منافقوں کی کہ انکی اظہار میں تو خوف کرے جو
خلاف رای جزوی کے ہیں تحقیق اللہ دانا باحکمت ہی اپنی اجرای احکام کی نسبت کہ عقل کلی کی موافق ہیں وَّاتَّبِعْ
مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ اور تعداری کر اُسکی جو تیری طرف وحی
کیجاوے تیرے رب کی طرف سے تحقیق ہی اللہ اُسکے ساتھ جو کرو خبردار ۔ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝
اور بھروسا کر خدا پر اور کافی ہی اللہ وکالت کے لیے مقابلہ کفار و منافقین کی جوابدہی میں کیونکہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ
لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ نہ کی اللہ نے کسی آدمی کو اُسکے اندر دو دل کہ اللہ کی احکام کی تعمیل میں ایک دل ہو
اور دوسرے دل میں خوف کافر و منافقین ہو تعمیل احکام الٰہی نہو یہ ایک مسئلہ اس سورت کا ہوا جو دوسرے مسائل کی
تمہید ہی اور دوسرا مسئلہ اس سورت کا ظہار سے متعلق ہی جسمیں کفارہ دیکر موافقت درست ہی نہ جیسے کفار میں رسم ہی کہ
اُسکو ابدا حرام سمجھیں جیسے ارشاد ہی وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ اور نہیں
کیں اللہ نے وہ تمہاری ازواج جنسے تم ظہار کرو تمہاری مائیں جسکا حال سورہ مجادلہ میں مذکور ہوگا اور تیسرا مسئلہ تبنیت
کا ہی جیسے یہود و جاہلوں میں ابتک رسم ہی کہ دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا لیتے پس زید بن حارثہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے بیٹے نہیں ہو سکتے اور یہ حکم قبل از نکاح زینب اور زید مقرر ہوا اور نہ درصورت بقاے تبنیت جاے انکا زینب
واونکی بہائی عبد اللہ کو نکاح کرنے جیسے ہوئی تو ارشاد ہی وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِی السَّبِيْلَ ۝ اور نہیں کیے اللہ نے تمہارے پکارے گئے بیٹے تمہارے بیٹے یہ بیٹا کہنا تمہارا
قول ہی تمہارے مونہوں سے اور اللہ کہتا ہی سچ اور وہ بتاتا ہی راہ اسلام اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۔ انکو پکارو انکے آبا کے ... اور
وہ عدل کی بات ہے اللہ کے نزدیک پس اگر نجانو تم انکے باپ کو تو تمہارے بہائی دین میں ہیں اور تمہارے موالی ہین یعنی
دوست لیکن پہلے اس حکم سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرون نے متبنی کیون کیا ارشاد ہے وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ اور نہین ہے
تمہارے اوپر گناہ جسمین تمنے خطا کی ہو اسکے ساتھ ولیکن وہ جو قصد کرین اسکے ساتھ تمہارے دل وہ گناہ ہے اور ہے اللہ
غفور رحیم خطا بخشنے والا اور نبی کی متبنی کرنے مین حکمت یہ تہی تاکہ اس طریقہ کو اپنے ہی عمل کرکے فسخ کرین اور تاکید امر حکم کی
تفصیل مین ارشاد ہوا کہ جو کوئی پکارا جاوے غیر باپ کی طرف اور وہ اسکو جانتا ہو تو جنت اسپر حرام ہے پس جبکہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زینب پسند آئی تہین جبکہ اوپر ذکر پہلے سورہ کی سورت گذر گئی تہی اور وہ علت تفسیر
وہ یہ تہی کہ زینب ازواج مطہرات سے ہونیوالی تہین پر مسئلہ سابق کی تفصیل کے لیے یہ تجویز ہوئی کہ پہلے زینب کا نکاح زید سے
کیا جاوے جسکی تبنیت فسخ کی گئی تہی تاکہ انکی طلاق دینے کے بعد پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح ہو اور متبنی گری کی
رسم برکندہ کیجاوے لیکن زینب اور انکے بہائی عبداللہ نے زینب کے نکاح کے لیے کہ زید سے ہو جاوے انکار فرمایا چونکہ
زید بن حارثہ تہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبنی تہے تو زینب و عبداللہ نے ما تحت سے انکار کیا تو چوتہے
مسئلہ کا اس سورت مین ارشاد ہوا اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۔ نبی
اولی ہے مومنین کے ساتھ انکی جانون سے اور نبی کی ازواج انکی ماؤن کے حکم مین ہین پس فرمان نبی کی تسلیم لابد ہے
اور جبکہ ازواج نبی حرمت مین مومنون کی مائین ہین پس اگر زینب سے نکاح نبی پہلے کرین تو پہر زید سے کیونکر ہو سکتا
جس سے تبنیت کی رسم ٹوٹی اس مقام سے امام علی ... کا قول ہے کہ اللہ نے خبر دی تہی پہلے سے کہ زینب ازواج مطہرات سے
ہونگی اور پہلے مواخات انصار و مہاجرین موجب وراثت تہی پانچوان مسئلہ اس صورت کا انکا ہو ... اور الو الارحام
مین جیسے ارشاد ہے وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ
اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ۚ اور رحم والے مومنین انصار و مہاجرین بعض بعض کے اولی ہین
کے ساتھ کتاب خدا سورۂ نساء کی مطابق وراثت پانے مین مگر یہ کہ تم کرو اپنے اولیا کے ساتھ معروف کہ وصیت غیر
اس طرح ہے کہ وارث کا نقصان ثلث مال سے زیادہ مین نہو كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۔ ہے یہ کتاب

سورت نسا میں لکہا ہوا یہ لفظ ہوئی اور اسپر سلسلہ تہا منافق وکافر کی عدم اطاعت میں اونکے مقابلہ میں
خدا پر توکل کیا جاوے تو فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ
وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ لِّيَسْــَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ
عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اور یاد کر جبکہ لیا ہمنے نبیوں سے اونکا عہد روز میثاق
اور خاص تجھسے اور نوح سے و ابراہیم و موسی و عیسی بن مریم سے جبکہ آدم کی پشت سے نکال کر الست بربکم
فرمایا تھا چنانچہ اس وجہ سے درس نہم فصل ۴ تفسیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زینت حیات اور
شریعت کو درخت نیک وبد کی پہچان کرکے فرمایا ہے تاکہ پوچھے سچوں سے آنکی سچائی سے اللہ سوال کرکے روز قیامت اور
کافروں کیلئے تیار کیا ہے عذاب دردناک کہ تفسیر اتباع کی تبلیغ جاوے اور اپنے احکام کے اظہار میں خوف نکیا جاوے
اور عدم اطاعت کافرین و منافقین کی نسبت اور انہیں خوف کرنے کی نسبت سناتا ہے قصہ احزاب کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَاۗءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ
تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ اے ایمان والو یاد کرو خدا کی نعمت کو اپنے اوپر جب آیا تمہارے
اوپر لشکر ابو سفیان دس ہزار اور تم کمزور ہو رہے تہے یہانتک کہ [illegible] قیام کے نہ تہی کیا یہ مقام خوف
تمہارا پیغمبر نے خوف نکیا پس بہیجی ہمنے کفار پر سخت ہوا اور فرشتوں کا لشکر جسکو تم نہ دیکھتے تہے اور ہے اللہ اسکے ساتھ جو تم عمل
کرتے ہو اور شروع قصہ [illegible] یہ ہے کہ غزوہ احزاب [illegible] جبکہ بنی نضیر جلاوطن ہوگئے [illegible]
حیی بن اخطب [illegible] بنی نضیر و سلام بن حقیق و ربیع بن حقیق [illegible] ابو سفیان کے پاس
آئے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں کہ اہل اسلام کو بیخ برکندہ کریں اور کہا تمہارا دین آنکا اسلام سے بہتر ہے اسوقت میں
ابو سفیان بن حرب و عکرمہ بن ابی جہل والی اور عمرو والی [illegible] ابی بن سلول راس المنافقین کے پاس
آئے [illegible] کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام کریں و عبد اللہ بن سعد سرح جو مرتد ہوگئے تہے اور بالآخر
پہر اسلام لائے اور [illegible] منافق منافقوں کے ساتھ ہو کر کافروں کے ساتھ [illegible] تہا کہ
معبودات [illegible] و منات کو [illegible] ہم آنکو خدا کی عبادت کریں [illegible] فاروق رضی اللہ
عنہ نے اجازت آنکے قتل کی چاہی مگر [illegible] ابی سلول کی وجہ سے [illegible] پہر انکو مدینہ سے نکلوا دیا [illegible]

ع ۸

ابوسفیان وعکرمہ وغیرہ مدینہ سے نکلوا دئے گئے تو انکو سخت ناگوار ہوا تا کامل ہو فصل ہم لیشیا کا ظہور ہو کہ
سلع کی پہاڑی کے پاس بت پرست جمع ہونگے کہ سلع مدینہ کی پہاڑی کا نام ہے تو کفار مکہ نے سرداری ابوسفیان
مین جنگ کا ارادہ کیا اور بنی نضیر یہود نے بنی غطفان کو اُکسایا اونکا سردار عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر
بنی فزارہ سے تہا دوسرا حرث بن حارث بنی مرہ سے تہا اور تیسرا مسعود بن رخیلہ بن نویرہ بن طریف قوم اشجع سے تہا اور
نعیم بن مسعود بہی آئین تہے اور لشکر کی خبر سنکر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی صلاح سے بحکم حضورؐ کی پہاڑی کے پاس
خندق کہودا گیا اُس خط کی مطابق جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہینچا تہا اور کہودنے کے آلات بنی قریظہ
شمعونون نے دئے کہ اُسوقت اہل اسلام سے وہ صلح رکہتے تہے اور بنی بنیامین ہمراہ بنی یہودا کی رہنیوالے تہے جنکی بابت کی
حسب ورس ۱۰ مرد درہ ۹ کے ساتہہ ہونی لکہی ہے اور خط پہ ایک پتہر سفید سخت آگیا جس سے کدال ٹوٹتی تہین اُسکے
حال سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی کہ خط کی خلاف بدون حکم حضرت صحابہ نکرنے تہے پس حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم خود تشریف لائے اور کہودنے کا آلہ خود دست مبارک مین لیا اور اُس پتہر پر مارا کہ وہ پتہر ٹوٹا اور بجلی
اُس سے چمکی اور مدینہ کی پہاڑ کو اندر چاندنا ایسا ہوا جیسے اندہیری مین چراغ تہا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح کی
تکبیر فرمائی اور مسلمانون نے ساتہہ کہی اور پہر دوسری ضرب ماری اور پہر برق چمکی اور تکبیر کہی اور پہر تیسری ضرب ماری تہا
اور بجلی چمکی اور تکبیر کہی پس وہ پتہر پاش پاش ہوگیا اور مسلمانون نے عرض کیا کہ کیسی ایسی حالت ہے تو فرمایا کہ پہلی دفعہ شام اور
کی پہلی روشنی مین مجکو قصور حیرہ و مدائن کسری کی دکہلائے گئے اور جبرئیل نے خبر دی کہ تیری امت غالب ہونیوالی ہے اُسپر اور
دوسری روشنی مین ارض روم کے قصور دکہلائے گئے کہ جبرئیل نے خبر دی کہ تیری امت وہاں پر غالب ہوگی اور تیسری
روشنی مین صنعا کے محل مجکو دکہلائے گئے اُسمین بحسب خبر جبرئیل کے میری امت غالب ہونیوالی ہے اور مسلمان خوش ہوئے
اور منافقون نے مضحکہ کیا کہ ایسی فتوحات کی خبر دیگئی اور ساتہہ اسکے آپ خوف سے خندق کہودتے ہین تو اس قصہ پر
آیت قل اللہم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء نازل ہوئی
اور جب فارغ ہوے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خندق کی کہودنے سے متوجہ ہوے قریش مجتمع ہوکر دس ہزار آدمیون سے
مجمع الاسیال مین اُترے اور غطفان اہل نجد جانب احد مین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین ہزار مسلمانون کے
ساتہہ خروج فرمایا کہ کیا اپنی پشتون کو سلع کی پہاڑی کی طرف اور خندق مسلمانون وکفار کے بیچ مین رہگیا قوم

اللہ نے مشرف باسلام کیا اور عزت دی کیا آپکے ساتھ دینگے ہم اپنا مال نذرین گے اور خدا کی قسم نہ دین اونکو مگر
سیدنا بیا متاب کہ حکم کرے اللہ ہمارے و اونکے درمیان پس مسعود نے برضاء حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وہ جو صحیفہ
مین تہا محو کردیا اور بالآخر لشکر قریش نے زور کیا کہ عمرو بن عبدود جو بدر مین زخمی ہو کر گیا تہا وہ اچہا ہو کر
قریش کے ساتھ تہا وہ ایسا زور آور تہا بقول فاروق تہا کہ ایک مرتبہ لوٹنے والی جماعت کے مقابلہ مین اونٹ کے بچہ
کو ہات پکڑ کر ڈہال بنائی اور دشمن بہاگ گئے اور عکرمہ بن ابی جہل و ہبیرہ ابن ابی وہب و نوفل بن عبداللہ و ضرار
بن خطاب و مرداس گہوڑون پر چڑہ کر مستعد قتال ہوے مگر خندق نے روکا بالآخر موقع پاکر خندق کے اندر حدود
اسلام مین آئے اور مقابل طلب کیا پر بسبب عمرو بن عبدود کی ہیبت کے کوئی مقابل اہل اسلام سے نہ نکلا پر علی مرتضیٰ
شیر خدا مقابلہ کو چند مسلمانون کو ساتہ نکلے اور نعرہ مارا پس کافر متوجہ علی کی طرف ہوے اور مرتضیٰ شیر خدا نے فرمایا
کہ اے عمرو تو نے عہد کیا ہے خدا سے کہ قریش پکارین تجہے دو باتین مگر ایک تو منظور کرتا ہے کہا ہان او علی تو مرتضیٰ نے
ارشاد کیا کہ مین تجکو بلاتا ہون اللہ و اوسکے رسول و اسلام کی طرف یہ ایک بات ہے دوسری یہ ہے کہ میرے و تیرے
مقابلہ مین دوسرا کوئی شریک نہو لوا وسنے کہا مجکو اسلام کی حاجت نہین اور برعکس قول مرتضیٰ کے اوسنے کہا کہ مین
تجکو بلاتا ہون شرک کی طرف اور مین دوست رکہتا ہون مجکو اس محبت ابی طالب سے جو میری و اونکی تہی کہ مین تجکو
نہ قتل کرون اور دوسری بات تسلیم کی تو علی نے فرمایا کہ مین تجکو دوست رکہتا ہون کہ قتل کرون تو عمرو گرم ہوا اور
گہوڑے سے اترا اور خوب جہگڑا ہوا اور سخت جہگڑا ہو کر دیر کے بعد باہم پکارا کہ اب دونون کا ایک ایک وار
ہو جاوے تو عبدود نے کہا پہلے میرا وار ہو مرتضیٰ نے منظور فرمایا پر عبدود کا وار خطا گیا اور مرتضیٰ نے فرمایا کہ دیکہ
میرے تیرے یہ قرارداد ہے کہ تیسرے کو دخل نہو حالانکہ تیرا بہائی تیری مدد کو آیا ہے پس جیسے ہی عبدود نے اوس طرف
دیکہا جناب مرتضیٰ نے ایسا وار کیا کہ اوس وار سے بالآخر علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اسکو قتل کیا کہ دو ٹکڑے ہو گیا
اور دو شخص اوسکے ساتہیون دوسرون کو یون تباہ کیا کہ ایک منبہ بن عثمان بن عبد السباق بن عبد الدار کے تیر
لگا اور مکہ مین جا کر مرا دوسرا نوفل بن عبداللہ بن مغیرہ مخزومی کہ جو خندق مین گرا علی مرتضیٰ نے اوسکو قتل کیا
اور باقی دشمن کو بہاگے اب خدا کی مدد آنی شروع ہوئی کہ اور مرحومین دو ہوا آگیا اور دوسرے یہ نعیم بن مسعود جنکو خدا نے ہدایت
کی کہ مخفی طور پر انکو اسلام لاکر آئے اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نعیم بن مسعود نے

عرض کرتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت ہوئی اور نعیم نے کہا کہ میں دشمنوں میں جاتا ہوں اجازت ہو
کہ جو چاہوں سو کہوں تو ارشاد ہوا کہ الحرب خدعۃ تو وہ پہلے بنی قریظہ پاس گئے جو قدیم سے ان کے ندیم تھے اور اپنی
معرفت اور تجارت جتلا کر کہا کہ قریش و غطفان یہاں کے نہیں اگر ان کو فتح ہوئی غنیمت لیکر چل دیں گے پر تمہارے
گھر میں مسلمانوں میں ان سے شکست ہو جاوے گی اور پھر تمہاری مدد کو قریش کا آنا دشوار ہوگا مناسب ہے کہ قریش سے
کچھ رہن کر لیا جاوے کہ اسکے سبب سے تمہاری مدد کو آویں گے تو بنی قریظہ نے اس رائے کو پسند کیا پھر نعیم رضی اللہ عنہ
قریش پاس آئے اور اپنی مراعات کفار کے ساتھ و معادات اہل اسلام کے ساتھ بیان کر کے کہا کہ مجھکو اطلاع ہے کہ بنی قریظہ
پشیمان ہو کر ہیں اور مسلمانوں سے عہد کیا ہے کہ ہم قریش و بنی غطفان سے رہن لیکر تمکو سونپیں تاکہ وہ گردنیں
ماریں تو اگر بنی قریظہ رہن طلب کریں ایک آدمی کو نہ دینا پھر غطفان پاس آئے اور یہی مقولہ قریش سے جو کہا تھا ان سے
کہا اور رات سبت شوال سنہ ۵ ہجری کی ہوئی تو قریش و غطفان نے کہا کہ ہم تنگ ہو گئے ہیں اب چڑھائی کرو اور ان
بدبختوں بنی قریظہ نے سبت کی تعظیم کی اور صاحب سبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑائی ڈالی تو انہوں نے کہا کہ
ہمارے پہلے بھی سبت کی عدم رعایت سے تباہ ہو گئے ہیں لہذا ساتھ اسکے ہم تمہارے ساتھ ہو کر غزا نہ کریں گے جب تک ہمکو
رہن نہ دو اس وقت قریش کو نعیم کا مقولہ راست و درست معلوم ہوا اور قریش نے کہلا بھیجا کہ اگر تمکو لڑنا ہے تو نکلو
اور ہم تمکو رہن نہ دیں گے اُس وقت بنی قریظہ کو نعیم کے مقولہ کی صحت دریافت ہوئی۔ تو قریش و غطفان کو
کہلا بھیجا کہ ہم تمہارے ساتھ مقاتلہ بغیر از رہن نہ کریں گے اسکو قریش و غطفان نے انکار کیا اور خدا تعالیٰ نے سرد
راتوں میں سخت ہوا چلائی کہ قریش و غطفان کے ڈیرے اکھڑ گئے اور چارپایوں کی کونچیں رسیوں سے الجھ گئے اور رسول کی خبر
حضور صلعم کو پہنچی تو حضور نے ارشاد کیا کہ کوئی ہے جو قوم کی خبر لاوے تو اسکے لئے جنت ہے پھر کسی طرف سے جواب نہ
ملا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حذیفہ کو بُلایا اور وہ بسبب تعمیل حکم کے حاضر ہوئے اور ارشاد کیا کہ قریش کی خبر لا
اور دست مبارک کی مس سے وہ ایسے گرم ہو گئے جیسے کوئی حمام میں ہو اور فرمایا کہ کچھ کلام سے وہاں کچھ نہ چھیڑنا اور
تو جب گئے دیکھا کہ لشکر تمام انہوں نے آگ جلائی ہے کہ اس میں ابو سفیان کو گرم کر رہے ہیں تو حذیفہ نے چاہا کہ تیر ماریں مگر
بخیال ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باز رہے اور فرشتوں نے تکبیر کہی اور ہوا تیز ہوا النی شروع کی اور ابو سفیان نے
گھبرا کر کاٹھی اونٹ پر ڈالی اور [illegible] بغیر [illegible] لشکر [illegible] کے ساتھ [illegible] تھی

مگر فرار کا ہے بس فرار کرنا ہے۔ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا

وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ۝ اور اگر داخل کیے جاتے احزاب والے اہل مدینہ پر اسکے اقطار سے پھر طلب کیے جاتے

شرک کے فتنہ کو تو البتہ لاتے منافق اسکو اور نہ ٹھہرتے اس فتنہ شرک کے ساتھ مگر کم کہ تباہ کیے جاتے وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا

اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ۝ اور غزوۂ احد کے بعد جبکہ بنو حارثہ

اونکی ایک طرف ہو گئی یہ ہوئی تھی جبکہ یہ نازل ہوئی وہ جو نازل ہوئی تو عہد کیا تھا اللہ کے ساتھ کہ عود نہ کرینگے پہلے سے کہ ہم

نہ پھیرینگے اور یہ عہد اللہ کا سوال کیا گیا بخلاف عہد ستر من الصحابہ کے کہ ان کی تعداد بیس کا حال آتا ہے فاعلم

اور کہیں پیچھے سعد بن کا اور بنو حارثہ و بنو سلمہ کا حال فرماتا ہے قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ

أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ

سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ فرما کہ

نہ نفع دیگا تمکو بھاگنا موت سے یا قتل سے اور اسوقت بھی نہ متع کریں مگر کم فرما کون ہے وہ جو تمکو نگاہ رکھے اللہ سے

اگر تمکو ارادہ کرے برائی کا یا ارادہ کرے تمہارے ساتھ رحمت کا اور نہ پاویں وہ اپنے لئے سوائے اللہ کے دوست و

نہ مددگار قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ

إِلَّا قَلِيلًا ۝ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ اور جانتا ہے اللہ روکنے والوں کو تم میں سے شامل ہونے سے اور کہنے والوں کو اپنے بھائیوں کو

کہ آؤ ہماری طرف اور نہ آویں جنگ میں مگر کم بخل کرنے والے تمہارے اوپر فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ

إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم

بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ

عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝ پس جب آوے خوف تو اونکو دیکھے کہ وہ نظر کریں تیری طرف کہ دور کریں اونکی آنکھیں خوف و

نامردی سے مثل اوس شخص کی آنکھ کے جو غشی میں آگئی ہو موت سے پس جب جاتا ہے خوف چلاویں تمہارے اوپر تیز زبانو

بخل کرنیوالے خیر پر یہ لوگ نہ ایمان لائے تو گم کیے اللہ نے انکے اعمال اور ہے یہ حبط اللہ پر آسان کہ نبی علیہ الصلوۃ

والسلام سے اور اسکو دور کرے يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم

بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا

ربع

کہاں کہیں لشکروں کو کہ نہیں چلے گئے اگر وہ پیش لشکر دوست رکہیں کا مل رہ رہیں جنگلوں میں مسلمانوں کے حالات
دریافت کریں تمہاری خبروں سے اگر وہ منافق ہوتے تمہارے بیچ میں نہ مقابلہ کرتے مگر کم لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا ۝ البتہ تم مومنین
کے لئے رسول اللہ میں نیک پیروی ان مہاجر و انصار کے لئے جو امید رکہیں لقاء خدا کی اور روز آخر کی و یاد
کریں اللہ کی بہت وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَمَا
زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ۝ و جب دیکھا مومنین نے لشکروں کو کہا یہ ہے وہ جو وعدہ کیا ہے اللہ اور اسکے
رسول نے سورۂ بقر میں اور سچا ہے اللہ و اسکا رسول اور نہ زیادہ کیا اونکو اسکی آمد مگر ایمان اور تسلیم جیسے کہ جزو
سوم پارہ سیقول سورۂ بقر میں ارشاد ہوا ہے کہ البتہ تم کو آزماویں ساتھ ایک شی عظیم خوف و جوع کے وہ یہی
جنگ احزاب سے اشارہ ہے او بعض اموال و ثمرات سے اشارہ غزوۂ احد کی طرف ہوا تہا علی ہذا آیت والموفون
بعہدھم اذا عاھدوا والصابرین فی الباساء والضراء وحین الباس میں وعدہ ہوا تہا ولما
یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم میں دوسرا اشارہ ہے جیسے سورۂ بقر میں مفصل لکہا گیا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ج مومنین سے مرد ہیں انصار جنہوں نے سچا کیا وہ جسپر معاہدہ کیا
انہوں نے اللہ سے مثل سعد بن عبادہ و سعد معاذ و انس بن نضر وغیرہ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ پس بعض انمیں سے کہ
انس بن نضر عم انس کے وہ ہیں جنہوں نے پورا کیا عہد کو اپنی موت تک وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا
تَبْدِيلًا ۝ اور بعض انمیں وہ ہے جو مثل سعد معاذ کی انتظار کرتا ہے اور کچھ عہد سے بدل نہیں گیا سیاخرصہ [illegible] سے مروی ہے کہ
ہم روز احزاب میں حصن بنی حارثہ میں تھے جو محکم ترین قلعوں مدینہ سے ہے اور ام سعد بن معاذ ہمارے ساتھ تہی قسم ہے
نزول حجاب کی اور سعد کے پاس زرہ تہی چھوٹی کہ وہ ری اونکو نہ ڈہکتی تہی اور اونکے پاس حربہ تہا تو وہ خندق میں گئے
اور سر حبان بن قیس بن عرقہ کا بنی لوی سے اکحل میں اونکو لگا تو حبان نے کہا کہ میں ابن عرقہ ہوں تو سعد نے فرمایا کہ
عرق کرے اللہ تیرا منہ [illegible] میں پر آگ [illegible] اے اللہ اگر زندہ رکہے جنگ قریش سے کچھ تو باقی رکہہ مجھکو اسکے لئے کیونکہ
نہیں ہے کوئی قوم محبوب تر میری طرف کہ میں جہاد کروں انکے ساتھ مگر اس قوم سے جنہوں نے دکہہ دیا ہے تیرے رسول کو
[illegible] تکذیب کی ہے اور نکالا ہے وطن سے اور [illegible] تو نے ہمارے اور اونکے درمیان [illegible] تو اتنا باقی رکہہ مجھکو [illegible]

میری آنکھیں بنی قریظہ سے اور بیٹا یہ ہم سوگند ہی بنی قریظہ سے یہ ذکر انصار مجاہدین کا ہے جو سعد مثل تھے اور مہاجرین
بھی اسی صفت کے ساتھ ہیں پر بالتبع پس دوسرے حضرات مہاجرین ممن قضی نحبہ میں امیر حمزہ وغیرہ داخل ہیں
جو احد میں شہید ہوئے اونکو دوسرے فضل بالذات بہت کچھ ہیں لیجزی اللہ الصادقین بصدقہم
ویعذب المنافقین ان شاء او یتوب علیہم ان اللہ کان غفورا رحیما ۵ تاکہ جزا دے
اللہ سچوں کو اونکے سچ کے ساتھ اور عذاب دے منافقین کو اگر چاہے یعنی جبکہ توبہ نکریں یا توبہ قبول کرے اونکی بیشک
اللہ غفور رحیم ہے تائبوں پر اس مقام پر معنی انا عرضنا الامانۃ کو غور کرنا چاہیے ورد اللہ الذین کفروا
بغیظہم لم ینالوا خیرا ۱۰ اور رد کیا اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا اونکے غیظ کے ساتھ کہ نہ ہوئی کچھ خیر
نصیب کو وکفی اللہ المومنین القتال وکان اللہ قویا عزیزا ۵ اور کافی ہوا اللہ قتال کے لئے اور ہے اللہ
قوی غالب اس مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب اہل مکہ پھر کر نہ آویں گے بلکہ اہل اسلام ہی اونپر
چڑہیں گے چنانچہ ایسے ہی ہوا اور جبکہ کفار لوٹ کر واپس پھرے اور مسلمان خندق سے مدینہ میں آئے اور ہتیار رکھے اور
وقت ظہر ہوا تو جبرئیل عمامہ باندھے ہوئے خچر پر سوار ہوئے غبار آلودہ دیباج کی چادر اوڑھے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پاس آئے جبکہ زینب بنت جحش کے ہاں اپنا سر دھو رہے تھے تو کہا کہ آپنے ہتیار رکھدیے فرمایا ہاں تو جبرئیل
نے کہا کہ ملائکہ نے چالیس دن سے ہتیار نہیں رکھے اور نہ لوٹا ہیں اب مگر قوم کی طلب سے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
غبار جبرئیل و سواری کے منہ سے پونچھا تو جبرئیل نے کہا کہ اللہ نے جہاد کا حکم دیا ہے بنی قریظہ پر اور ہم قصد کرنیوالے ہیں
بنی قریظہ کا تو آپ تشریف لیجلیے اونکی طرف اور میں جاتا ہوں کہ اونکے قلعہ کو توڑوں اور ریزہ ریزہ کروں جیسے
مرغ کے بیضہ کو پتھر پر مارتے ہیں تو بلال نے حکم سے منادی کی کہ جو فرمانبردار ہے وہ عصر کی نماز بنی قریظہ میں گذارے
اور مرتضی کو نیزہ دیکر مقدمہ میں مہاجرین کے ساتھ بھیجا وہ جبکہ قلعہ کے پاس پہونچے نیزہ آپنے گاڑا اور یہود نے
کہا کہ یہی عمرو کا قاتل ہے اور برا کہنا شروع کیا اور مجمع بنی عبد الاشہل بھی بخاوت نے انصار کی موافقت کی
اور ایک گروہ عصر کی نماز کی نسبت حکم کو اجتہادی مبالغہ سمجھے اور دوسروں نے حقیقت پر محمول کیا تو کسی نے راہ میں
اور کسی نے بنی قریظہ میں جا کر نماز پڑھی دونوں لائق تحسین ہوئے اور مرتضی کے جانیکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے زرہ پہنی اور خود سر پر رکھا اور سپر دوش پر ڈالی اور نیزہ ہاتھ میں لیا اور لطیف نحیف پر سوار ہو کر

محمد رسول اللہ ہیں مگر ہم ابتک حسد کے سبب تم ایمان نہیں لائے اب تین کاموں میں سے ایک کو اختیار کرو یا ایمان لاؤ
یہود نے کہا کہ اپنے دین سے مفارقت ہم جائز نہ کہیں کہ دوسری کتاب توراۃ پر قبول کریں تو کعب نے کہا کہ اپنی
اولاد و عورتوں کو قتل کرو اور حصار سے اتر کر مقاتلہ کرو تو انہوں نے کہا کہ ان بیچاروں نے کیا قصور کیا تو کعب نے
کہا کہ آج سبت کی رات ہے مسلمان ہم سے امن کا خیال کئے ہیں آؤ شبخون ماریں ان نابکاروں نے کہا کہ شنبہ
کی رعایت ہم ترک نکریں گے جبکہ تشدد ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ابو لبابہ انصاری کو جو پہلے اون سے
ہم سوگند تھے طلب کیا اور دریافت کیا کہ حکم کے مطابق ہم نیچے اتریں تو ہمارے ساتھ کیا ہوگا ابو لبابہ رضی اللہ عنہ سے
بطور خطا کے اشارہ گردن کاٹنے کا ہوا کہ اس اشارہ کے بعد سخت پشیمان ہوئے جنکی توبہ کا قصہ مشہور ہے یہود مضطر
ولاچار ہوئے تو ناچار حکم کے مطابق نیچے اترے تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حکم سے محمد بن مسلمہ نے انکی مردونکی مشکیں
باندھیں اور عبد اللہ بن سلام اوسی جو بنی النضیر میں رہتے تھے عورتوں بچوں و مال و اسلحہ و متاع کے ضبط میں مشغول ہوئے
کہ چار ہزار گوسپند و پانسو شمشیر و تین سو سپر تھی اور بہت سے برتن و دواب و مواشی غیر عدد سے گویا زیادہ تھے تو انصار
داعیان نے سفارش کی کہ بنی قینقاع کے یہود کی سفارش ابی بن سلول نے کی تھی کہ سات سو آدمی تھے جن میں سے
چار سو زرہ پوش تھے آپ نے بخشے تو انکے جرائم سے درگذر کیجئے پر جواب انکو کچھ نہ ملا تو حد سے مبالغہ کیا حضور صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ آیا ایک شخص پر تم حکم ہونے پر راضی ہو عرض کیا کہ وہ کون ہے فرمایا کہ سعد معاذ
سبنے عرض کیا کہ ہم راضی ہیں اسی وقت سعد معاذ رضی اللہ عنہ زخمی تھے بلائے گئے اثناء راہ میں اوسیوں نے
بہت کچھ عرض معروض سعد سے کی مگر سعد نے جواب نہ دیا اور جواب بالآخر دیا تو یہ کہا کہ وقت وہ نہیں کہ خدا کی راہ میں
سعد کو ملامت کرنیوالے کی سرزنش ہو پہنچے تو آتش جان گئی کہ سعد رعایت نکریں گے فریاد انہیں سے بعض کرنے لگے جبکہ
سعد رضی اللہ عنہ مجلس مبارک میں ہو پہنچے تو ارشاد ہوا کہ اپنے سردار کے آنے کیلئے کھڑے ہو جاؤ تو اوسیوں نے سعد سے
عرض کیا کہ رعایت انکے حال پر اپنا سبب ہے دوستی کا کہ اسلئے تمھیں حاکم کیا ہے جو کچھ میں حکم کروں تم راضی ہو سب نے
جواب دیا کہ ہاں تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا کہ جو کوئی یہاں ہے وہ میرے حکم پر راضی ہے
حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حکم کرو جو تمہاری جی چاہے تو سعد نے حکم کیا کہ مردونکی انکی گردن ماری جاویں
اور انکی عورتیں و بچے کنیزیں اور غلام بنائے جاویں اور انکا مال مسلمانوں میں تقسیم کیا جاوے تو حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرش کی یہی حکم ہے جسکی صداقت فصل ۲۴ نشعیاہ میں مفصل ہے پس سعد کے حکم کی بعد یہود
بنی قریظہ مدینہ میں لائے گئے اور اسامہ کے گہر میں مقید کئے گئے اور عورتیں رملہ بنت حارث صحابیہ کی
کے گہر میں محفوظ کیگئے اور انکو خرما کہانے کو دئے گئے اور چونکہ سنگین سزا ہوئی تہین اتنے وضع سے وہ سسی اور کہا
کہانے لگے اور موضع مناسب میں خندق کہود کر انکی گردنیں ماری گئیں اور کعب اسید حاضر کیا گیا اور عرض کیا کہ
ای ابوالقاسم تورات کی قسم کہ اگر یہود مجکو سرزنش نکرتے کہ قتل کے خوف سے ایمان لایا تو میں آپکی تصدیق کرتا حکم
ہوا کہ اوسکے یارون کے ساتھ ملادیا جاوے یہ بطور خلاصہ کے بیان کیا اسکی طرف اشارہ فرماتا ہے وَأَنْزَلَ

الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا
تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ۝ وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَمْ

تَطَئُوهَا ۝ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝ اور اتارا ان اہل کتاب کو جنہوں نے مدد دی کفار کو
انکے قلعوں سے اور ڈالا انکے دلوں میں رعب ایک فریق کو تمنے قتل کیا جو انمیں بالغ تہے اور ایک فریق عورتوں
بچون کو تمنے قید کیا اور وارث کیا تمکو انکی زمین گہرون مالون کا اور زمین کا کہ تم اسپر نہ چلے اور ہی اللہ ہر چیز پر
قدرت والا اور وہ زمین جسپر نہیں چلے وہ زمین زیولون ونفتال اہل قموس ہے اور ممکن ہے کہ مراد اس سے
مکہ وخیبر وفارس وروم ہو اور جو زمین تا قیامت فتح ہو یہ اول لشکر کے متعلق ہے اس مقام پر وہ شخص سرزنش کی
قابل ہے جو اسلام کا دعوی کرکے یہ لکہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچہا نکیا کہ بنی قریظہ کو قتل کیا معاذ اللہ
من ذالک القول من الدجالین اب دوسری لف کی امور کی نسبت تفسیر میں جو متعلق بزوج وزوجہ ہے توجہ فرمائیے
اور ظہار کے تفسیر کی حاجت نہیں کہ وہ دوسری سورت میں مفصل ہے یعنی سورۂ طلاق میں اور ایلا ظہار کے قریب ہے
جسکو طلاق ہی سمجہتے تہے تو اسکا ذکر ہے کہ جب اسلام میں شوکت پیدا ہوئی تو بمقتضائے بشریت ازواج مطہرات نے زیور
وعمدہ لباس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طلب کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس نہ تہا کیونکہ حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پاس جو کچہہ آتا کار خیر میں صرف ہوتا نہ انکہ بادشاہوں کی طرح سے عورتوں کے سامان بنائے جاتے پس
انکی طلب سے آزردہ ہوکر ایک جائے خاص میں بیٹہے اور قسم کہائی کہ ایک ماہ تک انسے خلوت نکرونگا پہر شہرت یہ ہوئی کہ طلاق
دیگئی یہ طلاق اور شہہ ہواہ ایلا او ر تہا اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گہر دور تہا اس سبب ہے ایک روز خدمت میں

آپ حاضر ہوتی اور دوسری روز اونکا ایک پڑوسی خدمت مبارک میں آتی اور خبر لیجاتے اور اُس روز پڑوسی آئی
ماری پہنچی وہ خبر لیگئے کہ آج یہ گذرا تو فاروق رضی اللہ عنہ آئے اور دیکھا کہ مسجد میں اصحاب جمع ہیں اور لوگ چرچہ
کر رہی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ازواج کو طلاق دیدی ہے اور کسی کو اجازت اندر جانیکی نہیں سوا
اسکے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اذن دیکر گئے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ نے اذن چاہا بالآخر اونکو اذن ملا تو
دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوپر دا ازواج مطہرات سب سکوت میں بیٹھی ہیں تو فاروق نے چاہا کہ حضور
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہنساویں تو عرض کیا کہ اگر میں دیکھوں بنت خارجہ یعنی اپنی زوجہ کی بیٹی حفصہ کو کہ
وہ نفقہ طلب کرتی ہی تو میں کھڑا ہوں اُسکی گردن ماردوں تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہنسے اور فرمایا کہ دو
میرے گرد ہیں جیسے تو دیکھے تو ابو بکرؓ نے عائشہؓ کو ڈانٹا اور عمرؓ نے حفصہ کو کہ تم حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
وہ مانگتی ہو جو آپکے پاس نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جبکہ علیحدہ ہوئی ایک ماہ بیبیوں سے تو فاروق
نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے طلاق دینے کی نسبت جو چرچہ ہوئی تہی دریافت کیا اور دراصل یہ تہی
تو ارشاد ہوا کہ نہیں پس حضور صلعم سے اجازت لیکر مسجد میں آ کر زور سے ندا کی کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
طلاق نہیں دی اور آیت اذا جاءهم امر من الامن والخوف اذاعوا به پڑہی گئی اور انتیس روز بعد
حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قسم پوری ہوئی کہ وہ ماہ انتیس روز کا تہا اور جبرئیل آیت خیر لائی یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ
سَرَاحًا جَمِيلًا ۝ وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ
لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ ای نبی اپنی ازواج کے لئے فرما کہ اگر تم ارادہ کرو حیات دنیا اور اُسکی زینت کا
پس تو آؤ تمکو میں برخوردار کردوں اور نباؤ سنگار کردوں تمکو اچھا سنگار اور اگر تم ارادہ کرو اللہ و اُسکے رسول اور
دار آخرت کا تو اللہ نے تیار کیا ہی محسنات کے لئے تم میں سے اجر عظیم پس اول اس آیت کی تعمیل کے لئے صدیقہ سے
ارشاد ہوا کہ وہ نو عمر تہیں کہ اپنی ماں باپ سے مشورت کرکے اُسکا جواب مطابق اُنکے کہنے کی دیں اور جلدی نکریں تو
صدیقہ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہی تو یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پڑہی صدیقہ نے عرض کیا کہ اسمیں
ماں باپ سے مشورہ کی کیا بات ہی مینے اختیار کیا اللہ و اُسکے رسول و دار آخرت کو لیکن بوجہ غیرت عرض کیا کہ

دوسری عورتوں سے میری بیدبات نفرمائیے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں سختی کرنیوالا کرکے نہیں بھیجا گیا اور نہ بخل ڈالا لیکن بھیجا گیا ہوں تعلیم کرنیوالا بشارت دینیوالا اور اختیار کی مسئلہ کی تحقیق کہ آیا طلاق ہوتی ہے یا نہیں کتب تفاسیر وفقہ میں مفصل لکھی ہے پس اسکے بعد ساری ازواج مطہرات نے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دار آخرت کو پسند کیا اور منظور فرمایا کیا ارشاد ہوا یا نساء

النبی من یأت منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین ۚ وکان

الجزء ۲۲

ذلک علی اللہ یسیرا ۝ ومن یقنت منکن للہ ورسولہ وتعمل صالحا

نؤتہا اجرہا مرتین واعتدنا لہا رزقا کریما ۝ اے نبی کی بیبیوں جو اور تم میں سے کرتوت ظاہر مقابل قنوت کی دگنا کیا جاویگا اسکو عذاب دوحصہ اور ہے یہ اللہ پر آسان اور جو قنوت کرے تم میں سے اللہ اور اسکے رسول کیلئے اور کام کرے نیک دیں ہم اسکو اسکا اجر دو مرتبہ اور تیار کیا ہے ہمنے اسکے لئے بزرگ رزق آخرت میں اس مقام سے امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہمکو دو عزتیں ہیں اور ہمکو دو اجر سے نزدیک کار اجیمل اور چیزانی ہے اب فحش ظاہر وقنوت کی تفسیر فرماتا ہے یا نساء النبی لستن کاحد من

النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا

معروفا ۝ وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولی اے نبی کی ازواج تم عورتوں کے ایک کی مثال نہیں ہو اگر تم تقوی کرو جو عبارت قنوت سے ہے اور تم چونکہ امہات المومنین ہو تو نہ نرم کرو بات لوگوں پر اپنا شرف رکھو تاکہ نرم بات کرنیں طمع کرے وہ جسکے دل میں مرض نفاق ہے اور کہو اچھی بات اور باوقار رہو اپنے گھروں میں اور نہ سنگار کرو پہلی جاہلیت کا خواہ قبل زمانہ اسلام سے خواہ پہلے زمانہ کی جاہلیت کا سا جو زمانہ نوح ولوط وغیرہ میں تھا نوح ولوط کی عورتیں مشہور بکفر ہیں اس علاقہ سے ازواج کو نصیحت ہے اور لوط کے قبیلہ کا اہل یعنی اہل بیت سے ہونا خود قرآن مجید سے ثابت ہے جیسے ہر ایک کی عورت گروالی کہلاتی ہے اور نوح کی زوجہ شریرہ بھی انکی اہل سے تھی پر اسکا بیٹا خاوند سے بیٹا نوح کے اہل بیت سے نہ تھا وہ اپنے باپ نوح کا پرورش یافتہ تھا پس ازواج مطہرات کی اہل بیت ہوئی پر ذیل میں ترتیب قرآنی صریح دال ہے واقمن

الصلوۃ واٰتین الزکوۃ واطعن اللہ ورسولہ ۝ اور برپا رکھو نماز اور دو زکوۃ اور اطاعت

کرو اللہ اور اسکے رسول کی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِیْرًا ؏ ترجمہ نیست ارادہ کرے اللہ کہ بیجاوے تم سے رجس ای گہروالو اور پاک کرے تمکو پاک کرنا کہ پہلے جو گہروالے
ترجمہ اہلبیت میں پہلے ہوتے تھے جو رجس ہی تہا وہ تم سے دور کیا جاوے اور علی مرتضی و حضور زہرا و امام حسنین
یہ وصف ترجمہ رجس کا کبھی حاصل نہیں ہوا تھا اور اس میں کہ یہ آل عبا کی بڑی عظمت حاصل ہو کہ یہاں ترجمہ انکی ہے
اور تاویلات کو گنجایش نکالنا دوسری بات ہے جو صراحت کے خلاف ہے اس مقام ہی روایات ضعیفہ کا اس تصریح
متواتر قرآنی کے خلاف اعتبار نہیں اور چونکہ لفظ اہلبیت مذکر ہے دوسرے گہر والوں میں دوسری تعداد مثل غلام بھی
داخل تو مذکر ضمیر کم اسکو منافی نہیں جیسے جلد دوم بخاری میں مقدمہ نکاح زینب میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
چلے حجرہ عائشہ تک اور فرمایا السلام علیکم اہل البیت اور بی بی نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ [illegible]
مذکر ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اہل بیت کہتے ہیں جنمیں صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں اور آیت سے پہلے ترجمہ
ازواج کا ذکر ہے اور اسکے بعد بھی پس مقابل ترتیب متواتر قرآن کی کیسی اعتبار روایات ضعیفہ کا کیا جاوے وَاذْكُرْنَ
مَا یُتْلٰى فِیْ بُیُوْتِكُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ؏ اور یاد کرو جو آیات
اللہ حکمت پڑھی جاوے تمہارے گہروں میں تحقیق ہے اللہ لطیف خبردار پس گہروالی ہی اہلبیت ہیں اور بالفرض روایات
ضعیفہ سے نزول اس آیت کا حق آل عبا مانا جاوے لیکن عمل آیات حسب آیت وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ [illegible]
ہو نبیلا کے جو ترتیب بحکم خدا ہے شمول حضرات ازواج مطہرات اس وصل سے ظاہر ہے اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ
وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ
وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ
فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا
عَظِیْمًا ؏ تحقیق مسلمان مرد و مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد و ایمان والی عورتیں اور نماز پڑھنے والے مرد و نماز پڑھنے والی
عورتیں اور سچے مرد بالاتفاق و سچی عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد بالخصوص جہاد میں اور صبر کرنیوالی عورتیں اور خشوع
کرنیوالے مرد اور خشوع کرنیوالی عورتیں بالخصوص حج میں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں بالخصوص
زکات سے اور روزہ رکھنے والے مرد بالخصوص رمضان میں اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور نگاہ رکھنے والے مرد اپنی فرجوں کو

غیر مشکوحہ دانا ہے اور نگاہ رکہنے والی عورتین غیر مردون سے اور ذکر کرنیوالے مرد اللہ کا بہت اور ذکر کرنیوالی
عورتین اونکے لیئے اللہ نے تیار کیا ہے مغفرت واجر بزرگ - اب تیسرے امر کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ تبنیت موقوف کی گئی
اور نبی سے جو کوئی نکاح کرے وہ دوسرے سے نکاح نہین کرسکتی اور زینب امہات المؤمنین میں ہونیوالی ہین پر اونکا
نکاح پہلے زید سے ہوجاوے جو متبنی تہے اور مسئلہ تبنیت کی بیخ اکہاڑ دیسے وہ متبنی نہ ہے اور عبداللہ و زینب کو حکم
فرمایا گیا تہا کہ زینب کا نکاح پہلے زید سے کیا جاوے اور انہون نے نہ مانا اسلیئے کہ زید اگر متبنی ہوئی تو مضائقہ نہ تہا
اور زینب کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب تہین اور زید اپنی قوم مین اگرچہ عمدہ تہے اور نیکوکار پسندیدہ اشخاص سے تہے
جو ہمکفوی کی لائق ہے کہ علم و فضل موجب ہمکفوی اعلی قوم سے ہے گو قریش کی قوم سے نہ تہے تو ارشاد ہوا وما کان
لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم
ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبينا ۝ اور نہین جائز کسی مومن اور مومنہ کو جبکہ حکم کرے
اللہ اور اوسکا رسول کسی امر کا کہ ہو انکو کام مین انکا اختیار اور جو عصیان کرے اللہ اور اوسکے رسول کا تو گمراہی ظاہر
گمراہ ہوا پس جب سنا زینب و عبداللہ انکے بہائی نے اس حکم کو تو وہ نکاح سے زینب کے زید کے ساتہ راضی ہوگئی اور
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید سے زینب کا نکاح کیا اور دس دینار سے ساٹہ درم و خمارہ درع وازار و ملحفہ و
پچاس مد طعام و تیس صاع تمر زینب کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روانہ کئی اور زید و زینب مین نزاع
ہوئی تو زید نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زید کے نکاح سے
پہلے حق کی خبر سے معلوم تہا کہ زید کے طلاق کے بعد زینب ازواج مطہرات مین داخل ہونگی تو بہی حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے زید کو فرمایا کہ تو طلاق دے بلکہ یہ فرمایا کہ آیا تو نے دیکہا اوس سے کچہ عرض کیا نہ کر گن عظیم جانے
وہ اپنے نفس کو تو ارشاد ہوا کہ رکہہ اپنی بی بی کو تو حق تعالی کا خطاب ہوا جیسے فرماتا ہے واذ تقول للذی
انعم الله عليه وانعمت عليه امسك عليك زوجك واتق الله وتخفي في نفسك
ما الله مبديه وتخشى الناس ج والله احق ان تخشاه ط اور یاد کر جبکہ تو نے کہا اوس زید کو لئے
جسپر اللہ نے انعام کیا اور تو نے انعام کیا کہ رکہہ اپنے پاس اپنی عورت کو اور ڈر خدا سے اور پوشیدہ رکہا تو نے
اپنی جان مین جسکو اللہ ظاہر کرنیوالا تہا اور تو ڈرے آدمیون منافقین یہود وغیرہ سے اور اللہ لائق تر ہے کہ اوس

تو ڈر یس اس آیت کے بعد زید و زینب میں تو حش پیدا ہوا اور زید نے طلاق دی فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ

مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ

اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ پس جب زید اپنی عورت سے پورا کیا

کار عدت تو زینب بسبب ارشاد زینب پاس گئی اور زینب کی ہیبت زید پر پڑی یہانتک کہ اونکی طرف

نہ دیکھ سکے پیٹھ پھیر کے زید نے پیغام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جتلایا تو زینب نے کہا میں کچھ کرنیوالی نہیں

یہانتک کہ مشورہ کر کے رب اور نماز کی طرف کھڑی ہو گئیں تو اترا قرآن کہ ہم نے نکاح کیا تیرا زینب سے تاکہ نہو

مومنین پر روک ٹوک تمام کی متبنی پکارے ہوؤنکی عورتوں میں جب وہ پورا کریں اپنی عورتوں سے عدت طلاق کو اور ہے

حکم خدا کیا گیا پس تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینب پاس بلا اذن اس نکاح سے اور ولیمہ کیا

موٹی بکری سے گوشت سے کہ سب نے کہا لیا اور چلے گئے پر دو آدمی بعد کہانا کہا چکے باتوں میں لگے رہے پس نکلے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زید آپکے پیچھے پیچھے تھے اپنی ازواج کے حجروں تک اور انپر سلام کیا تو وہ دریافت

کرنے لگیں کیسے پایا اپنے اہل کو فرمایا کہ میں نے پایا دن پھر زید نے خبر دی کہ آدمی چلے گئے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم زینب کے گھر تشریف لائے اور زید نے جانیکا قصد کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ ڈالدیا اس

طریق سے جو قرآن مجید میں قصہ بیان ہوا سوائے ملحد مردود کے جو خلاف طور پر بیان کرکے اعتراض کرے اہل بصیرت

اعتراض نہیں کرسکتا کہ پہلے سے تبنیت کی رسم کو توڑا اور تربیت سے کیا کہ باوجود خدائی اطلاع کے کہ زینب

آپکی ازواج میں داخل ہونگی اونکا نکاح زید سے کیا اور اونکی طلاق و عدت کے بعد حق تعالی نے نکاح کیا اور ولیمہ

کرکے جسمیں عامہ شہرت ہو گئی اونکے پاس گئے مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ۝ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ

رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ نہیں ہے

نبی پر حرج اسمیں کہ حلال کیا ہو اللہ نے اسکے لئے طریقہ خدا کا ہے ان انبیا میں جو پہلے گذر گئے کہ انپر حرج نہیں

ہوتا اسمیں کہ حلال کیا ہو اللہ نے اونکے اوپر اور ہے حکم خدا اندازہ مقدور ان لوگوں کو جو پہنچاویں اللہ کی

رسالات کو اور اوس سے ڈریں اور نہ ڈریں کسی سے سوائے خدا کے اور کافی ہے اللہ از راہ حساب کیلئے فصل ۲ الکتا

اعتراض کرو کہ موسیٰ نے کوشی عورت سے نکاح کیا اور وہ کسی سے نہ ڈرے تا آنکہ مریم انکی بہن کو جو معترض ہوئیں
سزا ملی اور دیکھو کتاب اعمال کو کہ بہت سی حرام اشیا دین موسوی کی دین عیسوی میں حلال ہوئیں اور حواریوں
نے کہا ہیں اور دیکھو رومیوں ۱۴ باب دوم نامہ دوم پطرس کو وہ ایسے مقدمات کی نسبت یہود کو سرزنش فرماتے ہیں
کہ وہ لوگ جو شہوت پرست ہیں وہ صاحب جلال کو بدنام کرنے میں نہیں ڈرتے کہ صاحب جلال عبارت حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے پس اس مقام کے منافقوں یہود مدینہ کا آگاہ دیکھنا نہ چاہا تا جو خود قرآن شریف
میں صریح ہے معترض ہو کہ آنحضرت ﷺ کی بہو سے نکاح کر لیا تو اوسکا جواب آیا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ نہیں ہے محمد تمہارے
مردوں میں سے کسی کا بلحاظ نسب باپ ولیکن رسول اللہ کا ہے و خاتم انبیا اور ہے اللہ ہر شے کے ساتھ دانا جیسے رومیوں
[illegible] فصل ۹ و ۱۰ سے ختم رسالت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہر ہے علی ہذا نبی سبقی ہونے سے ختم الانبیا ہونا
واضح ہے جیسے فصل ۱۲ یوحنا انجیل میں مسیح نے کہا پچھلے دن والا کر کے فصل ۱۰ استثنیٰ کے نبی کو جو اسماعیلیوں میں
پیدا ہونا فرمایا ہے اور باپ ہونا بنظر عظمت اور ازواج مطہرات کا مادر مومنین ہونا بنظر عظمت یہ دوسری
بات ہے اور یہ مقام جائے شکر کا ہے کہ حق تعالیٰ نے تبنیت کی جہالت سے تمکو پاک کیا جیسے ارشاد ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ اے ایمان والو یاد کرو اللہ کو بہت سی
یاد یعنی دن میں ظہر و عصر کی نماز میں بالخصوص تاکہ تمہارے سینے فراخ ہوں اور حقیقت جہالت تبنیت سے آشنا ہو اور
تسبیح کرو اوسکی صبح و شام نماز فجر و مغرب و عشا کی بالخصوص هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ
مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۝ خدا وہ ہے جو جزای نماز دیتا ہے تمکو اور ملائکہ رحمت
بھیجیں تاکہ نماز کی برکت سے نکالے تمکو جہالت کی اندھیریوں سے نور علم کی طرف اور ہے اللہ مومنوں کے ساتھ رحم والا
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ۝ انکی تحیت اس روز کہ ملیں
بعد مرگ یا قیامت میں سلام ہے اور تیار کیا ہے اونکے لیے اجر بزرگ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ
بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيرًا ۝ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۔ اے نبی تحقیق بھیجا ہم نے تجھکو شاہد تیری امت پر اور بشارت
دینے والا اہل ایمان کو دین و دنیا کی نعمتوں سے اور ڈرانے والا کفار کو انکی ہلاکت و عذاب قیامت سے اور
بلانے والا اللہ کی طرف اُسکے اذن سے مومن و کفار کو اور سراج نورانی بشارت دہندہ مومنین کو اسکے ساتھ کہ انکو
اللہ کی جانب سے بڑا فضل ہے اور نہ اطاعت کر کافرون و منافقون کی جو تجھے برگشتہ ہوں اور ترک کر ان کے
دکھ دینے کو اور بھروسا کر خدا پر اور کافی ہے اللہ وکالت کے لئے اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور منیرہ
اور سیج نور کے رتبہ والے کا درجہ دریافت کرنا چاہئے یہاں تک نشر ہوئی لف کی جسمیں بیان تھا کہ کفار و منافقون کی
اطاعت چاہئے پھر پانچوین مسئلہ کا اس سورت مین ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ
ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ
وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۔ اے ایمان والو جب تم نکاح کرو مومنات سے پھر انکو طلاق دو پہلے اسکے تم
انکو مس کرو تو نہیں ہے تمہارے لئے ان پر کوئی عدت کہ وہ کاٹیں اُسکو پس برخوردار کرو انکو و اگر مہر مقرر کیا ہو تو
نصف مہر سے ورنہ ملحفہ وغیرہ سے جیسا فقہ و حدیث دیکر رخصت کرو اچھی رخصت نہ بطور جاہلیت کی کہ انکو کچھ نہ دے
یہ مومنات کے ساتھ خاص ہے اور جیسا حکم ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ
اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ
وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَاَةً
مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ اے نبی ہمنے حلال کیں تجھکو تیری وہ ازواج جنکو تو نے انکی مہر دی یا وہ جو کہ مالک ہوا تیرا داہنا ہاتھ
اُس قسم سے کہ دیا ہے اللہ نے تیرے اوپر اور تیرے چچا کی بیٹی اور تیری پھوپھی کی بیٹی اور تیرے ماموں کی بیٹی اور تیری خالا کی
بیٹی وہ جنہوں نے ہجرت کی ہو تیرے ساتھ اور وہ عورت مومنہ جو بخشے اپنی جان کو بلا مہر نبی کے لئے اگر ارادہ کرے
نبی اُس سے نکاح کا خالص تیرے لئے سوائے مومنین کے ان بعض باتوں میں خصوصیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے لئے ہے کہ نو ازواج موجود ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے اور رشتہ داران مذکورہ میں شرط ہجرت
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے اور بلا مہر کے نفس بخشی کسی عورت کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے

مخصوص ہے جبکہ نبی اوس سے نکاح کا ارادہ کرین اور ملک یمین فی کے ساتھہ بھی مخصوص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین پس کتابیات سے ام المومنین نہین ہوسکتی وہ مخصوص بمومنین ہین علی ہذا وہ مومنات جنہون نے
ہجرت نہ کی ہو مخصوص بمومنین ہین قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ
لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ جانا ہے ہمنے وہ جو مقرر کیا مومنین پر
اونکی ازواج مین کہ مثل کتابیہ اور غیر مہاجرات بھی اونکو درست ہین تاکہ نہو تیرے اوپر حرج اور ہے اللہ غفور رحیم
پھر دیکھو درس ۵ نمبر ۶۸ کو جسمین یتیمون کا والی اور بیوون کا شوہر کرکے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
لکہا کہ انکی رعایت اہم اشیا سے ہے علی ہذا وسائر فارسیون مین کثرت مناکحت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
نشان سے ہے قرار شاد ہے تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ
مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ
بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ۝ دور کر اوس
عورت سے جسکو تو چاہے اونمین سے اور جگہ دے اپنی طرف جسکو تو چاہے اور جسکو تو خواہش کرے اونمے جنکو تونے علیحدہ کیا ہو
نہین ہے گناہ تیرے اوپر یہ قریب ہے اسلیئے کہ ٹھنڈی رہین اونکی آنکھین اور نہ رنجیدہ ہون اور راضی رہین اسکے ساتھہ جو دیا
تونے اونکو دیا ہے اون کل کو اور اللہ جانتا ہے اسکو جو تمہارے دلون مین ہے اور ہے اللہ دانا تحمل والا پس مومنین کو عقیدہ
خالص کرنا شک وشبہ سے چاہیے اور آپکو برابر نبی کے سمجہنا چاہیے کہ موسی پر مریم و ہارون نے کوئی عورت کے نکاح پر اعتراض
کیا تہا دیکہو کیسے عتاب ہوئے نبی کا مقام ازبس عالی ہے انمین سے بالخصوص رسول کا اونمین سے اولوالعزم کا انمین سے خاتم الرسل
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے [illegible] کان شق القمر یہ امر بھی مثلیت موسی کی خراش
کرتا ہے کہ موسی پر کوئی عورت پر عیب لگایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نکاح زینب سے لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ
مِن بَعْدُ وَلَا أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ
وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا ۝ اور نہین جائز تیرے لئے عورتین سواے انکے جو جائز ہوچکین کہ اہل اسلام
فلان قسم حرام مین سے ہون کہ کتابیہ ہون اور جبکہ اونکو حکم امہات المومنین کا ہے کہ دوسرے سے نکاح اونکا درست
نہین تو نہین جائز کہ اونکو ملا جاوے کہ اونکو طلاق دیجاوے اور دوسرے سے اونکی عوض نکاح کیا جاوے قسم کتابیہ سے

ع ۱۲

وگرچہ خوش آوے تجکو اونکا حسن مگر وہ جو مالک ہو تیرا داہنا ہاتھ اور ہے اللہ ہر چیز پر نگہبان پس اس مقام کی
مخلوق کی طرف نظر کرنا لائق ہے اور بہت کی لیکن اور بعضے دوسرے نکاح کی ممانعت اس سے حضور صلعم کو ہوئی سکتی
اور حضرت سودا رضی اللہ عنہا کا قصد طلاق قبل نزول اس آیت کے تہا کہ اوسوقت تک دوسرے نکاح ازواج کی ممانعت ہوا
ازواج ہی کو بعد طلاق کے تہی ساتواں حکم اس سورت سے یہ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ
إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا
فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ اے ایمان دارو نہ داخل ہو نبی کے گہروں میں مگر
جبکہ اذن دیا جاے تمکو کہانے کی طرف نہ دیکھنے والے ہو اوسکی برتن کو و لیکن جب تم بلاے جاو تو داخل ہو اور جب
کام کے لیے ہی پس جب کہا چکو تو چلے جاو اور نہ ٹہرے رہو باتوں کے لیے انس پکڑنے والے ہی کا گہر میں
بیہودی [illegible] ہیں جیسے عیینہ بن حصین نبی کے گہر میں بلا اجازت چلے گئے اور [illegible] کہ ایک پاس صدیقہ ہیں تو
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہاں گیا اذن اور حسب روایت ابن عباس کے مسلمان ناواقف
کر ... طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اور حسب روایت انس بن مالک ... حادثہ کے
ام المومنین زینب کے ولیمہ کے وقت دیر تک باتیں کرتے رہے إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ
وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ تحقیق یہ تمہاری بات دکہ دیتی ہے نبی کو تو تم سے وہ حیا کرتے اور اللہ حیا
نہیں کرتا امر حق سے جیسے سورہ نور میں گذر گیا۔ آٹھواں حکم اس سورت سے ارشاد ہے کہ ازواج مطہرات سے پردہ کرو
کہ اگرچہ ماؤں کے حکم میں ہیں پر اتفاق اوسے بے ادبی کرنا دین و دنیا کی تباہی کا باعث ہے وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ
مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ
لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا اور جب تم انسے
کچہ سوال کرو کوئی چیز تو مانگو انسے پس پردہ کی یہ پاکیزہ ہے تمہارے دلوں کو اور انکے دلوں کو نہیں جائز ہے تم
ایذا دو رسول خدا کو کہ اوسکے خلاف کرو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اوسکی ازواج سے اوسکے بعد کبہی اور مقاتل بن سلیمان کا
یہ قول ہے کہ شان نزول یہ ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا تہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صدیقہ سے میں نکاح
کرونگا مگر یہ ضعیف روایت ہے کہ حضرت طلحہ عشرہ مبشرہ کو کب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کا خیال تہا (ن)

ذٰلِکُمْ کَانَ عِنْدَ اللّٰہِ عَظِیْمًا ۝ تحقیق ہی اللہ کے نزدیک بزرگ اِنْ تُبْدُوْا شَیْئًا اَوْ تُخْفُوْہُ فَاِنَّ
اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ اگر ظاہر کرو کچھ یا پوشیدہ کرو اسکو تو ہی اللہ ہر شی کے ساتھ دانا اور چونکہ یہ نسبت
امہات المومنین کے ہر اہل اسلام کے لئے یہ حکم شامل ہی کہ درا حجاب سی طلب کرو تو اقارب کا کیا حال ہی ارشاد ہے
لَا جُنَاحَ عَلَیْہِنَّ فِیْٓ اٰبَآئِہِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِہِنَّ وَلَآ اِخْوَانِہِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِہِنَّ وَلَا
اَبْنَآءِ اَخَوٰتِہِنَّ وَلَا نِسَآئِہِنَّ وَلَا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُنَّ ۚ وَاتَّقِیْنَ اللّٰہَ ۭ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدًا ۝ نہیں ہی گناہ اُپر اُنکے باپون مین نہ اونکی بیٹون مین نہ اونکے بھائیون مین نہ اُنکے
بھتیجون مین اور نہ اونکی بھانجون مین نہ اُنکی عورتون مین کہ مومنات حرائر ہون یا لونڈیان ہون غلامون مین اور
ڈرین ازواج اللہ سی تحقیق اللہ ہر شی پر حاضر ہے نوان حکم اس سورت سی ارشاد فرماتا ہی جس سی اہل اسلام کو
اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ربط پیدا ہو اور متخلق باخلاق رسول ہونیں کہ بڑی خوبیانی ہی اِنَّ اللّٰہَ
وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ۭ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ تحقیق اللہ
و اوسکے ملائکہ صلوۃ بھیجتے ہین نبی پر اے ایمان والو صلوۃ بھیجو اسپر اور سلام بھیجو بزرگ سلام تا آنکہ ثابت ہین حقا
کرکے صلوۃ و سلام کا انشا کرو جیسے کتب فقہیہ مثل درمختار وغیرہ مین ہی کہ طحاوی مین اسکی شرح مین بہت سی کتب کا
حوالہ ہی اور درود کی فوائد پڑھنے والی پر لوٹتی ہین جو لا تحصی ہین تفاسیر و احادیث و کتب اولیاء صالحین انسے
مشحون ہیں جس سی عظمت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ظاہر ہے اور سوای حصول حب کے جسکو کثرت ازواج
حسنت مین مطلوب ہون وہ بہی درود شریف سی حاصل ہو کہ جملہ اس حقیقت سی آشنا نہین کہ مرد صفت
رب پر خالق ہی اُسکے ساتھ حق متجلی ہوتا ہی اور عورت صفت مرد پر مخلوق ہی تو مرد کی عنایت اُسکے حق پر درکار ہی
کہ متخلق باخلاق خدا ہونا کمال ہی اس مقام سی حدیث مین حبب الی من دنیاکم ثلث الطیب والنساء
قرۃ عینی الصلوۃ وارد ہی فصوص الحکم مین فص فردی مین اسکو غور کرنا چاہئے پس اس وجہ سی اس آیت کا ذکر
عورتون کے احکام کے بیان مین لایا گیا مخفی نہ ہی کہ مدینہ مین منافقون کی تین گروہ تہے ایک صرف منافق دوسرے
نفاق کے ساتھ فتنہ کرنیوالی تیسرے شہر مین زلزلہ اپنی شرارت سی ڈالنے والے تو علی العموم منافقون کی دلمین
نفاق سی وہ باتین ہوتین جس سی نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دلشکنی ہوتی اونمین سی مثلاً نکاح زینب بی بی کو

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ اے معزز نبی فرما اپنی ازواج کو
جو رانمیں ضرورت کو جاوین اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو کہ لٹکا وین اپنے سرون پر اپنی چادرون سے
یہ قریب ہے اسکے کہ وہ پہچانی جاوین کہ وہ آزاد ہین تو نہ دکہہ دی جاوین اور ہے اللہ غفور رحیم جو پہلے اس سے
اس حالت پر وہ تہین انس نے کہا ہے کہ ایک لونڈی مقنعہ ڈالے ہوے فاروق رضی اللہ عنہ پر گذری تو
اُسکو درّے سے خبر لیگئی جو تشبیہ آزاد عورتونکے ساتہہ کرتی تہی اور مقنعہ اتار اگیا الحاصل یہانتک منافقون کی
تین قومونکی مع بیان پردہ عورتونکے لف ہوے نشر کرتا ہے لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ۛ
مَّلْعُوْنِيْنَ ۛ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ○ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ○ اگر باز نرہے منافق علی العموم اور وہ جنکے دلون مین مرض ہے کہ فسق کی
سبب مین اعراض کرین اور خوض کرنیوالے شہر مین البتہ ہم پیچھے لگاوینگے تجکو انہین پہر نہ مجاورت کرینگے تیرے
شہر مین مگر کم اس حالت مین کہ پہٹکارے پڑے ہونگے جہان پائے جاوین پکڑے جاوین اور سخت قتل کیے جاوین
خدا کا طریقہ ہے اُن انبیا مین جو گذرے پہلے بالخصوص موسیٰ مین کہ اونکے ساتہہ بہی اسی قسم کے لوگ منافق ہوے اور
اور خوار ہوکے بہا دیکہو موسیٰ کے ساتہہ نکاح سے شبہ مین اور تو نپاوے طریق خدا کی تبدیل اپنی نسبت کہ مثل
موسیٰ فصل ۵ اسفرتی ہین کہا گیا ہے افسوس ہے اُن شیعون پر جو اس آیت کو بحق صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ تہمت
کرین کہ اگر وہ وفات تک مدینہ مین مجاور حضور رہے اور بعد نزول اس آیت کے منافقین کو حکم حضور صلی اللہ علیہ
وسلم ہوا کہ اخراج ہوا پہر فلانے منافق ہے اور نکل جا یہ انسا فتین کا حال فرماتا ہے يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ
دریافت کرین جیسے آدمی منافق قیامت سے کہ کب آویگی قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ
السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ○ فرمادے نسبت اُسکا علم اللہ کو پاس ہے اور کس شے نے جتلایا تجکو امید ہے کہ
ساعت ہو قریب پس آیت اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ مین مراد ساعت بدر ہے جسکا ذکر آتا ہے اور ممکن ہے کہ اقتربت
الساعۃ مین مراد قریبہ ہے مطلب قرب عقلی ہے کہ عقل کے نزدیک قریب ہے دلیل شق قمر سے اور پہر قیامت مین
منافقونکی کوئی خوشی کی بات نہین جیسے ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ○ خٰلِدِيْنَ

وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ تحقیق تھے بہشت کی امانت درخت حیات یعنی تم آدم
علیہ الصلوۃ والسلام کو مع صحف بہ منظاہر کر دیہہ کے اہل آسمان و زمین و پہاڑوں پر اسکی برداشت کی نسبت
و چونکہ انہیں لیاقت نہ تھی کیونکہ اسکا حامل مظہر جامع ہوگا [illegible] ملائکہ سفلی پر بعد اسکے کہ انکو اعتراض کا
جواب خدا تعالی نے دیا کہ میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو [illegible] امانت مذکور کی ہم نے بیان اسکا کر دیا
ہو سکا انہوں نے انکار کیا اور ڈر گئے اس سے اور اٹھایا اسکو انسان نے کہ مراد اس سے آدم ہیں اور تھا آدم
مرتبہ امانت کا تیرہ نادان [illegible] امانت میں روشنی اسکی اندر آئی لیکن درخت نیک و بد کی پہچان
یعنی شریعت سے مخالفت ہوئی تو آدم سے حسب سورۂ طٰہٰ کے عہد لیا گیا کہ درخت حیات ساتویں ہزار میں اُگیگا
اور تجھکو ملیگا اور تو تھی بالطبع [illegible] اور درخت نیک و بد سے قربت نکر تو پہلے عہد کو فراموش کر گئے تو شیطان نے
وسوسہ ڈالا کہ درخت نیک و بد کی پہچان سے مخالفت کی وجہ یہ ہے کہ تم درخت حیات کو نہ پہنچو اور شیطان کا
وسوسہ اُنپر چل گیا اور حضرت عدن کا [illegible] امانت کے رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ کروبیوں کی شمشیر سے درخت حیات
کی راہ کی حفاظت حسب درس ۴۴ فصل ۳ تکوین کے کیجاوے کہ جو اسکو بنا [illegible] وہ تباہ کیا جاوے یہی ہر دو جہاں ارشاد
فرماتا ہے لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ تاکہ عذاب دے اللہ منافقین مردوں منافق ۹ ع ۵
عورتوں اور مشرکین مرد اور مشرکات عورتوں کو اور رجوع کرے اللہ مومنین و مومنات کی اوپر اور ہے اللہ غفور رحیم
اور حضرت میرے قول پر وہ ہی جو علت بیان کی گئی کہ عذاب دے منافقین و منافقات تا آخر آیت چنانچہ حضور صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی نسبت اس سورت میں لیجزی اللہ الصادقین بصدقہم سے پہلے گذری مفسرین کی اس
امانت کے بیان میں بہت سے اقوال ہیں پر مطابق تورات اور وجہ ترتیب کی وہ ہے جو لکھا گیا اور حدیث میں ہے کہ
خدا تعالی نے پیدا کیا مخلوق کو ظلمت میں پھر اسپر اپنا نور چھڑکا وہ اس مقام سے ظاہر ہے کہ وہ نور رسول حضور
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم درخت حیات ہی تھے اور چھڑکنا نور کا تاثیر اثر نور مبارک کے جیسے عبارت ہے

سورۂ سبا مکیہ ہے چوّن آیات و چھ رکوع کی ہے

[illegible] پیشین گوئی فتح بر روخ خدا کی ہے اور پہلی سورت کے آخر میں امانت حق یعنی حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر ہی جنکی بادشاہت بادشاہت خدا کے فصل ۲ و ۷ دانیال میں ہی جسکے بشیر مسیح گذرے
اور دیکھو فصل ۳۳ سفر ثنی موسیٰ و فصل اول حزقیل و فصل ۴ مکاشفات کو جنمین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
بنظر اتحاد خلیفہ و مستخلف کے بلفظ خداوند و خالق ارض و سما ذکر کیا ہی پس اہل کتاب اس حقیقت سے آشنا اکثر ہوے
تا آنکہ بعضی تبع اہل کتاب سے اہل علم تھے جنمین آٹھ شخص بہت کچھ ہی واقف توراۃ و زبور و انجیل سے تھی وہ حبشہ
شام و یمن کے احبار تھے جبکہ آئی اور دل سے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ دریافت کی تو راہ کے
بتلانیوالے ہوئے کافرنے جو الیس نبی عظیم الشان کی بعد صاحب روزہائے قدیم کرکے فصل ۷ دانیال میں مذکور ہیں اور نیز
قیامت کے منکر تھے تو اُن اشقیا میں سے انہوں نے کہا کہ ہم تمکو بتلادیں اُس شخص کو جو تمکو خبر دی کہ جب تم پارہ پارہ ہوگے
تو پھر پیدا ہوگے اور وہ مفتری ہی اور جھوٹا ہی اور یہ کہنا کا قول ہی کہ کوئی مرکر پھر نہیں جیتا کہ معدوم میں تمیز نہیں
رہتی حالانکہ حسب مزمور ۱۸ اور انجیل کے مسیح مرکر زندہ ہوئی کہ اصلی جز انسانی یعنی روح باقی رہتا ہی اور روح کو بھی
فنا نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ اعظم الشان نبی ہیں کہ عالم آسمان یعنی روح کے عالم میں
جاکر واپس آئے اور قیامت کی خبر دی پس انکار کفار بے اصل ہی پس مثل ایسے کفار کی تردید میں بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم
کے ارشاد ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَۃِ ط
وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ ہ ہر ایک حمد ہی اللہ کو جسکے لئے ہی وہ جو آسمانوں میں ہی اور وہ جو زمین میں ہی اور اسی کے لئے ہے
حمد آخرت میں اور وہی حکمت والا خبردار ہی کہ اپنی حکمت کاملہ سے احیان کو بصورت ارواح متمثل کیا وارواح کو بصورت
مثال و مثال کو بصورت شہادت پھر شہادت کو دوسرے عالم مثال میں لیجاتا ہی اور پھر آخرت میں عالم حیوان میں
لادیگا کہ اسکے علم میں تمیز رہتی ہی کہ عالم معدوم محض نہیں ہوتا یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا
وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَھُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ہ جانتا اسکو جو داخل ہو زمین میں
مثل دانہ و مثل مسیح کی اور وہ جو نکلے زندہ ہوکر اس سے مثل گہانس و مثل مسیح کی اور وہ جو اُترے آسمان سے
مثل پانی کی اور وہ جو عروج کرے آسمان میں جیسے ابخرے کہ اوپر چڑھتے ہیں اور نیز وہ جو آترے آسمان یعنی عالم
ارواح سے مثل خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور وہ جو عروج کرے اوسمیں شب معراج میں مثل ختم المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور وہ رحیم غفور ہے بالخصوص اس وقت میں حسب ورس ۱۴ فصل ۴ سفر ثنی کے جو راہ

رحمت خاص کا ہو اور جبکہ قدرت خدا اس درجہ کی ہو پس قول عام کہ غلط ہو جو منقول ہو وَقَالَ الَّذِينَ
كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ۖ اور کہا کافروں نے نہ آوے گی ہمکو قیامت کہ اے ادم من تیز کہہ ان ہو قُلْ بَلَىٰ
وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ ۖ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ
وہاں قسم ہے اپنے رب کی البتہ آوے گی تمکو عالم غیب جس سے نہ غائب ہوے ذرہ کی برابر آسمان میں اور زمین میں اور
ذرہ کا ذکر واسطے بالخصوص ہے کہ پشت آدم میں جیسے ذرات اولاد ہی [illegible] عالم ہے پھر بعد ہوے اور پھر اونکو
مارے اور پھر انہیں ذرات سے جلاوے کہ اصلی جزو اونکی باقی رکھے جاتے ہیں جو ہیا نشور قیامت میں ہونگے پس اگر ایک
شخص کو شیر نے کہا لیا اور اس شیر کو دوسرے کیڑوں نے کہا یا ہوگا تو زندہ کرنا اصلی جزو کی بقا سے کوئی حرج کی
بات نہیں دیکھو کتاب احیاء العلوم کو قیامت کے مقدمہ میں وَلَا أَصْغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ
مُّبِينٍ اور نہ کم اس سے اور نہ زیادہ مگر کتاب روشن میں ہے جو عالم علیین ہے عالم تعیین ہے کہ اس میں سب مکتوب ہے
یعنی عالم مثال ہے متفق ہے [illegible] مطلق ہو جاتا ہے لِّيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ
لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن
رِّجْزٍ أَلِيمٌ تاکہ جزا دے اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لاوے اور کام کیے نیک کہ ایمان پر برقرار رہے اونکے لیے مغفرت
اور رزق بزرگ، اور اُن لوگوں نے جو سعی کی ہماری آیات میں اپنے خیال میں عاجز کرنے والے اونکے لیے عذاب ہے سخت
درد دہندہ بروز فتح بدر بالخصوص جنہوں نے انتہی تن اہل کتاب کو بہکایا وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي
أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ اور یقین کریں وہ جو
ہیں کہ علم کتاب توریت انتہی تن اُس شے کو جو نازل کی گئی ہے تیرے رب سے وہ حق ہے اور راہ بتاوے حمد والے غالب کی
راہ کیونکہ فیصلہ اعجاز کی مطابق ہے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا
مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ اور کہا اُن لوگوں نے کہ کفر کیا اونکو ایا ہم تمکو بتلاویں
ایک مرد کو کہ وہ خبر دے تمکو جب تم پارہ پارہ کیے جاؤ پورا پارہ پارہ ہونا تحقیق تم البتہ نئی پیدایش میں ہو أَفْتَرَىٰ
عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ افترا کیا اسنے خدا پر دروغ بابت نزول قرآن کی یا اسکو جنون ہے جو قیامت کا
معتقد ہے در حقیقت انہیں سے کوئی بات نہیں بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ

بلکہ وہ لوگ جو ایمان نہ لاوین آخرت کے ساتھ یعنی انکار قیامت و قرآن کے بروز قیامت ہون عذاب مین
اور ہین دنیا مین گمراہی مین بعید دور حق بات سے کیونکہ آسمان و زمین اور انکا بین کی پیدایش کے بعد بار دیگر
روز معین سے ابھی زمانہ ہزار ہفتم اسلامی کی خبر ہے جیسے ارشاد ہے أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم
مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ اِیا ہیں وہ نہ دیکھین اُس ہزار ہفتم کے کارخانہ نبوت کی طرف جو اونکے روبرو ہے اور
اُس آسمان و زمین کی طرف جو پیٹ پیچھے پیدا ہوئے ہین کہ بعد خلق زمین و آسمان وغیرہ کے ساتوین روز کو مبارک کیا
جسمین اشارہ ہزار ہفتم اسلامی کی طرف کیا جسمین اہل حق پر توبہ و رجوع ہو اور کافر و منافقین تباہ ہون جیسے
ارشاد ہے إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ و اگر ہم چاہین دہنسا دین
اونکو زمین میں جیسا قارون کو یا بدر کی گڑہے اونکے لئے کردی یا گرادین اونپر آسمان کا ٹکڑا کہ دس ہزار فوج سے مکہ گہیر جاوے۔
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝ تحقیق اس مذکور مین جو اونکے روبرو ہے اور جسمین جو اونکے
پیچھے سے ہزار ہفتم کا وعدہ وحی کو نزول کی نسبت ہے اور ہزار ہفتم خسف کرنی اور گرانی آسمان کے ٹکڑے کی مین البتہ نشانی ہے
تحقیق قرآن کے نزول و آمد قیامت مین ہر بندہ رجوع لانیوالی کے لئے کہ حسب وعدہ ہزار ہفتم مین نزول پارہ پارہ ہے اور
وعدہ بدر و فتح مکہ مین و علاوہ قیامت پر دلیل ہے لیکن اہل اسلام کی ضعیف حالت دیکھکر کیسے ان فتوحات پر خیال
گذر سکتا ہے کہ وقوع ہین یہ واقعات آوینگے تو اسپر قصہ داؤد ذکر کیا جاتا ہے جو بکری چرانی والون سے تھے جیسا کہ خدا تعالی
حسب پیشینگوئی بالعام کے کیسی عظیم بادشاہت عطا کی اور انہون نے اسلام کی فتوحات کی بکثرت پیشینگوئی کی بنا بر اون عرب کے
وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ۝ اور تحقیق
دیا ہمنے داؤد بن یسّی کو جو سب مین چہوٹے بہائی اپنے بہائیون مین تہے اور بکریان چراتی تہے فضل اور حکم الٰہی سے
سننے فرمایا پہاڑون کو ای پہاڑو یعنی بادشاہو رجوع کرو اُسکے ساتھ اور باوقار لوگون کو اور نرم کیا ہمنے اُسکے
واسطے سرکشون کی سزا کیلئے کہ اُس سے ہتیار بنا أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ
إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ کہ بنا اُس سے زرہین اور اندازہ نگاہ رکہہ حلقون میں اور کام کرو ای آل داؤد نیک
تحقیق میں اُسکو ساتھ حکم کرتا ہون پس داؤد کے کفار پر بڑی بڑی فتوحات ہوئین نو داؤد نے سکر یہ مین
مکان مقدس صندوق کیلئے بنانا چاہا پر جب ساتی گری بار تو داؤد نے عرض کیا کہ ای حق الیسا کیون ہوتا ہے تو حکم ہوا

ورس ۳ فصل ۲۸ کتاب اول تاریخ کے حکم ہوا کہ تو خونریز ہے تیری تیز کرتا ہے سو یہ ہی گا تیرے بیٹے کے ہاتھ سے یہ کام ہوگا
تو سوا اور دوسرے اسباب کی تین ہزار قنطار اوفیر کا سونا اور سات ہزار قنطار چاندی خرما تعدود کرنے کے لئے مکان
مقدس کے سلیمان کو داؤد نے سونپا جیسے فصل ۲۹ تاریخ مذکور میں ہے اور قنطار کے وزن میں چند قول ہیں چالیس
اوقیہ یا ایکہزار دوسو دینار کا وزن یا سو رطل سونا اور سوای اسکے اور قول بھی ہیں پھر سلیمان کے حال کو
غور کرنا چاہئے کہ سب برادروں میں خورد تھے اونکو وہ شوکت دی جو ارشاد ہے وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا
شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ اور تابع کی سلیمان کے لئے ریح جسکے صبح ایک ماہ کی راہ اور شام ایک ماہ کی
راہ تھی کہ نہر فرات سے فلسطین تک اور مصر کی حد تک سلیمان کی ہوا یعنی بادشاہت تھی کہ ریح کسیکی چلتی ہے
اسکی شوکت سے ہے اور تخت کا اڑنا ایک ماہ کی راہ پر جو مفسرین نقل کرتے ہیں اگر ثبوت اسکا حدیث سے ہے تو
بسر و چشم کہ بطریق ہوائی غبارہ کے ہو جو بالفعل یورپ میں جاری ہوا ہے مگر مجھکو حدیث سے سند اسکی معلوم نہیں
البتہ روی زمین کی بادشاہ جنسے مراد حوالی بیت مقدس کی تھی حسب ورس ۲۳ فصل نہم تواریخ دوم کے سلیمان
مشتاق تھے کہ اونکی حکمت کو سنیں پس سلیمان مقام مملکت مورہ میں جو نسل حام سے تھی جنکو عربی ترجمہ میں نوبہ کہتے ہیں
آئی اور قوم مذکور حبشی اور بط کی مانند تھی تو وی اُنسے خوف کہاتی وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۚ اور جاری کیا ہمنے
سلیمان کے لئے تانبے کا چشمہ جیسے داؤد کے لئے لوہے کا نرم کر دینا کیا تھا سلیمان کے لئے تانبے کی کان سے پیتل پگہل کر
نکلتا تھا جیسے ہے حسب ورس اول فصل ۴ تاریخ دوم کے مذبح بنایا لمبائی جسکی بیس ہاتھ اور چوڑائی اسکی بیس ہاتھ
اور اونچائی اسکی دس ہاتھ کی تھی علی ہذا بحر اُس حوض کی مانند بنایا وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ
بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ اور مغلوب انسان سے وہ تھا جو کام کر سکے "۲" برو اسکو اون سے مثل شاہ صور و فلسطین کے
و سارہ کی جیرم تھا جو بڑا صناع تھا جیسے فصل دوم ایام دوم تاریخ سے ظاہر ہے وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا
نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ اور جو کج ہو ہمارے حکم سے چکہاوین اسکو آگ کی عذاب سے مخفی نہ رہے کہ ہمکو
جنوں کے وجود میں ہرگز انکار نہیں لیکن لوجہ تطبیق معنی جنسے مراد حسب اللغۃ معظم الانسان ہے يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ
مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ
وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ۝ بناتے سلیمان کے لئے وہ محرابیں و کروبیم کی تمثیل اور طاس مثل حوض اور

بڑی دیگیں کہ مثل خواجہ بزرگ اجمیر کی ہونگی جنکا ذکر فصل دوم تاریخ ایام دوم میں ہی اور فرمایا کہ عمل کرو اے آل داؤد
شکر کا اور کم ہیں میرے بندون سی شکر گذار تو شکرانہ میں سلیمان نے مقام مقدس کی تعمیر کی اور جبکہ ۲۴ سنہ جلوس
ہوا تو ادوم بن اسحاق کے ملک میں آئی اور وہان پر ہدد بن بدد کو نپایا اور رزن ابن داؤد میں بھی اوسکا باپ کیش
تہا اور مصر کو بہاگ گیا تہا اور طیر کے معنی عرب کے لغت میں مرد با وقار کے بھی آئے ہیں الحاصل وہ نہ ملا اور حیرم
فلسطی نے جہاز طلب کر کے اوفیر وغیرہ سی سامان طلب کیا جیسے سورہ قصص کی تفسیر میں گذرا تو سلیمان علیہ السلام نے
فرمایا کہ یا ہدد اپنی عدم حضوری کی وجہ بیان کرے یا اُسکو ذبح کرونگا کہ لفظ ذبح کا استعمال قتل انسان پر بھی حسب آیت
یذبحون ابناءھم کے آیا ہے پہر زیادہ اس عرصہ میں نہ گذری تہی کہ ہدد آگیا اور سبا اسمٰعیل ملا پ سبا کی
بیگم مسماۃ بلقیس سی بیان کیا کہ جو شان سلطنت کی وقت سلیمان اُس سی واقف نہ تہی جسکا قصہ سورہ قصص میں مذکور ہوا
بالآخر سلیمان علیہ السلام کی توجہ عالم کثرت میں وحدت کی مشاہدہ میں زیادہ ہوئی اور خصوصیت روحی تجلی میں کم
ہوئی تو حسب فصل السلاطین اول کی عورتوں کی طرف زیادہ میلان ہوا تا آنکہ مختلف قوموں کی بادشاہوں کی بیٹیان
آپکی نکاح میں آئیں جو بت پرست تہیں تو انہوں نے بتخانے بنوائی اور حضرت سلیمان سی اونکی ممانعت نہوئی اس
وجہ سے فصل مذکور میں بری کی نسبت اُنکی طرف کی گئی کہ حسنات الابرار سیأت المقربین مشہور ہے اور حدیث کا فران
سجدہ کہ بر روئی بتان میکردند ہمہ بر موسیٰ تو بود ہمہ رو سوئی تو بود کی مطابق سب اُسکی ہی بندگی میں مصروف
لیکن راہ بصیرت پر پرستش ہوت تخییلیہ مفید ہی تو اس وجہ سی خدا تعالیٰ کا غضب سلیمان پر پڑا کہ اونکی تخت پر جسد
ڈالا گیا یعنی یاربعام بن بنت غلام سلیمان جو کا فر مثل جسد بلا روح کی تہا مقرر کیا گیا اور حکم ہوا کہ اگر سلیمان توبہ
کرین تو اونکی وقت میں سلطنت بجا رہیگی پر اُسکی عصا یعنی اُنکی بیٹے رحبعام کی وقت میں بارہ حصوں میں سی دس حصے
نکل جاوینگے پس سلیمان نے حسب قرآن انابت کی تو اونکی وقت میں اُنکی سلطنت بدستور بنی رہی اور عدل و داد کے
ساتہہ چالیس سال سلطنت کر کے وفات پائی اور اونکی عصا رحبعام ایک سال تک قائم رہا اور ایک سال کی بعد
وہ گرا کہ رعیت نے خراج میں تخفیف چاہی اور اچھے مشیرون نے تخفیف کی صلاح دی اور کم فطرت اونکی برخلاف ہوئے
پس یاربعام کی بن آئی اور دس حصہ پر بارہ حصوں میں سی رحبعام کی سلطنت پر غالب آیا نظر بران ارشاد ہے

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ فَلَمَّا

خرّ تبیّنت الجنّ ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المھین ۵ پس سمجھے
جب سلیمان پر موت کا حکم کیا اور رجوع خلافت کے طور پر بدستور سلیمان جو انکا عصا تہا سلطنت پر دائم
رہا اور نہ دلالت کی موت سلیمان پر مگر بار بعام دیمک مثال نے کہ کہایا سلیمان کے عصا کو یعنی اس سے دیمک
سلطنت چہین لی پس جب گرا سلیمان یعنی عصای سلیمان یعنی سلطنت سلیمان اوس سے گری ظاہر کیا حوالی کے
سرداروں نے کاش جانتے ہم غیب تو نہ رہتے عذاب ذلت دینے والے میں جو سلیمان کا ہم تابع رہے یہ قصہ اصل
ہمنے لکہا گو مفسرین کچہ لکہتے ہیں پر اصل مطابق منقول کی یہ لکہا گیا گو نا درست اعتراض کرین جیسے مقدمہ نمل میں
کہ صحیح مطابق تورات کے نمل کی نسبت ادخلوا مساکنکم میں ضمائر ذوی العقول مستعمل ہیں کہ مراد اوسے
قوم سورہ نمل حام ہے بخلاف نحل کے کہ اسکے لئے لفظ ان اتخذی داسکے صیغہ مونث آگئی ہیں یہ دو قصے
سند ہوے اسلام کی قوت پر جو ہونیوالی تہی اب مشرکوں کی تباہی کی نسبت سبا کا قصہ فرماتا ہے جو دلیل ہو کا
کی خسف وگرنیے آسمان پر کہ عبارت اونکی تباہی سے ہے چنانچہ شہر سبا مشہور ہے مارب سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان
میں شہر نہریں تہیں دو پہاڑونکی بیچ میں کہ اٹہارہ فرسنگ کے احاطہ میں تہیں اونکا مشرب اعلی وادی میں تہا پانی
پہاڑ کے چشمہ سے اور کبہی ہوتا کہ فاضل پانی سے خرابی آتی تو بلقیس نے دہانہ کا سر باندہا جسمیں تین دہانے اوپر نیچے
کہ اول اوپر کے دہانہ سے پانی لیتے پہر کم ہوتا تو دوسرے سے اوس سے کم ہوتا تو نیچے کے دہانہ سے لیتے لقد کان لسبا
فی مسکنھم آیۃ جنّتٰن عن یّمین وّشمال ۵ البتہ سبا کی مسکن میں سبا اونکے لئے نشان قدرت حق
تہا دو باغ داہنے وبائیں اونمیں تیرہ پیغمبر بہیجے گئے اونکی معرفت خدا تعالی نے فرمایا کلوا من رّزق ربّکم
واشکروا لہ بلدۃ طیّبۃ وّربّ غفور ۵ کہاوا اپنے رب کی رزق سے اور اسکا شکر کرو کہ توحید کرو
اور بلدہ پاکیزہ اور رب ہے بخشنے والا بالآخر زمان ذو الاعواد حمیری میں بخت نصر کے زمانہ سے پہلے ان تیرہ
پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کے کہنے پر بہی نہ چلے جیسے فرماتا ہے فاعرضوا فارسلنا علیھم سیل العرم
پس اعراض کیا انہوں نے تو موش دشتی نے نیچے سوراخ کر دیا اور بند دریا ٹوٹا پس بہیجا ہمنے اوپر سیلاب پس
تباہ کر دیا اونکے دونوں باغوں کو وبدّلنٰھم بجنّتیھم جنّتین ذواتی اکل خمط وّاثل وّشیء
من سدر قلیل ۵ اور بدلے انکے لئے انکے دو باغوں کی مقابل دو باغ میوہ تلخ دار درخت اور کچہہ بیری کے

لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ
مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝ ذرا قیامت مین پکارو انکو جنکو تم شریک خیال کرتے ہو مثل ملائکہ وغیرہ کو کہ وہ
نہ مالک ہون ذرہ کی برابر آسمانون مین نہ زمین مین اور نہیں ہے انکے لئے ان آسمان و زمین مین شرکت خدا کے ساتھ
اور نہیں ہے اونمین سے اوسکے لئے کوئی مددگار بلکہ خدا مستغنی ہے مگر بعض کافر کہیں کہ ہم انکو مالک نہیں سمجھتے بلکہ شفیع
سمجھکر پوجتے ہین تو اسکا جواب ارشاد ہوتا ہے وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۝ اور نہ نفع دیگی
شفاعت خدا کے پاس مگر جسکو اللہ اجازت دے اور جو دوسرے کو پوجتے ہو بنظر شفاعت ہی صحیح اسکے لئے شفاعت کا اذن
نہو اور عدم ملکیت و عدم اذن یہانتک اہل کمال و فرشتون کو ہے جیسے ارشاد کرتا ہے حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ
قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ جبکہ حق جل جلالہ قیامت مین عدالت
کے لئے جلوہ گر ہو اور لمن الملک الیوم کہے تو سب بیہوش ہون تو جب دور کیا جاوے انکے دلون سے خوف تو کہیں
اہل کمال باہم کہ کیا فرمایا تمہارے رب نے تو کہیں حق بات کہ کسی کو ملکیت ثابت نہیں اور وہی عالی بزرگ ہے اور نوح ع
نہ مانگے تو اسوقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ مین جاوین اور درخواست اذن کرین اور طلب اذن پر شفاعت
کری ہے اور جو چیز کہ پوجتے ہین اونکی نسبت ارشاد ہے قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
ذرا کون رزق دیتا ہے تمکو آسمانون سے اور زمین سے پس اگر وہ کہیں اللہ تو پھر دوسرے کو کیون پوجتے ہین اور اگر وہ نہ کہیں
تو ارشاد ہے قُلِ اللّٰهُ ۙ تو فرما اللہ ہے تو اس صورت مین ایسے دریافت کرایا ہے وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى
اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور تحقیق ہم یا تم البتہ ہدایت پر ہین یا گمراہی ظاہر مین ہین تو ظاہر ہے کہ جو خدائے واحد کا
پوجنے والا ہدایت پر ہے اور غیرون کا پوجنے والا گمراہی پر ہے مگر اسپر بھی یہ جاہل ہین کہ کہین کہ دین آبا ترک کرکے مسلمان
گمراہی پر ہین تو ارشاد ہے قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ فرما تم نہ سوال کئے جاؤ گے بروز قیامت
ہمارے اس جرم خدا پرستی سے جو تمہارے خیال مین جرم ہے اور ہم نہ سوال کئے جاوین تمہارے عملون شرک سے بروز قیامت
اسلئے دنیا مین یہ رات ایسے کیلئے تو ارشاد ہے قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ الْفَتَّاحُ
الْعَلِيْمُ ۝ جمع کرے ہمارے درمیان و تمہارے ہمارا رب بروز بدر پھر فتح دی ہمارے درمیان پھر فیصلہ کرے ظاہر کر دیا
حق کے ساتھ بروز فتح مکہ اور وہی فتاح دانا ہے مگر کہین کہ ہمارے معبود فتح دین گے تو ارشاد ہے قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ

أَلْحَقْتُم بِهِ شُرَكَاءَ كَلَّا بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۷﴾ فرما دکھلاؤ تو مجھکو اونکو تم اُسکے ساتھ ملا کر
شریک کرتے ہو ہرگز نہ دکھلا سکوگے بلکہ وہ پارہ پارہ کئے جاوینگے اور اللہ وہی غالب باحکمت فتح دینے والا ہے
و کار دین موقوف کفار مکہ کے اسلام پر نہین وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۸﴾ اور نہ بھیجا تھا ہمنے تجھکو مگر ساری آدمیون کے لئے بشارت دینے والا اہل حق کو اور ڈرانے والا کافرون کو
ولیکن اکثر آدمی نہین جانتے پھر انمین سے اہل کتاب جو مکہ مین آنکر ایمان لائے اسکو جانتے ہین وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ
إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۹﴾ اور کہتے ہین کب ہوگا یہ وعدہ فتح کا اگر ہو تم سچے قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ
عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿۳۰﴾ فرما تمہارے لئے میعاد ہے ایک دن کی نہ دیر لگا سکو اوس سے ایک ساعت اور
نہ سبقت کرو جیسے فصل ۱۲ اشعیا کتاب سابق مین لکہا ہے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ
وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ﴿۳۱﴾ اور کہا کفار مکہ نے ہرگز ایمان نہ لاوینگے اس قرآن پر اور نہ اوس پر جو اوسکے روبرو ہے
عہد عتیق توراۃ و عہد متوسط انجیل ہے جنکو انسی تن مانتے ہین اور ضعیف لوگ اونکے بہکاوے مین آگئے وَلَوْ تَرَىٰ
إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا
لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿۳۱﴾ اور کاش تو دیکھے جبکہ ٹہرے ہون اپنے رب کے پاس
ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرین کہین وہ جو ضعیف ہین اُن لوگونکے جو زوردار و متکبر ہین دنیا مین اگر
تم نہوتے تو ہم ہوتے مومنین قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ
بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ﴿۳۲﴾ کہین تکبر کرنیوالے ضعیفون کو کیا ہمنے تمکو روکا ہدایت سے بعد اسکے کہ تمہارے
پاس آئی بلکہ تم خود مجرم تہے وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا اور کہین ضعیف تکبر کرنیوالون کو ہم مجرم نہ تہے بلکہ
تمہارے رات دن کے مکر نے ہمکو مجرم کیا جبکہ تم ہمکو حکم کرتے کہ ہم کفر کرین اللہ کے ساتھ اور کرین ہم اسکے لئے ہمتا
وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ
يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۳﴾ اور پشیمانی اوٹہاوینگے جبکہ دیکھین عذاب اور ہم طوق ڈالینگے کافرونکی گردنونمین
نہ جزا دئے جاوینگے مگر وہی جو کرتے تہے کہ اعمال انکے متمثل جزا کی صورت پر ہونگے اور کچھ اہل بکار کا ہی بحال نہین بلکہ

حشر کریگا خدا تعالیٰ اکٹھے سب کو پھر فرماویگا فرشتونکو کیا یہ کفار تمکو پوجتے تھے تم اونسے والی ہو اور اونکو دوست
کہینگے پاک ہے تو ہمارا والی ہے نہ یہ بلکہ وہ عبادت کرتے تھے شیطانونکو کہ سردارونکے کہنے سے
شرک کرتے اکثر اونکے اونپر ایمان نہیں لاتے فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا
ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۵ پس آج کے روز
نہ مالک ہے بعض تمہارا بعض کو نفع دینے کا اور نہ ضرر کا اور فرماوینگے ہم ان سردارونکے لیے جنہون نے ظلم کیا چکھو عذاب ایسی
آگ کا جسکے ساتھ تم تکذیب کرتے تھے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ
يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۵ اور جسوقت پڑہی جاتی ہیں
اونپر ہماری آیات روشن اپنی حد اون سے کافر کہتے ہیں کہ نہیں ہے اسکا قائل مگر ایک مرد جو ارادہ کرتا ہے کہ روکے تمکو
اوس چیز سے کہ عبادت کرتے تھے تمہارے باپ دادے اور کہا کہ نہیں ہے یہ قرآن مگر دروغ افترا کیا گیا اور کہا کافروں نے
قرآن کو جسوقت آیا اونکو یہ کہ نہیں ہے مگر دروغ ظاہر کہ جادو ہے بندہ سے اوسکا کلام کرنا اور اہل مکہ نہیں تھی
خبر اور لقب بنی اسمٰعیل کی تھی جسکے سبب سے تعظیم ... ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی ... کہ آپ کتاب تشریف لاوینگے اور نہ تھا اونکے پاس زمانہ نزول قرآن تک کوئی کتاب
نازل ہوئی تھی جسکے سبب سے باپ دادونکی تقلید واجب جانتے تو اس قرآن کو افترا اور نبی کو ساحر بتانے کی کوئی وجہ نہ تھی
جیسے ارشاد ہے وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ۵
اور نہیں دی تھیں ہم نے اونکو کتابیں کہ اونکو پڑھیں اور نہ بھیجا تھا اونکی طرف پہلے تیرے کوئی ڈرانیوالا کہ اسپر کفایت ہوتی اور
کہا جاتا کہ ... اور اونکی پیروی ... اور پہلے بھی ... وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۵ اور تکذیب
کی ان لوگوں نے جو پہلے تھے ... انبیا کی جیسے عاد و ثمود و فرعون نے اور نہ پہونچے اہل مکہ دسویں حصے کو اسکے
جو دیا تھا اونکو پس تکذیب کی انہوں نے میرے رسولوں کی پس کیسے ہوئی اونکی ... اور جنون کی جو نسبت
پیغمبر کی طرف کرتے ہیں ... قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى

ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
شَدِيْدٍ ؀ فرما جزین نیست میں تمکو ایک نصیحت کرون کہ قائم ہو اللہ کیلئے دو دو اور ایک ایک پھر فکر
کرو تو ظاہر ہوگا کہ نہیں ہے تمہارے صاحب کو جنون نہیں ہے وہ مگر ڈرانیوالا تمکو عذاب سخت سے روبرو مثل بروز قیامت کہ یہ
اگر تمہارا انکار کی یہ وجہ ہے کہ اسمیں تمسے میرا مطلب ہو دم ہرگز نہیں چنانچہ فرماتا ہے قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ
اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؀ فرما وہ جو مانگوں میں تمسے
کچھ اجر پس وہ تمہارے لئے ہے نہیں ہے میرا اجر مگر خدا پر اور وہی ہر شئے پر حاضر ہے تو فتح مکان قریب مکہ و بعید پر
بھی حاضر ہے وہ عطا کریگا قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ؀ فرما تحقیق میرا رب
علام الغیوب لاویگا حق بات فتح قریب کی جو بعید کی جس سے تمکو ڈرایا جاتا ہے اور اسکو سمجھو کہ آہی گئی جیسے
ارشاد ہے قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ؀ فرما آیا حق اسلام اور نہ ظہور کرے
باطل کفر مقابلہ حق میں اور نہ لوٹاوے باطل حق کو اور اگر اہل مکہ اس وعید کو گمراہی سمجھیں تو ارشاد ہے قُلْ اِنْ
ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰي نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ
قَرِيْبٌ ؀ فرما اگر میں گمراہ ہوا تو جزین نیست گمراہ ہوں اپنے نفس کے اوپر اور اگر راہ یاب ہوں پس بسبب اسکے
جو وحی کی ہے میری طرف میرے رب نے کہ وہ سنتا ہے قریب ہے وَلَوْ تَرٰٓي اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا
مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۙ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ اگر تو دیکھے جبکہ لشکر اسلام سے فتح مکہ کے وقت کافر خوف کریں
پس فوت نہو یعنی بچ کر فوت نہو اور پکڑے جاویں وہ مکان قریب کے سے اور کہیں ہم ایمان لائے چنانچہ اکثر
اہل مکہ اسوقت ایمان لائے وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۚ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ
اور کہاں ہے انکو لئے ہر ہی مکان بعید ہو سے اور کفر کیا اسکے ساتھ پہلے سے وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ
بَعِيْدٍ ؀ اور گراہی جاویں غیب کے ساتھ مکان بعید سے اچانک وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ
كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ؀ اور حائل کیگئی ہے یعنی پردہ
ڈالا گیا ہے درمیان انکے اور درمیان اسکے جو خواہش کرتے ہیں کہ پھر پلٹ آویں جیسے کیا گیا انکے نظیروں کو ساتھ
پہلے سے کہ وہ تھے شک میں جو ریب میں ڈالنے والا تھا خدا کے عذاب سے۔

ع ۶

سورۂ فاطر مکیہ ہے پینتالیس آیت و پانچ رکوع پر مشتمل ہے

اس سورہ مین بھی پیشین گوئی فتوحات اہل اسلام کی بدر و مکہ وغیرہ مین ہے پہر فصل اول حزقیل و فصل چہارم مکاشفات مین جیسے
حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو صاحب عرش کہا ہے ویسے چار خلفا کو چار جانور کرکے کہا گیا ہے جنکے جہہ بقیہ عشرہ مبشرہ
حسب فصل چہارم مکاشفات کو بازو تہے چونکہ طلحہ و زبیر سے مرتضی کی ساتہہ خلاف ہوا تہا تو فصل اول حزقیل مین چار چار پر
کرکے اونکو لکہا ہے جنکے چار چار حکام بھی ماتحت عمدہ تہے اور عالم امثال ہین جیسے حمد عرش چار ہین ویسے اس عالم شہادت مین
عرش یعنی کار دین اسلام حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ چار خلفا حامل ہین اور حبش سے انہی تین نصاری واقف
کتب سابقہ مکہ مین آنکر اسلام لائے تہے جنکا ذکر سورت سبا کی تاویل سے ظاہر ہوا اور کتاب حزقیل کی فصل اول و چہارم و پانچ
چہہ مکاشفات مین حضرات خلفاء اربعہ کا ذکر خیر نام بنام ہے اور اس سورت فاطر مین ان حضرات کی طرف اشارہ ہے پس
اس وجہ سے یہ سورت پہلی سورت کی بعد رکہی گئی اور چونکہ حضرات حسنین کی صورت کو دو کروبیہ کفارہ کے دو پر والون کا ذکر
فصل ۲۵ و ۳۱ خروج مین لکہا ہے اور شہدا ان کی چہہ شاخون سے بقیہ عشرہ مبشرہ کی نسبت تین تین پہائی لکہے ہین وہ نشان
تیمون تبس پر ترل ہے عالم ارواح مین جو کہ مظنون ہین اور خلفاء اربعہ فصل اول حزقیل مین چار چار پر والا اور مکاشفات
کی فصل ۴ مین چہہ چہہ پر والے لکہے ہین جنسے اہل کتاب یعنی تین واقف معلوم ہوتے ہین پس ظہور انکا جنی قیدار مین ہو یہ بڑی نعمت ہے
پر اسکو مثل ابی جہل نے جہالت سے انکار کیا اور عزت ظاہری سے وہ اسلام نہ لایا تو اس بنا کی مثل پر ارشاد ہے ۞ ۞

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا

اُولِیْٓ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

قَدِیْرٌ ۝ ہر ایک حمد ہو اللہ پیدا کرنیوالے عالم سماوات عالم ارواح و عالم شہادت فی المثل زمین کو کرنیوالا ہے ملائک کو جو
عالم ارواح مین ہین رسول یعنی تابع رسول کے عالم شہادت مین جہان دو دو بازو اور تین تین اور چار چار بازو ذکر کیا ہے
اور زیادہ کرے عالم خلق مین مثل خلفاء اربعہ کی وہ جو چاہے کہ چہہ چہہ بازو کرے بتحقیق اللہ ہر شی پر جیسی مشیت اسکی قدرت والا ہے
اور یہ بڑی رحمت کی صورت ہے پس ایمان لاوین اسپر مثل ۸۰ تن اہل کتاب کی اور انکار کرین مثل ابی جہل کی اسکا
سبب یہ ہے جو ارشاد ہے مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَہَا ۚ وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ

مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وہ رحمت جو بھیجا ہو واسطے آدمیونکے لیئے پس نہیں کوئی روکنے والا اسکو
نہین جیسے اشقیٰ تر اسلام لائی اور جس رحمت کو جس آدمی سی اللہ روکی تو نہیں بھیجنے والا اسکو آسکے پیچھے کوئی نہین
جیسے ابی جہل شقی کو اور وہی غالب باحکمت ہو کہ مشیت کی مطابق کام کو کرنیوالا ہو حسن زہری نے کہا یہ تفسیر
صہیب اور روم ہے خاک مکہ ابو لہب ابی جہل کو الحبش ہے اور یہ رحمت بڑی نعمت ہو اسپر جو تسلیم کریگا اور اس خدا
یگانہ کا شکر ادا کریگا يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ
يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ اے مکہ کے آدمیون یاد کرو
خدا کی نعمت کو اپنے اوپر جو خبر دینے والی توحید کی ہو آیا کوئی خالق ہو غیر خدا کے کہ تمکو رزق دے آسمان اور زمین سے
نہین ہو کوئی معبود واسطے خدا کے پس تم کہان بہکتے ہو جو ایسے رسول عظیم الشان کی فرمان کو ٹالتے ہو وَإِنْ يُّكَذِّبُوْكَ
فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ ۝ اگر تکذیب کرین اہل مکہ تیری تو تکذیب
کیئے گئے رسول تجھسے پہلے جو تیری خبر دی گئی تھی اور خدا کی طرف رجوع کرین کل امور روز قیامت اور تم فقط دنیای
فانی کے واسطے جو جس ہو قیامت کا انکار کرتے ہو ان نظر رکھا ہو يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اے آدمیون اہل مکہ تحقیق خدا کا
وعدہ سچا ہو پس نہ غرور میں ڈالے تمکو دنیا کی زندگانی کہ عزت دنیاوی سے نبی کے پیرو نہ ہو اور نہ فریب دے تمکو اللہ
کے ساتھ شیطان إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُوْ حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا
مِنْ أَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ تحقیق شیطان تمہارے لیئے دشمن ہو تو تم اسکو دشمن پکڑو نہ دوست جز این نیست
اسکا لشکر تمکو بلاوے تا کہ تم ہو آتش والون سے کیونکہ وہ مواد سوختہ سی بنا ہوا ہو اپنی طرف تمکو کھینچتا ہے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ جنہوں نے
کفر کیا ہو اونکے لیئے عذاب ہو سخت اور وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کہ ایمان پر قائم رہے انکے لیئے بخشش ہے
بعوض ایمان کے اور اجر کبیر ہے بنظر نیک اعمال کے اور جو کفر کرین اونکو اجر نیک کی امید محال ہو جیسے ارشاد ہے
أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۝ آیا پس وہ کون ہے جسکے بدعمل مزین کیا گیا ہو دنیا میں
پس دیکھا ہو اوسکو قیامت میں نیک ہرگز نہیں بلکہ وہ گمراہ ہو کہ گمراہی سے اسکو یہ خیال ہو فَإِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ

مَنْ يَّشَاۤءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۤءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ
بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ اسلیئے کہ اللہ ہی گمراہ کرے جسکو چاہے اُسکے امکان کی مطابق اور ہدایت کرے جسکو چاہے اُسکے
امکان کی مطابق پس نجاوے تیرا نفس اُنپر با حسرت تحقیق اللہ دانا ہے اُسکے ساتھ جو وہ کرین انکار قیامت مین
جیسے بُعد کی وجہ بہت سی شبہات مین اور یقین کرنے بُعد کی نسبت ارشاد ہے وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ
فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ
اور اللہ وہ ہی جو بھیجے ریاح کو پس اوٹھاوین بادل پس چلادین اسکو شہر خشک مردہ مثال پر برسین ہم مینہ
تو زندہ کرین اُسکے ساتھ زمین کو اُسکی خشکی کے بعد جو مردہ مثال تھی ایسے ہی آدمیون کا نشر ہے کہ زمیا کو اُسکی
ہر دینے کے لیئے پیچا ہے کہ بعد از مرگ آدمیونکی آسمان سے منی کا باران ڈالکر سب کو اُگادین گے جو ایک وقت خاص مین
وگروہ ایمان وعزت دنیاوی کو سبب بُلاوے کرکیسے ایک ٹیس تعلیم کا جاکر مثال ہو جاوے تو ارشاد ہے مَنْ كَانَ
يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ
جو ارادہ کرے عزت دنیاوی کا مثل ابی جہل کی تو اللہ کے لیے عزت پوری ہے اُس عزت کی یہ صورت ہے کہ خدا کی
طرف صعود کرین کلمات طیبہ کلمات اللہ کی عبارت اہل کمال سے ہے جیسے کلمہ عیسی اور عمل صالح کو مقبول بلند
کرتا ہے جیسے کلمات خبیثہ کو جہنم مین بصورت عذاب لاوینگے اور کفر کو اللہ نالپسند کرتا ہے جیسے ارشاد ہے وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ
السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝ اور وہ لوگ جو برائیون کا مکر کرین یعنی
قتل نبی ہجرت حیات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرین کہ یہ السیئات ہے اونکے لئے عذاب سخت ہے اور اونکا
مکر تباہ ہوگا کہ ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کے نشان سے ہے کہ وہ ہار دیکھا دین گے بلکہ مقابل تباہ ہوجاوینگے
جیسے فصل ۸ اسفر مثنی سے ظاہر ہے وگر کوئی اسکو بعید سمجھے تو اسکی نسبت ارشاد ہے وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ
مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ اور اللہ نے
پیدا کیا تمہارے دادے آدم کو مٹی سے پھر تمکو پیدا کیا نطفہ سے پھر کیا تمکو جوڑا اور نہ حامل ہو کوئی مادہ اور نہ لڑکی
جنتی مگر اُسکے علم کے ساتھ اور کوئی عمر دراز والا زندگانی نہ دیا جاوے اور نہ اُسکی آخر عمر سے کم کیا جاوے مگر کتاب

ثلث

شرک کرتے ہیں کہ ہمکو نہ پوجتے تھے بلکہ شیطان و خیال کو پوجتے تھے اور نہ خبردار کرے تجکو مثل خبیر کی فی الحقیقت یہ سنتے
اُسکی لازم ہے کہ جو سائل کے سوال کا جواب ہے وہ اس مقام پر مضمون شعر مولانا ہے ع اللہ اللہ گفتن لبیک ماست
این نیاز و سوز و دردت پیک ماست ۵ یاد رکھنا ہے ور کر کافر کہیں کہ ہم اب تو مالدار ہیں اور مسلمان غریب ہیں تو فرمایا
یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اے لوگو تم ہی آدمیوں محتاج ہو
خدا کی طرف اور اللہ ہی وہ غنی حمد والا ہے کہ اپنے فضل سے نبی کو غنی کرے اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ
جَدِيْدٍ ۝ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝ اگر چاہے خدا تمکو لیجاوے اور لاوے خلق جدید اور نہیں ہے
یہ اللہ پر غالب بھاری بلکہ خدا سب پر غالب ہے اور جبکہ بعض اہل مکہ نصیحت قرآن کی سنکر ایمان لائے
تو بعض سرداران مکہ نے کہا کہ کفر کرو بروقت سختی کے تو ہم تمہارا بوجھ اٹھالیوینگے تو ارشاد ہوا کہ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ اور نہ اٹھاوے کوئی نفس بوجھ اٹھانیوالا دوسرے نفس کا یعنی ہر ایک اپنی آفت میں گرفتار
ہوں جیسے بروز بدر و فتح مکہ واقع ہوا وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ
اور اگر کوئی نفس بوجھل بلاوے اُسکے اوٹھانے کی طرف نہ اوٹھایا جاویگا اُس سے کچھ اگرچہ وہ ہو صاحب قرابت اِنَّمَا
تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ
وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ جز این نیست تو ڈراوے ان لوگوں سے اہل کتاب ہیں ان کو جو خوف کریں اپنے رب سے
اور برپا رکھیں نماز اور وہ جو پاک کریں اپنے نفس کو شرک سے پس جز این نیست وہ پاک کرے اپنے نفس کو فائدہ
کے لئے اور خدا کی طرف سے بازگشت پس چاہیے کہ انسان اُسکی طرف توجہ کرے اور کافر اسکو نہ سمجھے اندھا کہ برابر ہے
کیا اور بہرا مگر ایسی بات نہیں جیسے ارشاد ہے وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝
وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اور نہ برابر ہے اندھا کافر اور
مسلمان بینا اور نہ ظلمات کفر اور نور اسلام اور نہ سایہ و دھوپ اور نہ برابر ہوں زندہ اہل اسلام اور مردہ کافر
اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ تحقیق اللہ سناوے جسکو چاہے اور نہیں تو
تو سنانیوالا اُسکو جو قبروں میں ہے کہ سننا اسکا ظاہر ہے وہ نہ سنے پس مومنوں کی قبروں پر سلام و التحیات میں سلام
وہ دوسرے عالم کی توجہات کیا جاتا ہے مگر وہ دریافت کریں کہ کیسے ہو ہمارا انکا کہ ہو اور علق جد ہو کا ما تو اپنا

إِنْ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا
نَذِيرٌ ۝ نہیں ہے تو مگر ڈرانیوالا اس وقت میں جسکو ایمان لانا نصیب ہو وہ لاوے تحقیق بھیجا ہمنے تجھکو
ساتھ راستی کے ساتھ بشارت دینے والا جنت کی خلق جمیع اہل اسلام کو فتوحات کی اور ڈرانیوالا کافرون کو
اونکی شکست کا اور نہیں ہے کوئی امت مگر گذرا ہے اوس میں ڈرانیوالا اور بتایا لوگون نے تکذیب کی اور تباہ ہو گئے وَإِنْ
يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَ
بِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝ اور اگر یہ کفار تیری تکذیب کریں تو تکذیب کی ہے ان لوگون نے جو انسے پہلے تھے آئے تھے
پاس اونکے رسول دلائل اور زبورین اور روشن کتاب ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝
پھر پکڑا میں نے اونکو جیسے ہونی تکذیب کی پس کیسا ہوا میرا انکار دیگر کا رکیسا کہ انسان انسان سب حقیقت میں برابر ہیں پھر
ایک نسبت پر نبوت کیون ہوا ارشاد ہے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ
ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ
سُودٌ ۝ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے نازل کیا بلندی سے پانی پس ہمنے نکالے اوسکے ساتھ پھل مختلف رنگ اور پہاڑون میں
گھاٹیاں سفید ہیں اور سرخ مختلف انکی رنگتیں کوئی کم سرخ کوئی زیادہ اور بہت ہی سیاہ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ
وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ ۗ اور آدمیون اور زمین پر چلنے والے اور چوپایون میں بھی مختلف الوان
اسیطرح ہیں ایک کا نبی ہونا اور دوسرے کا نبی نہونا یہ بھی اختلاف نوع کلی انسان کے مقتضا سے بحکم رب ہوا پھر کافر
جاہل سے کیا تعجب جو ایسی حالت سے ڈر کے اسلام لاوے پھر إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ۝ جز این نیست خشیہ کرتے ہیں اللہ سے اسکے بندون اہل علم صاحب کتاب کہ اپنی کتاب کی پیشگوئی
دیکھکر ایمان لاتے ہیں تحقیق اللہ غالب ہے فنا کرنیوالا غیر قوم [illegible] اونکے دشمنون کو بخشش والا ہے جیسے [illegible]
خروج [illegible] ہین لکھا ہے إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ ۝ بدرستی وہ جو تلاوت کرتے ہیں خدا کی کتاب توراۃ کو اور برپا رکھی
نماز [illegible] اور خرچ کرتے اس سے جو انکو نصیب کیا ہے پوشیدہ و ظاہر امید کرتے ہیں ایسی
تجارت کی کہ تباہ ہو لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝

تاکہ اللہ اونکو اجر اونکو پورا کرے اور زیادہ کرے اونکو اپنے فضل سے کہ اہل کتاب کو دوگنا اجر ہے تحقیق وہ بخشنے والا
قدردان ہے وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ ہُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ ط
اِنَّ اللّٰہَ بِعِبَادِہٖ لَخَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ۝ اور وہ کتاب قرآن جو بھیجے وحی کی تیری طرف وہ راست درست ہے
تصدیق کرنیوالی اُسکی جو اُسکے روبرو ہے تحقیق اللہ اپنے بندوں کے ساتھ البتہ خبردار ہے دیکھنے والا کتاب جو توراۃ مین
پیشینگوئی اسلام کی موجود ہے تو قرآن اوسکو مصدق ہے ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ
عِبَادِنَا ج فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ ج وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ج وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰہِ ط
ذٰلِکَ ہُوَ الْفَضْلُ الْکَبِیْرُ ۝ پھر بعد وحی کے وارث کیا ہمنے کتاب قرآن کا اونکو جنکو ہمنے برگزیدہ کیا اپنے
بندون سے اسلام کے لئے پس بعض اونمین سے ظلم کرنیوالے ہین اپنے نفس پر کہ دراصل دوسرون پر ظلم کرنا اپنی جان کا ہی
وہ ظلم ہے جنہون نے اہل بیت کو ستایا کہ مطابق آیت کے وہ بھی وارثین کتاب سے ہین جنکو خدا نے برگزیدہ کیا ہے
پر مطابق حدیث کی اونکے مظلومون کو حصہ زیادہ ملیگا پر بخشے ہوے سب ہین اور بعض درمیانہ ہین کہ دوسرون پر ظلم
تو نہین کرتے پر خیرات مین بھی سبقت نہین لیجاتے اور بعض اونمین سے مثل خلفاء اربعہ کے سبقت لیجانیوالے ہین خیرات کے
ساتھ اللہ تعالی کے اذن کے ساتھ یہ وہ فضل بزرگ ہے مولانا جامی کہتے ہین ع برین نازم کہ مستم است تو نیز
گنہگارم ولیکن خوش نصیبم اس آیت کی تفصیل کتب تفاسیر و فصوص الحکم مین دیکھنی چاہئے کہ وہ دراز ہے جَنّٰتُ عَدْنٍ
یَّدْخُلُوْنَہَا یُحَلَّوْنَ فِیْہَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَہَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ج وَلِبَاسُہُمْ فِیْہَا حَرِیْرٌ ۝ داخل ہونگے
جنتون عدن مین وہ سابق بالخیرات حسب حدیث کی بلا حساب جنت مین جانیوالے وہ ستر ہزار ہون تنکے ہر ایک کے
ساتھ ستر ستر ہزار ہون اور مقتصدین کا حساب آسان ہوکر جنت مین جاوین اور ظالم توقف مین کہہری مدت تک
رہین اور پھر فضل الہی اونکے حال پر شامل ہوا اور جنت مین جاوین سبھی جنتون مین کنگن ہونگے اور موتی اور لباس
اونکا اوس مین حریر سے ہوگا وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْہَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ط اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرُۨ ۝ لا
الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِہٖ ج لَا یَمَسُّنَا فِیْہَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْہَا لُغُوْبٌ ۝
اور کہین سب تعریف ہے اللہ کیلئے جو لیگیا ہمسے رنج تحقیق ہمارا رب البتہ بخشش والا قدردان ہے جسنے ہمکو
اوتارا ہمارا گھر مین اپنے فضل سے جسمین نہ لگی ہمکو دکھ اور نہ لگے ہمکو اوسمین ماندگی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَهُمْ

نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ

كُلَّ كَفُوْرٍ ۝ اور جنہوں نے کفر کیا اونکے لئے آتش دوزخ ہو نہ حکم کیا جاوے تاکہ وہ مریں اور نہ تخفیف کیا جاوے

اونسے دوزخ کے عذاب سے ایسے ہی جزا دیوینگے ہر سرکش کافر کو وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اور وہ فریاد کرین دوزخ مین اور کہین اے ہمارے رب نکال ہمکو

دوزخ سے کہ جاوین دنیا مین اور نیک کام کرین بغیر اونکے جو ہم عمل کرتے تھے تو ارشاد ہوا اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ

مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝

کیا اور نہینے تمکو عمر نہ دی تھی اسقدر کہ نصیحت پکڑے اوسمین نصیحت پکڑنے والا اور آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا یعنی

پیغمبر پس چکھو عذاب دوزخ کہ نہین ہے کافر ظالمون کے لئے کوئی مددگار اور جو نابالغ بچہ کہ مطبوع کفر پر ہون وہ اگرچہ

بچے ماں باپ کے تابع ہون لیکن اونکو عقل دیجاوے اور اونکے ساتھ کئی بھیجا وین جنکے پاس نذیر نہین پہونچے اور

قیامت مین اونکے پاس نذیر بھیجا جاوے اور کہا جاویگا اگر تمکو عذر ہو تو اس نذیر کی پیروی کرو پس وہ سب [illegible] ہون

اور وہ نذیر کہیگا کہ آگ مین جاؤ پس جو اونکی پیروی کرینگے اہل جنت سے ہون اور جو انکار کرین وہ اہل نار سے ہون

تو اونکے حق مین بھی اس آیت کا مضمون ثابت ہے چنانچہ ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَ

الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ بتحقیق اللہ عالم ہے غیب آسمانون و زمین کا اور بتحقیق ہو دانا

دلون کی باتونکا پس اس مقام سے فیصلہ اون حوادث کا دریافت کرنا چاہئے جو بابت اطفال مشرکین وارد ہین کہ

مکلف کو ایسی عمر بھی درکار ہے جسمین وہ ذکر کرسکے پس اگر عمر نہ پاوین مثل اطفال کی اونکے لئے بھی قیامت مین

اوٹھایا جاویگا پس اس مقام سے کہ کوئی نہین کہسکتا کہ کافرون طفل اہل جنت سے ہے یا دوزخ سے ہان اگر کسیکا

حال وحی سے معلوم ہوجاوے تو کہسکتے ہین کہ وہ اہل جنت سے ہے اور چونکہ توحید کی تعلیم بدرجہ غایت پہونچانی ہے تو

خدا کی صفت اور اونکے معبودونکی صفت فرماتا ہے جس سے ظاہر ہو کہ خدا ہی قابل پرستش ہے نہ اونکے معبود تو ارشاد ہے

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ

كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝ اور خدا وہ ہے جسنے کیا

تمکو اپنا خلیفہ زمین مین پس جو کفر کریگا پس اوسکے کفر کا وبال اوسپر ہے اور نہ زیادہ کریگا کافرونکو اونکا کفر اونکے رب کے پاس

اور ہرگز نپاوے سنت خدا کو تبدیل أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ
مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي
الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ۝ کیا وہ سیر نکرتے زمین کی تو دیکھتے کیسے ہوا انجام ان لوگوں کا
جو انکے پہلے تھے اور تھے وہ سخت تر ان سے قوت میں اور نہیں ہے اللہ کہ اسکو کوئی عاجز کرے آسمانوں میں اور زمین میں بیشک ہے
وہ دانا قوت والا اور جبکہ وہ ظالم ہیں تو انکو درنگ کیوں ہے ارشاد ہے کہ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا
مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ
فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ۝ اگر پکڑتا اللہ آدمیوں اہل مکہ کو نسبت انکے کفر کی جو انہوں نے حاصل کیا ہے
نہ چھوڑتا پشت زمین پر کوئی چلنے والا کافر لیکن دیر کرتا ہے انکو ایک میعاد مقرر تک پس ناگہاں آوے گی انکی اجل اسلئے کہ
ہے اللہ اپنے بندوں مظلوموں کے ساتھ بینا انکی مدد ضرور کریگا۔

سورۂ یٰس مکیہ ہے تراسی آیات اور پانچ رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت میں بھی فتح بدر کا ذکر ہے اور ساتویں سورت سبا سے ظاہر ہوا کہ اہل علم انصاری یعنی اہل کتاب مکہ میں آنکر ایمان لائے اور وہ
وانصاف فصل سوم کتاب اعمال حواریون مسیح سے معلوم ہوتے ہیں جنہیں بڑی گواہی صاف صاف حواریون کی بابت رسالت ختم رسالت کے
جنہوں نے موسیٰ و ساری انبیا کی گواہی کی طرف بابت ختم الانبیا کی فصل ۳ کتاب اعمال میں تصریح کی ہے اور کافرون کا مقولہ نسبت
پیغمبر کی مجنون و افترا کا تھا چنانچہ اسی قسم اہل کتاب سے حسب سورت سبا کہا تھا اور قیامت کی نسبت انکار تھا اور بعض تناسخ
قائل تھے تو اس سورہ میں ثبوت نبوت اور ابطال تناسخ و اثبات قیامت وغیرہ سے بوجہ اکمل جواب دیا ہے اور یہ امور عمدہ
مطالب اہل اسلام سے ہیں اور اکملیت اس سورت کی نسبت مرفوعاً انس سے روایت ہے کہ ہر شے کے لئے قلب ہے اور قرآن کا قلب
یٰس ہے اور ایکبار اسکی قرأت بارہ بارہ قرآن کے پڑھنے والے کا ثواب رکھتی ہے اور اسی سے اسکا نام معمہ ہے کہ اپنے پڑھنے والے کو نفع
پورا کرتی ہے اور دافعہ بھی اسکا نام ہے کہ دفع کرتی ہے وہم و شکوک کو اور قاضیہ بھی اسکا نام ہے کہ حاجات پوری کرتی ہے اور یٰس
حرف مقطع سین ہے وہ ایسا کامل حرف ہے جسکے زبر و بینہ کے عدد برابر ہیں اور وہ نا قو ہے بلحاظ جفر کے لفظ اصول ہے جسکی تحقیق
اس سورہ میں منظور ہے براعت استہلال یہ ہے کہ فرمایا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ يس ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ اور رسول قسم ہے قرآن محکم کی جسکی ہر ایک بات کی مثل بن نہیں سکتی
ممکن نہیں تحقیق تو البتہ رسولوں میں سے ہے صراط مستقیم پر پس تیری رسالت کا دعوی بدیہی ہے تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝
لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ۝ عزیز رحیم الوہ نے اسکو نازل کیا ہے نازل کرنا اسکا اسوقت
ہزار برس تک میں رحمت خاص کا نزول حسب فصل ۱۸ سفر تثنی کے مقرر ہوا ہے تاکہ تو ڈراوے پہلے ایسی قوم سینا والاول کو حسب
فصل ۳۳ سفر تثنی کے جنکے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے کہ وہ غافل ہیں اور غافل مثل غلام ہونے میں اپنی ہوا و ہوس میں
گرفتار ہیں مقام سی فصل ۲ نامہ گلتیون میں قبیلہ زر و علامہ عجیب اولاد اسماعیل کو غلام کر کے لکھا ہے جیسے بنی اسرائیل کو قبل ازبعثت
موسی فصل ۵ گلتیون کی درس ۲ میں فرعون کا غلام لکھا ہے اور بعد کو شرافت ابدی سے اولاد اسماعیل کو موصوف ہونا فصل ۷
گلتیون میں لکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب جنکی حسب فصل ۳۳ سفر تثنی کی ولادت مکہ میں ہے جسکو سینا کر کے لکھا ہے اور فصل ۲
مذکور میں اوس سینا کو اوس مقام پر کہا ہے جہاں وہ مقام مقدس عرب میں ہے اور اولاد ہاجرہ وہاں بستی ہے اور فصل ۳۳ سفر تثنی میں
سینا کے سبب ہجرت کرنیکا فاران کے صحرا میں یعنی مدینہ میں اشارہ لکھا ہے اور اسکی تفصیل فصل ۲۱ یشعیاہ میں لکھی ہے کہ نبوت عرب
میں تیسرے برس اور کھینچی ہوئی تلواروں سے ہجرت ہوگی یعنی طیبہ میں ہوگی اور بعد ایک سال ہجرت کے بنی قیدار کے اکثر سردار مارے جاوینگے
تو ارشاد ہے لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ البتہ ثابت ہوا ہے قول خدا تعالی اونکے اکثر
کی نسبت جو امت کا پس وہ ایمان نہ لاوینگے إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم
مُّقْمَحُونَ ۝ تحقیق انکی گردنوں میں طوق کیا ہے پس وہ انکی ٹھوڑیوں تک جکڑ کر ہوئے ہیں کہ دیکھنے کو نیچے سر نہیں
جھکا سکتے وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝
وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ اور کیا ہمنے اونکے روبرو پردہ دیوار
تعالی نسبت پیغمبر کی تا کہ غور کریں اور سمجھیں انکی نسبت اور بندہ کی پردہ پیش ڈھانک دیا ہمنے انکو پس نہ دیکھیں آثار نبوت
کو اور اس سے برابر ہے ڈراوے تو اونکو یا نہ ڈراوے وہ ایمان نہ لاوینگے کہ تقدیر اونکی نسبت ایسی ہوئی ہے چنانچہ فصل ۲ یشعیا
میں لکھا ہے بعد ایک سال ہجرت کے اکثر سرداروں بنی قیدار کی تباہی لکھی ہوئی ہے إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ
خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۝ جز این نیست تو ڈراوے اوس شخص کو کہ اوسکی
تو اہل کتاب کو جو پیروی ذکر سابق توریت و انجیل کی کریں جو انبیاء سابق پر منزل ہیں اور اس امی کو جو خوف کرے رحمٰن

غیب کے ساتھ مثل حضرات صحابہ کے تو تو اونکو بشارت دو بخشش کی آخرت میں اور اجر بزرگ کی ساتھ دنیا میں
بھی فتوحات سے اور اہل مکہ کو قیامت میں مردونکے زندہ ہونیکی نسبت محض انکار تھا اور اہل کتاب زندہ ہونا قوم کا زمانہ
حزقیل میں جانتے تھے جیسے فصل ۳۷ کتاب حزقیل سے اور الیاس کے سبب ایک لڑکے مردہ کا زندہ ہونا ظاہر ہے اور الیسع
کے بذریعہ مسیح زندہ ہونا انجیل سے جانتے تھے تو ارشاد ہوا اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى تحقیق ہم زندہ کرتے ہیں مردونکو یعنی اول ذکر
کو جس سے انکا مقصود یہی ہے جو بذریعہ انبیا زندہ کیے گئے جیسے توراۃ و انجیل میں مذکور ہیں نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا
وَاٰثَارَهُمْ اور ہم لکھیں وہ جو رسولوں نے مقدم کیا ہے یعنی مجموعہ عہد عتیق توراۃ میں اور اسکے جو اونکے آثار ہیں
یعنی عہد متوسط انجیل میں وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ اور ہر شی جو تم کو اونکی ہم نے احصا کیا ہے
بیچ کتاب روشن عہد عتیق توراۃ کے مجموعہ اور عہد متوسط انجیل کے مجموعہ میں تحقیق نہ [illegible] یہ سورۂ کیسی ہے یس یہ آیت
بھی مکیہ ہے کہ ہجرت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی تھی یس بنو سلمہ نے جبکہ دوری کے سبب مسجد
بنانیکے لیے عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا معانی اسکے نزول میں کو نہیں کہ ساتھ شان
آپکے نسبت ہوئی اور بعض اہل مکہ کا یہ خیال تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلیم کرنیکی ضرورت نہیں قیامت ہوگی
تو ہمارے شفیع شفاعت کرینگے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ذیل ہے کہ قوم سے کہدو جنکے بزرگ بت ہیں گذرے ہیں او
وہ خلاف حکم خدا کی جو بذریعہ مسیح آئے تھے اپنی عدم تسلیم سے تباہ ہوئے اور اونکے بزرگونکی شفاعت ہوئی تو ختم المرسلین
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرفت جو احکام آئے اور اونکو جو نہ مانیگا تو دین و دنیا میں تباہی سے کیسے بچیگا [illegible]
چنانچہ اسکی مثل ارشاد ہے وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ اور بیان کر
انکے لیے مثل یعنی اصحاب قریہ بیت مقدس جبکہ آئے اونمیں رسول مسیح جیسے فصل ۱ کتاب اعمال سے ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام
نے پہلے کہ مصلوب یعنی استخوان شکستہ ہوں دار پر بہکار مرکر قبر میں گئے اور بعد تین دن کے قبر سے اوٹھکر چالیس دن زندہ رہکر
ظاہر ہو کر اپنے زندہ ہونیکی دلائل بیان کیے خدا کی بادشاہت یعنی دولت اسلامیہ کا بیان کیا اور یہ فرمایا کہ تم
یروسلم سے باہر نجاؤ بلکہ اپنے خدا کی اس وعدہ کو جسکا ذکر پہلے سے کیا تھا یعنی نزول فارقلیط روح قدس کا جو کہ
وہ ۱۵ ۱۶ یوحنا انجیل کی مطابق مسیح نے ذکر کیا ہے انتظار کرو کہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا پر تم تھوڑے دنوں کے بعد
روح قدس سے بپتسمہ پاؤگے پر وہ نزول فارقلیط سے اسرائیلی بادشاہت سمجھے جو مسیح سے اہل اسلام میں قائم ہوگی

پر مسیح نے فرمایا کہ میرا یہ مطلب نہیں بلکہ نزول روح قدس سے میرا مطلب ہے اور دیکھتے ہی سب کے روبرو آسمان کو
مسیح اوٹھائے گئے اور گیارہ حواری کوہ زیتون سے جو بیت عنیا کرکے ہے یروشلم میں آئے جنمیں پطرس و یعقوب و
یوحنا و اندریاس و فیلبوس و توما و برتولما و متی و حلفا کا بیٹا یعقوب و شمعون زیلوتیس اور یہودا برادر یعقوب سے تھے
اور یہودا اسکریوطی مسیح کے دار پر چڑھنے سے پہلے پھانسی پا گیا تھا جسنے مسیح کو پکڑوا دیا تھا تو تعداد بارہ کرنیکے واسطے
یوسف مشہور برسبا و متیاس کو قرعہ ڈالنے پر مقرر کیا اور قرعہ متی دوم کے نام پر آیا تب پھر بارہ رسول ہو گئے اور جب پنتکست
یعنی پچاسواں روز رفع مسیح کو ہوا تو سب یروشلم میں وہ اکٹھے ہوئے تو آخر روح قدس نازل ہوا جسکے سبب سے حواری طرح طرح کی
زبانیں بولنے لگے کہ ہر ایک قوم و ملک کے یہودیوں کو اونکی زبان میں جواب دیتے تھے اور یہود تعجب کرنے لگے اور خیال
اونکو شراب کے نشہ کا اثر ہوا تو پطرس نے کہا کہ یہ نشہ سے نہیں بلکہ یہ وہی نزول روح القدس ہے جسکی خبر دوسری فصل ۲
یوئیل میں دی ہے کہ آخری دنوں میں روز عظیم خداوند یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے میں اپنی روح تم پر ڈالونگا کہ
تمہارے بیٹے و بیٹیاں نبوت کرینگے یعنی پیشینگوئی کرینگے اور آسمان میں اچنبے اور زمین میں لہو و آگ و دہوئیں کا بادل دکھلاؤنگا
اور سورج سیاہ و چاند لہو ہو جاویگا یعنی سخت آفات اہل یورپ سے نصاری و یہود پر آوینگی پہلے اس سے کہ خداوند یعنی حضور
صلے اللہ علیہ وسلم کا بزرگ و نامدار دن آوے اور یوں ہوگا کہ جو خداوند کا نام لیگا نجات پاویگا اور یہ آفات سب کچھ زمانہ
رفع مسیح کے بعد میں زمانہ باشپاشین میں آئیں اور یسوع سے تین ہزار یہودی اوس روز مسلمان ہوئے کہ اوس عہد میں اسلام
دین نصرانیت تھا اور حسب فصل ۳ کتاب اعمال کے پطرس و یوحنا ہیکل کو چلے اور ایک جنم کے لنگڑے کو چنگا کیا اور لوگ تعجب
کرنے لگے تو پطرس نے کہا کہ مسیح کی برکت سے چنگا ہوا ہے جسکو تمنے دار پر چڑھایا اور حسب درس ۱۹ کے فرمایا پر اب بھی تم توبہ کرو
تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جاویں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں یعنی زمانہ اسلام ہزار ہفتم مبارک اور یسوع مسیح
پھر آوے لیکن مسیح کا بار دگر آنا سو قوت ہے ان باتوں انبیاء پر جسکی نسبت ہر پیغمبر نے خبر دی ہے آگے ہی سے موسی نے کہا الخ
پہلا ہو چکا ہے یعنی نہ انکی اولاد میں ایک نبی موسی کی مثل ہوگا الخ تو پانچ ہزار کے قریب یہودی اوس روز ایمان لائے اور یہ
دوسرے دن کا ہے و معجزہ قوی ہوا کہ جزدی اخیر حسب فصل ۴ کتاب اعمال کے جنکی آگے اسکی طرف اشارہ فرماتا ہے اِذْ اَرْسَلْنَا
اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا یاد کرو جبکہ بھیجا ہمنے قوم یہود کی طرف پطرس و یوحنا کو تو انہوں نے تکذیب کی پس
پطرس و یوحنا نے کہا کہ تم ہی انصاف کرو کہ جو کچھ ہمنے دیکھا ہے اوس سے ایا انکار کریں تو انہوں نے انکو چھوڑ دیا [illegible]

انکو انہون نے دعا کی کہ خدایا ہم علی الاعلان دعوت کریں اور بیمارون کا اسپر ہجوم ہوا اور دعوت علی الاعلان کی پس
کاہن سردارون نے اونکو مقید کیا اور وہ قید خانہ سے بحکم خدا باہر نکل گئے کہ اونکو کسی نے نہ دیکھا اور دعوت علی الاعلان ہونے لگی
پھر حیلہ حوالہ سے کاہنون کے سردارون نے اونکو مقید کیا اور کہا کہ پھر کیون تم دعوت سے باز نہیں آتے تو پطرس نے کہا کہ ہم
خدا کے حکم کو تمہارے حکم پر ترجیح دیتے ہیں اسوقت میں انکے قتل کا قصد کیا تو اوسوقت میں مطابق درس ۳۴ فصل ۵
کتاب اعمال کے گملئیل عزت دار قوم فریسی نے جو یہود کا معلم تھا رسولون کو اجازت دی اور یہودیون کو نصیحت کی
کہ کیون انسے معترض ہوتے ہو جیسے فرماتا ہے فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ پس عزت کیا ہمنے ان دو کو تیسرے کے ساتھ جو گملئیل
تھا اور اسنے کہا کہ پہلے اس سے تھیوداس اٹھا تھا اور اسکے ساتھی تباہ ہو چکے اسکے بعد یہودا جلیلی اوٹھا تھا وہ اور اوسکے
ساتھی تباہ ہو چکے اگر مسیح بھی دروغگو ہوگا تو اوسکے ساتھی بھی خود تباہ ہو جاینگے ورنہ خدا سے لڑائی ٹھہریگی تو انہون نے رسولونکو
پاس بلایا جیسے درس ۴ فصل ۵ کتاب اعمال میں ہے تو اونسے دریافت کیا تو کہا کہ تم کون ہو فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم
مُّرْسَلُونَ ۝ پس یوحنا نے کہا تحقیق ہم تمہاری طرف رسول ہیں قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا
أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ۝ جواب دیا کہ نہیں ہو تم مگر بشر ہماری مثل اور نہیں نازل
کی رحمن نے کوئی شے نہیں ہو تم مگر جھوٹ بولتے جیسے مالک بن ضیف نے مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا
کہ خدا نے بشر پر کچھ نازل نہیں کیا کہ حقیقت نزول سے وہ نا آشنا تھے یا بدمعاشی سے یہ قول تھا قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا
إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ۝ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ حواریون نے جواب دیا کہ ہمارا رب جانتا ہے کہ بیشک ہم صادق ہیں اور
البتہ بھیجے ہوئے ہیں اور نہیں ہے ہم پر مگر بلاغ ظاہر اور عقل کی ایسی بزرگوارونکی گواہی وہ خدا کی گواہی ہے بس کوئی نہیں کہ سکتا
کہ یہ ہر ایک دعوی کرسکتا ہے قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ
أَلِيمٌ ۝ سردار کاہنون نے کہا کہ تحقیق ہمنے بدفالی کی تمہارے ساتھ اگر تم نہ باز آؤ گے علی الاعلان تبلیغ سے تو البتہ تمکو سنگسار
کرینگے اور البتہ لگیگا ہمسے تمکو درد دینیوالا عذاب قَالُوا طَائِرُكُم مَّعَكُمْ أَئِن ذُكِّرْتُم بَلْ أَنتُمْ
قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝ حواریون نے جواب دیا کہ بدفالی تمہاری تمہارے ساتھ ہے کیا نصیحت نہیں پاتے ہو بلکہ تم قوم ہو حد سے
گذری ہوئی تو اس بات پر اونکو کوڑے مارے اور چھوڑ دیا جیسے درس ۴۰ فصل ۵ کتاب اعمال میں ہے سو وہ دیوان کے حضور سے
چلے گئے اور خوش ہوئے کہ ہم اس لائق ٹھہرے کہ مسیح کے نام پر ہماری کوڑے کھائے گئے اور ہر روز ہیکل میں اور گھر گھر سکھلانے لگے اور

یسوع مسیح کے حال بیان کرنیسے باز نہ آئے ان دنون مین شاگردون کی کثرت ہوئی جو یونانی یہودی وعبری تھے اور
بیواؤن کی خبرگیری مین غفلت ہوئی تو بارہ حواریون نے سات اشخاص کو جو روح قدس سے بہرے تھے خدمت کیلئے مقرر
کیا اور بعث مقدس اسلامی کے سبب سات اشخاص مین رعایت رکھی وہ استیفان و فیلبوس و پرکرس و نقانور و تیمون
و پارماس و نقلاس تھے جو انطاکی کا تھا کہ تمہارا حال بیت مقدس کے رئیس پر حواریون نے ہاتھ رکھا کہ روح قدس سے بہرگئے پہر استیفان سے
بڑی بڑی کرامات ونشانات ظاہر ہوئے اور لبرتینون اور قیروانیون اور سکندریون کی عبادت خانون والون سے
حسب درس نہم فصل ۶ کتاب اعمال کے بحث ہوئی جو موسی کی شریعت منسوخہ کو بری کہتے تھے اور جو خدا کا حکم نہو اور اسکو کوئی
خدا کا حکم کہے تو یہ بھی عبادت غیر اللہ مین حسب اشارہ کلمہ دوم وسوم دس کلمات موسی کے شمار مین ہے اور موسی کو وہ شفیع
سمجھے ہوئے تھے اگرچہ خلاف مسیح کے وہ کام کرتے حالانکہ کلمہ دوم مین دس کلمات سے یہی لکھا ہوا ہے کہ جو میرے حکم نمانیگا
یعنی وہ جو بعد مسیح ہونگا تو اونکی تین چار پشت تک خبر لونگا اور پہر زمانہ رحم کا آویگا یعنی زمانہ ختم المرسلین
علیہ الصلوۃ والسلام کا تو اوسمین ماننے والون پر رحم کرونگا اس سے اطلاع فرماتا ہے وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ
رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ۝ اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ ۝ اور آیا
انتہا کا بیت مقدس کے یعنی مدینہ مقدس مین مرد استیفان دوڑتا ہوا کہا اے قوم پیروی کرو رسولونکی پیروی کرو اونکی جو نہ طلب کرین تم سے
اجر اور وہ راہ یاب ہون یہ وہی شخص ہے جو درس ۸ فصل ۶ کتاب اعمال مین ہے کہ اس سے بڑی بڑی کرامات ونشانات ظاہر ہوئے
جو بالا مرقوم ہوئے وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ اور کیا ہے

الجزء ۲۳

مجھے کہ نہ پوجون اسکو جسنے مجھکو پیدا کیا ہے اور اسکی طرف تم رجوع کروگے أَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ
الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ ۝ کیا مین پکڑون سوای خدا کے بہت سے
معبود جنکو خلاف حکم کے وہ شفیع جانتے تھے کہ اگر ارادہ کرے میرے ساتھ رحمن ضرر کا نہ بچاوے کر مجھسے اونکی شفاعت کچھ
اور نہ وہ بچاوین إِنِّي إِذًا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ إِنِّي آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ۝ تحقیق مین اسوقت
البتہ گمراہی ظاہر مین ہون تحقیق مین ایمان لایا تمہارے رب کے ساتھ سو تم سنو مجھسے سو اس تقریر کو سنکر حسب درس ۱۹
فصل ۶ کتاب اعمال اسکے مقابلون نے بعض کو گانٹھا کہ موسی و خدا پر کفر بکتے ہمنے استیفان کو سنا اور صدر مجلس مین لیگئے
اور شخص کی نمانا ... اسکا چہرہ فرشتون کا سا دیکھا اور سردار کاہنون نے کہا کہ آیا تو استیفان یہ نہین ہے

زمان ابراہیم سے لیکر اونکو وعظ کرنا شروع کیا جسمین ابراہیم کی ختنہ کا بہی ذکر کیا جو عہد دائمی اسلامی کی
نشانی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ مختون پیدا ہوئی تہے تو یہ سنت ابراہیم نے بہی خود ادا کی جو وجود
اسحاق سے پہلے ہوئی تہی اور اسحٰق سے بہی وہ صفت ادا ہوئی اور موسیٰ کا بہی ذکر کیا اور موسیٰ کی پیشنگوئی بہی فصل ۱۸
سفر ثنی کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بیان کی اور یہودیوں کی شرارت کا ذکر کیا جو موسیٰ سے کی اور
صندوق عہد کا بہی ذکر کیا جو دولت اسلامی کا نقشہ تہا اور یہود کی برائیاں بیان کین جو زمانہ مسیح تک النسو صا
ہوئیں جسوسے دلمین یہود بہت کہنچے اور استیفان روح قدس سے بہرا ہوا کہنے لگا کہ مین خدا کو اور اوسکے داہنے
ہاتہ کے پاس مسیح کو دیکہہ رہا ہون یعنی مہدی خدا کی ساتہہ تو اوسوقت یہودیون نے اپنی کان بند لیے اور یکبارگی
لپکے اور استیفان کو پکڑ لیا اور شہر کے باہر لیجا کر سنگسار کیا جن سنگسار کرنیوالون مین پولوس بہی تہی کہ اسوقت سخت
انکا نصاری سے ضد تہی پس یہود نے استیفان کو شہید کیا اور مطابق فصل ہفتم کتاب اعمال کے دفن کیا اور حکم خدا
استیفان کو ہوا جیسے ارشاد فرماتا ہے قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ۙ بِمَا غَفَرَ لِیْ
رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ۝ کہا گیا قبر مین استیفان کو کہ داخل ہو جنت مین استیفان نے جنت کو
دیکہکر کہا ای کاش میری قوم جانتی اوسکے ساتہہ کہ بخشا مجہکو میرے رب نے اور کیا مجہکو عزت والون سے اس
مقام سے احادیث مین اہل جنت کا حال ہی الحاصل پولوس جنکا نام سولوس تہا سخت تکلیف نصاری کو دینے لگے
اس سبب سے نصاری یروشلم کو چہوڑ کر دوسری ملکون کو نکل گئے اور جا بجا دین نصاری کا جو اوس زمانہ مین وہ اسلام تہا
جاری ہوا اور مطابق فصل نہم اعمال کے پولوس دو سال رفع مسیح کے بعد ایمان لائے جنکے نامجات مین اسلام کی نسبت
اجمالی پیشین گوئیونکی شرح بالخصوص نامہ عبرانیان مین کس خوبی سے ہے اور فصل دہم اعمال مین طیبات کی حلت کا حکم ہے
اور فصل ۱۱ اعمال مین پطرس و دوسری حواریون کی بحث کا بیان ہی جو بابت جواز طیبات کے ہوئی جسکو یہودی حرام
جانتی تہے اور فصل ۱۲ مین اوسکی ہیرودوس کا ذکر ہے جسنے یعقوب برادر یوحن کو قتل کیا اور پطرس کو مقید کیا لیکن
ملائکہ نے پطرس کے پانون کی زنجیر کہولدی اور گہر مین آئی اور جبکہ ہیرودوس نے تلاش کیا پطرس نہ ملے اور ہیرودوس
صور و صیدا سے بہت ناراض تہا تو آپ نے صلح چاہی تو تخت پر بیٹہا تہا اوسوقت خدا کی فرشتہ نے چیخ ماری اور مر گیا
کہا کہ ۔۔۔ اور ۔۔۔ مارا اوسکے بعد ناراضی سے حواریون کی تعلیم شروع ہوئی جیسے ارشاد ہوا فَمَا اَنْزَلْنَا

عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً
وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝ اور نہ اتارا ہمنے اسکی قوم پر اوسکے بعد آسمان سے اوسکی مقابلہ کو
لشکر اور نہ تھے ہم اتارنے والے لشکر کیونکہ بڑا کام نہ تھا مگر ایک ہی چیخ ملک یس ناگہاں مردہ تھے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ
مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ای حسرت بندوں پر کہ نہ آیا اونکے پاس کوئی رسول
مگر اوسکے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے کہ امکان اوسکا دوسری طرح سے تھا اور بعض اہل مکہ قیامت کا انکار کرتے تھے اور جسم کے معتقد تھے
کی نسبت ارشاد ہی اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ کیا وہ
نہ دیکھیں کہ کتنی قرن اونکے پہلے ہمنے ہلاک کئی کہ تحقیق وہ اونکی طرف رجوع نکریں اگر ایسا ہوتا تو لکہاں میں سے ایک دو کو تو
انسانی جسم والا ملتا کہ اپنا پہلا حال کہتا مگر مرنیکے بعد انکی ارواح خدا کی روبرو حاضر رہتی ہیں یعنی بطنوں میں اور دوسرے
مقام پر ارشاد ہی کہ جب تک یاجوج ماجوج کی تحریک ہو اوسوقت تک بار دگر رجوع نکریں تو کیسے پیدا ہر پائے ثبوت کو
پہونچے اور اب اس عہد میں ایک بچہ میں ہزاروں حصہ انسان کا کیڑا بدہ معلوم ہوتا ہے تو پشت آدم میں حسب آیت
وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ کے ساری انسان روح کے ساتھ موجود معلوم ہوئے کہ پشت آدم میں
ذی روح تھے اور اہل تناسخ و ختم روح کا آنا رحم میں مانتے ہیں پس اونکے خیالات بیہودہ ٹھہرگئے وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا
جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ اور نہیں ہے کوئی مگر تمام ہمارے پاس عالم ارواح و مثال میں حاضر ہیں عالم اجسام کے لحوق سے
اونکو تعلق نہیں ہوتا اور باختلاف قرأت ترجمہ دوسرا یہ ہے اور تحقیق ہر ایک البتہ ہمارے پاس حاضر ہیں اور بعض کو
قیامت کا یقین نہ تھا کہ کیسے ہم مرکر اوٹھیں گے اور اہل جنت کو دوا کہ ملیں گے تو ارشاد ہی وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ
الْمَيْتَةُ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝ اور نشان ہی انکے لئے قیامت کی بات
مردہ زمین کہ پانی ڈالکر اسکو ہمنے زندہ کیا اور نکالا ہمنے اس سے دانہ پس اس سے وہ کہاتیں وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ
مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ
اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ اور کئے ہمنے اسمیں باغ کہجور اور انگور کے اور نکالی اوسمیں ہمنے چشمے تاکہ ایسے درخت سرسبز ہوں
اور ایسے میوی نکلیں تاکہ وہ کہاویں اوسکے پہل اور نکیا ہر ایک اونکو اونکی ہاتوں نے زیادہ فکر نکریں کہ ہمارے
فرمان کے مقدار ہوں کہ شرک نکریں سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ

ع ۲

ڈبو دیا اور پیدا کیا ہمنے اونکے لئے مثل اُس کشتی کی وہ جو اُسپر سوار ہوتے ہین اگر چاہین اونکی بد اعمالی سے اونکو غرق کر دین
پس نہوا اونکے لئے فریاد رس اور نہ وہ نجات پائے گئے ہون مگر ہماری رحمت کے سبب اور ایک وقت تک برخورداری کے لئے
اور اس رحمت و متاع کی تحقیق یہ ہی کہ حسب درس ۱۸ فصل ۶ تکوین کے نوح سے وعدہ ہوا تھا کہ اپنا عہد تجھسے قائم کرونگا
یعنی وہ عہد جو آدم سے درخت حیات کے لئے حسب درس نہم فصل دوم تکوین کے اور درس ۲۴ فصل دوم تکوین میں ہوا
اور ادریس کو حسب نامہ یہودا کے عہد ہوا کہ ستر ہزار قدسی تشریف لاویگا اور حسب فصل نہم تکوین کے جب کہ نوح کی اولاد پر طوفان کا
خوف کہا دنگی تو حسب درس دہم فصل نہم تکوین کے عہد ہوا کہ وہ حسب درس ۱۳ وغیرہ فصل مذکور کے کمان کا عہد ہوا تھا
کہ جب تک کمان آوے اُسوقت تک دنیا مستاصل ہونیوالی نہین کہ مراد اس کمان سے کمان خداوند چہار خلفا حسب فصل ۱۲ کتاب
مکاشفات و اول حزقیل کے ہے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ
اور جب کہا گیا اونکو کہ تم تقویٰ کرو اُس عذاب بدر دفع کرنے سے جو تمہارے روبرو ہی اور اُس سے جو تمہارے پیچھے ہے یعنی قیامت
سے شاید تم رحم کیے جاؤ تو وہ اعراض کرین جیسے اس جواب پر آیت ذیل دلیل ہی وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ
رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ اور نہ آتی اونکے پاس کوئی آیت آیات اونکے رب سے مگر اُس سے اعراض
کرنیوالے ہوئے اور طالب فتح اہل اسلام ہوئے جیسے جواب سے ظاہر ہے اور نسبت فقرا کے یہ کہ وہ ایسے بیچاریون کو کھلاوین
حالانکہ غریب کو صدقہ دینا رد بلا کا باعث ہے بالخصوص اونکو جو مشرف باسلام ہوئے جیسے ارشاد ہوا وَاِذَا قِیْلَ
لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ
اَطْعَمَهٗٓ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اور جب کہا جاوے اونکو خرچ کرو اس سے جو تمکو اللہ نے
دیا ہے فقرا پر کہین کافر مسلمانون کو کیا ہم کھلاوین اُسکو جسکو چاہے اللہ کہ اوسکو کھلاوے نہ تمہارے فقرا کو کہ نہین ہو تم مگر
گمراہی ظاہر مین اور جبکہ اونکو وعید شکست بدر و قیامت ہوا تو وہ کہنے لگے جو ارشاد ہے وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اور کہین کب ہو وہ وعدہ بدر و قیامت اگر تم سچے ہو تو بنظر بدر فرماتا ہے مَا یَنْظُرُوْنَ
اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّلَآ
اِلٰٓى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ نہ انتظار کرین مگر ایک ہلاکت عظیم بدر کا کہ اونکو پکڑے اس حالت مین کہ وہ خصومت
کرتے ہون کہ پیغمبر پر چڑھ کر آوین پس نہ طاقت رکھین اونکو موجود سردار وصیت کی اور نہ اپنے اہل کی طرف رجوع

ع

کرین بلکہ وہ مقتول ہونا اوسکی نسبت قیاس فرماتا ہے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ

اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ

وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝

اور نفخ کیا جاوے صور مین بار دگر ناگہان وہ اپنے رب کی طرف نکل پڑین اور چونکہ مرنیکے بعد آدمی عالم باطن مین جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ وہ اصل بجی ہوا اور وہان سے ترتیب واپس جانا عالم مثال مین معلوم ہوتا ہے تو اوس سے سوال وجواب ہوتا ہے اور اوسکے بعد تا قیام قیامت کافر کے اوپر ایک ساعت رباوت ہوگی تو کافر کہین گے اوٹھتے وقت اے ہمکو افسوس کسنے ہمکو اوٹھایا ہماری قبرون سے فرمایا جاوے یہ ہے وہ جو وعدہ کیا تہا رحمٰن نے اور سچے ہوے رسول پس ناگہان سب ہمارے پاس حاضر ہون کہ بصورت تمثل روح اعظم جلوہ گر ہوا اور فرمایا جاوے فَالْيَوْمَ

لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ پس آجکے روز نہ ظلم کیا جاوے

کوئی نفس اور نہ جزا دئے جاوین مگر وہی جو کرتے تہے کہ عقائد واعمال عبادت صورت جزا پکڑین اِنَّ اَصْحٰبَ

الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِىْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِىْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ تحقیق اصحاب جنت

آس روز شغلون مین ہون میوون مین تفکہ کرتے ہون وہ اور اونکی عورتین تختون پر تکیہ لگائے ہون اونکے لیے جنت مین میوے ہون اور اونکے لیے وہ ہو جو چاہین سلام فرماوے رب العالمین اونکے اوپر سے جبکہ وہ حال ذکر مین ہون کہ وہ اونکی طرف دیکھے اور بندہ اپنے مالک کی طرف پس نہ التفات کرین کسی نعمت کی طرف جب تک اسکی طرف دیکھتے رہینگے یہانتک کہ حجاب کرے اُنسے اور اسکا نور باقی رہے وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اور علیحدہ ہو جاؤ آجکے دن اے مجرمون مشرک جدا اگانہ یہود جدا اگانہ نصاریٰ جدا اگانہ مجوس جدا اگانہ اپنے اپنے دوزخ کے مقام پر کہ منافق درک اسفل

مین ہون اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

کیا مینے عہد نکیا تہا بروز الست تمہاری طرف کہ اے بنی آدم نہ پوجو شیطان کو کہ وہ تمہارا ظاہر دشمن ہے اور انبیا کی معرفت اُس عہد کو یاد دلایا تہا وَّاَنِ اعْبُدُوْنِىْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ اور عبادت کیجو میری یہ راہ مستقیم

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۚ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

اور البتہ گمراہ کیا شیطان نے تم میں سے بہت جماعت کو کیا تم نہ سمجھتے تھے اور یہ وہ جہنم ہے جسکے ساتھ تم وعید
کئے گئے تھے اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ داخل ہو اوسمیں آجکے روز بسبب اسکے جو کفر کرتے تھے
اگر کفار وعید انبیا کا انکار کریں تو ارشاد ہے اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ
اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اسی روز مہر کریں منہوں پر کہ خاموش ہوں جس منہ سے مسافروں کو
بہکاتے تھے اور کلام کریں ہم سے انکے ہاتھ اور گواہی دیں اونکے پاؤں اونکی اسکے ساتھ جو تم کسب کرتے تھے
کہ اسی قرآن سے جو راہ دریافت کیا تو کہنے لگے جیسے سورہ سبا میں گذرا کہ آیا بتلاویں اس مرد کی طرف راہ جو کہی
کہ جب پارہ پارہ ہونیکے خلق جدید میں ہوگی افترا کیا اسنے خدا پر یا اوسکو جنون ہے تو اونکی اس بیجا کہنے پر اونکی
آنکھیں ہوتیں اور دوسری پردہ مسخ ہو جاویں جیسے ارشاد ہے وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ
فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝ اور اگر ہم چاہیں البتہ اونکی آنکھوں پر طمس کردیں کہ سپاٹ ہو جاویں
نشان تک نہ اور ہو جاوے پس تلاش کریں راہ پس کہاں سے دوسری کو دکھلاویں وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ
عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝ اور اگر ہم چاہیں البتہ اونکو مسخ کریں اونکی
جگہ پر پس نہ طاقت رکھیں دوسرے کی نسبت خیال کریں گے کہ اس سے راہ بتلادیں اور نہ خود رجوع ہوں اس
مقام سے بعض کفار کا خواہ امیہ بن خلف ہو یا ولید یا دوسرا جو بتاتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
یہ قول تھا کہ وہ شاعر ہیں تو ارشاد ہے وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۗ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اور جسکو ہم
دیں کا ارذل عمر کو ہم نیچے ضعیف القویٰ و الارذل کردینا خلق میں آیا پس وہ سمجھتے نہیں پس اوسکا قول قابل اعتبار
نہیں ہوتا پس قرآن کی نسبت اسکا شعر کہنا جیسے ولید نے کہا تھا کہ اے محمد اپنا شعر بنا کہ پیغمبر ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی نسبت شاعر ہونیکا قول سستی رائے سے ہے وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۝ اور نہ تعلیم کیا
ہمنے اسکو شعر اور نہیں ہے شعر اوسکو سزاوار کہ اکثر اونکے خیال کی پیروی میں سرگردان ہوتے ہیں اور بعض آیات
میں جو وزن شعر ہے چونکہ اوسمیں نیت شرط شعر ہے تو وہ شعر نہیں اگرچہ وزن شعر پر ہے اور صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
کسی نے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعر کا تمثل کیا ہے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نزدیک شعر ابغض حدیث تھی یعنی اپنی ذات سے بنانیکے واسطے ورنہ حسان کیلئے منبر مسجد میں رکھا جاتا تھا جو کافروں کی

ع ۴ ۱۷

ہجو مین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح مین وہ پڑہتے اور ارشاد ہوتا کہ یہ کافرون کو تیر کی بہال سے سخت
لگتا ہے پر خود جو دوسرے کے شعر ہی کبہی نقل فرماتی تو وزن درست نرہتا جیسے شعر کفی الشیب والاسلام کی
نقل مشہور ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّ يَحِقَّ الْقَوْلُ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ نہین ہے وہ جو ہمنے پیغمبر کو سکہلایا ہے مگر نصیحت اور قرآن ظاہر تاکہ ڈراوے اوسکو جو زندہ دل ہو اور
ثابت کرے قول کو کفارون پر چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک روز ابی بن خلف نے ہتہو کا تہا تو ارشاد
فرمایا تہا کہ مین جب تجہکو مکہ کے باہر پاؤنگا قتل کرونگا تو بروز بدر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے
اوسکی گردن پر تلوار ایسی ہلکی سی لگی کہ ایک سخت کا سا ہوگیا پر اوسنے ایسی فریاد کی کہ فریاد کرتے کرتے رابع کے پاس
جہنم رسید ہوگیا اور کفار مین رسم ہے کہ جیسے مورتوں کو پوجتے ہین ایسے انعام کو مثل بحیرہ وسائبہ کو پوجتے ہین
اونمین سے تہی ابی بن خلف بہی تہا تو فرماتا ہے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا
فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ
وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ آیا او نہون نے دیکہا نہین کہ ہمنے ہی اونکے لئے اپنے ہاتہون سے بنائے انعام پس وہ
اونکے مالک ہین اور تابع کردیا ہمنے اونکو اونکے لئے پس بعض انمین سے اونکی سواری ہے اور بعض کو کہاتے ہین اور اونکے لئے
اونمین منفعتین ہین مثل دودہ پینے کے کیا وہ اسکا شکر نکرین کہ جسنے انکو اونکا ذلیل کیا ہے اور انکو ان حیوانات کا
متصرف کردیا ہے حین نہ آنکہ انسان سا شریف انکے دبرو ذلیل ہو وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ
يُنْصَرُوْنَ ۝ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ اور پکڑا انہون نے سوائے خدا کے
اونکو معبود امید کرکے وہ مدد کئے جاوین حالانکہ نہ طاقت رکہین وہ معبود اونکی مدد کی اور وہ اونکے لئے لشکر ہون پکڑے ہوے
اور جب ترک بت پرستی پر قیامت سے ڈرائے جاوین تو انکار قیامت کرین جس سے نبی کو رنج ہو تو اشارہ ہے فَلَا يَحْزُنْكَ
قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ پس نہ رنج مین ڈالے تجکو اونکا قول تحقیق ہم جانتے ہین جو وہ
پوشیدہ کرین تیری عداوت اور وہ جو ظاہر کرین اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ
خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ آیا
اور نہ دیکہا انسان نے کہ ہمنے اوسکو پیدا کیا نطفہ سے پس ناگہان وہ جہگڑالو ظاہر ہے اور عظم رمیم لاکر بیان کرتے

وقف لازم

چہرون کا رنگ فق ہوجانا اور آئندہ فصل مین غیر قوم روم کی تباہی اہل اسلام سے لکہی ہے اور درس الرحمٰن مین کہا
خداوند اپنے لشکر کے آگے آوے اور سنائیگا یعنی احکام قرآنی اور درس ۱۲۳ فصل مذکور مین قوم یہود کو حکم ہے کہ خداوند
اپنی خدا کی طرف متوجہ ہوا اور اہل مکہ قوم یہود سے یہ احوال اہل اسلام سنتے تو بعد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
کے ارشاد ہے وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ۙ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ
قسم ہے صف باندھنے والون اہل اسلام کی محکم صف ہیں جہڑکنے والونکی بڑی جہڑکی سے کفار کو پس تلاوت
کرنیوالے یاد خدا کی تحقیق الٰہ تمہارا ایک ہے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ
وہ رب ہے آسمانون اور زمین و انکے مابین اور مشارق کا یعنی صورت شرک کرنیکی تم اہل اسلام کی جنکی صفت مذکور ہوئی تباہ ہوگئے
دور ہے اور غور کرو وہ جو تمکو سبب رفع کہانت دریافت نہین وہ بوجہ نزول کلام حق اپنے نبی پر جسکو تم مشاہدہ کرتے ہو
اور مشاہدہ دلیل قوی ہے سبب کا ہو گو علت اوسکی تفصیلی دریافت نہو جیسے ارشاد ہوا اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا
بِزِیْنَةِ ِالْكَوَاكِبِ ۙ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ یعنے مزین کیا ہے آسمان یعنی بلندی پاس کو
کواکب کی زینت کے ساتھ اور نگاہ رکہا اُسکے اخبار کو اس عرصہ مین ہر شیطان سرکش سے لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى
الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۙ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ اِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۚ شیطان نہ سنا کرین ملاء اعلیٰ تک کہ یہان پر عبارت عالم شہادت سے
سیارون سے ہے اور گرائے جاوین ہر جانب سے ہانکنے والی شے کہ عبارت شہاب سے ہے اور ترکیب جسم شیاطین مادہ سے [illegible]
مقدمہ اول مین دریافت ہوئی اور شیاطین کے لئے عذاب لازم ہے قیامت ہزار سالہ والی تک اور درس [illegible] کوئی شیطان
مگر وہ جو اُچکے اچکنا تو پیچھے لگے اُسکے شہاب روشن اور بلا انکے کو آگ کے شعلہ سے بنانیکی نسبت [illegible] اور بعض
اول نامہ عبرانیون مین جو خبر تھی وہ اس شہب کی نسبت خبر تھی جو زمانہ نبوت مین کثرت سے پیدا ہوئی اور جبکہ ہزار سالہ
شیطان کی قید زمان نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے فصل ۱۹ و ۲۰ مکاشفات مین فرمائی گئی تھی ہمیشہ ڈالی
پائی تو لوگو شہاب کی اسباب فاعلی کچھ کیون نہون پر علت غائی اصلی کہ اُس سے رجم شیاطین منظور ہے اسکو کوئی اہل عقل
تردید نہین کرسکتا مگر کور دل جسکو آثار ہزار سالہ کے دریافت نہون پس ثبوت ختم نبوت اس تقدیر سے ہوا قید شیطان
جو کتب مقدسہ سابقہ مین مشار الیہ ہیں ظاہر ہوا جس سے قیامت کی خبر دی گئی پر کفار کو حیرت ہوئی اپنے دل سے

آیا گذشتہ میں جو عظم رمیم ہوگئے تعجب ہوا تو ارشاد ہے فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا
إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ۝ پس دریافت کرا یا کافر اشد ہیں خلق جدید میں یا وہ جو اونکے اباء ہیں
جنکو ہمنے پہلے اسنے پیدا کیا یعنی دونوں کی خلق جدید ہماری اوپر عظام رمیم کے بار دگر پیدا کرنیمے مشکل نہیں اس
دلیل تمثیل سے کہ تحقیق ہمنے ان دونوں کو پیدا کیا مٹی باریک ہاتھ میں لگنے والی سے جو تمام زمین کے سطح کی لیگئی ہی
او رستی ہماری کیا تمہارے نزدیک یہ امر مشکل نہیں تہا بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۝ بلکہ میں تعجب کرون یا تو تعجب
کری اس مثل کے سمجھنے سے کہ کفار ٹھٹھا کریں بعث پر اس مقام سے دو قرأت عجبت میں ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی رہی جیسے رہی خدا ہی ویسے تعجب حضور تعجب من ہو وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۝ اور جب نصیحت
دیجاتی ہے کفار کو نصیحت منکر ہیں وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ۝ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝
أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ اور جب وہ
دیکھیں دلیل کی کثرت شہادت بیان نزول قرآن میں زیادہ ہوئی جو دلیل ہے وجود مبدأ تعالیٰ کا تو ہنس لوا مع کو ہنسی کیلئے طلب کریں اور کہیں وہ دوسرے کو
کہ نہیں ہی یہ مگر شعبدہ ظاہر آیا جب ہم مرگیا اور ہوگئے خاک اور استخوان یعنی بوسیدہ آیا پہر ہم اوٹہائے جاوینگے آیا اور
ہمارے پہلے باپ دادے گذشتہ قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۝ فرما ہاں اور تم جو ٹھٹھا کرتے ہو ذلیل ہوگے
فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۝ کہ خبر نیست وہ ایک جھڑکی ہی کہ ناگہان وہ
دریافت کریں اگرچہ وہ اندہے ہوں وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي
كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ اور کہیں ای ہمکو افسوس یہ وہ دن ہو دین کا یہ دن ہی اس فیصلہ کا جسکے ساتھ تم تکذیب
کرتے تہے احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ
إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ۝ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ۝ اور حکم ہو ملائک کو کہ اوٹہاو ان لوگوں کو جنہوں نے
شرک کیا ہی اور انکی ہمشکلوں کو ساتھ ان کے اور بتوں کو جنکو وہ عبادت کرتے تہے سوای خدا کے پس راہ بتلادو انکو دوزخ
کی راہ اور ٹہراؤ انکو موقف میں کہ وہ سوال کئے جاوینگے حضور صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ٹہری رہینگے ابن آدم کے
دو قدم تاکہ سوال کیا جاوے چار چیز سے جوانی سے کہ کس چیز میں گذاری اور عمر سے کہ کسمیں تمام کی اور مال سے
بابت ہے کہ کہاں سے حاصل کیا اور کسمیں صرف کیا اور علم سے کہ اوسکے ساتھ کیا عمل کیا اور توبیخ سے کہا جاوے

وَمَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ۝ اور کیا ہوا ہے تمہارے لئے کہ باہم مدد نہیں کرتے جیسے توابع مٹتے کی طلب ہوا کرتی متبوعوں سے دنیا میں چاہتے بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ۝ بلکہ وہ اس روز اہل اسلام سے مقابل اسکے کہ طلب سخریہ کرتے میں صلح کے طالب ہوں گے وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ اور متوجہ ہو بعض انکا جو دنیا میں غریب تھا بعض امرا پر کہ سوال کریں قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ۝ کہیں کہ تم تحقیق آتے تھے ہمارے پاس قوت سے کہ ایمان سے ہمکو روکتے تھے قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ ۖ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ۝ وہ ساجواب دیں کہ تمہارا الزام ہمپر غلط ہے بلکہ تم بدات ایمان لانیوالے نہ تھے اور نہ تھا ہمکو تمہارے اوپر غلبہ بلکہ تم تھے قوم سرکش فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ إِنَّا لَذَائِقُونَ ۝ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ۝ پس ثابت ہوا ہمارے اوپر قول ہمارے رب کا کہ جو شرک کریگا وہ دوزخ کا عذاب چکھے تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہیں عذاب دوزخ پس بہکایا ہمنے تمکو کہ تحقیق ہم تھے بہکنے والے فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝ پس تحقیق وہ غریب اُس روز عذاب میں شریک ہوں گے إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ۝ تحقیق ہم اسطرح سے جزا دیں مجرموں کو تحقیق جب اُنسے کہا جاتا تھا کہ نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا تو نہ مانتے اور تکبر کرتے وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ۝ اور کہتے کیا ہم البتہ چھوڑیں اپنے معبودوں کو شاعر دیوانہ کے کہنے سے کہ وہ اعقل روزگار ہے گو شعر اوسکو نہ آوے بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ۝ بلکہ لایا وہ حق موحد اور سچا کیا اوس نے رسولوں کو جو پہلے توحید کی خبر لائے تھے و گرد لاتا وہ فی موعود انبیاء کے دعوے سے دروغ ہو جاتے إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ۝ تحقیق اے منکرو تم البتہ چکھنے والے ہو عذاب دردناک بدرد کا آخرت وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ اور نہ جزا دیے جاؤ گے مگر وہی جو تم کرتے تھے کہ وہی متمثل بصورت عذاب الیم ہو جاوے گا إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ۝ فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ۝ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝ مگر اللہ کے خالص کئے بندوں کے لئے رزق معلوم ہے کہ میوے ہیں اور وہ عزت والے ہوں نعمت والی جنتوں میں بیٹھے ہوں تختوں پر ہو ایک دوسرے کے مقابل ہوں بات چیت کرنیکے لئے يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۝ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ۝ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا

لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ۝ دور پھرایا جاویگا انپر پیالہ جو بھرا ہو شراب سفید سے مزہ دینے والوں کی لذت کے لئے کہ نہو
اوسمین عقل کا فساد اور نہ بیہوش کرنیوالی ہے شراب سے چنانچہ شراب معرفت کی نسبت حضور غوث الاعظم کا ارشاد ہے
۵ شربت الحب کاسا بعد کاس فما نفد الشراب وما رویت ۔ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ
عِينٌ ۝ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ۝ اور اہل جنت کی دردونکے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی خوب چشم ہونگی گویا سفید انڈے
ہیں شترمرغ کی حفاظت کی گئی دوسرونکی تصرف سے فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالَ قَائِلٌ
مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ۝ يَقُولُ أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ۝ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
وَعِظَامًا أَئِنَّا لَمَدِينُونَ ۝ پس متوجہ ہو بعض انکا بعض پر کہ باتین کرین کہیگا انمین سے کہنے والا کہ میرا
دوست کہتا تھا کہ آیا تو تصدیق کرنیوالا ہے قیامت کی آیا جب ہم مرینگے اور ہوگئے خاک اور عظام بوسیدہ آیا ہم
حساب کئے جائینگے جیسے رؤسا کفار کا مقولہ سابقاً گذرا قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ
فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝ اللہ فرماویگا کیا تم مطلع ہوگے اسکے حال پر تو کہینگے مسلمان ہان پس اللہ اسکو دکھلاویگا
تو دیکھیگا اوسکو بیچ دوزخ کے وسط مین قَالَ تَاللَّهِ إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنتُ
مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝ کہیگا اہل جنت قسم ہے خدا کی کہ قریب تہا تو کہ البتہ ہلاک کرتا مجھکو دین حق سے دگر نہوتی میرے
رب کی نعمت البتہ ہوتا مین حاضر کئے گئونمین دوزخ سے تیرے ساتھ پس لاکر موت کو جو صورت کبش متمثل ہوگی ذبح
کرینگے پس اہل جنت کہینگے أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ۝ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ آیا پس ہم نہونگے مرنیوالے مگر
پہلی موت سے اور ملائکہ جو اہل جنت کو اونکا وہ مقام دکھلاوینگے کہ اگر وہ شرک کرتے تو اوسمین وہ پڑتے
پر خدا کے فضل سے انہون نے شرک نکیا اور عذاب نہ دئیگئے تو کہیں وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝ اور نہون ہم عذاب
دئیگئے تو ملائکہ کہینگے کہ نہ مرو اور نہ عذاب دیئے جاؤ تو خدا کی نعمت کے شکر مین کہین إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ ۝ تحقیق البتہ وہ فوز یابی بزرگ ہے لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ۝ اس مثل کے لئے چاہیے کہ
کام کرین کام کرنیوالے أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ۝ آیا یہ نعم بہتر ہین مہمانی مین یا درخت زقوم
ناگہانی اور زقوم لغت بربر مین مکہن و خرما کو کہتے ہین جیسے شرارت سے زبعری نے صنادید قریش کو کہا کہ محمد
ہمکو ڈراتے ہیں زقوم سے پس وہ امثل کیا ابوجہل نے اونکو اپنے گہر مین کہا اے جاریہ زقوم کر ہمکو پس لائی اونکو زبد

عَلَيْهِ فِي الْآخِرِيْنَ ۝ سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ
مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ اور پکارا ہمکو نوح نے کہ میری قوم نے میری
تکذیب کی پس البتہ ہم اچھے جواب دینے والے ہیں کہ اوسکے لئے جہاز بنوایا اور راہ میں اوسکو بچایا اور نجات
دی ہمنے نوح کو اور اوسکے اہل کو بڑے کرب سے اور رکہی ہمنے اوسی کی ذریت باقی اور رکہی ہمنے اوسپر پچھلوں میں یعنی آل سلام
میں ثنا سلام ہو نوح پر عالمین میں تحقیق ہم ایسی ہی جزا دیں نیکو کاروں کو تحقیق وہ ہمارے بندوں مومنین سے تہا پہر غرق
کیا ہمنے دوسروں کو جو نوح کی نبوت کے منکر تہے اور آبا کی تقلید کی نادرستی پر سند لاتا ہے ابراہیم کے قصہ سے
جیسے ارشاد ہے وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اور تحقیق نوح کی
اہل طریق سے ہے البتہ ابراہیم یاد کر جبکہ لایا اپنے رب کو دل سلیم اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝
اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ جبکہ کہا اپنے باپ
اور اپنی قوم کو کسکی تم عبادت کرتے ہو آیا تم بہتان ارادہ کرتے ہو معبودوں کا سوای خدا کے تو کیا حال ہے
تمہارا رب العلمین کے ساتھ کہ وہ تمسے راضی ہوگا ہرگز نہیں اور اتفاق ایسا ہوا کہ اونکی عید آئی تو قوم نے
مصلحت دیکہی کہ ابراہیم کو شریک عید کریں تو انکا دل بتونکی تماشے میں لگ جاویگا اور قوم سوای بت پرستی کے
نجوم کو مانتی تہی کہ اوسکو وہ یقینی سمجہتے تہے حالانکہ یقینی شے کبہی غلط نہیں ہوتی اور مسائل نجومی کبہی غلط اور کبہی صحیح ہوتے ہیں
پس نجوم کو یقینی کا نام نہیں دیتے پس ابراہیم نے ایہام کیا فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۝ دیکہا ابراہیم نے
ایک نظر نجوم میں پس کہا کہ میں بیمار ہوں یعنی جا نہیں سکتا تمہارے ساتھ عید میں دل میرا طبعی میں نہیں اور بت پرستوں کا
دستور ہے کہ بروز نوروز وغیرہ میں لوگ اپنے بتوں کے روبرو رکہتے ہیں اور واپس آکر بطور تبرک خود کہاتے اور کہلاتے ہیں تو کہا
ابراہیم نے کہا کہ تم بہوگ لگا رکہیو اور ہم عید میں جاتے ہیں فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ پس پیٹ پہیر کر قوم نے
ابراہیم سے عید میں جانے کو چلے گئے ابراہیم بتونکے پاس اونکا بہوگ تاصف دیکہیں اور کہا کہ کہاؤ بتوں میں
یہ حواس کہاں ہیں فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ پس پہلا کیا
ابراہیم نے اونکے معبودونکی طرف پس فرمایا کیوں نہیں کہاتے اور جواب نہیں دیتے پایا تو فرمایا کیا ہے تمہیں کہ نہیں بولتے
فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝ پس لگای ایک مار داہنے ہاتہ سے کہ جہوٹوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور پہلی کی

تباہی کا اشارہ ہوا جو بخت نصر نے کی اور اونکی آبادی کا اشارہ کیا جو ذوالقرنین کے ہاتھ سے ہوئی اور پھر
اونکی تباہی کا اشارہ وہ ہوا جو روم سے ہوئی اور پھر روم کی بربادی کا اشارہ ہوا جو دولت اوسلام [illegible]
اور سارے خاندانوں کی برکت یعنی انکا حکم دولت اسماعیل ہوا جو زمانہ اسلام میں ہوئی وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ
اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝ اور ابراہیم نے کہا کہ تحقیق میں ہجرت کرنیوالا ہوں اپنے رب کی طرف کہ وہ مجھکو جلد
ہدایت کریگا مقام اور اوس سے مقام حاران سے مقام شکم میں ملوط درہ تک پہونچے اور وہاں پر وعدہ ہوا ابراہیم
کی اولاد کو مملکت کنعان کا میراث ہمیشہ کے لئے جو اس وعدہ کے سبب دولت اسحاقی مرئی اور تحت میں انکی سلطنت
ڈالی کر وہاں مذبح بنایا مہمان نوازی کی سکے بعد اسحاق کو ذبح کرنے لیگئے تھے اور وہاں سے ابراہیم حج کرنے آئے
سمندری کو حسب فصل ۱۲ تکوین کے گئے اور دعائے دولت اسماعیلی اسلامی کی اور حج ادا کیا اور ساتھ [illegible]
اور قحط سالی کے سبب مصر کو گئے اور سارہ کا قصہ واقع ہوا وہاں پر بادشاہ رقیبون [illegible]
اور ابراہیم بخیر و عافیت پھر بقصد کعبۃ اللہ سمندری اسلامی کرنے آئے جو مصر سے جنوب کی طرف حسب فصل ۱۲
تکوین کی ہے اور دعائے مذکورہ کی اور لوط و ابراہیم میں جدائی ہوئی تو پورب پچھم و جنوب شمال کی مملکت کا
وعدہ ہمیشہ کے لئے ہوا جو مخصوص اولاد اسماعیل ہمیشہ کے لئے ہوا خود اونکی اولاد اہل اسلام سے ہوا اور انکی
سلطنت کی حد اونکے دریا سے تا ہر دو اول عمالیق عرب کی اولاد ترکوں سے جو وہ بھی نسل ابراہیم سے [illegible]
کی اولاد میں اور حسب فصل ۱۴ تکوین کے ایران کے بادشاہ لوط کو مع شاہ سدوم و عمورہ کے گرفتار کر لیگئے
اور حضرت ابراہیم نے جہاد کر کے شاہ سدوم و لوط کو خلاص کیا اور خضر علیہ السلام کو کہ وہ راسلیم و ساتھ میں [illegible]
انہوں نے ابراہیم کو دولت اسلامی اسماعیلی و دولت اسحاقی سے دعا دی اور حسب فصل ۱۵ تکوین کے حق نے
ابراہیم کو فرمایا کہ میں تیری سپر ہوں اور تیرا بڑا اجر ہوں یہ سب اشارہ دولت اسماعیل ہوا جسنے اوس سے پہلے
قدس کو تباہ کیا جسکا اہتمام عمر فاروق سے ہوا اور روم کی تباہی جو ابراہیم کی اولاد اسحاق کی برباد کرنیوالی تھی کہا وہ ہوا اور
ابراہیم نے اولاد کی دعا کی جیسے ارشاد ہے رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اے میرے پروردگار بخش مجھکو
صالحین سے کہ میں فرزند ہوں اور میری یعنی نبوت و مال کا وارث یعنی خلیفہ پیغمبر دو حقیقی خانہ زاد ہو گا فرمایا وہ
جو تیری صلب سے پیدا ہوگا وہی وارث یعنی خلیفہ ہوگا یعنی اسحاق اور حسب فصل ۱۵ تکوین کے خدا نے اسکو باہر لیگیا کہ آسمان کی طرف [illegible]

نگاہ کر اور ستاروں کو گن اگر تو گن سکے تو تیری اولاد ویسی ہوگی یعنی انبیا مثل ستارہ ہونگے اور وہ خدا پر ایمان لایا کہ
ابراہیم کے لئے یہ صداقت محسوب ہوئی اور حسب ورس ۸ فصل مذکور کے ملک کنعان کی وراثت کا وعدہ ہوا یہ
وراثت بطور وعدہ ہے نہ بطور تقرری جیسے انجیل سے ظاہر ہے اور یہ وعدہ بدولت اسحاق ہوا جیسے بعد اس دعا کے
ارشاد ہوا فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝ پس بشارت دی ہمنے لڑکے بردبار کی پس یہ تو جواب دلد کی دعا کی
ثابت ہوا پر اس وعدہ کی تکمیل میں ابراہیم کو اگرچہ ایمان تو ہوا پر تسلی نہوئی تو چار جانوروں سے آزمایش کی
توجہ اکا وعید اونکی نسبت ہوا کہ تیری اولاد موعود چار سو سال تک یعنی ولادت اسحاق سے غیر ملک میں غلام رہیگی
پھر خلاص ہوگی کہ موسیٰ علیہ السلام دین کو ولادت اسحاق سے چار سو سال بعد لگکر شروع آزادی کی تھی گو پوری
آزادی خواب ابراہیم سے چار سو تیس میں فرعون غرق ہوا جیسے کتاب خروج میں ہے اور حسب فصل ۱۶ تکوین کے اسمٰعیل
پیدا ہوئے جو بڑی پیشین گوئی سے معلوم تھی اور چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختون پیدا ہوئے تھے تو اس سنت
کے ادا کرنے میں ننانوے سال کی عمر میں حسب فصل ۱۷ تکوین کے ختنہ کے ساتھ ابراہیم آزمائے گئے اور اسمٰعیل کی جبکہ
تیرہ سال کی عمر ہوئی تو ختنہ ہوئی اس مقام سے اولاد اسمٰعیل مختون کرکے فصل ۵۵ یشعیا میں مذکور ہے اور بشارت بھی
وعدہ اسحاق کی ولادت کا ہوا اور حسب فصل ۱۸ تکوین کے ملائک نے دولت اسمٰعیل کی اپیل کیا اور وراثت اسحاق کی دی اور
ملائک نے کہا کہ چونکہ ابراہیم کو وعدہ ہے کہ ساری خاندان اوس سے برکت پاوینگے یعنی زمانۂ اسلام میں تو ابراہیم سے
کیوں راز چھپاویں جو امت لوط کو ہلاک کرنے کو ہم آئے ہیں اور حسب فصل ۱۹ تکوین کے امت لوط تباہ ہوئی اور حسب
فصل ۲۰ تکوین کے قصہ دوسرے بادشاہ کا سارہ کی بابت پھر واقع ہوا اور حسب فصل ۲۱ تکوین کے سارہ حاملہ ہوئیں
اور اسحاق کو جنے اور انکی فطام کے وقت اسمٰعیل گھر میں نکالے گئے اور امت عظیم اہل اسلام کا وعدہ ہوا اور
فصل ۲۲ تکوین میں ہے کہ ابراہام کو خدا نے آزمایا اور اوس سے کہا کہ اے ابراہام وہ بولا کہ دیکھ میں حاضر ہوں (۲)
تب اوسنے کہا کہ تو اپنے بیٹے ہاں اپنے اکلوتے اسحاق کو لے جسے تو پیار کرتا ہے اور زمین موریا میں جا اور اوسے وہاں
پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤں گا سوختنی قربانی کے لئے چڑھا (۳) تب ابراہیم صبح سویرے اوٹھا اور
اپنے گدھے پر چار جامہ کسا اور اپنے ساتھ دو جوان اور اپنے بیٹے اسحاق کو لیا اور سوختنی قربانی کی لکڑیاں چیر لیا
(۴) اور اوٹھکر اوس جگہ جو خدا نے اوسے فرمایا تھا چلا (۴) تیسرے دن جب ابراہام نے اپنی آنکھ اوٹھا کے اوس جگہ کو دور سے

دیکھا (۵) تب ابراہام نے اپنے جوانون سے کہا تم یہان گدہے پاس رہو مین اس لڑکے کے ساتھ وہان جاؤنگا
اور سجدہ کرکے پہر تمہارے پاس آؤنگا (۶) اور ابراہام نے سوختنی قربانی کی لکڑیان لیکے اپنے بیٹے اسحاق پر
رکھین اور آگ اور چھری اپنے ہاتھ مین لی اور دونون ساتھ ساتھ چلے (۷) تب اسحاق نے اپنے باپ ابراہام سے کہا کہ
اے میرے باپ اوسنے جواب دیا اے میرے بیٹے مین حاضر ہون اوسنے کہا کہ دیکھہ آگ و لکڑیان تو ہین پر سوختنی قربانی
کے لئے برہ کہان (۸) ابراہام نے کہا کہ اے میرے بیٹے خدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برہ کی تدبیر کریگا سو
دونون ساتھ چلے جیسے فرماتا ہے فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَٰبُنَيَّ إِنِّيٓ أَرَىٰ فِي ٱلْمَنَامِ أَنِّيٓ أَذْبَحُكَ
فَٱنظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَٰٓأَبَتِ ٱفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِيٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلصَّٰبِرِينَ ۝
پس جب پہونچا وہ غلام ابراہیم کے ساتھ دوڑنے کو سات سال کا ہوا ابراہیم نے کہا اے میرے پیارے بیٹے مین
بتحقیق دیکھون خواب مین کہ مین تجھکو ذبح کرتا ہون پس غور کر جو تیری راے ہو اسحاق نے کہا اے میرے باپ کر
جو تو حکم کیا گیا ہے جلد تو مجھکو پاوے اگر اللہ نے چاہا ہے صابرین سے تب ابراہیم نے حسب درس نہم فصل ۲۲ تکوین کے
ایک قربانگاہ بنائی اور لکڑیان چنین اور اپنے بیٹے اسحاق کو باندہا اور اوسی قربانگاہ مین لکڑی کے اوپر دہر دیا
جیسے ارشاد ہے فَلَمَّآ أَسْلَمَا وَتَلَّهُۥ لِلْجَبِينِ ۝ وَنَٰدَيْنَٰهُ أَن يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ ٱلرُّءْيَآ ۚ
پس جب وہ دونون فرمان بردار ہوے اور گرایا ابراہیم نے اسحاق کو جبین پر قربانگاہ کی لکڑی پر اور پکارا ہمنے
اوسکو اے ابراہیم اے ابراہیم وہ بولا مین حاضر ہون تو فرمایا کہ تو نے سچا کیا خواب کو اس طریق سے جیسے درس ۱۲
فصل ۲۲ مذکور کے ارشاد فرمایا کہ تو اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑہا اور اوسے کچھہ مت کر کہ اب مین جانا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے
اسلئے کہ تو نے اپنے بیٹے ہان اپنے اکلوتے کو مجھسے دریغ نہ کی تو اسحاق کے ذبح عظیم کے بدلے خدا نے کبش بہیجی جیسے ارشاد ہے
إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي ٱلْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ ٱلْبَلَٰٓؤُا۟ ٱلْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنَٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝
بتحقیق ہم ایسی ہی جزا دیتے ہین نیکوکارون کو تحقیق یہ البتہ آزمایش ظاہر ہے اور فدیہ دیا ہمنے ابراہیم کو اسحاق کے
ذبح عظیم کی بدلے یعنی ایک کبش سے چنانچہ حسب درس ۱۳ فصل ۲۲ مذکور کے ابراہیم نے اپنی آنکہین اوٹہائین اور اپنے پیچھے
ایک مینڈہا دیکھا جسکے سینگ جہاڑی مین اٹکے تہے تب ابراہیم نے جاکر اوس مینڈہے کو لیا اور اوسکو اپنے بیٹے کی بدلے سوختنی
قربانی کے لئے چڑہایا دیکھو اس درس کی مطابق ترجمہ بذبح عظیم کا کہ بالمعنی عوض ہے ۱۲ منہ اور ابراہام نے اس مقام کا

نام یہوواہ یری رکہا کہ خداوند نے دکہلایا چنانچہ یہ آجتک کہا جاتا ہے کہ خداوند کے پہاڑ پر دیکہا جائیگا وَتَرَكْنَا
عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ٥ اور باقی رکہی ہمنے ابراہیم پر آخرین اہل اسلام میں ثنا سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ٥
كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ٥ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ٥ سلام ہو ابراہیم پر اس طرح سے
جزا دیتے ہیں اسلام کے نیکوکاروں کو کہ وہ تحقیق ہمارے بندوں مومنین سے تہا اور ورس ۱۵ فصل ۲۲ سفر تکوین سے
تب خداوند کے فرشتہ نے دوبارہ آسمان پر ابراہام کو پکارا اور کہا کہ خداوند فرماتا ہے اسلیئے کہ تو نے ایسا کام
کیا اور اپنا بیٹا ہاں اپنا اکلوتا ہی بیٹا دریغ نرکہا میں نے اپنی قسم کہائی کہ میں برکت دیتے تجہے برکت دونگا
یعنی تجہسے بہت سے انبیا پیدا ہونگے جیسے ارشاد ہے وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ٥ اور بشارت دی
اسکو اسحاق کے نبی ہونے کی نیکوکاروں سے مخفی نرہے کہ بمطابق تکوین کے دونوں بشارت اسحاق کی ہے دیکہو
اس مقام پر خبر بشارت دو ہم مقدمہ دوم کو اور مذہب امام اعظم میں ذبیح اسحاق ہیں نہ جیسے بعض بالخصوص صاحب
بیضاوی نے خلاف کہا ہے کہ وعدہ انکی مغایرت سے اس آیت کو دلیل ذبیح اسماعیل سمجہتے ہیں اور نہیں خیال کرتے ہیں
کہ پہلی بشارت اسحاق کی ولادت کی ہے پہر ذبیح کا قصہ ہے اور پہر بشارت اونکی نبوت کی ہے چنانچہ حسب ورس ۱۷
فصل ۲۲ مذکور کے فرمایا اور بڑہاؤنگا میں تیری نسل کو آسمان کے ستاروں اور دریا کے کنارے کی ریت کی مانند بڑہاونگا
اور تیری نسل اپنے دشمنوں کے دروازہ پر قابض ہوگی چنانچہ یوشع کے زمانہ میں یہ پیشینگوئی درست آئی کہ مقابل انبیا
اکثر تباہ ہو گئے ہیں ارشاد ہے وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ٥ اور برکت دی ہمنے ابراہیم اور اسحاق پر
یعنی نبوت انکی خاندان میں باقی رہی اس مقام پر ظاہر ہے کہ اگر پہلا قصہ یعنی ذبیح کا متعلق باسماعیل ہوتا تو لیوں کنا علیه وعلی
اسمعیل فرمانا مناسب تہا اور ورس ۱۸ فصل مذکور میں ہے کہ تیری نسل سے زمین کی سب قومیں یعنی بدولت مسیح
برکت پاوینگے جیسے ورس ۸ و ۹ فصل ۳ نامہ گلتیوں سے ظاہر ہے کیونکہ تو نے میری بات مانی یعنی جبکہ مسیح سے
یہودی بدمعاشی کرینگے تو غیر قومیں یورپی نصارے ہونگی جیسے ارشاد ہے وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ
لِّنَفْسِهِ مُبِينٌ ٥ اور بعض ابراہیم و اسحاق کی اولاد سے نیکوکار ہے مثل موسی و ہارون کے اور بعض ظالم اپنی
نفس کے لئے ظاہر مثل منکران مسیح جو تباہ ہوئے تو اس قصہ سے یہ تخویف اہل مکہ کو نکلی کہ باوجود ان احسانوں کے
اولاد اسحاق انکار مسیح سے تباہ ہوئی اور اونکو تباہ کرنیوالے تب اہل اسلام سے تباہی لکہی ہے جنسے ساری خاندان

ع ۳

برکت پاوینگے اور فرق ہی ساری خاندانون کی برکت پائی مین جو نبی ختم المرسلین سی برکت پاوین کہ کافۂ للناس
کے نبی رسول ہون اور غیر قومونکو برکت پائی مین جنہون نی مسیح سی برکت پائی اب بعض محسنین اولاد اسحاق کا ذکر
نہایت مناسب ہوا جو بشارت مین مذکور ہوئی تو فرماتا ہی وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۞ وَنَجَّيْنٰهُمَا
وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۞ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۞ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ
الْمُسْتَبِيْنَ ۞ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۞ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۞ سَلٰمٌ
عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۞ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۞ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۞

اور البتہ احسان کیا ہمنے موسیٰ وہارون پر اور نجات دی ہمنے اُن دونون کو اور اونکی قوم کو کرب بزرگ سی جو فرعون
و فرعونیون سے غلامی اونکو حاصل تھی اور مدد دی ہمنے اونکو پس ہوئی وہ غالب اور دی ہمنے اُن دونون کو کتاب
توراۃ روشن اور راہ بتائی ہمنے اُن دونون کو راہ درست کی کہ وہ توحید ہی اور باقی رکھی اونپر تحسین امتون مین
ثنا سلام ہی موسیٰ وہارون پر تحقیق ہم ایسی ہی جزا دین اسلام کی نیکو کارون کو کہ وہ دونون ہمارے بندون
مومنین سی تھے اور موسیٰ کے بعد یوشع ہوئے جو ممالک مقدس پر غالب ہوئے اونکے بعد بہت سے انبیا گذرے اور جوتھی
صدی موسیٰ مین داؤد و سلیمان گذرے اور سلیمان کا وعدہ سے بیٹا رجعام وارث ہوا اونکی سلطنت بارہ اسباط
بنی اسرائیل کی دو حصہ پر ہو گئی یعنی بنی یہودا اور ایک فرقہ بنیامین پر اور دس حصہ پر یارِبعام بن نباط
غلام زادہ سلیمان کی بادشاہت ہوئی اور اوسکے زمانہ مین قصہ اوس نبی کا گذرا جو آیت او کالذی مرّ
علٰی قریۃٍ الآیت سورہ بقر مین مذکور ہی اور فوائد مقدمہ اول مین لکھا گیا ہی کہ ایک تناسخ ہی کہ تحلل اول سی
روح کی علاقہ دور ہونیکی بعد دوسری جگہ اپنا تعلق پکڑنیسے عبارت ہی اور ایک تمثل ہی کہ باوجود اپنی قیام کے
دوسری جگہ صورت پکڑنیسے عبارت ہی اور بروز وہ تمثل خاص ہی کہ پائدار فی الجملہ ہو اس مقام سی ایک اور بیان
دوسرا اوربھی ہی کہ وہ بروز ادریس ہین اور الیاس علیہ السلام اور لیسین سی مراد علی ہذا ایک الیاس ہین
دوسرے الیاسین ہین اونمین سی یحییٰ علیہ السلام ہین اس تحقیق سی کمتر اہل علم آشنا ہین جیسے مفصل فائدہ سی وفہم مقدمہ
اول مین گذر گیا اور بوجہ عدم تحقیق کے الیاس کے حال کی جو مفصل کتاب اول السلاطین مین مندرج ہر طرح طرح کے
کلام مفسرین لکھے ہین کوئی الیاس کو بعد حزقیل کے اور کوئی کچھ اور کوئی کچھ لکھتا ہی حالانکہ حزقیل اوانئی جیسی

صدی قبل مسیح میں تہی اور الیاس اوس سے بہت پہلے گذرے ہیں کہ رحبعام بن سلیمان کے بعد ابیام ہوا اوسکے
بعد آسا اوسکے بعد شافاط بادشاہ بیت مقدس ہوا اور اسرائیل کی دس قوموں کی سلطنت پر یاربعام ہوئے
اوسکا بیٹا ناداب ہوا اوسکے بعد ایک بعشا یا کارکی خاندان سے بادشاہ ہوا اوسکے زمانہ میں یاہو حنانی
بن مبعوث ہوئی تہی اور بعشا کے بعد اوسکا بیٹا ایلہ اوسکے بعد ایلہ کا غلام زمری ساتہ روز کے بادشاہ ہوا
اوسکے بعد بنی اسرائیل کا سپہ سالار عمری نام بادشاہ ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اخی آب بادشاہ ہوا
پہر بعل بت کو پوجنے پر اخاب سخت ناپاک بت پرستی میں تہا پس مطابق فصل ۱۷ کتاب غرکوں کے الیاس
نبی یعنی گلعاد کے رہنے والے مبعوث ہوئے جیسے ارشاد ہے وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ وتحقیق الیاس
البتہ رسولوں سے ہیں چنانچہ اخی آب سے بوجہ اوسکی بت پرستی کے نہ ترک کرنے کے کہا کہ خداوند اسرائیل کا خدا
جسکے سامنے میں کہڑا ہوں زندہ ہے ان برسوں میں نہ اوس پڑیگا نہ مینہ برسیگا مگر میرے کلام کی مطابق اور اوسکے
خوف سے بحکم خدا اوسی کریت میں پہروں کے پاس جا چہپے کہ کوے اونکو صبح و شام گوشت روٹی لا دیتے اور کہا
مدت کے کودن سے پانی پینے پر وہ ندی کو دن کا پانی بہی مینہ کے نہ برسنے سے خشک ہو گیا تو بحکم خدا صارپت صیدا کو
چلے گئے کہ بحکم خدا شہر کے دروازہ پر بیوہ لکڑیاں چن رہی تہی اوس سے پانی مانگا وہ جبکہ پانی لینے کو چلی جاتی
تہی اوس سے الیاس نے کہا کہ برائے خدا روٹی کا ٹکڑا میرے لئے لیتی آئیو اوسنے قسم کہائی کہ میرے یہاں روٹی تو نہیں پر
مٹھی بہر آٹا میری مشکی میں ہے اور تہوڑا تیل کوزے میں ہے میں لکڑیاں چنکر جاؤنگی اور اوسے پکا کر اپنے بیٹے کو کہلاؤنگی
پہر مر جینگے تو الیاس نے کہا کہ پہلی ٹکیا اوسکی پکا کر میرے پاس لا کہ خدا کا حکم ہے کہ جبتک مینہ نہ برسیگا اوس وقت تک
تیری مشکی کا آٹا اور کوزے کا تیل تمام نہ ہوگا چنانچہ ایسے ہی ہوا اتفاق سے بیوہ کا لڑکا بیمار ہوکر مر گیا اور بیوہ نے
الیاس سے فریاد کی الیاس اوسکی لاش کو کوٹہے پر لیگئے اور دعا کی وہ زندہ ہو گیا اور حسب فصل ۱۸ ہمعصر سلاطین کے
زوالکفل سے عبدیاہ جو دیوان اخی آب تہے جسپر پیغمبروں کی کفیل بطور مخفی تہے جبکہ ایزبیل اخی آب کی عورت نے اونکے قتل کا
حکم دیا تہا پس جبکہ تین سال کا قحط پڑا تو اخی آب نے اوسے کہا کہ اپنے ملک کی سیر کرنی چاہئے کہ جہاں پانی ہو
تاکہ چارپایوں کی قیام کا بندوبست ہو تو نصف حصہ میں خود سیر کو گیا اور نصف حصہ میں اخاب سیر کو گیا اور تین سال
کے بعد خدا کا کلام الیاس کو پہونچا کہ جا اخی آب سے کہہ کہ میں مینہ برساؤنگا اور عبدیاہ کو راہ میں ملے الیاس نے اوسے کہا کہ

اخاب سی کہو کہ ایلیا حاضر ہے تو عبدیاہو نے کہا کہ تین سال تک تا تلاش آپکی اخاب نے کی مگر آپکا پتہ نہ لگا
اب اگر مین اوسکو آپکی خبر کرونگا اور آپ غائب ہو جائینگے تو میری مشکل ہوگی ایسے ایلیا نے فرمایا کہ خلاف نہوگا
تو عبدیاہو نے اخاب کو الیاس کی خبر کی اور اخاب الیاس کی ملاقات کو نکلا اور الیاس سی کہا کہ اے اسرائیل کے
ایذا دہندہ الیاس نے کہا مین ایذا دہندہ والا نہین بلکہ تو ہی کہ خدا کو چہوڑ کر بعل کو پوجتا ہی اور دیکھ بعل کی بندے
سارہی چار سو ہین اور مین خدا کا ایک نبی ہون دو بیل مین سی ایک کو وہ لین اور آگ پر رکہین دوسرا مین
ذبح کرکے بدون آگ کی قربانی کرتا ہون اگر آگ سی میری قربانی منظور ہو تو خدا کی پرستش لازم ہی اور مین سچا ہون ورنہ
وہ سچے ہونگے پس اُن بندوں سی کچھ نہو سکا یہانتک کہ آپکو انہون نے کہا تُل ہی کر ڈالا پھر الیاس نے مذبح کو کہ کافرون نے
جو خراب کر دیا تہا بنایا اور اوسپر رفع شبہ کے لئے تین مرتبہ پانی اونسے ڈلوایا کہ مذبح کے گرد پانی پہیل گیا اور
بیل کو ذبح کرکے چڑہایا اور خدا سی دعا کی تو آتش اودود آئی اور قربانی منظور ہوئی اور چار سو پچاس بندونکو الیاس نے
قتل کیا اور اخی آب کو کہا کہ کوہ پر چڑہ دیکہ کہین بادل ہی تو اوسکو سات بار سبب مقدس کے لحاظ سی چڑہایا
آخر کہین بادل کا پتہ نتہا اور الیاس نے کہا جلد جا کہ پانی آیا ہنوز اخی آب مکان تک نہ پہونچا تہا کہ پانی برسنا
شروع ہوا اور اخی آب نے اپنی جورو ایزبیل سی قصہ کہا اوس شریر نے الیاس کو کہلا بہیجا کہ میرا نام ایزبیل ہی تو
کل تیرا خون بہی بہایا جاویگا تو الیاس حسب فصل ۱۹ سلاطین اول کے مقامات مختلفہ مین گئے اور کوہ حوریب مین گئے
جہان حسب فصل ۱۰ سفر تثنیہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موسیٰ کو خبر دی گئی تہی اور وہان پر خدا تعالیٰ سی بنی اسرائیل
کی شکایت کی کہ انہون نے تیرے نام کے مذبح توڑے اور سچے نبیون کو قتل کیا تو خدا کا حکم ہوا کہ ایزبیل کو ممسوح کرکے
ارام کا شاہ ہو اور نمسے کے بیٹے یاہو کو ممسوح کر کہ اسرائیل کے شاہ ہو اور الیسع بن سفط کو ممسوح کر کہ تیری جگہ
نبی ہو اور بیشک سات ہزار بنی اسرائیل ایسے رکہی ہین کہ انہون نے بعل کو سجدہ نہین کیا اور سات ہزار کے مقدس
ہونے مین اشارہ سات سو ہزار آدم کے مقدس ہو نیکا کیا جو اسلام کا زمانہ ہے کہ جب الیسع کو دوبارہ بن ہدد بادشاہ نے
مسح کیا کہ وہ نبی ہو اور بن ہدد جو نسل ہر موبن ہدد سی غالباً تہا اوس نے اخی آب سی شکست کہائی پہر دوسری مرتبہ
چڑہا اور دوسری مرتبہ شکست کہائی یا الآخر عاجز ہوا اور اخی آب کے پاس آیا اور اوسنے اوسکو قتل نکیا بلکہ اوس سی محبت کی
اس سبب سی خدا کا غضب اخی آب پر آیا کہ کیون اوسکو کیون چہوڑا جسکا قصہ فصول سلاطین اول مین مفصل ہی اور اخاب نے

بنات پر زمین کا باغ دعا سے چہینا اور اوسکو قتل کر ڈالا تو الیاس کو حکم ہوا کہ اخاب سے کہو کہ تو نے ظلم کیا تو
وہ عذاب سے تیرے پروردگار کے تیری عورت مقتول ہو نگی پر اخاب نے خدا کی درگاہ میں عاجزی کی اور اوسکو حکم ہوا کہ
تین سال تک بہتر رہیگا پہر ہدادا کا شاہ یہوسفط اور اخاب میں مشورت ہوئی کہ رامات جلعاد پر چڑہ جاویں
اور چار سو نبیوں سے دریافت کیجئے کہ وہ ہر ایک کو کہتے انہوں نے کہا چڑہو لیکن میکایاہ کی صلاح نہ تھی جس
اخاب اوس جنگ میں مارا گیا اور اوسکا بیٹا اخزیاہ بادشاہ ہوا وہ بیمار پڑا بس مطابق فصل اول سلاطین دوم کے
اوس نے کہا بھیجا کہ بعل زبوب کے پاس قاصد بھیجے جو عقرون کا دیوتا تھا پر راہ میں اونسے الیاس ملے اور فرمایا کہ کیا
خدا اسرائیل نہیں ہے جو دوسرے معبود کی طرف شاہ نے توجہ کی دیکھو پلنگ سے اتر نے نپاویگا کہ وہ مریگا بس قاصد
اخزیاہ سے حال دریافت کر کے کہ وہ الیاس ہیں پچاس آدمی مع جمعدار کے بھیجے کہ الیاس کو لاویں اور الیاس ایک
ٹیلے پر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے الیاس کو بلایا پر الیاس نہ آئے اور آسمان سے آگ اتری اور وہ انکو کہا گئی پھر دوسرے
پچاس آدمی مع جمعدار کے آئے اونکا بھی یہی حال ہوا پھر تیسرے پچاس آدمی آئے اور وہ الیاس پر ایمان لائے اسما
تمام سے خالنا ارشاد ہوا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ
اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝ یاد کر جبکہ کہا اپنی قوم
سے کہ قصد میں بعل کے تم کیوں نہ تقوی کرو شرک سے کہ پکارو بعل زبوب کو اور چھوڑو احسن الخالقین کو کہ اللہ رب تمہارا
اور تمہارے پہلے باپون کا ہے بس اوسکی تکذیب کی کہ پچاس آدمی طلب میں بہیجے اور تباہ ہوئے پہر دوسرے پچاس آدمی
مع جمعدار کے بہیجے اونپر بہی وہی واقعہ گذرا بس تحقیق وہ محضر ہیں کہ ذلکو موت آئی إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝
مگر بندہ اللہ کے خالص کہ پہر تیسرے پچاس جو بہیجے گئے اور اونکے جمعدار نے عاجزی کی بس حکم خدا سے الیاس اخزیاہ کے
پاس آئے اور وہی ارشاد کیا کہ پلنگ پر سے اتر نے نپایا کہ مرا اور یہورام بن یہوسفط یہودا کا شاہ کے دوسرے سال
یہورام اپنے باپ کی شرکت میں کام کرتا رہا پہر یہورام بہی آخر بادشاہ ہوا اور الیاس آسمان کو اوٹہائے گئے اور الیسع
اونکی جگہ نبی ہوئے حتی عالی فصل دوسرے سلاطین دوم میں یہی مذکور ہے وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ
عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ۝ اور باقی رکہی ہم نے الیاس پر ثنا پچھلے لوگوں میں سلام ہو الیاس کو برو زن جیسے سینین بجائے سینا
خود الیاس پر کہ وہ اور یسین سے ہیں اس مقام میں بعض قرأت میں سلام علی آل یسین بہی وارد ہے جیسے

ان ادراسین لمن المرسلین عبد اللہ بن مسعود کے قرآن میں ہے جیسے مراد عبد اللہ بن مسعود الیاس کہتے ہیں جیسے بخاری میں ہے کیونکہ بعل کی امت ادریس پرستش کرتی تہی اگرچہ بطور اختصار کے بہ لکہا پر قصہ بہت طویل ہوگیا تفصیل ہے الیاس کی حالات سلاطین اول پارہ ہجدہ تورات میں ہیں اور الیاس علیہ السلام بڑے رسولوں سے ہیں چنانچہ ارشاد ہے اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ○ بتحقیق ہم ایسی جزا دیتے ہیں اسلام کے نیکوکاروں کو تحقیق وہ ہمارے مومنین بندوں سے تہا تو اہل مکہ کو واسطے اوسکی بیعت پکڑنی تہی کہ نبی اسکے برخلاف ہوکر نہ چلنا چاہیے پہر اور مثل لوط کی فرمایا ہے کہ مثال اہل اونکی [illegible]

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ○ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ○ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ○ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ○ وَبِالَّيْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ ع ۵

اور تحقیق لوط البتہ رسولوں میں سے ہے یاد کر جبکہ اوسکو ہم نے نجات دی اور اوسکے سب اہل کو مگر اوسکی عورت کہ جو رہنے والوں سے عذاب میں تہی پہر ہلاک کیا ہم نے دوسروں کو اور تحقیق تم اے اہل مکہ البتہ گذرتے ہو اونپر صبح کرتے ہوئے اور رات میں کیا تم تعقل نہیں کرتے وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ اور تحقیق یونس بن متی رسولوں سے ہے جو نینوا میں بہیجے گئے تھے دی اللہ کو کثیر الرحمت جانتے تھے پس خیال کیا کہ ہمنے اونکو وعید کردی مگر اور امت کے لوگ گڑگڑاوینگے اور اللہ تعالی درگذر کریگا تو میں اونکے نزدیک رد عذاب سے ضعیف ہونگا پس وہاں سے نکلے اور روم کا قصد کیا جیسے ارشاد ہے اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ○ یاد کر جبکہ بہاگا کشتی کی طرف پس اپنے قبیلے کو کشتی میں بٹہا کر گئے پہر موج جو آئی اونکے قبیلہ کو بہا لیگئی پہر بڑے بیٹے کو [illegible] اور یہی حالت گذری اور چہوٹے بیٹے کو کنارہ پر رکہا تہا کہ بڑے بیٹے و عورت کو بٹہا کر آپ اوسکے بچانے کو گئے پر اکیلا جو کنارہ پر تہا بہیڑیا اوسکو اوٹہا لیگیا اور کشتی چلتی ہوئی آپ تنہا رہگئے [illegible] دوسری کشتی آئی اوس پر بیٹہے وہ جبکہ سمندر کے گہیرے میں پہنچی کشتی چکر کہانے لگی تو خیال کیا گیا کہ اسمیں کوئی سخت گنہگار ہے اور غلام کو بہاگنا بہی مالک سے سخت گناہوں سے ہے فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ○ پس قرعہ ڈالا کہ اسمیں گنہگار کون ہے کہ اپنے مالک سے بہاگا ہے پس قرعہ انکے نام آیا تو ہوا ذرعہ دار ہیں سو آپکو دریا میں ڈالدیا فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ○ پس نگلا اوسکو مچہلی نے اور حالت میں کہ ملامت کیا گیا تہا پس وہ [illegible] لا الہ الا انت سبحانک انی کنت

من الظلمین کی تسبیح پڑہی فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ

پس اگر وہ نہوتا تسبیح کرنیوالوں سے البتہ ٹہرتا مچہلی کے پیٹ مین اُس روز تک کہ اوٹہین یعنی شکم ماہی اوسکی قبر

ہوتی اور زندہ رہتے نہ آنکہ مچہلی قیامت تک زندہ رہتی وگرچہ یہ بات بہی بقدرت خدا ممکن ہی فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَاۗءِ

وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ پس ڈالا اوسکو ہمنے زمین پر تین روز کے بعد جیسے قول مقاتل انجیل کی مطابق ہی اس حالت مین کہ وہ

بیمار تہا اور بعد قوت پانیکے اپنی قوم نینوہ مین بہیجے گئی اور قوم بت پرستی سے باز نہ آئی تو عذاب کا وعدہ کیا اور عذاب کی

صورت اگرچہ مطابق فرمودہ ظاہر ہوئی پر قوم نے توبہ وزاری کی اور قائل توحید ہوئی اور یونس کی تلاش کی وہ اگرچہ

نملے لیکن اللہ تعالی نے عذاب اوس قوم سی دور کیا یونس کو گمان ہوا کہ میرے کہنے کی مطابق وعید نہ آیا تو عرض کیا کہ

کیون اونکو تونے ہلاک نکیا تو اسواسطے وہ ہوا جو ارشاد ہی وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ اور

جمایا ہمنے اوسکے پاس درخت کدو اور وہ خوب سرسبز ہوا اور یونس کو بہلا لگا تو جبرئیل نے کہا کہ درخت تو خوب

جاہو بہر جڑسے اکہاڑ ڈال یونس نے کہا کہ درخت سرسبز کو کیسے اکہاڑون حق تعالی نے جوابدیا کہ پہر کیسے اسقدر مخلوق

کو مین تباہ کرتا جسکی بڑی تعداد تہی جیسے ارشاد ہی وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝ اور بہیجا

ہمنے اوسکو ایک لاکہ مکلف کی طرف بلکہ زیادہ تہی بنظر اطفال فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ پس وہ

ایمان لائی تو برخوردار کیا ہمنے اونکو ایک مدت تک اگر اہل مکہ بہی ایمان لاوین تو اونکی نسبت صلاح وفلاح مثل قوم

یونس تصور ہو اور یہانتک رسولونکا ذکر سے ثبوت رسالت ہوئی اور اہل مکہ ان قصص سی نصیحت کیگئی اور وہ پہر بہی

ملائکہ کو خدا کی بیٹیان کہنے سی باز نہ آئی جیسے بنی مدلج کا مقولہ تہا اور وہ اپنے لیے بیٹون کو بُرا جانتے تہے تو اونکے

مقررات پر گفتگو ہی کہ کلموا الناس علی قدر عقولهم مقرر ہی تو ارشاد ہی فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ

وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۝ پس تو پوچہ دریافت کر اونسی کہ آیا میرے رب کی لڑکیان ہین اور اونکے لیے بیٹے اَمْ خَلَقْنَا

الْمَلٰۗىِٕكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۝ کیا ہمنے پیدا کئے فرشتے مادہ اور وہ اُسکے شاہد ہین اَلَآ اِنَّهُمْ

مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ آگاہ ہو وہ اپنی بہتان سی البتہ کہین کہ انکو

جنا ہی اللہ نے اور بتحقیق وہ دروغگو ہین اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ۝ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ برگزیدہ کیا خدا نے بیٹیون کو بیٹون پر تمہین کیا ہوا کیسا حکم کرتے ہو کیا تم لوگ بیٹیون کو اپنی بیٹون کی نسبت

برا جانتے ہو ارشاد کیا ہے تمہارے لئے کیسی اپنے مالک پر تم حکم کرتے ہو آیا تم نصیحت نہ پکڑو اَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ
مُّبِينٌ ۝ فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ آیا ہے تمہارے پاس دلیل روشن خدا کی طرف سے پس لاؤ اپنی
کتاب اگر تم سچے ہو بخلاف ارشاد قرآن کے کہ دلیل عقلی و نقلی دونوں رکھتا ہے وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ
نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ
الْمُخْلَصِينَ ۝ اور کیا کفار نے ملعون نے خدا و ملائک کے درمیان نسب کہ ملائک پوشیدہ ہیں نظروں سے اور
جن پوشیدہ کو کہتے ہیں اور البتہ جانتا ہے ملائکہ نے کہ کفار البتہ موت کے لئے حاضر کئے جاویں گے فتح اسلام کے بعد پاکی ہے
اللہ کو اس سے کہ وہ وصف کریں مگر بندہ خالص جو فتحیاب ہونگے فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ۝ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ
بِفَاتِنِينَ ۝ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ۝ پس تحقیق تم اور وہ بت جنکو تم پوجو اسپر فوت و غائب ہونیوالی
نہیں مگر اونکو خدا داخل کرنیوالا ہے جہنم میں وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ۝
وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ۝ اور تحقیق جنہ یعنی ملائکہ نے جو نظروں سے پوشیدہ ہیں جانا ہے کہ نہیں ہے ہم میں سے
مگر اوسکے لئے مقام معلوم ہے اور تحقیق ہم البتہ صف باندھے کھڑے ہیں اپنے مالک کے روبرو اور تحقیق ہم البتہ تسبیح
کرنیوالے ہیں وَإِن كَانُوا لَيَقُولُونَ ۝ لَوْ أَنَّ عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ
الْمُخْلَصِينَ ۝ فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ وگرچہ اہل مکہ البتہ کہتے تھے اگر تحقیق ہمارے پاس یادداشت (نصف)
ہوتی پہلوں سے کہ ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے البتہ ہوتے ہم اللہ کے بندے خالص کہ گئی حالانکہ بدستور فرمودہ
اونکے قرآن آیا پس کفر کیا اسکے ساتھ پس اسکی سزا جانیں کہ بدر میں کام آویں وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا
لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ۝ اور البتہ گذرا فصل ہمارا تکوین وہ اشیٰ دراشیا
وغیرہ میں اپنے بندوں رسولونکے لئے کہ تحقیق وہ فتحیاب ہونگے یعنی سردار رسولوں کے پیرو غالب ہونگے وَإِنَّ جُندَنَا
لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ اور تحقیق
لشکر جو خدا کی بادشاہت کرتے ہیں البتہ غالب ہی ہونیوالا ہے پس اعراض کر اونسے ایک وقت تک یعنی ہجرت تک
اور فتح بدر تک اور اونکو خبردار کر پس جلد خبردار ہوں اسپر کافروں نے کہا کہ کسلئے عذاب جلد نہیں آوے فرماتا ہے أَفَبِعَذَابِنَا
يَسْتَعْجِلُونَ ۝ آیا پس ہمارے عذاب کے ساتھ وہ جلدی کریں فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ

اور دیکھ پس قریب ہے کہ دیکھیں جب آوے وعید ان کو حضور میں ہمارے آخر کیون کی صباح وہ وتولّ عنہم

حتی حین و ابصر فسوف یبصرون ۵ اور اعراض کر ان سے ایک وقت مقرر ہجرت تک اور

جتلا انکو عذاب دیکھیں وعید کو سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون ۵ وسلام

علی المرسلین ۵ والحمد للہ رب العالمین ۵ پاک ہے پروردگار رب عزت والا اس سے جو وہ بیان

کرتے اور سلام ہو سب پیغمبروں پر اور ساری تعریفیں اللہ کو جو پروردگار ہے عالمون کا منقول ہے جناب مرتضی کرم اللہ وجہہ نے

فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ بھرا پیمانہ ملے ساتھ اجر کے روز قیامت تو چاہئے کہ آخر کلام اسکا ہر مجلس میں یہ آیت

سورۂ ص مکی ہے اٹھاسی آیت کے پانچ رکوع بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس پہلی سورت میں فتح اور قیامت کی پیشین گوئی تھی اور اس سورت میں بھی انکی پیشین گوئی ہے نزول دونوں کے

متصل ہی ہوا ہے کہ جب یہ آیت انکم وما تعبدون ۵ الا من ھو صال الجحیم کفاروں کے معبودوں کی

شان میں نازل ہوئی اور اہل اسلام کی غلبہ کا ذکر ہوا تو کفار کے لئے کوئی وقیقہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ایذا دہی میں باقی نہ رکھا یہانتک کہ کوہ صفا کے کنارہ میں ابوجہل نے بہت کچھ حضور صلعم کو سخت سست کہا پر حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحمل کیا اس بات کو عبد اللہ ابن جدعان کی کنیز دیکھ رہی تھی امیر حمزہ جو شکار سے آکر

طواف خانہ کعبہ میں حسب عادت مشغول ہوئے تو اس کنیز مذکور نے قصہ کہا پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پاس آگئی کہ بھتیجے تمہارے کو ایسا ہوا امیر حمزہ نے کہا تھا اچھا آیا ہوں کہ آپکا دشمن سے عوض لے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا کہ میرا کوئی ذہن نہیں تو امیر حمزہ نے لات وعزی کی قسم کی کہ میں آپ کا مددگار ہوں حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو اس بار دشمنوں سے مقابلہ کرو پر جب تک تم مسلمان نہو حضرت امیر حمزہ

اسی وقت مسلمان ہوئے اور جاکر ابوجہل کا سر پھوڑا لیکن باوجود اس استظہار کے اہل اسلام کی نسبت کفار نے

کوئی دقیقہ ایذا رسانی میں نہ چھوڑا یہانتک کہ بالآخر حضور صلعم کے قتل کا قصد کیا چنانچہ راس الکفار فرعون

اس امت اشقی ابوجہل نے سو اونٹ اور ہزار اوقیہ چاندی کی شرط اسکو کی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل

کرے لیکن کسیمین یہ قوت نہ ہوئی کہ حضور کا پیچھا کرے اور عمر نے جو ابوجہل کے بھانجے تھے درجہ اسلام کی

تہرا ننت ہو منوز ہو رہے تھے اسکا اثر دیکھا یا اور سورۂ فرقان میں اونکے اسلام لانیکی پیشینگوئی ہوئی تہی جیسے کفر
ابوجہل کی بہی پیشینگوئی تہی مگر ملا حسین نام کا تعین نہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ عمر یا ابوجہل
ایمان لاوے پس وہ دعا حق عمر رضی اللہ عنہ میں مستجاب ہوئی تو پہلے جا کر ابی جہل سے عمر نے عہد لیا اور اپنی تلوار
گلے میں لٹکائی جو ایک بالشت چوڑی و ساڑہے بالشت کی لمبی تہی پس راہ میں نعیم بن عبد اللہ یا سعید ابن وقاص سے
ملاقات ہوئی انہوں نے دریافت کیا تو عمر نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا کہ آپکے قتل کو جاتا ہوں صحابی نے
کہا کہ تو اس امر پر ہرگز بنی ہاشم کی اولاد کے سبب سے قادر نہ ہوگا اسمیں مکالمہ سے نوبت جدال پہونچی کہ دونوں
طرف سے شمشیر برہنہ ہوئی آخر میں سعید نے کہا کہ پہلے اپنی بہن و بہنوئی کی خبر لے کہ وہ بہی مسلمان ہوگئی ہیں آخر قصہ کو
اونکے بہنوئی سعید بن زید اور اونکی بہن تو جناب بن ارت کو تعلیم قرآن کیلئے گہر میں مقرر کیا تہا کہ وہ نے صحابی کو دروازہ پر
کیا کہ تیری قول کی صحت کی کیا نشانی ہے فرمایا کہ وہ تیرا وہ ہے نہ کہا میں گئے پس دونوں سعید کے گہر گئے دروازہ بند
پایا اور قرآن سنا ادہر سنکر دروازہ کہٹکہٹایا تو جناب تو پوشیدہ ہو گئے اور صحیفہ طہ کو پوشیدہ کیا اور عمر داخل ہو پس
بہنوئی سے کہا کیا پڑھتے تہے انہوں نے خوف سے کہا کہ ہم باتیں کرتے تہے پس عمر نے بزغالہ کا ٹٹ کر پکڑا یا اور سعید بہنوئی کے
کہا کہ کہا تو اون لوگوں نے عذر کیا تو عمر نے قول صحابی صحیح جانا تو سعید کی چہاتی پر چڑہے اور بہن کی چہاتی پر تہپڑ کی
حالت میں معروض ہوئیں لیا طپنچہ مارا اور سر توڑا کہ خون آلودہ ہو گئیں تو اونکی بہن نے کہا کہ تو مجکو بس رہنے
دے کہ دیکھتا ہے کہ ہم مسلمان ہوگئے ہیں عمر نے کہا ہاں تو انہوں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر کہا کہ
جو تیرا دل چاہے وہ کر کہ ہم دونوں مسلمان ہیں اور دین اسلام سے نہ پہریں گے جب فاروق نے اونکی جدا اس رحم
دیکھی کہ بہن کو خون آلودہ دیکھا تو دل میں رقت آئی اور کہا صحیفہ لاؤ انہوں نے کہا کہ اسکو مطہر مس کرتے ہیں
پس عمر غسل کرنے لگے وہ جناب گوشہ سے باہر نکلے اور کہا کہ صحیفہ کا ذکر کرتی ہے عمر کی بہن نے کہا شاید اسلام
لاوے پس عمر غسل کرکے آئے اور صحیفہ لیا اور آیت له ما فی السموات و ما فی الارض و ما بینہما و ما تحت الثریٰ
کیطرف پہونچے تو کہا جسکی یہ صفت ہو وہ کسی غیر کی عبادت درست نہیں اور جبکہ ان تجہر بالقول فانہ یعلم السر
واخفی الله لا الہ الا ہو له الاسماء الحسنیٰ پر پہونچے فاروق کا دل پگہل گیا اور لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کہا جب جناب بن ارت اونکے منہ سے کلمہ سنا تو کہا کہ اے عمر تمکو مبارک ہو کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی کل کی دعا تیرے حق میں مقبول ہوئی پس جناب کے ساتھ در دولت پر حاضر ہوئے اور دروازہ
کھٹکھٹایا اشتگان در سے کسی نے دیکھا کہ عمر شمشیر حمائل کئے ہوئے کھڑے ہیں جلیسوں میں سے کسی کو دروازہ کھولنے کی مجال
ہوئی پر امیر حمزہ شیر دل نے عرض کیا کہ فرمائیے دروازہ کھولا جاوے اگر عمر بخیر آئے ہیں فبہا ورنہ اوسکی
تلوار سے اوسکا سر تن سے جدا کردوں اصحاب نے دروازہ کھولا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے استقبال کو
آئے اور فاروق کے بازو پکڑکے دبائے اور فرمایا اے عمر اگر صلح کو آیا ہے کہہ کہ میں تیرا ناتہ چھوڑدوں گر
جنگ کے لئے آیا ہے تو تیری بہادری کے مار برلاؤں عمر نے عرض کیا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں ارشاد ہوا کہ کلمہ پڑھو
عمر نے کلمہ پڑھا صحابہ نے ایسے زور سے تکبیر کہی جسکی آواز قریش کی محفل میں گئی اور اہل اسلام خانہ کعبہ کے طواف
کو علی الاعلان گئے اور کفار کو امیر حمزہ کا اسلام اور عمر فاروق کا ایمان سخت ناگوار ہوا کہ قضیہ
برعکس ہوا تو ولید وغیرہ نے جو سب میں بڑا تھا پچیس صنادید قریش سے کہا کہ ابوطالب پاس چلو تو وہ آئے
اور کہا کہ تو ہمارا سردار ہے تو جانتا ہے کہ ان نادانوں نے جو کیا ہم تیرے پاس آئے ہیں تاکہ تو ہمارا پنچ ہوکر فیصلہ
کرادے کہ اہل اسلام ہمارے بتوں کو برا نہ کہیں ہم اہل اسلام کی تکلیف سے ہاتھ اٹھادیں گے کہ وہ اپنے خدا کی
پرستش کریں پس ابوطالب کی درخواست کی مطابق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ابوطالب نے
کہا کہ اے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام آپکی قوم آئی ہے پورا انسے اعراض چاہتے ہیں ارشاد ہوا کہ وہ کیا چاہتے ہیں انہوں نے
جواب دیا کہ ہمارے معبودوں کا ذکر چھوڑدے ہم آپکو و آپکے معبود کو چھوڑیں گے اور ارشاد ہوا کہ ایک بات میری مانو
کہ مالک ہو اس سے عرب کی اور پیروی کریں تمہاری عجم تو ابوجہل نے کہا کہ وہ اور اوسکے ساتھ دس تو ارشاد ہوا
لا الٰہ الا اللہ کہو پس سردار کھڑے ہوگئے اور متفرق ہوگئے اور آئندہ قرآن سے ظاہر ہے کہ کفار کے تابعین بعض
بیٹھے ہی رہے پس اونکے سرداروں کے لئے یہ سورت نازل ہوئی کہ جو اونہوں نے کہا اوسمیں اوسکا بیان ہے اور اونکو طرح
بطرح سے نصیحت ہے اور چونکہ کلمہ طیبہ کا اقرار قابل صاد ہے جس سے اونکو اوسکے بغیر ہلاکت ہے اور جھگڑا نہیں تو
بعد بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بطور براعت فرمایا صٓ وَالۡقُرۡاٰنِ ذِی الذِّکۡرِ ۝
جھگڑا ہے تسلیم قرآن میں قسم ہے قرآن صاحب ذکر کی اور اوسکے انکار میں مناص نہیں جیسے بظاہر کفار کریں
در حقیقت انکار نکریں بَلِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فِیۡ عِزَّۃٍ وَّ شِقَاقٍ ۝ بلکہ وہ جو کفر کریں عزت دنیاوی

علی الہتکم ان ہذا لشیء یراد ہ اور کہنے لگا سردار اونہین سی کہ چلو اور صبر کرو اپنے
معبودون پر تحقیق یہی کام ہے البتہ ارادہ کیا گیا کہ سارے معبود ایک الہ ہے ما سمعنا بہذا فی الملۃ
الاخرۃ ان ہذا الا اختلاق ہ نہین سنی یہ بات دوسری ملت یہود و نصاری مین
کہ سارے معبود ایک ہو اونہین نہین ہے یہ بات مگر نکالی ہوی مدعی نبوت کی کہ گو یہود اونکی کتاب مین
کلمہ لا الہ الا اللہ ہے جسکو وہ نہین سمجہتے لیکن اسلام مین مدار توحید یہ کلمہ ہے اور تمام یہود روح اعظم
کی پرستش کرتے ہین اور نصاری بہی اوسی کی پرستش کرتے ہین گو اوسکو منحصر مسیح بن مریم مین جانتے ہین
کلمہ کے معنی کی تحقیق کلمۃ الحق مولنا عبد الرحمن لکہوی مرحوم مین مطالعہ کیجاوے اور کچھ ایک حقیر کے رسالہ سے
دریافت کرلی جاوے اور بعض ترجمہ ما سمعنا بہذا فی الملۃ الاخرۃ یون کرتے ہین کہ نہین یہ بات سنی دین
نصاری مین مگر حقیقۃ مراد یہان پر اوس سے ایک ہی مراد ہے اور باوجودیکہ ایک نبی عظیم الشان کی خبر اہل مکہ کے ان
مقرر تہی اور ارہاصات ابا و اجداد سے صادر ہوتی چلی آئی تہی اور انہون نے معجزات بہی مشاہدہ کئے اور فصل ۴۲
یشعیا مین ابن عبد اللہ و بو شیبہ کر کے صفت ہی بنی قیدار مین لکہی ہے مگر اونکے سردارونکی بربادی بہی بدر مین
فصل ۲۱ یشعیا وغیرہ مین لکہی ہوی بعد ایک سال ہجرت کے ہے کہ اونکی تکلیف دینے سے نبی اکرم ہجرت مدینہ مین
کرین تو کہنے لگے ء انزل علیہ الذکر من بیننا ہ آیا نازل کیا گیا اوسپر ہی خدا کا ذکر ہمارے
درمیان مین سے اور پہلے امور کو خیال نکیا جو انکے ہان مذکور ہو کر ارہاصات کو خیال کرتے بل ہم فی شک
من ذکری ج بلکہ وہ شک مین ہین میری یادداشت سی جو اونکے ہان موعود ختم نبوت اسماعیلیون مین ہے
بل لما یذوقوا عذاب ہ بلکہ یہ کہنا انکا اسوجہ سے ہے کہ ہرگز نہین چکہا میرا عذاب بدر موعود
فصل ۲۱ یشعیا ہان اگر اونکے اختیار مین رحمت کے خزانے ہوتے یا آسمان و زمین وغیرہ کا مالک ہوتا تو دلکی جیسے
ارشاد ہے ام عندہم خزائن رحمۃ ربک العزیز الوہاب ہ ام لہم ملک السموات والارض
وما بینہما قف آیا اونکے پاس ہین تیرے رب کی رحمت کے خزانے یا اونکی ہی ملک ہے آسمانون و زمینونکا اور جو اونکے مابین ہے
تو روکتی فلیرتقوا فی الاسباب ہ پس چاہئے کہ چڑہین نبوت کی اسباب مین اور اوسکو کارخانے دیکہین اور منکرین کو
فرمایا جند ما ہنالک مہزوم من الاحزاب ہ البتہ لشکر ہے عظیم گروہون کا وہان یعنی لقائے عمیر مین

ہزیمت کہا گیا ہو اسی چنانچہ اوسپر تمثیل فرماتا ہے کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ
وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَّأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ۝ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ
فَحَقَّ عِقَابِ ۝ تکذیب کی اونکے پہلے قوم نوح اور عاد و فرعون صاحب میخونکے اور ثمود اور قوم لوط اور اصحاب
ایکہ نے یہ گروہ ہیں ہر ایک نے رسولونکی تکذیب کی پس ثابت ہوا میرا عذاب سبب یہی کہ [illegible] اور پر
افسوس کہ اوسکے خواستگار ہوتے ہیں وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ۝
اور نہ انتظار کرتے ہیں یہ لوگ اہل مکہ مگر ایک چنگھاڑ کا جو نہیں جسکے واسطے عود نہیں یعنی بلا بدی [illegible] وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا
قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اور مثل نضر بن حارث کفار نے کہا اے ہمارے پروردگار جلدی کر ہمارے لئے ہمارا
نصیب پہلے روز قیامت کے کہ اوس دن کچھہ نہو سکے اور عذاب کے دیکھنے سے ہم تماشائی ہوتے ہوں اِصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ
صبر کر اوسپر جو کہیں اور جو کہا کہ تعجیل قبل حساب اوسکو وہ معتقد نہ تہے کہ وہ ہو یا الہی بلکہ حسب غرور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہا کیونکہ اونکا قول تہا کہ صرف حیات دنیا ہی ہے اور قیامت آنیوالی نہیں ہے کہ ہمارے باپ دادے
کہتے چلے آئے ہیں ویسے ہی ہم اور ہمارے باپ دادی وعدہ کئی گئی ہیں اور جواب اونکا اس قول کا جو کہیں کہ ہمارے
درمیان میں سے محمد ابن عبد اللہ ہی کیوں مخصوص بہ نبوت ہو کہ کہانا کہاتے ہیں اور بازارونمیں پہرتے ہیں تو
اوسکی مثل کے جواب میں احوال انبیا فرماتا ہے جو آدمی و عورتوں و گھوڑوں والے تہے اور اونکے حال سے دریافت ہوا کہ
خدا کا معاملہ حساب کیسا ہے۔ لیو دیکہا رہو اونمیں سے داؤد کا قصہ فرماتا ہے سو ابن ایشی بن عبید بن بوعز بن سلمان
بن نحسون بن عمیداب بن آرام بن حصروم بن پہارس بن یہودا بن یعقوب ہیں اور ایشی کی عمر ۱۳ فصل دوم
تاریخ ایام اول کی مطابق سات بیٹے تہے الیاب ابیداب سمع [illegible] روی عوضم داؤد کہ داؤد سب سے چہوٹے تہے اور
جاتی جالوت نے کہا تہا کون لڑائی ہو جسے مقابلہ کرو اور وہ بڑا زبردست تہا اور کسی نے بنی اسرائیل سے اوسکے
مقابلہ کا نہ تہا تو حسب فصل [illegible] سموئیل اول کی طالوت [illegible] نے جاتی طالوت کی مقابلہ [illegible] داؤد کو دی تہی جو
بکریاں چراتے پر اپنے باپ کی مقرر تہی اور بہائی کو روٹی دینے آئے تہے کہنے لگے کہ میں مقابلہ کو جاؤنگا یہ بات سنکر اونکے بہائی
الیاب نے داؤد کو حقیر سمجہکر جہڑکا جنکا سلسلہ مفصل کتاب [illegible] ہیں پہر وہ ایسے زبردست بادشاہ ہوئے جنکی نسبت فرماتا ہے
وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ اور یاد کر ہمارے بندہ داؤد صاحب قوتوں کو کہ وہ بہت رجوع لانیوالا تہا

کہ فتحیابی کے بعد فلسطی پر ساؤل سے بہت جنگیں کیں اور ساؤل کے مرنیکے بعد آپکے ملک مین بڑی وسعت ہوئی تو اونکے
ہمسایون کو لائق نہوا کہ وہ کہتے ہم مین سے داؤد ہی کیون ملک و نبوت سے مخصوص ہوئی اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ
مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ہمنے مسخر کئے اوسکے لئے پہاڑ یعنی بادشاہ کہ وہ تسبیح کرتے ساتھ اوسکے
دن یعنی دوپہر و اشراق مین کراست ہو سوی مین اشراق اور چاشت و دوپہر کی نماز فرض تھی پس اشراق سے
مراد نماز اشراق متعارف ظاہری و نماز چاشت ہی دخل جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اس آیت کے
معنی ہم نہجانتے تھے تا آنکہ حدیث کی ام ہانی نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کرکے نماز ضحی پڑھی اور فرمایا کہ
یہ نماز اشراق ہے یا خود پہاڑ جیسے ورس، مزبور ۱۰ اکی مطابق پہاڑون کا ہلنا ثابت ہے وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ط
كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ۵ اور مسخر کیا طائرون کو یعنی اہل وقار کو کہ وہ جمع کئے گئی جیسے فصل ۵ شموئیل سے ظاہر ہے کہ ہر ایک
با وقار اوسکی لئے بہت رجوع کرنیوالا تہا وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۵ اور
محکم کیا ہمنے اوسکا ملک بعد مسخر ہونے بادشاہون اور جمعیت اہل وقار مثل لشکر اشبوست بن ساؤل متوفی کے اور
دی ہمنے داؤد کو حکمت مقدمہ صندوق وغیرہ مین اور خطاب فیصل جیسے فصل اول شموئیل دوم مین ساؤل کے قاتل کو کس
خوبی سے دریافت کیا اور عوض لیا جو آپکو وہ اسرائیلی بتلاتا تہا اور ساؤل پر روتا تہا حالانکہ وہ عمالیق سے تہا اور وہی
قاتل تہا اور جبکہ اس سے بڑی سے دریافت کیا تو اوسنے آپکو عمالیق سے بتلایا اور کہا کہ مین نے اوسکو قتل کیا اور نیز کلام
داؤد سے ہے کہ بینہ مدعی پر اور قسم ہے منکر پر اور جو خود اقرار کرے اوسپر جنایت لازم ہے پس اسکو قتل کیا اور مقدمہ و قوع نکی
فیصلہ کا جو نقل کرتے ہین اور سلیمان کی نسبت کتاب سلاطین اول مین لکھا ہے اوسکی تاویل گزر گئی اب کفار کے شبہ کے دفع
کے لئے جو پیغمبر کے کاروبار کرتے داؤد کا حال بیان کیا جاتا ہے جو مطابق فصل ۱۱ و ۱۲ کتاب شموئیل دوم مین ہے کہ
ایک روز داؤد علیہ السلام چہت پر چڑھے اور آپکی نشانزین قبائل تھے اور اوریاہ حتّی کی عورت کو نہاتے دیکھا کہ
نہایت حسین و جمیل تہی اور داؤد کا دل اوسپر مائل ہو گیا اور اوسکو حمل رہ گیا تو داؤد نے اخفا کے لئے اوریاہ کو
لشکر سے جو مقابل کفار تہا طلب کیا پر وہ اپنے گہر نہ گیا تو اوسکو جہاد مین بہیجا اور نواب سردار لشکر کو
کہلا بہیجا کہ ایسے مقام پر اسکو بہیجو کہ بچکر نہ آوے تو سردار نے اوسکو ایسی جگہ بہیجا کہ وہ شہید ہو گیا
اور حمل مذکور سے جو لڑکا ہوا وہ مر گیا لیکن بنت سبع محلون شاہی مین داخل ہوئی کیا بعید ہے کہ

اسکا نکاح بعد عدت کے داؤد نے کیا ہوا اور بقول مفسرین اپنی اوقات سے ایک روز عورتوں کے ساتھ اور ایک روز عبادت کے لئے و ایک روز فیصلہ کے لئے مقرر کیا تھا اور داؤد اگرچہ نبی تھے جنکو عصمت فی النبوۃ لازم ہے کیونکہ عصمت علی العموم از عصیان و از غوایت حسب آیت عصیٰ آدم ربہ فغویٰ لازم نہیں پس مطابق فصول مذکورہ کے ناقص نبی آپکے بیشین گو قوم لاوی سے تھے پس حق تعالیٰ نے انکو داؤد پاس بھیجا یعنے دو فرشتوں کے ساتھ جیسے قرآن مجید سے ظاہر ہے چنانچہ ارشاد ہے وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ آیا تیرے پاس خصومت کنندوں کی خبر داؤد کے مسجد میں جبکہ وہ چڑھے محراب پر خلاف عادت روز معہود کے بیچ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ناگہان داخل ہوئے داؤد پر پس خوفناک ہوا داؤد ان سے قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ کہا ایک فریادی نے تو نہ خوف کر دو خصم ہیں باغی ہوا بعض ہمارا بعض پر پس تو حکم کر ہمارے درمیان حق کے ساتھ اور نہ ظلم کر وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ اور راہ بتا ہمکو درست راہ کی طرف إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ه تحقیق اس بھائی کی ننانویں بکریاں یعنی عورتیں ہیں اور میرے لئے ایک بکری ہے تو کہا اسنے دے اسکو مجھے اور غلبہ کرتا ہے مجھ کو جواب میں قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ۗ داؤد نے کہا: بیشک ظلم کیا تجھپر تیری بکری کے طلب میں اپنی بکریوں کی طرف اور بہت کی شریک البتہ زیادتی کرتے ہیں بعض انکی بعض پر مگر اہل ایمان و نیکوکار اور وہ کم ہیں جب ناتن نے کہا کہ ایسا مرد تو وہ تو ہی ہے کہ اوریا کی عورت کو تو نے لیا وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقین کیا داؤد نے کہ بیشک اسکو آزمایا پس طلب مغفرت کی اپنے رب سے اور گرا رکوع کرتا ہوا اور رجوع ہوا فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ه پس بخشا ہم نے اسکو یہ جرم اور تحقیق اس کے لئے ہمارے پاس البتہ قرب ہے اور نیک بازگشت یَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ

فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط اے داؤد ہمنے کیا تجکو خلیفہ زمین مین پس تو حکم کر آدمیون مین حق کے ساتھ
اور نہ پیروی کر خواہش کی کہ گمراہ کرے تجکو راہ خدا سے اب تعلیم اس قصہ کی بعد ارشاد اہل مکہ کو ہی اِنَّ الَّذِیْنَ
یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ۵ تحقیق اونکو جو گمراہ
کرین راہ خدا سے سخت عذاب ہی بسبب اوسکے جو بھولے روز حساب کو مگر کافر لوگ روز حساب کے منکر
کچھ اثر اس تخویف سے متصور نہین تو اوسکے ثبوت کے لئے تنبیہ بدیہی ارشاد کرتا ہے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا بَاطِلًا ط ذٰلِکَ ظَنُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ج فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنَ
النَّارِ ۵ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ
الْمُتَّقِیْنَ کَالْفُجَّارِ ۵ اور نہ پیدا کیا ہمنے آسمان و زمین اور اونکے مابین کو باطل بلا حکمت یہ ظن ہے اُن لوگونکا
جنہون نے کفر کیا کہ کچھ حساب کتاب نہین پس ویل ہے اُن لوگونکے لئے جنہون نے کفر کیا آگ سے آیا کرین
درصورت عدم حساب اونکو جنہون نے ایمان قبول کیا اور کام نیک کئے مثل اونکی جو مفسد ہین زمین مین کیا کرین
کردینہ شرک سے پرہیزگارون کو مثل کافر فاجر ونکی اور وجود قیامت موعود پر دلیل نزول قرآن موعود ہے
ہزار ہفتم مین وجود آدم سے جیسے ارشاد ہے کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِہٖ
وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۵ کتاب عظیم الشان ہے کہ ہمنے اسکو نازل کیا برکت والی سبق
تاکہ فکر کرین فکر کرنیوالے اوسکی آیات کو اور چاہئے کہ نصیحت پکڑین اُس سے اصحاب لب اہل کتاب
اور یتیم ابن عبد اللہ کی نبوت کی لئے قصہ سلیمان کا ذکر کرنا مناسب ہے کہ داؤد کی حسب فصل ۱۳ تاریخ
ایام اول کے اخون دانیال ابی سلوم اودنیاہ سفطیاہ اترعام سمعیا سوباب ناتن سلیمان ابحار الیشع ۱۱
الیفلط نجہ نفج یفیع الیسع ودم البیدع الیفالط ۱۹ بیٹے تھے بدسوا اونکے جو حرم سرا تھے پر خلیفہ انمین سے
حسب وعدہ نہ بطور وراثت کے سلیمان ہی ہوئے وَوَھَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ ط نِعْمَ الْعَبْدُ ط اِنَّہٗٓ اَوَّابٌ
اور بخشا ہمنے داؤد کو سلیمان اچھا بندہ ہے سلیمان تحقیق وہ رجوع کنندہ ہے پس اس مقام سے اہل مکہ کا اعتراض کہ
ہماری یہان سے یتیم ابن عبد اللہ ہی کیون نبی ہوئے لغو ہوا کہ تخصیص جاعل کی طرف سے حسب اسکی تعین
امکانی کی ہے کہ باوجود چھوٹے ہونے کے سلیمان ہی خلیفہ حسب وعدہ ہوئے پس اگر نبوت حضرت ابن عبد اللہ پر

یوجہ اسکے کہ سوداگری کرتے تھے یہ خیال ہو کہ نبی کو گوشہ نشینی درکار ہے جیسے عوام کا خیال گوشہ نشین
ہو رہا وہ جیتا ہے تو قصہ سلیمان کا ذکر کرنا مناسب ہے تاکہ معلوم کریں کہ کارخانہ دنیاوی نبوت کو مانع نہیں
دیکھو فصل السلاطین اول کو کہ سلیمان کی طبیعت گھوڑون کی طرف متوجہ ہوے جو مصر مین جمع ہوتے تھے
ان مین سے جو انکے روبرو لائے گئے انسے اطلاع فرماتا ہے اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ
الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ رُدُّوهَا
عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ۝ یاد کر جبکہ پیش کی گئی اسپر آخر دن مین گھوڑے کھڑے ہونے
والی تین پاؤن پر تو مشاہدہ وحدت فی الکثرت مین سلیمان نے کہا کہ مین دوست رکھتا ہون گھوڑون جہادی کی
دوستی اپنی رب کے ذکر سے یہانتک کہ پوشیدہ ہوگئی وہ گھوڑے حجاب مین کہا لاؤ انکو مجھپر پس لگی چھونی پاؤن
اور گردنین یہانتک مشاہدہ وحدت فی الکثرت مین واقع ایسے بقول اہل کتاب ہوا کہ شوق صرف وحدت جاتا رہا اور
عورتون مین زیادہ مشغول ہوے تاانکہ انکی عورتون نے اپنے اپنے بتھانون کی تعمیر کی اجازت چاہی
اور بت خانہ انہون نے بنوائے کہ منسوب کتاب مذکور مین سلیمان کی طرف بسبب عدم ممانعت کے کی گئی پس
اس وقت مین مطابق فصل السلاطین اول کے خدا تعالی نے فرمایا کہ جب تو میرے عہد پر قائم نہ رہا تیری سلطنت
کو پارہ پارہ کردونگا پر ایک ملک بارہ حصون مین سے تجکو دونگا پس خدا تعالی نے سلیمان کے لئے مقابل پر انگیختہ
کیا انکہ یاربعام پسر نباط غلام سلیمان کو ابھارا اور سلیمان کا دشمن بنایا اور اخیا سیلانی نبی کو حکم ہوا وہ راہ
مین یاربعام سے ملے اور اپنی چادر کو بارہ حصے پھاڑ ڈالا اور یاربعام سے کہا کہ وہ دس حصے تو لے دس حصہ
سلطنت سلیمان پر بارہ حصو نسے تو مالک ہوگا غایت یہ ہے کہ اگر سلیمان انابت کرے تو ان کی زندگی مین سلطنت اس سے
نکل جاویگی مگر اسکے بعد ضرور ہو گی اسکی طرف اشارہ فرماتا ہے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ
جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۝ اور البتہ ہم نے آزمایا سلیمان کو اور ڈالا ہم نے اسکی کرسی پر جسم یاربعام کو فرقہ تھا کہ اسمین روح ایمانی نہ تھی
پھر سلیمان نے انابت کی قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي ۚ إِنَّكَ
أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ کہا اے میرے پروردگار بخش میرے گناہ اور بخش مجھکو ایسا ملک کہ نہ سزاوار ہو کسی کو میرے
بعد تحقیق تو بڑا بخشش والا ہے مگر سلیمان کا ایک احسان انبیا پر ہوا کہ وہ نہ آزمائے جاوین نہ انکہ انہون نے

انہوں نے تخل کیا اس مقام سے حضور صلعم نے حسب روایت بخاری کے ایک شب میں ایک دیو کو پکڑا اور
ارادہ کیا کہ اوسکو قالب حیوانی میں قید فرمادیں لیکن دعای سلیمان یاد آئی اور چھوڑ دیا فَسَخَّرْنَا
لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ۝ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ۝
وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ کہ سفر کی جہنے اسکے لیے ہو کو جاری ہوا اوسکے حکم سے نرم جہاں
ہو بجاوے اور مسخر کئے اونکے لیے سردار ہر بنا و غوطہ خور اور دوسرے بادشاہ بند ہو کر بند زنجیروں میں اور فرمایا
هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَ
حُسْنَ مَآبٍ ۝ یہ ہماری عطا ہے پس بخش یا رہنے دے بغیر از حساب اور تحقیق اسکو ہمارے پاس البتہ
قربت ہے اور نیک انجام پس پیغمبری و کارخانہ دنیاوی منافی نہیں مولانا کہتے ہیں ع چیست دنیا از خدا غافل بدن
نی قماش و نقرہ و فرزند و زن ۔ علی ہذا احتیاجی و نبوت منافی نہیں جیسے ارشاد ہے وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ
اور یاد کر ہمارے بندے ایوب مبتلا ابن عوص بن ناحور بن تارح کو جنکی کتاب بیالیس فصل کی مجموعہ تورات میں
داخل ہے کہ کیسی کیسی مصیبتیں اوپر آئیں اور بلا پر بلا آئی پر خدا کی قضا کی شکایت نہ کی گو مقتضی کی فریاد ہر چند
غایت کی کہ بندہ کو لائق ہے کہ اپنے مالک کی روبرو گر گڑا وے اس مقام سے از حد صابر تھے کہ عمر کے روبرو فرزند او کے
نہ خدا کی قضا کی شکایت کی پس اس تکلیف کے ساتھ وہ پیغمبر تھے کہ اسباب مویشی و اولاد سب تباہ ہو گئے اور جسم میں
کیڑے پڑ گئے لیکن متوجہ سوای خدا کے دوسری طرف نہوئے اور شیطان کو اس وقت تک دخل نہوا کہ اونکو
خدای یگانہ سے دوسری طرف متوجہ کرے اس وقت شیطان نے خدا سے کہا کہ اوسکی شرم ہنوز باقی ہے کہ اسپر بیٹے
قابو نہیں پایا پس اہل خانہ طعام لینے کو کہیں گئیں تھیں کہ ایک شخص نے کہا کہ کہانا اس وقت دونگا کہ زلفوں کے
بال مجکو دے تو لاچاری کو اس نیک بخت نے بال دیدئے اور شیطان ایوب پاس آیا کہ تیری عورت نے کار زنا کیا
کیا ہے ایوب نے کہا کہ سو سودا اوسکو لگاؤنگا تو ارشاد ہے إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ
بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۝ یاد کر جبکہ ایوب نے خدا کو پکارا کہ مجکو مس کیا شیطان نے سختی و عذاب کے ساتھ جبا و شرم میری
رکبتی تعالیٰ نے فرمایا ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝ مار اپنا پاؤں یہ جای غسل بارد و پینے کا
پانی ہے کہ انہوں نے ایسے ہی کیا پس چشمہ پیدا ہوا اوس میں نہائے تو جسم درست ہوا اور پانی پیا دلسکی حاصل ہوئی

وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ اور بخش دیے
اسکے لئے اسکی اہل اور انکے ساتھ انکی مثل اپنی رحمت سے اور یادگاری عقل والوں کو اور چونکہ اونکی بی بی پاک
تہی اسکی نسبت فرمایا وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا
نِّعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ اور لے اپنے ہاتھ میں جہاڑو جسمیں سینکیں ہوں پس مار اس سے اپنی عورت کو کہ
قسم تیری پوری ہو اور نہ حانث ہو تحقیق پایا ہمنے اسکو صابر اچہا بندہ ہے ایوب کہ وہ رجوع لانیوالا ہے چونکہ انکی
کتاب کے ترجمے اکثر زبانوں میں موجود ہیں اس وجہ سے نقل قصہ کی ضرورت بخوف طوالت کے نہ سمجھی گئی وَاذْكُرْ عِبَادَنَا
إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ۝ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝
اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیم و اسحق و یعقوب صاحبان قوت و بینائیوں کو کہ اونکو ہمنے برگزیدگی کے ساتھ برگزیدہ
کیا تہا دار آخرت کی یاد کے لئے کہ ہر ایک اپنی قوم میں برادر و باپ والے تہے پیغمبر آخر الزمان علیہ السلام کی نسبت
یہ کہنا کہ ہمارے درمیان میں سے یہی کیوں مخصوص بنبوت ہوئے کافروں کا خیال غلط ہے وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ
الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ۝ اور تحقیق وہ ہمارے پاس البتہ برگزیدوں نیکوکاروں سے تہے وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ
وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ۝ اور یاد کر اسماعیل پیغمبر کو اور یسع و ذا الکفل کو کہ ہر ایک اخیار
سے تہے اسمعیل کا حال مفصل گذرا کہ مکہ میں کس تکلیف کے ساتھ اول وہ رہے اور یسع علیہ السلام الیاس کے شاگرد تہے
ایک شخص کہیتی کرنیوالے جنکا قصہ مفصل ہے سلاطین دوم میں مفصل ہے اور ذو الکفل عبدیا ہے جو وزیر شاہی جنکا
حال الیاس کے حال میں سورۂ صافات میں گذر گیا یہ سب آدمی تہے کوئی غریب کوئی امیر اور پیرزادہ ہی تہے
هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ یہ ہی شرف نزدیک جو اہل مکہ کا قیاس ہے کہ نبی کا آدمی محتاج ہے وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۝
جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ۝ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَ
شَرَابٍ ۝ اور تحقیق متقیوں کے لئے جو شرک سے بچیں البتہ نیک انجام ہے جنت عدن کہولے گئے اونکے لئے دروازے
تکیہ لگائے ہوئے ہوں اونمیں منگاتے ہیں اونمیں میوہ شراب نفیس وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ۝
هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ۝ هَٰذَا ۚ اور انکے پاس
نیچی نگاہ والی ہمسن عورتیں ہوں اور کہا جاوے یہ ہے وہ جو وعدہ تم کئے گئے تہے روز حساب کے لئے کہ ہر ایک میں عرفان

حق حاصل ہو تو وہ کہیں تحقیق یہ ہمارا البتہ نصیب ہے جسکے لیے انقطاع نہیں یہ ہو لازم وَاِنَّ لِلطّٰغِیْنَ لَشَرَّ
مَاٰبٍ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ وَّاٰخَرُ
مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ اور تحقیق کافر سرکشوں کو ہے البتہ بد انجام جہنم کہ اوسمیں داخل ہونگے پس برا ہے جہنم
کہا جاویگا یہی لازم ہے پس چاہیے کہ چکھو اسکو کھولتا ہوا پانی اور زرد آب جو اونکے جسم کی پیپ اور دوسرا اوسکی
سرزنش کے قسم کا اونکو کا فر طرح طرح کے اور کہا جاویگا هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ
اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ یہ تمہارے ساتھ تمہارا لشکر ہے داخل ہونیوالا تو کہیں نہیں ہے خوشی اونکو ساتھ کہ وہ
داخل ہونیوالے دوزخ کے ہیں قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ
الْقَرَارُ جواب دینگے تابع بلکہ تمکو ناخوشی ہو کہ تمنے مقدم کیا اوسکو ہمارے لیے پس برا ہے دار قرار جہنم -
قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ کہیں تابعین اے ہمارے
پروردگار جسنے ہمارے لیے مقدم کیا یہ دوزخ تو اوسکو زیادہ دے عذاب دو چند آگ میں وَقَالُوْا مَا لَنَا
لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ
الْاَبْصَارُ اور کہیں کیا ہوا ہے ہمکو کہ نہ دیکھیں ان مسلمان مردوں کو جنکو ہم گنتے تھے اشرار سے کہ پکڑ لیا تھا ہمنے
اونکو ٹھٹھا آیا وہ داخل نہیں ہوے یا داخل ہوے لیکن پھر گئیں اونسے ہماری بینائیاں تو اونکو سردار لوگ جواب
دینگے کہ ہمنے تمہارے اوپر جبر کب کیا تھا تم خود گمراہ تھے جیسے دوسری آیات میں ہے لیکن سردار کافر تکو تابعین
تخاصم کرنیسے انکار کریں جیسے آیندہ آتا ہے اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ اور تحقیق یہ اہل نار
کا جھگڑنا البتہ سچی بات ہے شک نہیں اسمیں دونوں کو تنبیہ ہے کہ خوف کریں وجبکہ حضرت انبیا کا ذکر بیان کیا گیا
تو متوجہ اصل مطلب کی طرف ہوتا ہے جو نسبت حضرت ہو کی جلدی چاہتے اور قیامت کا انکار کرتے پس پہلی نسبت
ارشاد کرتا ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ فرما دیجیے نہیں ہوں میں مگر ڈرانیوالا ہوں فتح ہے ڈر سے
پہلے اور نہیں ہے کوئی معبود اللہ واحد قہار کے غیر جو رب ہے آسمانوں و زمین و دونوں کے مابین کا غالب کفار پر
بخشنے والا اہل اسلام کا اور جواب امر دوم کا فرماتا ہے قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ

زیادہ اندازِ قیامت بڑی خبر ہے اور تم اوس سے اعراض کرنیوالے ہو اور نبلاء عظیم کے قبل عذاب قریب ہے
جو سورت میں خوف دلایا گیا ہے جسمیں ملائکہ مخاصمہ کریں وہ کیسا ہونیوالا ہے تو ارشاد ہوا ما کان لی
مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝
نہیں ہے مجکو علم ملاء اعلیٰ کا جبکہ وہ جھگڑتے ہیں یعنی بدر ہیں کہ کب ہو نہیں وحی کی گئی ہے میری طرف
تمہارے مقدمہ میں مگر ڈرانیوالا ظاہر ہوں فقط سے اور ملاء اعلیٰ کی خصومت مقدمات
کفارات وغیرہ میں جو احادیث میں ہے یہاں پر علاقہ نہیں رکھتے مگر لشان اشارہ ہے وہ جو احادیث میں ہے
پس ای کفار تم تکبر نکرو جیسے اسکا سابقہ ہے گذرا ع تکبر عزازیل را خوار کرد بزندان لعنت گرفتار کرد
اور شیاطین مت ہو کہ انکو نبی سے افضل سمجھو جیسے اونکی تنبیہ کیلئے قصہ نبی و شیطان کا فرمایا اِذْ قَالَ
رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ
فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ
وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ یاد کر جبکہ کہا تیرے رب نے ملائکہ کو کہ میں پیدا کرنیوالا ہوں بشر کو گارے سے پس
جب درست کیا اوسکو اور نفخ کی اوسمیں اپنی روح کو لغت لسان عرب روح اعظم سے عبارت ہے اور رحمت
حیات ذکر وہ ہے سے خبردار آدم ہو گیا پس گر گئے اوسکیلئے سجدہ کرتے ہوئے تو سجدہ کیا کل سب ملائکہ نے مگر ابلیس نے
تکبر کیا اور تہا کافرین سے علم خدا میں قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ
اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ اللہ نے بصورت روح موصوف فرمایا ای ابلیس کسنی تجکو منع کیا
سجدہ کرنیسے اسکیلئے جسکو میں نے پیدا کیا اپنے دونو ہاتہ جلالی و جمالی سے کیا تونے تکبر کیا کہ بزرگ نہ تہا اور تو آپ کو
بزرگ جانا یا تو عالین سے ہوا جو محکوم بہ سجدہ نہ تہے اوسنے تیسری شق بتائی قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ
مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ کہا کہ میں اوس سے در اصل بہتر ہوں کہ پیدا کیا تونے مجکو آگ سے جو بلند
رہتی ہے اور اسکو پیدا کیا گارے سے پس بلندی والا کیسے پستی والے کو جھکے پس نہ تکبر ہے نہ میں عالین سے ہوں حالانکہ
نادان ہے اوسکی پیدائش سے جو تسفل کو جا رہتی ہے تو اس سبب سے ارشاد ہوا قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝
اللہ نے کہا پس تو نکل درجہ آگ سے کہ تو راندہ گیا ہے آگ سے وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْۤ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اور

تحقیق تجہپر میری لعنت ہے روز قیامت تک قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّکَ
مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ کہا اے میرے رب مہلت دے مجکو اُس روز تک کہ وہ مُردے زندہ
ہوکر اٹھیں فرمایا اللہ نے کہ تحقیق تو مہلت پانیوالوں سے ہے وقت معلوم کے روز تک کہ وہ قیامت ہے قَالَ
فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ شیطان نے کہا پس تیری
عزت کی قسم ہے کہ میں اولاد آدم کو سب کو بہکادونگا مگر تیرے بندے خالص کئے گئے لوگوں کو بالخصوص ہزار ہفتم میں
قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْکَ وَمِمَّنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ اللہ
تعالی نے فرمایا پس حق ہے وہ جو تونے کہا اور حق ہے وہ جو میں کہوں البتہ بھر دونگا جہنم کو تجھسے اور اس سے
جو تیری تابعداری کرے اور میں سچ کہتا ہوں کہ تیرا سلطان ہوگا وہ کہ حوالہ جات ان کو بھی اگر کوئی نہیں تو
ارشاد ہے قُلْ مَاۤ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ
وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ ۝ فرما ان تابعین کے سرداروں کو کہ طلب کروں تمسے اُسپر اجر جس سے
ہم بعوت کر دنہیں یہ قرآن مگر نصیحت عالموں کیلئے اور البتہ جانو اُسکی خبر جو قرآن میں ہے بعد ایک وقت کے شامل
فتح بدر و احزاب و مکہ و قیامت کے احوال حسب درجات وقت کے بعد۔

رکوع ۵

سورۂ زمر مکیہ ہے پچہتر آیات کی سات رکوع پر مشتمل ہے

اس سورہ میں بھی پیشین گوئی بدر کی فتح کی ہے اور طائفہ اہل اخبار و تفاسیر اپنی مصنفات میں بیان
کرتے ہیں کہ جب مشرکوں نے اصحاب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روز بروز زیادت پر دیکھا جیسے
مرتبہ سورہ ص میں مذکور ہوا اور جو حیلہ کیا تہا وہ پورا نہوا کہ ابوطالب کے پاس جمع ہوئے تہے تو اتفاق کیا کہ قوم
میں سے کوئی شخص جو علم معروف کہانت و سحر میں دانا ہو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس جاوے تاکہ
آپکو اپنے حسن مقال سے جس طرح سے ہوسکے تبلیغ دعوت سے باز رکہیں عتبہ بن ربیعہ اس کام کے لئے مخصوص ہوا جو علمائے
قریش سے تہا پس وہ مسجد حرام میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس پہونچا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم آپنے امر عظیم قریش میں احداث کیا کہ ان کے معبودوں کو بطلان کے ساتھ موسوم کیا اور قوم کے آباؤ اجداد

کو کفر کی طرف منسوب کیا اور ہمکو ساری عرب مین فضیحت کیا ہمارے عاقلون کو سفیہ کہا اگر اس سے تیرا مقصد
سلطنت ہے تو ہم اختیار کی زمام آپکو سونپین اگر خواہش ہو جمیلہ عورت کی تو آپکا نکاح کرین اگر فقر و فاقہ
اسکا باعث ہو ہم اسقدر مال دین کہ مالدارون مین آپکی نظیر نہو اگر کوئی بیماری اسکا باعث طبیب بلادین اور
امید یہ ہے کہ یہ آپکی اقوال شعر ہین جو آپکے سینے کے جوش سے پیدا ہوئے ہین کہ اولاد عبد المطلب وہ قدرت رکھتی ہین
رکھتے کہ دوسری کو نہین پس جب عتبہ نے یہ بات تمام کی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسپر حم تنزیل السجدہ
پڑہی تو عتبہ مجلس مبارک سے اوٹھکر اپنی گہر مین گوشہ مین جا بیٹھا تو ابوجہل اسکے پاس گیا اور کہا کہ محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی روٹی تجھے خوش آئی اس سے تو ہم سے علیحدہ ہوکر صابی ہوگیا اگر تجھکو حاجت ہے تو ہم تجھکو
جمع کرین اسقدر مال کہ تو بے پرواہ ہو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے طعام سے پس غصہ ہوا عتبہ اور قسم کہائی
کہ نہ کلام کرے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور کہا واللہ تم جانتے ہو کہ مین زیادہ مال والا قریش مین ہون
لیکن مین پاس آپکے گیا اور مینے قصد کیا تو مینے ایک سخن سنا کہ واللہ اوسکو کچھ مناسبت سحر و کہانت سے
نہین ای میری قوم میری نصیحت سنو کہ اونسے کچھ تعرض نکرو کہ اونکے کلام کی شان عالی ہے اگر عرب کے قبائل
اوپر غالب آئے ہمارا مطلب نکلا اگر وہ غالب آئے اونکا ملک تمہارا ملک ہوگا اور سعد خلائق ہوگے قریش نے کہا
کہ بخدا سوگند کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تجھکو سحر کیا عتبہ نے کہا میری رای یہ ہے جو مینے کہی آگے تمہارا اختیار
ہے اسکی تحقیق سورہ حم سجدہ سے ظاہر ہوگی اور سورۂ زمر کی مفسرین کے کلام سے ظاہر ہے کہ عتبہ بیمار پڑا اور تکلیف
کے باعث چونکہ توحید کی حقانیت سے واقف تہا اوسنے خدای یگانہ کو پکارا اور وہ اچھا ہوگیا لیکن بعد صحت
یعنی جبکہ ابوجہل نے اوسکو اوسکایا تو لات و عزی کو پکارنے لگا اور توحید سے پہر گیا اور لات منات کو اللہ سے
و عزا مونث کو اسم عزیز سے اخذ کرکے دختران خدا الکفار کہتے اور جبکہ مثل عتبہ سے دریافت کیا گیا کہ خدای واحد کو
چہوڑکے بتون کو کیون پوجتے ہو تو کہنے لگا کہ ہمکو خدا سے وہ قریب کردین گے کہ وہ خدا کی بیٹیان ہین نہ انکو
ہم خدا کا شریک خدائی مین کرتے ہین اور اپنے معبودون سے ڈرنے لگا کہ انجام اسکا اچھا نہوگا جبکہ انکی
عبادت نہ کیجاوگی اور یہ بھی پیغمبری کو کیا ہوا ہے کہ سادات قوم ہمارے آبا و اجداد انکو پوجتے چلے آئے ہین ہم بھی
ایسے ہی کرین اگر بالفرض قیامت آئی اور انکو پوجنے سے کچھ سختی کسی کو ہو تو اوسکا بوجھ ہم اوٹھا لین گے

اور کافرون نے اہل اسلام پر تشدد کرنا شروع کیا اور اس سورۃ مین عقبیہ کی ان باتون کا جواب جسکو منظور
ہے پس پہلی تمہید ہے بطور قصیدہ کے پھر جواب ہے اور اس سے اس سورۃ کو ص کے بعد رکھنے کی وجہ بھی ظاہر ہے
واللہ اعلم بالصواب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۝ نزول پارہ پارہ کتاب قرآن کا اللہ غالب
باحکمت سے ہے تحقیق ہمنے نازل کی تیری طرف کتاب بوعدہ راست فصل ۱۸ سفر تثنی وغیرہ کہ اسماعیلیون
بزار ہفتم در وجود آدم مین موجود ہے نساختہ و تواحدات دعوی نبوت سے جیسے عقل نبیہ کا خیال ہے اور فصل ۱۸ سفر تثنی مین
نشان نبی موعود کا ہے کہ شرک سے منع فرماوے اس سورت مین ارشاد ہے فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ
اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۝ پس عبادت کر اللہ کی خالص کرنیوالا اسکے لئے دین آگاہ ہو خدا کو ہی ہے
دین خالص نہ جیسے کفار جو اللہ کو ایک جان کر بتون کی بھی عبادت کرتے ہین وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۝ اور جن کفار نے پکڑے
خدا کے سوا معبود کہین بعضے اونکو کہ ہم نہ عبادت کرین اونکی مگر تاکہ ہمکو لائق قربت سے قریب کرین اللہ سے
حالانکہ بت پرست مرگئے اور کوئی خدا کے قریب نہوا اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝
بتحقیق اللہ حکم کرے جسمین کہ وہ اختلاف کرتے ہین کہ عبادت خاص خدا کی ہی لازم ہے جو شہ رگ سے قریب ہے
جس سے قربت خدا مشہود حاصل ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ اللہ تعالی راہ یاب
نکرے گا سی عقبہ مثال کو جو کاذب ہے کفر کرنیوالا کہ ہرگز بتو کی عبادت کنندون کو اس قربت خدا کا خیال بھی نہین
گذرا اور پردہ ایسے قریب نہین جو خدا کی بیٹیان ہو سکین چنانچہ ارشاد ہے لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ
وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ سُبْحٰنَهٗ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ اگر ارادہ
اللہ ارادہ کرتا ولد کے پکڑنیکا تو البتہ برگزیدہ کرتا اپنی مخلوق سے جسکو چاہتا نہ تنکہ ازلی کو جو مادہ ہے ولد ہونیکا
تو پاک ہے وہ ولد سے وہی اللہ یکتا قہر کرنیوالا ہے کثرت کو کہ وجود مطلق ہے پس کیسے اوسکے ولد متصور ہو سکے
اور دلیل وعدہ درست کے ساتھ نزول پارہ پارہ کی یہ ہے جو ارشاد ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ
پیدا کئے اللہ نے آسمان و زمین بوجہ حق عقل اول کے ساتھ اور بعد تمامی کارخانہ کے جو زمین و آسمان مین ہین

سبت کو مقدس کیا کہ تقدیس اسکی نزول پارہ پارۂ قرآن سی ہزار ہفتم وجود آدم مین مقرر کی کہ رات ودن
گردش کرتی چلی آئی تا آنکہ وجود آدم سی زمان ہزار ہفتم آیا اور خاتم المرسلین پیدا ہوکر دور نبوت ختم ہوئی اور
فصل نہم دانیال میں ستر ہفتے موت بادشاہ شین برباد کنندہ بیت مقدس سی جو شہر مسیحی میں ہوئی ولادت
ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے بنائی گئی جیسے ارشاد ہی يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ
عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ
لپیٹے رات کو دن پر اور لپیٹے دن کو رات پر کہ مسخر کیا سورج وچاند کو ہر ایک جاری ہو میعاد مقرر کے لئے
آگاہ ہو کہ وہی غالب غفار ہی جو بہ روز رحمت للعالمین لایا جسمین تمنے تمکو پیدا کیا جیسے ارشاد ہی خَلَقَكُمْ
مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا پیدا کیا تمکو ایک جان آدم سی کہ آدم کو اول پیدا کیا
پھر آدم کے پہلوی چپ سی اسکی زوج حوا کی پس جسنے مرد بنایا اوسی نی اوسکی زوجہ بنائی پس عقبہ کا یہ خیال کہ
ہم آپکی لئے زوجہ کا بندوبست کرین نادانی ہی اور متمول کردینے کا جو عقبہ کا مقولہ تہا اوسکا جواب ہے
وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا
مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ اور خدا نے پیدا کئی تمہاری چوپایوں سے آٹھ نر و مادہ جوڑے اونٹ
نر و مادہ گاؤ نر و مادہ بہیڑ نر و مادہ وبکری نر و مادہ پیدا کرتا ہی تمکو تمہاری ماؤن کے رحمون مین پیدایش بعد
پیدایش کے تین ظلمت یعنی پردہ شکم ورحم ومشیمہ مین اور پیدایش بعد پیدایش کے یون کی کہ نطفہ سی علقہ کیا
وعلقہ سے مضغہ ومضغہ سی استخوان وگوشت وپوست بنایا پس خدا کو ہی لائق ہی کہ مالدار کردی تمکو جیسے
ارشاد ہی ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ یہ اللہ ہی تمہارا رب اور وہ جو مثل عقبہ کا خیال ہی کہ ہم قصد سلطنت پر
اپنی زمام اختیار تجکو سونپین یعنی تا کہ سلطنت وملک حاصل ہو اسکا جواب ہی لَهُ الْمُلْكُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
فَأَنَّى تُصْرَفُونَ اللہ کیلئے ملک خاص ہی زمانہ ہزار ہفتم مین نہین ہی کوئی معبود اسکے غیر پس کہان بہکے ہو
جو کہتے ہو کہ ہم اپنی زمام اختیار سلطنت کے حصول مین تجکو سونپین بلکہ اللہ پاک کو ہی اختیار ہی إِنْ تَكْفُرُوا
فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ اگر تم کفر کرو تو اللہ غنی ہی تم سے وہ جسطرح سی چاہی اہل اسلام کو قوت دے
وَلَا يَرْضَى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ اور نہین راضی حکم شرعی سے اپنے بندون کے لئے کفر سے وگرچہ بحکم ارادی وہ

مطلب مرادہین کہ اِنْ تَشْکُرُوْا یَرْضَهُ لَکُمْ ۝ وگرتم شکر کرو کہ ایمان لاؤ اوسکو پسند کرے
تمہارے لئے اور مثل عتبہ کا یہ قول کہ بت پرستی کرو وگر بروز قیامت عذاب ہوگا ہم بوجہ اوسکا اوٹہالینگے
وہ محض غلط ہے جیسے ارشاد ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ مَّرْجِعُکُمْ
فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اور نہ اوٹہاوے قیامت میں
اوٹہانیوالا دوسرے کا بوجہ بلکہ ہر ایک اپنی گردن پر بوجہ اوٹہائے ہوئے قیامت مین اوٹہیگا پہر تمہارے پروردگار
کی طرف تمہارا مرجع ہے تو خبردار کرے تمکو اوسکے ساتھ جو تم کسب کرتے تحقیق وہ دانا ہے سینہ والونکے ساتہ اور
چونکہ عتبہ کفار مین لائق آدمی تہا اور اسپر تعلیم کا اثر جلد ہوا تہا اور بیمار پڑا اور خدای یگانہ کو اوسنے پکارا
اور اچہا ہوگیا پر بسبب جاہلیت ایمان سے رہ گیا تو بدر مین اول وہ اسکا مادری بہائی شیبہ مارے گئے و جہنم رسید
ہوئے تو ارشاد ہے وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ
نَسِیَ مَا کَانَ یَدْعُوْٓا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۝ اور جب
مس کیا عتبہ مثال انسان کو دکہ نے پکارا اپنے رب کو رجوع ہونیوالا اوسکی طرف پہر جب دی اللہ نے
اپنی طرف سے صحت کی نعمت بہولا جسکو پکارتا تہا اور کئے اللہ کے شریک عبادت مین تاکہ گمراہ کرے لوگون کو
کہ ایمان مین اوسنے کچہ فتور پایا تو پہر ارشاد ہے قُلْ تَمَتَّعْ بِکُفْرِكَ قَلِیْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ فرما برخوردار
ہو اپنے کفر کے ساتھ تہوڑی تحقیق تو اصحاب نار سے ہے کہ بدر مین مارا جاویگا اور تو چہوڑتا ہے اہل حق کو جو نیکی
عبادت کرتے کے سبب دیکہ آخر انجام اسکا اچہا ہوگا جیسے ابو بکر اسکا ذکر آتا ہے تو ارشاد ہے اَمَّنْ هُوَ
قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ [illegible]
خوف ہو جو شرک کرے اور خدا سے نڈر رہے یا وہ کہ خدا سے خوف کرے اور انکے بتون سے خوف نکرے اور فرمانبردار
خدا ہو رات کے گہنٹون مین سجدہ کرنیوالا و قائم ہوکر ڈرے آخرت سے اور امید رکہے اپنے رب کی رحمت کی قُلْ
هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝
فرما آیا برابر ہوتے علم والے عامل توحید اور وہ کافر جو بیگانے ہین ہرگز نہین جز این نیست نصیحت پکڑتے عقل والے
اور کفار کی شرارت سے اہل اسلام کی پریشانی کا جواب ارشاد ہے قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّکُمْ

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ

أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ فرمایا کہ اے میرے بندو مثل جعفر جو ایمان لائے ہو پرہیزگاری کرو و ترک کرو یہ اپنے رب کے

ساتھ کہ تکلیف پا کر مشرکوں کے ساتھ نہ ہو جاؤ جن لوگوں نے نیکی کری اس دنیا میں کہ ایمان لائے اونکو

نیکی کی جزا ہے آخرت میں اور خدا کی زمین وسعت والی ہے ہجرت نہیں یوری کی جاوین صابر اپنا اجر بغیر حساب کے

اللہ اونکے لئے ترازو ہو نہ حساب یہانتک کہ جنہوں نے ظلم و ستم نہ دیکھا ہوگا وہ آرزو کریں گے کہ کاش ہمارے تن

مقراضوں سے دنیا میں کاٹا جاتا اور صبر سے ہمکو ان صابرین کا سا اجر ملتا اور یہ جو بعض کفار نے مثل عتبہ کی کہا کہ

سادات قریش کی طرح سے آپ بھی لات و عزیٰ کی عبادت کیجئے تو اوسکا جواب ارشاد ہے قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ

أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ۝ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۝ فرما بتحقیق میں حکم

کیا گیا ہوں کہ عبادت کروں اللہ کی خالص کرنیوالا اوسکے لئے دین کو اور حکم کیا گیا ہوں اسکے لئے کہ ہوؤں

اول مسلمانوں کا اس امت میں یا روز ازل سے اول مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اگر کوئی کہے کہ کیا نقصان

ہو جاویگا اونکی عبادت سے تو ارشاد ہے قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ

فرما بتحقیق میں خوف کروں اگر نافرمانی کروں اپنے رب کی عذاب روز بزرگ قیامت سے جو جتنا کہ پوجوں کہ غیر حق

پردہ عدم میں ہے ناحق اوسکو پوجنا ہے اور حق پرستی موجب آزادی ہے دیگر کافر کہے کہ خدا کے ساتھ غیر پرستی بھی کیجئے

ارشاد ہے قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي ۝ فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِ ۗ فرما اللہ کی ہی

میں عبادت کروں خالص کرنیوالا اوسکے لئے اپنا دین جس سے مقام فنا و بقا حاصل ہو سو تم عبادت کرو جسکی

چاہو اوسکی کہ مجھکو تمہارے اوپر ہنوز حکم جہاد نہیں منقول ہے کہ بعض کفار مثل عتبہ نے کہا کہ تو نے زیان کیا

ہمارے آبا کے دین کی مخالفت میں تو ارشاد ہوا قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝ فرما بتحقیق زیان کار ہیں وہ لوگ جنہوں نے

زیان کیا اپنی جانوں و اپنے اہل پر کفر کے ساتھ بروز قیامت آگاہ ہو وہ زیان کاری ظاہر ہے لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ

ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ۝ ان

کفاروں کے لئے اوپر سے سائبان ہوں آگ کے اور نیچے سے آگ کے سائبان ہوں اسکے ساتھ ڈراوے اللہ اپنے بندوں کو

شرک ہو کہ اے میرے بندو پس تم مجھی سے ڈرو شرک کرنے سے کہ شرک موجب دوزخ کا ہے اور دوزخ کا خوف ہے

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ج فَبَشِّرْ

عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ

هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ اور اونکے لیے جو پرہیز کریں بتوں کی عبادت سے اور رجوع لاویں خدا کی طرف بشارت ہے
پس بشارت دے میرے ان بندوں کو جو سنیں کلام تو پیروی کریں اوسکی احسن حدیث کی جو قرآن ہے جسکا ذکر آتا ہے
اونکو اللہ نے ہدایت کی اور وہی صاحب عقل ہیں أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ط آیا پس شخص مقید
جسپر ثابت ہوا عذاب کا کلمہ جو دیر استادہ ہے تو اوسکو ہدایت کرسکتا ہے ہرگز نہیں کرسکتا أَفَأَنتَ تُنقِذُ مَن

فِي النَّارِ ج آیا پس تو نکالیگا اوس کافر کو جو آتش دوزخ میں ہو لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ

مِّن فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۝ وَعْدَ اللَّهِ ۝ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ

لیکن اونکے لیے جنہوں نے تقوی کیا اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے سے حجرے ہیں جنکے اوپر بھی حجرے بنائے گئے ہوں جاری
ہوں انکے حجروں کے نیچے نہریں خدا کا وعدہ ہے کہ اللہ نہ خلاف کریگا وعدہ کو اگر وعید شکست کفار پر جسمیں سبب
ارجاء کے تردد ہو کہ وہ وعید مالداروں کا تھا اور کفار بھی مالدار تھے خلاف اہل اسلام کے کہ محتاج غریب تھے پھر کفار کا اقبال کہ

تو اوسے مثل فرماتا ہے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ

ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ

فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ع کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پس چلایا اوسکو
زمین کے چشموں میں پھر نکالی اوسکے ساتھ سبز کھیتی طرح طرح کی مختلف پھر خشک کرے تو دیکھے اوسکو زرد پھر کرے
اوسکو ریزہ ریزہ بتحقیق اسمیں البتہ نصیحت ہے اصحاب عقل کو پورا کرنے وعید کا کفار پر اگر اسوقت میں وہ ناز
ونعمت میں ہیں مگر اونکی ملک کا زمانہ ڈھلتا ہوا چلا آتا ہے کہ بعد ہجرت کے بدر میں اونکے بڑے بڑے سردار مارے جاویں

اونمیں اول عتبہ بن ربیعہ ہو جو بڑا مالدار ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ

عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ط آیا پس وہ شخص جسکا سینہ کھولا ہوا اسلام کیلیے پس وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے مانند

وکافر جسکا سینہ تنگ ہے اسلام سے یعنی تنگ اسلام والا کہ نور پر ہو مشترک فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم

مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ پس افسوس ہے اُن سخت دلوں کیلئے ذکر خدا سے یہ لوگ گمراہی
ظاہر میں ہیں اور شرح صدر نور والوں کا لشکر درستی حق سے یہ ہو کہ حسب اونکے لئے اوسکا کلام یعنی قرآن
بڑا ہادی ہو اور انکا وہ حال ہو جو فرماتا ہے اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ
تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۝ اللہ نے اوتاری نیک حدیث و نیک قول کتاب قرآن
کہ مطالب ایک دوسری کو ہیں ملا مشابہ کہ ہلیں اوس سے اُن لوگوں کی جلدیں جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے پھر نرم پڑیں
اونکی جلدیں اور اونکے دل یاد خدا کی طرف ہوں یہ ہدایت خدا کی ہی راہ دکھلاوی جسکو چاہے اوسکو اسکان کی مطابق مگر
کسی کے ساتھ ظلم کرتا ہے کہ اوسکو اسکان کی خلاف کری اس مقام سے جو قائل اضلال تا سہ طرف ہی اور اونکو گمراہ کرتا ہی
جیسے ارشاد ہے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ اور جسکو گمراہ کری متبع شدہ کی اللہ ایسی ارادہ سے اوسکو اسکا کی
مطابق پس نہیں ہے اوسکو کوئی ہدایت کرنیوالا احکم شرعی سے اور چونکہ عقد ایمان لاکر پھر گیا تھا اور کہتا تھا کہ کفر کر دو اوسکا
بوجہ میں اُٹھاؤں گا تو اوسکا حال فرماتا ہی اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ
لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ آیا پس وہ کیا وہی ایسی ہو جسکو عذاب سے برحد بدتر بچ سکی
تو دوسری کا بوجھ کیسے اوٹھا سکتا ہو اور کہا جاوی اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا کہ چکھو اوسکی سزا جو حاصل
کرتے تھے اگر اونکو شک ہو تو دریافت کریں پہلے لوگوں کا حال جیسے ارشاد ہے كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ تکذیب کی اون لوگوں نے جو اونکے پہلے تھے انبیا کے
پس آیا اونکو عذاب اس طریق سے کہ وہ شعور نہ رکھتے تھے پس چکھائی اونکو اللہ نے ذلت دنیا میں اور البتہ
عذاب آخرت بزرگ ہے کاش وہ جانتے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ اور ہمنے تحقیق بیان کیا
ہیں اس قرآن میں ہر ایک مثل شاید وہ نصیحت پکڑیں پڑھنے عربی نہ صاحب کجی جیسے دجال کے لئے موجود ہیں
با امید اوسکے کہ وہ شرک سے بچیں اور کلام شرک کی تقسیم کرتا ہے کہ خدا کی بندگی کے ساتھ ہو تگی ہی عبادت کرو

اوسکے لیے مثل فرماتا ہے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا
لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ بیان فرمادی اللہ نے مثل ایک
مرد غلام ہے جسمین شریک ہوں بدخو کہ ہرایک اپنی طرف کھینچے یہ مثل کافر کی ہے جو مختلف طور کے بت پوجتا ہے اور خیال
اوسکا کبھی کسی طرف و کبھی کسی طرف جاتا ہے اور ایک مرد ہے غلام سالم ایک مرد کا جسکے پاس ہر طرح کے سامان ہین
یہ مرد مسلمان کی مثل ہے کیا برابر ہوں حال مین ہرگز برابر نہوں ساری حمدین ہین اللہ کو لیے بخلاف بتونکے کہ وہ اونکے
ساختہ و پرداختہ ہین اور آفتاب و ماہتاب و ستارے سب اللہ کی مخلوق ہین پر کافر ایمان نہ لاوین بلکہ اکثر اونکے
سوا ای مثل عتبہ کی بجانین اور رد وہ جو بعض کفار مثل عتبہ کہین کہ یہ کیون نیا پیغمبر انکے دین کا پھیلایا ہے تم
مرجاؤگے سارا دھندا جاتا رہے گا ارشاد ہے إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝ **فَمَنْ أَظْلَمُ** مِمَّن كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ
إِذْ جَاءَهُ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝ اور تحقیق تو مرنے والا ہے و تحقیق وے بھی مرنے والے ہین
لیکن دن ہے بعد ازمرگ کہ تحقیق تم بروز قیامت اپنے رب کے پاس مخاصمت کروگے پس کون ظالم تر ہے اوس سے کہ
جھوٹ بولا خدا پر جو ملائک کو خدا کی بیٹیاں ٹھہراوین اور تکذیب کرے سچ قرآن کی ساتھ جبکہ اوسکو آیا کیا نہین ہے
جہنم کافرونکے لیے جگہ بلکہ ہے وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝
لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي
عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اور وہ جو لایا صدق یعنی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ لایا قرآن اور جسنے تصدیق کی اوسکی وہی متقی ہین اونکے لیے وہ ہے جو چاہین اپنے رب کے پاس یہ جزا ہے
نیکوکارونکی تاکہ کفارہ کرے اللہ اونسے مثل ہجرت اوس بدی کا جو اونہوں نے پہلے ایمان سے کی اور جزا دے اونکو اونکی
اجر کی نیک اوس سے کہ جو کرتے تھے اور رد وہ جو بعض کفار مثل عتبہ کہ بتوں سے تخویف کی پہلے اوسکا جواب گذر گیا اور
اگر پھر کہو تو ارشاد ہے أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِن دُونِهِ وَمَن يُضْلِلِ
اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَن يَهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِن مُّضِلٍّ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيزٍ
ذِي انتِقَامٍ ۝ کیا نہین ہے اللہ کافی اپنے بندہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور وہ ڈراتے ہین ان اپنے

معبودون سے جو سوای اوسکے عالم کثرت مین ہین اور جسکو گمراہ کری اللہ حکم ارادی سے پس اوسکی نہین
کوئی حکم شرعی سے ہدایت کرنیوالا اور جسکو حکم ارادی سے ہدایت کری اللہ اوسکے لئے کوئی گمراہ کرنیوالا نہین
کیا نہین ہی اللہ غالب صاحب عوض کا اونسے جو سرکش ہین وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط اور اگر تو دریافت کری اون کفار سے تہین کلام ہی کہ کسنے پیدا کئے آسمان و زمین تو کہین اللہ نے
پہر اونکی تخویف بتون سے بیجا ہی کہ وہی متصرف مطلق ہی قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ
رَحْمَتِهٖ ط قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ط عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ فرمایا پس تم خبر دو وہ جنکو تم سوای
خدا کے پکارو اگر خدا میری ساتھہ نقصان کا ارادہ کری آیا وہ دور کرین اوسکی ضرر کو یا ارادہ کری میری ساتھ
اللہ بہتری کا تو وہ اوسکی رحمت کو روکین تو قائل خدا نہ کہی کہ وہ ایسا کر سکین تو اس صورت مین ویکہ کافی ہی
مجکو اللہ اوسی پر توکل کرنیوالی بہروسہ کرین وگر پہر بہی وہ نمانین فرماتا ہی قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ
اِنِّيْ عَامِلٌ ج فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ
فرمای میری قوم کام کرو اپنی جگہ پر مین عامل ہون اپنی جگہ پس تم جانوگے کسکو آتی عذاب پر رکہ ذلیل کری اوسکو
اور آوی اوسپر عذاب پائدار قیامت اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ج فَمَنِ اهْتَدٰى
فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ تحقیق ہم نے نازل کی
تیرے اوپر کتاب آدمیونکی نفع کے لئے بوعدہ راست پس جو ہدایت پاوی پس وہ اپنی نفس کے لئے سود اور جو گمراہ ہوا پس
جزین نیست گمراہ ہوا اپنی نفس کے وبال پر اور نہین ہی تو اونپر وکیل کہ گمراہی کو پہیر سکے اگرچہ بر رستئہ اونکے سوا اونکے لئے
عذاب ذلت دہندہ آنیوالا ہی یعنی بدر کا اور عذاب مقیم قیامت لیکن قیامت کے وہ منکر تہے یہ گویا اونکا
قول ہی کہ معدوم نہین ہوتا کہ اوسمین تمیز نہین ہوتی ارشاد ہی اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ
تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ج فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ط
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اللہ تعالیٰ لیتا ہے نفسونکو اونکی موت کے وقت کہ نفوس بعد
مرگ روبیت غیب حق مین جا ملتی ہین اس مقام سے کہتے ہین کہ فلانی کا وصال ہوا اور وہ جو نہین مرے اونکو بند مین سے

پس روکی رکہی اونکو جنپر موت کا حکم کیا ہی اور بہیجے دوسری نفسون کو ایک میعاد مقرر تک اسمین تحقیق نشانیان ہین
اوس قوم کے لئے جو فکر کرین کہ خدا کی نزدیک سب ارواح حاضر ہین نیست محض نہین ہوی وہ قیامت مین مجتمع
ہونگی اس صورت مین آیا خدا کی ہی پرستش لائق ہی یا اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا
لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ یا انکار پکڑین سوای خدا کے شفیع زبانا اگرچہ نہ مالک ہون کسی شی کے
شی ہوت وسمجگی اور نہ سمجہتے ہون قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور جبکہ وہ نہ مالک ہین موت وشید وجگنے کے فرما اللہ کے لئے ہی کہ وجود مطلق ہی سب
شفاعت ہی اوسکے لئے ملک ہی آسمانون و زمین کا جسنے انکو پیدا کیا پہر اوسکی طرف رجوع کروگے پہر ایسے مالک کے
ذکر کو چہوڑکر دوسری شی کو یاد کرنا سخت نادانی ہی پہر علاوہ اوسپر یہ ہو کہ یاد وجود حق کی عدم ملکیت ہر عقلی کے
کافرون کا وہ حال ہو جیسے ارشاد ہی وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ اور جس وقت ذکر کیا جاوے
اللہ کا نفرت کرین اون لوگون کے دل کہ آخرت پر ایمان نہ لائی اور جسوقت یاد کئی جاوین وہ جو سوا اوسکی
ہین ناگاہ وہ خوش ہون جیسے اس عرصہ مین بہت سی حیدرآباد وغیرہ مین دیکہتا ہون کہ اللہ کے اولیاؤن کا جب
ذکر ہو تو خوش ہون اور اللہ پاک کی نام سے دل اونکا حیران خوش ہو حالانکہ اولیاء اللہ کو عزت اللہ کی نام سے
حاصل ہوی قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ
عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ فرما اے اللہ آسمانون و زمین کے پیدا کرنے والے غیب وشہادت کے جاننے والے
بندون کے درمیان حکم کرے یعنی حاکم کر جسمین وہ اختلاف کرین روز بدر مین وگر کافر مالدار مثل عتبہ کو یہ خیال ہو
کہ درصورت عذاب روز قیامت مال صرف کرینگے تو ارشاد ہوا وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِى الْاَرْضِ
جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۝ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝ اور اگر تحقیق ان لوگون کے لئے ہو جنہون نے شرک کیا کہ ظلم عظیم ہے وہ جو کچہ زمین
مین ہی سب اور اسکی مثل اوسکی ساتھ تو عذاب کے سبب فدا کرین اوسکو روز قیامت کی سختی سے اور ظاہر
ہو اونکے لئے اللہ سے وہ جو گمان نہ رکہتے تہی وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور ظاہر ہوں انکے لئے برائیاں اوسکی جو حاصل کیا اور گھیر لے اونکو وہ جسکے ساتھ ٹھٹھا
کرتے تھے اور اس کا ذمتبہ کی شناخت کا بیان ہوتا ہی جو سوائی بیماری کے پہلے بیان ہوئی فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ
ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ پس جب مس کرے
انسان مثل عتبہ کو مفلسی بیماری ہمکو پھر جبکہ اوسکو ہم مالدار کریں اپنی عنایت سے کہے کہ میں دیا گیا ہوں وہ مال
علم کے سبب سوداگری وغیرہ سے یہ اوسکا کہنا غلط ہی بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
بلکہ یہ نعمت آزمائش ہی واسطے ثبوت دلیکن اکثر اونکی نجانین قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ط کہا اس کلمہ کو مثل قارون کے جو پہلے
اونکے تھے پس نہ بچا پروا ہی کری اونسے اونسے جو حاصل کرتے تھے پس پہونچیں اونکو برائیں اوسکی جو حاصل کیں
وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اور جنہوں نے
ان اہل مکہ سے ظلم کیا جلد اونکو برائیں پہونچے وہ جو حاصل کیا اور نہیں ہیں عاجز کرنیوالے اللہ کو ایسا ہی عتبہ پر گذرا
کہ بدر میں مارا گیا اور تماشہ قدرت کا عجیب ہی کہ حضرت حذیفہ اونکے بیٹے مسلمان تھے اور مسلمانوں کو تنگی معاش
پھر ہوئی تھی تو کفار معترض ہوتے تو ارشاد ہی اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَ
يَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اور کفار اپنی مالداری وصحابہ کی تنگی رزق پر خیال
نکریں اللہ اونکو عزت دیگا خوار کیا اور وہ نجانیں کہ اللہ فراخ کرے دنیا میں رزق جسکو چاہے اور تنگ کرے
جسکو چاہے انمیں البتہ نشانیاں ہیں اوس قوم کے لئے کہ ایمان لاویں کہ دنیا کی تنگی سے وہ تنگ نہیں ہوتے
اس مقام پر حذیفہ کی عزت کو خیال کرو کہ جب ہرقل کے ہاتھ پکڑے گئے تو عمر فاروقؓ نے بعوض غلامی ان ایک
تن کی خاطر آزاد کردی کہ صحابہ پر فتوحات حاصل ہوتی چلی جاتی تھیں اور جبکہ آیت کفارہ نازل ہوئی تو
بعض مشرکین مکہ نے دریافت کیا کہ ہمسے قتل و زنا و طرح بطرح کے گناہ ہوئے ہیں اگر ہم اسلام لاویں تو ہمارے
گناہ سب بخشے جاوینگے امید یہ ہی کہ دریافت کنندہ عتبہ کے قریب ہوں جیسے اوسکے بیٹے ایمان لائے یا اوسکے ساتھی)
تو آیت نازل ہوئی قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ فرما او میری بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا

ع ۵

ناامید ہو خدا کی رحمت سے بعد ایمان کے تحقیق اللہ بخشے سب گناہ کہ ایمان کی شرک و کفر و دوسری گناہ
سب ہوتے ہیں تحقیق وہ غفور رحیم ہے واضح رہے کہ یہ آیت مکیہ سورت کی دین ہے وحشی کے ایمان کی بعد نازل
نہیں ہوئی گو بعد ہجرت کی گئی ہو یہ دوسری بات ہے وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ اور رجوع کرو اپنے پروردگار کی طرف اور اسلام لاؤ
اوسکے لیے پہلے اوسکے کہ آوے تمکو عذاب بدر وغیرہ پھر تم نہ مدد دیے جاؤ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اور پیروی
کرو نیک اوسکی جو نازل کی گئی ہے تمہارے رب کی طرف سے پہلے اسکے کہ آوے تمکو عذاب فتح مکہ ناگہاں اور
تم شعور نہ رکھو مخفی نہ رہے کہ اگرچہ سارا قرآن احسن القول ہے لیکن بعض آیات بہ نسبت بعض حسب حال مناسب
ہیں درمیان کفر کے پس کافر کے لیے آیت توحید والی احسن ہے اور زانی کے لیے آیت مثلا وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى
احسن ہے وہی یہ ہے اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ
السّٰخِرِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ
تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اس سے کہ کہے نفس کافر مثل عتبہ وغیرہ کے
ہیں اے حسرت اوس پر جو میں نے افراط کی خدا کی حق میں اور تحقیق تھا میں ٹھٹھا کرنے والوں میں سے پیغمبر مومنین
قرآن کا یا کہے اگر تحقیق ہدایت کرتا اللہ مجھکو البتہ ہوتا میں متقیوں سے یا کہے جبکہ دیکھے عذاب کاش مجھکو لوٹنا
تو ہوتا میں نیکو کاروں سے چنانچہ عتبہ نے بدر میں لوٹنا بہت چاہا پیسر نہ ہوا کہ ابوجہل لعین اوسکے درپیش
آیا اوسکے ایسے وقت میں اللہ فرماوے بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ہاں آئیں تیرے پاس میری آیات تو تونے تکذیب کی اونکی اور تکبر کیا اور ہوا تو
کافروں سے یہ اوسکی دنیا کی خرابی کا حال ہے وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ
مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ اور روز قیامت تو دیکھے اونکو جنہوں نے
کفر کیا خدا پر سیاہ منہ کیا نہیں ہے جہنم میں تکبر کرنے والوں کی جگہ بلکہ ضرور ہے وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْۗءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نجات دیگا اللہ اُن لوگوں مثل حذیفہ کو

جنہوں نے تجویز کیا اپنے مقصود دل میں نہ لگے اونکو بدی کی اور نہ وہ رنجیدہ ہوں بخلاف کافروں کے جو آیات
خدا کا انکار کرتے ہیں کہو اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ ۫ وَّ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ وَّکِیۡلٌ ۝ لَہٗ مَقَالِیۡدُ السَّمٰوٰتِ
وَ الۡاَرۡضِ ؕ اللہ خالق ہے ہر شے کا اور وہ ہر شے پر مختار ہے اوسکے لیے زمین و آسمانوں کے خزانوں کی کنجیاں ہیں
یہ عبارت لا الہ الا اللہ واللہ اکبر و سبحان اللہ و بحمدہ واستغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ ھو الاول والآخر والظاہر والباطن یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی
کل شیء قدیر سے ہے کہ اصل اس سب میں توحید وجودی کا اعتقاد ہے وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ
اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۝ اور وہ مثل عقیدہ جنہوں نے اعتقاد خالق کل شی کا اللہ کی نسبت رکھکر کفر کیا
خدا کی آیات کے ساتھ وہ زیاں کار ہیں ہر کیسے اونکی کیسے پر عمل کیا جا رہے کہ بت پرستی کو اچھا سمجھا چنانچہ
چنانچہ ارشاد ہے قُلۡ اَفَغَیۡرَ اللّٰہِ تَاۡمُرُوۡٓنِّیۡۤ اَعۡبُدُ اَیُّہَا الۡجٰہِلُوۡنَ ۝ فرمایا پس مجھکو تم حکم کرو
کہ غیر خدا کی عبادت کروں اے جاہلو وَ لَقَدۡ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ وَ اِلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ لَئِنۡ
اَشۡرَکۡتَ لَیَحۡبَطَنَّ عَمَلُکَ وَ لَتَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ۝ اور البتہ وحی کی گئی اوسکو تیری طرف
اور ان انبیا کی طرف جو تجھ سے پہلے ہیں تو اگر تو نے شرک کیا البتہ حبط ہوں تیرے عمل اور البتہ ہو تو زیاں کار
پس نہ عبادت کر تو انکی اور ان عملی جو سوائے خدا کے عالم کثرت میں ہیں بَلِ اللّٰہَ فَاعۡبُدۡ وَ کُنۡ مِّنَ
الشّٰکِرِیۡنَ ۝ بلکہ خاص اللہ کو ہی پس عبادت کر اور ہو شکر کرنیوالوں سے کہ جیسے حق وجود تیری طرف
منتقل ہوا ہے کہ تیری انانیت و اعضا و قوی تک رہی ہے دل سے شکر اوسکا ترقی کر کی اسکی طرف لازم ہے اور دوسرا
احکام خدا کی بجا لانا کیونکہ نفع رسان وہی ہویت مطلقہ ہے نہ اور کوئی عالم کثرت میں جیسے ارشاد ہے وما
قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدۡرِہٖ ٭ۖ وَ الۡاَرۡضُ جَمِیۡعًا قَبۡضَتُہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطۡوِیّٰتٌۢ
بِیَمِیۡنِہٖ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ۝ اور نہ قدر کی کفار نے اللہ کی حق قدر کہ اوسکی نسبت جیسا
کے قدر میں انکار کیا حالانکہ زمین ساری اوسکا ایک قبضہ ہے اور آسمان لپیٹے گئے ہیں اوسکے داہنے ہاتھ میں یہ عبارت
بڑی قدرت سے ہے پاک ہے اللہ اور برتر ہے اوس سے کہ شرک کریں وَ نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَصَعِقَ مَنۡ فِی
السَّمٰوٰتِ وَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اللّٰہُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیۡہِ اُخۡرٰی فَاِذَا ہُمۡ

قیام ینظرون ۵ اور نفخ کیا جاوے صور میں فنا کے لئے پس بیہوش ہو وہ جو آسمانوں میں ہے اور
وہ جو زمین میں ہے مگر جسکو چاہے اللہ پھر نفخ کیا جاوے صور میں دوسرا پس ناگہاں وہ کھڑے ہوں گے دیکھتے
کھڑے دیکھیں اور بصورت روح الحق حق تعالی تخت عدالت پر متمثل ہو گا وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُوْنَ ۵ اور روشن ہو زمین اپنے رب کے نور کے ساتھ جبکہ متمثل ہو کر بصورت روح حق عدالت فرماوے
اور رکھے جاویں نامہ اعمال اور لائے جاویں انبیاء و شہدا اور حکم کیا جاوے انکے درمیان حق کے ساتھ اور وہ
ظلم نہ کئے جاویں وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ع اور پورا کیا جاوے
ہر نفس کو جو اوس نے کچھ کیا اور وہ تعالی دانا تر ہے اوسکے ساتھ جو کریں وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ
زُمَرًا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ رَبِّكُمْ هٰذَا قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ
كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۵ اور چلائے جاویں وہ جنہوں نے کفر کیا جہنم میں گروہ گروہ یہاں تک کہ جب آویں ربع
دوزخ میں یعنی کھولے جاویں اوسکے دروازے اور کہیں انکو جنہوں نے جو کہ دار کیا تھا کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس رسول
تم ہی میں سے کہ پڑھتے تمہارے اوپر تمہارے رب کی آیات اور ڈراتے تمکو تمہارے اس دن کی ملاقات تمہارے رب سے وہ دوزخی
کہیں گے ہاں بیشک آئے ولیکن ثابت ہوا عذاب کا کلمہ کافروں پر کہا جاوے کہ داخل ہو جہنم کے دروازوں میں
ہمیشہ رہنے والے اوس میں پس اوس میں برا ہے جگہ تکبر کرنے والوں کی وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ
زُمَرًا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ
فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۵ اور روانہ کئے جاویں جنہوں نے شرک سے پرہیز کیا اپنے رب کے ساتھ گروہ گروہ جنت کی
طرف اور کھولے جاویں اوسکے دروازے اور کہیں اوسکے نگہبان سلام ہے تمہارے اوپر سلامت رہو پس داخل ہو
اوس میں ہمیشہ رہنے والے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ
مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۵ اور اہل جنت کہیں سب تعریفیں ہیں اللہ کو ع

جسنے سچا کیا اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو زمین جنت کا ہم رہین جنت مین جہان ہم چاہین پس اچھا ہی
عاملون کا اجر جنبشہ روح حق جل جلالہ تحت پر متمثل ہوکر جلوہ گری فرماوے تسکو آٹھ فرشتے اوٹھاوینگے اوس روز حامل
ہون ارشاد ہی وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور تو دیکھے ملائکہ کو گہیری ہوے گرد عرش کے
تسبیح کرتے ہوی اپنے رب کی حمد کے ساتہہ اور حکم کیا جاوی اونکے درمیان حق کے ساتہہ اور کہا جاوی ہر ایک
حمد ہے اللہ رب العالمین کے لیئے۔

سورۂ مومن مکیہ ہی اوسمین پچاسی آیت و نو رکوع ہین

اس سورۃ مین بہی ہیتین ہین کوئی عذاب بدر کی کفار مکہ کے لیئے ہے اور پہلی سورت مین عتبہ بن ربیعہ کا حال تہا اور
شرک کی شناخت کی تہی جو بطور زلفی کے عبادت بتونکی کرتا رہا اور اس سورت مین اور حوامیم مین غالبًا اون
اسّی رہبان کا حال ہی جو جنگلہ مین پہرتے اور مکہ مین آنکر بعد بحث کی اسلام لائے اور دوسری آیات اوجدادکہہ کو
احکام خدا اٹہاتی اور فصل ۲۰ خروج اور ۵ سفر تثنی مین دس احکام سے دوسرا حکم یہ ہی کہ میری ساتہہ دوسری کی
عبادت نکرو اور مین غیور خدا ہون کہ جو مجہسے دشمنی رکہتے ہین یعنی جو بمعرفت مسیح احکام بہیجے ہین اونکو تسلیم
نکرین تو مین تمہاری تین پشت تک عوض لینے والا ہون چنانچہ مسیح کی عدم تسلیم سے نسل یہود مین تین پشت تک
یہود برباد ہوتے رہی اور پہر فضول مذکور مین ہی اور جو مجہے پیار کرتے ہین یعنی حضرت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ
والسلام مین اونپر مین رحم کرونگا اور درس ۱۹ فصل ۱۸ سفر تثنی مین ہی کہ جو بنی اسماعیل کے وقت تسلیم احکام
خدا انکر کریگا تو اوس سے تفتیش ہوگی یعنی دنیا مین بجلا وقتل و آخرت مین دوزخ ہی جیسے رکوع اول سورہ ہی سے
ظاہر ہے اور بعض یہود سیر و سیاحت کرتے مکہ مین آئی جو نزول فیجاس داک منیت کی تہے جسکا قصہ ذیل آیت اذ قالوا
ما انزل اللہ علی بشر من شیء سورۂ انعام کی تفسیر مین لکہا گیا بلکہ یہ وہ ہین جو بلاد مین پہرتے تہے اور
حضور کے پاس آئے تو اسوجہ سے الواح موسی کی مطابق اونکو جواب دینا مناسب ہوا اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کا ارشاد ہی کہ طٰہٰ و طواسین و حٰمٓ الواح موسیٰ سے مجکو عنایت ہوئی ہین کہ حٰمٓ کی ماخوذ ہی الواح سے ہے

اور ہم ماخوذ ہیں موسیٰ سے ہی مطلب اوس سے یہ ہے کہ اس سورت اور دوسری سورتوں حوامیم مین الواح
موسیٰ کی مطابق منزل ہی کیونکہ انمین یہود سے بحث ہے جو مکہ مین آئے تھے اہل مکہ سے جنکے یہود قرین تھے
اور اسفار موسیٰ منتظر اشتمال الواح کے مشہور بالواح موسیٰ سے عرب مین ہے تو اس وجہ سے الواح موسیٰ
کہا گیا جسکے مطلب اسفار موسیٰ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو بہشت کے باغون مین
چرنا چاہے وہ حوامیم کو پڑھے اور عبد اللہ بن مسعود نے کہا ہے کہ جس وقت مین حم کو پڑھتا ہون گویا
چمن بہشت مین پڑتا ہوں اور بعض یہود نے مکہ مین آکر نبوت ختم المرسلین نبی اسماعیلی سے انکار کیا اور
کہا کہ ہمارے ہان نسل داؤد مین مسیح کا ہونا لکھا ہے جسکی بادشاہت دائم ہو اور بحر و بر کا مالک ہو اور
مسیح کی دو حالتین ہین ایک بار اول تشریف آوری کی اور بیشک مسیح علیہ السلام کی نسبت نسل داؤد سے
ہونا بمظلہ اسکے کہ یوسف نجار کے متبنیٰ تھے ضرور لکھا ہوا ہے کہ یوسف مذکور نسل یہود سے تھے اور ویسے ہی مسیح
تشریف لائی پر اکثر یہود نے اونکو تسلیم نکیا اور مسیح کی عدم تسلیم اونکی بربادی کی باعث ہوئی اور دوسری مرتبہ
اونکا بطور بادشاہت حسب درس ۱۲ فصل کتاب دانیال و ۲۰ کتاب اعمال کے موقوف ہے وجود ختم المرسلین علیہ السلام پر جسکے
یہود کے دشمن غیر قومین ممالک مقدس سے نکالی جاوین کہ سیف اللہ خالد تلوار خدا کا نکلنا فصل ۲ ۳ سفر ثنی
مین موجود ہے کہ یہود پر رحم ہو تو بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ارشاد ہے حم تنزیل الکتاب
من اللہ العزیز العلیم الواح موسیٰ کی مطابق جو فصل ۱۸ سفر ثنی مین بارہ بارہ نزول کلام خدا کی
خبر پیغمبر اسماعیلی پر ہے وہ نزول پایا [illegible] کتاب قرآن [illegible] علم [illegible] لیس تمہارے پوشیدہ
کرنے سے اے یہود جہل خدا پر لازم نہیں [illegible] کے ساتھ قرآن کیا ہے اور جیسے یہود کی بربادی کا
علی وجہ الکمال رومیہ غیر قوموں کے زمانہ مین بوجہ بت پرستی لکھی ہے کہ دوسرے احکام [illegible]
قوم یہود نے زمانہ مسیح مین مانی اور احکام خدا [illegible] بعد آنے مسیح کے خدا کی احکام سب سمجھ گئے [illegible] فصل
ہتی ہین اس وجہ سے فرمایا گیا ہے کہ انہون نے اپنی معبودون سے غیرت مجکو دلائی [illegible] فصل مذکور
ہے کہ تو بھی غیر قومون سے غیرت دلائی چنانچہ مسیح کے زمانے [illegible] فصل ۳۲ مذکور مین لکھا ہوا ہے
[illegible] فصل کو سے خدا تعالیٰ [illegible] اور یہود کی توبہ کی قبول [illegible]

خبر دی اور درس ۲۹ سے فرمایا کہ میں ہی وہ ہوں اور کوئی معبود میرے سوا نہیں میں ہی مارتا ہوں اور
میں ہی جلاتا ہوں اور میں ہی زخمی کرتا ہوں اور میں ہی چنگا کرتا ہوں اور ایسا کوئی نہیں جو میرے
ہاتھ سے چھڑا دے جبکہ میں اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میں ہمیشہ زندہ ہوں ۴۱
اگر میں اپنی تلوار تیز کروں اور میرا ہاتھ عدالت کو پکڑ رکھے تو میں اپنے دشمنوں سے انتقام لونگا اور اونکو جو میرا
کینہ رکھتے ہیں سزا دونگا ۴۲ - میں اپنے تیروں کو خون سے مست کرونگا اور میری تلوار گوشت کھائیگی
مقتولوں کے لہو سے اور اسیروں کے اور دشمنوں کے سرداروں کے سروں سے ۴۳ - اے گروہو اوسکی قوم کے ساتھ خوشی کرو
اسلیے کہ وہ اپنے دشمنوں کے خون کا بدلا اور اپنے دشمنوں سے انتقام لیگا اور اپنی سرزمین پر اور اپنی قوم پر رحم
کریگا ب بران بیان پر اللہ کی یہی صفت فرماتا ہے غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ
ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ٥ بخشنے والا گناہ کا و توبہ کا قبول کرنے والا بالخصوص قوم
یہود کو سخت عذاب کرنیوالا غیر قوم رومیہ کا صاحب بخشش زمانہ اسلام میں نہیں ہے کوئی معبود اوسکے غیر اوسی کی
طرف بازگشت ہے بالخصوص قوم یہود کو اس ہزار مقتم میں مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا
فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ٥ نہ مجادلہ کریں آیات خدا توریت میں مگر وہ اہل کتاب جنہوں نے
کفر کیا پس نہ فریب دے تجکو اے مخاطب اونکا پھرنا بلاد میں کہ قوم یہود شہروں کے پھرنیوالی حال کے دریافت
کرنیوالے جبکہ نبی اسماعیلی کی نبوت کا انکار کریں اول شبہات سے جو سورہ فصلت میں مذکور ہونگے ، دوسرا ون
شبہات سے اہل مکہ کو مقام شک ہو ، اس نبی کی نبوت کی تصدیق نہ ہو جواب اسکا یہ ہے کہ آثار نبوت دریافت
کرو جو نبی موصوف میں پائے جاتے ہیں اور جو مجادلہ کریں نبی سے منکر ہوکر تو تباہ ہونگے جیسے پہلی قومیں کہ
نبی کے انکار سے تباہ ہوئیں جو ارشاد ہے كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِن بَعْدِهِمْ
وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ٥ تکذیب کی اونکے پہلے قوم نوح نے نوح کی اور احزاب نے اپنے انبیا کی اونکے بعد اور
ہر ایک گروہ نے قصد کیا اپنے رسول کے ساتھ کہ اوسکو پکڑیں اور مجادلہ کیا باطل کے ساتھ تاکہ گرا دیں باطل
کے ساتھ حق کو پس میں نے اونکو پکڑا پس کیسے ہوا عذاب اونکی قوموں پر وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۵ اور اسی طرح سے ثابت ہوا تیرے رب کا کلمہ سارے
موسیٰ پر فصل ۱۰ سفر ثنی مین و شعیا پر مثل فصل ۱۰ سکے اکثر اون سرداران بنی قیدار اہل مکہ پر جنھون نے
کفر کیا کہ وہ اصحاب نار ہین بدر مین مارے جاوینگے رہا ثبوت نبوت نبی موعود بقول حق تعالیٰ جو فصل ۳۳
سفر ثنی میں اوسپر حملۂ عرش وغیرہ گواہی دیتے ہین کہ اوسمین لکھا ہے کہ خداوند سینا مین یعنی مکہ مین آیا کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین پیدا ہوئے اور سعیر کی سیر کو گیا کہ دو مرتبہ بصری تک پہنچے سعیر بن اسحاق کی
مملکت مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے اور صحرای فاران یعنی مدینہ مین مقیم ہوے اور اوسکے ساتھ
ہزارون ہزار مقدس تھے جیسے تفسیر مسلم فی التوراۃ میں ۱۹ ہے اور تفسیر فصل ۱۴۳ سفر [illegible] ستین مین
سن گذر گیا اور اوسکی تفسیر فصل اول حزقیل و ۴ مکاشفات مین ہے کہ خداوند کے عرش کے چار حاملین کے نام اسد گرگ
ثور و نسر و عقاب ہین وہی متمثل ہوکر زمین پر سلطنت جسیہ فصل ۵ مکاشفات کر رہے ہین تو ارشاد ہے

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ
لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا
سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۷ وہ جو اوٹھا رہے ہین عرش کو اور اوسکے گرد والے تسبیح کرتے ہین اپنے رب کی
حمد کے ساتھ اور ایمان لاتے ہین اس نبی یا قرآن پر یا ہر پروردگار پر اور استغفار کرتے ہین اونکے لئے جو ایمان لائے اے ہمارے رب
سمیٹ لیا ہے تونے ہر شی کو رحمت و علم سے پس بخش اُن لوگون کے لئے جنہوں نے توبہ کی اور پیروی کی تیری راہ کی
اور بچا اونکو آگ کے عذاب سے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرور دوجہان اور مستوی علی العرش کے اور
چار یار بروز زمین حملۂ چار عرش کے اور ستر ہزار اہل اسلام ہمرو زمین ستر ہزار لسان ذات [illegible] ہر ایک
کے ساتھ ستر ستر ہزار [illegible] ہر لسان کے ہمرات اس است جو ہونیوالی ہین جنمین جیسے عشرہ مبشرہ ان کے
[illegible] مین اور جو برس سلطنت ہزار سال مین ہوجاوینگے جیسے تفسیر فصل ۲۰ مکاشفات مین بیان کیا گیا پس ان کی
جنت کی ہیں جیسے اونکی نسبت فرمایا ہے رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ
مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۸ اور اے
رب داخل کر اونکو جنت عدن مین کہ تو نے اونکو وعدہ کیا ہے اور اونکے آبا و ازواج و اولاد کو جو صالح ہوں ان کو بھی

مثل صدیقؓ کے جنکے باپ دادا اسلام لائے تحقیق تو غالب با حکمت ہے وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ
تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ اور بچا اونکو برائیون
اور جسکو تو بچاوے برائیوں سے اوسدن پس تو نے اوسکو رحم کیا اور وہی بڑی فیروزمندی ہے کہ اونکی بادشاہت جنت الخلد
ہوں إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ
إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۝ تحقیق جنہوں نے کفر کیا دنیا میں ندا کیجاویگی آخرت میں البتہ اللہ کا غضب
بڑا ہے تمہاری غضب سے اپنی جانوں کے لئے جبکہ پکارے جاتے ایمان کی طرف تو تم کفر کرتے آج اونکی یہ سزا ہے
تمہارے اوپر قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ کہیں گے اے رب ہمارے تو نے دو بار ہمکو مارا
ایکبار دنیا میں دوسری مرتبہ قبر میں بعد سوال وجواب کے اور جلایا تو نے ہمکو دو مرتبہ ایکبار قبر میں اور دوسری مرتبہ
قیامت میں اور جبکہ حیات وامات بار بار ممکن ہے فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ۝
پس اقرار کیا ہمنے اپنے گناہوں کا ساتھ پس آیا اب کوئی نکلنے کی راہ ہے پس فرشتے کہیں کہ اب کوئی نکلنے کی راہ
ہیں ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ
الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۝ یہ اسلئے کہ جب پکارا گیا اللہ اکیلا تمنے کفر کیا اگر شرک کیا جاوے اوسکے ساتھ تو اوسکو سچ
جانو اور شرک تمہے خلود کا پس حکم اللہ بزرگ برتر کو ہے کہ رہو دوزخ میں ہمیشہ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ
وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ۝ اور خدا وہ ہے جو تمکو
دکھلاوے اپنی آیات توحید وقیامت ورسالت جو مذکور ہوئیں اور اوتارے تمکو آسمان سے رزق کہ زکاۃ دولت
آسمانی اسلامی لاوے اور نصیحت پکڑے مگر وہ جو رجوع لاوے فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ
كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ پس اے مسلمانوں پکارو تم خالص کرنیوالے اوسکے لئے دین کو اگرچہ ناخوش ہوں کافرین اون
اونکی اس قول کا کہ نسل داؤد میں نبی ہونا چاہئے جواب ارشاد ہے رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ
يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ يَوْمَ هُم
بَارِزُونَ ۚ وہ رفیع مرتبہ والا ہے صاحب عرش جبکہ ہر روز کا آنا فصل ہے سفر عشق میں کہ میں لکھا ہے
ڈالتا ہے روح کو اپنے امر سے جسپر چاہے اپنے بندوں میں سے تاکہ ڈراوے روز ملاقات سے جسدن کہ وہ بروز

کرین نزدن سے لا یخفی علی اللہ منہم شیء لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار ۵
الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم ان اللہ سریع الحساب ۵ پوشیدہ
خدا پر بالخصوص بروز قیامت اونمین سے کچھ ارشاد ہوگا کہ کیسکے لئے ملک ہے آج کے روز کسیکی طاقت ہوگی کہ جواب
دیسکے خود ہی ارشاد فرماویگا اللہ واحد قہار کے لئے ہے آج کے روز جزا دیا جاویگا ہر نفس اوسکے ساتھ جو حاصل کیا
نہ ظلم ہوگا آج کے روز کسی کی نسبت تحقیق اللہ سرعت کے ساتھ حساب کرنیوالا ہے اور اوسکے سوا اونکی نسبت
ارشاد ہے وانذرہم یوم الآزفۃ اذ القلوب لدی الحناجر کاظمین ۵ اور ڈرا اونکو
نزدیک آنیوالے روز سے جبکہ دل اونکے حنجرون کے پاس آنیوالے ہونگے ما للظالمین من حمیم و لا
شفیع یطاع ۵ یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور ۵ نہین ظالمون کے لئے حمایت
کرنیوالا اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ قبول کیجاوے اوسکی شفاعت جانتا ہے آنکھونکی خیانت کو اور وہ جو پوشیدہ کرین
دل ۵ والذین یدعون من دونہ لا یقضون بشیء ان اللہ ہو السمیع البصیر ۵ اور
جنکو قوم یہود پکارتی ہین سواے خدا کے نہ حکم کرین کچھ کیونکہ خدا ہی ہے وہ سنتا دیکھتا ہے اور قریب عذاب پرستش فرمایا کہ

ع ۲

اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین کانوا من قبلہم کانوا
ہم اشد منہم قوۃ وآثارا فی الارض فاخذہم اللہ بذنوبہم وما کان لہم
من اللہ من واق ۵ آیا وہ سیر نکرین زمین میں تا دیکھیں کیسا ہوا انجام کار اونکا جو اونکے پہلے تھے
وہ سخت اونسے قوت اور آثار مین زمین مین پس پکڑا اونکو اللہ نے اونکے گناہونکے سبب اور نتہا اللہ سے اونکو
کوئی نگاہ رکھنیوالا ذلک بانہم کانت تاتیہم رسلہم بالبینت فکفروا فاخذہم اللہ
انہ قوی شدید العقاب ۵ یہ اسلئے کہ تحقیق لاتے اونکے پاس اونکے رسول دلائل تو انہون نے کفر کیا
پس پکڑا اونکو اللہ نے کیونکہ وہ قوی سخت عذاب والا ہے چنانچہ اوسپر مثل موسیٰ کی سنا لاتا ہے کہ موسیٰ
وعلیہ دعوت قوم بنی اسرائیل پاس بموجب مطابق توریت کی آئے اور اونکو کلام خدا سنایا کہ بنی اسرائیل ایمان لائے پھر خدا کے
حکم سے فرعون کے پاس آئے اور کہا بنی اسرائیل کو ہمراہ جانیکی اجازت دے اوسنے اجازت ندی اور بنی اسرائیل
جو ذلیل کامون پر مقرر کئے تھے جیسے اینٹ بنانے اور ایسے کامون مین لیکن بیٹون کے پکارنے کو

بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اور موسیٰ نے کہا کہ مین پناہ مانگون ہون رب اور تمہارے رب کی ساتھ ہر متکبر سے کہ ایمان
نہ لاوی روز حساب کی ساتھ پس مطابق ورس ۔ فصل ۔ اور ذکر ہے کہ فرعون کے نوکر نے فرعون کو سمجھایا کہ
ملک تباہ ہو گیا اوسکی تفصیل فرماتا ہی وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ
رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا
فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ اور کہا ایک مرد مومن آل فرعون نے جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کیا تم قتل کرو
مرد عظیم کو جو کہے کہ میرا رب اللہ ہی اور وہ لایا تمکو معجزات تمہارے رب سے و اگر ہووے وہ جھوٹا پس اوسپر اوسکا
دروغ ہی و اگر ہووے سچا پہونچے تمکو بعض اوسکا جو وعید کرتا ہی دنیا مین ظلمتی وغیرہ کے لائیمن و بعض دوسرا
آخرت مین تحقیق اللہ نہ راہ بتلاوی اوسکو جو اسراف کرنیوالا اور دروغگو ہو يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ
ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۭ اے میری قوم اگرچہ تمہاری
ملک ہے آج کے روز اوس سے غلبہ کرنیوالی ہو زمین پر لیکن پس کون مدد کرے ہماری خدا کے عذاب سے اگر ہمارے
اوپر آوی ۝ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝
اور کہا فرعون نے نہ دکھلاؤں تمکو مگر وہ جو مین دیکھون اور نہ بتلاؤں تمکو مگر درست راہ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ
يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ
مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ اور کہا اوسنے جو ایمان لایا تھا اے میری قوم مین
خوف کرون تمہارے اوپر مثل روز دوسرے گروہوں کی جو مقابل انبیا ہوئی مثل قوم نوح و عاد و ثمود اور ان لوگون کی
جو اون کے بعد مثل قوم لوط وغیرہ ہوئی اور نہ ارادہ کرے اللہ ظلم کا بندون پر کہ اونکو بیگناہ عذاب دے پس ہم
موسیٰ کو اگر کیا تو سبھی گے تو بھی ہماری اوپر بھی وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ
مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ اور اے
قوم مین خوف کرون تمہارے اوپر روز پکار قیامت سے وس دن کہ تم پھیرو گے پیٹھ پیچھے ہو تمکو اللہ سے
کوئی نگہبان اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس اوسکو کوئی نہیں راہ بتلانیوالا ہے اور قیامت کا حال لکھ کر موسیٰ صاحب

بینات سے فرعون پر ظاہر ہو چکا تہا پہر اوس مرد نے نصیحت اور انذار زمانہ یوسف سے کی وَلَقَدْ جَاءَكُمْ
يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ ۔ اور البتہ لا چکا تہا یوسف
پہلے اس سے معجزات مثل گویا ہونے طفل شیر خوار کے اپنی پاکیزگی کی گواہی پر اور تعبیر خواب ساقی و خباز کی و تعبیر خواب
بادشاہ کی مصر کی سات سال وغیرہ سے اور یوسف نے خبر دی تہی کہ بنی اسرائیل کے نکلنے وقت میری استخوان
مصر سے لیجیو اور وہ وقت آگیا جیسے درس ۱۹ فصل ۱۹ خروج کی مطابق ہمراہ اونکی استخوان یوسف تہین
پس ہمیشہ تم شک مین رہے اوسکی ساتہہ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا
یہانتک جبکہ مر گئے یوسف تم نے کہا ہرگز نہ بہیجیگا اللہ اوسکے بعد رسول جسکی خبر یوسف نے دی تہی اور مطابق اول
خروج کے یوسف کو اہل مصر بہول گئے تہے كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ الَّذِينَ
يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۔ اس طرح سے گمراہ کرتا اللہ جو حد سے گذرنیوالا شک
کرنیوالا ہو وہ جو جہگڑا کرین آیات خدا مین بغیر دلیل کے جو اونکے پاس آئی ہو كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ
وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۔ بڑا ہی جدال انبیا کا گناہ
گناہ مین اللہ کے نزدیک اور اونکے نزدیک جو ایمان لائے ایسے ہی مہر کرتا ہے اللہ ہر ایک دل تکبر کرنیوالے پر
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ۔ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ
إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۔ اور کہا فرعون نے اے ہامان بنا میرے لئے کوشک رصدی کہ
پہونچون اسباب کو کہ وہ اسباب سماوات ہین پس مطلع ہون معبود موسی کے الہ کی طرف و تحقیق مین اوسکو جانتا ہون
جہوٹا وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا
فِي تَبَابٍ ۔ اور اسی طرح سے مزین کی گئی فرعون کے لئے اوسکے عمل کی بدی اور باز رکہا گیا راہ درست سے
اور نہوا فرعون کا کید مکر ہلاکت مین کہ جو مقابل موسی اوسنے کیا کچہ کارگر نہوا وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ
اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ۔ اور کہا اوس شخص نے جو ایمان لایا قوم فرعون سے اے میری
قوم تم میری پیروی کرو دکہاؤنگا درست راہ يَا قَوْمِ إِنَّمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ
الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۔ اے میری قوم نہین نیست یہ دنیا کی زندگانی تہوڑی برتنی ہے اور

تحقیق دار آخرت وہ قرار والا گہر ہے مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ
أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ جو کرے بدی پس
بدلا دیا جاویگا مگر ویسی ہی اور کفر ایسی بدی ہے کہ اوسکی سزا ابد ہے اور جو مرد و عورت کرے نیکی اور وہ مومن ہو
پس داخل ہونگے جنت میں رزق دیے جاوینگے اوسمیں بغیر حساب کے اور جبکہ قوم نے دیکہا کہ فرعون کے
خاندان میں سے یہ شخص تو اوسکو خوف دلایا تو اوسنے کہا وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي
إِلَى النَّارِ ۝ تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ
إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ۝ اور اے میری قوم کیا ہے مجھے کہ پکارتا ہوں تمکو نجات کی طرف اور تم پکارو مجھکو
آگ کی طرف تم پکارو کہ میں کفر کروں اللہ کے ساتھ اور شرک کروں کہ ایسا معبود ٹھہراؤں کہ نہیں ہے مجکو علم
اور میں تمکو پکاروں اللہ غالب غفار کی طرف لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا
وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۝ بیشک تحقیق وہ
جسکی طرف تم مجکو بلاؤ جائز نہیں ہے اوسکی عبادت کرنا دنیا و آخرت میں اور تحقیق مرجع ہمارا خدا کی طرف ہے اور
حد سے گذرنیوالے اصحاب دوزخ ہیں اور جو مجکو تم فرعون سے خوف دلاتے ہو اوسکو سنو فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ
وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ تم جلد جانو وہ جو میں کہتا ہوں تمکو اور سونپتا ہوں اپنے
کام کو خدا کی طرف کہ تحقیق اللہ بینا ہے بندوں کے ساتھ پس موسیٰ کو فرعون نے بلایا اور کہا کہ تم جاؤ
اور اولاد کو چھوڑ جاؤ مگر موسیٰ اسکو نہ مانے اور ٹڈیون کا دل آیا اور جو اولوں سے بچا تہا اوس
سب کو تباہ کیا اور پہر فرعون نے وعدہ خلافی بعد رفع ٹڈیوں کے کی پہر موسیٰ کی دعا سے سیاہی
سہ شبانہ روز ایسی چھائی جسکی حد نہیں کہ فرعون نے جب موسیٰ سے درخواست کی تو وہ گئے پہر فرعون نے
کہا کہ تم جاؤ اور اپنی مواشی مت لیجاؤ مگر موسیٰ نے بحکم خدا نہ مانا اور کہا کہ مواشی کے سوا تو خود بھی
ہمکو دے اوس وقت فرعون نے کہا کہ نکل جاؤ پہر مونہ اپنا مت دکھلاؤ تو موسیٰ نے کہا اچھا
اور بعد دعا موسیٰ سے اول زادے فرعونیوں کے مرے اوس وقت اجازت ہوئی
اور موسیٰ مع سارے قوم و اسباب مستعار کے مصر سے نکلے اور کیچڑ میں بیٹھے اور فرعون نے تعاقب کیا

اور دریا میں ڈوبا جیسے ارشاد ہے فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝ اور اللہ نے نگاہ رکھا اوس برائی سے جو انہوں نے اوسکے ساتھ مکر کیا تھا اور گھیرا آل فرعون کو بد عذاب غرق نے اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ پیش کیے جاتے ہیں آتش پر اوس عالم کے صبح وشام میں اور جس روز کہ قایم ہو قیامت کہا جاوے داخل ہو آل فرعون سخت عذاب میں اور موسیٰ وا آپکی قوم سمندر مصر میں سے جبکہ نکلے اور دریا کی کمال عزت ہوئی تو قارون نے کہا کہ ہمارے درمیان میں موسیٰ ہے کیوں مشرف بہ نبوت ہوا تو اوسکو خدا تعالیٰ نے خسف کر دیا جیسے فصل ۹ اکتاب شمار میں ہے جاننا چاہیے کہ اکثر مفسرین نے وہ فرعون جو غرق ہوا اوسکو وہی فرعون جانا ہے جو ولادت موسیٰ کے وقت تھا جنسے پرورش موسیٰ کی کی تھی اور بعض مفسرین نے فرعون سابق کو وہی فرعون زمانہ یوسف کا کہا ہے اور بعض اس قصہ میں پسندیدہ مرد کو وہی مرد استیفان سمجھے ہیں جو حواریوں کی مدد کو حسب کتاب اعمال کے آئے تھے پر کجا استیفان بعد حواریین مسیح اور کجا زمان موسیٰ اسکے بعد متوجہ باہل جہنم ہوتا ہے بالخصوص اونکی طرف جو سرداروں کے سبب سے ایمان نہ لاتے تھے تو فرماتا ہے وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ اور یاد کر جبکہ جھگڑیں کفار دوزخ میں پس کہیں ضعیف اون لوگوں کو جنہوں نے تکبر کیا تحقیق ہم تھے تمہارے تابع پس آیا تم بے پرواہ کر سکتے ہو ہم سے آگ کے حصہ کو تکبر کرنے والے کہیں تحقیق ہم بھی ہیں اوسمیں سب کہ اللہ نے حکم کیا ہے بندوں کے درمیان ہم کیا کر سکتے ہیں وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ اور دوزخ والے کہیں جہنم کے داروغوں کو جبکہ اپنے سرداروں سے مایوس ہوں دعا کرو اپنے پروردگار سے کہ تخفیف کرے ہم سے ایک روز عذاب سے وہ کہیں کیا اور نہ لاتے تھے تمکو تمہارے رسول دلائل کہیں ہاں تو جواب دیں

بس پکار دار رنہو کا فروں کی پکار مگر گمراہی میں کہ مقبول ہو اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۙ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ
سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ ہم تحقیق فتح دیں اپنے سردار رسولوں کو اور اونکو جو ایمان لائے حیات دنیا میں اور
جس دن قائم ہوں گواہ ہاتھ پانوں جس دن کہ نہ نفع دے ظالموں کو اونکا عذر کہ جنے شرک و کفر نہیں کیا
اور اونکے لئے دوری ہے رحمت خدا سے اور اونکے لئے برا گہر ہے دوزخ اور نصرت سردار رسل پر سند فرمائی
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ۙ هُدًى وَّذِكْرٰى
لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ اور البتہ دی ہمنے موسیٰ کو ہدایت یعنی پیشین گوئی زمانہ ختم المرسلین کی اور وارث
کیا ہمنے بنی اسرائیل کو کتاب توریت کا در حالیکہ پیشین گوئی یادداشت اسلام ہے عقل والوں کے لئے جیسے
مفصل مقدمہ سوم میں مذکور ہے اور اسمیں قصہ قارون مذکور ہے دیکھو فصل ۱۶ کتاب شمار کی اور فصل ۱
سفر تثنیہ میں اون لوگوں کی تباہی لکہی ہے جو پیغمبر اسماعیلی کی بات نہ مانیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکی
اتمام بیت کی خواہش تہی تاکہ وہ مارے جلنے والے تہے تو ارشاد ہوا فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ
لِذَنْۢبِكَ پس صبر کر ہجرت تک کہ خدا کا وعدہ سچا ہے کہ بعد ایک سال ہجرت کے اسلام کی فتح ہوگی اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکے وقت کی شتابی تہی اور شتابی بجائے ذنب کے ہے نسبت ختم رسل صلی اللہ علیہ
وسلم کی تو ارشاد ہوا استغفار کر اپنے ذنب کے لئے اس مقام سے سورۂ نون میں ہے کہ تو صاحب الحوت
کی شتابی کر مبادا اور تا حکم جہاد ارشاد ہے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ اور تسبیح کر
اپنے رب کی حمد کے ساتھ دوپہر بعد اور صبح و شام اور دوپہر بعد میں ظہر و عصر اور صبح و شام میں فجر و مغرب
وعشا آگئی کہ سوانی بادشاہ رسول اللہ والونکی پانچ نمازیں فصل ۱۲ متی میں لکہی ہیں اور یہود نے جو آیات تورات
بیاد رکہا کہ نبی اسماعیلی کا انکار کیا اور ایسا اشتباہ نبی کی نسبت نسل داؤد سے بتلایا کہ وہ بادشاہ ہوگا
زمین خلیل سالشنبہ بحر و بر میں ہوگی اور وہ آیتیں ہونگی آیات خدا سے اسقدر سچا اونکا اعتقاد تہا کہ منتظر مسیح جو
مسیح کے یوسف نجار کی نسل داؤد سے گنی گئی پر وہ وہی مسیح تہے جو قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہوئے
جنکو یہود نے تسلیم نکیا اور غیر قومیں پر اونپر ایمان لائیں گو اسوقت میں کفر کے سبب سے وہ غیر قومیں تباہ ہونیکی

لائق ہین اونکی نبوت کی خبر موسیٰ نے نسل یہود مین بقول پولوس نہین دی گو بقول مسیح اشارہ ہوئی تھی
تھی جسکو یہود نہ سمجھتے تھے چنانچہ درس ۱۹ فصل ۱۸ استثنی مین اشارہ اسقدر ہے کہ نبی اعظم اسماعیلی کی
سب باتین مانیو ورنہ تباہ ہوگے اور نبی اعظم کی اون باتون سے تسلیم مسیح موعود کی ہے جسکے نماننے سے
وہ منافق و کافر ہوکر تباہ ہوے اور مسیح کی بادشاہت دوسری مرتبہ موقوف ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی نبوت پر جسکی تصریح فصل ۷ دانیال اور فصل ۴ کتاب اعمال مین ہے پس نبی اسماعیلی کی نبوت کی بعض
ناحق شناس یہود منکر ہوے تو ارشاد ہے إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ
إِن فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُم بِبَالِغِيهِ ج فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ط إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ٥
تحقیق وہ یہود جو مجادلہ کرین آیات خدا مین بغیر سلطان کے جو آئے ہون اونکے پاس نہین ہے اونکے دلونمین مگر کبر کہ
نبی اسماعیلی کو ہم اسحاقی ہوکر کیسے تسلیم کرین پس نہین اوسکو پہونچنے والے پس پناہ مانگ اونکی شر سے کہ وہ شنوا
بینا ہے لیکن یہودی اگر مسیح کے بے باپ ہونے پر تعجب کرین کہ کیسے وہ بلا پدر پیدا ہوکر خدا ہوے تو ارشاد ہے لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ٥ البتہ آسمان و زمین کی پیدایش
بلا مادہ سابق کے بزرگتر ہے آدمیونکی پیدایش سے لیکن اکثر آدمی سمجھتے نہین پس اگر اندھے دل کے یہودی مسیح
گذشتہ کو نجانین حرج نہین اور جبکہ پیدایش عالم اور اوسکا فنا ہونا خدا کے اختیار سے ہے پس پیدایش
بلا پدر کے مسیح کی کیا بڑی بات ہے اللہ کے نزدیک بالخصوص جبکہ انہین ہیہود کے بعد ہوے جو فصل ۷ دانیال
مین مذکور ہین اور جبکہ یہود کے کہنے سے اہل مکہ کو شک پیدا ہوا تو ارشاد ہے وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ ط قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ٥ اور برابر نہین اندھا
یہودی اور بینا انکا مسلمان اہل کتاب جو اقرار رسالت نبی اسماعیلی کرتا جیسے انہی تن دار مین مگر اور
برابر نہوے وہ جو ایمان لائے اور انہون نے کام کیے نیک اور وہ جو بدکار ہے کم نصیحت پکڑتے ہین اور پھر تنبیہ
فرماتا ہے إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ٥ تحقیق
ساعت قیامت آنیوالی ہے جسمین شک نہین اوسوقت اونکو انکار نہو ولیکن اکثر آدمی یہود ایمان نہ لاوین
اور وہ روسیہ سے سخت تباہ ہوچکے ہین اب اونکا وقت دعا کا ہے کہ زمانہ رحمۃ للعلمین کا ہے جیسے فصل ۴۲

سفر ثنی مین بیان کیا گیا اور تمہاری توبہ کی مقبولیت کا زمانہ مطابق اوسکی ہے تو ارشاد ہے وَقَالَ

رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ

دَاخِرِينَ ۝ اور فرمایا فصل ۳ سفر ثنی مین تمہارے رب نے کہ مجکو پکارو مین قبول کرون تحقیق

وہ کہ جو تکبر کرین میری عبادت سے جو نبی اسماعیلی کو نہ مانین جلد لاؤن اونکو جہنم مین ذلیل اب اونکی

سب کا ذبح وہاں کے متوجہ اہل مکہ کی طرف ہوتا ہے پس وہ تمامہ اللّٰہُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا

فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝

ذَٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝ اللہ وہ ذات پاک ہے

جسنے کی تمہاری نفع کے لئے رات تاکہ تم آرام کرو اوسمین اور دن کو بینا کیا تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل کا ہے

آدمیوں پر ولیکن اکثر آدمی شکر نکرین یہ ہے تمہارا رب ہر شئے کا پیدا کرنیوالا نہین ہے کوئی معبود اوسکے

غیر پس کہان تم پہیرے جاتے ہو كَذَٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ ۝ اس طرح سے

پہیرے جاتے ہین وہ قوم یہود جو آیات خدا کے ساتھ عناد سے انکار کرین نبوت رسول اکرم صلے اللہ علیہ

وسلم کا جنکا زمانہ فضل و رحمت کا اونکی کتاب کی مطابق ہے اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا

وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۝ ذَٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ اللہ وہ ہے جسنے کیا تمہارے نفع کے لئے زمین کو قرارگاہ اور آسمان کو

ایک عمارت جسمین طرح طرح کے نفع ہین اور مصور کیا تمکو پس اچھی بنائین تمہاری صورتین اور رزق

دیا تمکو طیبات سے یہ ہے اللہ تمہارا رب پس بابرکت ہے اللہ عالمون کا پالنے والا کہ اوسکی برکت سے

یہ زمانہ نبی اسماعیلی کا آیا جو موعود تہا هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اور وہ زندہ ہے کہ نہین ہے کوئی معبود اوسکے غیر پس خالص اوسی کو

پکارو خالص کرنیوالے اوسکے لئے دین کو ہر ایک حمد اللہ پروردگار عالمون کو ہے جس سے محمد نام نکالا وگروہ کہین کہ

ہمارے طریق پر چلو تو ارشاد ہے قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ

اللّٰهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

ع ۱۱　وقف لازم

کہ مین منع کیا گیا ہون کہ عبادت کرون اونکی جنکو تم پکارتے ہو سوای خدا کے جبکہ آچکے میرے پاس بینات میرے
رب سے اور حکم کیا گیا مجھکو کہ تابع ہون رب العالمین کے هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ
مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا
شُيُوخًا وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝
خدا وہ ہے جسنے تمہارے جد اعلیٰ آدم کو پیدا کیا خاک سے پھر تمکو نطفہ سے پھر علقہ سے پھر نکالا تمکو لڑکا پھر تم
پہونچو اپنی جوانی کو پھر چاہا کہ تم ہو شیخ اور بعض تم مین سے وہ ہے کہ مر جاوے پہلے سے اور چاہا کہ بعض پہونچین
اجل مقرری کو اور امید ہے کہ تم تعقل کرو اور اوسکے زبان سے پھر هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ فَإِذَا
قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝ خدا وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے پس جب حکم کرے کسی شی کا
پس جز این نیست فرماتا ہے بعد تیاری اسباب وغیرہ واقع کے اوسکو ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے أَلَمْ تَرَ إِلَى
الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ۝ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ
رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝ فِي الْحَمِيمِ
ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝ کیا تو نہ دیکھے اون یہود کی طرف جو جھگڑا کرتے ہین آیات مذکورہ خدا تعالیٰ مین کہان
بہکتے ہین کہ مسیح کے منکر ہوئے ہین اور ختم المرسلین نبی اسمٰعیلی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تکبر کرتے ہین وہ جنہونے
تکذیب کی کتاب تورات کے ساتھ اور اوسکے ساتھ جو بھیجے اونکو بھی اپنی رسولون کو پس جلد جانینگے
جبکہ طوق اونکی گردنون مین ہونگے اور زنجیرون سے کھینچے جاوینگے کھولتے پانی مین پھر آگ مین عذاب کیے جاوینگے
ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو
مِن قَبْلُ شَيْئًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ۝ پھر کہا جاویگا اونکو کہان ہین وہ جنکے ساتھ سوای
خدا کے شرک کرتے تھے کہ اونکے احکام کو احکام خدا جانتے تھے کہیں وہ جاتے رہے ہم سے بلکہ ہم نہ پکارتے تھے پہلے سے
کسی کو ایسے ہی گمراہ کرے اللہ کافرون کو چنانچہ کوئی یہود اسوقت مین شرک کا اقرار نہ کرے گا الا ان اوپر حق
شرک کیا ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ۝ ادْخُلُوا
أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ یہ اسلئے کہ تم خوش ہوتے تھے زمین مین بغیر حق کے

اور سبب اوسکا جو تم اتراتے تھے یعنی بغیر حق کے حکم ہو گا کہ داخل ہو جہنم کے دروازون مین ہمیشہ رہنے کو
اوسمین پس بری ہے تکبر کرنیوالون کی جگہ جہنم بری اسواسطے ہے کہ تکبر والے ہین فاصبر ان وعد اللہ
حق ج فاما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک فالینا یرجعون ۝ پس صبر کر کہ
وعدہ اللہ کا سچا ہے دنیا مین بڑی فتوحات کا اور کفار کی تباہی کا ہو وہ آخرت مین اونکے لیئے دوزخ کا پس
اگر دکھلاوین ہم تجھکو بعض اوسکا جو وعدہ ہم کرتے ہین اونکو دنیا مین مثل اونکی شکست کی یا مار لیوین ہم
تجکو پس ہماری طرف وہ رجوع کئے جاوینگے چنانچہ ممالک مقدس مفتوح ہوئے جنکی ہر ایک پیغمبر صاحب نے خبر
دی گئی ہین بدلائل لفظ ارشاد ہے ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منھم من قصصنا علیک
ومنھم من لم نقصص علیک ۝ اور البتہ بھیجے ہم نے رسول تجھسے پہلے بعض اونمین سے وہ ہین جنکا قصہ
تجھسے کہا ہم نے اور بعض اونمین سے وہ ہین جنکا قصہ تجھسے نہین کہا وہ سب بڑی فتح ممالک مقدس کے
منتظر تھے جیسے کہ ماوراء مقدمات مین بعض انبیا کی پیشین گوئی ذکر ہوئی [illegible] وقت فتح دریافت کرین
اور ارشاد ہے وما کان لرسول ان یاتی بایۃ الا باذن اللہ اور نہین ہے کسی رسول کو جو
لاوے آیت بغیر اذن خدا اور وہ آیت خدا ثابت ہوئی کہ بعد ایک سال ہجرت کے جیسے کہ فصل ۳۳ مشرح ہے
ہجرت کا مقام بیان مین لکھا ہو اوسکی تفصیل فصل ۳۱ مین بیان ہو کہ بعد ایک سال ہجرت کے بیان مین فتح اہل کتاب
چنانچہ ارشاد ہے فاذا جاء امر اللہ قضی بالحق وخسر ھنالک المبطلون ۝ پس جب
آوے امر جہاد کا حکم کیا جاویگا تمہارے درمیان حق کے ساتھ اور زیان کار ہوئے باطل کرنیوالے اہل حق
و قرآن کے یہ جملہ معترضہ تھا اور [illegible] بیان مین پھر متوجہ ہے توحید ہوتا ہے اور اونکے لیئے جو بلاد مین
گھوڑون واونٹون پر چڑھکر سیر کرتے تھے اور کشتیون وجہازون مین وہ سوار ہوتے ارشاد ہے اللہ الذی
جعل لکم الانعام لترکبوا منھا ومنھا تاکلون ۝ ولکم فیھا منافع ولتبلغوا
علیھا حاجۃ فی صدورکم وعلیھا وعلی الفلک تحملون ۝ اللہ وہ ہے جسنے
تمہارے لیئے انعام بنائے تاکہ بعض پر سوار ہو اور بعض کو کھاؤ اور تمہارے لیئے اونمین نفع ہین اور تاکہ پہونچاؤ
اونپر حاجت کو اپنے دلکی اور اونپر اور کشتیون پر سوار کئے جاؤ ویریکم ایاتہ فای ایت اللہ

تُنْكِرُونَ ○ اور وہ دکہلاتا ہی تمکو اپنی آیات شرح ختم المرسلین پس کس آیات خدا کو انکار کروگے أَفَلَمْ يَسِيرُوا
فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ
قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَى عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ آیا نہیں سیر کرتے وہ
زمین مین کیسے ہوا انجام اونکا جو اونکے پہلے تہے کہ تہے اونسے زیادہ اور سخت قوت و آثار مین پس غنی کیا
اونسے اونہی جو وہ اکتساب کرتے تہے فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ
مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○ پس جب آئے اونکے پاس اونکے رسول دلائل
خوش ہوئے اوس علم سے جو اونکے پاس تہا کہ رسالت کے معتقد نہ تہے اور آئی اونکو سزا اوسکی جسکے ساتہ
تمسخر کرتے تہے فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ○
فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ
وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ○ پس جب اونہوں نے دیکہا ہمارا عذاب کہا ہم ایمان لائے اللہ اکیلے کے
ساتہ اور کفر کیا تہے اوسکا جسکے ساتہ شرک کرنیوالے تہے پس نہ نفع دیا اونکو اونکے ایمان نے جبکہ دیکہا
اونہوں نے ہمارا عذاب سوای قوم یونس کے طریقہ خدا کا ہی وہ جو گذرا اوسکے بندوں مین اور زیانکار ہوکر
وہان کفر کرنیوالے دہی حال منکرین یہود کا ہوتا ہی چنانچہ حسب وعدہ ویسے ہی ہوا اور یہ اشقی نہ ایمان
لائے اور اونہوں نے دارین کی عزت حاصل کی ۔

ع ۹

سورۂ فصلت مکیہ ہی چوّن آیت چہ رکوع پر مشتمل ہی

اس سورہ مین بہی پیشین گوئی فتح اہل اسلام و شکست کفار کا ذکر ہی جو مخفی نہ ہی کہ ذالبتہ یہود نے کہا تہا کہ
پہلے ساری کتابین آسمانی عبرانی مین ہین تو اگر قرآن منزل ہوتا تو وہ بہی عبرانی مین ہونا لازم تہا حالانکہ
یہ اونکا قول خود دنیوی کی کتابون کے خلاف ہی کہ کتاب دانیال و کتاب عزیر وغیرہ مثلاً بعض حصہ توریت
کلدی زبان کی ہین جو بعد کو مترجم عبرانی مین ہوئی ہین کیونکہ قرآن شریف مین ہی کہ نہین بہیجا ہمنے
کوئی رسول مگر اوسکی زبان مین یعنی قوم کی سمجہا دے اگر عجمی ہوتا تو یہ عرب والوں کو عربی ترجمہ کرنا پڑتا تو

کہتے عربی ہی کیوں ہوا جو ترجمہ کے بغیر کافی تہا اور فصل ۱۸ استثنی مین قوم اسرائیل کے بہائیون
یعنی اسماعیلیون مین سے اونکی اولاد مین ایک نبی مثل موسیٰ کی منہ مین پارہ پارہ کلام خدا کا منزل ہونا
لکہا ہے اسکی تفسیر فصل ۲۱ یشعیا مین نبوت عرب و یعنی قیدار مین و ہجرت مدینہ مین ہونی لکہی ہے اور فصل ۳۳
سفر ثنی میں ہے کہ خداوند یعنی خلیفہ و رسول خداوند سینا یعنی مکہ مین آویگا اور سعیر یعنی بصری بن
رعوائیل بن ضارہ بن سعیر بن اسحاق مین سیر کریگا اور فاران مین جسمین تہا ہے یعنی مدینہ مین آ ظاہر ہوگا
اور بعض یہود جیسے اس وقت کی نصاری فصل ۱۸ استثنی کے پیغمبر موعود کو اولاد اسرائیل مین سمجھے ہوئے تھے
ویسے ناواقف نصاری ابتک مراد اوسے مسیح سمجہ رہے ہین حالانکہ موسیٰ نے بنفسہ بقول پولوس حسب
درس ۱۴ فصل ۷ نامہ عبرانیہ کے گیارہ قوم اسرائیل کو نسل یہودا مین مسیح کی خبر نہیں دی اور خود مسیح
علیہ السلام نے بہی نبی احمد یعنی حکومت کنندہ کو حسب فصل ۱۴ یوحنا مذکور کے پیشین گوئی فصل ۱۸ سفر ثنی
کو مانا ہے اور آپ سے نفی کی ہے دیکہو درس ۴۰ فصل ۱۴ یوحنا کو جسمین پچہلے روز یعنی ہزار ہفتم مین اُن
نبی کی تشریف آوری لکہی ہے اور وہ نبی جو فرماوے اوسکے فرمان کی تسلیم کو ضروریات سے فصل ۱۸ مذکور مین
فرمایا ہے اور مسیح حسب فصل ۱۲ یوحنا کی انجیل کے فرماتے ہین کہ وہ ہی مجکو تسلیم کرین گے تو اس ضمن مین
مسیح کی خبر بیان موسیٰ مین آ گئی جو مسیح فرماتے ہین کہ موسیٰ نے خبر تو دی ہے پر تم اوسکو اے یہود نہین سمجہتے
یا تباہی یہود سے جو خبر توریت لیوی رویہ ۲۶ ہے تو بی اشارہ مسیح کا نکلتا ہے جسکو یہود نہ سمجہے تہے علی ہذا اور انبیا نے
اس قسم کے ہین پر خبر نبوت مسیح کی اولاد یہودا مین ہونیکی جو گیارہ بنی اسرائیل کے بہائی تہے نہین دی ہیں
بارہ اقوام برادران اسرائیل مین یعنی تہ اونکی اولاد مین جو نبی ہونیوالے تہے وہ خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ہی ہین اور وہی فصل ۳۳ سفر ثنی کے نبی ہین جنکو خداوند کر کے لکہا ہے تو قوم یہود کو یہ بہی شبہ گذرا کہ
خدا ہی آویگا جس سے مطلب رسول خدا کی تشریف لانیسے تہا تو یہ اونکو دہوکا ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم بشر ہین اور یہان خدا کا آنا لکہا ہے اور نہ سمجہے جیسے یہ لکہا ہے ویسے برادران اسرائیل مین ہی ہونا
لکہا ہے اور کسی رسول یا نبی کو جائز نہین کہ وہ کہے مجکو غیر خدا کے پوجو اور یہود ان باتون کو نہ سمجہے
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی سچی ہین تو انہون نے دریافت کیا کہ یہ وہ تہا یعنی زمانہ مین خداتعالی نے

دراصل اپنے دشمن ہین آتش دوزخ کی طرف پس وہ ڈالے جاوینگے تو وہ انکار کرین خلاف سے یہانتک جب
اوس نار مین آوین گواہی دین اونکی سمع و بینائیین اور اونکی جلدین اوسکے ساتھ جو عمل کرتے ہین یہ بوجہ
اوسکے ہوگا کہ سمع قلبی سے اونہون نے ترک کیا اور اونکی اعضا کی جلد ون سے خلاف اسلام کے عمل کیا اور
کہا کہ تو عمل کر ہم عمل کرینگے اسلام مین اور چونکہ سمع و بصر کو سوختگی سے علاقہ نہین جلنے سے تکلیف جلدون ہی کو ہوگی
اس سبب سے جلدین مخصوص ہوئین تو اونکی کیا حال ہو جبکہ وہ گواہی دین اور کہین جیسے ارشاد ہے وَقَالُوا
لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ
أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ اور کہین کافر اپنی جلدون کو تمنے کیون گواہی دی ہمارے اوپر کہین
جلدین کہ گویا کیا ہمکو اللہ نے جسنے گویا کیا ہر شی کو مثل تمہاری سمع و بصر کو اور اللہ نے تمکو پیدا کیا اور اوسیکی
طرف تم رجوع ہو جسکا تمکو خیال نہ تھا وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ
وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور تم نہ ظن کرتے تھے کہ
گواہی دینگے تمہارے اوپر تمہاری سمع و بصرین و جلدین اور لیکن تم ظن کرتے تھے کہ اللہ نہ جانیگا بہت کچھ جو تم عمل
کرتے تھے وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدٰكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اور
اس تمہارے ظن نے جو تمنے اپنے رب کے ساتھ ظن کیا ہلاک کیا تمکو پس ہوگئے تم زیانکارون سے فَإِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ
مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝ پس اگر وہ صبر کرین تو آگ اونکی جگہ ہے
اور چاہین عذر تو عذر کوئی نہین وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوْا
خٰسِرِيْنَ ۝ اور مقرر کئے ہمنے اونکے لئے قرین وہ مصاحب ابلیس زینت دی انہون نے اونکو جو اونکے روبرو
زمانہ حاضر زمانہ نبوت ہیں اور جو اونکے پیچھے ہے زمانہ قیامت مین اور ثابت ہوا اونپر وہ قول جو جن و انس کی امتون
گذشتہ پر اونکے پہلے گذرا تحقیق تھے وہ زیانکار اور وہ قول لاملئن جہنم من الجن والانس
ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ اور
کہا اون لوگون نے جنہون نے کفر کیا اپنے اتباع کو یا اہل کتاب کو آنیوالون کی مدد سے کہ نہ سنو اس قرآن کو جبکہ

سنو مت اور بیہودگی کرو اوسمین قرآن کے پڑھنے کے وقت شاید تم غالب رہو۔ بلکہ بڑی گنہگار ہو اونکو
اس شیوہ بد کے پس ارشاد ہی فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اور چاہیے کہ چکھاویں ہم اونکو جنہوں نے کفر کیا ہے عذاب سخت
دنیا مین بروز بدر اور چاہیے سزا دیں ہم اونکو بروز قیامت بدتر اوسکا جو عمل کرتے تھے ذٰلِكَ جَزَاءُ
أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝
یہ اللہ کے دشمنوں کے لیے جزا آتش دوزخ ہے اونکے لیے اوسمین ہمیشگی ہو سزا اوسکی جو ہماری آیات کے ساتھ انکار
کرتے تھے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا
تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۝ اور کہیں وہ کافر دوزخ مابین جنہوں نے اونکی تبعیت
مین کفر کیا او ہمارے رب دکھلا ہمکو اون جن و انس کو جنہوں نے ہمکو گمراہ کیا دنیا مین کہ رکھیں ہم اونکو
اپنے قدموں کے نیچے تاکہ ہوں وہ اسفلین سے ہماری روبرو گو حسرت اونکو کچھ فائدہ نہ دیگی إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا
رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا
بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ تحقیق جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہی پھر قائم رہے اوسپر یا تم
نہ عبادت تحیدہ دنیا سے غمگین ہو جو دوسری آیات مین ایمان کے ساتھ لائی جاتی ہے اوترتے اوپر اونکے ملائکہ
کہتے ہیں کہ نہ خوف کرو اور نہ رنجیدہ ہو اور بشارت دیے جاؤ اوس جنت کی ساتھ کہ وعدہ کیے گئے تھے چنانچہ
ایک حال اونکا ہے کہ نہ کوئی نیک عمل ہو سوا تو برائی کے تو ملائکہ عذاب اپنی طرف کھینچیں تو حکم ہو کہ ایک
پرچہ اسکا جسمیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہو وہ اوسکی بدی اعمال کے مقابلہ مین ڈالا جاوے پس وہ سب پر
غالب ہو کیونکہ اسمین ساری اشیاء مغائرت حق کی نفی ہے پس کون شی اوسکے مقابلہ مین آسکتی ہے۔
نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ۝ ہم تمہارے دوست ہیں حیات دنیا مین
اور آخرت میں اور تمہارے لیے اوسمین ہے جو چاہے تمہارا نفس اور تمہارے لیے اوسمین ہے جو تم مانگو یہ مہمانی
اللہ غفور رحیم سے ہے ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر استقامت دریافت کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے

استقامت از روئے فعل کے ہو قول کے ساتھ جیسے اللہ کو ایک کہنا ویسے ہی لازم ہو کہ بندگی کرے
اور فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امر و نہی پر مستقیم ہو یعنی لومڑی کی طرح روش نہ ہو اور ذی النورین نے فرمایا کہ
عمل کو خالص کیا ہو یعنی نفاق سے کہ لوجہ اللہ کیا ہو اور علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہو کہ ادائے فرائض
کر دیا ہو فارغ ہو کر جائے کہ کہاں ہے اوسکی بازگشت اور اچھے لوگوں کے پاس بیٹھنے والوں کا بہتر بتا دے

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَلَا
تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا

ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝ اور کون نیک تر قول میں ہے اوس سے نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ جو بلاوے
خدا کی طرف اور کام کرے نیک علی العموم یا خصوصیت صلوٰۃ مابین الاذانین ہیں کیونکہ موذن
اذان کا رواج ہوا تھا کہ یہ آیت مکی ہے اور کہے کہ تحقیق میں مسلمانوں سے ہوں اور برابر ہو حلم کی نیکی
غضب کی برائی کے ساتھ اور جبکہ یہ قاعدہ مقرر ہے تو جواب دے اوس کلمہ سے کہ وہ نیک ہو پس ناگہاں
وہ شخص جو تیرے درمیان اور اسکی عداوت ہو گویا تیرے نیک جواب سے دوست قریب ہوگا اور اوس خصلت
کوئی نکرے مگر جو صبر کریں اور نکریں اوس خصلت کو مگر بڑے نصیب والے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
اس تعلیم کی روش اسلوبی سے وہ لوگ جو کہتے تھے ہمارے کان بہرے ہیں اونھوں سے دو سرکردہ مشرکین ایمان لائے
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا کہ کل تو کہتے تھے کہ ہمارے دلوں پر تیرے کلام کے سننے سے غلاف ہے اور
کان بہرے ہیں اور آج صبح کو مسلمان ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا کہ سچ ہے جو ہم نے کہا تھا
ورنہ ہم کیسے ہدایت پاتے اب مناسب ہوا کہ بعض اون وسواس کو دفع کیا جاوے جو مسلم کو وارد ہوں تو فرمایا

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ اور اگر
آوے تیری امت کو شیطان سے وسواس تو اللہ کی پناہ چاہے تحقیق وہ سننے والا ہے چنانچہ ایک روز ایک شخص
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا کہتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تعجب کرتے تھے جب اوس نے زیادہ برا کہا او بعض
بات کا جواب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو کر اٹھ کر چلے گئے صدیق نے ...

سبب دریافت کیا کہ وہ مجھکو یہ کہتا تھا اور حضور آپ بیٹھے تھے جب میں نے جواب دیا تو حضور ناخوش ہوئے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشاد ہوا کہ تیرے ساتھ فرشتہ تھا کہ وہ جواب دیتا تھا پس جب جواب
تو نے دیا تو آیا شیطان اور ارشاد ہوا کہ کوئی مظلوم جو بخشدے داد اسکی مدد کرے اللہ اور جو کوئی بخشش کا
دروازہ کھولے جو اقرباؤں کی پرورش کے لئے تو زیادہ ہو اوسکا اور مانگنے والے کو قلت مال حاصل ہو
الحدیث اور بعض وسواس ہے کہ گر بہت ساختہ و پرداختہ الذان کے ... کریں مکن رات کا ہونا اور ظاہر
ہونا دن کا دیوتا سورج ہے انکی بڑی شان ہے بیان میں انکا ہے او خل ہو ارشاد ہو وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ
وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ
خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ سے کی آیات سے ہیں رات و دن اور سورج و چاند نہ مستحق
عبادت تو تم نہ سجدہ کرو سورج کو نہ دن کا دیوتا اگر تو نہ چاند کو رات کا دیوتا کرتے اور سجدہ کرو اللہ کو جسنے انکو
پیدا کیا اگر ہو اوسکی عبادت کرنیوالے یعنی ایمان لانیوالے ہو فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ
يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۝ پس اگر تم ہو وہ اصل ہی کی تعلیم سے تکبر
کریں جنکو اللہ نے نبی و رسول کیا ہے پس جانو کہ وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں یعنی ستر ہزار وجوہات میں
کروبیہ کے تھے ستر ہزار لسان انکی کروبیہ وہر لسان کے ستر ہزار لغات اور ہر لغت کی ستر ہزار کلمات ہیں
تسبیح کریں اوسکے لئے رات و دن اور وہ تھکیں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ روح اعظم کے ہیں اور
ستر ہزار کروبیہ کے ستر ہزار اہل السلام اس بیت کے برون جنکی ہر ایک کو ساتھ ستر ستر ہزار لغات کے ہر و ترجمہ لات
جیسے کلمات مثل ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ قیامت کو روز ضبط کریں جبکہ وہ جنت میں بلا حساب و کتاب جاویں
تمکو بات الگ دکھیں کہ ہم ہوئے اور بعض وسواس ہے کفار پر انکار قیامت ہے تو اوسکی تمثیل ارشاد ہو وَمِنْ اٰيٰتِهٖ
اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ
اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور آیت خدا سے کہ تو دیکھے زمین کو خشک پس
جب ہم نازل کریں اوسپر پانی حرکت کری اور بڑھی اون دانوں کے ساتھ جو اوسمیں ڈالے جاویں تحقیق جسنے
اوسکو یہ کیا ہے البتہ زندہ کریگا اللہ مردوں کو وہ ہر شی پر قادر ہے پس قیامت میں زندہ کرنی انسانوں کی

علم غیب کو منسوب کرتے اور قیامت کے منکر تھے تو اس مقام پر انکو تنبیہ مناسب ہوئی جو ارشاد ہے وَیَوْمَ
یُنَادِیْهِمْ اَیْنَ شُرَکَآءِیْ قَالُوْٓا اٰذَنّٰکَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِیْدٍ ۝ اور جسدن الله اونکو پکاریگا کہ کہان
ہین میرے شریک کہینگے ہم تجکو خبر دیتے کہ ہم نہین ہین کوئی شریکون کے شاہد وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا کَانُوْا یَدْعُوْنَ
مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ۝ اور گم ہوا اونسے وہ جنکو پکارتے تھے پہلے اور ظن کرینگے کہ نہین ہے
اونکے لئے خلاص خاص وہ کافر جنکا ذکر فرماتا ہے لَا یَسْئَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَیْرِ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ
فَیَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ۝ نہ ملول ہو انسان کافر مثل عتبہ طلب مال سے و گر لگے اوسکو شر پس مایوس ہونا امید
وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَیَقُوْلَنَّ هٰذَا لِیْ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً
وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰی رَبِّیْٓ اِنَّ لِیْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰی فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ
مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ۝ اور اگر اوسکو ہم چکہاویں اپنی عنایت سے رحمت بعد اوس برائی کے کہ لگی اوسکو تو البتہ کہیگا کہ
یہ میرے علم و کسب سے ہے اور نہ گمان کرتا کہ ساعت آنیوالی ہے و گر بالفرض لوٹایا جاؤن اپنے رب کی طرف تحقیق
میرے لئے البتہ اوسکے پاس خوبی ہو پس جلد تنبیہ کرینگے اونکو جنہون نے کفر کیا دنیا مین اوسکے ساتھ جو کام کیا اور
البتہ اونکو چکہاوین عذاب غلیظ سو وہ قیامت ہے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۝
وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ ۝ اور جب ہم انعام کرین انسان مثل ولید بن مغیرہ مخزومی
یا عتبہ کو اعراض کرے اور رجوع ہو اپنی بت پرستی کی طرف اور جب لگے اوسکو شر تو زیادہ دعا والا ہوتا ہے
قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ کَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِیْ شِقَاقٍۢ بَعِیْدٍ
فرما خبر دو اگر یہ قرآن خدا کے پاس سے ہو پھر تم کفر کرو اوسکے ساتھہ کون گمراہ تر ہے اوس سے جو خلاف بعید مین ہے اور چونکہ
اہل مکہ اس وقت مین لشرکت یہود مجادل تھے چنانکہ ان فتوحات عامہ اسلامیہ کی خبر ہے اور قرآن مین ہی فتوحات
کے بیانات ہین تو ارشاد ہے سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ
اَنَّهُ الْحَقُّ اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝ اور جلد ہم اونکو دکھلاوین اپنی
فتوحات کی آیات جہانوں مین اور اونکی جانوں مین بدر و احزاب و فتح مکہ مین کیا اور کافی نہین ہے تیرا رب کہ
ہر شی پر شاہد ہے اس آیت کی تاویل حضرات صوفیہ کرام عجیب ہے جو لسان اشارہ سے ہے اَلَآ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ

مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۔ آگاہ ہو کافر شک میں ہیں اپنے رب کی ملاقات سے روز قیامت
آگاہ ہو کر وہ ہر شے کے ساتھ محیط ہے اور یقین سے انکا احاطہ کرنا انکی نسبت قیامت میں ہو۔

سورۂ شوریٰ مکیہ ہے جسمین پانچ رکوع ترپن آیات ہیں ۵۳

پہلی سورت میں فتوحات اسلامیہ کا بیان ہے اور اس سورت میں بالتفصیل فتح بدر و شکست احد و فتح
غزوہ خندق و فتح مکہ کا ذکر ہے اور یہود کے اوپر فتحیابی کی خبر ہے اور پہلی سورت میں باوجود صفت تہدیدات کے
جو فتوحات اسلامیہ کی پیشین گوئی ہے فرمائی گئی کفار مکہ بت پرستی سے نہ ہٹے اور یہ سقش غرض الیسا بد کام ہے کہ بطور
محاورہ کہا جاتا ہے کہ آسمان اوپر ٹوٹ پڑے اور کفار اہل مکہ کا مقولہ تہا کہ ہمارے پاس متاع حیات دنیا ہے جو اہل
اسلام پاس نہین پس اہل اسلام کی فتوحات کیسے متصور ہو سکے اور یہ بہی انکا مقولہ تہا کہ ان دعات پیغمبر کے ساری
کارہائی اہل اسلام کی جاتی رہینگی حالانکہ فتوحات اہل اسلام کی خبر جابجا کتب مقدسہ میں ہے چنانچہ فصل ۲۱ یشعیا میں
بعد ایک سال ہجرت کے اکثر سرداران بنی قیدار کا مارا جانا لکہا ہے تو اس کا ہے کے سبب سے آیہ ہلاکت کہ ہیں ہوئی کہ
نبی ہم بہت لا سکتے مرتد ہرا دسکی فرد رتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت صدیق و فاروق و ذی النورین
و مرتضیٰ و ذکر تیر حسنین فصل ۳ سفر مثنی وہ متی انجیل میں موجود ابتک مذکور ہے و بالخصوص فصل اول آخر قیامت فصل
چہارم مکاشفات سر ہرحن میں خلفاء اربعہ کے نام اور فصل ششم مکاشفات یوحنا میں چار خلفا کی خلافت کا ذکر ہے
جنگ ابہ سلام میں جو ہیں تموجم کی بادشاہت ہو اور فصل ۱۰ یشعیا میں ترکوں بنی عیفا میں بالاری آنحضرت کی
بادشاہت کا ذکر ہے جو فصل ۸ برنیچم میں ہے کہ سلطنت بنی اجر رہیگی اگرچہ اونکے برخلاف ہو کر اونکی بادشاہت ہم
کوئی اور وہ بہی کعبہ کی خرابی کریں گے اونکی بروم اٹلی کی سلطنت لکہی ہے جیسے فصل ۱۳ مکاشفات سے ظاہر ہے کہ وہ
امام مہدی علیہ السلام سے برباد ہوا اور مسیح کو سلطنت مہدی علیہ السلام ہو حسب درس ۱۳ ادہم فصل ۷
دانیال کے ملیگی اور اس سورت میں وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت صدیق و فاروق و ذی النورین
و مرتضیٰ و جنگ صفین و طلحہ و زبیر و جنگ معاویہ با مرتضیٰ و خلافت و ترک خلافت امام حسن و بادشاہت
معاویہ و شہادت امام حسین و بادشاہت مروانیہ و عباسیہ و سادات اسماعیلیہ و سلطنت ترکان ابی قنطورا

وسلطنت بنی اسفر وخلافت امام مہدی و مسیح و قیامت کا ہی سرانکہ کار اسلام تشر بسر ہونا ہی اور حروف
مقطعات اس سورت مین سب واقعات کی سنہ مین اس جگہ ہی جتنا سبار تفصیل ہر واقعات کی سنہ ان حروف سے

ومایا ہے مین پس ارشاد ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ
اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا الْاَرْضِ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ برعت ہو حٰمٓ عٓسٓقٓ کے اعداد سے ایسے ہی وحی کرتی ہی تیری طرف اور اون
انبیا کی طرف جو تجھسے پہلی تہی اللہ غالب باحکمت اوسکی لئے ہی ذرہ جو آسمانون مین ہی اور ذرہ جو زمین مین ہی اور وہ
برتر عظمت والا ہی اور اس سورت کی نزول کی بعد رنج کے آثار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ظاہر ہوئے
اور ارشاد ہوا کہ میری امت پر خسف و مسخ و فسخ یعنی واقعات سخت آنیوالے ہین تا آمد مسیح اوس سے مجکو اطلاع
دی گئی ہی پس اس سورت کی تاویل اس طرح سے درکار ہی کہ اوس سے واقعات آئندہ ظاہر ہون جو سورتون
مذکور مین اور واقعات کے بعد قیامت کبری کا آنا ہی اور حٰمٓ عٓسٓقٓ مین اونکی سنہ کی طرف اشارہ ہی کہ حٰمٓ
کی حا مین الف مخفی ہی پس عدد حا آٹھ سو ایک کو مخفی کرنیسے سات چراغ اور میم کے چار سو و جمل صغیر سی چار خلفا
کی طرف اشارہ ہی اور غالبا یہ سورت سنہ بارہ نبوت مین نازل ہوئی ہی تو ح کی وقف سی جو دو مین موافقت کا
زمانہ ہجرت ہی اور وقف م ہی مدینہ اور حم سنہ دوسری ہجرت مین فتح بدر ہی اسی طرح کے دوسرے واقعات حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہی جو اس سورت مین مذکور مین اور حٰمٓ کے جمل صغیر سے بارہ عدد ہوئی یعنی تو عدد بارہ سے
بارہ سال بعد وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اسمین اشارہ ہی اور ح کی آٹھ جمل کبیر کو ہم چار جمل صغیر سی ہو دو رہینگے
اور وقف اونکا دو ہین اور صدیق کی خلافت موافق موت کی دو سال قریب رہی پس عدد وقف دو سی صدیق رضی اللہ
عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ ہی اور عدد بارہ حٰمٓ کی جبکہ بنظر خلیفہ دوم کے دو مین ضرب دیجاتی چوبیس ہوتی ہین
تو اسمین خلیفہ دوم کی خلافت کے سنہ کی طرف اشارہ ہی اور جبکہ بارہ کو بنظر خلیفہ سوم کے تین مین ضرب دیجئے تو
تو چھتیس ہوتے ہین اور اسمین تیسرے خلیفہ کی خلافت کے سنہ کی طرف اشارہ ہی اور جبکہ چار مین بنظر خلافت ہی خلیفہ
چہارم کے ضرب دیجئے تو ۴۸ ہوتے ہین لیکن علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ مین کار دو قسم پر منقسم ہوگیا خلافت
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ و بادشاہت معاویہ مین تو بارہ چہارم کو جبکہ دو پر منقسم کرین چھ رہتی ہین ہی سنہ ۴۰ ام تردل

سورۃ ہین مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خلافت کا ختم ہے کہ جبکہ ۱۱۵ اونکی فرزند دلبند امام حسنؑ پر تمام
ہوئی وحسب حدیث صحیح خلافت تیس سال تک کے بعد ملک عضوض ہوا جسمین اکامین تہسیہ ہو گئے وہ قدر ۶۶۲ عدد
ہے تمام ہوا کہ سنہ نزول سورت سے ۶۶۲ ہوئی جسمین دوسری قسم کی سلطنت تھی تو عدد حم کے ۴۸ ہوئے
اور عدد جمل صغیر میم کے چار ہوتے ہین اوسکو دوسری بار یعنی مین آٹھ ہوئی تو عدد حم آٹھ کو اون آٹھ
مین ضرب دینے سے ۶۴ ہوتی ہین اوس مدت کے بعد سلطنت جبریہ بارہ اشخاص مروان و اولاد مروان
ہوئی مطابق عدد حمعسق کی اور ۱۳۲ھ نزول سورت مین عباسیہ کے خلاف بادشاہ ہوئی جسمین مہدی ثمن
لیا ہی حسب حدیث ہوا اوسکا بجای مقدمۃ الجیش منصور اوسکا باپ تھا اور عدد جمل صغیر حمعسق کے ۱۲
وبعد نرخ کے ۸۰ درہم کے جمل کبیر کے چالیس الانیہ اونکی خلافت ملتی ہی علی ہذا دوسری واقعات کے
اسرار کا علم واقف جفر کے نزدیک مخفی نہین جس سے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہر واقعہ کی نسبت ان
حروف مین ارشاد کرتے تہے بالآخر عیسیٰ مسیح سے اشارہ ہی جسکے تیرہ سو برس بعد خلافت حقہ کی مراد
ہو سکتی ہین حق کے عدد بسط ترجیع ۲ ہزار ہوتے ہین اور خروج ثانی یاجوج وہی روس و ماجوج کا
ہزار سال بعد فصل ۴۸ و ۴۹ مکاشفات مین لکھا ہی توق سے اوسکی طرف اشارہ ہو سکتا ہی جیسے
حدیث مین ہے کہ ہزار سال بعد میری قیامت ہی کہ شیطان ہزار سال بعد قید سے خلاص ہوا اور یاجوج
و ماجوج کو دستی بہکایا اور اطراف ممالک اہل اسلام پر مسلط ہونے لگے وگرچہ قدیم سے قوم یاجوج ماجوج
زور آور تہی مگر اہل اسلام سے شکست کہاتی تہی جیسے جوج کی اولاد نے امیر تیمور سے شکست کہائی تہی
چنانچہ حالات تیمور مین روضۃ الصفا مین ظاہر ہے اور وہ دونون مسیح سے تباہ ہونگی اور مسیح کے زمانہ کے بعد بارہ
سو برس کی بادشاہت ہوگی اوسکے بعد زمانہ خراب ہوگا کہ اللہ کا نام کوئی نہ لیگا پھر قیامت کبری آویگی
فالبتہ وجود آدم سے ہزار ہشتم کی تمامی پر جیسے تم بعرج سے خیال گذرتا ہے تو ارشاد ہے ؛؛

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ قریب ہے کہ کفار کی بت پرستی کے سبب
بی اعتقادی و بداعمالی کے پھٹ پڑین آسمان اپنے اوپر سے اور تسبیح کرین ملائکہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور

استغفار کرین اون اپنی بروزات اہل اسلام کے لئے جو زمین مین ہین آگاہ ہو کہ اللہ ہی غفور رحیم ہے کہ اہل کو تباہ نہین کرتا

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ اللّٰہُ حَفِیْظٌ عَلَیْہِمْ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِوَکِیْلٍ ۰ وَکَذٰلِکَ

جو اہل مکہ پکڑتے ہین سوای خدا کے معبود اللہ اونپر نگہبان ہے اور نہیں ہے تو اونپر مختار کہ اونکو ڈالے دین اسلام قبول

کراوے اور وہ جو یہود کہتے تھے کہ قرآن کے عربی ہونے پر اعتراض کرتے ہین جواب فرماتا ہے وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ

اِلَیْکَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَہَا وَتُنْذِرَ یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْہِ ۰

فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ۰ اور جیسے وحی کی دوسرے انبیا کی طرف اونکی زبان مین ویسے ہی

وحی کی ہمنے تیری طرف قرآن عربی کی یعنی جیسے انبیاء سابق کی معرفت تیرا عربی ہونا لکھا ہے تاکہ ڈراوے

اہل مکہ کو بدر و فتح مکہ سے اور اوسکو جو اوسکے گرد ہین جہاد عظیم و فتح اسلام سے اور تو ڈراوے روز جمعیت بد

جسمین شک نہین ایک فریق جنت مین ہو جو اسلام لاوے اور دوسرا جو ایمان نہ لاوے دوزخ مین ہو حدیث شریف

مین مروی ہے کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مٹھی باندھے ہوے اور آپکے ہاتھون مین

دو کتابین تھین پس فرمایا آیا جانتے ہو کیا ہین یہ کتابین ہمنے عرض کیا نہین یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم مگر یہ کہ اطلاع فرماوین فرمایا اوسکو جو آپکے داہنے ہاتھ مین تھی یہ کتاب رب العالمین کی ہے اسمین

اہل جنت کے نام اور اونکے باپون اور کنبون کے ساتھ ہین پھر اجمال کیا گیا اونکے آخر پر پس نہ زیادہ کیا جاوے

اوسمین اور نہ کم کیا جاوے اوسمین کبھی فرمایا اوسکے لئے جو بائین ہاتھ مین آپکے تھی یہ کتاب رب العالمین سے ہے

اسمین نام ہین اہل نار کے اور اونکے باپون کے اور اونکے قبائل کے پھر اجمال کیا گیا اونکے آخر پر پس نہ زیادہ

کیا جاوے اوسمین اور نہ کم کیا جاوے اوسمین کبھی پس عرض کیا آپکے اصحاب نے پس کاہے کو کیا عمل اس وقت مین

پس فرمایا عمل کرو اور سیدھے رہو اور قریب رہو کہ صاحب جنت ختم کیا جاوے اہل جنت کے عمل کے ساتھ

اگرچہ عمل کرے کوئی سا اور صاحب نار ختم کیا جاوے دوزخ والون کے کام کے ساتھ اگرچہ عمل کرے کوئی

عمل پھر پڑھے آیت فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ اگر کوئی کہے کہ سب کو ایک ہی امت کیون

نہ بنایا تو ارشاد ہوتا ہے وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَہُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّلٰکِنْ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ

رَحْمَتِہٖ ۰ اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ البتہ کرتا اونکو ایک امت اسلام و لیکن داخل کرے اللہ جسکو چاہے

فاصل ہو وفصل ۲ خروج کی سابق زمانہ اسلام مین کہ مشیت امکان عالم کی مطابق ہوتی ہی اونکی
کافرون کے امکان کی یہی صورت تھی اسلئے وہ ہدایت یافتہ نہوی جیسے ارشاد ہی وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ
مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ اور ظلم کرنیوالونکے لئے کوئی دوست و مددگار نہین اسپر آیا انہون نے توبہ کی
شرک کرنیسے اور قیامت کبریٰ کے معتقد ہونگے اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ یا منکر قیامت ہوکر
بلکہ انہون نے سواے اللہ کے دوست لیے اونکی بڑی غلطی ہی اور صفت اہل اسلام جو تم خیال کرو کہ
اونکی کیسے فتوحات مقدس ہونگی ہوا اسکا جواب ارشاد ہی فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ ع
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ پس اللہ ہی ولی ہی اور وہ زندہ کرے موتی کو اور وہی ہر شے پر قادر ہی پس وہ
فتح دینیوالا اہل اسلام کا ہی اور قیامت کبریٰ کے مقدمہ مین جو تم اختلاف کرو ارشاد ہی وَمَا اخْتَلَفْتُمْ
فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اور جسمین تم اختلاف کریں اوسکا حکم خدا کی طرف ہی ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ○ یہ اللہ میرا رب ہی اوسپر مینے توکل کیا اور اوسکی طرف رجوع
کرون اوسکے روبرو فتح اسلام کیا بڑی بات ہی فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ پیدا کرنیوالا آسمانون و زمین کا کہ
اسنے کو مانند دوسرے کی پیوست کرکے تمکو تمہاری جانون سے جوڑے کہ ایک کو مرد دوسرے کو مادہ اور چوپایہ نین
زوج بنادی پراگندہ کرکے تمکو اوسمین تم اختلاف کرو لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○
اوسکی مثل کوئی شے نہین جو اوسکو دوسرے پر قیاس کرو اور وہ سنتا دیکھتا ہی لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ اوسکے ہاتھ مین آسمانون و زمین
کی کنجیان ہین فراخ کرے رزق جسکو چاہے اور تنگ کرے جسکو چاہے تحقیق وہ ہر شی کے ساتھ دانا ہی
پس جب چاہو فراخ کرو اور جب چاہو تنگ کرے اپنے علم کی مطابق اور اسی بنا پر الہی وقت پر فراخ
بنا پر فتحہ ہونیوالی ہی اور سیوم دین وہ ہی جسکی صفت فرماتا ہی شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى
بِهٖ نُوْحًا مقرر کیا تمہارے لئے دین جسکے ساتھ نوح سے وصیت کی جسمین جہاد کا نشان بالفعل نہ
تھا چنانچہ جب [illegible] اوسکے عہد کا [illegible] اور وہ عہد

حسب فصل نہم تکوین کے ورس نہم سے پورا کیا جب تک کہ آسمان نہ آوے یعنی آسمان خداوند جبار خالق

جیسے فصل اول اخر قبیل وفصل نہم مکاشفات وفصل ۳ حبقوق و ۲ صفنیا میں ظاہر ہے اور سورت کا نہایت

کے بادل نہ آوینگے کہ زمین کو تباہ کریں دیکھو اسمین قیامت کا ذکر ہے وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ

اور وہ کہ وحی کی ہمنے تیری طرف کہ تو ڈراوے اہل مکہ کو فتوحات اسلامیہ سے وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِیْمَ

وَمُوْسٰى وَعِیْسٰٓى اور وہ جو وصیت کی ہمنے ان سب کو سوا ابراہیم کے جیسے ورس ۳ فصل ۱۲ تکوین

میں ہے کہ جو اولاد ابراہیم کو لعنت کرے کہ ردمیہ ہو وکو تباہ کرین تو اوسکو ملعون کرونگا یعنی ... اولاد

اسماعیل کا جیسے ساری خاندان برکت پاوینگے ... کو وصیت کی جیسے فصل ۱۸ استثنا میں ہے کہ جو

اوس نبی کے جو اسرائیل کے بھائیوں یعنی اسماعیلیوں میں ہوگا نہ سنیگا وہ قوم ہی ہلاک کیا جاویگا اور

عیسیٰ نے مطابق فصل ۱۸ استثنا کے حسب فصل ۱۴ یوحنا کے فرمایا کہ میں احمد نہیں بلکہ احمد جسکے معنی حکومت

کنندہ کے ہیں پیچھے دن تشریف لاویگا جسکا خلاصہ یہی ہے جو ارشاد ہوا اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ

کہ برپا رکھو دین اسلام کو اور نہ متفرق ہو جیسا ... کہ خلاف کر بیٹھے اور تباہ ہو گئے كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِیْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ

اِلَیْهِ سخت گذری مشرکوں پر وہ جسکی طرف تو اونکو بلاوے اَللّٰهُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَ

یَهْدِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ اللہ پسند کرے اپنی طرف جسکو چاہے اور ہدایت کرے اپنی طرف اوسکو

جو رجوع کرے اور تعجب یہ ہے کہ مشرکین اور ... یہود کی ... کی وصیت چلی آتی ہے وَمَا تَفَرَّقُوْٓا

اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًاۢ بَیْنَهُمْ اور وہ نہ متفرق ہوئے اور خلاف کیا ...

مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو علم یعنی براہ بشارت آئیں کے چنانچہ ابوجہل سے کافر کا قول مروی ہے کہ ہر چند حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں سچے ہیں مگر ضرورت ایمان لانیکی احسن من الناس میں ہمارا اعتبار

ہوگا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِیَ بَیْنَهُمْ اور اگر نہ ہوتا کلمہ

جو گذرا تیرے رب سے ایک مدت معین تک البتہ حکم کیا جاتا تباہی کا اونکے درمیان مگر ہجرت کرنا نبی کا

فاران کے صحرا میں یعنی مدینہ میں فصل ۲۱ ... یسعیاہ میں لکھا ہے اور شریعت النبی ... لکھی ہے جسکی تفسیر

... وَاِنَّ الَّذِیْنَ

أُورِثُوا الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۵ اور تحقیق بعض وہ جو وارث کیے گئے
کتاب توراۃ کی مثل فنحاس و الکصیت کی بعد اہل مکہ کے انکار کے البتہ شک مین ہین اوس دین سے
تردد کرنیوالے اس مقام سے ظاہر ہے کہ توراۃ بجنسہ موجود اونکے پاس اوس وقت مین تہی بعد کو تحریف کی اور جبکہ دین اسلام
وہ دین ہے جسکی وصیت نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کو ہوئی تو ارشاد ہے فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ج
وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ج وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ج وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ج
وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ط اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ط لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ط لَا
حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ط اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ج وَإِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۵ تو اسلئے پس تو دعوت کر اوس
دین کی اور مستقیم رہ اوسپر جیسے تو حکم کیا گیا ہے اور نہ پیروی کر اونکی خواہشونکی اور فرما کہ مین ایمان
لایا اوس کتاب کو ساتھ جو اللہ نے نازل کی اور مین حکم کیا گیا ہون کہ عدالت کرون تمہارے درمیان
کہ اللہ ہمارا رب ہے اور تمہارا کہ ترک ظلم عظیم ہے وگر نہ مانو تو ہمارے لئے ہین ہمارے اعمال اور تمہارے لئے ہین تمہارے
اعمال نہین حجت ہمارے درمیان و تمہارے درمیان اوس زمانہ تک کہ اللہ جمع کرے ہمارے درمیان بروز
حشر وغیرہ اور اوسکی طرف بازگشت ہے وَالَّذِيْنَ يُحَاجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ
حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۵ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ
أَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ط اور وہ اہل کتاب جو حجت کرین مقدمہ خدا مین اور کہین کہ اللہ
نے دعوہ راست کے ساتھ یہ کتاب نازل نہین کی جو میزان ہزار ہفتم وہم مین کسترین ہیں بعد اوسکے کہ مان گئے
تہے اوسکے لئے حجت اونکی باطل ہے اونکے رب کے پاس اور اونپر خدا کا غضب ہے اور اونکے لئے سخت عذاب ہے جیسے
فصل و استفر شئی وغیرہ سے ظاہر ہوا اور بعض یہود ہزار ہفتم مقدس اسلامی قیامت مقدس کو قیامت کبری
سمجھے اسلئے وہ کہتے کہ وہ قریب ہے تو ارشاد ہے وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۵ اور کس نے تجکو
جتلایا تجکو ای مخاطب کہ قیامت کبری کی ساعت قریب ہے البتہ واقعات اسلامیہ کا زمانہ بہی ہے جو موعود
تہا اور اقترب الساعۃ مین ساعت سے مراد اگر قیامت کبری لیجاوے مطلب قریب زمانہ سے نہین بلکہ
قرب الہی سے ہے يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ج وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا لا

وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝
جلدی کرین اوسکے لئے بے ایمان کافرین کہ اور ایماندار خوف کرین اوس سے کہ مبادا ہم بے ایمان مرکر
اوٹھین روز قیامت اور جانین کہ وہ حق ہے اوسکے قریب ہونیکے معنی مین آگاہ ہو وہ جو شک کرین
ساعت مین البتہ وہ گمراہی دراز مین ہین وگر کوئی کہے کہ جب وہ گمراہی ظاہر مین ہین پہر اونکو کیون

۲ ع ۱۰

رزق دیتا ہے ارشاد ہوا اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝
اللہ لطف والا ہے اپنی بندونکی ساتھہ رزق دے جسکو چاہے دنیا مین اور وہی قوت والا غالب ہے
کافرون پر اوسکی لطافت ہے اوسکا ظہور ہر ایک شی مین ہے مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ
فِي حَرْثِهِ جو ارادہ کرے کسب آخرت کا زیادہ کرین اوسکی کسب مین دس حصہ سے سات سو تک وَمَن كَانَ
يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ ۝ اور جو ارادہ کرے کسب دنیا کا
ہم دین اوسکو اوس سے دنیا مین اور نہین ہے اوسکے لئے آخرت مین حصہ تو دنیا مین مالدار ہونا کافرون کا
عذاب دینے سے مہلت مین نہین تو ظاہر ہوا کہ وہ گمراہی ظاہر مین ہے اور اونکی گمراہی باعث جو اپنی خیالات
تراشین أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ یہ بت پرستی آیا اونہ
بنائی ہے تو نوشتہ وکہلا دین یا اونکے لئے پجاری ہین جنہون نے مشروع کیا ہے اونکے لئے وہ دین جسکا اون
خدا نے نہین دیا اور جو خدا کے حکم کی مخالفت کرے قابل سزا ہے وگر کوئی کہے کہ سزا کیون نہین واقع ہوتی تو ارشاد
وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وگر نہوتا کلمہ فیصل کا
بعد ایک سال ہجرت کے مقیم البتہ حکم کیا جاتا اونکے درمیان اور ہر وقت معین ہونیوالا ہے اور قیامت مین
ظالمون کے لئے عذاب ہے دردناک تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ تو دیکھے
ظالمون کو اوس روز خوف کہاتے ہوئے اوس سے جو اونہون نے حاصل کیا اور وہ ہونیوالا ہے اونکے ساتھہ وَالَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ۖ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ
الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝ اور وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کرے کہ توحید پر قائم رہے وہ جنت کی روضون مین ہونگے
اونکے لئے ہو وہ جو چاہین اپنے رب کے پاس یہ وہ فضل بزرگ ہے ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یہ وہ ہی جسکی بشارت دی اللہ نے اون بندون کو جو ایمان لاوے اور کام کیے نیک ہر غور کا مقام ہی کہ یہ تعلیم اونکو نفع کے لیے ہی جسمین کوئی مطلب نہین جیسے وہ اوسکو نہ پاچکے اور بے غرض ناصح کی بات قابل تسلیم ہوتی ہی بنا بران ارشاد ہی قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۔ فرما مین نہین چاہتا تم سے اسپر اجر مگر محبت قرابت داری کرد بار بار مقتضی خیر خواہی ہی یہ استثنا منقطع ہی اور یہ آیت قبل از پیدائش امام حسن و امام حسین علیہما السلام کیہ ہی کہ مین نازل ہوئی ہی گو بعد واقعہ زیادت کرنے مخارج کی پڑھی گئی ہو یہ دوسری بات تھی اور جو صوبت قربی سے ہو کوئی نتیجہ کہ دوسرے کو اجر حاصل ہوگا چنانچہ ارشاد ہوا وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ اور جو حاصل کرے ایک نیکی زیادہ کرین ہم اوسکے لئے دس نیکی ساتھ اوسکے جزا مین کہ اللہ بخشش والا قدردان ہی اب وہ ایمان لاوین اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا ۚ یا کہین کہ افترا کیا مدعی نبوت نے خدا پر دروغ کا تو اونکا قرین یہود کا مسلم فصل ہ اسفر ثنی کتاب مین لکھا ہی کہ ختم نبوت کے دعوی کے بعد جو دعوی دوسرا دروغ کریگا اوسکی خبر ملک ہوگی اور دوسرا مدعی رسالت مارا جاویگا اور سچا نبی ہی سرسبز ہوگا تو ارشاد فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰي قَلْبِكَ ۭ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔ پس اگر چاہے مہر کرے یعنی ختم کرے نبوت کو تیرے دل پر کہ دوسرا ستراسی دعوی نکر سکے اور محو کرے اللہ باطل کو کہ دوسرا مدعی نبوت مارا جاوے اور ثابت کرے حق بات کو اپنے پارہ پارہ کلمات سے یعنی اسی نبی کے منہ سے کیونکہ اللہ دانا ہی دل والونکی ساتھ اور یہان پر روز بروز ترقی ہی اور قتل نبی خاتم محال ہی اسکے بعد بعض ایمان لانیوالون نے دریافت کیا بابت اون حق کے بیٹھے اونہون نے انواع شاد ہی دگرچہ کیا ہو سیئات میں ایمان لایا ہوا اللہ اوسکی ساتھ احسان سے پیش آوے جبکہ وہ تائب ہو چنانچہ فرماتا ہی وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّـيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۔ اور وہ ہی جو قبول توبہ کرتا اپنے بندون سے اگرچہ بہا کتنا ہی شرک وکفر کیا ہو اور بخشتی برائیون کو اور جانتے جو تم کرتے اور کفار کا جو مقولہ تھا کہ ہم با لمداین اور اہل اسلام محتاج ہیں تو حق ہماری جانب ہی جواب اونکا ارشاد ہی وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ

شدید ه اور قبول کرتا ان لوگون سے جو ایمان لائے اور کام کئے نیک اونکا ایمان و نیک کام
اور زیادہ کرے اونکو اپنے فضل سے عزت اور کافرونکے لئے مرتبے عذاب سخت ہے لیکن جبکہ خدا اہل اسلام
کے ساتھ ایسا مہربان ہے پھر تنگ کیون رکھا ارشاد ہے وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا
فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ اور اگر فراخ
کرے اللہ رزق کو اپنے بندون اہل اسلام کے لئے تو بغاوت کرین زمین مین جیسے معاویہ و یزید وغیرہ سے
واقع ہوا لیکن اتارتا اندازے کے ساتھ وہ جو چاہتا ہے بتحقیق وہ اپنے بندونکے ساتھ خبردار بینا ہے اہل اسلام کے
دلاور ہے لیکن قبل از ہجرت سخت اہل اسلام پر تکلیف ہے اسمین امید فتوحات کہان ارشاد ہے وَهُوَ الَّذِيْ
يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ه اور وہ مالک ہے
جو اتارتا ہے پانی بعد اوسکے کہ نا امید ہون اور پھیلادے اپنی رحمت اور وہ اہل اسلام کا دوست ہے حمد والا
ہے ایک سال ہجرت کے نوبت یاس کو اہل اسلام کا حال پہونچا تو اوسکے بعد فراخی پیدا ہوئی کیونکہ عادت حق کے
کے فرق سکے درمیان تو دو سال بعد زمانہ موافق آوے اور ہجرت ہو اور چوتھے سال نزول سورت مین کہ حد
میم کے فرق سکے درمیان فتح بدر ہو جسمین اہل مکہ کے سردار جمع ہوئے اور مارے گئے تو ارشاد ہے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ
خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ
اور اوسکی آیات سے ہے آسمانون و زمین کی پیدائش اور اوسمین جو چلنے والی اونمین پھیلائی اور وہ اونکی
جمعیت پر یعنی بروز بدر جب چاہے قادر ہے اور جبکہ دونون اکٹھے مسلمان و کافر کامیاب ہوا تو دونون حاضر
ہوئے تو اہل اسلام کی نسبت ارشاد ہے وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا
عَنْ كَثِيْرٍ ه اور اے اہل اسلام جو مصیبت بالخصوص احد کی جو تمکو پہونچی پس بسبب اوسکے ہے جو حاصل
کرین تمہارے ہاتھ کہ خلاف مرضی رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اپنے افسر کی کیا اونکو چھوڑ دیا اور بخشتے بہت سے
مثل عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ کو لیکن بروقت جمعیت دس ہزار فوج ابوسفیان کے جیسا کہ غزوہ احزاب
مین تو مسلمان کیا کرسکتے ہین فرماتا ہے اونکو خطاب کرکے وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ه اور نہیں ہو تم عاجز کرنیوالے زمین مین غزوہ احزاب

سریہ ۳ھ

مین اہل اسلام کو اور نہین ہے تمہارے لئے اللہ کے سوا فتح مکہ مین دوست و نہ مددگار کہ دلیل پہلے مدعا پر
ہے وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ
عَلٰى ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ اور اوسکی نشان قدرت سے ہاے فتح کہ
احزاب کی کشتیین وجہاز ہین دریا مین مثل پہاڑ کی اگر چاہے ٹہرا دے ہوا کو تو ہو جاوین ٹہری ہوے اوسکی
پشت پر بہ تحقیق اسمین نشانیین ہین احزاب مین ہر صبر کرنیوالے شکر گذار اہل اسلام کے لئے کہ بیچ وقت
اہل مکہ بمقابل مجاہرین اہل اسلام ٹہر گئے اور فتح مکہ کی دلیل کی نسبت ارشاد ہے اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا
وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۝ یا ہلاک کرے کشتیون کو بسبب اوسکے جو اونکی اہل نے برے کسب کئے اور بہت کو بخشے
جیسے یہ حالت فتح مکہ مین ہوئی اور شکست یہود حوالی مدینہ کی نسبت ارشاد ہے وَيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ
فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ اور جانین وہ یہود و نصاریٰ جو مجادلہ کرین ہماری آیات مین نہین ہے
اسلام کی کمان سے اونکو چھٹکارا اور بعض کافر کہتے کہ ہم مالدار ہین اور اس مدعی نبوت پاس کنگلے جمع ہو گئے ہین
اور اس پیغمبر کے اولاد نہین تو یہ مر جاوینگے قصہ تمام ہو جاویگا تو ارشاد ہے فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝
پس وہ جو کچھ تم دئے گئے ہو ای کفار مکہ پس وہ دنیا کی حیات کی پونجی ہے اور وہ جو رسول خدا کے پاس بعد
وفات کے ہے بہتر و پایدار ہے اون گروہ صدیق کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرین اس مقام پر
زیر آیۃ اِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا کے سنی و شیعہ کی تفاسیر مین بالاتفاق لکہا ہے
کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تہا کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہونگے اونکے بعد عمرؓ اور توکل صدیق رضی اللہ عنہ
مشہور ہے چنانچہ بعد وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر اسامہ کو توکل کر کے بنی اصفر سے بادشاہ ہرقل
کے مقابل مین بہیجا کہ رای فاروق رضی اللہ عنہ و علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے شجاعونکی اونکے برخلاف تہی کہ
عرب مین جسقدر ارتداد کا گرداب ہو رہا تہا پس صدیق رضی اللہ عنہ کے توکل کو دیکھئے کہ مرتدون کو بہی ہتیغ کیا
اور ہرقل پر فتح پائی اس مقام پر واضح ہو کہ اسامہ کے لشکر کی تیاری کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنی وفات کا یقین تہا پہر ابوبکرؓ کو اگر خلیفہ کرنا منظور تہا تو لشکر اسامہ مین کیون داخل کر دیا تہا اور

ابوبکرؓ کا تخلف کرنا بعد وفات سردار انبیا علیہ السلام کو صریح عدول حکمی ہی جیسے شیعہ کا قول ہی جواب
اسکا یہ ہی کہ اسامہ نوشتہ پر عمر در ابرد انون کا اعتراض ہوا کہ بوڑھے ہوی بزرگو نکو اسامہ نوسن کو سردار لشکر
کرنا کیا معنے اور ابوبکرؓ و عمرؓ کمال تعداد تہی تو انکو اس اعتراض کے رفع کے لئے اونکو بہی داخل لشکر اولا کردیا
تاکہ دوسرون کو جائی گفتگو نہو جبکہ مرض مین شدت ہوی تو ابوبکرؓ کو امامت کے لئے حکم ہوا اور پہلا حکم کہ
لشکر اسامہ مین داخل کردیا تہا منسوخ ہوگیا کیونکہ بحسب اتفاق سنی و شیعہ کی تفاسیر کے خود حضور صلی اللہ
علیہ السلام نے خبر دی تہی کہ میرے بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہونگے اور اخبار مین انبیا معصوم ہوتے ہین ورنہ خبر مین کذب
لازم آتا لیکن خلافت کے وقت مین انصار کے ابوبکرؓ نے یہ حدیث کیون نہ پڑہی وجہ اسکی یہ ہی کہ خلافت
ابوبکرؓ مین اون کو کلام نہ تہا کلام اس مین تہا کہ ایک انصار مین سے بہی شاہ ہو تو اسکا جواب یہی تہا کہ خلافت
جو مشتمل سلطنت پر ہو اوسمین قریش کا ہونا حسب حدیث لازم ہی اور عمرؓ کو جبکہ اجازت اسامہ نے دی پہر
تخلف کیسے متصور ہو سکے وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ
يَغْفِرُونَ ۝ اور اوس گروہ کو جو بچتے ہین کبائر گناہ اور فواحش سے اور جبکہ غصہ ہون بخشتے ہین چنانچہ اہل تشیع بہی اس
امر کے قائل ہین کہ کبائر و فواحش سے بچنے والا عمر رضی اللہ عنہ کی مثال کوئی نہ تہا گو وہ خدا کے واسطے مخاطبین پر اللہ
تعالی اونکو اپنی نظر سے فرماتا ہی اور بخشش فاروق رضی اللہ عنہ و غضب اپکا معروف و مشہور ہی دیکھو بوستان کی
حکایت بابت ایک شخص کہ اوس کے پاؤن پر پاؤن فاروق رضی اللہ عنہ کا پڑا اور اوسنے سخت کہا اور باوجودیکہ
خلیفہ تہے آپ نے اوسکو بخشا وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ اور اوس گروہ عثمانؓ کو جنہون نے اپنے رب کے لئے قبول دین کیا اور دنیا کے لئے کہ زہد
عالی اور غنی تہے اور برپا رکہا انہون نے قرآن کو اور کار خلافت انکا مشورے سے ہوا انکے درمیان اور اس سے
جو ہمنے نصیب کیا ہی صرف کرین ان ساری صفتون مین سنی شیعہ کا اتفاق عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نسبت
ہے جو بہت قریب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تہے کہ حضرت عبد اللہ مادر عثمان رضی اللہ عنہ تو امان
تہے وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ۝ اور اون گروہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو جبکہ پہونچی
اونکو بغاوت خوارج اور بی بی طلحہ و زبیر و صدیقہ ام المومنین طیبہ سے تو اون پر غلبہ کیا اور بدلا لیا اون پر غلبہ جتلایا

سخت کام ہی تو رسا دیوے وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۚ اور بری
بالخصوص بغاوت کی جزا بری ہے اوسکی مثل ہیں جو گروہ علی کرم اللہ وجہہ بخشے طلحہ و زبیر کو اور اصلاح کرے
حال صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حسب ارشاد حدیث مرفوع کے پس اوسکا اجر خدا پر ہے اس مقام پر دو لوگی
شہادت بیعت مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ پر ہوئی اور صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مدح علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
کی ہے اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ بتحقیق وہ دوست نرکھے گروہ ظلم کرنیوالے شامیوں کو ظلم سے مراد کفر نہیں
جو فصل ہو شیعا ہین ملک سے دور کیا گیا ہے وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝
اور جو علی مثال غلبہ قبلاوی بعد اپنی مظلوم ہونیکے تو اونپر گرفت کی راہ نہیں اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ
يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ جز این نیست
گرفت کی راہ تو اون شامیوں پر جو ظلم کرین آدمیوں علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مثال پر اور بغاوت کرین
زمین میں بغیر از حق کہ قتل کرین حسب حدیث متفق سنی و شیعہ کو ارپا ہو کہ بلاوے گروہ اونکو جنت کی طرف
اور وہ بلاوین اوسکو آتش دوزخ کی طرف اونکو لئے عذاب ہے دردناک یہ اونکی جزا ہو لیکن چونکہ امیر معاویہ کی
سلطنت اول سلطنت اسلامیہ ہے جو بیس سلطنتوں فصل ہم کاشتہ ہے اور بحر خضر پر اول جہاد ہے والون
رین جنہوں نے حسب حدیث صحیح بخاری کے واجب کرلی یعنی جنت جنکی شرکت میں ام حرام گھوڑے سے گر کر شہید
ہوئین تو وارثی بخشش کی صورت فرماتا ہے جسمین امام حسن علیہ السلام کی مدح ہے وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ
ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ البتہ وہ حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ جو صبر کری خلافت سے اور امامت پر بھی (ع ۴)
قناعت کرے اور بخشدے ملک معاویہ کو بتحقیق یہ البتہ بڑا اوسکی کاموں ہے پس معاویہ اس بخشش کے سبب
بخشے گئے اگرچہ اونکی پادشاہت عدالت حقہ کی عشر عشیر نہ دیکھے یہ ہے بیٹا یزید ہوا اسکو ان نظر فرماتا ہے
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس اوسکو لئے کوئی دوست
نہیں بعد اوسکی مثل یزید حیقوسے کہ امام حسین علیہ السلام کو شہید کروا دیا تھم پر ظلم کرے اور حدیث مین
بعد اور شامت مخصوص مذکورہ کی بادشاہت جبریہ یعنی مراد یہ کی فرماتی ہے تو ارشاد ہے وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ
لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ اور تو دیکھے ظالموں مروانیہ کو جبکہ دیکھیں

عذاب عباسیہ سے تو کہین آیا کوئی روکے بہی راہ ہے وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ
يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ اور تو اونکو دیکہے پیش کئے جاوین عذاب عباسیہ پر عاجزی کرنیوالے
ذلت سے دیکہیں خفی نگاہ سے وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ کہیں وہ جو عباسیہ کا شیعہ ایمان لائے جنکی علامت بادخن حدیث مین وارد ہے کہ تحقیق زیانکار
ہین وہ لوگ جنہون نے زیان کیا اپنی جانون اور اپنی اہلون پر بروز قیامت کہ حصہ اونکو کم ملے آگاہ
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝ آگاہ ہو کہ ظالم لوگ ہر دائمیہ عذاب باغرار مین ہین یعنی دنیا مین ذرنگی کہ
عذاب آخرت مین مقیم رہے وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اور نہون اونکو
دوست کہ مدد کرین اونکی سوا اللہ اگر عباسیہ بہی گمراہ ہوجاوین تو اونکی نسبت فرماتا ہے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
مِنْ سَبِيْلٍ ؕ اور جسکو گمراہ کرے اللہ کہ قدریہ وغیرہ عباسیہ ہو جاوین بس نہین ہے اونکی لئے راہ فلاح شوکت
سادات اسماعیلیہ سے اور یہ کہ اہل اسلام کی دولت اس سورت سے ہونیوالی ہے تو ارشاد ہے اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝۵۱
قبول کرو اے اہل اسلام اپنے رب کی لئے پہلے اسکی کہ آوے ترکون کا روز جسکے لئے رد نہین اللہ کی جانب سے نہو
تمہارے لئے کوئی ملجا اور نہو جائے انکار کہ تم تباہ ہو فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ
عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ پس اگر وہ بہی اعراض کرین حق امر سے کہ اجابت نکرین پس نہ بہیجا ہمنے تجکو اونپر نگہبان
نہین ہے تجہ پر مگر پہونچانا ۔ یعنی اصغر کو شوکت پیدا ہو لو شاد ہو وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا
رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۝
اور ہم جب چکہاوین انسان کو اپنی رحمت خوش ہوا وسکی ساتہہ دگر پہونچے اونکو برائی مبتلائی کفر سے
بسبب اونکی اعمال کے کہ پہلی کیا ہے اونکے ہاتون نے پس انسان مذکور ناشکرا ہے لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝
اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ خدا کی
ہے آسمانون و زمین کا ملک پیدا کرے جو چاہے کہ خلافت مہدی و مسیح کی ہو بخشے جسکو چاہے مادہ اور بخشے جسکو چاہے

یا ملادی نر و مادہ اور کرے جسکو چاہے بے اولاد کہ خاتم الاولاد ہے جین مین پیدا کرکے قیامت برپا کرے تحقیق وہ دانا
قدرت والا ہے اور یہود کے جدال کا جواب جو فضیلت موسیٰ پر بابت نزول کلام خدا کے کرتی کہ موسیٰ سے خود اللہ نے کلام کیا اور
پیغمبر سے بواسطہ جبرئیل آتا ہے تو فضیلت کہاں ہے ارشاد ہے وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا
وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ
إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ۝ اور نہین ہے کسی بشر کے لئے کہ کلام کرے اللہ اوس سے مگر بطور وحی کے
کہ وہ پیغمبر ہو کہ روح قدس اوسکے دل پر نزول کرے کہ فانی فی اللہ و باقی بہ متجسد ہوا خواہ حالت بیداری
مین یا خواب مین یا پس پردہ کہ مثل پردہ آتش کے موسیٰ کے لئے یا بھیجے رسول کو کہ وحی کرے اللہ کی اذن کے
ساتھ اور وہ رسول فرشتہ ہو یا دوسرا رسول انسان فرشتہ جیسے جبرئیل یا روح القدس اور انسان جیسے موسیٰ
و عیسیٰ وغیرہ حضرات انبیاء تجلیات صوری حق تھے شب معراج مین کلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے تحقیق اوسکا تعبیر ہر کہ
کہ متعلق وجود ہے بلا پردہ ہوا تحقیق اللہ باحکمت ہے کہ موسیٰ سے پس پردہ آتش مین کلام کیا اور نبی اکرم عربی کی
نسبت فصل ۶ ارسفر ثنی مین کہا کہ اسکے مونہ سے ہم کلام کرین گے کیونکہ وہ بروز روح اعظم ہین جیسے ارشاد ہے
وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ
وَلَٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ ۝ اور ایسی ہی ہمنے اوتاری تیری طرف روح عظیم اپنی اور روح اعظم سے تو بصورت انسانی
نہ جانتا تھا کیا ہے کتاب اور نہ ایمان کو لیکن کیا ہمنے اوس روح منزل نور کہ ہدایت کرین اوسکے ساتھ جسکو ہم
اپنے بندون سے چاہین اور تحقیق تو البتہ ہدایت کرے راہ درست کی طرف صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ۝ اور وہ اللہ کی راہ ہے جسکے لئے ہے وہ جو آسمانون و
زمین مین ہے آگاہ ہو کہ خدا کی طرف رجوع ہون کام زمانہ مسیح مین کہ اوسکی سلطنت اسلامیہ جو حدیث مین
آیا ہے جیسا کہ گروہ گروہ ہو جاوے میری امت تہتر فرقہ پر ہر ایک نار مین ہو مگر ایک فرقہ صحابی نے عرض کیا کہ وہ
کون سا ہے فرمایا جو کوئی ہو اون راہ پر کہ مین ہون اور میرے صحابہ ہون یعنی سنت نبی و صحابہ پر ہو پس اہل سنت
یہان ہے فرقہ مخلصہ ہوا و اہل جماعت ہونا ہی ظاہر ہوا کہ مجمع صحابہ کے طریق پر وہ ہین اور حال خلفاء اربعہ

صحابہ کا جو بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرا دریافت ہوا پس بیچ خروج و رفض کی قطع ہو گئی
اور ابن مسعودؓ سے مروی ہو کر کھینچا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا خط اور فرمایا کہ یہ میری راہ ہے اور
اوسکی دونوں طرف سات سات خط آڑے کھینچے اور فرمایا کہ اکثر شیاطین ہیں یعنی اون خطوں میں ایک ...
کا ایک امر بافراط دوسرے اوسکے مقابل میں تفریط ہے مثلاً ایک خط خروج کا جنکے بیدرہ فرقے ہیں
دوسری طرف رفض کا جنکے اول تین فرقے ہوکر تیس کو پہونچتے ہیں دوسرے مثلاً ایک ...
مرجیہ تو دوسرے اوسکے مقابلے میں بارہ فرقے معتزلہ ہیں جو کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ کرنیوالا جنت میں نجاوے
تیسرے اہل قدر ہیں جو بندہ کے اختیار کو سلب کرتے ہیں اون کے مقابل میں وہ ہیں جو بندہ کو خالق خیر و شر
جانتے ہیں چوتھے ہیں معطلہ منزہ ہیں اوسکے مقابل مشبہین ہیں پانچویں ماولین محض ہیں اونکے مقابل
ہیں ظاہر کا عرفہ ہیں علی ہذا چھٹے و ساتوین ہیں پر اسلم وہ ہے جو ہر ایک امر میں اعتدال کا درجہ رکھتے ہیں
جنپر خدا کا ہاتھ ہے یعنی بڑا گروہ اہل سنت وجماعت کا گو اون میں فروعات کی بابت اختلاف موجب رحمت ہو
پر اصل میں سب متفق ہیں بخلاف دوسرے فرقوں کے مثلاً شیعوں میں بہت سے فرقے ہیں کہ ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں

تفسیر سورۂ زخرف مکیہ ہے نواسی آیات و سات رکوع اسمین ہیں

اس سورت میں پہلے پیشین گوئی کی گئی اون دعاؤں کی جو خورشی میں گذر کر گویا تاکید ہو اور اس سورت میں
قوم بنی ملیح کے مجادلہ کا ذکر ہے کہ یہود کے بہکانے سے اونہوں نے کہا اور وہ ملائکہ کو پوجتے ہیں اور اونکو خدا کی
بیٹیاں سمجھے اور فیصل ہو سو فرشتی میں و منکوین میں زمانہ اسلام میں ہزار ہزار مقدس ملائکہ کا اترنا کتب میں
لکھا ہے جو بصورت حضرات صحابہ وغیرہ ستر ہزار کر دیا کا بروز ہونا تھا جنکے ہمراہ ... کے ساتھ ستر ہزار ... تھے
پر یہود بعضے ملائکہ کا آنا خداوند کے ساتھ سمجھے ہوئے تھے تو اونکو یہود شیطان مثال اونکے قرین نے بہکایا اور بنی مج
نے مجادلہ کیا اور علی الخصوص اور اعتراض کیے اور اپنے خیالونکی موافق مطابقت کرکے ٹھہرایا کہ کیا ہوا ہے
اس بل کو کہ کہا نا گیا ہے اور جلے باردہ میں اور قرآن کا انکار کیا جیسے مضمون سورت سے ظاہر ہے لہو سورت نازل
ہوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم حٓمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا

لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞ یہ الواح موسیٰ کی مطابق قسم ہے کتاب روشن توراۃ کی کہ تجھے اوس موعود کو کیا قرآن
عربی اس امید سے کہ تم سمجھو جیسے فصل ۱۸ استثنا میں خدا کا کلام نازل ہونا زبان نبی امی قیداری کا
موعود ہے جو حسب فصل ۴۲ مذکور کے ملک میں وہ نبی موعود ہیں پس کفار یہود واہل کتاب کا اعتراض کہ عربی زبان میں
قرآن کیوں ہوا محض غلط ہے کیونکہ قرآن کے نبی علیہ السلام خود عربی ہیں تا آپ سمجھیں وہ دوسروں کو سمجھا دیں
وَاِنَّهٗ فِیْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ ۞ اور تحقیق وہ ہمارے پاس ہے قرآن توراۃ ام الکتاب میں ہے
جیسے وہ فالحق میں السبیۃ بلند رتبہ والا محکم ہے وگرچہ کہیں کہ مراد ہے تو ام الکتاب کی تفسیر کی حاجت نہ ارشاد
اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۞ کیا باز رکھیں ہم تمسے قرآن کے ذکر کو اگرچہ
ہو تم قوم اسراف کرنیوالی یہ نہیں ہوسکتا کہ حکمت خدا کی خلاف ہے کہ اسراف کرنیوالوں کو تعلیم منظر حکمت اونکے
حال کے مناسب لازم ہے تو قرآن کا نزول لازم ہے کہ حق تعالیٰ بذات بنفسہ غنی ہے اوسپر کوئی شے دوسرے کے حکم کی
فرمانا نہیں پر لازم ہے اوسکو ہدایت بمعنی ارادت وطریق سے اور قرآن کے وعدہ وعید پر جو ہنسا کرتے اوسکا جواب
ارشاد ہے وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۞ وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ
اور بہت سے بھیجے نبی پہلی قوموں میں اور نہ آیا کوئی اونکے پاس نبی مگر اونکو وعید کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے فَاَهْلَكْنَآ
اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۞ پس ہلاک کیے سخت تر اونسے اور گذر چکی پہلوں کی مثلیں قرآن میں
اور عجب ہے کہ نبی کو تسلیم نہ کرکے غیر پرستی میں گرفتار ہیں وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
لَیَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ۞ اور البتہ اگر تو اونسے دریافت کرے کہ کسنے پیدا کیا آسمانوں وزمین کو
البتہ کہیں پیدا کیا اونکو غالب علم والے نے پس شرک کیوں کرتے ہیں اور خدا کو کسی کی ضرورت نہیں پر عطا اوسکی
یہ ہے الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۞ وہ وہ اللہ ہے جو
کیا تمہارے لئے زمین کو بساط فرش بچھانے کی اور بنائی اوسمیں تمہارے لئے راہ شاید تم راہ پاؤ خاص اوسکے پوجنے کی طرف
کر غیر راہ کی چلنے میں ٹھوکر لگتی ہے وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً
مَّیْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۞ اور وہ جسنے اوتارا بلندی سے پانی اندازے کے ساتھ پس زندہ کیا ہمنے اوسکے
ساتھ شہر مردہ کو اوسی طرح تم وہ قبروں سے نکلیں گے پس قیامت کو کیسے منکر ہیں اور جیسے پانی بھیجکر زمین مردہ کو

زندہ کیا ویسے ہی تمکو بھی بعد مرنیکے زندہ کریگا پس جیسے تم یہ اعتراض نہین کرتے کہ جسنے بعد زمین مردہ کو کیونکر زندہ کیا اوسی طرح بعد مرنیکے تمکو بھی تسلیم کرو کہ مردہ دلونکی زندگی کے باعث ہین اور اونکی خبر قیامت کو وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا اور خدا وہ ہے جسنے کل نجی بہانت بہانت پیدا کین اور کسی دوسری مین یہ طاقت ہے جو اونکو پیدا کرے وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ اور بنائے تمہارے نفع کے لئے وہ جہاز وچوپائے کہ تم اونپر سوار ہوتا کہ بیٹھو اوس ہر ایک شی کی پشتون پر پھر یاد کرو اپنے رب کی نعمت کو جب تم سوار ہو اوس ہر ایک پر بازگشت ہین اور کہو کہ پاک ہے وہ ذات پاک کہ مسخر کیا اوسنے ہمارے لئے اسکو اور نہین تھے ہم اوسکے قابو مین لانیوالے پس جو وہ قابل پرستش نہین اور تحقیق ہم اپنے رب کی طرف رجوع ہونیوالے ہین جیسے کشتی وسواری اپنی جگہ مین واپس آتی ہے اسلئے جا بجا نکی طرح سے کشتی وچوپایون کو پوچھو اور بعد کو وقت قیامت کو تم ہی انکار کرو اور جبکہ ہر ایک شی صانع کی مصنوع ہے اور بہانت بہانت پیدایش مین فرشتے بھی آگئے پس وہ ہی قابل پرستش ہے پر باوجود نبی کی ممانعت کے بنی مدلج اونکو بیٹیاں خدا کی کہکے پوجتے تھے یہ تعجب ہے جیسے ارشاد ہے وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ اور کرتے ہین خدا کیلئے اوسکے بندون سے مثل ملائکہ کی جز کہ یہ بیٹیاں خدا کی ہین تحقیق انسان البتہ ناشکرا ہے جو ظاہر ہے کہ معبود ملائک ہوکر اونکی صورت بناکر پوجا اب اس تحقیق کو بعد یا رک کرکے بت پرستی ایکی جزو ٹہرا ہے اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ کیا اللہ نے اپنی مخلوق سے بیٹیاں پسند کین جنکا تم ادنی درجہ جانو اور برگزیدہ کیا تمکو بیٹیون کے ساتھ اور جب بشارت دیا جاوے ایک اونکا اوسکے ساتھ جو بیان کری رحمن کے لئے مثل کہ اوسکے لئے لڑکیین ثابت کرتا ہو جاوے منہ اوسکا سیاہ اس حالت مین کہ وہ غمگین ہو اَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ یا وہ دختر جو پالی گئی ہو زیور مین اوسکی شریک اور وہ جنگ مین ظاہر ہونیوالی نہین

اونکو خدا کا حکم ہوا کہ اپنے باپ کو سمجہاؤ جو آفتاب و ماہتاب و زہرہ وغیرہ

بت پرست تہا تو اون سے اوسکو ابراہیم نے سمجہایا کہ یہ پرستش کی لائق نہین اور کہا جیسے ارشاد ہوے کہ

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ

فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ اور یاد کر جبکہ کہا ابراہیم نے اپنی باپ کو اور اپنی قوم کو کہ مین بری ہون عبادت کرنے

اوس شی سے کہ تم عبادت کرو مگر اوس ذات پاک کی جسنے مجکو پیدا کیا کہ وہی مجکو ہدایت کرے تو اونکو باپ سنے

ہمراہ لیکے اونکے سنگ کر جائنگا اور مصر آنا ہوا تو حسب فصل ۱۲ انکوین سے اونکو ہجرت کا حکم ہوا وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً

فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ اور کیا مقولہ ابراہیم کو کلمہ باقیہ اوسکے عقب مین امید کہ اونکی اولاد

رجوع کرین پس ابراہیم نے یا ان مین ہجرت کی پہر کنعان کو ہجرت کی اور اللہ تعالی کا برکت کی ساتہہ کثرت اولاد کا وعدہ ہوا

اور پہر بوجہ اسماعیل جو نبی والی تہی پہر برکت کا اسحاق کے سبب سے وعدہ ہوا اور پہر اونکی اولاد کی تباہی کا

ذکر ہے جو بخت نصر نے کی اور پہر برکت پانیکا کیا ہے کے سبب وعدہ ہوا جو اونکو برکت ذوالقرنین کیقباد وغیرہ

نسل ماد ہی بن یافث سے اونکو ہوئی جو زمان دارا تک اونکی سلطنت رہی اور سکندری سلطنت آئی

سکندری کے بعد رومیہ کے سبب سے پہر اونکو بربادی کا وعید ہوا تو پہر اونکے لیے برکت کا وعدہ بدولت اسلام

انکو اچہی ساری خاندان برکت پاوین تو نوبت بنوبت حسب وعدہ اسحاق کی اولاد اپنی وعدہ دولت وعید کو

پہونچی اور اولاد اسماعیل مین وہی تو ہملائے گئے اور اسماعیلی کسی کے تابع نہوی بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ

وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ بلکہ برخوردار ہونے کیا ان اہل مکہ والون کے

آبا کو کہ حسب وعدہ زہرا اور زیر پہا تک کہ آیا اونکو حق یعنی قرآن اور رسول ظاہر جس سے ساری خاندان برکت پاوین

پر افسوس کہ انہون نے انکار کیا جیسے ارشاد ہوا وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ

كٰفِرُوْنَ ۝ اور جبکہ آیا اونکو حق موعود جو برکت کرے کہ فصل ۱۲ تکوین مین ابراہیم کو اولاد اسماعیل مین موعود کر

اور پارہ پارہ کر کے فصیل اسفر شتی مین اور بہر منزل ہونا اوسکا ثابت ہوا تو انہون نے کہا کہ یہ شعبدہ ہی اور تحقیق

ہم اوسکے ساتہ انکار کرنیوالے ہین کیونکہ اونکا خیال یہود کی تعلیم سے حسب مفہوم فصل ۱۳ سفر شتی کے خدا کی آئیگا

اور اوسکے ساتہ فرشتے ہونیکا تہا جو ہزاروں ہزار مقدس کر کے لکہی ہوی ہین حالانکہ مطلب اوسکا وہ نہ سمجہے

کہ مطالب خدا کو آپ جیسے روح اعظم کا آنا بصورت حضور سے ہے مثل ہذا الا ایک کے تنبیہ مطالب حافظ ابن عقدہ سین
دیرہ سے یہی ہوا انکا مقولہ ہوا کہ اگر قرآن آنا ہی تھا تو کسی بڑے آدمی پر آیا ہوتا نہ یتیم پر ۔ وَقَالُوْا لَوْلَا
نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۔ اور کہا انہوں نے کیوں نہ اتارا
گیا یہ قرآن ان دو قریوں یعنی مکہ و طائف کے مرد عظیم مالدار پر جیسے مکہ میں ولید اور طائف میں عروہ بن
مسعود ثقفی تھا تو اسکے چند جواب دئے جاتے ہیں اول یہ بتلا کر اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ
قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۔ کیا وہ تقسیم کرتے ہیں اے محبوب تیرے
رب کی رحمت کو کہ دنیا کا مال بھی ہو اور نبوت بھی ہو ہم نے تقسیم کی انکو درمیان انکی معیشت حیات دنیا
میں کہ کفار انکو دی اور بلند کیا انکے بعض کو بعض پر درجات کہ نبوت دی کہنی پہونچے شبہ و بیٹے عبد اللہ کو
کہ انجام کار یہ ہو کہ پکڑیں بعض انکو جو دنیادار ہیں بعض درجات والوں کو ٹھٹھا کہ یہ غریب یتیم نبی کیوں ہو
حالانکہ تیرے رب کی رحمت نبوت بہتر ہے اوس مال سے کہ جمع کریں شاہ ولایت مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا شعر
اس مقام پر درست ہے رضینا قسمة الجبار فینا لنا علم وللجہال مال ۔ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ
النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ
مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۔ اور اگر نہ ہوتی یہ بات کہ تمام دنیا کے ہوجاوین آدمی ایک گروہ کفار تو البتہ ہم کر دیں
ان لوگوں کے جو کفر کریں رحمن کے ساتھ انکے گھروں کی چھتیں چاندی کی اور سیڑھیاں کہ اونپر چڑھیں وہ اور
چھتوں پر چاندی کے وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِــــُٔوْنَ ۔ وَزُخْرُفًا ۭ اور انکے گھروں کے
دروازہ و تخت جنپر وہ بیٹھکر تکیہ لگاوین کہ وہ بھی مخلوق خدا میں ایسا ہو اور میں تو لذت پائیں ۔ وَاِنْ
كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔ اور نہیں ہے وہ جو
دئے گئے ہیں کفار مگر دنیا فانیہ کی زندگانی اور آخرت تیرے رب کے پاس متقین یعنی شرک سے بچنے والوں کے لئے ہے
جو سورۂ شوریٰ میں مذکور ہوئے ۔ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ
قَرِيْنٌ ۔ اور جو غافل ہو ذکر رحمن سے مقرر کریں اسکے لئے شیطان جیسی وانسی پس وہ اسکا قرین ہوئے جیسے

ركوع

لَهٗ قَرِيْنٌ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور تحقیق وہ
یعنی شیاطین البتہ روکتے ہیں اہل مکہ کو راہ درست ایمان سے اور ظن کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں حَتّٰٓى
اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۝ تا آنکہ جبکہ
آوے ہمارے پاس اور دوزخ کا حکم ہو تو وہ غافل کہے اے کاش میرے اور تیرے درمیان ہوتے مشرق و مغرب کے
دوری پس برا ہے قرین وہ شیطان اور کہا جاوے گا وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ
مُشْتَرِكُوْنَ ۝ اور ہرگز نہ نفع دے گی تم کو یہ تمنا آج کے روز جبکہ تم نے کفر کیا تحقیق تم عذاب میں مشترک ہو اَفَاَنْتَ
تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ آیا پس تو سناوے گا بہرے کو یا راہ
دکھلاوے گا اندھے کو جو حسب فصل ۲۳ پیشین گوئی کے وہ پورا اندھا ہے جو ہر ذکر سے بیان ہو رہے ہیں جیسے سورۂ بقر میں ان کا
حال مذکور ہوا اور جو گمراہی ظاہر میں کفار مکہ کی مثال ان کو فرماتا ہے فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ
مُّنْتَقِمُوْنَ ۝ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۝ پس اگر ہم تجھ کو لیجاویں
ہجرت کرا کے مدینہ میں پس ہم ان سے عوض لینے والے ہیں تا آنکہ دکھلا دیں ہم تجھ کو وہ جو ہم نے تجھ سے وعدہ
کیا ہے پس ہم ان پر قدرت رکھنے والے ہیں فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝ پس محکم پکڑ رہ اس کو جو وحی کی گئی ہے تیری طرف کہ تو راہ درست پر ہے وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ
وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ۝ اور تحقیق قرآن البتہ یادداشت ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے اور
جلد سوال کیے جاؤ گے اے اہل اسلام کہ اس کی ہر ہر فن جامع اسمیں فنون کی طرف اشارہ ہے جو سورۂ شوریٰ
میں مذکور ہو چکے اور رد جو کفار مکہ کا مقولہ تھا کہ ہم دین اسلام اختیار کریں اگر ہمارے بتوں کی عظمت
ایک مرتبہ بھی کیجاوے تو ہم اہل اسلام سے کہ خدا کی عبادت دوسری سال کریں تو ارشاد ہے وَسْـَٔلْ مَنْ
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝ اور دریافت
کر تو اہل کتاب سے جو قرین کفار مکہ ہیں ان ہمارے رسولوں کا حال جنکو ہمنے تجھ سے پہلے بھیجا آیا کیا ہمنے ان کو
سوا رحمٰن کے معبود کہ ان کی وہ عبادت کرتے ہرگز نہیں دوسرا جواب ارشاد ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى
بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور ہم نے بھیجا موسیٰ کو

ع ۱۱

اپنی آیات کے ساتھ فرعون اور اوسکے گروہ کی طرف که موسیٰ عرب تہا اور فرعون شاہ بہا پس موسیٰ نے کہا که
تحقیق میں رسول رب العالمین ہوں فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ ۝ پس لایا
جب موسیٰ اونکے پاس ہماری آیات. کہاں وہ اونسے ہنسنے لگے وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ
مِنْ أُخْتِهَا وَأَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ اور نہ دکہلائی ہمنے اونکو کوئی آیت
مگر وہ تہی بڑی قریب سے اوسکے اور پکڑا ہمنے اونکو عذاب قحط وغیرہ میں امید که وہ رجوع لاویں اور جب عذاب آیا کہنے
لگے وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ۝ اور کہا
اونہوں نے اے جادوگر ہمارے لئے اپنے رب سے اوسکے ساتھ جو تجھسے عہد کیا ہے دعا کر بیشک ہم تحقیق ہدایت پاویں گے که
تیری قوم کو خلاص کریں گے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ۝ پس جب دور کیا ہمنے
اونسے عذاب ناگہاں وہ عہد سے پہر جاتے لیکن موسیٰ کی دعا پر بارہ [illegible] لگی که اس وقت سے بعض [illegible] لائے جیسے وصل ہم
عروج میں ہے تو وہ [illegible] وَنَادَى فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَ
هَذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِي أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ ۝
وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ۝ اور فرعون نے منادی کروائی اپنی قوم میں کہا اے میری قوم کیا نہیں ہے میرے لئے ملک مصر
اور یہ نہریں که جاری ہیں میرے محل کے نیچے کیا تم نہیں دیکہتے آیا میں بہتر ہوں اس سے که وہ ذلیل ہے اور نہیں قریب
که بیان کر سکے گفتگو پس تم اوسکی سرداری و رسول ہونے کیوں قدر کرتے ہو فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ
مِنْ ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ۝ اگر موسیٰ سچے خدا کی طرف سے ہوتے تو اسکا موسیٰ
رسول ہونے کیوں نہ ڈالے گئے اوسپر کنگن سونیکے جیسے سرداروں کو ہیں یا آئے اوسکے ساتہ ملائکہ مجتمع جیسے اہل
مکہ نے کہا حق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اسکو قریب فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا
فَاسِقِينَ ۝ پس فرعون نے بیوقوف کیا اپنی قوم کو تو اونہوں نے اوسکی اطاعت کی که تہی وہ قوم فسق کرنیوالی
پس اوسکے بعد وہ واقعات گذرے جو تفسیر سورۂ اعراف میں مفصل لکہے گئے ہیں که ساحروں کو قتل کیا جبکہ وہ ایمان
لائے پہر اون پر ٹڈی اور جوئیں اور [illegible] کی نوبت آئی که کہیں مصر کے ملک میں آگئی تہی جس سے ساری زراعت تباہ ہوگئی
لنگیں [illegible] اور [illegible] مگر فرعون ملتفت ہوا اور [illegible] موسیٰ کو بعض [illegible]

نسخ ہے کہ مسیح نے فصل ۵ متی کی مطابق فرمایا کہ میں توریت کو رد کرنے نہیں آیا بلکہ کامل کرنے آیا ہوں
جیسے نسخ کہتے ہیں پس ڈرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو کہ اللہ پروردگار میرا اور تمہارا ایک ہے پس
اوسکی بندگی کرو یہی راہ درست ہے جس مسیح نے کبھی آپ کو پوجنے کا حکم نہیں فرمایا فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ
مِنْ بَيْنِهِمْ ج فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ پس اختلاف کیا گروہوں نے
اونکے درمیان سے کہ یہودی مسیح کو نبی دروغگو سمجھے اور نصاری اونکو پوجنے لگے پس افسوس ہے اون ہی لوگوں کو
جنہوں نے مسیح پر ظلم کیا عذاب دردناک قیامت سے اور مسیح پہلی بار آنے ہی سو آگئے اب هَلْ يَنْظُرُوْنَ
اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ نہ انتظار کریں مگر ساعت کا کہ آوے
اونکو ناگہان اور وہ شعور نہ رکھیں جیسے مسیح نے فرمایا ہے کہ بارہ گر میرے آنیکے وقت سے کوئی اطلاع نہیں رکھتا
جیسے باب اول اعمال میں ہے۔ اور نصاری جو مسیح کو پوجتے اونکا حال فرماتا ہے اَلْاَخِلَّاۤءُ يَوْمَىِٕذٍۭ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝ دوست اوس روز بعض مثل مسیح بعض نصاری کے دشمن ہوں گے مگر متقی کہ
باہم گر شفاعت کریں گے یعنی اپنے دوست مسلمانوں کو جنہوں نے اونکے کہنے کی مطابق ایمان حاصل کیا
يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ج اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا
مُسْلِمِيْنَ ۝ کہ اے خدا کے بندو نہیں ہے خوف تمہارے اوپر آج کے روز اور نہ تم رنجیدہ ہوگے وے بندے جو
ایمان لائے ہماری آیات پر اور تھے مسلمان اونکو کہا جاوے اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ
تُحْبَرُوْنَ ۝ داخل ہو جنت میں تم اور تمہاری ازواج خوش ہو يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ
ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ج وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ج وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ملك
پھرائے جاویں اونپر سونے کے طباق پر از میوہ و پیالے شراب کے بھر کر ہوویں اور اوس میں وہ ہو جو خواہش کریں
نفس اور لذت پاویں آنکھیں اور تم اوس میں ہمیشہ رہنے والے ہو وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اور وہ بہشت ہے میراث
ہوئی تم کو بسبب اوسکے کہ تم عمل کرتے تھے تمہارے لئے اوس میں میوہ بہت سے ہیں اور اوس سے کھاؤ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ
فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ج لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ

كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ بدرستی مجرم لوگ عذاب جہنم مین ہمیشہ ہونگے حکم ہوا اونسے عذاب اور وہ
اوس مین ناامید ہونگے اور ہمنے نہ کمی کی اونکے ساتہ لیکن تہے وہی کمی کرنیوالے وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ
لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ اور وہ دوزخی ندا کرینگے کہ اے مالک خازن
دوزخ چاہئے کہ حکم کرے موت کا ہمارے اوپر تیرا رب مالک کہے کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ البتہ لائے ہم تمہارے پاس حق یعنی قرآن لیکن اکثر تمہارے
حق کے لئے کراہت کرنیوالے ہو اَمْ اَبْرَمُوْا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ
سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ آیا وہ قصد کرین بڑے امر یعنی قتل پیغمبر کا
پس ہم قصد کرنیوالے ہین اوسکی بچاؤ کا یا گمان کرین کہ ہم نہ سنین اونکا سر اور رازنگی کا ہان ہان اور
رسول ہمارے فرشتے اونکے پاس لکہین اور جبکہ اونکو کافی طرح سے تسلیم ہوچکی تو ارشاد ہو قُلْ اِنْ كَانَ
لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝ فرما ہی دیجئے کہ اگر ممکن ہو کہ رحمن کے لئے ولد ہو پس مین
اول عبادت کرنیوالون سے ہون لیکن ولد اوسکے لئے ممکن نہین جیسا ارشاد ہے سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ پاک جانتا ہون رب سماوات وارض وعرش کو
اوس سے کہ وہ وصف کرین فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ
پس چہوڑ اونکو کہ بحث کرین اور لعب یہانتک کہ ملین اپنے اوس دن سے کہ وعدہ کئے گئے ہیں کہ وہ روز بدر ہے
کہ اوس عرصہ تک اپنے باطل کفر وشرک مین گرفتار رہین ولیکن وعید ہوتی نہین آنا آیا کوئی دوسرا الہ
جو ہو کہتا ہے ارشاد ہو وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَاۤءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ
اور خدا وہ ہے جو آسمان مین الہ ہے اور زمین مین جو الہ ہے اور وہی حکمت والا دانا ہے
اوسکو او دیگا وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ
عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور بابرکت ہے وہ ذات پاک جسکے لئے ملک آسمانون وزمین
کا ہے اور جو اونکے مابین ہے اور اوسکے پاس علم ساعت ہے اور اوسکی طرف رجوع کروگے اور ہنوز وہ
وقت نہین آیا جو وعدہ کیا گیا ہے وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا

مِنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ اور نہ مالک ہوں وہ جنکو پکارتے ہیں سوای اللہ کی شفاعت کے مگر
اوسکی جو شہادت دے لا الہ الا اللہ کی اور وہ دل سے جانیں مثل عیسی و عزیر و ملائکہ اور کفار پر مقام تعجب ہے
جیسے ارشاد ہو وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ ۝ ور اگر تو اونسے پوچھے
کسنے ان کو پیدا کیا البتہ کہیں اللہ نے پس کہاں بہکتے ہیں کہ دوسروں کو پوجتے ہیں وَقِيلِهٖ يٰرَبِّ إِنَّ
هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ اور قسم ہے نبی کے قول کی کہ اے رب یہ قوم ہے کہ ایمان نہ لاوین فَاصْفَحْ عَنْهُمْ
وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ پس اعراض کر اونسے اور کہہ سلام رخصت پس جلد جانینگے وہ وعید جو انکو دی گئی

سورۂ دخان مکیہ ہے انسٹھ آیت تین رکوع ہیں

اس سورت میں پیشین گوئی ہی فتح مبارک کی اور جیسے پہلی سورت میں اہل مکہ کو فتح بدر سے دھمکایا ہے ویسی اس
سورت میں ہے اور اسمیں بیان ہے ابی جہل وراوسکی مثل کا جو آپ کو بہتر جانتے اور وعید قرآنی کی طرف توجہ
نکرتے اور قرآن کو منزل نہ کہتے اور نبی کو مجنون جانتے تو آپ کو برا دعوا بد میں فرماتے اور جیسے فرعون موسی
کی نسبت بدفالی کا خیال کرتا ویسے اہل مکہ قرآن کی نسبت بدفالی کا خیال کرتے اور جیسے فرعون موسی کی وعید کو
نہ سمجھا اور برباد ہوا ویسے اہل مکہ وعید قرآنی کا یقین نکرتے وبرباد ہوے اور جیسے تبع کی قوم والے اوسکی مخالفت کر
برباد ہو جاتے تھے اور برباد ہوے ویسے اہل مکہ کا حال ہوا اور تبع کا قصہ اہل مکہ کو مسلم تھا جسکا ذکر کیا جائیگا اور قرآن مجید
وہ مبارک کتاب ہے جو زمان آدم سے قبل بعث اوسکی سبب سے برکت کیا گیا کہ ہزار ہفتم وجود آدم مین شب قدر مین
نازل ہوا اور ابراہیم نے مطابق فصل ۱۴ انگلین کے برکت اوسکو کہا اور شب قدر اکیسوین تاریخ رمضان کو
فتح بدر کا فیصلہ ہوا ہے اور اکثر طاق راتون مین عشرہ اخیر رمضان مین شب قدر ہوتی ہے تو اس مقام سے روایت
ابوذر مین غرابت ہے کہ صحف ابراہیم تیسری رمضان مین اور توراۃ چھٹی اور زبور اٹھارہوین مین اور قرآن
چوبیسوین رمضان مین نازل ہوا ہے پس بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ارشاد ہے حٰمٓ ۝
وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ الواح موسی
بالخصوص فصل ۸ استثنی کی مطابق قسم ہے قرآن کتاب ظاہر کی تحقیق ہمنے ہی اوسکو نازل کیا شب مبارکہ

لیلۃ القدر میں یعنی بطور اجمال کے جیسا وعدہ کرکے تحقیق ہم ہیں اسکے ساتھ منکرین کے لئے ڈرانیوالے
کہ منکرین سے حسب فصل ۱۵ سفر ثنی کی تفتیش ہوگی اور کفار مکہ پر اس شب قدر میں بروز بدر فیصلہ ہوگا
جیسا ارشاد ہے فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ۝ أَمْرًا مِنْ عِنْدِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ۝ رَحْمَةً
مِنْ رَبِّكَ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ۝ اوس شب قدر میں فیصلہ پاوے ہر امر حکم پڑا ہماری طرف سے تحقیق ہم ہی ہیں
رسول کے بھیجنے والے ہزار ہفتم وجود آدم میں بنظر رحمت تیرے رب سے جو فصل بستم خروج وہ سفر ثنی میں رحمت
خاص ہو وہی ہے رب آسمانوں اور زمین اور اونکے مابین سے جنکو عرصہ قصہ زمانہ میں پیدا کرکے سبت کو مبارک
کیا جسمیں اشارہ ہزار ہفتم وجود آدم میں نبوت کے ختم کا ہوا اگر ہو تم ایقان کرنیوالے اور فصل ۹ سفر ثنی میں
قرآن کی تعریف میں تعلیم خدای یگانہ کی طرف لکھی ہے تو ارشاد ہے لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ
وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ۝ نہیں ہے کوئی معبود اوسکے بغیر وہی جلاوے
اور وہی مارے تمہارا رب اور تمہارے باپ دادوں پہلوں کا رب اور چونکہ فصل ۳۱۴ سفر ثنی میں ہجرت کا اتفاق
مکہ سے مدینہ یعنی طیبہ میں ہوا ہے جو باعث انکار اہل مکہ نبی فرماوین تو مکہ والے الٹرا ایمان ۔ لاوین بلکہ
وہ شک میں ہوں فیصلہ کی بابت کہ لعب کریں مگر جیسے اونکو یقین ہو کہ بدر میں وہ مارے جاوینگے تو ارشاد ہے
فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ۝ يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝
پس انتظار کر اوس دن قحط سالی کا کہ لاوے آسمان ظاہر دھوان کہ ڈھانپ لیوے آدمیوں کو دعا کی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ عذاب ہے دردناک پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اونپر یوسف کے برس بھیج پس سال
خشکی کا پڑا کہ کافر گھستے ہڈیوں تک کہانے لگے اور آنکھوں کے آگے دھوان سا نظر آنے لگا اور وہ دھوان
جو آثار قیامت سے ہے وہ دوسری بات ہے وہ ترتیب آیات کی بیان مناسبت نہیں گو بلسان اشارہ اوسکی
طرف کیا گیا ہو پر وہ دوسری بات ہے جو منافق جنکی سمع و بصر دین کو بکڑے اور اہل اسلام کو قتل کا کام دریافت ہو
رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝ اور کفار لاچار ہو کر اور کہا ای ہمارے رب دور کر
ہمسے عذاب قحط سالی کا تحقیق ہم ایمان لاتے ہیں تو حکایت کی قحط سالی کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے

وہ بیٹھتے تھے اور اچھے مقام اور نعمت انہوں نے چھوڑی جسمیں وہ خوش تھے کذٰلک ایسے ہی ہم اہل مکہ کے ساتھ
کرنیوالے ہیں جنکے پاس طائف کے باغ وغیرہ ہیں جیسے عتبہ و ولید کے وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝
اور وارث کیا ہمنے اونکا دوسری قوم کو کہ بنی اسرائیل کے سوا دوسرے تھے جنمیں تیسرا فرعون ثانی ہوا پھر
فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝ پس نہ روئے اون پر آسمان و زمین اور تھے
وہ مہلت پانیوالے انس بن مالک سے مرفوعاً مروی ہے کہ نہیں ہے کوئی بندہ مگر اوسکے لئے دروازے ہیں آسمان یعنی
غیب میں ایک دروازہ ہے کہ آتا ہے اوس میں اوسکا رزق اور ایک دروازہ ہے جس میں چڑھتا ہے اوسکا عمل جب کہ وہ
مرتا ہے اور اہل ایمان اوسے نہیں پاتے دریافت کرتے ہیں کہ فلاں شخص کہاں ہے مرد مومن کہتا ہے کہ وہ تو
مرگیا تو کہتے ہیں وہ ہمارے پاس نہیں آیا دوزخ میں گیا الحدیث اور مومن پر چالیس روز آسمان و زمین
روتے ہیں جیسے معالم میں ہے یہاں سے چالیس کی اصل دریافت کرو وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ
الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ اور نجات دی ہمنے
بنی اسرائیل کو فرعون کے ذلت دینیوالے عذاب سے کہ وہ تھا متکبر اسراف کرنیوالوں سے وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ
عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰۗؤٌا مُّبِيْنٌ ۝ اور ہمنے پسند کیا
بنی اسرائیل کو جان کر عالموں سے اور دیں تھے اونکو وہ آیات جنمیں آزمائش ظاہر ہے کہ اونپر قائم رہیں یا نہیں
اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ اِنْ هِىَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝ فَاْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ تحقیق یہ لوگ مشرکین مکہ اور بعض کہتے ہیں یہودی بھی کہتے ہیں کہ نہیں کوئی موت و حیات
مگر پہلے اور ہم اوٹھائے جانیوالے نہیں اور کہا اگر تم سچے ہو تو لاؤ ہمارے باپ دادوں کو کہ دیں گواہی دین اور صحت
وحال کی ہوگی کہ طریق سیدھا ہم پر ہے اونکے آبا و اجداد کو دکھلا دیگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ لوگ مخالفت
نبی کے سبب اپنی تباہی سے غافل تھے جیسے قوم تبع تو ارشاد ہے اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ
اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ آیا وہ بہتر ہیں یا قوم تبع اور اون کے جو پہلے تھے کہ اونکو ہمنے ہلاک
کیا اور تھے وہ گنہگار اور خصوصیت تبع کی اس جگہ یہ ہے کہ اہل مکہ کو وہ مسلم ہے کہ تبع نے کعبہ کی تعظیم کی اور
بقول ابن عباس یہ آخر تبع ہے مسمی اسعد ابوکرب اور تبع والی الصور میں تھے اور اوسکا بیٹا لشکر سے جدا ہو گیا

ع

اتفاقاً اہل یثرب مدینہ کے ہاتھ سے جو اوسوقت مین تہا بن اسماعیل کی اولاد آباد تہا مارا گیا تہا کہ اوس نے خروج
کے آیا بہت تیز قوم آور ستے وہان آنکر آباد ہوئے تہین پس تبع نے تمہ کی نسل والے بعض انصار کے اجداد کے
تباہ کرنیکا ارادہ کیا اور اہل تہا مقابل اسطرح سے اوسکی ہوتے کہ رات کو چہپا یا مارتے اور دن کو بہاگ جاتے
آل اولاد اسماعیل کی بہادری اور جوانمردی تو تبع کو خوش آیا اور کہا کہ البتہ یہ بڑی لوگ ہین اور چونکہ فصل ۲ سوقت مین
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت اوسمین لکہی ہوئی ہے اشعیا نے جسکی فصل ۲۱ کتاب مین مدینہ تہا کو ہجرت گاہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم لکہا ہے تو کعب اسد احبار جو بنی قریظہ نے حوالی مدینہ مین قیام کیا تہا جو دونون چچیرے
بہائی تہے تو کہا اے بادشاہ ایسا نکر کہ تیا ہجرت گاہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے جنکی ولادت مکہ مین ہوگی
اور یہ مقام مقابلہ کا اونکے اصحاب اور اونکی دشمنون کا ہوگا اور تبع نے دریافت کیا کہ کوئی نبی سے مقاتلہ
کریگا تو اونہون نے کہا کہ مقابلہ کرینگے اونکی قوم تو یہان قتل کئی جاوینگے پس باز رہا تبع مدینہ سے اور ان
دونون کو مع چند نفر یہود کے ہمراہ لیچلا او آتش پرستی سے توبہ کی اور دین یہودی اختیار کیا اور آئی اوسکی پاس
قوم ہذیل اور اونہون نے موتی و زبرجد و چاندی کا خزانہ کعبہ کے نیچے بتلایا تو تبع نے احبار مذکور سے دریافت
کیا تو اونہون نے کہا کہ اس بیت کا قصد برائی کی نسبت کوئی نکرے مگر وہ سیر وبال آئی پس یہ سنکر قوم ہذیل کو ہاتہ پاؤن
کاٹے اور انو ماکر کے حولی پر چڑہایا اور مکہ مین آنکر کعبہ پر غلاف اور چہ ہزار بدنہ چڑہائی اور چند دن ٹہر اگو یا چہہ ہزار
سال کی اوسنے عبادت ساتون ہزار نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کے انتظار مین اوکی اور طواف کعبہ کیا اور سر
منڈوایا اور لوٹ گیا یمن کی طرف تاکہ یمن مین داخل ہو تو آڑے آئے اوسکی قوم چہیر کر نہ اوسمین ہونے دیگا کیونکہ تونے
اپنا دین آبائی ترک کیا پس ٹہلایا تبع نے اونکو یہودی دین کی طرف کہ اوسوقت مین وہ اسلام تہا اور یمن والے
آتش پرست تہے اور اسفل جبل مین آگ تہی تو قوم نے کہا کہ چلو آگ کے پاس جاکر لیچلو تبع نے کہا کہ تمنے انصاف کیا
پس قوم کو اور اونکے بتون کو وہ کہا گئی اور دونون احبار مع تورات کے اوسمین سلامت رہی پس اس مقام سے حدیث
مین اس تبع کی مدح آئی ہے اور قوم کی اوسکی ملامت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مین نہین جانتا کہ
تبع نبی تہا یا نہین ۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین اور جو انکے مابین ہے کو لعب کرنیوالی اور نہ پیدا کیا ہمنے اون

دونوں کو مگر حق مطلق ہے کے ساتھ جو قیامت میں متحقق ہوگا ولیکن اکثر لوگ اوسکو نہ جانیں لیس جسے کوئی
سرکشی زیادہ کرتا ہے سرگرم ہے اوسکا پیدا ہونا ہی ہر سبب کی جزا کے لئے روز فصل قیامت مقرر ہے جیسے ارشاد ہے
اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۙ
اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ بتحقیق روز فصل اون سب کی میقات ہے اوس دن
نہ بے پرواہ کرے کوئی قریب دوسرے قریب کو اور نہ وہ مدد دیئے جاویں مگر وہ جسپر اللہ رحم کرے کہ ختم المرسلین بروز
روح اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کی تسلیم کرو بتحقیق وہ رحم والا ہے اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۙ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۚ كَالْمُهْلِ ۚ
يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۙ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ اور بتحقیق درخت تھوہر مثل ابی جہل گنہگار کا کھانا ہوئیگا کی تلچھٹ کی
طرح ہے کہ جوش مارے پیٹوں میں کھولتے پانی کی مثال خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاۗءِ الْجَحِيْمِ ۚ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ
رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ
تَمْتَرُوْنَ ۝ اور زبانیہ کو حکم ہوگا کہ اسکو پکڑ لیں روانہ کرو اوسکو دوزخ کے وسط کی طرف ڈالو اوسکے سر پر
گرم پانی کا عذاب اور کہا جاوے گا چکھ کہ تو غالب بزرگ دار تھا بتحقیق یہ جزا اوسکی ہے جسکے ساتھ تم شک کرتے تھے
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۙ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۚ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ
مُّتَقٰبِلِيْنَ ۚ كَذٰلِكَ ۣ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ بتحقیق متقی مقام امن میں ہوں جنتوں اور چشموں
میں سندس اور استبرق متقابل ہوں اور نکاح کریں اونکا حور عین سے يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ
اٰمِنِيْنَ ۙ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۙ
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ چاہیں جاویں ہر میوہ امن والے نہ چکھیں اوس میں
موت مگر دنیا کے پہلی موت اور نگاہ رکھی اللہ نے اونکو عذاب کھولتے پانی سے تیرے رب کے فضل سے یہی ہے
مراد بزرگ جو بدولت قرآن حاصل ہوگی فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ
اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝ پس جز این نیست ہم نے آسان کیا ہے اوسکو تیری زبان کے ساتھ شاید وہ نصیحت پکڑیں
پس انتظار کر فتح کا کہ وہ بھی انتظار کرنے والے ہیں حدیث میں ہے کہ جو رات کو پڑھے حٰم الدخان استغفار
کریں اوسکے لئے ستر ہزار فرشتے۔

سورہ جاثیہ مکیہ ہے سینتیس آیت چار رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت مین نضر بن حارث ملحد کے مارے جانیکی پیشین گوئی ہے اور نیز اس سورت مین نضر بن حارث کی
دہریت کی تردید ہے جو اختلاف عالم کو منسوب بدہر موسوم کرتا ہر بت پرست اور قیامت کا منکر تہا اور کہتا
کہ حیات دنیا کے سوا کچھ جزا و سزا نہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ
مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ الواح موسی کی مطابق نزول پارہ پارہ کتاب ہی اللہ غالب باحکمت سے
جسکی دلیل الحلیق پیشین گوئی ہو جس سے الحاد کی بیخ برکندہ ہو جو نزول کلام کے معتقد نہون یا محمد کو پاک گو نہ
سمجہین اور دہریون کی نسبت تعلیم ہے اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝
تحقیق آسمانون اور زمین کی پیدائش مین البتہ آیات ہین مومنین کے لئے کہ ایک خالق ہر گو ملحد اوسکو نہ سمجہے
وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ اور تمہاری پیدائش مین اور اون حیوانون مین
جو پہیلائی گئی آیات مین ثبوت حق پر اوس قوم کے لئے کہ ایقان کرین وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝
اور اختلاف رات و دن مین اور اوس باعث رزق مین جو نازل کیا ہی آسمان سے اور زندہ کیا اوس سے زمین کو
اوسکی موت کے بعد اور ریاح کی گردش مین آیتین ہین وجود حق پر اوس قوم کے لئے جو تعقل کرین کہ یہ تغیرات
بغیر ایک تغیر کرنیوالے کے نہین ہو سکتے اور وہ سوائے وجود خالق کے دوسری شی متصور نہین اور دہر موجود قدیم بالذات
ہو نہین سکتی تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ
يُؤْمِنُوْنَ ۝ ان آیات خدا کو ہم پڑہتے ہین تیری اوپر روح حق کے ساتھہ پس کس حدیث کے ساتھہ بعد رسول خدا
و خدا کی آیات کے ایمان لاوین وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ
يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ افسوس ہی بہوت گنہگار مثل نضر
بن حارث کے لئے جو سنتے آیات خدا کو کہ پڑہی جاوین اوسپر پہر اصرار کرے کفر پر تکبر کرنیوالا ہو کر کہ گویا اوسنے اوسکو
نہین سنا پس اوسکو بشارت دے دردناک عذاب کی ساتھہ کہ وہ دنیا مین ذلت سے مارا جاوے اور آخرت مین

جہنم میں جاویگا جیسے ارشاد ہی وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَاِۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ؕ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؕ اور جب جانے ہماری آیات میں کچھ مثل اسکی
کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل کتاب سے دریافت کرو اور اہل کتاب مثل عیسیٰ اس واسطے ضعیف نہی جو کہ میں
آئے نبوت نبی اسماعیلی سے انکار کیا پکڑے آیات خدا کو ٹھٹھا اونکے لئے عذاب ہی ذلت دہندہ کے پرے اونکے
جہنم ہے اور نہ بے پرواہ کرے اونسے کچھ جو حاصل کیا ہی اور نہ وہ جو پکڑے سوائے خدا کے دوست اور انکو ہی
عذاب ہی بزرگ بروز قیامت هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ ع ۱
مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۔ یہ قرآن ہدایت ہی اور جنہوں نے کفر کیا اپنے رب کی آیات کا اونکے لئے عذاب ہی
ہلاکت دردناک سی کہ صریح حق تعالیٰ کی توحید و تصرف کو انکار کرتے ہیں اور اللہ کی وہ صفت ہی جو ارشاد
اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ۔ اللہ وہ ذات ہی جسنے مسخر کیا تمہاری فائدہ کے لئے دریا کو تاکہ جاری ہوں جہاز اوسمیں اوسکے حکم
اور چلائے کہ تم خواہش کرو اوسکے فضل سی کہ سوداگری کا مال لیجاؤ اور امید کہ تم شکر کرو کہ بیاسے معنی ہی مطلق
ذات خدا کے ارادہ سی یہ بندوبست ہی نہ بغیر ایجاد کے خود بخود ہے وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۔ اور مسخر کیا تمہارے لئے
اوسکو جو آسمانوں میں ہی اور جو زمین میں ہی سب کو اپنی طرف سی تحقیق اسمیں البتہ نشانات ہیں اوس
قوم کے لئے جو فکر کریں کہ اوسمیں تصرف بے متصرف کے نہیں ہوسکتا اور جبکہ وہ خدا تعالیٰ کے ہی مسخر ہیں
تو وہ اگر اہل اسلام کو تکلیف دیں تو کیا جائے شکایت ہی قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ
لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔ فرما اون لوگوں کے لئے جو ایمان
لائے درگذریں اون لوگوں کی تکلیف دہی سے جو نہ امید رکھیں خدا کی بادشاہت آسمانی اسلامی کے
دنوں کی تاکہ جزا دی ایک قوم کو بسبب اوس گناہ کے جو اونہوں نے حاصل کیا تھا مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۔ جو نیک کام کرے پس اپنے نفس کے فائدہ

کے لیئے ہے اور جو بری کرے وبال اوسکا اوسپر ہے جسنے دنیا مین برا کیا پہر تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو

ربعض اہل کتاب کا انکار جسکے سبب کو کافر ہمارا قرآن پر کرین تو اوسکا جواب ارشاد ہی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا

بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰھُمْ

عَلَی الْعٰلَمِیْنَ وَاٰتَیْنٰھُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ

بَغْیًۢا بَیْنَھُمْ اِنَّ رَبَّکَ یَقْضِیْ بَیْنَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝ اور البتہ دی

ہمنے بنی اسرائیل کو کتاب وحکم نبوت اور نصیب کیا اونکو طیبات سے اور فضیلت دی ہمنے اونکو عالموں پر

اور دیے ہمنے اونکو نشانات امر اسلام کی نسبت مثل بزار منقم وجود آدم مرج الموت حضور صلی اللہ علیہ وسلم

پس نہ اختلاف کیا اونہون نے مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو علم براہ بغاوت باہم دگر حرام کہانے کے سبب سے تحقیق

تیرا رب حکم کرے اونکو درمیان بروز قیامت جسمین وہ اختلاف کرتے تھے جیسے بعض بینات اسلامیہ توراۃ کے

اسلام کے مقدمہ مین مقدمہ سوم مین مفصل ہوئی ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْھَا

وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّھُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْکَ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا پہر کیا ہمنے تجکو

شریعت پر امر حق سے جو موعود کی مطابق ہے پس تو اوسکی پیروی کر اور نہ پیروی کر اون اہل مکہ کی خواہشون کی

مطابق کہ نہ جانین جو کہین کہ اگر عذاب ہوا تو ہم بچوالین گے کہ وہ ہرگز نہ بے پرواہ کرین تجھے اللہ سے کچھ بلکہ وہ

سرور بدر خود بحث بلا مین ہون وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اور تحقیق

بعض ظالم بعض کے دوست ہین جیسے یہود اہل مکہ کے اس مقام سے الکفر ملة واحدة مشہور ہی اور اللہ

دوست ہی متقیون کا جو شرک سے بچین ھٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَھُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝

یہ آیات بینات ہین آدمیو کے لئے اور ہدایت ہی مومنین کے لئے اور رحمت موعود ہے حسب فصل ۲ خروج غیرہ

کے امت مقصدہ قوم یہود کے لئے جو ایمان لاوین مثل بعض اہل کتاب یتقی اسی تن کے جو ایمان لائی کر مین

اور کافرین یہود سخت متعصب کا اعتبار نہین تو ارشاد ہی اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَھُمْ

کَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاھُمْ وَمَمَاتُھُمْ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ۝ آیا گمان کرین

وہ یہود منکر جنہون نے حاصل کین برائیان کہ کرین ہم اونکو اون متقیون کی مثل جو ایمان لائے اور کام کئے نیک برابر

ع ۲

اونکی زندہ اور مردہ کہ ظالمون کے ساتھہ مین برا ہے وہ جو حکم کرتے وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ٥ اور پیدا کیے اللہ نے آسمان و زمین
ساتھ حق کے ساتھہ اور قیامت آوے تاکہ جزا دیا جاوے ہر نفس اوسکو ساتھہ جو اوسنے حاصل کیا ہے اور وہ
ظلم کیے جاوینگے جیسے آثار ظاہر مین پس ملحدین کا مقولہ لغو بے سروپا ہے گو بظاہر اہل علم سے ہو جیسے ارشاد ہے
أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ
وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ٥ آیا پس
تو نے دیکھا اوس شخص کو جسنے پکڑا اپنا الٰہ اپنی خواہش کو وہ جو چاہا سو کرو گمراہ کیا اوسکو اللہ نے علم پر
اور مہر کی اوسکے سمع و دل پر اور کیا اوسکی بینائی پر پردہ پس کون اوسکو ہدایت کرے بعد خدا کے آیا پس
نصیحت نہین پکڑتے اونہوں نے آیات اور اصرار کیا تکبر کرکے اسی پر گویا اوسنے نہین سنا اور [illegible]
اونکو ال علم سے سمجھا تھا اور جب اونسے کہا گیا کہ اللہ حکم کرے اونکے درمیان بروز قیامت اور ایام اللہ مین
اور اونکو تباہ کرے تو وہ کہیں جو ارشاد ہے وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا
يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ٥ اور قیامت کی بابت
منکر ہوں کہ کہیں نہین ہے حیات مگر حیات دنیا کہ مریں او جیویں اور نہ ہلاک کرے ہمکو سوا امر موہومی دہر کے
اور خدا کوئی شے نہیں اونکے لیے اسکے ساتھہ علم نہین ہے وہ مگر گمان کرین کہ جسکی طرف ہلاکت کی نسبت کرتے
اوسکو وہ موجود نہین جانتے حالانکہ وہی دہر یعنی قدیم جسکی طرف نسبت کرتے ہیں وہ ذات [illegible]
وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ ٥ اور جب پڑھی جاویں اوپر ہماری آیات والہ خدا کی توحید و وجود قیامت پر تہ اونکی
حجت مگر کہنے لگے کہ لاؤ ہمارے باپ دادوں کو کہ بعد مرگ کے زندہ ہوتے دیکھیں اگر تم سچے ہو حالانکہ اونکو
باپ دادوں کے زندہ کر کے دکھلا دینا [illegible] زندہ کر لانے سے سچائی مین کچھ
بٹہ نہین لگتا بلکہ دلیل صحت نبوت ہے اور وجود خدا پر دلیل بندوں کی زندگانی و اونکی موت ہے جیسے ارشاد ہے
قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلٰكِنَّ

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ فرما اللہ جلاتا ہے تمکو پھر مارتا ہے تمکو پھر تمکو جمع کریگا روز قیامت زندہ کرکے
جسمیں شک نہیں ولیکن اکثر آدمی نہیں جانتے کہ زندہ ہونا آبا کا دوسری مرتبہ روز قیامت مقرر ہے جسکے
تمہارا اور بیان پر دجال کی مسعودہ [illegible] دکھلادی الرحم [illegible]
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اور اللہ
کے لیے ہے آسمانوں و زمین کا ملک اور جس روز کہ قائم ہو قیامت اوس روز زیاں کار ہونگے باطل پر چلنے والے
قیامت سے کہ ایسی کیسے کہتے اس آنیوالی کا انکار کیا تھا کوئی وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۣ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى
اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور تو دیکھے ہر گروہ کو روز قیامت گھٹنے ٹیکے ہوئے ہر امت
ہر امت پکاری جاویگی اپنی کتاب کی طرف اور فرمایا جاویگا کہ آج کے روز جزا دی جاوگے اوسکی جو تم کرتے تھے هٰذَا
كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ یہ کتاب ہماری گواہی دیگی تمہارے
اوپر حق کے ساتھ تحقیق ہم لکھتے تھے وہ جو تم عمل کرتے تھے کراما کاتبین کے ہاتھ سے فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝ پس وہ جو ایمان لائے
اور کام کئے نیک پس داخل کریگا اونکو اللہ اونکا رب اپنی رحمت میں یہ وہ فیروزی ظاہر ہے وَاَمَّا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ پس لیکن
جنہوں نے کفر کیا تو اونکو کہا جاویگا کیا پس نہ پڑھی جاتی تھیں ہماری آیات تمہارے اوپر پس تمنے تکبر کیا اور تم تھے
قوم گنہگار وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ
اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝ اور جب کہا گیا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں شک
نہیں تمنے کہا ہم نہیں جانتے کیا ہے ساعت نہ ظن کریں ہم مگر ایک ظن اور نہیں ہیں ہم یقین کرنیوالے وَبَدَا لَهُمْ
سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور ظاہر ہوا انکے لئے اوس عمل کی برائیاں
جو کرتے تھے اور پڑے ڈالے اونکو وہ جسکے ساتھ ہنسا کرتے تھے وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ
يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ اور کہا جاویگا کہ آج کے روز فراموش
کرینگے ہم تمکو جیسے تم بھولے اپنے اس آنے والے روز کی ملاقات کو اور جگہ تمہاری آتش دوزخ ہے اور نہیں ہے تمہارا کوئی

کوئی مددگار ذٰلِکُمْ بِاَنَّکُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ هُزُوًا وَّغَرَّتْکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا
فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ٥ یہ باین سبب کہ تمنے پکڑا ہماری آیات کو
ٹھٹا اور فریب دیا تمکو حیات دنیانے پس آج کے روز نہ نکلین اوس سے اور نہ طلب تکلیف کئی جاوین
دوسری دین کے سے لیئے جیسے آخرت کے لئے دنیا مین مکلف باحکام ہین اور جب وجود صانع ظاہر ہے
جسمین شک نہین اور وعدہ وعید اوسکے راست ہین تو ارشاد ہر فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ
وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَهُ الْکِبْرِیَاۗءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ ٥ پس خدا کے لئے حمد ہے رب آسمانون ورب زمین رب العالمین کو اور اوسکے لئے بزرگی ہے
آسمانون و زمین مین اور وہی غالب باحکمت ہے کہ وقت مقرر پر قیامت مین جزا و سزا دے۔ ع

سورۃ الاحقاف مکیہ ہے اسمین تیس آیت کے چار رکوع ہین

اس سورت مین طالب بن ابی طالب کی سرکشی کا ذکر ہے جو بدر سے بھاگ کر ڈوبا اور اوسکی نسبت
پیشین گوئی ہے اور اس سورت کا اوائل اوائل اسلام مین نازل ہوا ہے جبکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
سفر یمن مین گئے اور قافلے سے ایک یہودی مقدس سخت عمر سے ملے اور اونہون نے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کی نبوت کی گواہی دی اور کہا کہ جلد مکہ کو واپس جاکر مشرف باسلام ہو پس ابو بکر مکہ مین آئے اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے کہ اوس وقت مین نبوت کے اظہار کا حکم ہو اتہا تو ایمان لانیکی
بابت حکم ہوا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دلیل دریافت کی ارشاد ہوا کہ یمنی یہودی کی شہادت دلیل ہے
تو اوسیوقت ابو بکر ایمان لائے کہ کسی دوسرے کو اوس گواہی کی خبر نہ تھی جنکی اولاد وماباپ ہی مسلمان
ہوئے اور دو سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو بکر خرد تہے تو چالیس سال کی عمر والا ایسا شخص جسکی اولاد بہی
مشرف باسلام ہوئی ہون اور ماں باپ بہی اسلام لائے ہون صحابہ مین کوئی نہین ہوا کہ علی مرتضی کرم اللہ
وجہہ آخر وقت وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک چالیس کو نہین پہونچے اور چونکہ پہلی سورت مین یمن کے
بادشاہ تبع کا ذکر تہا جو بدولت یہود مشرف باسلام قبل از حد ما سال زمانہ اسلام سے ہوا تہا اور

اہل مدینہ و مکہ کی رعایت کی تھی اور ایمان ابو بکرؓ بھی ہدایت پہودی مسلمان کے سبب ہوا تو یہ سورت
سورت سابق کے پاس رکھی گئی اور مخفی نرہے کہ ایسا شخص جسکو ماں باپ کی تعلیم کے بعد ایمان نصیب نہوا
اور بدر مین وہ شریک ہو کر بے ایمان مراد وہ طالب بن ابی طالب دریافت ہوتا ہے جو بدر سے بھاگ کر ہدیا مین
ڈوبا تو جیسے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تعریف ہے جو انکے ماں باپ کو بھی موجب ہدایت ہوئے ویسے مثل طالب ابن
ابی طالب کی مذمت ہے کہ ابو طالب و فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا انکے ماں باپ کی کہنے پر بھی کہ اجراء اسلام
مین مددگار تھے اسلام نہ لایا اور چونکہ ابو طالب ایسے مددگار رہتے تھے کہ اپنی اولاد و دوسروں کو شرکت اسلام
مین تاکید کرتے اور بعد وفات ابیطالب کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت تکلیفیں کھینچیں اور طائف
تشریف لے گئے اور جنون کے واقعات واقع ہوئے تو اس وجہ سے جنون کو واقعات کا آخر سورت مین ذکر کیا گیا پر مخفی
نرہے کہ جسکو طالب بن ابیطالب جسکے واسطے اونکے ماں باپ نے اسلام کی تعلیم کی اور قیامت سے ڈرایا اور یہ اپنے ماں باپ
کو اف کہا کہ بہت سی قرن گذر گئیں کوئی نہ پھرا اور قرآن کو پہلے لوگوں کی کہانی کہا تو ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا
بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝ الراح موسیٰ کی مطابق پارہ پارہ
کتاب قرآن کا نزول ہے اللہ غالب حکمت والے سے نہ انکو پہلوں کی کہانیں ہین نہ پیدا کیا ہمنے آسمانوں و زمین
و اونکے مابین کو مگر روح حق کے ساتھ اور میعاد مقرر تک ساتھ جیسی بروز رجوع ہوا اور وہ جنھوں نے
کفر کیا اوس سے جس کہ ڈرائے گئے ہین اعراض کر رہے ہین قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ
هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فرما تم خبر دو جنکو تم پکارو سوا خدا کے انہوں نے
کیا پیدا کیا زمین مین یا اونکی شرکت ہے آسمانوں کی پیدائش مین لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے
یا علم کا آثار اگر تم سچے ہو ربت پرستی کو حق سمجھو وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا
يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ اور کون گمراہ تر ہے اوس سے جو
پکارے سوا خدا کے اوسکو جو جواب نہ دے اوسکو قیامت تک اور وہ اونکے پکارنے سے غافل ہون وَاِذَا

كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ٥ اور جب قیامت مین ادمی جمع کیے جاوین
تو ہون اونکے لیے معبود اونکے دشمن اور اونکی عبادت کے ساتھ منکر وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ٥ اور جب پڑھی جاوین اونپر
ہماری روشن آیات کہین وہ جنہون نے کفر کیا ہے حق موعود کے لیے جبکہ اونکو آیا کہ یہ شعبدہ ظاہر ہے
کہ بیٹے تمہارے بن باپ بیٹھے اور نیز یہ قرآن باہم گرجدائی ڈالتا ہے کہ اوسکو منکر کافر ایمان لاکر خویش اقربا
سے جدا ہوجاتے ہین پس قرآن کو علو سبب سے خلو یا سحر کہین یا افترا سمجھین جیسا ارشاد ہے اَمْ يَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ
فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ٥ یا کہین کہ اسکو
افترا کیا ہے مدعی نبوت نے فرما اگر اسکو مینے افترا کیا ہے تو تم مالک نہو میرے لیے اللہ سے کچھ کہ تم مجکو بچا سکو
از سبب فصل ۸ اسفر مثنی کے وہ خود دروغگو کو فلاح ندیگا وہ دانا تر ہے اوسکے ساتھ جیسے اوسمین تم فکر کرو
کافی ہے اللہ گواہ میرے درمیان و تمہارے درمیان کہ ہدایت عقل خدا کی گواہی ہے اور وہی غفور رحیم ہے کہ
جیسے خاص اپنی رحمت کا وعدہ فصل ۲۲ خروج و مثنی مین بدولت ختم المرسلین کیا ہے ویسے ہی لایا اور شعبدہ کا
جواب فرماتا ہے قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ٥ فرما نہین ہون مین نیا رسول بغیر
از وعدہ کیا ہوا اور نہ جانون اپنی طرف سے وہ جو کرے میرے ساتھ اور نہ تمہارے ساتھ بغیر از وحی کہ
نہ پیروی کرون مگر اوسکی جو وحی کیجاوے میری طرف پر وحی سے ہے کہ نہین ہون مین کافرونکی نسبت مگر
ظاہر ڈرانیوالا عذاب بد روز عذاب قیامت سے یہ معنی آیت کے صاف صاف ہین وقت معنی آیت انکی
ما ادری ما یفعل بی و لا بکم مین بلا ملانے دوسری آیت کے ہے جو مفسرین کو ٹھوکر لگی ہے اور سند

ع ۱

اسپر کہ پہلے رسولون کے فرمانیکے مطابق یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتا ہے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ
وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ٥ فرما تم خبر دو اگر ہو خدا کی پاس سے اور تم

اوسکے ساتھہ کفر کروا اور گواہی دی ایک گواہ بنی اسرائیل میں نے اور موسیٰ کی یہی شہادت آیندہ مذکور ہوتی ہے
پس وہ ایمان لایا اور تمنے تکبر کیا بتحقیق اللہ ہدایت موصلہ نہین کرتا قوم ظالمون کو ۞ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ
آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ اور کہا اون طالب مثال نے جنہون نے کفر کیا اون لوگونکے لئے جو ایمان لائے
اگر ہوتا دین اسلام بہتر نہ سبقت کرتے ہمپر مسلمان اسکی طرف کہ ہم چہار دین ہین وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ
هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ۞ اور جبکہ نہ ہدایت پائی انہون نے اوسکے ساتھ پس جلد کہین گے یہ بہتان قدیم ہے کہ پہلے بہی دروغ سے
نبوت کا دعوی کرتے آئے ہین لیکن بہتان باہمدگر خلاف ہوتا ہے اور یہان پر پہلی کتاب کی مطابق ہے جیسے ارشاد ہے وَمِنْ قَبْلِهِ
كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ اور پہلے اسکے لکہی ہی کتاب موسیٰ پیشوا کو اور مہربان رحمت جو نازل اوسوقت مین ہوئی جیسے
فصل ۱۸ خروج و ۱۸ و ۴ و ۱۶ استغرشنی مین ہے وَهَٰذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ لِسَانًا عَرَبِيًّا لِيُنْذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ
لِلْمُحْسِنِينَ ۞ اور کتاب ہے تصدیق کرنیوالی کتاب موسیٰ کی بالخصوص فصل ۱۸ استغرشنی کو جسمین لکہی ہی وہ شکست کفار
لکہی ہے اور یہ کتاب توراۃ کی مصدق حسب وعدہ زبان عربی مین ہے جیسے فصل ۳۳ استغرشنی مین رسول خداوند کا آنا سینا
یعنی کوہ مین لکہا ہے اور فصل ۱۸ مذکور مین برادران اسرائیل یعنی اسماعیلیون مین سے جو عرب مین بستے تاکہ ڈراوے
اونکو جنہون نے کفر کیا اور بشارت ہے مومنین کیلئے پس کیسے بہتان قرآن بانیہ بات ہو سکے إِنَّ الَّذِينَ
قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۞ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ
خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۞ بتحقیق جنہون نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے پہر محکم رہے اسپر
تادم مرگ پس نہین ہے خوف اونپر اور نہ رنجیدہ ہونگے پس وہ اصحاب جنت مین ہمیشہ رہنے والے اونکی جزا
اوسکی جسکے ساتھ عمل کرتے تہے اونمین سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین جنکا حال فرماتا ہے جنکے باپ ابو قحافہ
تا فتح مکہ ایمان لائے تہے اور بعد فتح مکہ کے ایمان لائے ہین تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اونکے ساتھ کیا کرنا چاہیے
تو ارشاد ہے وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ
وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ اور وصیت کی ہمنے انسان مثل ابوبکر کو اوسکے والدین کے ساتھ
نکوئی کی کہ اوٹہایا اوسکی ماں نے تکلیف سے اور جنا اوسکو تکلیف سی اور اوسکا حمل و ترک شیر تیس ماہ مین ہوا
حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي

اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ
تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا
وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ

تاآنکہ جب وہ پہونچا اپنی مھلے کو کر بائیس سال کا ہوکر ہمراہ نبی شام کو گیا جبکہ نبی کی عمر بیس سال کی تہی اور پہر وہ پہونچا چالیس سال کو اور یمن کو گیا اور شاہ اسرائیلی نے اوس قافلہ کو نبی کی نبوت کی خبر دی جسکے حکم مین لوٹا کہا ای میرے رب الہام کر مجکو کہ مین شکر کرون تیری اوس نعمت کا جو تونے مجکو انعام کی اور میرے باپ پر اور یہ کہ کرون نیک عمل کہ تو اوس سے راضی ہو اور اصلاح کر میرے لئے میری اولاد مین تحقیق مینے توبہ کی تیری طرف اور تحقیق مین مسلمانون سے ہون اون لوگون سے قبول کرین بہتر اوسکا جو کرین اور تجاوز کرین اوسکے سیئات سے اصحاب جنت مین وعدہ سچا وہ جسکے ساتہہ وعدہ کئے گئے ہین یہ آیت مرح صدیق مین اہل صدق کو پوری پوری ہے اور کچہ زمانہ ہجرت اور اوس موس کے چالیس سال کی عمر اور کچہ زمانہ ولادت امام حسین علیہ السلام جنمین وہ چالیس کے ہوکر شکر کرنے لگے ہون بلکہ ابتداء عمر سے ہی وہ اہل اسلام سے ہین دیکہو تفسیر صافی اسکے مکدر مضامین کو جنکا سرچشمہ پانون ہے اور طالب مثال کا جنکی ما فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا و باپ ابو طالب مددگار نبی تہے فرماتا ہے

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِیْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ
خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
فَیَقُوْلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝

اور وہ جسنے کہا اپنے ماباپ کو کہ اف ہے تمہارے لئے آیا تم وعید کرو مجکو کہ نکالا جاؤن مین مرنیکے بعد قبر سے اور گذری قرون میرے پہلے کہ آجتک نہ پہرا اور وہ دونون فریاد کرین اللہ سے کہ افسوس تجہپر ایمان لا تحقیق خدا کا وعدہ حق ہے پس وہ کہے کہ نہین ہے یہ قصہ مگر گذشتہ

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ۝

ان لوگون پر ثابت ہوا قول عذاب بدر ان جن و انس لوگون مین سے جو اون سے پہلے گذری کہ وہ زیانکار ہین چنانچہ اس مقام میں طالب غزوہ بدر مین کافرون کے ساتہہ آیا اور شکست کہا کر دریا مین ڈوبا پس ہرگز یہ آیت حق عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نہین

ہوسکتی وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور ہر ایک
کے لئے مومن وکافر سے درجات ہین اوس سے کہ عمل کیا اور چاہئے کہ پورا کرے اللہ اونکے اعمال اور وہ نہ ظلم کیے
جاوین وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا
وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝ اور یاد کر اوس دن کو کہ پیش کئے جاوین جنہون نے کفر کیا
آگ پر فرمایا جاوے تم لے گئے اپنی طیبات کو اپنی زندگانی دنیا مین اور تمتع پکڑی تمنے اوسکی ساتہہ کہ دنیا تمہاری
جنت تہی پس آجکے روز جزا دیئے جاؤ عذاب ذلت کا اوس سبب سے کہ تم تکبر کرتے تہے زمین مین بغیر از حق
اور بسبب اوسکے کہ تم کفر کرتے تہے اور دلیل کفار کی تباہی پر تمثیل قوم عاد ہے بنا بر آن اوس سے اطلاع فرمائی
وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ ۝ اور یاد کر عاد کے بہائی ہود کا جبکہ ڈرایا اپنی
قوم کو احقاف وادی ریگستان مین جہان بابل تہا کوفہ کے پاس جیسے فصل اتکوین سے ظاہر ہے وَقَدْ
خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ ۝ اور گذر گئے ڈرانیوالے ہود کے پہلے جیسے نوح اور
اوسکے سوا طریق ڈرانیکا ارشاد فرمایا ہوا اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ کہ نہ عبادت کرو مگر اللہ کی تحقیق مین خوف کرون تمہارے اوپر عذاب دن بزرگ ہلاکت کے
قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝
انہون نے کہا کیا تو آیا ہمارے پاس تا کہ روکے ہمکو ہمارے معبودون سے اور انہون نے عذاب کا چاہا پس کہا
ہمارے پاس لاوہ جسکا وعدہ کرتا ہے اگر تو سچون سے ہے قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ
بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ جواب دیا جز این نیست علم خدا کے پاس ہے اور پہونچاتا ہون تمکو وہ جسکے ساتہہ
بہیجا گیا ہون ولیکن دیکہتا ہون مین تمکو قوم کہ جہالت کرتے ہیں پس پہلے قحط سالی اونپر سخت آئی اور مکہ مین دعا
کرنے لگے اور بادل آئے فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۝ پس
جب دیکہا انہون نے اوسکو بادل برسانے والا متوجہ ہونیوالا اپنے جنگلونکی طرف انہون نے کہا یہ بادل ہے ہمپر برسانے
اللہ نے فرمایا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۝ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ نہ برسانے والا بادل یہ نہین بلکہ وہ ہے

ع ۲

جسکے ساتھ تمنے جلدی کی یعنی ہوا جسمین عذاب دردناک ہے تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ
إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ہلاک کرتی ہر شے کو اپنے رب کے حکم کے ساتھ
پس ہوگئے کہ نہ دکھتی مگر اونکے مساکن ایسے ہی جزا دیتے قوم گنہگار کو وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِن مَّكَّنَّاكُمْ
فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ
وَلَا أَفْئِدَتُهُم مِّن شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ
يَسْتَهْزِئُونَ اور تحقیق قدرت دی تھے اونکو اوس شے مین کہ نہ قدرت دی تمہنے تمکو اوسمین اور
کئے تھے اونکے لئے سمع و بصر اور دل جنسے صنعت پیدا ہو کر تین میل کا اونچا وسیع قدر احاطہ مین حکمت سے
مکانات کی تعمیر جانتے پس نہ بے پرواہ کیا اونسے اونکی سمع نے نہ اونکی بینائیون نے اور نہ اونکے دلون نے کچھ
جبکہ انکار کرتے تھے خدا کی آیات کو اور سے پڑے اونکو وہ جسکے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم
مِّنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ اور البتہ ہلاک کیا ہمنے اون سدوم و عمورہ قریون کو
جو تمہارے گرد تھے ویران کئے گئے آیات شاید وہ رجوع کرین پس نہ رجوع کی اور اونپر ہمارا عذاب آیا فَلَوْلَا
نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ
وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ پس کیون نہ مدد کی اونکی اونہون نے جنکو سوا خدا کے پکڑا اونہون نے قریب کرنیوالے
معبود بلکہ جاتے رہے وہ اونسے اور وہ اونکا دروغ ہے جو مقرب کہیں اور وہ جو افترا کرتے تھے اسیطرح کی
اہل مکہ بھی تباہ برباد ہونیوالے ہیں کہ سرکش اونکے مارے جاوین اور کچھ پراگندہ ہون جیسے احقاف والے ہوئے
الحاصل طالب اوسوقت تک ایمان نہ لایا کہ ابو طالب کا انتقال ہوگیا اور اونکی نصیحت کا اثر اونپر ہوا اور جب
ابو طالب کا انتقال ہوگیا اور مددگار ظاہری دنیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نرہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
طائف کو تشریف لیگئے تاکہ وہ مدد کرین پر اونہون نے سخت شرارت کی اور لاچار ہوکر ایک احاطہ مین گئے جو عتبہ
شیبہ کا تھا اور قصہ عداس وغیرہ مشہور و معروف ہے پس وہان سے نخلہ مین آگئے اور رات کے اندر نماز پڑہی
تو گذری نصیبین یمن کے چند جن تو اونہون نے قرآن سنا جیسے ارشاد ہے وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا
مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا ۖ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ

قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ اور یاد کر جبکہ پھیرا ہم نے تیری طرف جنوں سے نفر کو کہ سنیں قرآن پس جب وہ
حاضر ہوئے اوسکو کہا چپ رہو پس جب پورا کیا گیا قرآن لوٹے اپنی قوم کی طرف ڈرانیوالے قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ

اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ

وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ

وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ کہا اونہوں نے اے ہماری قوم تحقیق ہمنے سنی کتاب کہ نازل کی گئی ہے
موسیٰ کے بعد تصدیق کرنیوالی اوسکی جو اوسکے روبرو ہے راہ بتانیوالی حق کی طرف اے ہماری قوم قبول کرو اللہ
کے بلانیوالے کو اور ایمان لاؤ اوسکے ساتھ کہ بخشے تمکو تمہارے گناہ اور بچاوے تمکو عذاب دردناک سے
اور بنی حنیف قوم تھی مملکت یمن میں جو جن کرکے مشہور ہیں کہ وہ زبردست ہیں چنانچہ مادر محمد بن حنفیہ اسی
جنسیہ مشہور ہیں اور موسیٰ کی کتاب کی دہان چرچا تھی یہودی یمنی کے قصہ کے یہی مناسب ہے لیکن حدیث
احاد اس تاویل کو مانع ہے الحاصل جنکا جو مقولہ تھا وہ ارشاد ہے وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ

بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور جو نہ قبول کرے
خدا کے داعی کو پس نہیں ہے کوئی اوسکو عاجز کرنیوالا زمین میں اور نہیں ہے اوسکے سوا اوسکے لئے دوست
یہ لوگ گمراہی ظاہر میں ہیں اور بابت اعتراض قیامت کے جواب ہے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
لیکن اونہوں نے بلکہ منکرین نے تحقیق اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا آسمان و زمین اور نہ تھکا اونکے پیدا کرنیسے قادر ہے اسپر کہ
زندہ کرے مردہ کو ہاں تحقیق وہ ہر شے پر قدرت والا ہے وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ

اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝
اور جس روز کہ پیش کیے جاوینگے وہ جنہوں نے کفر کیا آگ پر کہا جاویگا کیا یہ نہیں ہے درست کہینگے ہاں قسم ہے
اپنے رب کی فرماویگا پس چکھو عذاب اوس سبب سے کہ تم کفر کرتے تھے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ

بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ پس صبر کر جیسے صبر کیا

ع ۹

رسولوں اولو العزم نے اور نہ جلدی کر اونکے لئے جس دن وہ دیکھیں بدر میں وہ جو وعدہ کیے گئے ہیں گویا
وہ نہ ٹھیرے مگر دن کی ساعت یہ بڑی رسانیدنی ہے پس نہ ہلاک ہوں مگر قوم کافر۔

سورۂ محمدؐ مدنیہ ہے چوالیس آیت پانچ رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت میں اہل اسلام کی فتح کی پیشین گوئی ہوا اور پہلی سورت میں شاہد عظیم یہودی دعوے کی
بابت قرآن شریف کی نسبت شہادت مذکور ہوئی اور مدینہ منورہ میں بعض ناحق شناس یہود نے نبوت کا
انکار کیا تو پہلی سورت کی پاس اس سورت کا رکھنا مناسب ہوا اور نزول اسکا سال دوم ہجرت میں بعد
عبداللہ بن جحش کے غزوہ کی ہے جبکہ عمرو حضرمی مارا گیا و حکم کیسان و عثمان بن عبداللہ پکڑے آئے
پس حکم ایمان لائے اور عثمان کو اسلام کی حقانیت کا یقین ہوا اور اسکو انتظار فتح عظیم یعنی بدر کا ہوا اگر
اوس وقت ایمان لاوے پر وہ اون لوگوں میں سے مقرر تہا جو مارا جاوے اور ایمان کے لئے مہلت نہ ملی
اور جب حکم جہاد کو ہوا تو اہل تقویٰ کو اوس سے ہدایت زیادہ ہوئی اور بعض کفار مکہ کی آمد و رفت منافقین
و یہود کے پاس رہتی تو وہ اس حکم سے ناراض ہوئے اور بعض مسلمان مالدار مثل عمرو بن جموح نے اہل مکہ سے جہاد کی
کراہت ظاہر کی اور بعض یہود اپنی کتاب کی مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ظاہر کرتے نبی پر مسیح کی
تعریف اہل اسلام سے سنکر مرتد ہو گئے کہ اونکو مسیح علیہ السلام سے سخت ضد تہی تو اس سبب سے یہود نے مکہ والوں سے
مدد کا اقرار کیا اور اہل مکہ سخاوت و سقایت حاج میں معروف و مشہور تہے پس اس حالت میں اونکا اور جہاد میں معاملہ
تردد میں بعض پڑے دوسرے اونکی شوکت اور اہل اسلام کی کمزوری خیال کرکے صلح کے خواہان ہوئے تو سورت الم
سب کے جواب میں نازل ہوئی جیسے اس قسم کے امور کے جواب سورۂ بقرہ میں بھی دیئے گئے ہیں کہ کفر اہل مکہ اور اونکی
دست درازی اہل اسلام پر بابت اخراج سخت تر ہے ماہ حرام کی جنگ سے تو ارشاد ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ

اہل کہ جنہوں نے کفر کیا اور روکا خدا کی راہ سے گم کئے اللہ نے اونکے اعمال اور وہ جو ایمان لائے
اور کام کئے نیک اور ایمان لائے اوس قرآن کے ساتھ جو نازل کیا گیا ہے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہی حق ہے اونکے رب کی طرف سے کفارہ کرے اللہ
ان سے اونکی سیئات کا اور اصلاح کرے اونکے اعمال کی مثل عمر کی ذٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا
الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ
أَمْثَالَهُمْ یہ تضییع کافرونکی اعمال اور کفارہ اصلاح مسلمانون کے حال کی اس وجہ سے ہے کہ جنہون نے
کفر کیا اونہون نے پیروی کی باطل کی اور جو ایمان لائے اونہون نے پیروی کی حق کی اپنے رب سے تو اونکی
اصلاح ضرور ہے ایسے بیان کرتا ہے اللہ آدمیون کے لئے مثلیں فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ
الرِّقَابِ حَتّٰى إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً
حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ذٰلِكَ پس جب تم ملو ان لوگون سے جنہون نے کفر کیا جبکہ غزا
کرنے جاؤ بالخصوص بدر مین پس گردنین مارنی ہین نہ صلح یہانتک کہ جب خوب خونریزی کرو اونکی پس سخت
کرو قید پس یا اوسکے بعد یا احسان کرنا ہے کہ اونکو چھوڑ دو یا کہ وہ دیکر وسکہ کی قدر چھڑائین یا فدیہ لیکر چھوڑ دو
یہانتک کہ رکھ دے لڑائی اپنے ہتیار یہی لازم ہے پس یہ آیت محل اجتہاد ہوئی کہ فتح بدر مین خونریزی بعض خوب سمجھے
اور بعض خوب نہ سمجھے کہ اوقتح کرتے تہی تو فدیہ لیکر کفار کو قبل فتح مکہ چھوڑا وَلَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ لَانتَصَرَ
مِنْهُمْ وَلٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَن يُضِلَّ
أَعْمَالَهُمْ سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ اور اگر چاہے اللہ تو
اہل اسلام کو غلبہ دے کفار سے بغیر از حرب پر مسلمانون کو صفت شہادت کیسے حاصل ہو اسلئے ارشاد ہے
و لیکن البتہ آزماوے تمہارے بعض کو بعض کے ساتھ اور جو قتل کئے گئے راہ خدا مین قبل بہت جہاد پس
نہ ضائع ہون اونکے اعمال جلد لیجاوے اونکو بالا درجین اور اصلاح کرے اونکے حال کی وہان اور داخل
کرے اللہ اونکو اوس جنت مین جسکو بیان کیا ہے اونکے لئے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللّٰهَ
يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ اے مسلمانون اگر تم مدد کرو اللہ کے رسول کی مدد کرے اللہ تمہاری
اور ثابت رکھے تمہارے قدم قتال بدر مین وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ذٰلِكَ
بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللّٰهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ اور وہ جنہون نے کفر کیا ہے پس ہلاکت ہے اونکو

اور ضائع کرے اونکی دنیاوی اعمال قیامت میں یہ اسلئے کہ مکروہ رکہا انہون نے جو نازل کیا اللہ نے پس ضائع کئے
اللہ نے اونکے اعمال اور فتح اسلام پر دلیل ارشاد ہے اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۡ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۔ کیا پس وہ نہین پہرے زمین مین تو دیکہین کیا ہوا انجام
اون لوگونکا جو اونکے پہلے تہے اور تباہی لایا اللہ اونپر اور مکہ کے کافرونکے لئے اونکی مثل عذاب ہونگے ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۔ یہ اسلئے کہ اللہ مولی ہے اون لوگونکا جو ایمان لائے اور تحقیق کافرونکے
مولی کوئی نہین اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۔ تحقیق اللہ
داخل کریگا اونکو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کہ ایمان پر رہے جنتون مین کہ جاری ہین اونکے درختونکے نیچے نہرین جنکا بیان آتا ہے
واگر اہل مکہ کی مالداری وغیرہ کا خیال کسی کو ہو تو اوسکا جواب ارشاد ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ
كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۔ اور وہ جنہون نے کفر کیا متمتع ہوتے ہین اور کہاتے ہین جیسے کہاتے ہین
چوپائے اور آتش دوزخ اونکی جگہ ہے وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ
اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۔ اور بہت سے قریے ہین کہ وہ سخت تر ہین قوت مین تیرے اوس قریہ سے کہ
اوس سے اوسکے ساکنین نے نکالا پس نہین ہے اونکا کوئی مددگار پس اونکی رعایت بوجہ ہے کہ اونسے جنگ
نہ کیجاوے کہ وہ مفتوح ہون اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ
وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ۔ آیا پس مسلمان جو دلیل پر ہوا اپنے رب سے مثل اوس کافر ابو جہل کی ہے جسکے لئے
زینت دی گئی ہوا اوسکی بدعملی کی اور پیروی کی ہوا انہون نے اپنی خواہشونکی مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ
وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ
وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ
مثل اوس جنت کی جسکے وعدے کئے گئے ہین متقیون کو اوسمین نہرین ہین پانی غیر متغیر کی اور نہرین ہین دودہ کی
کہ متغیر نہوا اوسکا لذت اور نہرین ہین شراب کی پینے والون کے لئے اور نہرین ہین شہد صاف کی
اور اونکے لئے ہر ایک قسم کے پہل ہین اور مغفرت ہے اونکے رب سے کیا مثل اوس دوزخ کی ہے جسمین ہو وہ کافر ہمیشہ

دیکھنے کی طرح سے پس اولی اونکے لئے طاعت وقول معروف ہے فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝ پس جب لازم ہوا امر جہاد یعنی اگر تصدیق کرتے اللہ کی البتہ ہوتا بہتر اونکے لئے
فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝ پس تحقیق قریب ہے
اگر تم پہرو جہاد کفار سے فساد ڈالو زمین میں اور قطع کرو رحموں کو کہ باہم دگر لڑو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ
اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا
اونپر اللہ نے لعنت کی ہے پس بہرا کیا حق بات سے اور اندہا کیا اونکو دلونکی بینائیوں کو کہ نہ غور کریں قرآن
کے معنی کو بلکہ اونکے دلوں پر قفل ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝ تحقیق وہ یہودی جو مرتد ہوئے بعد اوسکے کہ
ظاہر ہوئی اونکے لئے ہدایت شیطان نے اونکے لئے زینت دی ارتداد کی اور بیفائدہ امیدیں ڈالا اونکو جیسا کہ
بیان فرماتا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۝ یہ بایں طور کہ اونہوں نے پوشیدہ طور پر کہا اون لوگوں کافرین اہل مکہ کو
جنہوں نے مکروہ رکہا اوس قرآن کو جو اللہ نے نازل کیا کہ ہم بمقابل نبی اطاعت کرینگے تمہاری بعض امرین اور اللہ
جانے اونکا بہید فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ
اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ پس کیسے مدد ہو سکے جبکہ روز بدر میں ملعین
اونسے فرشتے کہ مارین اہل مکہ کے مونہوں کو اور اونکی دبروں کو یہ بایں وجہ کہ انہوں نے پیروی کی اوسکی جسنے
غصہ میں ڈالا اللہ کو اور مکروہ رکہا اونہوں نے اوسکی رضا کو پس جاتی رہی اونکے اعمال سقایت حاج وغیرہ
اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ
فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ آیا گمان کرین وہ لوگ جنکے دلوں میں
مرض نفاق ہے کہ نہ نکالے اللہ اونکے کینہ و مکر چاہیں ہم اونکو دکہلا دیں تجکو پس جانے کہ تو اونکو پہچانے
اونکی پیشانی سے اور جانے کہ اونکو پہچانے لحن قول سے کہ وہ بد قول ہے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ۝

اور اللہ جانے تمہارے اعمال اور چاہیے کہ ہم تمکو آزمائیں تاکہ ہم جانیں بصورت محمد تمہارے مجاہدین کو
تم میں سے اور صابرین کو اور آزمائیں تمہاری خبریں اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ
تحقیق جنہوں نے کفر کیا اور روکا خدا کی راہ سے آدمیوں کو و نفاق کیا رسول خدا سے بعد اسکے کہ ظاہر ہوئی
اونکے لیے ہدایت نہ ضرر دیں رسول اللہ کو کچھ جنگ موعود میں اور جاتے رہیں اونکے اعمال يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝ اے ایمان دارو مثل عمرو بن جموح
اطاعت کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی اور نہ باطل کرو اپنے عمل خلاف کرنے سے کہ مکہ والوں سے تم جہاد کرو یا
جانو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ
لَهُمْ ۝ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ
اَعْمَالَكُمْ ۝ تحقیق جن اہل مکہ نے کفر کیا اور روکا لوگوں کو راہ خدا سے پھر وہ مرے اس حالت میں کہ
وہ کافر تھے پس ہرگز نہ بخشے اللہ اونکو پس نہ سستی کرو اور چاہو صلح اور تم برتر ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے
اور نہ ناقص کریگا تمہارے اعمال لیکن وہ مالدار ہیں اور مسلمان کمزور تو جواب ارشاد ہوا اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝ اِنْ
يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَاۤءِ تُدْعَوْنَ
لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ آگاہ ہو تم کہ بلائے جاؤ تاکہ تم صرف کرو راہ خدا میں پس تمہارا بعض
وہ ہے جو بخل کرے اور جو بخل کرے پس جز این نیست بخل کرے اپنے نفس سے اور اللہ غنی ہے اور تم فقیر ہو اسکے
عمرو جموح نے دریافت کیا کیا صرف کریں جیسے سورہ بقر میں ہے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا
غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ۝ اور اگر تم پھر جاؤ اسلام سے بدلے دوسری قوم غیر تمہارے
پھر نہوں وہ مثل تمہارے اللہ کو پورا کرنا کام اسلام کا ہے۔

سورۂ فتح مدنیہ ہے انتیس آیت پانچ رکوع اسمیں ہیں

اور پہلی سورت میں فتح مکہ کا وعدہ تہا اور اس سورت میں بہی فتح مکہ کا وعدہ ہے تو یہ وجہ اتصال کی ہے
مخفی نرہے کہ فصل ۶ھ حدیبیا میں سوای اوسکے کہ فصل ۸ھ اشیا میں مکہ کے سرداروں کا مقتول ہونا بہی
موعود تہا مکہ کی نسبت کمال خوشخبری ہے کہ رحمت ابدی سے مشرف ہوگا اور ہر عتاب اور سہو نہوگا تو چہٹے
سال ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکہا کہ مکہ میں ہم عمرہ کے لئے گئے ہیں اور حلق کیا ہے اور صحابہ سے
فرمایا کہ تم داخل ہوگے مسجد میں اگر خدا نے چاہا ہے امن والے ہوکر سر منڈوانے اور ترشوانے والے لیکن صحابہ
نے دانستہ تہا جو متعلق بامن تہی نہ سمجہے اور حضور صلعم نے چند اقوام عرب کو طلب کیا اونہوں نے عذر معذرت کی
پس خود صحابہ کے ساتہ سوای شمشیر کے دوسرے ہتیار کے بغیر مکہ کو روانہ ہوے اور اثنا راہ میں عجائبات
پیش آئے جب ثنیۃ الوادی میں پہنچے ناقہ مبارک عادت کی خلاف مکہ کے جانب سے بیٹہ گئی ہر چند اٹہانا پر مفید
نہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو مکہ طرف جانے سے روکا ہے جیسے فیل اصحاب فیل کو کہ قصہ
مشہور ہے اس وقت میں اسی کا متعلق ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کہائی کہ ہر طرح سے قریش سے
اس بارہ میں صلح کرونگا پس اس نیت کے بعد ناقہ کہڑی ہوگئی مگر حدیبیہ کی راہ لی کہ آٹہ کوس کے فاصلہ ہے پس حدیبیہ
میں آئے اور وہاں پانی کمتر تہا کہ آدمی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اور ترکش سے تیر کو نکال کر
کوئے میں ڈالا جسکی حکمت خدا جانتا ہے پس اسقدر پانی اور معین ہوا کہ اہل اسلام نے بیس دن تک خوب سیر ہوکر
پیا اور اہل مکہ کے چند رہنما آدمی یہ خبر سنکر مستعد ہوگئی اور اونہوں نے عروہ بن مسعود کو حال کے دریافت کے لئے
بہیجا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ کے قصد پر آیا ہوں نہ جنگ کے قصد سے لیکن اونہوں نے مکہ میں آنے کی
اجازت ندی پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابہ کو بہیجا کر اونکے ساتہ ہو لے کہ گستاخی سے پیش آئے
پہر عثمان رضی اللہ عنہ کو بہیجا جنکو مکہ والوں نے واپس آنے ندیا تو خبر لگی کہ مکیوں نے شہید اونکو کرڈالا ہے اور انہا
دس اور تنوں صحابی کے جو اجازت نلیکر مکہ کو گئے تہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ببول کے درخت کے نیچے
صحابہ سے بیعت کی کہ اگر عثمان رضی اللہ عنہ صحابہ کو شہید کیا ہو تو ہم عوض لینگے تو سب نے بیعت کی مگر جد
بن قیس منافق نے اور ارشاد ہوا کہ اگر جنگ ہوئی اور عثمان زندہ ہیں تو دست چپ مبارک کو عثمان رضی اللہ
عنہ کا ہاتہ قرار دیکر بیعت کی پس اہل مکہ اسبات کو سنکر مشوش ہوے اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو چہوڑ دیا تو

باوجودیکہ مسلمان مسلح نہ تھی یہ فتح ظاہر ہوئی اور چونکہ مکہ پر رحمت باری کا اس وقت مین وعدہ فصل ہا ۵
ایشیا بین ہی تو اہل مکہ نے سہیل بن عمرو کو صلح کے لیئے بھیجا اور صلح دس سال کو اسیر ٹھری کہ اگلے سال عمرہ
کی اجازت نبی کو ہوگی جو تعبیر خواب کا منشا تھا اور صلح نامہ مین یہ لکھا گیا کہ جو کوئی مرد اہل اسلام سے ملحق ہون
وہ واپس اہل مکہ کو سکئے جاوین اگر اہل اسلام کا مرد اہل مکہ سے ملحق ہو وہ واپس نکیا جاوے کہ برعایت حرم محترم
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور کیا جسکی جزا اللہ نے یہ دی کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے صلحنامہ مین یون
لکھا کہ یہ صلحنامہ ہی محمد رسول اللہ کی طرف سی تو سہیل نے کہا کہ اگر ہم رسول جانتے تو عمرہ سے مانع نہ آتے تو
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای علی لفظ رسول کو کاٹ کر علی نے ادب سی عرض کیا کہ یہ مین نکرونگا
لیکن خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کاٹ کیا اور باوجودیکہ نبی امی تھے یہ محمد بن عبد اللہ کرکے لکھدیا
پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کے لئے حکم دیا پر صحابہ کی طبیعت پر کمال ملال ہوا کہ بجا آوری مین بہت سے
تساہل کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین ام سلمہ سے تذکرہ فرمایا اونہون نے عرض کیا کہ حضور خود
تعمیل کرین تو سب تبعیت کرین گے پس ایسے ہی ہوا اور عمر فاروق نے جوش اسلام سی حضور صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا کہ اب نبی مین کہا آپ نے فرمایا تھا کہ اس سال مکہ مین ہم داخل ہون گے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد کیا کہ یہ نفرمایا تھا تو عمر نے صدیق کے پاس اس سوال کو لوٹا تو صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا کہ مکہ مین اس سال داخل ہون گے تو اس جرءت کا افسوس فاروق
رضی اللہ عنہ کو تا آخر عمر تک رہا اور جو کہ بعض لوگ کہ مقابلہ کو آئے تھے انمین سی بہت سی آدمی پکڑے آئے اور اہل
اسلام کو یہ فتح ظاہر ہوئی تو تسلی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سورت نازل ہوئی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ تحقیق ہمنے فتح دی تجکو
فتح صریح ظاہر کہ پچاس تن اہل مکہ کے پکڑے آئے اور عثمان کو ضابطہ سی خلاص کیا اور پھر نبی نے حرم محترم کی رعایت
کی اور صلح حسب خواہش ظالم اہل مکہ کے منظور کی تا اوسکی عوض مین کہ اللہ کے حرم کے ظالمون کو اور مظلومون کی
نبی نے رعایت کی بخشیے اللہ تیری امت کو وہ گناہ جو درجہ تقدم کا رکھی یعنی مظالم اور جو درجہ تاخر کا رکھی یعنی غیر مظالم
جیسے حج الوداع مین جابر سی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور ارشاد کیا کہ مینے امت کی بخشش کے لئے عرض کیا تو حکم

ہوا کہ غیر مظالم کو میں نے تیری امت کی گناہ بخشے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا کہ مظلوموں کو حصہ زیادہ
عطا کر تو حکم ہوا کہ تیری امت کی ظالموں کو بھی میں نے بخشا اور ظاہر ہے کہ ظلم کا رتبہ گناہوں میں بڑا ہی بخلاف
دوسرے گناہ کے پس یہ وجہ لیغفر لک کی ہے اور وعدہ فتح مکہ کا اس رعایت پر ہوا جیسے ارشاد ہے
وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا
اور پوری کرے اپنی نعمت تیری اوپر کہ اشارہ فتح مکہ سے بیان پر ہے اور وہ راہ بتاوے تجکو راہ درست اور فتح دیکر
اللہ تجکو فتح غالب خیبر کی اب کلام مناسب ہے اہل بیعت رضوان سے اور اس صلحنامہ سے جو حسب خاطر اہل حرم کیا
اور نہ ادا ہونے عمرہ اہل اسلام سے جس سے عدم طمانیت بعض اہل اسلام کے دل میں تھی اوسکو خدا نے سکینت سے
بدلا جیسے قصہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہے اوسکی نسبت ارشاد ہے هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ
فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ اللہ وہ ہے جسنے نازل کی سکینت مثل ابوبکر و علی مومنین کے دلوں میں تاکہ
زیادہ کریں ایمان کو پیغمبر کے مسودہ پر کہ دخول مکہ بعد حصول اس کے ہوگا اپنی ایمان کے ساتھ جو اونکو حاصل
تھا اور واسطے اللہ کے لشکر ہیں آسمانوں و زمین کا لشکر کیا دین موقوف خاص اشخاص پر نہیں اور ہے اللہ دانا
حکمت والا لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ تاکہ داخل کرے اللہ
مومنین و مومنات کو جنتوں میں کہ جاری ہیں اونکے نیچے نہریں ہمیشہ رہنے والے اوسمیں اور کفارہ کرے اونسے اونکی
سیئات کا بالخصوص اونسے جو عرض معروض پر اونسے صادر ہوا اور ہے یہ اللہ کے نزدیک بڑی فوز جیسے پہلے
ایمان لائے جیسے سورہ فرقان میں ہے فاروق کا قصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا تہا اور اوسکو ایمان کے
ساتھ بدلا اویسے اس سیئہ کو فتوحات عامہ اہل اسلام سے بذریعہ فاروق بدلا کہ بڑی فوز یابی ہوئی وَيُعَذِّبَ
الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ
دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا
وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ اور عذاب کرے منافقین

مثل جد بن قیس کہ جو بیعت سے ایسے وقت مین اونٹ کی تلاش مین محروم رہا جس شوم نے کہا کہ بیعت سے مجھے
اونٹ خوش معلوم ہوتا ہے منافقین اور منافقات کو اور مشرکین اور مشرکات کو جو ظن کرنیوالے اللہ کے
ساتھہ مین بدظن اور اونپر برائی کا دائرہ ہے اور خدا کا غضب اونپر ہے اور لعنت کی اللہ نے اور تیار کیا
اونکے لیے جہنم اور جہنم بری جگہ ہے اور اللہ کے لیے ہے آسمانون و زمین کا لشکر کار دین منافقون و مشرکون کے
دیبان پر موقوف نہین اور ہے اللہ غالب کافرین پر حکمت والا یہی بحال منافقین کہ لشکر اہل اسلام کی صورت
زیادہ ہوا اس مقام سے ظاہر ہے کہ وہ امانت جو آدم نے اوٹھائی تہی وہ خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہی اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ

شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا تحقیق بہیجے تجکو ہم نے گواہ اور بشارت دینے والا اہل ایمان کو فتوحات سے اور ڈرانیوالا
کافرون کو تاکہ اوسکی رسالت سے تم ایمان لاؤ اللہ کی توحید و اوسکے رسول کی رسالت پر و بمقابل شاہد ہونیکے
تم اوسکی عزت کرو و بمقابل بشارت کے اوسکو باوقار سمجھو اور بمقابل نذیر ہونیکے اوسکو معظم سمجھو صبح و شام یعنی
ہر وقت ذاکر تم ور رنگ کرو اوسکے احکام کی تعمیل مین اور طریق تعظیم و تبجیل کی تفصیل سورہ حجرات مین بہت کچہ
مذکور ہوئی ہے اہل اسلام کو نصیحت فرمائی اوس بات پر کہ صلح حدیبیہ مین جو اونسے ہوئی اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ
بروی ہینہ اونکو سبقت ہوتا ف ہین پر اس کلمہ کے سبب سے جو کہا کہ آپ نبی ہین پر منتظر اطمینان کہا تہا اوسکی
طرف یہ ایہام ہے اس سخن کو یاد کرکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہت افسوس ہوتا جیسے ابراہیم نے چار جانور سے
بابت ولادت اسحاق کی جانا تو چار سو سال تک اونکی اولاد مصر مین مقید رہی ویسے اس اطمینان کی طلب مین
یہ ایہام ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی بلکہ رسول ہین بشارت دینے والے اہل اسلام کو فتوحات دنیاوی
اور فوز بابی آخرت سے و ڈرانیوالے شکست سے کفار کو اور خرابی آخرت سے پس اونکی عزت و وقار و تعظیم درکار ہے
اب متوجہ ہوتا ہے بیعت کے بیان کی طرف پہلے علی العموم اور بعد کو بیعت رضوان والون کی طرف کہ وہ حضرات
ایسے مین جنسے راضی ہوگیا ہے خدا اور بالخصوص اونمین سے خلفا اربعہ والا ہین گو اگرچہ وہ اوس ترصد مین

میں نہیں فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ
فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ

أَجْرًا عَظِيمًا ۝ تحقیق وہ جو تجھسے بیعت کرین وہ تو خدا سے ہی بیعت کرتے ہین خدا کا ہاتھ اونکی ہاتھون پر ہے
پس جو پھری پس جز این نیست پھریگا اپنی نفس کے وبال پر کہ پھرنا خدا سے پھرنا اپنی نفس سے ہے جیسے مخلفون
اعراب پھری اور اسی طرحسے جد بن قیس منافق کا حال ہوا اور جسنے پورا کیا اوس عہد کے ساتھ کہ اوسپر
اللہ سے معاہدہ کیا جیسے بیعت رضوان والی پس جلدی دیگا اللہ اونکو اجر عظیم اس آیت کے کلمات کو بخصوصہ
بیعت حدیبیہ سے بالخصوص علاقہ نہین اور جبکہ مسئلہ بیعت بیان فرمایا تو مخلفون اعراب کی طرف متوجہ
ہوتا ہے جنہون نے اسلام کے واسطے بیعت کی تہی او حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان طلب پر نہ آئے سَيَقُولُ
لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ج يَقُولُونَ
بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا
أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ جلد کہین تجکو اعراب خلاف حکم رسول
کرنیوالے جبکہ اونکو طلب کیا مکہ کے عمرہ ادا کرنیکے واسطے اور بلایا کہ مشغول کیا ہمکو ہماری مالون اور ہماری
ازواج واولاد نے تو آپ ہماری لئے استغفار کیجئے کہین اپنی زبانون سے وہ جو نہو اونکی دلون مین فرما کون مالک
تمہارے لئے اللہ سے کسی شے کا اگر ارادہ کرے اللہ تمہارے ساتھ ضرر کا یا ارادہ کرے تمہارے ساتھ نفع کا ہرگز کوئی
نہین کہ تمکو نفع وضرر دے سکے بلکہ ہے اللہ اوسکے ساتھ جو تم عمل کرو خبردار وہی نفع دے اور وہی ضرر اور یہ تمہارا
عذر جہوٹا ہے بلکہ تمہارا ظن رسول کے ساتھ برا تہا جیسے ارشاد ہے بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ
وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ
وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ۝ بلکہ تمنے گمان کیا کہ ہرگز نہ لوٹین رسول ومومنین اس سفر مکہ سے اپنے اہلون کی طرف
ہمیشہ کیلئے اور اونکو تباہ کرین اور مزین کیا گیا یہ اونکی دلون مین اور ظن کیا تمنے بدظن اور ہوے تم قوم تباہ کہ
صلاح کی لائق نہین وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۝ اور جو
نہ ایمان لاوے اللہ واوسکی رسول کے ساتھ تو تیار کیا ہے ہمنے اون کافرونکے لئے آتش دوزخ وَلِلَّهِ مُلْكُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا
اور اللہ کے لئے ہے آسمانون وزمین کا ملک بخشے جسکو چاہے اور عذاب کرے جسکو چاہے بعد الرت نہ بطور جزاف

ہے اور اللہ بخشنے والا رحم والا ہے کافروں پر ہی اگر وہ توبہ کفر سے کریں سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ
إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ
قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ
كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا جلد کہیں خلاف حکم کرنیوالے جب تم جاؤ غنیمتوں کی طرف قلعات
خیبر کو تاکہ تم اونکو لو کہ چھوڑو ہمکو کہ پیروی کریں ہم تمہاری ارادہ کرتے ہیں کہ بدلیں کلام خدا کو جو حکم ہوا ہے کہ
نہ لیں تمہاری ساتھ اس غنیمت میں شریک ہونے پاویں فرما کہ ہرگز پیروی نکرو گے تم ہماری ایسی ہی
فرمایا ہے اللہ نے پہلے سو پھر جلد کہیں بلکہ تم حسد کرتے ہو ہمسے تو یہ بات نہیں بلکہ وہ نہیں سمجھتے قرآن کو مگر تھوڑی
وعدہ کے لیے خلاف کیا ہو قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي
بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ
وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا واعراب خلاف کرنیوالوں کو
جلد تم بلائے جاؤ گے قوم سخت لڑائی والوں کی طرف کہ تم ان سے لڑا کرو یا وہ ہو جاویں کہ وہ اسلام لاویں پس
اگر اطاعت کرو دیگا تمکو اللہ نیک اجر اور اگر تم اطاعت سے پھر جیسے پہلے پھر گئے عذاب دیگا اللہ دردناک عذاب
اور اول اعراب پاس اہل مکہ [illegible] سو اس آیت کے [illegible] پس فرق متعین اور جو نکہ عاجز کی
صورت جہاد معذور ہیں تو اونکو مستثنیٰ کیا جیسا ارشاد ہے لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ
حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا نہیں ہے اندھے پر حرج اور نہ لنگڑے پر
حرج اور نہ مریض پر حرج اور جو اطاعت کرے اللہ اور اوسکے رسول کی داخل کرے اوسکو جنتوں میں کہ جاری
ہیں اونکے نیچے نہریں اور جو پھر جائے عذاب دیگا اوسکو اللہ عذاب دردناک اب متوجہ ہوتا ہے بیعت رضوان والوں کی
طرف جنکو فتح خیبر کی دینی منظور ہوا اور ظاہر کرتا ہے رضی اللہ عنہ کی نسبت تاکہ اونکو تسلی ہو جاوے
غنیمت والی اس مدت میں پس فرماتا ہے لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا

قَرِيبًا ۙ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ البتہ تحقیق راضی ہوا
اللہ مومنین سے جبکہ بیعت کی تجھسے درخت کیکر کے نیچے پس جانا اوسکو جو اونکے دلون مین ہی ناخوشی صلح سے
پس نازل کی تسلی اونپر اور عوض دیا اونکو فتح قریب خیبر سے اور بہت سی غنیمتین کہ اونکو لین جیسے بفضل
تعالی عمر رضی اللہ عنہ کو لیتین اور ہی اللہ غالب حکمت والا وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا
فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ
صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ وعدہ کیا تمکو اللہ نے بہت سی غنیمتون کا کہ تم اونکو لوگے پس جلد کردی تمہارے لئے یہ فتح خیبر
اور باز رکہے آدمیون کے ہاتہ یعنی کہ غطفان و بنی اسد غارت تمہارے عقب مین نکرنے پاوین جبکہ خیبر کا
قصد کرد اور تاکہ ہوں یہ غنیمت نشان مومنین کے لئی فتح مکہ اور فتوحات فاروق کا اور راہ بتاوے تمکو راہ درست
پس اللہ تعالی نے ویسا ہی کیا وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ
اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝ اور وعدہ کیا دوسری فتح کا کہ وہ فتح کرسکے کہ ترتیب آیات سے ظاہر ہی کہ نہ قدرت
رکہو تم اوسپر احاطہ کیا ہی اللہ نے اوسکو ساتہ اور ہی اللہ ہر شی پر قدرت والا وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا
لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ اگر جنگ کرتے تمسے وہ کفار البتہ پھیرتے پیٹہین
پہر نپاتے کوئی ولی اور نہ مددگار سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ
تَبْدِيلًا ۝ خدا کا بیان ہی جو گذر چکا پہلے نصل ہم دشمنان فرمایا ہی کہ مخالف مکہ مین نرہنے پاوینگے
اور نپاوے بیان خدا کے لئے تبدیل اور بشارت اسپر غور کرو جو ارشاد ہی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرًا ۝ اللہ وہ ہی جسنے روکا اونکے ہاتہ تمسے جبکہ اسی یا چالیس تن ناگہان اہل مکہ کے آئی اور روکا
تمہارے ہاتہ ان کو اونسے بیچ مکہ کے بعد اسکے کہ غالب کیا اللہ نے تمکو اونپر اور ہی اللہ اوسکو ساتہ جو تم
کرو بینا کہ اسیا تم چھوڑ دیا حالانکہ اہل مکہ نے مسلمانون کے ساتہ سختی کی جیسے ارشاد ہی هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا
وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وہ وہ ہین
جنہون نے کفر کیا اور روکا تمکو مسجد حرام سے اور ہدی کو حجرہ میں کہ پہونچے اپنی جگہ کو وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ

اوسکو کل دین پر اور کافی ہے اللہ گواہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ

عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ محمد رسول خدا کا ہے اور وہ جو اوسکے ساتھ ہیں سخت ہیں کافروں پر رحم دل ہیں آپس میں تو اونکو دیکھے رکوع و سجود کرتا ہوا چاہتے ہیں فضل خدا کا اور رضا کو اونکے نشان ہیں اونکے چہرون میں اثر سجدے سے پس بلسان اشارہ ہے الذین معہ میں اشارت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کیطرف ہے اور اشداء علی الکفار میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف رحماء بینہم میں ذی النورین رضی اللہ عنہ کی طرف اور تراہم رکعا سجدا میں علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی طرف یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا میں امام حسن علیہ السلام کی طرف سیماہم میں امام حسین علیہ السلام کیطرف یہ در صورت وقف ہے جو لفظ انجیل پر ہے اور در صورت نہ کیئے وقف کے ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ یہ مثل ہو اونکی تورات میں جیسے اول فصل ہو ما مفر ہیں مفصل بیضی لکھی ہے وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڀ اور اونکی مثل ہے انجیل میں جیسے فصل میں سے ظاہر ہوئی اور جبکہ یہ بلسان اشارہ نہ بطور منطوق تو نہیں وارد ہوتا جو اہل تشیع کہتے ہیں کہ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ جب والذین معہ صدیق ہوئے اور اشداء سے عمر مراد ہو تو ابوبکر عمر سے علیٰحدہ ہوا اور یہ محال ہے دوسری مثل انجیل میں ہے وہ جو ارشاد ہے كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــــَٔهٗ

فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ مثل کھیتی کی ہے جس نے نکالی اپنی سوئی پس قوت دی اوسکو پس گاڑھا کیا اور سیدھا ہو کر کھڑی ہوئی اوسکی ڈنڈی پر خوش آتی ہے کھیتی کرنیوالے کو تا کہ غصہ میں لاوے اونکو ساتھ کفار کے وعدہ اللہ کا ہے اون لوگونکیلئے جو ایمان لاوے اور کام کیئے نیک اونمیں سے مغفرت اور اجر عظیم کا اور سفر مثل انجیل میں ہے خبر یہ ہے کہ جیسے فصل ہو احسن انکیطرف سے مثل رائی کے دانہ کی ہے اسلامی بادشاہت کی مثل بیان کی ہے۔

سورۂ حجرات مدنیہ ہے مشتمل اٹھارہ آیات کے دو رکوع پر

واضح ہو کہ اس سورت میں دو چیزیں قابل بیان ہیں ایک تو یہ کہ توقیر و عزت و تسبیح حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کی کس صورت سے کرنی چاہئے دوسری کافرین کہ نے جو سبب جرائم سے مسلمانون کو روکا تو وہ قیامت کے
معتقد نہ تھے پس اس سورۃ میں اسکی تحقیق ہے پس اس وجہ سے یہ سورت پہلی سورت کے متصل کی گئی پس فرمایا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اے ایمان والو پیشدستی نکرو روبرو اللہ یعنی رسول اللہ کے اور
تقوی کرو اللہ سے کہ وہ سنتا اور جانتا ہے جیسے قربانی کرنا قبل اسکے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کریں کہ نماز
عید سے پہلے بعض صحابہ نے کی تھی درست نہیں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ
لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اے مسلمانو نہ بلند کرو اپنی آوازون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے زیادہ اور نہ شور
کرو اسکے لئے مثل شور بعض تمہارے کے بعض کے لئے کہ جاتے رہین تمہارے اعمال اور تم نہ شعور کرو جیسے قوم بنی تمیم
حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہا کہ مدح ہماری زینت ہے اور ذم ہماری شین اور لائق ہین ہم خطیب و
شاعر تاکہ مشاعرہ کرین و مفاخرت کرین پس ثابت بن قیس جنکی آواز بلند تھی و حسان انکی شاعروں پر غالب ہوئے
اور وہ اسلئے ایمان لائے تو صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قعقاع کو انپر امیر کیجئے اور عمر نے کہا اقرع بن حابس کو
اور عمر کو صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو میری مخالفت کرتا ہے پس ان میں شور ہوا پس یہ آیت ہوئی و حکم دیا گیا کہ
نہ آواز بلند کیا جاوے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر جیسے ثابت کی آواز اور نہ شور کیا جاوے کسی امر مین
پس دربار میں ثابت نے آنا چھوڑ دیا کہ مبادا میری آواز حبوط کی سبب ہے کہین عمل نہ جاوے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکو طلب کیا اور بشارت انکو شہادت کی دی اور عیش دنیا میں پسندیدہ کی تو وہ کبھی آواز بلند سے
نہ بولے اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے ساتھ مین راضی ہوا کہ دنیا مین عیش سے گذران کی
اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور بعد شہادت کے ایک شخص سے خواب مین آکر کہا کہ فلان شخص زرہ میری لے گیا ہے
جو لشکر کے کنارہ پر ہے خالد کو خبر کر کہ وہ لیوے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لیجاوے تاکہ میرا قرض ادا
کریں اور فلان غلام آزاد ہے پس زرہ بدستور ملی اور خواب کی وصیت کی مطابق تعمیل کی گئی مالک بن انس

کہتے ہیں کہ میں نہ جانوں کہ مرگ کی بعد کی وصیت سوائی اسکے جائز کہی گئی ہے اور صدیق و فاروق رضی اللہ عنہم
اس طرح سے کلام دربار میں کرتے کہ دریافت کی حاجت ہوتی اس مقام پر ایک سوال ہے کہ اصحاب بدر
کی نسبت اعملوا ما شئتم کا حکم ہے پھر ان تحبط اعمالھم کیسے کہی صدیق و فاروق درست ہوا جواب
اوسکا یہ ہے کہ دوسرونکی نسبت وعید ہے اور اونکی نسبت تہدید ہے نہ وعید جیسے آیت آیندہ سے ظاہر ہے جو
ارشاد ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَہُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ
قُلُوْبَہُمْ لِلتَّقْوٰی لَہُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۰ تحقیق وہ جو مثل صدیق و فاروق و ثابت کے
پست کریں اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے پاس اون لوگوں کے دل اللہ نے امتحان کیے تقوی کے لیے اونکو
مغفرت و اجر عظیم ہے اور جملہ توقیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ ہے کہ حجرونکی پرے سے پکارنا نچاہیے جیسے
عیینہ بن فزاری ایک مرتبہ لشکر کے سردار ہوکر بنی عنبر کی طرف بھیجے گئے تو وہ بھاگ گئے اور اونکی اولاد کو پکڑ لائے
اونکی باپ ہنگام قیلولہ میں آکر حجرونکی پرے فریاد کرنے لگے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیلولہ میں تھے اونکی فریاد سے اوٹھے
اور جبرئیل آئے اور نصف اونکی اولاد آزاد کی گئی ورنہ سب غلام کر دی جاتے تو ارشاد ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ
مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۰ وَلَوْ اَنَّہُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْہِمْ لَکَانَ
خَیْرًا لَّہُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۰ تحقیق وہ جو تجکو پکارتے ہیں حجرونکی پرے سے اکثر اونکی عقل نہیں
کہ خلاف آداب ہے وگر وہ صبر کرتے اوس وقت تک کہ تو اونکی طرف نکلے البتہ ہوتا اونکے لیے بہتر اور اللہ غفور رحیم
کہ نصف اونکی اولاد واپس کی ورنہ مستحق سخت سزا کے تھے اور توقیر سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو
جھوٹی خبر نہ کہے جیسے ولید بن عقبہ ابن ابی معیط کو بنی مصطلق کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زکات کے لیے
بھیجا قوم کو جو خبر ہوئی تو تعظیم کے لیے قاصد کی پیشوائی کو نکلے اور پہلے ولید و اوس قوم میں نزاع تھی پس قوم سے
ہیبت کہا کر دربار میں عرض کیا کہ قوم نے زکات سے انکار کیا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ ظاہر فرمایا
قوم نے معلوم کرکے عذر کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو اوس قوم کے حال کی تجسس میں بھیجا
کہ اگر وہ سچے ہیں تو اون سے صدقات لیے جاویں ورنہ اونکے حال کے مناسب عمل کریں پس خالد بن ولید پوشیدہ طور پر گئے
اور اذان مغرب و عشا کی سنی تو صدقات لیکر آئے جیسے ارشاد ہے یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَکُمْ

فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝
اے ایمان دارو اگر لاوے تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر پس دریافت کرو کہ پہونچو تم قوم کو جہالت کے
ساتھ پس ہو جاؤ اپنے کیے پر ندامت کرنیوالے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ
فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا
مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور جانو کہ تم میں اللہ کا رسول ہے اگر اطاعت کرے
تمہاری بات میں بہت سی ہر آئینہ گنہگار ہو ولیکن اللہ نے دوست رکھا تمہاری طرف ایمان اور زینت
دی اوسکو تمہارے دلوں میں اور مکروہ رکھا تمہاری طرف کفر و فسق و عصیان کو پس وہ لوگ ہدایت یافتہ
ہیں بسبب اسکے فضل اور اسکی نعمت سے و اللہ دانا حکمت والا ہے اور تفسیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نزاع
ہو تو اوسکا فیصلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کرانا چاہیے نہ آکر جبر کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلو تو اوس سے
لڑنا چاہیے جیسے ایک شخص انصار ابی بن سلول میں نزاع واقع ہوئی تو ایک نے کہا کہ میں اپنا حق لینا چاہتا ہوں
اور ایک نے کہا اسکا مرافعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجو تو ایک نے انکار کیا اور نزاع تا بہ جدال
ہوئی تو ارشاد ہوا وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ
اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا
بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اگر دو گروہ مسلمانوں کے مقاتلہ
کریں پس انکے درمیان میں اصلاح کرو پس اگر بغاوت کرے ایک دوسرے پر پس مقاتلہ کرو اوس طائفہ کی
کہ بغاوت کرے یہانتک کہ رجوع کرے خدا کے حکم کی طرف پس اگر رجوع کرے دوسرا پس انمیں اصلاح کرو عدل
کے ساتھ اور انصاف کرو کہ اللہ دوست رکھے انصاف کرنیوالوں کو اور منافق بظاہر حکم اہل اسلام میں ہیں تو
اس سے اس تعبیر کو مسلمانوں کی طرف نسبت کیا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ جز این نیست مومن باہم بھائی ہیں پس اصلاح کرو اپنے بھائیوں کے
درمیان اور تقوی کرو اللہ سے البتہ تم رحم کیے جاؤ اس مقام پر علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد بابت

تا سیونکی ہے کہ بہائی ہمارے کرہین جنہون نے بغاوت کی اور امام حسن علیہ السلام نے صلح کی اور آداب توقیر وحرم
کر آپکی امت والی بالخصوص صحابہ ایک دوسرے کی سخری نکرین جیسے قوم بنی تمیم عمار و بلال وغیرہ کے کرتے جیسے ارشاد ہی
یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ اے مسلمانون نہ سخری
کرے ایک قوم دوسری قوم سے قریب ہے کہ ہون وہ دوسری بہتر ان سے اور بعض ازواج حضرت ام سلمہ کی نسبت
فرماتی تہین تو ارشاد ہوا کہ وَلَا نِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ اور نہ عورتین
عورتون سے قریب ہے کہ دوسری بہتر ہون ان سے اور آداب توقیر سے ہے کہ بالخصوص صحابہ کے لئے کہ عیب پکڑین
کسیکا کہ وہ غیبت ہے اور نہ برے لقب سے یاد کرین جیسے ارشاد ہوا وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا
بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ اور نہ عیب پکڑو باہم اپنی نفسون کو اور نہ غیر لقبون سے ملقب کرو برا ہی اسم فسق بعد ایمان کے
مثلا کوئی مسلمان کو یہودی کہے جیسے بعض نے حضرت صفیہ ام المومنین کو کہا کہ یہودیہ اور جو توبہ نکرے تو وہ ظالم
ہین کہ مسلمان کو ایسا کہا اور آداب توقیر سے ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ بدظنی نکرے بالخصوص حضرات صحابہ
اور عیب کی تفصیل ہے بدظنی کے فرمایا چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ غزوہ کو جاتے تو ایک ایک غریب کو
دو دو آسودون کے ساتھ خدمت کیلئے کر دیتے پس ایک مرتبہ سلمان کو دو صحابی کے ساتھ کیا اور سلمان پر
نیند غالب ہوگئی اور کہانے پکانے کا بندوبست نہوسکا تو دونون نے سبب دریافت کیا تو سلمان نے عذر کیا
اور دونون نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت کی طلب مین سلمان کو بہیجا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسامہ سے کہا انہون نے گوشت کی نہونیکا عذر کیا پس سلمان واپس آئے اور جواب دیا تو ان دونون نے بدظنی
ہوکر کہا کہ سلمان گیا نہین ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بخل نفرماتے اور دونون خدمت مبارک مین حاضر
ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تمہارے منہ مین گوشت کی بو آتی ہے تو انہون نے قصہ بیان کیا
کہ گوشت ہمکو نہین ملا تہے تو سلمان کو آپکی خدمت مین بہیجا تہا تو ارشاد ہوا کہ تمنے سلمان کی غیبت کی ہے
اور اسکی بو آتی ہے تو ارشاد ہوا یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ

مَیۡتًا فَکَرِهۡتُمُوۡهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ ۝ اے مسلمانو بچو بہت ظن سے کہ
بعض ظن گناہ ہی اور نہ تلاش کرو اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکھے ایک تمہارا کہ کھاوے
اپنے بھائی کا گوشت اس حالت میں کہ وہ مردہ ہو مکروہ رکھو تم اسکو اور تقوی کرو اللہ سے کہ اللہ توبہ کا قبول
کرنیوالا رحیم ہے اور بدظنی کی صورت کی تفصیل فرما دی ہے جسکی تحقیق یہ ہے کہ ثابت بن قیس گران سمع ہو گئے تھے
اسواسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتے تھے ایک روز نماز فجر کی ایک رکعت ہاتھ لگی تو انکو اور کسیکی
سبب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک دوسرے صحابی بیٹھ گئے تو دوسروں کو پھاند کر جبکہ پاس آئے وہ صحابی
اپنی جگہ پر بیٹھے تھے وہ وہیں بیٹھے رہے تو انکے عقب میں بیٹھ گئے بعد فراغ مجلس کے دریافت کیا تو کون ہے تو
انہوں نے اپنا نام لیا تو ثابت نے کہا ابن فلانہ پس وہ سرنگوں ہوئے تو آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ

اِنَّا خَلَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ ذَکَرٍ وَّ اُنۡثٰی وَ جَعَلۡنٰکُمۡ شُعُوۡبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا ؕ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ
عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ ۝ اے آدمیو تحقیق ہمنے پیدا کیا تمکو نر و مادہ سے اور کیا تمکو
شاخیں و قبائلیں تاکہ تعارف کرو تحقیق اکرم تمہارا اللہ کے نزدیک تمہارا اتقی ہی تحقیق اللہ دانا خبردار ہی پس
اہل مکہ کا بروز فتح مکہ بلال کو مؤذن کرنے پر یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی غراب سیاہ میسر آیا ہی لغو ہی
کہ وہ اللہ کے نزدیک بہ نظر اتقی ہونیکے اکرم ہیں اس آیت سے مومن صاحب انساب کو نسب کی عزت ثابت ہو
قائم ہے جیسے آیت وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّیَّتُهُمۡ بِاِیۡمَانٍ اَلۡحَقۡنَا بِهِمۡ ذُرِّیَّتَهُمۡ سے ظاہر ہی اور وہ خدا تعالی کا وعدہ ہی
جسمیں خلاف نہیں ہو سکتا اور آیت وَسَیُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَی میں مراد اتقی سے ابوبکر ہیں پس ابوبکر تمہ
مقام غور ہے اعراب سے تعبیر ہے کہ زبان سے روبرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہدو کہی تھی دل میں ہو نہ جیسے بنی اسد کے
گرانی غلہ ... دیہاتیں کا اظہار کیا اور بطور احسان کے کہ عرب آئے ہیں اپنی جانوں سے اور ہم آئے ہیں
اپنے اہل کے ساتھ علی ہذا اعراب مخلفین حدیبیہ قوم جہینہ و اسلم و اشجع و غفار نے بخوف جان و مال کے کہا کہ
ہم ایمان لائے حدیبیہ کے سفر میں شریک ہو کر تو ارشاد ہوا قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا

وَ لٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَ لَمَّا یَدۡخُلِ الۡاِیۡمَانُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ ؕ وَ اِنۡ تُطِیۡعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ
لَا یَلِتۡکُمۡ مِّنۡ اَعۡمَالِکُمۡ شَیۡـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝ کہا اعراب نے کہ ہم ایمان لائے فرما کہ

ایمان نہین لائے ولیکن کہو کہ ہم صلح مین داخل ہوے اور ہرگز نہ داخل ہوا ایمان تمہارے دلون مین وگر اطاعت
کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی ایمان لا کر نہ کم کریگا تمکو تمہارے اعمال سے کچھہ کہ اللہ غفور رحیم ہے ۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ
یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ جز این نیست مومن وہی ہین جو ایمان لائے اللہ اور اسکے رسول کے
ساتھہ پھر نہ شک کیا دین مین اور جہاد کیا انہون نے اپنے مالون و جانون سے خدا کی راہ مین وہی سچے ہین
قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ
شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ فرما تم جتلاؤ گے اللہ کو اپنی دین کے ساتھہ اور اللہ جانتا ہے وہ جو کچھہ جو آسمانون مین ہے اور وہ جو
زمین مین ہے اور اللہ ہر شے کے ساتھہ دانا ہے ۔ یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ
بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ احسان جتلاتے ہین تجھپر کہ وہ اسلام
لائے فرما نہ احسان جتلاؤ مجھپر اپنے اسلام کا بلکہ اللہ نے احسان کیا تمہارے اوپر کہ ہدایت کی تمکو ایمان کے لیئے
اگر تم سچے ہو مخفی نرہے کہ لفظ اسلام چند معنی مین مستعمل ہے جیسے ان آیات سے ظاہر ہے ایک بمعنی صلح دوسرا مرادف
ایمان مجمل ہے گو تفصیلی ایمان و تفصیلی اسلام وہ ہے جو حدیث جبرئیل کے سوال و جواب مین ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ
غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اللہ جانتا ہے بھید آسمانون و زمین کو اور اللہ بینا ہے اوسکے
ساتھہ جو تم عمل کرتے ہو ۔

سورہ قٓ مکیہ ہے پینتالیس آیت تین رکوع پر مشتمل ہے

اور بعد سورت مبالغہ کی وجہ اسکی یہی گئی ہے کہ سورہ فتح مدنیہ مین دو امر قابل بیان تھے ایک توقیر و تعظیم کی
تفصیل دوم تو سورہ سابقہ مین جو مدنیہ ہے بیان ہوئی دوسری اہل مکہ سے جو زیارت کعبہ سے اہل اسلام کو روکا تو وہ
معتقد قیامت کے نہ تھے ورنہ خوف کر کے ایمان لاتے جیسے پہلے ہجرت سے سوائے بہت سی مقام کے سورہ قٓ مین
اوسکا بہت کچھہ ذکر ہے اور قاف پہاڑ بھی ہے جو ہزار نو سو میل کا طویل مابین ایشیا و یورپ مینا ہے کالا سیاہ کو
شمال سے جیسے کہ دریال دہر ال و بحر اصغر کچھہ محیط ہے گرد قاف و بحر اسود بھی محیط ہے پس اس کو عوام مین

مشہور ہوا کہ یہ بطور دور زمین ہی اور اسمین کانین زبرجد جواہر کی بہت ہین باقی مفسرین یا دانشمندین ذکر لکھدیا
کہ وہ زمرد سبز کا ہی جسکی سبزی سے آسمان کی سبزی دریافت ہوتی ہی اور بعض روایات ضعیفہ مین بالفرض
ثابت بھی ہو تو وہان کلام عالم مثال پر دیا ہے نہ آنکہ اس زمین جو ہیں ہزار میل منطقہ والی ہے کے گرد کوئی ایسا
زمرد کا پہاڑ ہے جس سے آسمان کی سبزی اوسکے عکس سے ہی ان لوگون نے آیت فسیروا فی الارض
کو طاق ہی پر رکھدیا ہے کچھ معائنہ پر خیال نہین کرتے اور علم اس عصر مین اکثر مسلمانون مین اسکا نام ہی کہ خیالات
بکاوش کو شخص غلط ہون اور تحقیق یہ ہی کہ مراد ق سے ابتدائی پرکوہ قاف نہین بلکہ قیامت ہے بطور مراعت
جیسے اونکی انکار کا جواب سورۂ ق مین ہی کہ اونکے اقرار بغیر چارہ نہین ویسے اس صورت مین قیامت کے انکار کا جواب دیا
کہ ظاہر و مشکوک فرماتا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم ق والقرآن المجید ۝ قیامت آنیوالی
قسم ہے قرآن مجید کی اور مکہ کے کافرون نے اوسکو تسلیم نکیا بل عجبوا ان جاءهم منذر منهم
فقال الکافرون هذا شیء عجیب ءاذا متنا وکنا ترابا ذلک رجع بعید ۝
بلکہ اونھون نے تعجب کیا اسکے ایا اونکو اونہین سے ڈرانیوالا قیامت سے تو کہا کافرون نے کہ یہ شی عجیب ہے جبکہ
ہم مری اور ہو گئی خاک یہ رجعت بعید ہے کہ اعادہ معدوم لازم آتا ہے کہ تغیر ذاتی ہے جسکو ناواقف محال
سمجھا ہے جواب ارشاد فرماتا ہی قد علمنا ما تنقص الارض منهم وعندنا کتاب حفیظ
سمجھتا ہی وہ جو کم کرتی زمین اونمین سے اور ہمارے اصلی اونکی باقی رہین اور ہمارے پاس کتاب حفاظت کرنیوالی
ہر چیز کی ایک علم ہے ... عبارت ہو پس یہ تغیر ذاتی نہین بلکہ اوسکو اصلی
پہلے سے قائم ہے اور نہ اونھون نے قیامت کا ہی انکار کیا بل کذبوا بالحق لما جاءهم
فهم فی امر مریج ۝ بلکہ تکذیب کی اونھون نے قرآن موعود کی جبکہ آیا اونکو پس وہ امر مختلط ہے
مین کہ کوئی اوسکو شعر کہے اور کوئی سحر کہے اور کوئی جنون سے اور کوئی کچھ کہے اور جبکہ نبوت حضور
صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئی جس سے قیامت آنیکا بیان کیا جاتا ہے پس اوسکی تصدیق مین کیا
تردد ہے اور تب جو سمجھے ہو کہ رہین اوسکا رفع فرمایا جاتا ہے افلم ینظروا الی السماء فوقهم
کیف بنیناها وزیناها وما لها من فروج ۝ آیا پس نہ دیکھا آسمان کی طرف اپنے اوپر کیسے

اوسکو بنایا اور زینت دی اوسکو ستارون سے اور نہین ہے اوسمین کچھ اوسکی [illegible] قدرت کی
کثرت سے کشادگی جو دوربین سے دیکھیں ۱۸۰ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا
فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ ۝ اور زمین کو پھیلایا اوسکی
حرکت سے اوسمین جوش پیدا ہوا اور ڈالے اوسمین پہاڑ کہ کسیقدر سمندر کے پانی سے اونچی ہو گئی تا کہ نشو و نما
اور کمالات نبات و حیوانات و انسان کا اوسمین منظور ہو اور نکالے ہمنے اوسمین ہر قسم کے صاحب بہجت
بینائی و یادداشت ہر ایک بندہ رجوع کرنیوالے کے لئے پس جو قادر ایسا ہے وہ قدرت قیامت کی بھی
رکھتا ہے وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ ۝ وَالنَّخْلَ
بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ ۝ رِزْقًا لِلْعِبَادِ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا كَذَٰلِكَ
الْخُرُوجُ ۝ اور اوتارا ہمنے بلندی سے پانی مبارک تو نکالے اوس سے باغ اور کھیت کے درخت دانہ درو
کئے ہوئے و خرما دراز اونکے لئے خوشہ مین تہ بتہ بندون کے لئے رزق اور زندہ کیا ہمنے اوسکے ساتھ شہر مردہ کو
اسی طرح سے خروج مردون کا بروز قیامت آب مثل منی سے ہوگا اور جسے گروہ گروہ انکار کر کے [illegible] ہو چکے
تو جانو اونکی ہلاکت آن پہونچی جیسے انکار سے دوسری قومون کے جیسے ارشاد ہے كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ
نُوحٍ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ وَثَمُودُ ۝ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوطٍ ۝ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ
وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ۝ أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۚ
تکذیب کی اہل مکہ کی پہلے اونمین سے اول قوم نوح و قوم اصحاب رس یعنی جو حضرت مسیح کے حواریون کے
شاگرد تھے اور وسط مین ثمود و قوم عاد و قوم فرعون اور اخوان لوط نبی اور اصحاب ایکہ و قوم تبع نے
تکذیب کی رسولون کی پس ثابت ہوا وعید کہ ہر ایک کا حال سابقا گذر گیا آیا ہم عاجز ہوے پہلی خلق
کے ساتھ تو قیامت کی لانے مین ہم عاجز ہون اور قیامت کے منکر ہماری قدرت سے واقف نہیں
بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ بلکہ وہ خلق جدید یعنی تجدد امثال سے اشتباہ مین ہین
کہ ہر آن مین عالم عدم مین جاتا ہے اور اوسکی مثل آتا ہے پیرا واقف کو چراغ کی لو مین خیال قیام کا گذرتا ہے
حالانکہ جہان حرکت ہے وہان اوسکا معدوم ہونا چلا جاتا ہے پس تشبیہ ہے جن مین یہی لگاتار عدم سے

ع ۱۵

ظہور میں آتا ہے پس کہا جاوے نیز دوسرے بالخصوص جبکہ نبی کی زبانی اوسکا وجود ثابت کیا جاوے اور تحقیق
یہ ہے کہ وجود مطلق اپنی صفت آن بسال سے ہر اجسام میں ہر وقت نئی شان میں ظہور فرماتا ہے دلیل
اوسپر آیت کل یوم ھو فی شان ہے دوسرے طرہ یہ تحقیق باتیں دیگرہ کا عالم نگی طلب ہے کہ جیسے ایک
آن میں معدوم ہوا اور اوسکی مثل اپنی جگہ پر مثلا ظہور کرتا ہے ویسے عمل سے دوسری جگہ اوسکا ظہور کرایا
اب قیامت پر رہا اونکا یہ خیال کہ معدوم میں تمیز کیسے ہوگی جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ
مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝ اور تحقیق ہمنے پیدا کیا
انسان کو اور جانتے ہیں ہم وہ جسکی بات وسوسہ کرے اوسکا نفس مثل اقرار قیامت یا انکار قیامت
اور ہم قریب تر ہیں اوسکی طرف شہ رگ سے کہ وجود مطلق حقیقی ہر ایک صورت سے قریب ہے کہ شہ رگ ایک حصہ
آدمی کے جسم کا ہے اور وجود ہر ایک صورت سے قریب ہے پھر قیامت میں حفظ کی صورت فرماتا ہے إِذْ يَتَلَقَّى
الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ۝ یاد کر جسوقت لیتے ہیں ملنے والے کراماً کاتبین داہنے بائیں
ایک ایک بیٹھے ہوئے مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝ نہ بولے بولنے والا کوئی قول مگر اوسکے
پاس نگہبان ہے حاضر رقیب ہے اوسکے اعمال کا حال ہے حکایت ہے کہ کاتبین کاتب بیمار کو سات ساعت تک
روک رکھتے ہیں کہ شاید اوس وقت تک توبہ یا استغفار کرے اس مقام سے آواز کی نسبت اگرچہ حکماء قدیم غور فکر کرتے تھے
لیکن اس عہد میں آلہ حفاظت میں اوسکی نقوش کا محفوظ رہنا ثابت ہوا جیسے شیخ اکبر کا قول پہلے سے ظاہر اس
مدعا کو کرتا ہے اسپر قیاس کراما کاتبین کا کرنا چاہئے اور بصورت اقوال و اعمال کی حفاظت کی بیان کی گئی
جب تک آدمی زندہ رہے وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ ۝ اور آوے
موت کی سکرات تحقیق یہ وہ ہے اے مخاطب کہ تو اوس سے بھاگتا تھا پر بھاگنا کیسے ہو سکتا ہے اور بعد اوسکے آدمی
قبر میں جاوے یا جنت یا دوزخ میں یا پانی وغیرہ میں تو اوسکے اعمال کی بصورت عالم مثال میں دکھلائی جاوے جنت والیکو
جنت کی دوزخ والیکو دوزخ کی اور میعاد سو برس جو خدا کے نزدیک ہے قیامت آوے کہ اول صور تو مارنا موت سے
ہر ایک شخص سے ہو نکالا جاتا ہے کہ بالآخر سب تمام اہل زمین فنا ہوں پھر قیام سب کے لئے نفخ صور ہو جیسے ارشاد ہے
وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ۝ اور نفخ کیا جاوے صور زندہ کرنے والے میں جسمیں تمہاری عالم حیوان کا ہو

کہ آسمان سے زمین پر حسب حدیث مینہ کا باران پڑیگا پس ناگہان سب کہڑی ہو جاوینگی یہ دن ہے وعدہ وعید کا
وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ۝ اور آویگا ہر نفس کہ اوسکے ساتہہ چلانیوالا ہو جنت
یا دوزخ کی طرف اور ایک شاہد ہو اوسکے اعمال خیر یا بد کا کراما کاتبین سے اور کہا جاویگا لَقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ
مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ البتہ تو تہا اس تہیہ سے
غفلت میں پس کہولا ہمنے تجہسے تیرا پردہ پس تیری بصر آجکے روز تیز ہے کہ عالم حیوان میں آیا وَقَالَ قَرِينُهُ
هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ۝ اور کہیگا قرین ہر نفس کہ وہ شیطان ہی ہے یہ وہ جو میرے پاس ہے حاضر کیا ہو
اسکے کام کو سرکشی کا نہیں پس حکم ہو سائق و شہید کو أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ
مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ۝ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۝
ڈالدو سائق و شہید جہنم میں ہر اوسکو جو کفر کرنیوالے مثل نضر ملحد و دوسرے مشرک عناد کرنیوالے منع کرنیوالے
خیر سے سرکش شک کرنیوالے قیامت کو جسنے خدا کے ساتہہ دوسرا معبود کیا ہو پس ڈالو اوسکو سخت عذاب میں
اور کافر سمجہہ کر جہگڑیگا شیطان سے قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝
جواب دیگا اوسکا شیطان ای ہمارے رب نہ سرکشی کی مینے اسکی لیکن تہا یہ گمراہی البعید میں حق سے قَالَ
لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ۝ اللہ فرماویگا مت جہگڑو آج قریب
میرے کافر باہم دگر میرے پاس اور مقدم کیا مینے تمہاری طرف وعید دوزخ جبکہ پشت آدم سے نکالا اور
کہا کہ یہ دوزخ کے لئے ہے جیسے ارشاد ہے کہ ہم بہرینگے جہنم کو جن و انس کے کافروں سے مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ
لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝ نہ بدلا جاتا قول میرے پاس اور نہیں ہوں میں ظلم کرنیوالا بندوں پر ع
کہ بغیر عدل سے بغیر جرم کے عذاب کئے ہوں اونکو دوزخ کا حکم کروں يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ
وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ۝ اوس روز ہم فرماوینگے جہنم کو جبکہ وہ اپنی جوش میں بہرا ہوا آیا تو بہرا
اور کہے جہنم آیا کچہہ زیادتی ہے کہ اوس سے اور بہروں تو روح اعظم متمثل اوسمیں اپنا قدم رکہیگا تو وہ
بس بس کہیگا اور سب کافروں سے جو نکہ حاصل ہونگے وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ
هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ

بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ۝ ادْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا
مَزِيْدٌ ۝ اور تیار کیجاوے جنت متقیوں کیلیے پاس نہیں فرمایا جاویگا یہ کہ وہ جو تم وعدہ کیے گئے ہو ہر ایک
رجوع لانیوالے حفاظت ایمان کرنیوالے کیلیے جو ڈرا رحمٰن سے بغیب موت اور لاوے دل
انابت کرنیوالا داخل ہو جنت میں سلام کے ساتھ اونکے لیے ہے وہ جو چاہیں اوس میں اور ہمارے نزدیک زیادہ ہے
دیدار اللہ اور دلیل قیامت کے وجود پر جو زبانی نبی پر فرمائی جاتی ہے اہل مکہ کے سرداروں کی ہلاکت سے
ہوتی ہے اگر وہ اوسکو بعید سمجھیں ارشاد ہے وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ
مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ اور بہت سے اہل زمانہ پہلے ہلاک کیے
کہ وہ سخت تھے اہل مکہ سے گرفت میں پس چلے وہ ہر طریق سے شہروں سے آیا ہوا اونکو خلاص اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝ تحقیق اسمیں البتہ
یاد داشت ہے اوسکو جسکے لیے قلب ہو یا سنے اور وہ شاہد ہو پس اوسکے نزدیک قیامت ضرور آنیوالی ہے
اور اوسکے لانے میں ہمکو کچھ تکلیف نہ ہو جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝ اور البتہ ہمنے پیدا کیے آسمان و زمین اور
اونکے درمیان کو عرصہ چھ زمانہ محدود میں اور نہ پہونچا ہمکو تعب اور اوسکے بعد عالم انسان کو پیدا کیا
پس کافروں کا قول قیامت کے انکار میں لغو ہے فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝
اور تو صبر کر اوس پر جو وہ کہیں تا ہنگام ہجرت اور تسبیح کر یعنی نماز پڑھ اپنے رب کی حمد کے ساتھ بالخصوص
سورۂ فاتحہ پہلے طلوع آفتاب اور قبل غروب کے ظہر و عصر کی اور رات سے مغرب و عشا کی پس تسبیح کر اوسکی
اور ان نماز کے پیچھے وتر کی محتمل نہیں ہے کہ طلوع شمس ادنی نکلنے سے ہی اوسکے کہتے ہیں اور غروب اسوقت
کہیں گے جبکہ کل غروب ہو جاوے پس اس مقام سے یعنی احادیث کے معنی میں اجتہاد مجتہد کی ضرورت ہے
اور دلیل وجود قیامت پر قسم یہ ہے جیسے ارشاد ہے وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ
يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ اور سنیو اے مخاطب اوس دن کہ

پکاری پکارنے والا ابوسفیان کا قاصد مکان قریب سے اوسدن سبین کفار مشارزی کی آوازنو
کے ساتھ یہی روز خروج کفار مکہ مقتول ہونیکے لئے بدر مین اور جبکہ یہ دیکھو تو قیامت پر یقین
لازم ہے اِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ۝ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ
سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ تحقیق ہم جلاتے ہین اور ہم مارتے ہین اور ہماری طرف بعد موت
کے بازگشت ہے اوس روز کہ پھٹے زمین اونسے سرعت کنندہ اوس روز حشر ہو ہمارے اوپر آسان نحن
أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ ۝

ع ۱۶ / ۳

اور ہم داناتر ہین اوسکے ساتھ جو وہ کہین بالخصوص وعدہ وعید اور اونکے انکار قیامت پر اور نہین ہے
تو اونپر جبر کرنیوالا تا زمان ہجرت پس نصیحت کر قرآن کے ساتھ اوسکو جو خوف کرے میری وعید کا اس
طریق سے جو ذیل مین سورۂ ذاریات مین مذکور ہے ۔

سورۂ ذاریات مکیہ ہے اسمین ساٹھ آیات تین رکوع ہین

اس سورت مین بڑی بڑی دلائل حقانیت اسلام و پیشین گوئی خلفاء اربعہ و تباہی کفار کا بیان ہے
واضح ہو کہ جب تک دانیال کی کتاب سے آشنائی نہو اس سورت کا اوائل سمجھ مین نہین آتا و جبکہ
تحقیق ہو چکا ہو اون فصل ۷ دانیال سے آشنائی پیدا ہو جاوے جسمین بخت نصر کی دکیانہ و سکندر کی
درومیہ کی ہواؤن کا ذکر ہے پھر رومیہ کی دس بادشاہتون کا ذکر ہے جو الارک گاتہی سے الومبن لباردی
ہوئین جو سنہ ۴۷۶ عیسوی سے شروع ہوئین اور سنہ ۵۴۶ عیسوی تک ہین پھر سلطنت ہرقلی کا ذکر ہے جو ۱۱ ۶ عیسوی مین
قائم ہوئی اوسکے زمانہ مین اہل اسلام سے خدا کی بادشاہت قائم ہونی لکھی ہے تو اوسکے بعد مطلب سورت
ظاہر ہے کہ جب دو امور واقع ہو گئے اور زمان سلطنت شیخین یزدجرد رومیہ یعنی ہرقل کا آگیا پس اسلام کا آنا
حق و دیانت سے حسب وعدہ ہوا اور اسکے زمانہ مین ابن عمر و عثمان و علی مع ہو دانیال مین مہدی و مسیح کی آمد کا ذکر ہے
کہ روز دین یعنی قیامت کے نشان ہین بدان نظر اوپر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو فرماتا ہے

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ فَالْمُقَسِّمٰتِ أَمْرًا ۝

مین ہو کہ ایک روز جبرئیل نے ولید کی ساق کو دیکھا اوسکی ساق مین تیر گر کی دوکان پر تیر چبھا و مرا اور
ابن وائل کے پاون کو دیکھا کہ اوسکے پاون مین کانٹا چبھا وہ اوس سے جہنم رسید ہوا اور حارث
کی ناک کو دیکھا کہ خون جاری ہو کر دوزخ مین چلا اور اسود مطلب کے سر کو دیکھا جو خاک مین سر کو ملکر مرا اور اسود
بن یغوث کی آنکھ کو دیکھا کہ اوسکے درد سے تباہ ہوا یسئلون ایان یوم الدین یوم
ہم علی النار یفتنون ذوقوا فتنتکم ھذا الذی کنتم بہ تستعجلون ہ قران مجید کا انکار کرکے
دریافت کرین کب ہے روز دین وہ دن ہے جو وہ آگ پر عذاب دیے جاوین اور کہا جاوے جسکو اپنے
فتنہ کو یہ وہ ہے جسکے ساتھ جلدی کرتے تھے ان المتقین فی جنت وعیون اخذین ما اتٰھم ربھم
کانوا قبل ذلک محسنین ہ بہشتی نیکو کار ہیں گو ظاہر کہو یہ جو ہزار با ہزار کرکے فصل دانیال مین لکھی ہے جنکو کرو
فصل ہو دستکوں مین کہا گیا ہے فصل ۳۳ سفر تثنی مین مقدسین کرکے موعود ہین باغوں چشموں مین ہونگے لینے والے
اوس شے کے جو دیا ہو اونکو اونکے رب نے کیونکہ وہی تھے پہلے روز دین سے نیکو کار مثل علی کے کانوا قلیلا

من اللیل ما یھجعون وبالاسحار ھم یستغفرون ہ وفی اموالھم حق للسائل والمحروم
تھے وہ محسنین مثل ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کم رات کو سوتے اور وہ مثل عمر سحر و نکو استغفار کرتے ملفوظات فوائد الفوادین
حضرت شیخ شکر محمد عارف شطاری برہانپوری سے منقول ہو جو شخص صبح کی نماز کے بعد ستائیس مرتبہ اللھم اغفر
للمومنین والمومنات کہے وہ مستغفرین بالاسحار مین شمار کیا جاویگا اور تھے مثل عثمان اونکے مالو نمین حق تھا سائل
و محروم کا یہانتک تفصیل ہوئی اوسکا خلاصہ تاکید کے لئے فرماتا ہے وفی الارض ایت
للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون ہ اور زمین مقدس کی چار بادشاہتو نمین جو مذکور ہوئین آیات صدق
دین اسلام ہے ایقان والونکے لئے اور تمہاری جانونمین کہ پیغمبر موعود تمہاری قوم مین پیدا ہوئے
کیا تم نہ دیکھا اون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہ جنکا لقب مین اونکی خواصوں تباہ ہوئے لیکن یہانپر یہ کلام ہو کہ آسمانی
سلطنت فصل دوم و ہفتم دانیال وغیرہ کی ہزاروں ہزار مقدسوں کیساتھ آئی ہے اور اب تک آثار اوسکے
کم نہ تھے وگر مسیح نے انجیل متی مین فرمایا ہے کہ ابتدا مین وہ غریب ہونگے جیسے فصل ۵ متی مین
حمد رسول اللہ کی تفسیر مین موجود ہے نظر بران فرماتا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون

اور آسمان یعنی عالم ارواح میں حصہ ہے ہمارا ساتھ اوسکے جو وعدہ کیے گئے ہو کہ آسمانی بادشاہت
تمہاری موعود ہے جس میں شک نہیں فورب السماء والارض انه لحق مثل ما انكم تنطقون ٥
پس قسم ہو آسمان کے پروردگار کی جسکی بادشاہت اسلام سے موعود ہے اور زمین کی جسپر وہ
بادشاہت ہو والی ہے درستی وہ وعدہ البتہ راست ہے جیسے تم کہتے ہو کہ اوسکے ساتھ
ہزاروں ہزار مقدس ہونگے اور اوسکی فتح ہوگی پس ضعف حالی کا خیال کر دنا نوے سال کی عمر ابراہیم میں
اسحق کی پیدائش ہوئی جبکہ نوے سال مین سارہ تھیں کر یوسف باس کی ہی پس خدا دا دریچہ کہ اسلام کو شوکت ہو
تو سو هل اتاك حديث ضيف ابراهيم المكرمين ٥ اذ دخلوا عليه فقالوا سلاما قال سلام قوم
منكرون ٥ آیا آئی تیرے پاس ملائکہ بزرگ ابراہیم کی مہمانوں کی بات جب داخل ہوئے ابراہیم پر پس کہا سلام
کہا ابراہیم نے تم پر سلام اور دل سے کہا قوم ہو نا شناختہ فراغ الى اهله فجاء بعجل سمين ٥ فقربه
اليهم قال الا تاكلون ٥ پس ابراہیم گیا اپنے گھر پس لایا گوسالہ پلا ہوا پس قریب کیا ابراہیم نے
اوسکو اونکی طرف کہا کیوں نہیں کہاتے لیکن اونہوں نے نہ کہایا فاوجس منهم خيفة ٥
پس دریافت کیا اپنے دل مین خوف اون سے لیکن جب نور پیشانی کے اونہوں نے کہا یعنے صورت
کہانے والوں کی بنائی جیسے فرمایا ہے قالوا لا تخف وبشروه بغلام عليم ٥ اونہوں نے
کہا مت خوف کر اور بشارت دی اونکو لڑکے دانا اسحق کی کہ سارے سے پیدا ہو گا فاقبلت
امراته في صرة فصكت وجهها وقالت عجوز عقيم ٥ پس متوجہ ہوئی اوسکی
عورت سارہ نوے سال کی دریچہ سے پس حسب دستور عورتوں کے تعجب کے وقت منہ پر ہاتھ مارکر ہنسی لگائی اپنے منہ پر
اور کہا کیا جنے بڑھیا بانجھ قالوا كذلك قال ربك انه هو الحكيم العليم ٥ فرشتوں نے کہا
اسی طرح فرمایا ہے تیرے رب نے کیونکہ وہ دانا با حکم ہے اور جونکہ تعجب سارہ کو ہوا اور ہنسی تو فرشتوں نے کہا
اوسکا نام ضحک ہو گا جو اصل نام اسحق کا ہے اور دین و دنیا کی دولت سے مشرف ہو ویسے ہی حال اسلام کی
ترقی کا ہو تا جاتے تعجب نہیں اور انکار کرنا ہے نبی کا بڑا جرم ہے اوسکو بھی سنو اور اسلام کی فتح کو یقین کرو قال فما خطبكم
ايها المرسلون ٥ قالوا انا ارسلنا الى قوم مجرمين ٥ لنرسل عليهم حجارة من طين ٥ مسومة عند ربك للمسرفين ٥

ابراہیم نے کہا پس کیا بڑا امر ہے تمہارا اے بھیجے گئے ہوا اوسکو جواب دیا کہ ہم بھیجے گئے ہین قوم مجرم لوط کیطرف
تاکہ پہینکین ہم اونپر پتہر گارہے کے نشاندار کئے گئے تیرے رب کے پاس مسرفون کی بربادی کیلئے پس ابراہیم نے کہا
کہ کیسے اونکو ہلاکت کروگے حالانکہ اوسمین مومن ہونگے فاخرجنا من کان فیہا من المومنین ۵
پس جوابدیا کہ نکالین ہم اوس شخص کو جو اوس قریہ مین مومن ہو پس ملائک گئے پس نکال لائے اوسکو جو
اوسمین مومن تہا اونکا قصہ مشہور ہے فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین ۵ پس نہ پایا ہمنے
ایک گہر کے سوا مسلمانونکا یعنی لوط و اونکی سات بیٹیونمین سے دو بیٹیان کنواری تہین ایک اونکی عورت تہی
کسپس کہ گمراہ لوط کی نکلی مگر خلاف حکم کے اوسنے عقب کو دیکہا اور نمک کا ستون ہوگئی وترکنا فیہا
آیۃ للذین یخافون العذاب الالیم ۵ اور باقی رکہے ہمنے اوس قریہ مین نشان اون لوگون کیلئے
جو خوف کرین عذاب دردک سے کہ اہل کرولیے گذرتے ہین پس وہی حال اس زمانہ کے منکرین نکا ہوگا نبی کی
ہجرت ہوگی اوسوقت اونپر تباہی بدر وغیرہ مین آویگی اور ساحر و مجنون ہونیکا جواب حال موسی سے
دریافت کرو وفی موسی اذ ارسلنہ الی فرعون بسلطن مبین ۵ فتولی برکنہ وقال سحر
او مجنون ۵ فاخذنہ وجنودہ فنبذنہم فی الیم وہو ملیم ۵ اور باقی رکہی موسی مین
نشانی بالخصوص منکرین کے لیے جبکہ موسی کو بہیجا ہمنے فرعون کی طرف ظاہر غلبہ کیساتہہ پس پہر گیا
فرعون اپنی جماعت کیساتہہ اور کہا کہ موسی شعبدہ باز ہے یا دیوانہ ہے پس پکڑا ہمنے اوسکو اور اوسکے لشکر کو
تو ڈالا اونکو دریا مین درحالیکہ فرعون ملامت کیا ہوا تہا وفی عاد اذ ارسلنا علیہم الریح العقیم ۵
ما تذر من شیء اتت علیہ الا جعلتہ کالرمیم ۵ اور باقی رکہی آیت قوم عاد مین جبکہ وہ تباہ ہوے
بہیجے ہمنے اونپر بانجہ کرنیوالی یعنی چہوڑتی کسی شئی کو جسپر وہ آتی مگر کرتی اوسکو مثل استخوان بوسیدہ اور
اسیونکر نشانیان ہے پراگندہ کردیا وفی ثمود اذ قیل لہم تمتعوا حتی حین ۵ فعتوا عن امر ربہم
فاخذتہم الصعقۃ وہم ینظرون ۵ اور ہے ثمود مین بہی نشانی جبکہ کہا گیا اونکے لیے
برخوردار ہو ایک وقت تک پس اونہون نے سرکشی کی پروردگار اپنے سے پس پکڑا
اونکو صاعقہ نے اور وہ تاکتے دیکہتے تہے فما استطاعوا من قیام وما کانوا

ہین گنہگارون تبلیغ ہوچکے وذکر فان الذکری تنفع المومنین ہ اور خاص نصیحت پانے والون کو
نصیحت کر کہ نصیحت نفع دیتی ہے مومنین کو لیکن وہ غریب ہین کیا وہ صرف کر سکتے ہین فرماتا ہے
وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ہ اور نہین پیدا کیا جن وانس مومنین کو جیسے
قرآن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مین ہے مگر تا کہ خالص میری بندگی کرین وحالات احتیاج مین اونکے فرماتا ہے
وما ارید منھم من رزق وما ارید ان یطعمون ہ اور نہین چاہتا ہون اون سے
رزق مثل زکوۃ کے اور نہین چاہتا ہون اون سے کہ رزق مجھکو دین یعنی میرے رسول کو اور جواب ہے
اون لوگون کا جو کہتے کہ فتوحات والے جبکہ اہل اسلام قبل ہجرت نہوئے جو موعود ہین پہر کیا اون کی
سند رہا پھر فرماتا ہے ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین ہ بدرستی اللہ وہ رزاق ہے صاحب
قوت محکم کا کہ فتوحات عامہ اہل اسلام کو حاصل ہونیوالی ہین وگر ظالم ان با توپر کفر و انکار فتوحات
مثل بدر کا کرین تو فرماتا ہے فان للذین ظلموا ذنوبا مثل ذنوب اصحابھم فلا یستعجلون ہ پس
اون لوگون کے لئے جو ظلم کرین ڈول ہین مثل اونکے اصحاب کے جنکے قصے بیان ہوگئے پس نہ جلدی کرین جا دین
وقت مقرر ہے مکہ مین قبل از ہجرت ورنہ مطابق آیۃ سورۂ روم کے ارشاد ہے ولئن جئتھم بایۃ
لیقولن الذین کفروا ان انتم الا مبطلون ہ وگر تو لاوے اونکے لئے فتح قبل از ہجرت کا فر اہل کتاب کہین
کہ نہین ہو تم مگر باطل کرنیوالے ہماری کتاب کے جو فصل ۱۲ یشعیا مین فتح اسلامی بعد ایک سال ہجرت کے لکھی ہے
فویل للذین کفروا من یومھم الذی یوعدون ہ پس افسوس ہے اون مکہ کے کافرون کے لئے
اوس دن بدر سے کہ وعید کئے گئے ہین اور اللہ پاک نے حسب وعدہ آیۃ بدر حسب آیت قد کان لکم ایۃ
کے ٹہیک ایک سال ہجرت کے دکہلائے۔

سورۂ طور مکیہ ہے اسمین انچاس آیتین ہین اور دو رکوع ہین

پہلی سورت کے آخر مین فتح بدر کی پیشینگوئی ہے اور اس سورت کے اوائل مین فتوحات اسلامیہ
بدر کا بیان ہے اور پہلی سورت کے مطابق اسمین بہی قیامت قرآن کی تحقیق ہو اور عجب تحقیق کیساتھ
اس سورت کے مسائل ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ والطور وکتب مسطور ہ فی رق منشور ہ

والبیت المعمور ۵ والسقف المرفوع ۵ والبحر المسجور ۵ ان عذاب ربک لواقع ۵ ما لہ من دافع ۵
قسم ہے کوہ حوریب سونی کی جیسے فصل ۱۰ استفر ثنی کی پیشینگوئی فرمائی گئی کہ جو نبی اکرم اسمعیلی علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا منکر ہوگا وہ تباہ کیا جاویگا اور قسم ہے کتاب بزرگ توریت کی جو ورقون منتشرہ مین لکھی گئی ہو
جس مین بہت سے مقامات پر فتوحات بنی قیدار کے نبی کی مذکور ہین اور قسم ہے بیت اللہ معمور کی مکہ کی جو اہل حق سے
بہرنے والا ہے جس مین فتوحات اسلامیہ کا وعدہ ہوا ہے جیسے فصل ۴۲ ۵ و ۶۰ یسعیا سے ظاہر ہے اور
قسم ہے بلند آسمان کی یعنی عالم ارواح کی جسکی بادشاہت ہونیوالی ہے جس مین کا قریب آنا ہو جیسے فصل ۲
و ۷ دانیال سے ظاہر ہے اور قسم ہے دریا بہرے ہوئے قرآن کی جیسے فصل ۴ مکاشفات مین اوسکو
سمندر بلور کی مانند کہا گیا ہے تحقیق تیرے رب کا عذاب ہو البتہ فی العین اہل اسلام پر ہونیوالا ہے نہین ہے
اوسکے لئے کوئی دفع کرنیوالا جبیر بن مطعم جب کہ مقیدون کے ساتھ مین آئے تھے مغرب کی نماز مین حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے یہ آیت پڑھی پس خوف سے عذاب کے اونکا دل ایسا ہوا کہ گویا پارہ پارہ ہو
پس مسلمان ہوگئے کیونکہ آنکہہ سے عذاب بد معائنہ کر چکے تھے اور زور و شوکت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

فصل دوم یوئیل وغیرہ مین بڑا ہولناک کر کے کہا ہے جیسے ارشاد ہے یوم تمور السماء مورا و تسیر الجبال
سیرا جس پہاڑ کہ حرکت کرے سخت حرکت سے آسمان اور پہاڑ چلین کہ ستارے آسمان کے گر جاوین یہ محاورہ
سخت واقعہ سے ہے دیکھو فصل دوم یوئیل پیغمبر کو اور فتح مکہ و دیگر فتوحات اسلامیہ حسب وعدہ و تکبیر
دلائل قیامت سے ہین پس جو منکر قیامت ہوا وسپر بعد دیکھنے ایسے واقعات برہانیہ کے مقام سخت
افسوس ہے اوس روز اون تکذیب کرنے والون کو جو قیامت کی فکر مین لعب کرین کہ کیسی قیامت ہوگی

جب ہم ہوگئے استخوان بوسیدہ پھر جینا بعید ہے یوم یدعون الی نار جہنم دعا ہذہ النار التی
کنتم بہا تکذبون جس روز کہ وہ بڑی دفع سے دفع کئے جاوین نار جہنم کی طرف کہا جاوے یہ ہے
وہ آگ جسکے ساتھ تم تکذیب کرتے تھے افسحر ہذا ام انتم لا تبصرون اصلوہا فاصبروا
او لا تصبروا سواء علیکم انما تجزون ما کنتم تعملون کیا یہ سحر ہے یا تم کو نظر نہیں آتا داخل ہو اسمین تم صبر کرو یا نہ کرو

سزا ہے تمہارے اوپر بس جزا دی جاتی وہ جو تم کرتے تھے جیسے یہاں تم قیامت کو سحر و شعبدہ کہتے تھے
وہی وہاں کہا جاویگا اور اونکا انکار صورت نہ پکڑے گا ان المتقین فی جنت ونعیم۝ فاکھین
بما اتٰھم ربھم ووقٰھم ربھم عذاب الجحیم۝ تحقیق متقی جنت و نعمت میں ہوں گے میوہ
کرتے اوسکے ساتھ جو اونکو اونکے رب نے دیا اور بچا دیگا اونکو اونکا رب عذاب دوزخ سے کلوا
واشربوا ھنیئا بما کنتم تعملون۝ متکئین علی سرر مصفوفۃ وزوجنٰھم
بحور عین۝ کہا جاویگا کھاؤ پیو مزہ سے بدلے عوض اون عملوں کے جو کرتے تھے تکیہ لگائے ہونگے تختوں پر جو قطار
رکھے ہوئے اور نکاح کریں ہم اونکا حور عین سے اور سوائے اسکے دوسرا اور وہ کرم ہے جو فرماتا ہے
والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التنٰھم من عملھم
من شیء کل امری بما کسب رھین۝ اور وہ جو اول درجہ میں ایمان لائے اور اونکی اولاد نے
اونکی پیروی کی ایمان کیساتھ ملا دیں ہم اونکے پاس اونکی اولاد کو بھی اگرچہ اونکے سے اونکی اولاد کے
عمل نہوں اور نہ کم کریں عملوں کے عملوں میں سے کچھ ہر ایک مرد ہے کسب کے ساتھ گرو کیا اسکے عمل
کم کیئے جاویں پس مومن اپنے اعمال جسم کے ساتھ گرو ہوجاوے جیسے کافر کفر کیا اور نہ استاد و دوسری
آیت کل نفس بما کسبت رھینۃ الا اصحٰب الیمین۝ کو منافی نہیں کہ وہاں مراد خاص ہے حق اہل حق سے کی گئی
ابن عباس نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ مومن کی اولاد کو اوسکے ساتھ
ایک درجہ جنت میں جمع کریں اور مشرکوں کی اونکی اولاد کے ساتھ دوزخ میں جیسے
وہ جسکی فطرت اصلی ضائع ہوگئی ہو اور اولاد صغیر مومن کا حال روایت ام المومنین خدیجہ
دریافت ہوا ہے مذاکرین کا کہ آپ اصحاب نبی کو جو مومن ہیں بڑی عزت کی اسی نسل اگر
اولاد متقی ہوگی تو اونکا رتبہ اور بھی اعلے ہوگا اور یہ آیت اوسکے منافی نہیں وامددنٰھم
بفاکھۃ ولحم مما یشتھون۝ اور مدد کریں اونکی میوے او گوشت سے
جسکی خواہش کریں یتنازعون فیھا کاسا لا لغو فیھا ولا تاثیم۝ ملیں گے ساغر ایک دوسرے کا
ویطوف علیھم غلمان لھم کانھم لؤلؤ مکنون۝ اور آمد و رفت رکھیں اونکی پاس خدمتگار اونکے گویا وہ موتی ہیں

کو نہیں پہونچی گویا وہ موتی ہیں کہ ڈھک کر رکھے گئے ہوں جیسے بعض جہلا کا خیال ہے کہ اپنے اوپر قیاس کیکے معترض ظاہر
ہوتے ہیں اور وہ جو عبد اللہ بن عمرو نے کہا ہے کہ ہر ایک اہل جنت سے اگر ہزار ہا مرد آدمی و رشتہ دار اسکے پاس
رکھتے ہونگے اسمیں کوئی عیب کی بات نہیں کہ دم کے دم میں اولاد پیدا ہوگی اور سب نوجوان جنت میں
ہونگے واقبل بعضهم علی بعض یتساءلون قالوا انا کنا قبل فی اهلنا مشفقین فمن الله علینا
ووقانا عذاب السموم انا کنا من قبل ندعوه انه هو البر الرحیم ع اور متوجہ ہوا بعض انکا
بعض پر کہ سوال کریں کہیں تحقیق ہم پہلے اپنے اہل میں ڈرتے تہے پس احسان کیا اللہ نے ہمارے اوپر اور بچایا
ہمکو عذاب آتش سے تحقیق ہم پہلے اسکو پکارتے تہے کیونکہ وہ نیکوکار مہربان ہے فذکر فما انت بنعمت
ربك بكاهن ولا مجنون ام یقولون شاعر نتربص به ریب المنون پس نصیحت کر
کہ تو اپنے رب کی نعمت قرآن کیساتھ کاہن ہے نہ مجنون یا کہتے ہیں شاعر ہے کہ ہم امید رکھتے ہیں واسطے اسکے گردش
کہ اتفاق زمانہ سے ایسے امور ہوتے ہیں مدعی نبوت کے ایسے جوان مرگئے یہ بھی مرجائینگے قصہ تمام ہو جائیگا
یہ قول بصر دہریہ کا قول تہا جو کہتا کہ اگر خدا نے نبی کیا ہوتا تو امیر طائف یا امیر مکہ پر اونکا پیغام آتا
ارشاد ہے قل تربصوا فانی معکم من المتربصین کہ فرما تم انتظار کرو میری بابت تحقیق میں بھی تمہارے ساتہ
تمہاری ہلاکت کا انتظار کرتا ہوں اور وہ ہر طرف جو نسبت کرتے ہیں اسکے مقام سوال ہے ام تامرهم
احلامهم بهذا ام هم قوم طاغون آیا انکو حکم کرتی ہیں انکی عقلیں اس امر کیساتھ کہ قرآن کو کہانت
یا حکایت مجنونانہ یا شعر کہیں جیسے ولید نے حسب سورۂ مدثر کے کہا کہ اسمیں سے ہرگز کوئی بات نہیں
جسکا سورۂ مدثر کی تفسیر میں بیان آتا ہے یا سرکشی کرنیوالے ہیں یہ تیسرا قول قرآن کی نسبت انکو پوچھا
قول تہا اون لوگونکا جو معتقد آپکی پیغمبری کے تہے جیسے ارشاد ہے ام یقولون تقوله بل لا یؤمنون یا کہتے ہیں کہ باندھا ہے
اوسکو مدعی نبوت نے اور یہ قول اہل مکہ کا شنیدہ آیا سابقین سے تہا اور یہ قول یہود کی موافق تہا کہ وہ جو دعوت
ختم المرسلین سالتوین ہزار آدم میں مقرر ہے کیونکہ یہود کی خبر انکو بعض باتیں تہے تو ارشاد ہے فلیاتوا بحدیث
مثله ان کانوا صادقین پس وہ لاویں قرآن کی مثل اگر وہ سچے ہیں کہ یہ قرآن بہت سارے ہیں تو ایسی عبارت کی موافق
کہ کسی پیغمبر اسمعیلی کی مونہہ میں حسب فصل ... کے خدا کا کلام ہوگا ایسے پارہ پارہ اک ایک آیت سے

چوتھی وہ معراج ہی جو جسم مبارک سے بیت المقدس پر تشریف لیگئے جو سورۂ بنی اسرائیل مین مذکور ہے ساتوین وہ معراج ہی جو چوتھی معراج کے دن مین ہوا کہ مسجد اقصیٰ کا نقشہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو جبرئیل لائے آٹھوین وہ معراج ہے جو شریک بن عبداللہ سے بخاری مین روایت کیا گیا ہے **نوان** معراج وہ ہی جو مسلم نے ابن عباس سے وادی ارزق کی بابت روایت کیا **دسوان** وہ معراج ہی جو مسلم مین چند احادیث نقل کین جسمین کعبہ مین انبیا کا مجمع ہوا **گیارہوان** وہ معراج ہی جو طبری مین مقدمہ یاجوج و ماجوج وجابلقا وجابلسا مین ہی کہ اونکا معائنہ ہوا کیا جوج بن سمعیا بن یوائیل بن روس بن یعقوب کی نسل ہی والی روس و ماجوج بن یافت کی نسل سے ایمان نلائے اور جابلقا مملکت بلقان اہل قسطنطنیہ و مملکت بلنسیا اہل اسپین مین ممالک یورپ سے ایماندار ہوئے **بارہوان** یہ معراج عظیم الشان ہی جو اس سورت مین مذکور ہے اور چونکہ آخر سورت گذشتہ مین نجوم کا ذکر ہے اور اس سورت کا اول نجم سے ہی تو مناسب ہوا کہ اوسکے پاس یہ سورت رکھی جائے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم وجہ ہین روح اعظم کی جسکے ستر ہزار وجہ ہین کہ ہر نجم مین جو بڑہکر صاحب کمال ہی درحقیقت وہ محمد ہے اور عتبہ بن ربیعہ کو اہل مکہ اہل علم سمجھتے جسنے مطابق سورۂ زہرہ کی کہا تہا کہ ہم اپنے معبودونکو مقرب سمجھتے ہین شریک تو اس سورت مین مثل اوسکے مباحثہ کی مذکور ہے اوسکے بعد تعریف ہی مثل عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جو ایمان لائے اور مذمت ہی ولید بن مغیرہ کی جو مرتد ہوگیا اور حضرات انبیا کو مثل ستارہ ذکر کرکے اولاد اسحق مین درس ۷ افصل ۲۲ تکوین مین گنا ہی جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کو نجوم مثالی فرمایا ہی اور نجم محمدی سے جو شبہ زہرہ ہے کہ جمعہ اوسکی طرف منسوب ہے جسکو ہندی مین شکر کہتے ہین ہدایت ہوئی ہی بدان نظر ارشاد ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ والنجم اذا ھوٰی ۝ ما ضل صاحبکم وما غوٰی ۝ وما ینطق عن الھوٰی ۝ ان ھو الا وحی یوحیٰ ۝ علمہ شدید القوٰی ۝ ذو مرۃ فاستوٰی ۝ وھو بالافق الاعلیٰ ۝

قسم ہے نجم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جو موجب ہدایت ہے نہ ضلالت جسکا ذکر درس ۱۹ فصل اول نامہ دوم پطرس کے مطابق پطرس نے ستارہ صبح کرکے کہا ہی جیسے مسیح کو چراغ سحری اور درس ۲۲ فصل دوم مکاشفات یوحنا مین مسیح سے یوحنا نے نقل کیا ہی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ستارہ صبح کرکے فرمایا جبکہ سب معراج مین اترا کہ گم ہوا تمہارا آقا اور نہ کجی کی اوسنے بیان معراج مین اور نہ بولی خواہش

اپنے رب کی آیات کبریٰ سے جو موعود سورۂ معراج ہیں نہیں شکل اصلی صورت سے تمثل جبرئیل اور دوسرے
ملائکہ کے نہ وہ مرد ہیں نہ عورتیں کر اعلے کی رویت ہیں ادنے دست بستہ ہوتا ہے اور اہل مکہ بعض تو
لات وعزے ومنات کو صفات خدا کی تصویریں بناتے اور اونکو خدا کی بیٹیاں کہتے اور بعض ملائکہ کو
دختران خدا کہتے تو بعد بیان رویت حق وملائکہ کی جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوئی ارشاد ہے کہ پیغمبر نے
تو خدا کو دیکھا تم نے کیا دیکھا افرأیتم اللات والعزی ۥ ومناۃ الثالثۃ الاخری ہ آیا تم معتقد
مضمون کے بنات اللہ ہونیکے ساتھہ دیکھا لات وعزیٰ ومنات صنم کو کہ سب ذلیل ہیں اور لفظ ثالثہ
منظر نا دل ضمیمہ ہے اور دیر لوگ بقول کلبی بتوں وملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیکر پوجتے بس لات
ماخوذ اللہ سے اللہ کے بیٹے اور عزیٰ سے عزیٰ عزیز کے بیٹے اور منات کو دختر منان اسم حق کی سمجھتے ہیں جیسے
آیت آئندہ اسپر دال ہے اور کوئی نبی نہیں گذرے جنہوں نے آرزو اپنی امت کی نسبت اچھی ہونیکی کی ہو
مگر اونکی آرزو برآری میں شیطان نے خلل ڈالا ہے جیسے تاویل سورۂ حج میں مذکور ہوا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم
بطور استفہام بحذف حرف استفہام اس مقام پر بطور تعلیم فرمایا جو منقول ہے کہ آیا یہ سردار بزرگ ہیں اور
اونکی شفاعت مقبول ہوگی تاکہ اہل مکہ ان آیات کو سمجھیں جیسے سابق ولاحق کلام اس استفہام کی دلیل
ظاہر ہے پر شیطان نے آپکی آرزو برآری میں یہ خلل ڈالا کر کفار کو القا کیا کہ پیغمبر کا یہ کلام قرآن وخبر ہے
تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم جو سجدہ میں تمام آیات پر گئے سب کفار نے سجدہ کیا اور کہا کہ ہمارے پیغمبر کے بتوں کے
مقدمہ میں نزاع تھی وہ جاتی رہی اور جبرئیل علیہ السلام آتے اور کہا کہ کیا آپنے قرآن میں کچھہ ملایا تو
حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت رنج ہوا جیسے سورۂ حج کی تاویل میں گذرا نا واقفین اس استفہام میں تعلیم
قصہ کی سخت پریشان ہیں اور یوں جانتے ہیں کہ پیغمبروں کے دل میں شیطان خلل ڈالتا ہے اور نفیت کے معنے
دل کے لیتے ہیں اور مشکل میں پڑتے ہیں الحاصل ارشاد ہے الکم الذکر ولہ الانثی ٥ تلک اذا قسمۃ ضیزی ٥
آیا تمہارے لئے نر پسند ہوں اور خدا کے لئے مادہ پر اس وقت ہیں کہ تم نر کو اچھا سمجھو ظلم کی تقسیم ہے ان ہی
الا اسماء سمیتموها انتم وآباؤکم ما انزل اللہ بہا من سلطان ۥ نہیں ہیں یہ مگر نام کہ مقرر کئے
ہیں تمنے اور تمہارے باپ دادوں نے جس کے ساتھہ اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی محض

اور خدا کے لئے ہے وہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور وہ جو کچھ زمین میں ہے تاکہ سزا دے اونکو جو آخر کار
بدی کرین اونکے عملون کے ساتھہ اور جزا دے اونکو جو نیکی کرین آخر کار خوبی کے ساتھہ اور سمجھو کہ اعتبار
خاتمہ کا ہے دیکھو عمر کی نسبت جو ارشاد ہے کہ مسلمان ہوے دیکھو اس مقام پر سورۃ شوریٰ کو فاروق کی

تفرقت بین الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرۃ ھو

اعلم بکم اذ انشاکم من الارض واذ انتم اجنۃ فی بطون امھاتکم فلا تزکوا
انفسکم ھو اعلم بمن اتقی ٭ اور وہ جو مثل عمر فاروق کی بچین گناہ یعنی شرک سے اور فواحش سے
کہ الہامیات سے کہ قصد قتل حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر آوین اور برعکس اوسکے ایمان لاوین تحقیق تیرا رب
وسیع المغفرت ہے وہ دانا تر ہے تمہاری حالتونکو جب ایشا کیا تمکو زمین سے اور پشت آدم مین رکھا اور دست مبارک
داہنی طرف لگا کر آدم سے مومنین کو بصورت مرغ مورچہ نکالکر فرمایا کہ یہ جنت کیلئے ہین اور اوسکے
کاواشنے کے برآوینگے اور کافرونکو سیاہ مورچون کی مانند نکالا اور فرمایا کہ اونسے کام دوزخ کے استعمال
ہونگے اور جبکہ تم جنس تھے اپنی ماؤن کے پیٹ مین بعض عمر کے ایمان لانے پر پاک جانو
اپنے نفسون کو کیونکہ وہ دانا ہے اوسکے ساتھہ جو تقوے کرے شرک سے

عمر فاروق پس خدا سے ڈرتے رہو افرایت الذی تولی واعطی قلیلا واکدی
اعندہ علم الغیب فھو یری ٭ آیا پس تونے معائنہ کیا اوس ولید کو
جو پیچھے مسلمان ہوا اور اوسکو ایک کافر نے عیب کیا کہ بزرگون کے
دین سے تو پھر گیا اوس نے کہا دوزخ کے خیال سے تو اوسنے کہا
کچھہ مال مجھکو دے مین تیری عوض اوسکو بھگتونگا پس ایمان سے پھرا
اور دیا تھوڑا مال اور بخیلی کیا آیا اوسکے پاس علم غیب ہے پس وہ دیکھے
کہ اوس مال سے اوسکی عوض دوسرا جہنم سے بچتا ہے ہرگز نہین
ایسی کری اپنی ہسمانی ہے

پیدا ہونیکا وعدہ ہوا کہ تیری نسل اسحاق سے گنی جاویگی پر ابراہیم نے کہا کہ کاش اسماعیل ہی زندہ
رہے تو خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ سارے کی اولاد سے تو ابھی عہد شروع ہوگا پس اولاد اسحاق مین نر و مادہ
دونون آگئی اور حکم ہوا ہمارے اوپر عہد اسماعیلی لازم ہی کہ اس سے ماد ماد یعنی بڑے سے بڑے کو پیدا
کرون یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بارہ سردار اس سے پیدا ہون یہ دوسری نشاۃ ہی آسمانی بادشاہت
اسماعیل کی اولاد سے جو ہوا جیسے ارشاد ہی وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۵ اور تحقیق خدا پر لازم ہی
دوسری پیدایش کہ دولت آسمانی اسلامی ہی یہ مطلب تطبیق تورات سے اس آیت کا ظاہر ہی وگر
قیامت سے مطلب لیا جاوے تو تکرار لازم آتا ہی کہ وہ پہلے صحف ابراہیم و موسیٰ سے گذر گیا
وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۵ اور تحقیق خدا غنی تر ہی جسنے اسماعیل کو برکت دی ہی اور بڑا پیدا کرنے والا ہی کہ اسماعیل
کو بارہ بیٹے دیے ذریت عظیم اہل اسلام کا وعدہ فصل ۱۷-تکوین کی مطابق کیا وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى
اور تحقیق وہ رب شعری ہی جو بڑا تارہ ہی گو دوری سے چھوٹا دکھتا ہی جیسے ورس ۲۰ فصل ۱۷-تکوین
مین اولاد اسماعیل مین ماد ماد کا ذکر ہی - کہ ماد ماد یعنی بزرگ از بزرگ کو اسما ۴ یا ہی پیدا کرونگا یعنی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قوم خزاعہ شعرے کو پوجتے تھے جنکو ابوکبشہ نے بتلایا تھا اس مقام سے
کفار کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى وَثَمُوْدَ فَمَا اَبْقٰى
وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۵ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۵ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۵ فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى ۵
اور تحقیق اوس نے ہلاک کیا عاد پہلی قوم ہود پیغمبر کو حسب فصل ۱۱-تکوین کے اور ثمود کو پس نہ باقی رکھا جو قوم
ملک سالم یا ملک صدق صالح کی حسب فصل ۱۴ تکوین کے تھی اور قوم نوح کو پہلے اون سے کہ وہ ظالم تر و سرکش تر
تھے جیسے فصل ۶-تکوین سے اونکا حال مذکور ہی اور گری ہوئی بستیون لوط کی سدوم وغیرہ کا ڈھانپنا
اون کو اون پتھرون نے کہ ڈھانپا جیسے فصل ۱۸ تکوین مین ہی پہہ مخاطب ولید کیطرف ہوتا ہی فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۵ پس اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کریگا - اے ولید جو نسل اسماعیل مین منتظر
نبوت موعود ہوئین اور تو اون سے مرتد ہوگیا هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۵ یہ پیغمبر ڈرانیوالا ہی
اوس عذاب سے کہ پہلے پیغمبرون نے ڈرایا مثل فتح بدر وغیرہ سے جیسے ارشاد ہی اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۞ قریب ہوئے قریب ہونے والے ہلاک نہین ہی اوسکے لئے
سواے خدا کے دور کرنیوالا أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ۞ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ۞
وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ ۞ آیا پس اس حدیث سے تعجب کرو ہو ہنسو ہو نہ روؤ اور تم ہو مین غافل
یہ کہ بت پرستی کرو اور وہ باطل ہی فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا ۩ پس سجدہ کرو اللہ کے لئے خاص اور
اوسی کی عبادت کرو نہ غیر کی یہ اول سورت ہی نزول مین جسمین سجدہ واقع ہی جو سجدہ کیا اور سارے مسلمانون نے بھی
جو حاضر تھے اور کافرین مکہ نے بھی سجدہ کیا سواے اسکے کہ امیہ بن خلف کبرسنی سے جو نہ جھک سکا تو اوس نے
زمین کو مس کر کے ماتھے کو لگایا۔ تحقیق نہ ہے کہ صحف ابراہیم اس وقت مین مفقود ہین یہ خلاصہ اوسکا فصل
۱۱ تکوین سے تا ۱۵ مین موجود ہی اور کافر یہ طریقہ چلانے والے کو اپنے گناہ ذاتی اور دوسری کے
گناہ کی برابر سزا ملیگی وہ دوسرے کے بوجھ کو ہلکا کرنے والا نہین اور دس کلمات موسی مین دوسرے کلمہ مین
تین پشت تک سزا ملنی زیادہ صحیح ہین جو ہی وہ بھی تین پشت کی شرارت کرنے کے سبب سے ہی نہ
آنکہ کرے کوئی اور بھرے کوئی اور اطفال کفرہ کا امتحان قیامت مین ہوگا جو پورا اتریگا وہ محکوم بدوزخ ہوگا

سورۂ قمر مکیہ ہی اسمین پچپن آیات تین رکوع ہین

پہلی سورت مین مخالفون اسلام کی ہلاکت قریب فرمائی گئی ہی جو منکرون کو سخت بعید دریافت ہوتے
تھے اور درس ۱۲ فصل ۳ حبقوق مین صحراے فاران کے تیما شہر یعنی طیبہ مین تشریف آوری
ورس خداوندی لکھی ہی۔ بلکہ اختیار آفتاب و ماہتاب پر ہو تو کفار مکہ نے نشان ساعت مذکور طلب کیا
تو شق قمر کر دکھایا جسکا ثبوت خود قرآن متواتر سے ظاہر ہے گو کفار مکہ کے سردارون کی تباہی جو کہ
بدر مین ابتدا ایک سال ہجرت کے موعود تھی اونھون نے شعبدہ سمجھا کہ شاید نظر بندی ہماری ہی
کردیا ہی پر بیرون سے جو آئے اونھون نے دریافت کیا اونھون نے بھی ویسی بیان کیا پر وہ وقت برلند
نوری تھا آپ مکہ کے مغرب والون کو بالخصوص اہل یورپ کو دریافت نہ ہوا پر اہل مشرق مین سے
راجہ ملیبار کے ہان لکھا ہوا تھا دیکھو تاریخ فرشتہ کو اور مہابھارت کا اکثر حصہ چونکہ اہل اسلام
کے زمانہ کا ہی تو اوس مین شق قمر کا ذکر ہی گو غلطی سے منسوب بسوامتر کیطرف کیا گیا ہی اور مقدر

كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۙ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝
جیسے ٹڈی بکھرے اور سفیان کا واحد لکارنے والا یعنی کمال خشوع و ہراس حالت میں کہ خشوع کرنے والے ہونگے
اونکی بینائی نکلیں گے قبروں سے جو قبروں کی مثال ہے یا دھندلا ہیں گویا ٹڈی ہوں پراگندہ سرعت
کرنے والے بلانے والے کیطرف کہیں کافر یہ دن مشکل ہے چنانچہ داخل اون کے قریب ساعت بدر
باعث ہلاکت اون اہل مکہ پر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانتے تھے نذر اولی سے فرماتا ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ تکذیب کی
اون کی پہلے قوم نوح نے تکذیب کی ہمارے بندہ کی اور کہا دیوانہ ہے جو ہلاکت کی خبر غرق
ہونے سے دیتا ہے اور جھڑکا گیا فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ پس پکارا اوسنے
اپنے رب کو کہ میں مغلوب ہوں پس مدد کر فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرْنَا
الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ پس کھولے ہم نے آسمان کے دروازہ پانی
شدید الانصباب سے اور جاری کئے ہم نے تنور زمین یعنی زمین جس سے پانی اوبلا پس ملا اوپر اور
نیچے کا پانی اوس امر پر کہ مقرر کیا گیا تھا۔ جاننا چاہیئے کہ دنیا عورت بڑھیا کا یہ زمین تنور
سال ہر پس اصل اوسکی جو مشہور ہے کہ بڑھیا کے تنور سے پانی نکلا تھا وہ یہ ہے جو بالا مذکور ہوا

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝
اور چڑھایا ہم نے نوح کو کشتی صاحب تختیوں اور میخوں پر کہ جاری ہوئی ہمارے روبرو واسطے جزا اوس
نوح کے جو انکار کیا گیا تھا وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ اور البتہ رکھا ہم نے اوس
ارض جزیرہ میں پس آیا ہے کوئی یاد رکھنے والا فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝ پس کیسے ہوا میرا
عذاب اور میری نذیر وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ اور البتہ آسان کیا ہم
نے قرآن یادداشت کے لئے پس آیا ہے کوئی یاد کرنے والا بالخصوص عذاب آنیوالے کی نسبت

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝ تکذیب کی قوم عاد نے رسول کی پس
کیسے ہوا میرا عذاب اور میرے ڈرانے والے واضح ہو کہ قوم عاد قوی ہیکل تھی

تباہی کا خیال اون کو نہ تھا اور اہل مکہ پہلے کبھی برباد نہ ہوئے تھے اور بہادری مین یکتا تھے اونکو
زعم بربادی کا نہ تھا تو اس وجہ سے اس قوم کیواسطے یہ جملہ بار بار لایا گیا تا کہ اہل مکہ کو سرزنش
کامل ہو اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝ تحقیق ہمنے بھیجی باد صرصر
روز نحس مین جو روز بدہ ہی سخت تلخ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝ اوڑا لیجاتی ہے
آدمیون کو گویا آدمی جڑین خرما کی ہین اکھڑی ہوئی کہ بہولی ہونے سے ہوا اون کو اوڑا دیوے
پس ہوا اون کو ممالک مختلفہ مین اوڑا لیگئی کہ تباہ ہونے والے تباہ ہوئے اور بقیہ سے
جس جس مقام پر گئے زبانین مختلف ہوئین اور اون سے نسل چلی فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي
وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ پس کیسے ہوا میرا عذاب
اور میرے رسول ڈرانے والے اور البتہ آسان کیا ہم نے قرآن کو یاد کے لئے پس آیا ہے
کوئی یاد کرنے والا بالخصوص مقدمہ عذاب اکثر مرداران بنی قیدار مین كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ
فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ تکذیب کی ثمود نے صالح
علیہ السلام کے ساتھ پس کہا آیا ایک بشر کی اپنے سے ہم پیروی کرین تحقیق اسوقت مین البتہ
ہم گمراہی وجنون ظاہر مین ہین ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ۝
کیا اوتارا گیا ذکر اوسپر ہمارے درمیان مین سے ہرگز نہین بلکہ وہ جہوٹا ہے شریر تر
سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۝ جلد وہ جانین کل کو کون جہوٹا شریر ہی الحاصل صالح (علیہ السلام) اور
ٹھہری کہ اعجاز دکھلایا جاوے پس ناقہ کا اعجاز دکھلایا گیا اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ
وَاصْطَبِرْ ۝ تحقیق ہم بھیجنے والے ناقہ کے ہین اون کی آزمایش کے لئے پس امید رکھ ای صالح
اون کے ساتھ اون کی ہلاکت کی نسبت اور صبر کر پس بعض قوم صالح ناقہ کے نکلنے سے پہلے ایمان
لائے پر متکبرون نے کینے سے دوست رکھا اندلالین کو ہدایت پر اور مرتد ہوگئے اور وہ اونٹنی
سارا پانی اون کا پی جاتی تو صلح ایک روز ٹھہری جو ارشاد ہے وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ
بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۝ اور خبردار کر اون کو ای صالح کہ پانی بٹا ہوا اون کے درمیان

سے اون کو عبرت واسطے غالب کی ہمارا اَکُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي
الزُّبُرِ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ بَلِ السَّاعَةُ
مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝ آیا تمہارے کافر اون لوگ سے بہتر ہیں ان برباد ہوئے
والوں سے کیا تمہارے لئے براءت ہے ہلاکت سے مزبوروں میں کیا کہتے ہیں کہ ہم فتح مند ہیں اوسکا
جواب یہ ہے کہ جلد شکست کہاوے جماعت کفار اور پھیرین پیٹھ بلکہ ساعت بدر اونکا وقت ہے
اور وہ ساعت ہلاک کنندہ ہے اور تلخ ہے اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ تحقیق کفار گمراہ گرے
آگ میں ہیں يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ اوس روز کہ کھینچے
جاوینگے آگ میں اپنے موہنوں پر بعد ازاں فرمایا جاوے چکہو آگ کی لذت جیسے ابوجہل کو حضور اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جبکہ وہ اوندہے مونہ لایا گیا کہ تجکو اللہ نے جو وعدہ کیا تہا اوسکا الحمد ہے اور وہ ساعت
شروع دوزخ میں جانے کی تہی کہ ہنگام موت سے آخرت شروع ہے اور کفار کہیں کہ کب ساعت فتح
ہوگی ارشاد ہے اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ۝ تحقیق
ہم نے ہر شے کو پیدا کیا اندازہ کے ساتھ پس وہ نہ پہلے ہو نہ بعد کو پس فتح اسلام وہ اپنے اندازہ کے مطابق
بروقت آنے والی ہے اور نہیں ہے کلمہ ہمارا مگر ایک مقرر دوسرا نہیں مثل پلک مارنے کے کہ بعد اسباب
کی طیاری کے وہ ہوجاتا ہے پس شہر دفعۃً فتح ہوجاتا ہے ۔ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ
مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ اور ہم نے ہلاک کئے تمہارے ہم مثل پس آیا اون کو یاد کرنے والا ہے تم میں کوئی
وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ اور ہر شے جو پیغمبروں کے
ساتھ تمہارے ہم مثلوں نے کی وہ کتب سابقہ میں لکہی ہوئی ہے اور حال ہر صغیر و کبیر تمہاری عملوں کا
لکہا ہوا ہے اگر شک ہو تو دریافت کرو اہل کتاب سے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝
فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ تحقیق شرک سے بچنے والے باغوں و نہروں
میں ہوں صدق و یقین کی جا نشست میں قدرت والے بادشاہ کے پاس پس دی وعدہ دنیا
میں اہل اسلام کو [illegible] ہوا ۔ آخرت میں بہی بدستور وعدہ ہوئیگا الا [illegible]

وقف لازم

ع ۳ ۱۵

سورۂ رحمٰن مکیہ ہے اس مین اٹھتر آیتین تین رکوع ہین

اسکے مضامین عجیب دلائل یقینیہ سے مستحکم ہین مگر چونکہ اون کی نظر بر جواب طرح سے
ہو چھون مین ظاہر ذہن کی کمی خود حل اعتراض ہو گئی ہی اسلیئے رسالے جزوی والی طرح طرح سے
اور یہ معترض ہوتے ہین اور مفسرین کے اقوال پر طرح بطرح کے اعتراض ہوتے ہیں جو ہم بیان کرینگے
اور اصل تقریر سے مطلع کرینگے جس سے غرض ہونا اس سورت کا دریافت ہو پس مخفی نرہے کہ
مفسرین کا قول ہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزول قرآن کے دعوے پر کہ اللہ کیطرف سے ہے
کفار کا مقولہ سورہ نحل مین منقول ہی کہ جز این نیست محمد کو تعلیم کرتے بشر مثل یسار وغیرہ تو جواب
آیا کہ وہ لسان جسکی طرف نسبت کرتے ہین کفار وہ اعجمی غیر فصیح ہی اور یہ قرآن زبان عربی روشن
ہی اور بشر کی نسبت اختلاف ہے بقول ابن عباس بلعام نصرانی اعجمی لسان تھا جسکو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم تعلیم فرماتے اور مشرک لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوس کو آتے جاتے
دیکھتے اور عکرمہ کا قول ہے کہ وہ بشر یعیش نام بنی مغیرہ کا غلام تھا کتب مقدسہ سابقہ
کو پڑھا ہوا جسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن تعلیم فرماتے اور فرا کا قول ہی کہ وہ مسمی عائش حویطب
بن عزی کا غلام اعجمی زبان کتب سابقہ کا واقف تھا جو اسلام لایا تھا اور ابن اسحاق کا قول ہی
کہ مروہ کے متصل جبیر رومی نصرانی واقف کتب سابقہ غلام بنی حضرمی تھا جسکے پاس حضور
صلی اللہ علیہ وسلم اکثر بیٹھتے و عبد اللہ بن مسلم حضرمی نے کہا ہے کہ ہمارے دو غلام انجیل
کے واقف ایک یسار کنیت ابی فکیہ دوسرا جبیر تلوارین بناتے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم
بسا اوقات گذرتے جبکہ وہ توریت پڑھتے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر جاتے اور سنتے
اور ضحاک کا قول ہی کہ کافر لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اون
دونون کے پاس جلوس فرماتے اون کے کلام سے راحت پاتے اور اصل یہ ہے کہ وجوہات تین
ہدا میں علماے شمار ہی عداوت جز ارنج نسل ہم۔ انکا مشاہدات سے ہین سنکے ہر ایک سے محفوظ

صلی اللہ علیہ وسلم کا ربط تھا اس حقیقت سے کہ نا آشنا تھے پس کافرون نے کہا کہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کو تعلیم کرتا ہے بشر پس اون کی تردید مین ارشاد ہے کہ رحمٰن نے نازل کرکے تعلیم کیا ہے پس
اہل راے جزوی اسپر معترض ہوسکتا ہے کہ نفس دعوی کب دلیل ہوسکتا ہے اور پھر بعد اسکے
وہ رحمٰن کو جانتے تو اون کو یہہ کہا جاتا حالانکہ وہ رحمٰن کو نہین جانتے تھے جیسے خود قرآن مین
ہے اور اسکے بعد جو فرمایا کہ انسان کو خدا نے پیدا کیا اور تقریر زبان اوسکو تعلیم فرمائی یہہ پہلی آیت
سے غیر مربوط ہے بسبب کہ مخفی یہہ کلام تھا وہ اس صفت سے خدا کو جانتے تھے پس شعر شاعر ذیل اوسکی مثل
ہے حشمان تو زیر ابر دانند ؛ دندان تو جملہ در دہانند ۔ اور کلام کے [illegible] کے دو فائدے ہوتے
ہین ایک نادان کو دانا کیا جاتا ہے دوسرے دانا غیر عامل کو تنبیہ کیا جاتا ہے یہان پر دونون مفقود
پھر اسکے بعد یہہ ارشاد ہے کہ سورج و چاند حساب کے ساتھ ہین اوسپر بھی مثل شعر مذکور
صادق ہے سارے عمدہ فوائد اون کے چھوڑ کر جو زمین کو اون سے ہین حساب کی کیا تخصیص اوسکے
بعد یہہ ارشاد بھی ویسا ہے کہ گھاس بیلدار و درخت خدا کو سجدہ کرتے ہین اور یہہ سجدہ اون کا
غیر محسوس و گر بتقدیر کہا جاوے وہی اعتراض شعر مذکور کا صادق ہے پھر جنون کے اثبات کے لئے
فبای آلاء ربکما تکذبٰن ایک بار کافی ہے پس تکرار اوس کا بے سود گر مثل ترجیع
کے ہوتا تو بھی ایک بات تھی پس معلوم ہوا کہ یہ تقریر معنا مین سورت پر جو بیان ہوئی
اوسپر اعتراض عدیدہ ہین پس ہم پر لازم و ضرور ہے کہ صحیح صحیح طور پر کتب سابقہ کی مطابق
شان نزول کے موافق ہم تقریر کرین اگر راے جزوی والا کچھ بھی فہم رکھے [illegible]
ہر ایک آیت قرآنی کا ہوجاوے اور اہل علم مسلمان کو عجب [illegible]
ہوکہ دلائل دو قسم کی ہوتی ہین ایک نقلی مسلم آبا و اجداد و بزرگون کی [illegible]
اوس طرح سے وہ دلیل جو معائنہ سے پیدا ہوکر [illegible] شنیدہ کی [illegible]
ہے اور نقلی دلیل سے یہہ ہے کہ فصل اول و دوم [illegible] کے مطابق آیت ان ربکم اللہ

الذی خلق السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش

سے مروی ہے جسکا خلاصہ ہے کہ اللہ تعالی نے آسمان و زمین و ان کے مابین کو عرصہ چھہ
روز میں بنا کر آدم اول کو چھٹے روز پیدا کیا پھر ان کو ساتویں دن نسیاہ کیا کہ پورا ہوا اپنے
کام سے کہ عرش جو بمعنی کار رفت میں آتا ہے وہ یہان پر مراد ہے پھر سبت یعنی دن کو مبارک کیا
آدم صفی اللہ کو پیدا کیا پس مبارک روز سبت میں لیقول پولوس مقدس جیسے
نامہ عبرانیون سے مفصل کیا گیا اشارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ساتوین ہزار
قمری میں وجود آدم سے ہے کہ سبت بمعنی ہفت ہے پس اس مقام سے سارے انبیا اس
روز کی تعظیم کرتے گئے اور ساتوین روز قوم یہود روزہ رکھتی اور ساتوین ماہ رجب کی
عزت کرتی اور ساتوین سال میں کھیتی باڑی لوکری مالکی وغیرہ سب چھوڑ دیتے
اور سات سنے اُنچاس روز و سال میں چونکہ سات کے عدد کو زیادہ دخل ہے تو اُنکی
خوشی میں عید و جوبلی کرتے اور یہ روز دراصل یوم جمعہ تھا جیسے حدیث و انجیل سے
گذر گیا اور عرب واسطے اس روز جمعہ کی تعظیم کرنے اور ساتوین ماہ کو بھی جو رجب ہے
مکرم سمجھنے بلکہ بالخصوص عرب کے اکثر جمعہ کے دن کو مکرم کرکے مانتے ہیں اور یہود سے
غلطی ہوئی کہ سنیچر کو روز سبت کہا اور نصاری کو غلطی ہوئی کہ اتوار کو روز سبت
کہا پس اہل اسلام میں اصلی روز وہی جمعہ کا روز عید مقرر ہوا کہ اسی نبی کریم کے
ہزار ہفتم کی ہم خوشی منا وین اور مجمع عام میں دو رکعت شکرانہ ادا کرین تا آنکہ
مخصوص روز جمعہ بوجہ عید ہونے کے روزہ کی بھی ممانعت ہوئی اور جبکہ عبداللہ بن
سلام کی قوم نے بہر سبت کی تعظیم کی بابت اسلام لاکر عرض کیا حکم ہوا کہ
اب انکی کا اعتقاد نہ رہا سوا اسکے کہ خدا تعالی قیامت کے دن یا دلون میں آدم سے
اور فرمایا کہ آدم ایک امت تھا جنی سبت کا مبشر ہے گو پس جیسے اللہ نے انبیا
بشارت دینے والے اہل حق کو سبت مقدس ہزار ہفتم سے اور ڈرانے والے کفار
کو شوکت اسلامی بنی سبتی سے اور دی کتاب توریت تاکہ حکم کرے جس میں قوم یہود

اختلاف کرین اور نہ اختلاف کیا اوس مین بابت بعثت کی مگر اون یہود لوگون نے جن کو کتاب دیگئی
تھی بعد اس کے کہ آئے اون کے پاس بینات اسلامی بغاوت سے پس راہ نمائی مثل عبد اللہ
بن سلام کو اپنے اذن سے اور اختلاف کی یہ صورت واقع ہوئی کہ زمان آدم سے تا ولادت تارح پدر
ابراہیم توراۃ عبرانیہ کے سنہ بدل دیئے وہ سنین جو توریت یونانیہ مین زمان مذکور کے ہین اور
نصاریٰ کے پاس توریت یونانیہ تھی اوس مین بعد ولادت تارح زمان مسیح تک سنہ بدل دیئے
تا کہ ہزار ہفتم کی تعداد مین خلل نہ پڑے اور زمانہ شوکت دین مسیح پر ختم کہین مگر لطف الٰہی حد حسنہ
سبب دستور فصل اول و ۳۸ و ۳۹ خرقیل و فصل ۴ و ۲۰ مکاشفات مین اب تک موجود
ہے کہ ہزار سال مقدس کے اول مین نبوت خدا وند چار خلفاء ہو کہ ہزار سال تک شیطان مقید رہے
جسمین چار خلفاء کے بعد فتوحات سلاطین اسلامی ہون اور ہزار سال کے بعد سلطان قید سے خلاص ہو
اور والی رہنا اور قوم گوگ مثل انگریز کو بہکا دے کہ مقدسین اہل اسلام کے ممالک کی اطراف
پر تسلط کرنے لگین وہ حسب فرمودہ مشاہدہ سنین یونانیہ زمان آدم علیہ السلام سے تا حضرت
ابراہیم علیہ السلام و عبرانیہ کے سنہ زمان ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تا زمان حضور صلی
اللہ علیہ وسلم صحیح ہین جیسے مفصل مذکور ہو سکے پس یہ سورت سنین قمریہ کی نسبت حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی مذکور تھی اور فصل نہم دانیال مین سنہ ہشتادم مسیح موت بانبیاء سنتر ہفتہ یعنی چار سو
نوے سال مین ولادت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام موعود تھی اور انتی و چار سو نوے
دنیا نسو سفر مین حسب عدہ ولادت باسعادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی ہے اور عرب
مین باعتقاد قریش مین حمد کی تعلیم رحمت مذکور تھی اور علم نجوم مین عرب والے خوب
واقف تھے چنانچہ ناگہ ہندی نجوم عرب سے ماخوذ ہیں پس اس تمہید کے بعد جاننا چاہیے
کہ اول سورۂ رحمن مین ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ جس مین اللہ کے لفظ کے بعد
جو ذات غنی پر دلالت کا نسبت اسم رحمن و رحیم ہی ہے جو مرحوم کو چاہتے ہین پس اس
مقام مین اس امر کا اشعار ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوی نزول کلام الٰہی پر ہے یہ ثنا کہ آئم

دعوی ہر لشرروحی بیت سے علاوہ نہین رکہا جاتا رہا کہ جسکا نام اللہ ہی اوسکا نام رحمٰن و رحیم ہی
اسی وجہ سے دعوی بطور بہار شعہ قائم کیا گیا اور اسم اللہ کی جگہ اسم رحمٰن لایا گیا ہی اور اوسکو اوسکے
تسلیمات سے پہلے مدلل کیا جیساکہ فرماتا ہی اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ رحمٰن نے علاوہ رحمانیت
سے تعلیم کیا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن جس اسم سے عالم بنایا اور اوس کے سارے لوازم حسب
امکان عالم ظاہر کیئے جیسے فرماتا ہی کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے حسب امکان کل شی کو اوسکی امداد
ایجاد و دہش میں پہلے جیسا ہونا ضروری ہی اور جیسا کو پہلے جیسا پھر اوسکو ہدایت کی کہ مطابق
اوس کے ایجاد کیا اگر چہ اللہ تعالیٰ پر فرض کوئی شی نہیں کہ دوسرا اور پیدا کرے ہو لیکن دہش کی
ایجاد کے لیئے جیسا ہونا ضروری ہی پس نزول قرآن ہی اس وقت خاص سے اسم رحمٰن کو
لازم ہی پس اختیار اسم رحمٰن کے اسم اللہ کے بدل دعوے مین بہہ وجہ سے کہہ
اعتراض کہ اسم اللہ غنی ہی جاتا رہا اور یہہ اعتراض بہی جاتا رہا کہ رحمٰن کون ہی اور اس دعو
پر دلیل نقلی فرماتا ہی خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کامل
کو جن مین بالخصوص آدم و دانیال ہی ہین اور تعلیم کیا اوس کو بیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کہ حساب سے حسب فصل نہم دانیال کے پانسو ستہ عیسیٰ تمسی ولادت نبی ہی اور آدم کے
ساتوین ہزار قمریہ کے شروع مین ولادت نبی اکرم ہی وگر تمکو شک ہو اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ
سورج و چاند حساب کے ساتھ ہین آؤ جیتو حساب کرلو جب اون سے حساب کیا جاوے کہ بارہ
بارہ نزول کلام خدا اون پیغمبر اسماعیلی ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام پر فصل ۱۸ سفر مثنی مین
لکہا ہی جسکی درس ۴۸ ۔ فصل ۱۲ ۔ کتاب انجیل یوحنا مین مسیح نے تصدیق کی کہ یہ میرے حق
مین ہیں بلکہ جو مجکو ماںے کا اوسکو سزا دہندہ یعنی احمد میرے بعد آخر دن یعنی ہزار ہشتم
مین تشریف لاکر سزا دیگا بہ اوسکے حق ہی اور احمد بمعنی سزا دہندہ لغت مین ہی جیسے قاموس مین حمد کو تاد
ستکرو جزا و قصاص کے معنی مین لکہا ہے اور کلام موعود کے اعجاز کی وجہ یہ لکہی ہی کہ نبوت کا نام
نزول پر موقوف ہی لفس الامر مین اس راہ سے ساری کتابین بمنزلہ کلام خدا ہین پر جنمو

صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ختم الانبیا ہین لازم ہے کہ یہ کلام بشر یعنی منزل نہو پس فصل ۱۸ استثنی
مین لکہا ہو کہ جو دوسرا نبوت سے کے دعوے سے کلام موعود کا دعوے کریگا نبوت اوسکی یعنی پیشگوئی
راست نہ آویگی اور مدعیین نبوت یعنی ابن مسلیمہ وغیرہ پر ایسے ہی گذرا پس ہر ہر آیات قرآنی
بدین وجہ معجزہ ہوی اور رسالت نبوت مین خاص شی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین ہین
ہر پس معلوم دعوی ختم المرسلین پیچہے کے دعوی رسالت سے نزول کلام کا دعوی یعنی بعد مین کرے مارا جاو
پس سورۂ بقر مین اول مین الواح موسیٰ کی کتاب سے مطابقت ثابت کرکے دلیل خلعت سے ثابت کیا
کہ اگر تم کو مطابقت مین شک ہو تو اپنی کتاب کی تصدیق کے لئے اوس ہی عظیم الشان کتاب کا نشان لاو
کہ ادنی امر ہے ایک آیت منزل لے آو کیونکہ ستہ معین ہو چکے ہین اور وہ نہ لاسکے پس
ظاہر ہوا کہ یہ کتاب قرآن وہی موعود ہے اور باوجودیکہ قرآن شریف مین بہت سی آیات ہین
اور دوسرون کی عبارات بہی منقول ہین پر قرآن شریف کے دعوے کے مقابل مین باوجود ہم جنسیت
کلام کے کوئی ایک آیت کی برابر بھی بدعوی تنزیل نہ لاسکا یہ دلیل سمعی ہوئی اور دلیل عقلی فرماتا ہے
کہ یہ کلام منزل من اللہ ہے والنجم والشجر یسجدان ۵ اور گہاس بیلدار و درخت اس پیغمبر پر
جہکتے ہین جیسے باب عشرت النسا مشکوۃ مین صدیقہ سے روایت احمد بابت جہکنے درختون کے
موجود ہے بس جن سے یہ اعجاز ظاہر ہوا وہ تعلیم یافتہ رحمن ہی ہے اور باوجودیکہ فصل ۴۲ یشعیا مین ل
تعبد اللہ واحدے یشعیا یعنی عبد المطلب دادا کے کرکے لکہا ہے اور سوائی پیشین گوئی دوسرے حضرات کے
آبا و اجداد شیبہ عبد اللہ سے عجائبات ارہاصات اہل مکہ دیکہتے تھے پہ تعنت سے کہنا
کہنے لگے کہ عبد اللہ کے صاحبزادے کیون نبی ہوسے دوسرے سردار مکہ و طائف سے کیون نہ ہوا
بس اس تعنت و سرکشی کے سبب ان سے بہت سے امور اون کی [illegible] لیے
اللہ بیان کرتا ہے جن مین اون کو وجہ دریافت نہ تہی پس یہ وجہ باربار بطرز [illegible] لانے کے بعد
آیت فبای آلاء ربکما تکذبان کی ترہی جیسے مزبور ۱۳۶ مین باربار رحمت تیری ابد تک

کہولتا ہاپس فرمایا وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا اور آسمان کی انسا کو خدا نے بلند کیا جس کی بلندی کا تم کو اقرار ہی اور تم اوسکی تسلیم مین تعنت نہین کرتے کہ کون ہوا خواہ آسمان بطور تخصیص لوباشیہ کے ہون یا بحسب آیت والسماء ذات الحبك کے سبع شداد غیر متغیر النسبۃ بتحقیق جدید کے طور پر جال مثال ۔ دن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وائل نکوین مین در خت حیات کرکے فرمایا ہے جو شمشیر کو نیون سے یعنی متفقین اصحابہ سے سبا فصل ۲ سفر ثمنی حسب آیت وانا لہ لحافظون کے محافظت کیجا وسے اور ظالمین کا قرن پر اون کی شمشیر چلی پس اس وجہہ سے زائچہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زحل جو موجب نحوست گنا جاتا ہے اپنے خانہ شرف مین آلے سے جو میزان ہے شرف یافتہ ہوا کہ اوس کی نحوست زائچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جاتی رہی دیکھو مقدمہ تنجیم مین اہل ہنود کی کتب سے زائچہ کو اور میزان ساتوان برج ہی جس میں اشارہ ساتوین برج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہی وجود آدم سے نظر بر آن فرماتا ہی وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝ اور کہا بارہ برجون آسمان مین ساتوان برج میزان تاکہ ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کے مقدمہ نبوت مین بیمیزان کے ساتھ ہو کہ تم کجی نہ کرو میزان ظاہری و باطنی مین چنانچہ دونون کو نعمت فرماتا ہی وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝ اور برابر رکہو وزن عقائد دلی کو عدالت کے ساتھ اور نہ کجی کرو ترازو سے عقلی مین کہ ناشایستہ عقائد اختیار کرو انہین سے عدم اقرار تعظیم حق ہی نبی موعود کی نسبت جسکے آثار یقینی مطالعہ کرتے ہو اور مقدمہ برج میزان مین تم کو تعنت نہین اسوجہ سے کہ ساتوین عام ہو کیون ہوا ویسے حال نبوت ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کا ہی دیکہو وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝ اور زمین کو اللہ نے مخلوقات کے لئے رکہا اور تم تعنت سے یہہ کہکر انکار نہین کرتے کہ کیون زمین کو خلقت کے لئے رکہا جیسے نسبت ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کی باوجود دلائل کے تعنت کرتے ہو پہر دیکہو فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ زمین مین میوے ہین و کہجور صاحب غلاف اور دانہ خوشہ والے اور ریحان کہ کہین کچھ کہین کچھ اور تم بعد مشاہدہ کے اوس کی وجہ خصوصیت کی عدم دریافت سے ہٹ دہرمی نہین کرتے جیسے ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت بعد مشاہدہ دلائل کے تعنت کرتے ہین اور کہے

پہ کیونکر محمد کیونکر نبی ہوئے فبای الاء ربکما تکذبن وہیں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے
ای انسان وجن افسوس ہے ای انسانو تم شیطان کے بہکانے سے جو انکار نبوت کرتے ہو بہر غرور کرد

خلق الانسان من صلصال کالفخار پیدا کیا تمہارے جد آدم کو گل بار یک آمیختہ آواز دینے والے
ٹھیکرے کی مثال سے کہ خدا تعالیٰ نے عزرائیل سے حکم فرمایا جو ایک روح صاحب قوت
ہیں جیسا کا تفصیل و تحلیل پر بغضب کرا دے سینے متلاً زور ہوا ایک قبضہ خاک کا ساری زمین سے لیکر
تربیب نمین کہین ساتوین عرصہ نہ زمانہ گذر نسے جمع کیا اور اوسپر چالیس سال برودت کی بارش ہوئی
رنج و خوشی کی کر انتالیس سال رنج اور ایک سال خوشی کی بارش ہوئی بس اس مقام سے دریافت ہوا کہ ہر ایک
روز ہے ہمارا اس مقام پر ہزار برس کا پس اہل اسلام و اہل کتاب پر ظلم والو حجی ہے اسکو ان
بست ہزار سالہ کی بست لکھ رسالہ کے باب جلسہ اعتراض نہین ہوتا کیونکہ آدم صفی اللہ
جیسے قبل چھٹے دن والے بہشت سے آدم نے تو اونکو برباد کیا اور ساتوین روز مبارک کیا
اور اسمین اشارہ حسب تصریح نا معتبرا ہنون کے دلالت ختم المرسلین علیہ السلام کا ساتوین ہزار مین نکلا
اسیواسطے ساتوین دن سبت کی تعظیم نکلی کہ متواتر انبیاء باتین کرتے چلے آتے جیسے گذر گیا
الحاصل ساتوین روز کے عصر کے وقت مین آدم صفی اللہ کا خمیر کیا کہ سفالی کنکنانی مثال ہو گئین
کی استخوان آدم بنین اور اونکو گوشت و چمڑہ وغیرہ سے مرتب کیا وخلق الجان من مارج من نار اور پیدا کیا ابو الجنات
جان کو شعلہ آگ سے ہری سے جسکو دھنا علیم رہتے ہیں پس اونکے لئے دلیل کی حاجت جنون کے وجود میں
نہین اور ہیسے اونکے وجود کی تحقیق مقدمات تفسیر بزا مین کی ہے کہ وہ اجسام مین آتشی اجزا اکے
غالب ہیں جنکا وجا مین زیادہ ظہور ہوتا ہے جس کا سبب ظاہری اہل بحر کو ابتک دریافت نہ تھا
اور قیسل وجود نیاری از حفاظت آواز کی جو اہل حکمت جدیدہ نے ایجاد کیا ہے ذیل آلہ یلفط
من قول الا لدیہ رقیب عتید دیکھو حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کا قول تھا کہ جسم
آواز کو قائم بدستور اپنے محل میں پاتے ہین کہ بعد تلفظ کے قائم رہتی ہے پس اس عرصہ مین
وہ مشاہد ہے حالانکہ موجود ہوتی ہے جسکو غیر فار کہتے اور قائم ہے ہیں ہر دو ذات طلبہ آتشی یا ہوا کا

انکار جیسین ہوا دسوختہ ہونا تمام شہرون سے محض بے سند پس اہل مکہ کو کہا گیا کہ بعد مشاہدہ وجود
آدم وجن کی نعمت سے کیون انکار نہین کرتے ہو لہذا فرماتا ہے فبای آلاء ربکما تکذبان پھر فرماتا ہے
دیکھو رب المشرقین ورب المغربین یعنی پروردگار دو مشرقون یعنی صیفی و شتوی کا اور پروردگار دو مغربونکا
کہ جب سورج کی شتوی سے صیفی کی جانب تک و برعکس ہر سال مین لاتا ہے اور تم اوسکو مشاہدہ
کرکے نعمت سے انکار نہین کرسکتے کہ یہ اوقات مخصوصہ کیون ہوے پس بعد وجود دلائل نبوت
ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مین تم کیون ہٹ دہرمی کرتے ہو کہ محمد اللہ کے نبی کیون
ہوے نظر بران تہدید انعمت کے لئے پھر فرماتا ہے فبای آلاء ربکما تکذبان تم کس لیے اپنے
پروردگار کی نعمتون کا تم انکار کرو بالخصوص اہل اسلام کی عملداری و بادشاہت بین المشرقین والمغربین
مین زیادہ ہونیوالی ہے مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان یعنی ملین دو دریا
ایک شیرین یعنی میٹھا دوسرا سمندر کھاری کہ درمیان دونونکے حد فاصل ہے کہ تجاوز دونون نہین کرتے
چنانچہ اس عرصہ مین محقق ہوا ہے کہ لندن کے حوالی مین سمندر شیرین بہی ہے کہ جاڑونمین وہ گرم ہوجاتا
اور اوسکے گرم انگریز لیتے اون ممالک مین ویسی سردی نہین ہوتی جو بغیر اسکے ہوتی اور
گرمی مین اوس سے سرد ہو جاتے ہین تا کہ زیادت قیام آفتاب سے گرمی زیادہ نہو دیکھو
وسعت علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اکثر بہا نیز یاجوج و ماجوج کے قیام ہین اور وسط مین مملکت اہل
اسلام وہ بطور برزخ ہے کہ کہین اہل اسلام کی بادشاہت ہے کہین اور قومون کی نظر بران
فرماتا ہے فبای آلاء ربکما تکذبان اور ارشاد کرتا ہے یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان نکلتے ہین
دونون دریاے شور و شیرین مذکورین سے موتی و مونگے کہ موسم ربیع مین جب مینہ پڑتا ہے
[illegible] صدف سمندر مین قطرہ جاکر اوسکی [illegible] ہوتا ہے [illegible]
اور دیکھ [illegible] کتنا [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] مرجان [illegible] جاتا ہے [illegible]
مرجان یعنی [illegible] اور [illegible] سے [illegible] انکار نہین کرتے فبای آلاء ربکما
تکذبان پھر ارشاد فرماتا ہے ولہ الجوار المنشئات فی البحر کالاعلام اور اسکے

بطور ایما مقصد یہ وہ لڑکیان کفار کی غالباً ہون جو مقطوع ایمان پر ہون اور قبل از بلوغت مر گئی ہون اور جو

مطیع کفر پر ہو جاوین وہ اہل امتحان سے ہون کانہن الیاقوت والمرجان ۰ فبای الاء

ربکما تکذبن ۰ گویا وہ یاقوت ہون یا مرجان خوبی مین پس وہان بھی انکار کرو گے اہل ایمان کو

بمانار نعمت کیون ہو جیسے ارشاد ہے ہل جزاء الاحسان الا الاحسان ۰ فبای الاء ربکما

تکذبن ۰ آیا جزا نیکی کی نہین ہے نیکی پس اسپر بھی انکار کیجیو ومن دونہما جنتٰن ۰

فبای الاء ربکما تکذبن ۰ اور سوا جنت عدن وجنت نعیم کے اور دو جنتین ہون

پس کس کس اپنے رب کی نعمتو نکا انکار کرو گے مدہامتٰن ۰ فبای الاء ربکما تکذبن ۰

گہنے سبز ہین پس کس کس اپنے رب کی نعمتو نکا تم انکار کرو گے فیہما عینٰن نضاختٰن ۰ فبای

الاء ربکما تکذبن ۰ ان دونون مین دو چشمے ہون جوش مارنوالے پس وہان بھی انکار کیجیو

فیہما فاکہۃ ونخل ورمان ۰ ان دونو مین میوہ اور خرما اور انار فیہن خیرٰت حسان ۰

فبای الاء ربکما تکذبن ۰ ان مین خرما و میوے و انار کی ان باغون مین ہی

عورتین نیک اخلاق ہون حور مقصورات فی الخیام ۰ حورین ہون ہوتی خیمو نمین

فبای الاء ربکما تکذبن ۰ لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان ۰ اور نہ ہاتھ لگایا صحبت

کی ہو ان کے پہلے کسی انسان و جن نے فبای الاء ربکما تکذبن ۰

متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان ۰ تکیہ لگائے ہون بستر سبز و عمدہ فاخرہ پر

فبای الاء ربکما تکذبن ۰ تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام ۰

بابرکت ہے تیرے رب کا نام صاحب جلال و بزرگی کا ؛

سورۃ واقعہ مکیہ ہے چھیانوین آیتین تین رکوع پر مشتمل ہین ؛

اور پہلی سورت مین پہلے ثبوت نزول قرآن پھر قیامت کا حال ہے اور اس سورت مین پہلے قیامت

کا حال ہے جسکو کفار نے انکار کیا پھر ثبوت قرآن ہے بدان نظم مرادیکے بعد لائے اور اس سورۃ مین

پہلے کفار کے انکار کی تردید ہے جو قیامت کی نسبت کرتے دوسرے وہ لوگ مشرک اپنی

ہون اور کیلے کیلون مین ہون اور سایہ دراز مین ہون و پانی جاری مین اور کثرت سے میوہ ن
مین کہ نہ قطع کیے جاوین اور نہ اون سے باز رکھے جاوین اور منکوحہ بلند مرتبہ مین تحقیق ہم پیدا
کرین اونکو دوسری پیدائش پس کرین ہم اونکو باکرہ عاشقہ ہمسن لاصحب الیمین
ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاٰخرین ۵ اصحاب یمین کیلیے بڑی جماعت ہو اولین یعنی قسل
اہل اسلام سے اور بڑی جماعت ہو آخرین سے متاخرین اہل اسلام سے کہ ستر در ستر ہین واصحب
الشمال ۵ ما اصحب الشمال ۵ فی سموم وحمیم ۵ وظل من یحموم ۵ لا بارد ولا کریم ۵
انہم کانوا قبل ذلک مترفین ۵ اور اصحاب شمال کون ہین اصحاب شمال جو لوگ گرم
وپانی کھولتے ہوئے مین ہون اور سایہ دھوئین سیاہ یحموم مین ہون وہ نہ سرد ہو وہ منزل اور نہ کریم
منظر کیونکہ وہ پہلے اس سے دنیا مین اترانے والے تھے وکانوا یصرون علی الحنث
العظیم ۵ وکانوا یقولون ۵ ائذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون ۵ او
اباؤنا الاولون ۵ اور اصرار کرتے تھے گناہ بزرگ پر کہ وہ شرک ہے اور کہتے تھے آیا جب ہم مرے
اور ہوگئے خاک واستخوان آیا ہم البتہ مبعوث ہونگے اور ہمارے پہلے باپ دادے قل
ان الاولین والاٰخرین لمجموعون الی میقات یوم معلوم ۵ فرما کہ اولین واخرین البتہ
جمع کیے جاوین روز معلوم کے وقت تک ثم انکم ایہا الضالون المکذبون ۵ لاٰکلون
من شجر من زقوم ۵ فمالئون منہا البطون ۵ فشاربون علیہ من الحمیم ۵ فشاربون
شرب الہیم ۵ ہذا نزلہم یوم الدین ۵ اے گمراہو جھٹلانے والے قیامت
کے البتہ کھانیوالے ہوگے درخت تھوڑ سے پس بھرنے والے ہونگے پیٹون کو پس
پینے والے ہونگے اوسپر کھولتا پانی پس پینے والے ہونگے پیاسے اونٹ کی پیاس
کہ سیراب نہونگے یہ اونکی مہمانی ہو بروز قیامت اور انکار و تکذیب قیامت جو بسبب
خاک ہوجانے اور عظام بوسیدہ ہونیکے سمجھتے ہین وہ مثل کے معنی نہین سمجھتے کہ عالم قیامت
عالم حیوان دوسرا عالم مثل اس عالم کے ہے جیسے ایک پیدائش کے بعد دوسری پیدائش

ربع

کے لئے مستدس ٹھہرایا اور سا نوین ماہ رجب کو مقدس کیا ساتوین سال کو سات بیتے اور پچاس
کے گذرنے سے پچاسوین روز و سال کی جوبلی مقرر کی پس کیسے ثبوت نبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
خود اونکی یا اونکے دوستون کی مسلم کتاب سے ظاہر ہے یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ
مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ جانتا ہے اللہ
جو جاوے زمین مین مثلاً عہد اسحاق تمام ہوا اور وہ جو نکلے اوس سے مثلاً عہد اسماعیلی ظہور
اور وہ جو نازل ہو عالم روح سے یہ آسمان سے مثل قرآن اور وہ جو عروج کرے اوس مین اور وہ
تمہارے ساتھ ہے جہان تم ہو اللہ اوسکے ساتھ جو تم کرتے ہو بینا ہے تمکو پس منافقین کے نفاق سے
بھی آشنا ہے غافل نہین اور وہ جو بہ نسبت شکست احد کے بوتے تھے ہوتے ہوے غافل ہوا ہے
اونکی غلطی ہے لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ
وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَهُوَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور اللہ کے لئے ہے وہ جو آسمانون مین
ہے اور زمین مین ہے اور خدا کی طرف رجوع کرین کل امور داخل کرے رات کو دن مین کہ رشنی
اسلام کو غلبہ دے اور داخل کرے دن کو رات مین کہ کفر کا غلبہ ہوا اور دانا ہے دلون کی ملے
صاف تھا کہ کون ایسی حالت مین اسلام پر محکم رہتا ہے جو پہلے کتاب مین پہلے سے بیان میں کہدیا ہو
جسکا ذکر آتا ہے اور یہ بیک نبوت بنی اسماعیل مین مقام شاسا نہین ہوا اہل اسلام کی فتح نہ ہوئی کیا مہت
شرط ہے رو میہ پر ضرور ہوتا ہے اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ
فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْكُمْ
لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِیْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ اے منافقو جو بظاہر ایمان لائے ہو
ایمان دل سے لاؤ اللہ اور اوسکے رسول کے ساتھ اور نشان تصدیق دل کا یہ ہے کہ صرف کرو اوس سے
جس مین تمکو خلیفہ کیا ہے جہادمین پس اونکے لیے جو ایمان لائے تم مین سے اور صرف کرین اجر بڑا
ہے اور کیا ہے تمہارے لیے جو دل سے ایمان نہ لاؤ اللہ کے ساتھ کہ نبی کی بات کی تصدیق نہ کرو اور رسول
بلاوے تمکو تاکہ دل سے ایمان لاؤ اپنے رب کے ساتھ بصورت پیغمبر اور لیا ہے تم سے عہد کہ بیعت کی ہے

تمنے نبی کی امداد پر اگر تم دلی مومن ہو اور خالص مومن کو قرآن پر ایمان لانا ضرور ہے کیونکہ وہ منزل
من اللہ ہے جیسے ارشاد ہے هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ
وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ خدا وہ ہے جو اوتارے اپنے بندہ خاص ترین محمد پر آیات روشن پارہ پارہ
کر کے جو موجود فصل ۱۸ سفر ثلثہ میں ہیں تاکہ نکالے تمکو موت ظلمات کفر سے حیات نور ایمان کی طرف اور
اللہ تمہارے ساتھ البتہ مہربان رحم والا ہے کہ عیب تمہارے نا عاقبت تمہاری بدی کی نکھولے نہ آنکہ عدم
اخبار سے عالم نہ سمجھو اگر تم سچے ایماندار ہو تو ارشاد ہو وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً
مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝
اور کیا ہے تمہارے لئے کہ نہ صرف کرو راہ خدا میں اور اللہ کیلئے میراث آسمانوں کی و زمین کی ہے جو تم چھوڑ دیا کرو اوسکے
پاس اجر موجود ہے نہ برابر ہوں تم میں سے اوس صدیق کی جسنے صرف کیا پہلے فتح مکہ کے اور مقاتلہ کیا وہ لوگ
بڑے درجہ والے ہیں اون سے جنہوں نے صرف کیا بعد کو اور مقاتلہ کیا اور ہر ایک کو وعدہ کیا
اللہ نے نیکی کا اور اللہ اوسکے ساتھ جو عمل کرو خبردار ہے یہہ آیت صریح الدلالت وعدہ نیک کی ہے
ہر صحابہ کی نسبت جنہوں نے قبل الفتح صرف کیا مال اور جہاد کیا بالخصوص حضرات عشرۂ مبشرہ کی نسبت
پس جسکے دیرو خدا کے وعدہ غلط ہوں خدا اوسکے ایمان کا حافظ کیسے ہو مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ
قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ ۝ جو قرض دے اللہ کو قرض نیک (دیکھو اس مقام پر فصل ۱۷ سلاکی کو)
یہاں دیوے بلا ربو رعایت اور وہاں باوسے پس دگنا کرے اوسکو اللہ اوسکے لئے اپنی طرف سے
اس مقام سے قرضدار اگر اپنی خوشی سے زیادہ دیوے تو مباح ہے اوسکی ممنوع فرماتا ہے وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ۝ يَوْمَ
تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ اوسکیلئے اجر بزرگ ہے اوس روز کہ
تو دیکھیگا مومنین و مومنات کو کہ دوڑے ہے اونکے ایمان کا نور اونکے روبرو و اونکے داہنے بشارت ہو تمہارے لئے
آج کے روز اون جنتوں کی کہ جاری ہیں اونکے نیچے نہریں ہمیشہ رہنے والے اونمیں یہہ فوز بزرگ ہے

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ

فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ

جس روز کہ کہیں بسبب بے نوری اپنی کے منافقین مرد و منافقات عورتیں اون لوگوں کے لئے

جو ایمان لائے تھے رو کہ چلیں ہم ہمارے نور سے کہا جاوے کہ لوٹو اپنے پرسے کہ تلاش

نور کو پس کھچا وے اونکے بیچ میں دیوار جسکا دروازہ ایسا ہو کہ اندر اوسکے اہل اسلام کیطرف

رحمت ہو اوسکے ظاہر کیطرف منافقوں کے لئے عذاب ہو یہ جزا ہوا اونکے نفاق کی کہ ظاہر اونکا

ایمان تھا اور باطن میں کفر يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ

وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ

فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ پکارین منافقین

مرد و عورتیں اہل اسلام کو اور کہیں کہ کیا ہم نہ تھے تمہارے ساتھ اہل اسلام کہیں کہ ہاں تھے ولیکن تمنے فتنے

میں ڈالا اپنی جانوں کو اور امید برائی کی رکھی تمنے مومنین کے ساتھ اور شک کیا تمنے دین میں

اور فریب میں ڈالا تمکو تمہاری لاحاصل آرزوؤں نے یہانتک کہ آیا امر خدا کہ وہ دن موت ہے

و فریب دیا تمکو اللہ کیساتھ شیطان نے پس آج نہ لیا جاوے تمسے فدیہ اور نہ اون سے جو ظاہر

کے کافر ہیں مثل یہود کے اور ٹھکانا تمہارا آتش دوزخ ہے وہی تمکو اولی ہے اور بد جا ہے

گشت ہے اور اسلام و ایمان کی حقانیت میں شک کا موقع کب رہا جبکہ حسب وعدہ ہزار ہفتم کم

شروع میں وجود آدم سے نبی ہوئے جیسے ارشاد ہے اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ کیا نہ آیا وقت اون لوگوں کے لئے

جو ایمان لائے اسکا کہ عاجزی کریں اونکے دل یادداشت خدا کے لئے اور اوسکے لئے جو حق امر

نازل ہوا ہزار ہفتم میں وجود آدم سے بلکہ بالتحقیق آگیا پس مقام شک نہ رہا جو منافق کرتے ہیں

وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ

فٰسِقُوْنَ ۝ اور نہ ہوا اون یہود و نصاری کہ دئے گئے کتاب پہلے جنہیں منقبہ اسلام کی اونکی میعاد تک

ساتھ ہے یہ خدا کا فضل دے اوسکو جسے چاہے اور اللہ صاحب فضل بزرگ ہے اور راہ مغفرت
سے مراد موقع جہاد میں ہے جسکی نسبت وارد ہوا کہ ہر سورت ہے جسمین شہادت کی امید ہے پس اگر وہیں
تکلف مل تکلف احد بھو نچی جسکو پچھلی کتابوں میں لکھا ہے جیسے فصل ۴۲ شعیا میں ہے کہ خداوند صاحب
شجاعت رسول خدا کی ٹھنڈی سانس بھی لیگا تو ٹھنڈی سانس لینا وہ جرح احد کی طرف اشارہ
ہے اور فصل ۱۸ سفر تثنیہ میں بھی اشارہ ہے کہ نبی موعود مقتول نہوگے پس تکلیف یانی جو جرح کا اشارہ نکلا
تو ارشاد ہے ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتٰب من قبل ان
نبراھا ان ذلک علی اللہ یسیر ۵ لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اٰتٰکم
واللہ لا یحب کل مختال فخور ۵ الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ومن یتول فان اللہ
ھو الغنی الحمید ۵ نہو پہنچی کوئی مصیبت اہل اسلام تمکو زمین میں مثل شکست احد اور نہ تمہاری
جانوں میں کہ صحابہ مقتول ہوئے مگر کتاب توراۃ کے مجموعہ میں لکھی ہوئی ہے پہلے اسکے کہ پیدا
کریں ہم اوس مصیبت کو تحقیق یہ خدا پر آسان ہے تاکہ نہ افسوس کرو اوسپر کہ وہ فوت کری تمکو کہ ہو
ہوتے پیغمبر کے جبکہ تمکو مصیبت مقرر پہنچے تو بعد کو اگر سمجھے کہ ہمت نہو جاؤ اور نہ خوش ہو اوسکی ساتھ
جو آوی کوئی خوشی تمھارے پاس اپنا اللہ دوست رکھے ہر حیلہ گر فخر کرنیوالے مثل عبد اللہ ابی کو جو
بخل کریں اور حکم کریں آدمیوں کو بخل کے ساتھ کہ اللہ ایسوں سے غنی ہے حمد والا اچھا نتیجہ اوسکا قول
فخریہ تھا کہ شہر سے باہر نکلکر احد کی شکست ہوئی اور ہم اسی سبب سے بچ رہے اور جہاد نبی پر اعتراض
کرتے حالانکہ یہ وعدہ توراۃ و انجیل میں لکھا ہے اور اکثر یہود کو یہ سخت شبہ تھا کہ مسیح ہنوز نہیں
آئے اور یہود پر جو جہاد اہل اسلام ہوا اوس سے رہبانیت نصاریٰ کو اچھا جانتے جیسے اس عرصہ
میں اکثر نا واقفوں بالخصوص اہل نیچر کا خیال ہے حالانکہ اوسمیں کمال رحم ہو کہ دوسرونکے جہنم میں
جانیکے سبب اپنی جان دینے کو اہل اسلام موجود ہوتا ہے اس سے کیا بڑھکر رہبانیت ہو سکتی ہے
اور سورۂ بقرہ میں گذر گیا کہ پیغمبرونکو خدا نے طرح طرح سے بہا ہے کسی سے کلام کیا کسی کے رتبے
افزود کئے اور بعضی کو مباہات کے ساتھ بھیجا پھر اختلاف کیا تو جہاد خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا

وفی ارسالہ تو لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وانزلنا معہم الکتب والمیزان لیقوم الناس بالقسط

وانزلنا الحدید فیہ بأس شدید ومنافع للناس ولیعلم اللہ من ینصرہ ورسلہ بالغیب

ان اللہ قوی عزیز ۵ البتہ بھیجے ہم نے اپنے رسول دلائل و معجزات کیساتھ اور اتاری ہے انکے ساتھ
کتاب اور میزان تاکہ قائم ہوں آدمی عدالت کیساتھ برعادل ہوئے اور اتارا ہمنے لوہا یعنی آہنکار
جس میں خوف سخت ہے کارزار اور منفعتیں ہیں آدمیوں کیلئے اہل اسلام کو فتوحات ہوں اور کفار کو
خوف سے کہ وہ ایمان لاویں اور تاکہ جانے اللہ اوسکو جو خدا کو نصرت دیگی یعنی غائب رسول سے
اور اوسکے رسول کو نصرت تحقیق اللہ قوت والا غالب ہے اگرچہ بالغیب بالتفصیل اول
رسولوں کی کرباتے ولقد ارسلنا نوحا وابراہیم وجعلنا فی ذریتہما النبوۃ والکتب فمنہم
مہتد وکثیر منہم فسقون ۵ اور اللہ نے بھیجا نوح و ابراہیم کو اور کی ہے اون دونوں کی
اولاد میں نبوت بالخصوص بات ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کیں بعض اونکی ہدایت سے ہدایت

یافتہ ہیں اور اکثر اونکے فسق کرنیوالے ہیں ثم قفینا علی آثارہم برسلنا وقفینا بعیسی ابن

مریم واتینہ الانجیل ۵ وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافۃ ورحمۃ ورہبانیۃ

ن ابتدعوہا ما کتبنا علیہم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوہا حق رعایتہا فاتینا

الذین امنوا منہم اجرہم وکثیر منہم فسقون ۵ پھر پیچھے لائے ہم اونکے رسولوںکو اور پیچھے
لائے اونکے بیٹے بن مریم کو اور دی ہے اوسکو انجیل ختم المرسلین احمد مرسل جو معنی مبشرا بعدہ فاکم
کے فصل ۱۲ یوحنا کی انجیل میں ہے اور کی ہے اونکے دلوں میں جو پیروی کریں مسیح کی مثل شفقت
مہربانی ورحمت اور رہبانیت نکالی انہوں نے بعد میں تکسوں کے جائزہ سے نہ فرض کی ہے
دہ اونپر مگر خواہش رضامندی خدا کی پس الکے ہونے نہ رعایت کی رہبانیت کی حق رعایت پس دیا ہے اونکو
لوگوں کو جو ایمان لائے اس زمانہ میں اونمیں سے اونکا اجر جیسے ساب عراع لسارد وغیرہ وہ جہاد
کریں کہ اہل اسلام کی رہبانیت جہاد ہے کہ اسی جان سے بڑہکر کوئی شے نہیں جو جہاد میں صرف کریگا اپنا
مال کہ وہ صرف کریں خدا کی راہ میں اور دوسرے رہبانیت سے اسلام میں مثل خصی ہو نیکے نہیں

ورسوله کبتوا کما کبت الذین من قبلهم تحقیق وہ یہود مثل ابن نتیل جو دشمنی کرین الله
اور اسکے رسول سے ہلاک کئے جاوینگے جیسے اونکے پہلے ہلاک کئے گئے مثل یہود اور منافق کے جو صبح پر لفاق سے
ایمان ظاہر کرتا تھا اور سولی دیاگیا وقد انزلنا آیت بینت ط وللکفرین عذاب مہین ۵ اور تحقیق
انزل کین آیات بینات بالخصوص مسئلہ ظہار مین اور یہود کے کافرون کے لئے عذاب ہے ذلت
دینے والا کہ اونکا نفاق ظاہر ہوجاوے تو ذلیل ہون وگرچہ ایسے ہو وآج شرارت سے نفاق کا پیشہ
کرین اور کفر کو پوشیدہ کرین گر بروز قیامت کیا کرینگے جیسے ارشاد ہے یوم یبعثهم الله جمیعا فینبئهم
بما عملوا احصٰه الله ونسوه والله علی کل شیء شہید ۵ جس روز کہ اوٹھاوے الله اونکو زندہ کرکے
پس خبردار کرے اونکو اوسکا اوس عمل کے ساتھ جو کرتے تھے نگاہ رکھے اونکے عمل کو الله اور وہ بھولیں اور الله
ہر چیز پر گواہ ہے الم تر ان الله یعلم ما فی السموت وما فی الارض ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم
ولا خمسة الا هو سادسهم ولا ادنی من ذلک ولا اکثر الا هو معهم این ما کانوا ثم ینبئهم بما
عملوا یوم القیمة ط ان الله بکل شیء علیم ۵ آیا تو نہ دیکھا کہ الله جانتا ہے جو آسمانون مین ہے اور وہ جو زمین
مین ہے نہیں ہوتے سرگوشی کرنیوالے تین مگر چوتھا اونکا خدا وجود مطلق ہے اور نہ پانچ مگر چھٹا الله اونکا ہے اور
نہ دے اس سے نہ زیادہ مگر وہ اونکے ساتھ ہے جہان وہ ہون کیونکہ وہ وجود مطلق ہے پس وہ خبردار
کرے بروز قیامت تحقیق الله ہر شے کو جاننے والا ہے الم تر الی الذین نهوا عن النجوی ثم
یعودون لما نهوا عنه ویتنٰجون بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول واذا جاءوک
حیوک بما لم یحیک به الله ویقولون فی انفسهم لولا یعذبنا الله بما نقول حسبهم جهنم
یصلونها فبئس المصیر ۵ کیا تو نہ دیکھا اون منافق مثل ابن نتیل یہود کی طرف جو منع کئے گئے ہین سرگوشی سے
جبکہ وہ سرگوشی کرتے اس طریق سے کہ اہل اسلام کو اوس سے رنج ہوتا کہ فلان کو ہم نے کہین
کہ کہین کام آیا یا مرگیا تو اوس سے منع کئے گئے تھے پھر لوٹین اوسکو جس سے منع کئے گئے ہین اور سرگوشی
کرین گناہ و عداوت اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ مقدمہ ظہار مین اور جب وہ تیرے پاس آوین
تحیت کرین تجھکو سام علیکم کی تحیت جسکے معنی ہین کہ موت ہے تمہارے لئے کہ تجھکو اوسکے ساتھ

اللہ تحیت نکرے کیونکہ اہل اسلام کی تحیت السلام علیکم ہے اس مقام سے ظاہر ہوا کہ مراد کافرین
معترضین ظاہر سے منافقین یہود ہیں جو مسلمانونکو ایسے لفظ سے یاد کرتے اور کہین اپنی جانونمین کیون
نہ عذاب کرے ہمکو اللہ اس تحیت سے اگر نبی ہین کافی ہے اونکو جہنم داخل ہون اوسمین پس برے ہے
جائے بازگشت جہنم یایہا الذین اٰمنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیت
الرسول وتناجوا بالبر والتقوی واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون ہ اے ایماندارجب سرگوشی
کرو تو نہ سرگوشی کرو گناہ وعداوت ورسول کی نافرمانی پر اور سرگوشی کرو نیکوئی وتقوی کیساتھ اور تقوی
کرو اللہ سے جسکی طرف حشر کیے جاؤ انما النجوی من الشیطن لیحزن الذین اٰمنوا ولیس
بضارھم شیئا الا باذن اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہ جز این نیست سرگوشی وگناہ
وعداوت ونافرمانی رسول پر شیطان سے ہے تاکہ رنج میں ڈالے اون لوگونکو جو ایمان لائے اور نہ ضرر دے اونکو
کچھہ مگر خدا کے اذن کے ساتھہ اور خدا پر ہی چاہیے مومن بھروسہ کرین ترتیب آیات سے وخود روایت سے
ایسا ظاہر ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس وحی خبر دینے والے اسلام کے مثل
عبد اللہ بن نبتل وادسکی جماعت بیٹھتے تہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم بقول مقاتل بن حیان کے
مہاجرین واہل بدر وانصار کو دوست رکھتے تہے پس آئے آدمی اونمین سے ایک روز اور سبقت کری تھی
یعنی سرگوشی کرنے والون نے مجلس کیطرف پس کھڑے رہے مہاجرین وانصار کھڑے رہے حضور صلے اللہ
علیہ وسلم کی گرد اور سلام کیا اونہونے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے
جواب دیا اسی طرح مسلمانون نے بہی سلام کیا اونہونے بہی جواب دیا اور مجلس کو فراخ یعنے
قریب والون سرگوشی کے قصد کرنیوالون نے نکیا پس حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گردہ لے کر
فرمایا اے فلانے تو کہڑا ہو اور تو بہی فلانے پس وہ کہڑے ہوئے اور شاق گذرا اونکو اسنے ظاہر
کر دہ ہی سرگوشی کرنیوالے مثل ابن نبتل بدی کے تہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے منہ پر
کراہت پہچانی پس اہل اسلام کے لئے جو منافق نہ تہے یہ تعلیم ارشاد ہے یایہا الذین اٰمنوا اذا قیل
لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم واذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللہ الذین اٰمنوا

منکم والذین اوتوا العلم درجٰت والله بما تعملون خبیر ۝ اے ایماندارو جب کہا جاوے
تمہارے لئے فراخی کرو مجلس مین تو فراخی کرو فراخی کرے الله تمہارے لئے اور جب کہا جاوے اوٹھو
تو اوٹھ کھڑے ہو یعنی بلا کراہت بلند کرے الله اون لوگونکو جو ایمان لائے تم مین سے اور اونکو جو دیے گئے
علم مہاجرین و انصار بدری بالخصوص درجہ بدرجہ ہین اونکے رتبہ کی موافق اور الله اوس سے
کہ تم عمل کرو خبردار ہے یایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰیکم
صدقۃ ذلک خیر لکم واطہر فان لم تجدوا فان الله غفور رحیم ۝ اے ایمان والو
جب سرگوشی کرو رسول سے تو رکہو اپنی سرگوشی کے روبرو صدقہ تاکہ منافق مجال کو یہ جہت حاصل نہو یہ بہتر
ہے تمہارے لئے اور پاکیزہ تر پس اگر نپاؤ تو الله اوس پر غفور رحیم ہے واضح ہو کہ مجاہد سے ہے کہ جب بلا صدقہ
مناجات سے ممانعت ہوے تو نہ سرگوشی کی مگر علے مرتضی کرم الله وجہہ نے ایک دینار صدقہ کیا اور علے مرتضی
کرم الله وجہہ کا ارشاد ہے کہ قرآن مین اس آیت پر نہ عمل کیا کسینے پہلے مجہہ سے اور نہ عمل کیا مجہسے بعد اور نیز
سے علے مرتضی کرم الله وجہہ سے ہے کہ جبکہ اوتری یہ آیت تو حضور صلے الله علیہ وسلم نے علے مرتضی کرم الله وجہہ کو
بلایا یعنے بار دگر صرف دینار کے بعد کیونکہ نزول آیت صدقہ کے بعد تعمیل آپسے ہو چکی تہی اور منافق
باز رہے تہے تو حضور صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس دینار ہے عرض کیا نہین طاقت رکہون
اسکی فرمایا کسقدر عرض کیا جو یا شعیر تو ارشاد ہوا کہ تو زاہد ہے تو آیت ذیل آئی آیت مذکور کی ناسخ
اس آیت کی مطابق فاتحہ اور عرس مین فاتحہ پڑہتے وقت کہانا وغیرہ کہلانا اچہا سمجہتے ہین ءاشفقتم
ان تقدموا بین یدی نجوٰیکم صدقٰت فاذ لم تفعلوا وتاب الله علیکم فاقیموا الصلوٰۃ و
اتوا الزکوٰۃ واطیعوا الله ورسوله والله خبیر بما تعملون ۝ آیا تم خوف کرو صدقون کے
رکہنے کا اپنی سرگوشی کے روبرو منتظر افلاس پس جب نکروا اور باز رہا الله تم سے اے اہل اسلام سرگوشی کے لئے
صدقات سے تو برپا رکہو نماز اور دو زکوٰۃ اور اطاعت کرو الله و اوسکے رسول کی اور الله اوسکے ساتہہ
جو کرو خبردار ہے الم تر الی الذین تولوا قوما غضب الله علیہم ما ہم منکم ولا منہم ویحلفون علے
الکذب وہم یعلمون ۝ کیا تو نہ دیکہے اون لوگون منافقین کی طرف لوٹے اپنی قوم کی طرف جن پر

کہ قریہ خالی نہ کرنا ہمیں اپنے قبیلے سے تمہاری مدد کو آنا ہوگا اور اونکی نسبت پیشینگوئی قرآن میں ہے
کہ وہ مدد نہ دیئے جاوینگے پس ان سے اونکو مدد نہ ملی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہوا
کہ قریہ خالی کرو تو اوسپر انہون نے کہا کہ ہمکو موت قبول ہے جلاوطنی سے اور غدر رکہا کہ تمہیں تین آدمی
سے اہل علم بحث کے لئے ہم آتے ہیں آپ بھی تین تنون سے ایک مقام میں آجائے کہ اگر وہ اسلام حق
ہے تو ہم قبول کرینگے اور دل میں اوسکے فساد تہا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا اور مقام مقرر
میں علماء یہود آئے تو مشورت کی کہ تین آدمیوں سے ہم کیسے غالب آئینگے تو کہلا بھیجا کہ تین میں آدمی ہیں
کہ اگر ہمارے تین آدمی مغلوب بحث میں ہوئے تو سب ہماری قوم ایمان لاویگی اور باقی کو کمین میں یہود نے
بٹہایا اور درصورت غدر ایک یہودیہ مومنہ عورت کو جسکے بہائی ایمان لائے تہے دریافت ہوگئی
پس اس طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کے جانے کو نکلے اور اوس طرف سے یہودی
مسلح قتل پر مستعد ہوکے نکلے تو مسماۃ اوس مومنہ نے اپنے بہائی صحابی کی طرف آدمی کو کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو خبر کردے غدر کی پس صحابی مذکور دوڑے آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سے
فصل ۱۸ استثنی میں لکہا ہے کہ مقتول ہونگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے پس لشکر جمع کیا
اور انکے گرد محاصرہ کیا اور انکی محبوب اشجار کو کاٹنے کو حضرات صحابہ نے قطع کیا جیسے فصل ۲۰ یشعیا میں
لکہا ہے پس انہون نے صلح کی جلا وطنی پر اور سوائے سلاح کے جو اونٹ لے چل سکے انکو لیجانیکی
اجازت ہوئی تاکہ کامل ہو وعدہ اللہ کا جو فصل ۲۴ یشعیا میں ہے پس نکل گئے بطرف شام مگر آل ابی الحقیق
آل حیی بن اخطب کہ خیبر کو چلے گئے دا ایک طائفہ حیرہ کو اور علائی کی کتاب میں اکثر امور کی طرف
اشارات ہیں بار بار ان فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تسبیح کرے اللہ کی وہ جو آسمانوں میں ہے اور وہ جو زمین میں ہر کچھ خصوصیت
تسبیح کرنے کی اولاد اسحاق پر ہی نہیں اور خدا غالب با حکمت ہے کہ ایک زمانہ میں اولاد اسرائیل کو شرف
کیا پہر اوسکو دوسرے زمانہ میں غیر قوم سے تباہ کیا اور غیر قوموں کی سلطنت کیا اور غیر قوموں کی تباہی اور
متفرق ہونے کی تشاد الہی کا یہ وقت ہے کہ نبی امی سے وہ فلاح پاوینگے مگر ساتھ اوسکے بیلے ایمان لاونکے تباہ

حکمت والا ہے هُوَ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ
وہ جسنے نکالا اہل کتاب کے کافرون کو اونکے دیارسے اول حشر کی طرف کہ عبارت ملک شام سے ہے
کہ محشر ہوگا مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ
مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ
تم نظن کرتے تھے کہ وہ نکلیں گے اور وہ ظن کرتے تھے کہ اونکے قلعے روکنے والے ہیں رسول سے
پس آیا اونکو اللہ کا رسول اس طرف سے کہ وہ نہ گمان کرتے تھے اور ڈالا اونکے دلون مین رعب خراب کرتے تھے
اپنے گھرون کو اپنے ہاتھون سے اندر سے جب وہ نکلے اور مسلمانون کے ہاتھ سے باہر کی جانب سے
فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ پس اعتبار کرو واسطے بینائیون والے قتل بنی قریظہ وغیرہ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ
عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ وگرنہ لکھا ہوتا اللہ نے اوپر
جلا وطنی کو یعنی تو البتہ عذاب کرتا اونکو مثل بنی قریظہ کے طور پر دنیا مین جو انکو عذاب ہوا
اور واسطے اونکے آخرت مین عذاب نار ہے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ یُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ
اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ اس لئے کہ انہون نے مخالفت کی اللہ کی یعنی اور اسکے رسول کی اور جو کرے
اللہ کی مخالفت تو اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے اور جو یہود نے اعتراض بابت قطع لینہ کے کیا تھا کہ
اگر مقصود ہے تو ہمارا ہے یہ سبزہ زارون کا تو مسلمانون کے دلون سے اوس وسوسہ کو دفع فرماتا
مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآىِٕمَةً عَلٰٓی اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ جو تم
نے کاٹا لینہ کا اور وہ جو چھوڑدیے کھڑے ہوے اپنی جڑون پر تو اذن خدا سے ہوا ہے اور تا
ذلیل کرے لینہ اونکے سبزہ زارون کو کاٹنا لکھا ہے اور چاہیئے کہ ذلیل کئے جاوین فاسق یہود
وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ
رُسُلَهٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور جو رد کیا اللہ نے اپنے رسول پر اونکے
سے پس نہ چلائے تمنے گھوڑے اور نہ اونٹ ولیکن مسلط کرتا ہے اللہ اپنے سردار رسولون کو جس
پر چاہے اور اللہ ہر شیء پر قدرت والا ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی

اور کمال ذلیل ہوئے تو تم سمجھو. اب مقصود اس تمثیل کی یہ ہوگی کہ ہم کرونگا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
وہ اس وقت کو سمجھیں اور فتوحات اسلامیہ کو بجا ملاحظہ ہیں وہ کیا فائدہ مسرا اور تجھے جیسے آئندہ بیان ہوگا
تو خدا تعالے کے رسول کی اونکو نصیحت کہ اللہ کر گا وہ اپنے مرتبہ کو بھول گئے تو اصحاب نفاق کو نصیحت
فرماتا ہے لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ہ
نہ برابر ہوں اصحاب ار سل ہیں اور اصحاب جنت بالخصوص اہل بدر کے جیسے ابو بکر و عمر و عثمان و علی
رضی اللہ عنہم وغیرہ مہاجرین بہت سے انصار داخل ہیں اصحاب جنت ہی فوز یاب ہیں اوس بشارت کے
ساتھ بالخصوص جو سابق اس سورت میں مذکور ہوئے **لطیفہ** ایک شیعہ قلعہ بیٹلے اجمیر شریف آباد
ایک حافظ سے کہا جو شہر میں رہتا تھا کہ خلفاء ثلاثہ اگرچہ اصحاب ہیں پر وہ اصحاب آتش سے اصحاب النار
ہیں اوس بھولے حافظ نے مجھ سے نقل کی ہے اوسکو جواب دیا کہ یہ کلام اوس شیعہ کا ہے جسکی نسبت
قرآن میں ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شیء ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے
تفرقہ کی دین میں کہ بہت فرقہ ہوگئے اور ہوئے وہ شیعہ تو اے پیغمبر انمیں سے تو کچھ نہیں پس حافظ ذاورِ
شیعہ سے یہ کہا اور اوسکو خاموش کیا اسی محل اب جواب یہ ہو کہ نسیان کا فرماتا ہے جو کہتے کہ نزول قرآن
پہاڑ پر لکھا ہے اور پہاڑ عبد اللہ کے بیٹے وشدول شیعہ کے ہونے مدعی نبوت ہیں پس کیسے تطبیق ہو تو
ارشاد ہے لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ
اگر نازل کریں ہم اس قرآن کو پہاڑ پر البتہ تو دیکھے اوسکو خشوع کرنیوالا خوف خدا سے تو پہاڑ مثال
ہو جانے سے مراد فصل ۲ دانیال میں منظر عظمت نبی کی ہے جسکی بادشاہت رفتہ رفتہ روے زمین کو گھیر لیگی
وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ہ اور وہ مثالیں جیسے فصل ۲ دانیال
میں پہاڑ کی سی فرمائی ہیں وہ خدا کے رسول کی بادشاہت سے مراد ہے اور یہ امثال جبل وغیرہ کی تعبیر
خواب دانیال کی ہم بیان کریں آدمیوں کے لئے تاکہ وہ سمجھیں یہ صورت اونکی بھول کی نسبت صفات
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوئی اب بیان فرماتا ہے کہ اونکی جانیں کیسے بھلائی گئیں کہ وہ اللہ تعالے کو
عالم الغیب والشہادت اپنے حال کی نسبت جو اونکو اسوقت میں رحم کرتے سمجھے جیسے ارشاد ہے هُوَ اللَّهُ الَّذِي

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ وہ اللہ ہے جسکے غیر کوئی معبود نہیں غیب وشہادت کا دانا کرحسب فصل ۱۴ وہ سورۃ تقسیم مذکور کے بھی رحمن ورحیم ہے بالخصوص اس وقت میں قوم ہود کی امت معصومہ کے لئے اور وہ جو فصل ۲۳ سورۂ تقسیم میں لکھا ہے کہ خدا آویگا سینا سے جو لفظ یہودیوں نے سینا کے بجائے کا ہے ہود کا خیال تھا کہ خدا خود آویگا ملاپ روزکے اور خود کم بادشاہت کریگا جیسے اکثر مقامات توراۃ وانجیل میں بطور تمثیل وارد ہے تو اوسکا جواب ارشاد ہے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ

الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وہ اللہ ہے جسکے کوئی معبود غیر نہیں بادشاہ ہے پاک امن دینے والا نگاہبان صلاح کنندہ بزرگ پاک ہے اللہ ان سے کہ شرک کریں کہ اوسکے ساتھ دوسرے کو شریک کریں تو وہ آنے جانے سے پاک ہے بلکہ جیسے خدا کے مراد روح اعظم کو آنیسے بطور ظہور ہے جو بصورت رسول جلوہ کرے کیونکہ اللہ کی صفات وہ ہیں جو فرمایا ہے هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ

الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

الْحَكِيْمُ ۝ وہ اللہ ہے پیدا کرنیوالا تصویر کرنے والا رحم میں بس وہ مصور بصورت معقول نہیں اوسکے لئے اسماء حسنیٰ ہیں تسبیح کرتے اوسکے لئے وہ جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اوسکی تسبیح ہمارے ایمان لانے پر موقوف نہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح کو جو کہ تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور تین آیات آخر اس سورت سے پڑھے اوسپر ستر ہزار فرشتہ شام تک درود بھیجیں اور اگر مرے تو شہید مرے اور جو

پڑھے شام اسکے ساتھ ہو

سورۂ ممتحنہ مدنیہ ہے اسمیں تیرہ آیت کے دو رکوع ہیں

پہلی سطر میں بیان ہوا اتقوی کی بسبب کہ اسلام لا برحق دیکر مرحوموں سے وہ ملنے اور بیرونیت روکا

حاطب بن بلتعہ بدری کا کہ انہون نے اہل مکہ حربیونکو خط لکھا جو اونکو مفید تھا تو اسوجہ سے یہ سورت اونکے
پاس دکھی گئی اور اس سورت مین چند امور عظام کا بیان ہے ایک اونمین سے یہ ہے کہ کافر حربی کیساتھ
موالات نہ کرنے چاہئے کہ عبارت ایک انہماک سے ہے جیسے حاطب بن بلتعہ نے کی وہ ایسے ہوا کہ سماۃ
سارہ مولات ابن عمرو بن صیفی بن ہاشم بن عبد مناف کہ مکہ سے مدینہ مین آئے ایسے وقت مین کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کا قصد اہل مکہ پر تھا تو اوس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا تو مسلمان ہوکر آئی ہے
اوسنے کہا نہین فرمایا کیا تو مہاجرہ ہے کہا نہین فرمایا کیا چیز تجھکو لائی کہا تھے اہل و عشیرہ و موالی مین گروہ کہ
چلے گئے اور حاجت شدید ہوئی تا کہ مجھکو دو اور لباس پہناؤ اور سواری مجھکو دو پس حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے عبد المطلب و مطلب کی اولاد کو برانگیختہ کیا پس اوسکو دیا اور پہنایا اور بار برداری کردی
کہ موالات غیر حربی کافر سے منع نہین لیکن حاطب نے ایک خط لکھا اہل مکہ کو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کا قصد تمہارے اوپر ہے اور وہ عورت روانہ ہوگئی تو جبریل آئے اور خط کی اطلاع دی تو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے علی و عمار و عمر و زبیر و طلحہ و مقداد و ابن اسود و ابا مرثد کو اوسکی طلب مین بھیجا تا کہ خط لادین
پس وہ اوس مقام پر اوس سے ملے جہان حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا پر اوس سے خط جو
طلب کیا اوسنے انکار کیا اور تلاش سے سامان مین نہ ملا تو قصد رجوع کا کیا مگر حضرت مرتضی کرم اللہ وجہہ نے
تلوار کھینچی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان غلط نہین اوسوقت سارا نے خط اپنی ذوائب سے نکالا
پس وہ خط آیا اور حاطب بلائے گئے عرض کیا جس روز سے مین ایمان لایا ہون مینے کفر نہین کیا اور
کوئی مہاجر نہین جسکی مکہ مین قرابت داری نہو کہ منع کرے اپنی عشیرہ کو اور مین اونمین مسافر ہون پس
اپنے اہل پر خوف کرتا ہون اس سے مینے چاہا کہ اونپر احسان کرون اور مین جانتا ہون کہ اللہ نازل کرے
اونپر خوف اور میری کتاب کچھ نکرے اون سے کچھ پس حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکا عذر
منظور کیا بہا سرکہ کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اجازت مجھکو ہو تو مین اس منافق کی
گردن ماردون حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کس شے نے تجھکو مطلع کیا اور اللہ تعالے نے
مطلع ہوا ہے اہل بدر پر اوس سبب سے اعملوا ما شئتم فرمایا ہے پس نازل ہوئی حاطب کے حال پر یہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ یٰایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم
بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا
باللہ ربکم ان کنتم خرجتم جھادا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی ط
تسرون الیھم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم
فقد ضل سواء السبیل ۝ اے ایمان والو نہ پکڑو میرے دشمن واپنے دشمنونکو دوست کہ
ملاؤ اونکی طرف مودت سے حالانکہ کفر کیا اونہون نے اوس حق کے ساتہہ جو تمہارے پاس آیا کہ اوس کفر کے
سبب نکالتے ہین رسول کو اور تمکو کہ ایمان لاؤ تم اللہ اپنے رب کے ساتہہ اگر تم نکلو جہاد کو میری راہ اور
میری رضا کی خواہش مین کہ پوشیدہ کرو اونکی طرف مودت کے ساتہہ اور مین دانا ہون اوسکا
جو تم پوشیدہ کرو کہ اوس دانائی سے تمہارا خط ظاہر ہوگیا اور وہ جو تم اعلان کرو اور جو کرے تم مین سے
وہ پس اوسنے سیدہی راہ گم کی یہ تہدید ہے سوائے اہل بدر کو جنکی نسبت اعملوا ما شئتم کا
حکم ہے جو متفق علیہ اہل سنت وجماعت وشیعہ کے ہے دیکہو مجمع البیان ملا فتح الدین کاشی منہج
ومنہج الغاشرہ وتفسیر مجمع البیان شیعی و دوسری کتب شیعہ کو جسمین یہہ حدیث مستند لکہی ہوئی ہے اور
صدیق رضی اللہ عنہ وفاروق وعلی رضی اللہ عنہم باتفاق فریقین اہل بدر سے ہین اور ذی النورین رض بہی
اہل سنت وجماعت کے نزدیک اہل بدر سے ہین پس افسوس ہے اونپر جو ان حضرات رض سے بغض وعناد
رکہتے ہین ان یثقفوکم یکونوا لکم اعداء ویبسطوا الیکم ایدیھم والسنتھم بالسوء
وودوا لو تکفرون ۝ اگر ظفر پاوین کفار تمہارے اوپر ہوون وہ تمہارے لئے دشمن اور دراز
کرین تمہاری طرف اپنے ہاتہہ واپنی زبانین اور دوست رکہین کاش تم کفر کرو لن تنفعکم ارحامکم
ولا اولادکم یوم القیامۃ یفصل بینکم واللہ بما تعملون بصیر ۝ ہرگز نہ نفع
کرین تمکو تمہارے ارحام اور نہ تمہاری اولاد بروز قیامت کہ جدائی کرے تمہارے درمیان واللہ
اوسکے ساتہہ جو عمل کرتے ہو بصیر ہے قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ
اذ قالوا لقومھم انا برءاؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا

وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضآء ابدا حتی تؤمنوا باللہ وحدہٗ الا قول ابراھیم لابیہ لاستغفرن لک وما

املک لک من اللہ من شیء ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر ہ بیشک تمہارے لئے تمکو نیک پیروی

ابراہیم وادنمیں جو لوط وسارا اونکے ساتھ تھے جسوقت کہا اونہوں نے اپنی قوم کے لئے ہم بری ہیں تم سے اوس سے کہ تم عبادت کرتے

سوائے خدا کے ہمنے انکار کیا تمہارے دین کے ساتھ اور ظاہر ہوئی ہمارے درمیان اور تمہارے عداوت وبغض ہمیشہ کیلئے تا اینکہ تم

ایمان لاؤ اللہ اکیلے کیساتھ مگر قول ابراہیم کا اپنے باپ کیلئے البتہ استغفار کرونگا میں تیرے لئے اور نہیں مالک ہوں میں تیرے لئے اللہ سے کچھ

اے ہمارے رب تیرے اوپر بھروسہ کیا اور ہم نے تیری طرف رجوع کی اور تیری طرف ہر کام کی رجوع ہے ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا

واغفر لنا ربنا انک انت العزیز الحکیم ہ اے ہمارے رب مت کر ہمکو آزمائش ان لوگوں کیلئے جنہوں نے کفر کیا اور بخش ہمکو

اے ہمارے رب تحقیق تو ہی غالب حکمت والا ہے پس اسوقت حسن سلوک کیا اونکو ابراہیم مع لوط وسارا کے ہجرت کی

لقد کان لکم فیھم اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاٰخر ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید

البتہ ہے تمہارے لئے اونمیں اچھی پیروی اوس شخص کیلئے جو امید رکھتا ہے اللہ اور روز آخر پر اور جو پھرا ہے اسلام کی اور جو پھرا اس سے

تو اللہ وہ غنی با حمد ہے اور جسکہ اہل اسلام نے اپنے کفار اقربا سے عداوت ظاہر کی ارشاد ہوا عسی اللہ ان یجعل بینکم

وبین الذین عادیتم منھم مودۃ واللہ قدیر واللہ غفور رحیم ہ امید ہے کہ اللہ کرے تمہارے اور

لوگوں کے درمیان جن سے تمنے دشمنی کی مودت فتح مکہ کی بعد اور اللہ قدرت والا ہے فتح دینے پر اور اللہ

غفور رحیم ہے تائبوں پر اور اللہ کا یہ مودت فتح مکہ کے بعد کامل ہوا اور یہ عداوت مخصوص ہے اہل اسلام کو اہل قتال

کے ساتھ پس اس مقام سے جسکہ اسماء بنت صدیق کی ماں ساۃ قتیلہ بنت عزی کہ کافرہ تھی مکہ سے مدینہ میں کچھ

ساتھ آئی پس اسماء نے کہا میں قبول نکرونگی تجھ سے یہ ہدیہ اور نہ آنے دونگی پاس حتیٰ کہ حضور صلی اللہ

علیہ وسلم سے اذن لوں پس اوسکے سوال پر آیت آئی لا ینھٰکم اللہ عن الذین

لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب

المقسطین ہ نہیں منع کرتا اللہ تمکو اون کفار سے کہ نہ مقاتلہ کیا ہوا اونہوں نے تمہے دین میں اور نہ نکالا ہو تمکو دیار سے کہ تم اونکو

ساتھ نیکی کرو اور عدالت کرو اونکی طرف تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے عدالت کرنیوالوں کو انما ینھٰکم اللہ عن الذین

قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علی اخراجکم ان تولوھم

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ حربی مت منع کرے تمکو اللہ موالات اون لوگوں سے
کہ مقابلہ کریں تمسے دین میں اور نکالیں وہ تمکو تمہارے گہروں سے اور غلبہ کریں وہ تمہارے اخراج میں
اور جو موالات کرے اون حربی سے پس وہ ظالم ہو مگر وہ جو بخشے ہوتے ہیں مثل اہل بدر کی پس
کفار کی مملکت میں مسلمان اگر صلح وامن کے ساتھ جائیں اونکے ساتھ غدر و مکر نہ کیا جائے جیسے ہند
اس عرصہ میں سرکار انگریز کی عملداری ہے کہ نہ ہمکو خارج کرتے ہیں اور نہ ہمارے دین سے اونکو
غرض ہے اونسے غدر درست نہیں اور موالات و مدارات درست ہے اور پادریوں کی طرف سے
طعن کچھ حکم سرکاری نہیں مسلمانوں کو اجازت ہے کہ وہ اونپر طعن کریں یہ بڑا مسئلہ اس مقام پر دریافت
کیا جائے دوسرا حکم اس سورت میں ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ
مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ؕ اے ایمان دارو جبکہ آویں تمہارے پاس
مومنات ہجرت کرنے والے تو اونکا امتحان کرو اللہ دانا ہے اونکے ایمان کے ساتھ ابن عباسؓ سے
مروی ہے کہ وہ قسم کہائیں کہ ہمنے خروج نہیں کیا زوج کے بغض سے اور نہ کسی مسلمان کے عشق سے اور
نہ رغبت ایک زمین سے دوسری زمین کے لئے اور نہ کسی گناہ کیلئے کہ ہمنے کیا ہو اور نہ دنیا کے لئے مگر محبت
اسلام اور اللہ اور اللہ کے رسول کی حب سے اور جو کچھ قصص واقع حدیبیہ و مقدمہ مہاجرات میں گذرے
تفاسیر میں مذکور ہیں کہ ہمنے اونکو یہاں داخل نہیں کیا فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ
اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ اگر
اگر تم جانو اونکو مومنات ہیں نہ لوٹاؤ اونکو کفار کی طرف نہ وہ مومنات حلال ہیں اون کفار کو اور نہ مومن
مرد حلال ہیں کافرات کو اور دو کافروں کو وہ جو اونہوں نے صرف کیا ہے وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ
تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ
وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور نہیں ہے
گناہ تمہارے اوپر کہ تم بعد اسلام اون مومنہ مہاجرات سے نکاح کرو جب دو تم اونکو اونکے مہر اور نہ رکھو
اون عورتوں کو کافروں کی عصمت کے ساتھ یعنی نہ رکھو ان کے نکاح میں اگر تمہاری عورتیں مشرکہ اونکی طرف

چلی جاوین تو مانگو اونسے جو لے اوپر صرف کیا ہے اور چاہئے وہ مانگین تم سے جو اونہون نے خرچ کیا یہ مسلمان
عورتونپر ہوتا ہے حکم خدا حکم کرتا ہے تمہارے درمیان اور اللہ دانا باحکمت ہے پس اس حکم سے حضرت عمر فاروق
نے دو عورتون مشرکہ کو جو اونکے نکاح مین تہین طلاق دی اور اسی طرح طلحہ بن عبید اللہ نے اپنی عورت
مشرکہ کو طلاق دی اور زینب بنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ مین آئین پس جس عورت مومنہ
مہاجرہ نے جس اہل اسلام سے نکاح کیا وہ اوسکے ہی نکاح مین رہی اور جس عورت مہاجرہ نے دوسرے
اہل اسلام سے نکاح نکیا اور شوہر کافر اوسکا اسلام لایا تو وہ اوس شوہر کے پاس رہنے کی قابل رہی اس
مقام سے زینب کے شوہر مسمی ابی العاص جبکہ ایمان لائے تو اونکے نکاح مین رہین اور حکمت اسمین یہ تہی
کہ مسلمانون نے تو مال کافرونکو دیا اور کافرون نے انکار کیا پس مسلمانون کے دل مین غیظ پیدا ہوا کہ
جہاد کو مستعد ہوئے جیسے ارشاد ہے وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ
فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ
وگر فوت کر جاوے تم سے کچھ تمہاری ازواج سے کفار کی طرف اور کافر تمکو کچھ نہ دین پس تم عذاب دو یعنی جہاد
پس تم دو اون لوگون کو جنکی عورتین چلی گئی ہین مثل اوس شے کی کہ اونہون نے صرف کیا ہے اور تقوی
کرو اللہ سے جسکے ساتھہ تم ایمان لائے ہو پس اس سے مسلمانون کے دل مین جوش پیدا ہوا اور چونکہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کی فتح کا قصد تہا اور اوسوقت مین جوق جوق مسلمان عورتونکی بیعت ہونے والی
تہی تو پہلے سے اوسکا بندوبست فرمایا پس تیسرا حکم اس سورت سے یہ ہے جو فرماتا ہے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا
يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ
وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

اے نبی جب آوین تیرے پاس مومنات کہ بیعت کرین تجہسے اس بات پر کہ نہ شرک کرین اللہ کے ساتھہ کچھہ
اور نہ چوری کرین اور نہ زنا کرین اور نہ قتل کرین اپنی اولاد کو اور نہ لاوین بہتان کہ افترا کرین اوسکو
اپنے روبرو اور نہ پیچھے اپنے اور نہ نافرمانی کرین وہ تیری اچھی بات مین پس تو اونسے بیعت کر اور استغفار کر

اونکے لیے تحقیق اللہ غفور رحیم ہی اور بیان کی صورت یہ ہی کہ کسیکے گری ہوی بچے کو کہے کہ ہمارے ہاتون و پیرون کے درمیان مین گرا ہے یعنی میرا بیٹا ہی اور تصیبیت مومنات عورتون کا جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بروز فتح مکہ کے وہ تفاسیر مین مشہور و معروف ہی اور چونکہ فتح مکہ ہونیوالی تہی جسمین مہاجرین غالب ہونیوالے تہے اور بعض غربا سے مہاجرین یہود کے پاس جاتے اور اسلام کی باتین کہتے جسمین راز فاش ہوتا اور منافقین یہود وا ونکے کفار اہل اسلام کے دلونمین شک ڈالنے کی باتین کرتے جیسے صورت آیندہ مین واقع ہی تو ارشاد ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ اے ایمان دارو نہ موالات کرو ایسی قوم حربی سے جنپر اللہ نے غضب کیا ہو یعنی یہود حربی سے تحقیق وہ ناامید ہوی آخرت سے ورنہ ایمان لاتے جیسے ناامید ہوی کفار آخرت مین اصحاب قبور کے اوٹھنے سے اور ایمان نہ لاسکے۔

سورۂ صف مدنیہ ہی اسمین چودہ آیاتین دو رکوع ہین

پہلی سورت مین بیان ہی مکہ معظمہ کی قصد کا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کا تہا اور حاطب بن ابی بلتعہ کے خط بہیجنے کا ذکر ہے اور اس سورت مین بہی مکہ کے قصد مبارک کا ذکر ہے جسمین بعض منافقین کو تردد تہا وہ ظاہر ہوا اور اس سورت مین مسیح کی وہ عظیم الشان پیشین گوئی کا ذکر ہے ایک حواریون پر نزول فارقلیط روح قدس کا دوسرے بنی اسرائیل کو حضور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کا جسکی تفصیلی تذکرہ ہفتم مقدمہ چہارم مین استدلال کیگی مذکور ہے پس ارشاد ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تسبیح کری اللہ کے لئے وہ جو آسمانون و زمین مین ہی اور اللہ غالب باحکمت ہی مکہ کی فتح کا کام موقوف منافقون کی امداد پر نہین جو اکثر یہودی ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اے ایمان دارو کیون کہو وہ بات جو مت کرو بزرگ ہی گناہ مین اللہ کے نزدیک کہ کہو وہ جو نکرو کہ مکہ کے جانیکا وعدہ پہلے کرتے اور پہر سستی کرنے لگے اور اللہ دوست جانتا ہین کو کہتا ہی جیسے ارشاد ہی اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ تحقیق اللہ دوست رکہتا ہے اون لوگون کو
جو مقاتلہ کرین اوسکی راہ مین گویا وہ بنیاد ہین ملتئم دیکہو زبور کے اواخر زبور مین اہل اسلام کے مجاہدین کے
ساتہ خدا کی محبت کو علی ہذا کتاب یوئیل کو اور دیکہو فصل ۱۸ سفر تثنیہ کو جسمین نبی اسماعیل کا ذکر خیر ہے اور
جہاد اہل کتاب پر جو حکم جہاد و رسول ہی سستی کرنے پر فصل ۱۴ کتاب اعداد موسیٰ کو غور کرنا چاہیے کہ موسیٰ علیہ السلام
نے بارہ جاسوس بہیجے جنمین یوشع و کالیب تہے تو ہشت بندہ اون میں سے قوم کو خوف دلاکر بزدل کردیا اور قوم نے
سخت شرارت کی اور کہا تو جا اور تیرا رب یعنی ہارون تیرا برابر ہی کیونکہ اونہون نے عمالقون کو دیکہا تہا اور خوف جنگ
پلنگ لودس ؟ ہہ کا معلوم کیا تہا جیسے ناواقفون کے خیالات مین تو بنی اسرائیل دہشت کہا گئی اور اونکو
حکم ہوا کہ مین اس قوم کو ہلاک کرون اور تجکو بڑی قوم سے کرون یعنی اہل اسلام سے تو موسیٰ نے سفارش کی تو حکم ہوا کہ
اگرچہ اس قوم کی ہلاکت سے درگذرا پر چالیس دن سفر جاسوسون کے مقام پر چالیس سال تک اس قوم کو سرگردان
اس تیہ مین رکہونگا اور یہ قوم میری آرام مین داخل نہوگی یعنی زمانہ مسیح مین وہ ایمان نہ لاوینگے جس سے چالیس
سال تیہ مین مبتلا رہے اور اوس وقت کے لوگ سب مرگئے جو بعد کو ہان یوشع مین مستجاب ہوئے جیسے فرماتا ہے۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي وَقَد تَّعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ فَلَمَّا
زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ اور یاد کر جبکہ کہا موسیٰ نے اپنی قوم
کے لیے اے میری قوم کیون مجکو دکہہ دو اور تم جانتے ہو کہ مین رسول خدا کا ہون تمہاری طرف پس جب اونہون نے کجی کی
موسیٰ سے کہ ہم جہاد کو نہ جاوینگے تو کج کردیئے اللہ نے اونکے دل اور چالیس سال تیہ مین گرفتار رہے اور حکم ہوا کہ میرے آرام مین
داخل نہوگا کہ ایمان مسیح پر نہ لاوینگے کہ رسالت مسیح کے وقت خداوند تعالیٰ نے یہود کو اونکا ایمان بہلا دیا کہ مسیح پر ایمان
نہ لاسے اور مسیح کی لعنت سے وہ ملعون ہو کر روم نے اونکو تباہ کردیا اور زمانہ بڑی قوم کا آیا جس سے رومیہ و ممالک مقدس
چہا لے جاوین جسکی نسبت موسیٰ کی رسالت سے پیشین گوئی ہوئی جیسے فصل ۱۸ سفر تثنیہ مین مفصلاً فرمایا گیا ہے کہ تمہارے
بہائیون مین سے یعنی بہ تمہاری اولاد مین سے ایک نبی میری مثل ہوگا اوسکی سب سنیو اور جو اوسکی نہ سنیگا وہ قوم سے
ہلاک کیا جاویگا یعنی وہ نبی احمد ہوگا یعنی سزاوار ستودہ و حکم کنندہ جیسے حمد کے معنی لغت مین مثل قاموس مین شکر و ثنا
و جزاء و قضاء حق کے لکہے ہین اوسکو مسیح بہی تسلیم فرماتے ہین جیسے ارشاد ہوا کہ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي

اوسکو کل دینون پر اگرچہ مکروہ رکہین شرک کرنیوالے مثل اہل مکہ اور جسکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہونیوالا ہے

تو ارشاد ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ

ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۙ اے ایمان والو کیا تمکو راہ بتلاؤن ایسی تجارت پر

کہ نجات دی تمکو عذاب دردناک دنیا و آخرت سے کہ ایمان لاؤ اللہ و اوسکے رسول کے ساتھ اور جہاد کرو

راہ خدا مین اپنی مالون و جانون سے یہ بہتر ہی تمہارے لیے اگر تم جانو یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ یُدْخِلْكُمْ

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۙ

بخشیگا تمکو تمہارے گناہ اور داخل کریگا تمکو جنتوں مین کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین اور مسکن

پاک جنتون پاک مین یہ فوز بزرگ ہی وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اور بتاؤن دوسری تجارت حالی جسکو تم دوست رکہتی ہو وہ فتح خدا ہی کردہ فتح قریب فتح مکہ ہی اور بشارت

دی مومنین کو پس سستی نکرو یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ

لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ

طَّآىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآىِٕفَةٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى

عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ۠ ای ایمان دارو ہو جاؤ خدا کے مددگار جیسے عیسیٰ بن مریم نے

حواریون کو ہنگام وفات کہا کون ہی میرا مددگار خدا کی طرف حواریون نے مثل پطرس کے کہا ہم مددگار دین

رسول اللہ کے پس ایمان لایا ایک طائفہ حواریون کا بنی اسرائیل سے اور کفر کیا ایک طائفہ نے بالخصوص

یہود امرد و دحواری نے پس تائید کی ہمنے اون لوگون کو جو ایمان لائے اپنے دشمنوں پر نزول فارقلیط سے

پس ہوگئے وہ غالب اسی طرح سے اہل اسلام کے غلبہ کی صورت ہونیوالی ہی اور منافقوں کی ذلت کی۔

سورۂ جمعہ مدنیہ ہی اسمین گیارہ آیت دو رکوع ہین

پہلی سورت مین یہود کے تذکرے تہے جنکے ہان رعایت سبت مقدس ہزار ہفتم کی سبب سات کے عدد کی بڑی

رعایت تہی اور اس سورت مین اوسکی تحقیق ہی تو اس سورت کو اوسکے بعد رکہنا مناسب ہوا۔

جاننا چاہیے کہ ہفتہ کا اول روز سب جگہ سنیچر ہے اور سبت یعنی سات کا ہے جو اس حساب سے روز جمعہ کی
اور آدم کے وجود کے قبل سے خدا نے سبت کو مبارک کیا کہ ساتوین ہزار مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت
مقرر تھی اس جگہ سے جمعہ کے روز کو اکثر اہل زمین معظم سمجھتے ہین بالخصوص اہل عرب اولاد اسمٰعیل اور قوم یہود
ساتوین دن و ساتوین ماہ یعنی ماہ رجب کو معظم سمجھتے اور ساتوین سال کو مقدس کہتے اور سات سے ادر پچاس
روز و سال مین چونکہ سات کو زیادہ دخل ہے تو اوسکے بعد جوبلی کرتے اور اگرچہ مسیحؑ نے بابت رعایت سبت کے
قوم کو نصیحت کی تھی کہ کہین تمہارا بھاگنا بروز سبت نہو پر طیطوس کے خوف سے جبکہ بھاگے جنسے لکھا یہود
قتل کئے روز سبت کو جو عبارت روز مقدس ہے وہ بھول گئے پس کسی اپنے بڑے کی یادداشت کو مسلم رکھکر
روز سنیچر کو روز مقدس سمجھنے لگے پر انجیل مین ہے کہ شب سبت کو اور اوسکی دوسری شب کو اور شب سوم اتوار تک
مسیح قبر مین رہے اور آخر شب اتوار مین قبر سے نکل گئے تو اس حساب سے سبت کا روز دراصل ہی جمعہ ہوا پس
نصاریٰ بھی حال اسکو نہین سمجھتے اور روز اتوار کو روز مقدس کہنے لگے اس وجہ سے اکثر یہود و نصاریٰ ہدایت اسلامی
ہزار ہفتم سے محروم رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روز جمعہ کو روز مقدس فرمایا اور روز عید المؤمنین ہوا اور جمعہ کا
نام عرب مین عروبہ تھا جسکو اہل مکہ تعظیم کرتے یعنی منسوب بعرب کہ عرب مین اوسکی صاحب رونق افروز ہزار ہفتم ہونے
ہونیوالی تھے پس بقول ابن سیرین قبل اسکے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت مدینہ مین فرماوین اہل اسلام مین سے
دو رکعت شکرانہ اسلام اسعد بن زرارہ نے گذرانین اور یہ ابتدا جمعہ کی نماز کی ہوئی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
قبا مین تشریف لائے اور مسجد قبا بنائی گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے بروز جمعہ اندرون مدینہ مین تشریف
لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا صحابہ کو بنی سالم کے بطن وادی مین جو اونکے لئے تھا کہ کیا اوسکو مسجد پس
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ ادا کی پس تمام روز روز جمعہ بابرکت ہوا اور یہی وہ برکت ہے جسکو
ورس سوم فصل ۱۲ تکوین مین فرمایا کہ ساری خاندان اوس سے برکت پاوینگے جسکا ہونا حسب ورس ۲۲ فصل ۳
کتاب اعمال کے جانی مسیح کے بعد اور قبل بار دگر آنے مسیح کے برادران اسرائیل مین نہ اونکی اولاد مین مقرر تھا جیسے
فصل ۱۸ استثنا سے ظاہر ہے جسکو مسیح نے تسلیم کیا اور برادران اسرائیل ورس ۱۲ فصل ۱۶ تکوین کی مطابق آدمی
اسماعیلیون مین مقرر ہوئے تھے جنکا ہاتھ سب کے ساتھ ہے یعنی اونسے وہ برکت حاصل ہو تو اوس اجمالی کو توراۃ مین مطابق

فصل ۱۶۔ سفر تکوین و ۱۸ سفر ثنی کے اور انجیل میں فصل ۱۲۔ یوحنا وغیرہ کی مطابق اہل کتاب کی جانتے اور اوس
برکت کو پہچانتے جسکو سورۂ اعراف میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور دور کرنے اصار و اغلال سے
تفسیر کیا ہے اور اس سورت میں اوسکو تلاوت آیات وغیرہ سے بیان کیا ہے پر اون کافرین اسرائیلیون نے
جو مدینہ منورہ کے قرب وجوار میں موجود تھے بکفر جیسے فصل ۱۸ سفر ثنی سے مجملاً ظاہر ہے اور اوسکی تفصیل بہت سے
مقام پر دوسری کتابون مقدسہ میں ہے بالخصوص فصل ۴۲ یشعیا میں ہے تو اونکی تردید میں یہ سورت نازل
ہوئی کہ زمانہ آدم سے جس سبب سے بستی مقدس ہزار ہا قوم کی تعظیم بروز جمعہ کرتے چلے آئے ہو اوسکے صاحب تشریف
لے آئے اور اونکی نبوت فصل ۲ دانیال میں زمانہ ہرقل میں تو ہوئی ہے کہ سلطنت ہرقل بدولت آپکی ممالک مقدسہ
جاوے جو سنہ ۶۱۱ مسیحی میں ہوئی تھی پس اس صورت میں تمہارا انکار موجب اسکا ہے کہ خر سے تشبیہ کیا جاوے اور آپکو
محب خدا جو سمجھتے ہو یہ شخص خدا سمجھو کہ تمہاری تسبیح کرنے پر تسبیح خدا موقوف نہیں جیسے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم
کے فرماتا ہے يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ
تسبیح کرے وہ جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اللہ بادشاہ پاک غالب حکمت والیکو جسکی بادشاہت اس
زمانہ اسلام میں بالخصوص موعود ہے جیسے فصل ۲ و ۷ و ۸ دانیال وغیرہ میں مفصل ہے اور فصل ۴۹ تکوین و ۱۸
سفر ثنی میں اس بادشاہت خدا والی نبی کا ہونا اولاد اسمٰعیل امی میں لکھا ہے کہ جس پر موقوف ایمان اکثر قوم یہود
نہیں بنابراں فرماتا ہے هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ
يُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ وَآخَرِينَ
مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اللہ وہ ہے جسنے بھیجا امیین عرب میں رسول
عظیم الشان کو اونہیں سے کہ پڑھے اونپر اللہ کی آیات اور پاک کرے اونکو اور تعلیم کرے اونکو کتاب و حکمت
تھیں اگرچہ تھے امیین عرب پہلے اس سے البتہ گمراہی ظاہر میں اور دوسرے ساری خاندانوں کو تعلیم کرے جو
کبھی اونسے نہیں ملے بالخصوص اہل فارس کو جیسے حدیث میں ہے کیونکہ ساری خاندان کا برکت پانا بدولت
حضور صلی اللہ علیہ وسلم درس ۳ فصل ۱۲ تکوین میں لکھا ہے بالخصوص ساری خاندان ابراہیم کا جیسے بنی اسرائیل
و اسماعیلی و ترکان نی قنطورا حرم حضرت ابراہیم میں اور اخراج رومیہ کا ممالک مقدس سے بدولت حضور ہو

اور جیسے اندر وسیوں میں پولس کا مقولہ کہ خدا کی حکمت ہے کہ ایک وقت یہود پر اندہیر برباد کری
پہر اونکو شاد بھی زمانہ اسلام میں کری تو فرماتا ہے اور وہی غالب باحکمت ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاۤءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ یہ اللہ کا فضل ہے دیوی جسکو چاہی اور اللہ صاحب
بزرگ ہے یہ سب کچھ کتاب توراۃ میں لکہا ہے کہ یہود کو پہلے سے یہ امور معلوم تہے پہر اسے اگر انکار کریں تو ارشاد ہے
مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ مثل ان یہود کی جنہوں نے
اوٹہا یا توراۃ کو بات سبت مقدس دی ای سکے پہر نہ دیکہے دلائل کے اوٹہایا اونہوں نے اوسکو کہ
انکار کر گئے مثل گدہے کی ہے کہ اوٹہاوی اسفار توراۃ کو کہ کچہہ اوسکے اوٹہانے سے اوسکو فائدہ نہو بری مثل ان لوگوں کی
جنہوں نے تکذیب کی آیات خدا کی اور اللہ ہدایت نہیں کرتا قوم ظالموں کو دگر یہود خلاف نقل ۱۱ سفر تثنی کے
اوس نبی موعود کا ہونا اپنی قوم میں کہیں کہ ہم ہی اولیاء اللہ ہیں تو حکم ہے کہ مباہلہ کرو جیسے ارشاد ہے
قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۤءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝
اے یہودیو اگر تم گمان کرو کہ تم ہی خدا کے دوست ہو سوای اسماعیلی دوسروں بہائیوں کے تو بطریق مباہلہ
آرزو کرو موت کی کہ اگر تم راست گو ہو اور نہ آرزو کریں اوسکی کہی بسبب اوسکے جو بہیج کیا ہے اونکے ہاتوں نے
انکار نبوت سے واللہ دانا ہے ظالموں کے ساتہ وگر مباہلہ سے وہ بہاگیں کیونکہ وہ دل میں سچا برحق سمجہتے تہے
اور حاصل یہ ہے کہ اگر کسی نے مقابلہ میں بد دعا کی تو سب آجاویگی جیسے نقل ۱۸ سفر تثنی سے مقابلین کی تباہی
ظاہر ہے پس اگر موت کے ڈر سے مباہلہ نہیں کرتے تو ارشاد ہے قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ
فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
فرما اوس موت سے کہ بہاگتے ہو تو وہ تمکو ملنے والی ہے پہر دیکہو دانا عالم غیب وشہادت کی طرف تو وہ خبر دار کریگا
تمکو اوسکے ساتہ جو کیتاں نبوت کا عمل کرتے ہو کو ساتویں ہزار کے سنہ ایک ہزار دو کا ورنہ تسلیم ہوا کہ سبت حق
اور وہ زمانہ بہی ہی تو اہل اسلام کو اوسکا شکریہ ادا کرنا ضرور ہے سبت ہی کہ وہ جمعہ ہی تو ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ع ۲

اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوا الۡبَیۡعَ
ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۵ ای ایمان والو جب ندا کیجاوی نماز کے لئے روز جمعہ کے
خطبہ کی پس سعی کرو ذکر خدا کی طرف اور چھوڑ دو بیع یہ بہتر ہی تمہارے لئے اگر تم جانو دگرچہ دوسری نمازون مین
دوڑنا بہتر نہین فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ ابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ
اللّٰہِ وَ اذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۵ پس جب پوری کرو نماز جمعہ با جماعت پس منتشر
ہو جاؤ زمین مین اور خواہش کرو فضل خدا سے کہ سوداگری وغیرہ سے تمکو روک اس روز مین یہود کی طرح سے
سوداگری کی نہین اور یاد کرو اللہ کو بہت تا کہ فلاح پاؤ نہ آنکہ پیغمبر کو قبل از اتمام نماز تجارت ولہو کے سبب سے
چھوڑ جاؤ جیسے ارشاد ہو وَ اِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً اَوۡ لَہۡوَا انۡفَضُّوۡۤا اِلَیۡہَا وَ تَرَکُوۡکَ قَآئِمًا ؕ قُلۡ
مَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ مِّنَ اللَّہۡوِ وَ مِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَ اللّٰہُ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ۵ اور جب دیکھین
تجارت یا لہو جاوین اوسکی طرف اور چھوڑین تجکو قائم فرما دے جو رسول اللہ کے نزدیک ہی بہتر ہی لہو تجارت سے
اور اللہ بہتر رزق دہندوں کا ہی اس سے کہ تم تجارت کی طرف بہاگو چنانچہ نبی کے پاس والون کو کیسی عزت دی
مخفی نرہے کہ جمعہ کی نماز کی بڑی تاکید ہی کہ شکریہ دولت خداوندی ہر ہفتہ مین بمقابل اسکی کہ زمان آدمؑ سے
اوسکا نماز و روزہ مین و نیز عبادت مین انتظار کیا جاتا ہی ہمارے لئے دو رکعت شکریہ مقرر ہوئین کہ ہمارے لئے
ظہور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مین جمعہ عید المومنین ہوا و چونکہ عید المومنین ہی پس اکثر ایک دین مین اہل
اسلام کی عزت کی سبب اسکی تاکید ہی اور عید کی صورت جمعیت سے ہوتی ہی پس کسی نے چالیس آدمیونکی جمعیت و کسی نے
مصر کی قید مقرر کی تو اس ہندوستان و دوسری ممالک کا ذکر نہین تین ائمہ کا اتفاق ہی کہ جمعہ کو نماز مین مصر کی شرط
نہین کرتے اور جو شرط کرنے مین تو بسبب اجماع کثیر کے ایک سلطان کی بہی شرط ہی خواہ سلطان اہل اسلام
سے ہو یا کافرون سے جیسے جامع الرموز مین ہی اور مصر گاؤن سے بڑا ہوتا ہی لیکن علمانے مصر کی تعریفین جو کین
وہ چند مین ایک جہان بازار و پیشہ ور ہر ایک قسم معتد بہ کا ملتا ہو دوسری اکثر مساجد اوسکی اہل کو نہ سما سکے اون
تفسیرون سے ہند کے اکثر شہر مصر مین جو مطابق ان تفسیرون حنفیہ اور دوسری حضرات ائمہ کی نماز جمعہ مثل بروہ عہ
اجمیر کی بلا تکلف ہوتی ہی کہ وہ دوسری ائمہ ثلثہ بہی اپنے دین و مذہب اہل سنت و جماعت کی ہین پر ایک مصر کی

تفسیر ہے حنفیہ میں ظاہر الروایت کے خلاف یہ ہے کہ اوسمین قاضی احکام اسلامیہ جاری کرتا ہو اور شاہ حاکم
اور اوسوقت امام حنفیہ مرحوم میں کا کہ اہل اسلام کے مقرر کیے ہوئے تھا کہ اوسمین قاضی جاری کرنیوالا شرع کے
احکام کا اور حکام مسلمان ہوتے تھے تو یہ مصر کی خاص تعریف کی ہے اس روایت خلاف ظاہر کے موسکی میں بہت سے
اہل علم اسکو بجای حکم خدا سمجھ بیٹھے ہیں اور ایسی تاکید کے ساتھ حکم جمعہ کو ادا نہیں کرتے اور بہت سے پڑھتے ہیں
تو جمعہ کے بعد احتیاطی فرض وقت ادا کرتے ہیں حالانکہ دقت موضع میں تعیین وقت ضروریات سے ہے کہ جس
جب کہ حنفیہ کے نزدیک جمعہ پڑھتے ہیں تو خیال عدم فرضیت علم وجود شرط سے اونکا جمعہ نہیں ہوتا اور ظہر اونکا
اس وجہ سے نہیں درست ہوتا کہ شاید جمعہ ہو گیا ہو گا یہ ماورائی بات ہے کہ امام کی دو روایتوں کو چھوڑ کے
خلاف ظاہر روایت پر عمل کیا جاوے۔

سورۂ منافقون مدنیہ ہے گیارہ آیت کے دو رکوع ہیں

اور پہلی سورت میں یہود کے حال سے اطلاع دی گئی جو اونکو ان سبب کا بیان زمانہ آدم سے بوجہ ولادت حضور
صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر تمام آدم میں چلا آیا تھا اور بعض اوسکے منافقون کے اندر یہود کی شبہات سے نفاق آیا تھا
اور اس سورت میں منافقین کا بیان ہے تو یہ وجہ اوسکے قریب کی ہوئی۔ واضح ہو کہ محمد اسحاق نے کہا ہے
جسکا خلاصہ یہ ہے کہ بنی المصطلق قوم ام المومنین جویریہ جمع ہوئے تھے تو اونکی دفعیہ کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لے گئے تو ساحل کی طرف ناحیہ قدید سے آب مریسیع پر ملاقی ہوئی اور اونکا مال و بچے و عورتیں مدینہ پہونچائے
اس عرصہ میں آدمیون کا ازدحام چاہ مذکور پر ہوا اپس میں مقابلہ ہو جہجاہ غفاری مہاجرین اور سنان جہنی
بن عوف انصاری میں پس سنان نے انصار کو آواز دی اور جہجاہ نے مہاجرین کو تو جعال مہاجر نے جہجاہ کی مدد کی
اسپر عبد اللہ بن ابی نے قوم کے اندر جنمیں زید ابن ارقم تھے مسلمانان مہاجرین و انصار کو برا کہا کہ مہاجرین کو تم نے
ان انصار نے جگہ دی ہے واللہ اگر میں مدینہ جاؤنگا تو اوسکے عزیزون کو ذلیل کرونگا اور اونکی تاجون
بخیل کرون تو زید بن ارقم نے اوسکو سخت سست کہا تو ابی نے کہا کہ میں کھیل ہی کا کلام کرتا تھا اور زید نے
جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اطلاع کی تو عمر فاروق نے عرض کیا کہ اجازت ہو تو اوسکی گردن ماردون

حکم ہوا کہ مشہور ہوگا کہ پیغمبر اپنے اصحاب کی گردن مارتے ہیں لیکن غیر وقت میں کوچ کا حکم دیا اور منافق
مردود کو بلا کر حکم فرمایا کہ تو نے ایسا کہا تہا اوسنے قسم کہائی کہ دروغ بات ہے اور چونکہ وہ شریف قوم سے تہا
اوسکی قسم کا اعتبار کیا گیا پس زید ارقم کہ نیکو کار صحابہ سے تہے شرمندگی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
نہ آتے تہے اور انصار نے جانا کہ زید سے غلطی ہوئی پس اثناء سیر میں اسعد بن حضیر نے عرض کیا کہ بے وقت
سیر کی کیا وجہ ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قصہ مذکور بیان کیا اسعد نے عرض کیا کہ نرمی فرمائیے تو عبداللہ
صحابی بن عبداللہ بن ابی منافق کو خبر ہوئی انہوں نے آکر عرض کیا کہ ارشاد ہو تو اپنے باپ کی گردن اوتار لاؤن
تا کہ فتنہ نہو حکم ہوا کہ نرمی کرو پہر اوس روز منزل ہوئی آب حجاز مسمی النقعاء کے پاس اور ریح سخت چلی تو ارشاد ہوا
کہ رفاعہ بن تابوت بن زید منافق مدینہ میں مرا ہے اوسکے سبب یہ ریح کی شدت ہے اور اوس روز اتفاق یہ ہوا کہ
ناقہ مبارک کہیں چلی گئی تہی تو اوسی منافق نے کہا کہ اپنی اونٹنی کی تو خبر نہیں اور غیب کی باتیں مارتے ہیں پس
جبرئیل علیہ السلام آئے اور قول منافق سے اطلاع دی اور اونٹنی کا پتہ بتا دیا کہ فلان مقام پر اوسکی نکیل درخت پر
اٹک گئی ہے پس تلاش سے وہی بات دریافت ہوئی اور مدینہ میں جا کر مطابق ارشاد کے رفاعہ کو اوسی وقت مرا
دریافت کیا پس نازل ہوئی یہ سورت جسمیں ابن ابی کے مرنے تک کی واوسکے بعد کی پیشین گوئی ہے ارشاد ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ جب آویں تیرے پاس
منافق کہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو البتہ خدا کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ البتہ تو اوسکا رسول ہے اور اللہ
گواہی دیتا ہے کہ منافق البتہ جہوٹے ہیں اپنی شہادت میں اور نیز اپنے قول میں کہ ہم نے ناسزا باتیں نہیں کہیں بعض
اہل معانی جو اصل اس تفصیل سے آشنا نہوئے صدق وکذب کی تعریف میں ناحق میں پڑ گئے مختصر مطول کو دیکہو
اِتَّخَذُوْۤا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ پکڑا انہوں نے
اپنی قسموں کو ڈہال پس روکا اونہوں نے آپکو راہ خدا ایمان سے کہ زید میں اور تم کو قسم کہا کر جہٹلایا بیشک برا ہے
جو عمل کرتے تہے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ ۝ یہ بات اسلئے ہے
کہ پہلے وہ ایمان لائے پہر اونہوں نے کفر کیا پس مطبوع کیا گیا وہ کفر اونکے دلوں پر پس وہ نہیں سمجہتے ذٰلِكَ

تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ یَحْسَبُوْنَ
كُلَّ صَیْحَةٍ عَلَیْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝ اور جب تو
دیکھے اونکو خوش آوین تجکو اونکے اجسام و گروہ کچھ کہین تو سنے اونکے قول کو گویا وہ اینٹین ہین باہم
رکھی ہوئی یعنی دیوار کی دیوار گمان کرین ہر آواز کو ہلاکت اپنی اوپر اپنے جھوٹ بولنے سے وہ اہل اسلام کے
دشمن ہین پس تو اون سے بچ لعنت کی اونکو اللہ نے کہان بہکے ہین وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور جب کہا جاوے
مثل اونکی ابن ابی کے جاؤ دربار مین کہ استغفار کرے تمہارے لئے اللہ کا رسول تو پھیرتے ہین اپنے سر اور تو
دیکھے اونکو کہ باز رہین اور وہ تکبر کرنیوالے ہین سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ
لَهُمْ ؕ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ برابر ہے اوپر کہ تو
استغفار کرے اونکو یا نہ استغفار کرے اونکے لئے ہرگز نہ بخشے اللہ اونکو تحقیق اللہ ہدایت موصلہ نکرے قوم
حد سے تجاوز کرنیوالے کو هُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى
یَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَفْقَهُوْنَ ۝ وہ منافق
وہ ہین جو کہین کہ نہ خرچ کرو اوپر جو رسول اللہ کے پاس ہین تا کہ متفرق ہوجاوین پاس والے اور اللہ
کے لئے خزانے آسمان و زمین کے ہین ولیکن منافق نہ سمجھین کچھ اونکی مدد پر شوکت اسلام موقوف نہین
یَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ
وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ کہین البتہ اگر ہم لوٹین مدینہ کی طرف تو البتہ
ع
خارج کرے اوسکا عزیز تر ذلیل کو اور عزیز سے مراد اپنے آپ سے لیتا اور ذلیل سے مراد اوسکی معاذ اللہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی اور خدا کے لئے عزت ہے اور اوسکے رسول کے لئے اور مومنین کے لئے ولیکن
منافق نجانین یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ
یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اے ایمان والو نہ شغل مین ڈالین تمکو تمہارے مال و نہ اولاد
یاد خدا سے کہ اگر یاد عزیز جاتو جیسے ابن ابی کا خیال ہے اور جو ایسا کرے پس وہ زیان کار ہین وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ
فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ
خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور صرف کرو اوس سے کہ ہمنے نصیب کیا ہے تمکو پہلے اسکے کہ آوے ایک تمہارے کو موت ع ٣
یعنی ابن ابی جلدی مرنیوالا ہے پس کہے اے میرے رب کیون نہ دیر کری مجکو ایک میعاد قریب تک کہ تصدیق
کرون اور ہوجاؤن نیکوکارون سے اور نہ دیر کری نفس اپنی اجل سے اور ابی کی اجل آگئی ہے اور اللہ خبردار ہے
اوس سے کہ تم عمل کرتے تھے پس حسب ارشاد اس پیشین گوئی کے جبکہ شہر قریب آیا تو عبد اللہ ابن ابی کے بیٹے
عبد اللہ نے کہا کہ تو شہر مین نہ داخل ہوسکے گا بلا اذن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اوسنے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم پاس شکایت کہلائی پس بحکم حضور صلے اللہ علیہ وسلم شہر مین داخل ہوا اور ظاہر ہوئی اللہ و اوسکے
رسول کی عزت اور اوسکی اولاد و مال کچھ کام نہ آئی کہ اوس سے اوسکو نفع پہونچتا اور عبد اللہ صحابی نے
اپنے باپ عبد اللہ بن ابی کو کہا کہ تو جا اور استغفار کرا تو اوسنے سر کو پھیر دیا اور کہا کہ تمنے کہا ایمان لا مین
ایمان لایا اور تمنے کہا زکات دی اب سجدہ کرنا باقی ہے پس قریب زمانہ مین حسب اس پیشین گوئی کے عبد اللہ
بن ابی بیمار ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کو تشریف لیگئے اور اوسوقت وہ پیتا تھا اور
کہا استغفار مجکو کیجئے اور وہ مرا تو بخاطر عبد اللہ صحابی کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قمیص اندرونی
اوسکے جسم پہنایا اور استغفار کیا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چادر پکڑی اور کہا کہ منافق کو استغفار فرماتے ہین تو حضور
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یری چادر اوسکو مفید نہوگی یعنی جبکہ اوسپر چادر ڈالنے کا قصد حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ بعوض اسکے کہ عباسؓ کو جبکہ بدر مین ناکسی کی حالت مین پکڑلائے تھے اور ابن ابی نے
چادر پہنائی تھی تو اوسکی بیکسی کی حالت مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جامہ اوسکو اوڑہایا اور استغفار کی
نسبت فرمایا کہ مین یعنی آیت مذکورہ سے اختیار بابت استغفار و عدم استغفار کے دیا گیا ہون پہر اونکی شے جو کفر پر

سورۂ تغابن مشتمل ہے اٹہارہ آیت کے دو رکوع پر

اور قریب زمانہ ہجرت مین نزول اسکا ہے جسمین اہل مکہ کے کفار سے اہل اسلام کو ہجرت کرنیکی تاکید ہے تو وذکر اہل

کہ سے مطابق کی گئی ہی اور پہلی سورت مین منافقون کا حال تہا جو بظاہر مومن اور دل مین کافر تہے اور اہل
اسلام کے ساتھ رہتے تہے اور اس سورت مین اون مسلمانون کا حال ہی جو مومن تہے اور کفار کے ساتھ اہل وعیال
کے سبب سے مکہ مین رہتے اور ہجرت اونسے نہو سکی تو پہلے رد شبہات سی تمہید ہے اور پہر کفار کی نا اہلی سی مسلمانون کو
ہجرت کی تحضیض ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض
لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ۝ تسبیح کرتا اللہ کی وہ جو آسمانون مین ہے اور
زمین مین ہی اوسی کے لئے ملک ہی اوسی کے لئے حمد ہی اور وہ ہر شے پر قدرت والا ہی اہل اسلام کو اپنی ضعف حالی کا
خیال نکرنا چاہئے کہ اللہ کی بادشاہت خاص کا یہ زمانہ ہی وگر کوئی کہے کہ جب سب ملک اوسکا ہی پس مومنین
اوسکے مین اور کافر بہی اوسیکے مین آدمی کی سب ساخت ہی پہر ہجرت کی کیا ضرورت ہی تو جواب اوسکا یہ ہی کہ یہ امر
مسلم کہ سب کو خدا نے بنایا ہی لیکن فرق مراتب ہی جیسے ارشاد ہی ھو الذی خلقکم فمنکم کافر ومنکم
مؤمن واللہ بما تعملون بصیر ۝ اور خدا وہ ہی جسنے حسب امکان عالم تمکو پشت آدم مین مومن و
کافر کیا پہر اپنا نور جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکہلایا تو پیدا کیا اوس فطرت نوری محمدی پر تو اس عالم مین
فطرت کے بعد ماں باپ کی تعلیم سی تم مین سی بعض کافر ہین اور بعض تم مین سی مومن ہین پس جیسے تمکو ای مومنین
داہنی طرف پشت آدم مین رکہا ویسے ہی کافرون کو آدم کے بائین طرف جدا رکہا پس ہر ایک سی اپنی اپنی
اصل کی مطابق کام کراتے ہین تو اہل اسلام کو لازم ہی کہ کفار بالخصوص حربی سی ہجرت کرین اور اللہ اوسکے
ساتھ جو عمل کرتے ہو بینا ہی اور فرق مراتب مومن و کافر کا ضرور ہی جیسے ارشاد ہی خلق السموات والارض
بالحق پیدا کئے آسمان و زمین ساتھ حق کے ساتھ اور اونمین فرق ہی وصورکم فاحسن صورکم ج و
الیہ المصیر ۝ اور صورت کیا تم سب مخلوق کو پس اچھی کین تمہاری صورتین وگو سب کی اوسی واحد کیطرف
بازگشت ہی لیکن ارشاد ہی یعلم ما فی السموات والارض ویعلم ما تسرون وما تعلنون
واللہ علیم بذات الصدور ۝ وہ جانتا ہے وہ جو آسمانون مین ہی اور وہ جو زمین مین ہی اور جانے وہ جو
پوشیدہ کرو اور ظاہر کرو بالخصوص نسبت اسلامیہ ہو کے ساتھ جسکا بیان فرمایا ہی اور اللہ واقف ہی دل کی باتونکا
اور فتح اہل اسلام پر کفار کو انکار تہا تو ارشاد ہی الم یاتکم نبؤا الذین کفروا من قبل فذاقوا وبال

أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ کیا نہ آئی تمہاری پاس خبر اون لوگونکی جنہون نے کفر کیا پہلے پس چکہا
اپنی کام کا وبال اور اونکو عذاب ہی قیامت مین دردناک ذٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۚ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ
یہ اسلئے کہ لائے تہے اونکی پاس اونکا رسول دلائل توحید پس اونہون نے کہا آیا بشر ہمکو ہدایت کرے پس کفر کیا
اونہون نے اور پہر گئے اور بے پرواہی کی اللہ نے اونسے اور اللہ غنی حمد والا ہے کہ اوسنے اونکی پرواہ نکی اپنے اسم غنی کے
اور اپنے اسم حمید سے پسندیدہ کیا اپنے رسولون کو پس کفار کو تباہ کیا اور انبیا کو خلاص کیا اور جو اونکے ساتھ تہے پس
اسطرح سے کفار مکہ بہی تباہ ہونیوالے ہین اور نہ فقط دنیا کا ہی عذاب اونکو ہونیوالا ہے بلکہ آخرت مین مدام معذب
ہون نہ جیسے اونکا گمان ہے چنانچہ ارشاد ہے زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي
لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ زعم کرین کافر کہ ہرگز نہ مبعوث ہونگے
فرما مانی قسم اپنے رب کی البتہ تم مبعوث ہوگے پہر خبردار کرے اللہ تمکو تمہارے عملون سے اور یہ خدا پر آسان ہے کہ اعمال
کی صورت و سزا کی اپنی ربوبیت سے کردے فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ
ثلث بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ پس ایمان لاؤ اے کافرو
اللہ اور اسکے رسول اور قرآن نور پر جو ہمنے نازل کیا اور اللہ اوسکے سب جو تم عمل کرو خبردار ہے اوس روز کہ
تمکو جمع کرے روز جمع کے وہ روز قیامت ہے وہ روز سزا و غبن کا ہے وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا
يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ
ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ اور جو ایمان لائے اللہ کے ساتھ اور کام کرے نیک کفارہ کرے اللہ اوس سے اوسکے گناہ
سابق بعد ایمان لانے کے دنیا مین اور داخل کرے جنتون مین کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہنیوالے
جنتون مین یہ فوز بہت بڑی ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ
ع فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ اور وہ جو کفر کرین اور تکذیب کرین ہماری آیات کی وہ اصحاب دوزخ مین ہمیشہ
رہنیوالے ہین اور بد بازگشت ہے جہنم تو اوسمے مومنین کو ہجرت لازم ہے یہی مصیبت ہجرت لکہی بالفعل اہل اسلام کو
وہ ضروری ہے جو پہلے ہے فصل ۲۔ یشعیاہ ۳ سفر ثانی مین لکہی ہوئی ہے جیسے ارشاد ہے مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ

إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ نہیں پہونچی کوئی مصیبت مگر ساتھ حکم اللہ کے اور جو ایمان لاوے اللہ کے ساتھ کھولدے اوسکا دل اس مصیبت کے سمجھنے سے کہ اذن خدا سے ہے اور اللہ ہر شے کے ساتھ دانا ہے ۝ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ اور اطاعت کرو اے مومنین تم اللہ کی اور اطاعت کرو اللہ کے رسول کی پس اگر پھر رہو دونوں میں سے ایک کی اطاعت سے تو جز این نیست ہمارے رسول پر پہونچا دینا ظاہر ہے ۝ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ اللہ ہے کہ اوسکے غیر کوئی معبود نہیں پس چاہیے کہ بھروسہ کریں مومنین خدا پر کہ نیک جزا ہجرت کی دین و دنیا میں اوتی ہے ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ اے ایمان والو تحقیق بعض تمہاری ازواج و تمہاری اولاد سے تمہارے دشمن ہیں وہ جو کہیں کہ سبب تمہارے ایمان لانے پر صبر کیا ہے ہجرت پر تمہاری ہم صبر نکریں گے پس بچو تم اونسے کہ اونکے ساتھ اختلاط رکھو اور ہجرت نکرو و اگر تم اونکو عفو کرو اور درگذر کرو اور بخشو اگر وہ تمہارے پاس آویں مسلمان ہوکر تو تحقیق اللہ غفور رحیم ہے ۝ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ جز این نیست تمہارے مال اور اولاد تمہاری آزمائش ہیں اور اللہ کے پاس اجر بزرگ ہے ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ پس تقوی کرو اللہ سے جہانتک طاقت رکھو اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو بہتر ہے تمہاری جانوں کے لئے اور جو بچایا گیا اپنے نفس کے بخل سے پس وہی فلاح پاتے ہیں ۝ إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ۝ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ اگر قرض دو اللہ کو نیک قرض کہ روپیہ کو اچھے کام میں لگاؤ دوگنا کرے اوسکو تمہارے لئے اور بخشے تمہارے لئے اور اللہ قدردان ہے بردبار ہے دانا ہے غیب شہادت کا غالب ہے حکمت والا

ع ۲

سورۂ طلاق مدنیہ ہے بارہ آیت دو رکوع پر مشتمل ہے

اوپر پہلی سورت میں فرمایا تھا کہ بعض ازواج و اولاد تمہاری آزمائش ہیں اور اونسے مومنین اہل مکہ کو حذر ضرور ہے کہ

تاویں مکہ تباہ ہونیوالی ہیں اور اس سورت میں طلاق و اولاد کی ارضاع وغیرہ کا بیان ہے اور اہل مکہ کی تباہی کا
ذکر ہے پس یہ وجہ اس سورت کی قرب کی پہلی سورۃ سے ہے بلکہ مثل ایک سورت کے یہ دو سورتیں ہیں اور اتفاق ایسا
ہوا تھا کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی تھی اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور میں عرض کی
تو حکم ہوا کہ مراجعت کرے اور اوسکو رکھے تا کہ پاک ہو کر پھر حیض کرے اور پھر پاک ہو اوسکے بعد قبل از مس امساک و طلاق کا
اختیار ہے پھر طلاق کے بعد عدت ہے جیسے ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا
طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ اے نبی جب تم
طلاق دو عورتوں کو تو طلاق دو انکو اون کی عدت میں کہ وہ طہر ہے اور تقویٰ کرو اللہ اپنے رب سے اور معنی اوس کے
معنی کہ ہے جو حدیث میں ابن عمر سے گذرا اور قرات ابن عمر میں من قبل عدتہن ہے یعنی اونکی عدت کے قبل اور ظاہر ہے
کہ طلاق گو مطلقا مباح ہے مگر طریقہ پسندیدہ اوس مباح میں یہ ہے کہ اوس طہر میں ہو کہ مس نکیا ہو پس طہر عدت ہے
مطابق مذہب شافعی کی ہے اور لفظ قرء کا اطلاق طہر و حیض دونوں پر آتا ہے اور لفظ ثلث اگرچہ مفید دلالت عدد
معین پر کرتا ہے لیکن الحج اشہر معلومات کو صیغہ جمع تین ماہ سے کم کو کہتے ہیں ویسے ہی شافعی اس مقام پر
کہہ سکتے ہیں لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ
وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ
يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ نہ نکالو مطلقات کو اونکے گھروں سے اور وہ خود بھی نہ نکلیں مگر یہ کہ لاویں بدی ظاہر
اور یہ خدا کی حدود ہیں اور جو تجاوز کرے خدا کی حدوں سے تو اوسنے ظلم کیا اپنی جانوں پر امید ہے اللہ پیدا کرے بعد اسکے
کوئی امر مثل رجعت وغیرہ کی تفصیل و تحقیق مسائل کتب احادیث و تفاسیر مبسوط و فقہ میں ہے اور اوسکے فوائد معتدبہ
اول میں گذر گئے فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ
اَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۥ پس جب مطلقات پہنچیں اپنی میعاد کو پس رکھو انکو طریق معروف سے یا جدا کرو
انکو پسندیدہ طریق سے اور گواہ کرو دو صاحب عدالت اپنے میں سے اور برپا رکھو شہادت خدا کے لئے اسکے ساتھ نصیحت
فرماتی ہے اللہ اوسکو جو ایمان لاوے اللہ و روز قیامت پر وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ

بَالِغُ اَمْرِهٖ ۚ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۵ اور جو تقوی کری اللہ سی کہ اوسکو دنیا پر

چلے کری اللہ اوسکے لئے مخرج اور رزق دیگا اوسکو اوس طرح سی کہ گمان کری اور جو بھروسہ کری اللہ پر

پس وہ کافی ہی تحقیق اللہ پورا کرنیوالا ہی اپنی کام کو اور کی اللہ نے ہر شی کی اندازہ پس طلاق و عدت کے لئے

یہ انداز کی جو فرمائی پس اگر طلاق دینیوالا ڈری اللہ سی تو اوسکے لئے مخرج رجعت یا دوسری عورت کی صورت

نکالدیگا اور اگرچہ آیت مقدمہ عدت میں ہی پر عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کو جبکہ کافروں نے گرفتار کرکے

بہانتک تنگ کیا تو ارشاد اس آیت کی مطابق ہوا کہ تقوی کر اور صبر اختیار کر اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ یادہ کر

پس اسکی تعمیل کی تو اوسکا بیٹا دشمن کی غفلت میں نکلا دو دشمن کا اونٹ و چار ہزار اوسکے لا یا پس حق تعالی نے

اوسکو عطیا وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ

اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۵

اور حمل والی عورتوں کی میعاد اپنی حملوں کو جنا ہی اور جو تقوی کری اللہ سی کری اوسکو لئی اپنی امر سے آسانی ذٰلِكَ

اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۵ یہ حکم

خدا ہی اوتارا ہی اللہ نی اوسکو تمہاری طرف اور جو تقوی کری اللہ سی اللہ کفارہ کری اوس سی اوسکی برائیں

اور بڑا کری اللہ اوسکے لئے اجر اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ

لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۚ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ

فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ تم ٹہراو عورتوں کو جہاں

تم ٹہرو اپنی طاقت کی بموجب اور نہ ضرر دو اوسکو تاکہ تم اوپر تنگی کرو اور اگر ہو وہ حمل والی تو اوپر صرف کرو یہانتک کہ جنیں

اپنا حمل پس اگر وہ دودہ پلاویں تمہاری اولاد کو تو دو اوسکو اوسکی اجرت اور مشورت کرو باہم اچھی بات کی ساتہ وَاِنْ

تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ۵ و اگر مشکل کرو تم باہم دگر اجرت ورضاع میں پس دودہ پلاویگی اوسکو کوئی دوسری

عورت اوسکی ماں پر جبر نہیں کہ دودہ پلاوی لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۚ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ ع

فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ

عُسْرٍ يُّسْرًا ۲۵ چاہیے کہ صرف کرے صاحب وسعت اپنی وسعت کے مطابق اور جسپر رزق کی تنگی ہو پس چاہیے کہ صرف
کرے اس سے جو اسکو اللہ نے دیا ہے نہ تکلیف دے اللہ کسی نفس کو مگر اسقدر کہ دیا ہے اللہ نے اسکو جلد کرے اللہ بعد مشکل کے
آسانی بشرط تقوی کے واضح ہو کہ بعض مسائل طلاق و عدت و رضاعت کے مخالف تھے اہل عرب کے رواج کے جنکی تعمیل اہل اسلام کو
ضرور ہے تو ارشاد ہے وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا
شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۲۵ اور بہت سے قریہ والوں نے نافرمانی کی اپنے رب کے حکم کی اور اوسکے
رسولوں کی پس محاسبہ کیا ہمنے اونسے سخت حساب اور عذاب دیا ہمنے اونکو برا عذاب فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ
عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۲۵ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۱۲ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۲ پس چکھا انہوں نے اپنے کام کا وبال اور ہوا اونکے کام کا انجام زیانکاری تیار کیا ہے اللہ نے
انکے لئے سخت عذاب قیامت پس تقوی کرو اللہ سے اے عقل والو جو ایمان لائے ہو کہ اہل مکہ کے تو اعد پر چلو قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ
اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۲۵ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۲ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۲۵ نازل کیا ہے اللہ نے تمہاری طرف ذکر
کیا گیا کتب مقدسہ میں رسول عظیم الشان قیدار کا جسکی ہجرت مدینہ میں ہو کہ بعد ایک سال ہجرت کی حسب فصل ۴۲ یشعیا کے
اکثر سرداران بنی قیدار کا مارے جاوینگے وہ رسول کہ پڑھتا ہے اوپر تمہارے اللہ کی آیات روشن تاکہ نکالے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں
اور کام کئے نیک ظلمات کفر سے نور ہدایت کی طرف اور جو ایمان لاوے اللہ کے ساتھ اور کام کرے نیک داخل کرے اللہ
اوسکو جنتوں میں کہ جاری ہیں نیچے اُنکے درختوں کی نہریں ہمیشہ رہنے والے اوسمیں نیک کیا ہے اللہ نے اوسکے لئے دنیا میں بہی رزق
کیونکہ خدا نے ہی ساری مخلوقات پیدا کی ہے اور اوسنے ہی ساتویں ہزار وجود آدم میں اپنی بادشاہت خاص اہل اسلام
سے برپا کی ہے جیسے کتب سابقہ میں موجود ہے اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ
الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا
اللہ وہ ہے جسنے پیدا کئے سات آسمان اور زمین سے اونکی مثل اور اونکے مابین میں جو ہے پیدا کیا تا آخر وجود آدم پہر پورا ہوا
کام ہر کہ ساتویں ہزار وجود آدم میں نبی اکرم کی نبوت کا اظہار کیا تو حسب وعدہ اوتارے حکم کو اونکے درمیان میں تاکہ

تم جانو کہ اللہ ہر شئی پر یعنی مشا پر قدرت والا ہے اور بیشک وہی ہے جو عمل میں لاتا ہے اور آسمان و زمینوں کی تحقیق پہلے مقدمہ کے
فائدہ چہل و دوم و سوم میں گذر گئی غور کیجا دیکھ اور تحقیق اللہ تعالی نے احاطہ کیا ہے ہر شئی کو علم سے پس اوسی کی فرمان کی
مطابق چلنا لازم ہے۔

سورۂ تحریم مدنیہ ہے بارہ آیت کی دو رکوع پر مشتمل ہے

پہلی سورت میں عورتوں کے طلاق کا بیان تھا اور اس سورت میں بھی عورتوں کا بیان ہے اس وجہ سے اوسکی بعد
رکھی گئی مخفی نرہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حلوا و شہد پسند تھا اور عصر کی نماز کے بعد ازواج پاس تشریف لاتے
اور کچھ کھاتے اس مقام پر عام اہل ہند کا جو خیال ہے کہ عصر کے بعد کھانا کھانا اور پانی پینا مکروہ جانتے ہیں لا اصل ہے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا پاس تشریف لائی اور دیر کی اور شہد پیا اور
صدیقہ رضی نے سودہ سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاویں تو کہیو کہ مغافیر (جو بچا ہوا پس خوردہ ریحان کی)
آپ نے نوش کیا ہے تو فرماوینگے کہ نہیں تو کہنا یہ کیا بو ہے تو فرماوینگے کہ حفصہ کے یہاں شہد پیا ہے تو کہنا کہ عرفط کا
شہد ہوگا اور میں بھی کہونگی اور اے حفصہ تو بھی کہئیے پس ایسے ہی کیا گیا پس جبکہ صفیہ پاس تشریف لائے تو عرض کیا گیا
کہ شہد حاضر ہے تو فرمایا مجکو حاجت نہیں اور اس حیلہ کا سبب یہ تھا کہ زینب کے پاس حضور دیر لگا کرتی اور شہد پیتے
پس شہد کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اوپر حرام کر لیا دوسرے یہ امر واقع ہوا کہ حفصہ کے باری میں حفصہ اجازت
لیکر اپنے باپ کے پاس گئیں اور ماریہ قبطیہ سے جو مقوقس شاہ اسکندریہ نے حسب فرمودہ پیشین گوئی کی پیشکش
کی تھیں ہم بستر ہوئے اور حفصہ نے شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کی خاطر ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور فرمایا
کہ کسی سے کہنا نہیں اور خبر خلافت صدیق اپنے بعد اور انکے بعد عمر کی خلافت کی طرف سے دی اور یہ امر مخفی رکھیو دونوں باتان
بالاتفاق ہر پس انکو سب کرتے ہوئی قابل سبب ہیں اور حفصہ نے صدیقہ رض سے کہا یا صدیقہ رض صدیق رض سے کہا صدیق نے
عمر سے کہا اور عمر فاروق نے حفصہ سے دریافت کر لیا اور حفصہ نے صدیقہ سے کہا کہ ایک وقت میں نے راحت پائی اور اللہ تعالی
رضی اللہ عنہما حضور سے ناراض ہوئیں کہ مجھ سے یہ راز مخفی رکھا تھا تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
ماریہ سے قریب نہونگا تو اس قصہ و اسی صورت میں ارشاد ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایہا النبی
لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک واللہ غفور رحیم

اے نبی کیوں حرام کرے جسکو حلال کیا ہے اللہ نے تیرے لئے تو خواہش کرے اپنی ازواج کی مرضی کی اور اللہ غفور رحیم ہے
کہ کفارہ کا مسئلہ پہلے سورۂ مائدہ میں مذکور ہو چکا ہے جیسے ارشاد ہے قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ
وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ یعنی مقرر کیا ہے اللہ نے تم سب مسلمانوں کے لئے حلال کرنا اپنی قسموں کا
اور اللہ تمہارا مولا ہے اور وہی حکمت والا ہے کہ علی العموم قسم کا کفارہ پہلے سے مقرر کیا ہے اور یہ بخلاف دوسری کے
ساتھ عہد کی ہے جو باہم بار ہا ہو چکا ہے کہ اوسمیں کفارہ کی گنجائش نہیں وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ
حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا
نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ اور یاد کر جبکہ پوشیدہ کہا نبی نے
اپنی بعض ازواج یعنی حفصہ کی طرف ایک سرو وہ خبر خلافت صدیق و فاروق تھی پس جب اُس بی بی نے اُس سر کی
خبر دی عائشہ کو اور ظاہر کیا اوسکو اللہ نے نبی پر بیان کیا بعض حدیث کو حفصہ سے جو بابت حرمت ماریہ کی تھی کہ کیوں تو نے
کہا اور اعراض کیا بعض حدیث سے جو بابت خبر خلافت صدیق و فاروق کے تھی تو جبکہ نبی نے خبر دار کیا حفصہ کو تو اوسنے
کہا کسنے خبر دار کیا تجکو اللہ نے مجھے خبر دار کیا پس اس مقام سے صریح بیان سر سے جو سر و حفصہ پر ڈالا ہے باتفاق سنی و شیعہ خلافت
صدیق و فاروق از جانب خدا ظاہر ہوئی جیسے سورۂ توبہ میں غزوۂ تبوک کی تحریض میں جو سنہ نہم ہجرت میں ہوا ابو بکر
صدیق رضی کی نسبت خود قرآن مجید میں ہے اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ
اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ الآیہ
نبی کی نصرت نکرو تو اسکو نصرت دی ہے اللہ نے وہ دو دوسرے سے جب اُسکو نکالا اُن لوگوں نے جنہوں نے
کفر کیا ہے جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جبکہ کہتے نبی صلعم اپنے صاحب کے لئے نہ رنج کر کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے پس نازل کی
اللہ نے نبی کی سکینت ابو بکر صدیق پر ہونکہ نبی کے دل پر سکینت پہلے سے یہاں حاصل تھی اس جگہ سے کافی میں
امام باقر علیہ السلام سے روایت لکھی ہے کہ رسول اللہ صلعم متوجہ ہوے فرمانے لگے ابو بکر کو کہ تسکین کر کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے
اور ابو بکر کو غش ہو گیا تھا اور تسکین نپاتا تھا الحدیث پس اللہ کی تسکین جسکے دل پر ہو وہ بڑا ہی نادر الوجود ہے
پس قراءت علی بحوالہ امام علی الرضا سے امام باقر یا امام جعفر سے گذرنے اس مشاجرہ کے خلاف کی اور سوا اسکے
خلافت عقلی بھی ہے اور اسمیں کمال درجہ کی تعریف ہے صدیق اکبر کی اور کیوں نہو وہ صاحب نبی اس صفت کے ساتھ

موصوف نے اور قمی سے جو کافی والے کے اوستاد ہیں صافی میں روایت لکھی ہے کہ حدیث کی مجکو میرے باپ نے
بعض روایت سے کہ وہ مرفوع کرتا ہے ابی عبد اللہ یعنی جعفر صادق تک کہا جبکہ تھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
غار میں کہا ابوبکر کے لئے یعنی تسکین کے لئے گویا میں دیکھتا ہوں جعفر کی کشتی کی طرف اوسکے اصحاب میں کہ چلے
دریا میں اور میں دیکھوں انصار کی طرف محبت کہے والے ضیاء میں تو کہا ابوبکر نے اور آپ اونکو دیکھتے ہیں
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہاں فرمایا کہ میں تجکو نہیں دکھلاؤں پس لگایا ہاتھ ابوبکر کی
دونوں آنکھوں پر تو دیکھا ابوبکر نے اونکو پس کہا ابوبکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صدیق ہے انتہی
ترجمہ پس کافی میں خلاف روایت اپنے اُستاد کے اور صافی والے کافی والے سے خلاف قرآن متواتر کے کافی
جو روایت باقر امام باقر سے نقل کی کہ یوں تقیہ کیا ابوبکر نے اس ساعت کہ یہ ساحر ہے محض افترا اور اسکے اُستاد کی
روایت کی خلاف ہے اور کب عقل عاقل تجویز کرتی ہے کہ ایسے خوف کے وقت میں جسکو ساحر جانتا ہو مدد کیجاوے بالخصوص
جبکہ اوپر سکینت نازل ہوئی ہو پس ایسی لیاقت پر سوائے اُس گروہ کے جسکو شرم خلاف بیانی کی نہیں کون کہہ سکتا ہے
اس مقام پر تحقیق خلافت حقہ حضرات خلفا کی ثابت شیعہ سے کرنی مناسب ہے سوائے اُسکے جو کتب مقدسہ ثلاثہ قرآن
و حدیث سے اہل سنت کے نزدیک مقرر ہے حق الیقین کتب شیعہ میں مروی ہے کہ پیغمبر خدا علیہ السلام ایکسو بیس بار معراج کو
گئے اور ہر بار تعدد فرائض و واجبات کے سوا امامت کی نصب پر حق تعالی نے تاکید کی مگر آپ نے کسی کو نصب نکیا تو آیت
فان لم تفعل فما بلغت رسالته نازل ہوئی اور کتاب ملا حیات القلوب میں ہے کہ بجائے فما بلغت رسالته
کے عدیلک عد۲ با الیما نازل ہوئی تو آپ نے من کنت مولاه فعلی مولاه فرمایا تو گو اوس میں لفظ
بعدی کی تصریح نہیں اور مولی در نفس معنی اولی بالتصرف کے معنی میں لغت میں نہیں آیا اور والی من والاه
وعاد من عاداه اس معنی کو نہیں چاہتا لیکن روایت ذیل سے شیعہ سے ارادہ ظاہر ہوتا ہے کہ علی بعد میرے خلیفہ
ہوں لیکن یہ حکم منسوخ ہے جیسے عیاشی نے امام باقر علیہ السلام سے زیر آیت لیس لک من الامر شیء کی روایت
لکھی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حریص تھے اسپر کہ بعد آپکے آدمیوں پر علی ہوں اور اللہ کے نزدیک اسکے خلاف
تھا جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ ظاہر کیا تھا تو فرمایا آپکے لئے لیس لک من الامر شیء یا محمد بیچ علی
کہ امر میری طرف ہے علی و غیر علی میں کیا جیسے نازل نہیں کیا اپنی کتاب میں تیری طرف اے محمد الم احسب الناس

ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون الآیات تو ہو نیا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام او ذکر
اللہ کی طرف انتہی اس مقام سے اللہ تعالیٰ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ابو بکرؓ کو خلیفہ کر دیا
ابو بکرؓ کے بعد عمرؓ کو جیسے کلام قمی سے زیر آیت نبانی العلیم الخبیر اس سورت تحریم میں ظاہر ہے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں پہونچانے والا ہوں تیری طرف ایک سبب تو حفصہ نے کہا وہ کیا ہے تو فرمایا کہ
ابو بکرؓ بعد میرے خلیفہ ہوگا پھر اوسکے بعد تیرا باپ انتہی پس یہ سر سرور بخشش نے حفصہ کو جو بخیدہ تہیں پس ابو بکرؓ
و عمرؓ کی خلافت خدا کی جانب سے بطور خلافت آدم حسب آیت انی جاعل فی الارض خلیفہ کے ظاہر ہوئی اور
شیعہ کا یہ کہنا کہ قرآن مجید میں لا ینال عہدی الظالمین وارد ہے اور ابو بکرؓ و عمرؓ نے علیؓ کے حق کو ظلم و غصب سے چھینا
غلط ہوا اور پھر آدمؑ کی نسبت شیعہ خلافت حقہ کا اقرار کرتے ہیں حالانکہ قرآن میں آدمؑ کی نسبت ہے ولا تقربا
ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین اور بعد اکل شجرہ کے قرآن مجید میں ہے قالا ربنا ظلمنا انفسنا الآیات
اور زیر آیت فتکونا من الظالمین پارہ اول میں شیعہ کی کتاب عیون سے مروی ہے کہ آدمؑ نے حسد رسول خدا اور ائمہ
کیا اور حوا نے فاطمہ رضی اللہ عنہا پر اس سبب سے ان پر شیطان مسلط ہوا اور شجرہ سے کہایا اور نکالے گئے اور اسکی قریب
زیر آیت انا عرضنا الامانت شیعہ کی کتاب معانی میں امام صادق سے مروی ہے پس آدم باوجود ظلم و حسد و حرص
و شرک فی التسمیہ کے جیسے قمی نے زیر آیت فحملہا حملا خفیفا میں لکھا ہے خلیفہ برحق رہا اور ابو بکرؓ و عمرؓ نے انمیں سے
کوئی بات بعد ایمان کی نکی خلیفہ برحق کیوں نہوں اس مقام سے ظاہر ہوا وہ جو زیر آیت و انذر عشیرتک الاقربین
میں ہمنے نقل کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؓ کو وزیر و وصی کیا اگر مراد وصی سے خلافت بعد آپکے بلا فصل منظور و
مراد تہی تو وہ منسوخ آیت لیس لک من الامر شیء سے ہوئی یہ حصہ پہلا مفصل ہوا اور تیسرا قصہ اس مقام پر یہ واقع ہوا
کہ ازواج مطہرات نے نفقہ زیادہ طلب کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس نتہا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماریہ قبطیہ
کے مشربہ میں ایک ماہ کی جدائی کے قصد پر بیٹھے یہ شہرت ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو طلاق دیدی
اور یہ خبر عمرؓ کو لگی تو مکان سے آ حاضر دربار ہوکر پہر اذن نملا دوسری بار اذن چاہا بالآخر اذن ملا اور دریافت کیا کہ کیا
آپ نے طلاق دی ہے اپنی بیبیوں کو فرمایا نہیں تو عمرؓ نے کہا کہ ہم گروہ قریش میں لوگ ہماری عورتیں ہمسے دبتی تہیں جبکہ
مدینہ میں آئے تو مدینہ کی عورتوں کی عادت انہوں نے پکڑی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا تو عمرؓ نے کہا کہ پہلے

جیسے کہا تہا کہ امیر کرد میں یعنی عائشہ کی بہت ہو بیٹو تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور عمر کو نسبت کی
اجازت ملی تو عمر نے عرض کیا کہ دعا فرمائیے تاکہ امت کے لئے وسعت ہو جیسے فارس روم کو ہے ارشاد ہوا کہ تو عمر ایسی بینی
اور کئے طیبات کی دنیا میں جلدی کی گئی ہے تو عرض کیا کہ میرے لئے استغفار فرمائیے اور یہ شان آئی حضور پر غور تو نے
پس اگر طلاق دیا ہو تو اللہ و ملائکہ و جبرئیل و میکائیل اور میں وابو بکر و مومنین آپکے ساتھ ہیں اور امیدوار ہوں کہ میرے
قول کی تصدیق کرے اللہ پس نازل ہوئی اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ﴿۴﴾
اگر تم دونوں عائشہ و حفصہ توبہ کرو اللہ کی طرف تو مائل ہو گئے تمہارے دل اور واجب ہو گئی اس پر توبہ اگر غلبہ کرو تم
دونوں تجاہر تو اللہ ہی کا مولی ہے اور جبرئیل نیک کار مومنین اور ملائکہ بعد اسکے پشت پناہ ہیں پھر عمر نے کہا تو اس
دلیل میں ہم واسطے بیت ذیل آتری ہے عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ
مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ﴿۵﴾ قریب ہے پروردگار اسکے کہ
اگر طلاق دی وہ تم کو بدلدے اسکے لئے ازواج بہتر تم سے با ایمان لانے والی قنوت کرنیوالی توبہ کرنیوالی عبادت کرنیوالی روزہ رکھنے
والی سیر کرنیوالی ثیبہ اور باکرہ پس ان حضرات نے توبہ کی اور بات شہرت طلاق کے خلاف واقع ہو جو آگئی جس سے شفقت شان
ازواج بھی ظاہر ہو مخالفت ہوئی تھی پہلے اس سے اہل اسلام کی طرف حق تعالی متوجہ ہوتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ
لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۶﴾ اے مسلمانوں بچاؤ اپنی جان اور اپنے اہل کو آتش
دوزخ سے جسکا ایندھن آدمی کا ہوا اور پتھر ہیں اس پر ملائکہ ہیں سخت عذاب والے کہ نافرمانی نہ کریں اللہ کی اس امر میں
جو انکو امر کیا ہے اللہ نے اور کریں وہ جو حکم کئے گئے ہیں کیونکہ معصوم ہیں کذا یعطی معناہ فلیسع ۲ معلوماً من السما
کی مطابق جبکہ اہل اسلام سے غیر طلاق کی خبر کو اپنی طرف سے طلاق کر کے کہا ہو انکو مقام خوف ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۖ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ اے قوم یہود و منافقین جنہوں نے کفر کیا ہے عذر کرو
آج کے روز کہ یہی خبر طلاق میں اڑائی عرض ہے مت عذر کرو کہ بدلا دیے جاؤگے جو تم عمل کرتے ہو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ
تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

ع

اے وہ جو ایمان لائے ہو توبہ کرو خدا کی طرف کامل توبہ دل سے شاید تمہارا رب کفارہ کر دے تم سے تمہارے گناہ اور داخل کرے تمکو جنتوں میں کہ جاری ہیں نیچے اونکے نہرین جس دن کہ نہ رسوا کرے

اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ جس روز قیامت میں

نہ رسوا کرے اللہ نبی کو اور انکو جو ایمان لائے اسکے ساتھ اونکے ایمان کا نور سعی کرے اونکے روبرو اور اونکے

داہنی طرف کہیں ناکامل الایمان اے ہمارے رب تمام کر ہمارے لئے ہمارا نور اور بخش ہمکو جو ہمسے گناہ سرزد ہوئے تحقیق

تو ہر ایک شے پر قدرت والا ہے اگر یہود کافر و منافق اعتراض کریں کہ نبی ہوکر اونکی ایسی شریر عورتیں کیسے ہو سکتی ہیں

کہ نبی کو تنگ کرتی ہیں تو ارشاد ہو يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ

وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ اے نبی جہاد کر کافروں مثل یہود اور منافقوں سے جبکہ اونکا کفر ظاہر

ہو جاوے اور غلظ کر اونپر اور جگہ اونکی جہنم ہے اور بری جگہ جہنم اور اونکے اعتراض کا جواب ارشاد ہو ضَرَبَ اللّٰهُ

مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا

صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ

بیان کری اللہ مثل ان یہود لوگونکے لئے جنہوں نے کفر کیا نبی کریم پر عورت نوح اور عورت لوط ہے کہ وہ دونوں

تہیں نیچے دو ہمارے بندوں نیکوکاروں کے پس خیانت کی انہوں نے کہ خلاف حکم کے اونسے صادر ہوا پس

نہ بے پرواہی کی ان نبیوں نے ان دونوں سے اللہ سے کچھ اور فرمایا جاوے کہ تم داخل ہو آتش دوزخ میں داخل

ہونیوالونکے ساتھ اور مطلب الطیبات للطیبین کا سورہ نور میں گذر گیا مراد طیبات سے باتیں ہیں نہ عورتیں اس آیت

کی مطابق پس اس آیت و آیت مذکورہ میں منافات نہیں پس جبکہ نبی کی عورت کے کافر ہونیسے نبوت کو نقصان نہیں ہوتا

تو نبی کی عورتیں مسلمان اگر نفقہ زیادہ چاہیں تو نبوت نبی میں کیا خلل واقع ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

بیبیاں مسلمان ہیں نیکوکار ہیں پس اعتراض انپر لغو ہے اور عورت مسلمان کا کافر کے گھر میں کفر کو اوسکے کم نہیں کرتا جیسا

فرمایا ہے وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ

بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ اور بیان کری اللہ

وقف لازم

مثال اون لوگونکی لیے جو ایمان لائے عورت فرعون سے جبکہ کہا اوسنے اے رب بنا میرے لیے اپنے پاس گہر جنت مین اور نجات دے مجکو فرعون اور اوسکے بدکام سے اور نجات دے مجکو قوم ظالمون سے یہ عورت آسیہ غالبًا فرعون سابق مصر کی عورت ہے اور جسنے موسیٰ کو پانی مین پایا وہ پہلے فرعون سے تھی یعنی آفس کی بیٹی ہے پس کافر کے ہان نیک عورت کا ہونا سو سبب اوسکی ذلت کا نہین اور ویسی ہی سرکشی یہود مین مریم پارسا کا ہونا سرکشو نکی عزت کا باعث نہ تہا جنکا آنا ہے اور قصہ آسیہ بنت مزاحم یہود کی کا سورہ بروج مین آتا ہے تو مریم کا حال فرماتا ہے وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيٓ

أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ۝ اور مریم عمران کی بیٹی جسنے نگاہ رکہا اپنی فرج کو پس نفخ کیا ہمنے اوسمین اپنی روح سے یعنی نفث کر دی وجہ روح اعظم سے اور تصدیق کی اوسنے اپنے رب کی کلمات کی کہ مراد اوس سے حضرات انبیا ہین اور کتابونکی تصدیق کی اور روح الاعظم مین اور خدا کی کتابونکی اور تہی مریم عجز کرنیوالیون سے حدیث صحیح مین ہے کہ کفایت کرتی ہے عورتون سے مریم بنت عمران و خدیجہ بنت خویلد و فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و آسیہ زن فرعون۔

سورۂ ملک مکیہ ہے تیس آیت کی اور دو رکوع اوسمین ہین

اور پہلی سورت مین بیان تہا اوسکے افشا کرنیکا کہ ام المومنین حفصہ نے بہی صدیقہ سے بطور راز حرمت ماریہ اور خلافت صدیق و فاروق کی نسبت کہا تہا اور وہ افشا ہو گیا اور اس سورت مین کفار کے راز کے افشا کا ذکر ہے جو ہلاکت کی نسبت حضور صلعم کی پوشیدہ کرتے اور خدا اوسکو کہولدیتا اور کافر کہتے کہ بعد قتل نبی کے اسلامیون کا کام درہم برہم ہو جاویگا پس اس سورت مین بیان ہے کفار کی نسبت تخویف کا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر تمہارا کچہ زور نہ چلیگا بلکہ اونکی ضرر دینے والی پروز ہجرت سنگریزون سے مدہوش ہونگی اور تلاش کرنیوالی فرس کے واسطے بیچ مین منزل سراقہ کی خسف ہونگی اور پہر فتح بدر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہوگی تو وہ اوسکے وقت کو دریافت کرتے اور اہل اسلام کے ضعف حالی کے سبب وہ فتح بعید سمجہتے تو اونکی تردید مین یہ سورت نازل ہوئی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ بارکت ہے وہ ذات پاک جسکے ہاتہ مین ملک ہے

ع ۵

الجزء ۲۹

جسکو چاہے وہ وہی وعدہ اوسکا سچا ہی کبھی خلاف نہوگا اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے پس کمزوروں کو
زور آور کرنا کیا بڑی بات اوسکے نزدیک ہے وہ وہی ہے جسنے پیدا کی موت و حیات تاکہ تمکو آزماوے بصورت
نبی علیہ السلام مطابق اپنے علم سابق کی کہ کونسا نیک عمل ہے تو اوسکو قیامت مین نیک اجر دے اور پیغمبر اسمٰعیلی کو
ہرا جانا فصل ۸ استثنا کے مطابق جائز نہین بلکہ اپنی وفات سے انتقال پاوین اور ابوبکرؓ و عمرؓ وغیرہ خلیفہ ہون
پس کیسے اہل اسلام کا کام درہم برہم ہو جاوے لیکن وہ لوگ جو صدیقؓ و فاروقؓ کو خلیفہ برحق نہ سمجھین اونکا قول انکا اونکے
قول کا موافق ہوتا ہے کہ وہ قائل اعتبار نہین اور پر افسوس ہے۔ مخفی نرہے کہ عالم مثال مین ہر ایک معنی و عرض کے لیے ایک صورت
تو موت کی صورت سیاہ مینڈہی کی ہے کہ اوسکی ریح نہ پہونچے کسیکو مگر مر جاوے اور اسی عالم مین اوسکی ریح کی صورت امراض وغیرہ مین
جو موجب ممات ہین اور حیات کی صورت مثالی اسپ مادہ ابلق کی ہے جسکی ریح نہ پہونچے کسی شی کو مگر اوسکو زندہ کرے
اسی مقام سے درخت حیات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنود کلکی اوتار کہتے ہین جنکی سواری گہوڑے کی مقرر کرتے ہین اور
عرب کی گہوڑی کی تعریف ہی گہوڑون مین سب سے زیادہ ہے اس مقام پر تفسیر سورہ نوح کو دیکھنا چاہیے جو اونکی قوم گہوڑی کو
مع چار تصویر خلفاء اربعہ کی پوجتے اور اہل اسلام کی فتوحات خدا کے نزدیک کیا بڑی بات ہے جسنے سات آسمان بنائے ہین
اور آسمانی بادشاہت کا ساتوین ہزار آدم مین وعدہ کیا ہے جیسے ارشاد ہے وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ الَّذِي خَلَقَ
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا اور خدا وہ ہے جو غالب بخشش والا ہے جسنے سات آسمان تہ بتہ پیدا کیے کہ سات مین اشارہ
ساتوین ہزار وجود آدم مین دولت آسمانی اسلامی کی طرف ہے اور سات آسمانون کی تحقیق مقدمہ اول اس تفسیر مین گذر گئی
مَا تَرٰى فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ لا هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ
كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ تو نہ دیکھیگا انداز رحمن مین کچھ فرق اسلئے غور کر
بصیرت دل سے آیا تو دیکھے کچھ شکستگی کہ اوسکے انداز مین شق و صدع ہے پھر لوٹا بصیرت دل کو مکرر لوٹیگی تیری طرف بصیرت دل
ذلیل در حالیکہ عاجز ہوا ور خدا کی انداز مین شکستگی نپائیگا اور وعدہ ہزار ہفتم کی نسبت ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
دیکھو فصل چار اولیسیم مکاشفات مین ہزار مقدس اہل اسلام مین شیطان کو مقید ہونا لکہا ہے اور بسبب انتشار شیطان کی ہر محروم ہوکر
اسی جگہ سے موسم وبا مین ہلاکت انسانون کو احادیث مین منسوب بشیطان فرمایا گیا ہے پس جب سمی مادہ اوپر چڑھتا ہے تو اشتعال
پیدا ہوتا ہے اسی مقام سے زبور مین ہے کہ وہ اپنے فرشتون کو آگ کا شعلہ بناتا ہے اور ہزار ہفتم و ہزار دوم آدم کا اسی کثرت سے شہید

زمانہ شروع اسلام سے ہوئی ہے کہ نری سے شیطان باز رہے جو بوجہ نزول قرآن کے جنون نے دریافت کیا جیسے اہل کم
سعق ہے چنانچہ فرماتا ہے وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝ اور البتہ مزین کیا ہمنے آسمان دنیا کو مصابیح سے اور کیا انکو بعض سے رجم شیاطین اور تیار
کیا ہمنے انکے لئے عذاب آتش اسکی تحقیق کہ شیطان کے اوپر کیسے تکلیف شہاب سے ہوتی ہے مقدمۂ اول مین گذر گئی لیکن ظاہر ہوا
کہ اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے لیکن کافرون کو عاقبت مین عذاب کفر کی سزا لازم ہے جیسے ارشاد ہے وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا
بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ اور ان لوگونکے لئے جو کفر کرین اپنے پروردگار کے ساتھ کہ شرک کرین
اور نبوت کا انکار کرین عذاب جہنم ہے اور بری ہے بازگشت جہنم إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۝
تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۝ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ
فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۝ اور جب ڈالے جاوینگے وہ اوسمین سنین اوسکی آواز
شتل خر کی اور وہ جوش مارتی قریب ہے کہ پارہ پارہ کرے غیظ سے جبکہ ڈالی جاویگی کوئی فوج دوزخ مین دریافت کرین فرشتے اونسے
کیا نہ آیا تھا تمہارے پاس ڈرانیوالا کہین ہان آیا تھا ہمکو نذیر تو ہمنے اوسکی تکذیب کی اور کہا نہ نازل کی اللہ نے کچھ تو وہ
جواب دینا نہین تھے تم مگر گمراہی مین وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ فَاعْتَرَفُوا
بِذَنبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ اور کہین کفار اگر ہم سننے والے ہوتے نہوتے اصحاب دوزخ سے پس اقرار کرین اپنے گناہ کا
پس ہلاکت ہے اصحاب دوزخ کیلئے إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ تحقیق
وہ جو خوف کرین اپنے رب سے غیب کے ساتھ اونکے لئے مغفرت ہے اور اجر بزرگ ہے تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے جو اعلی ترین خشیہ
کرنیوالون سے ہین مغفرت آخرت و اجر بزرگ کیون نہو جنکی نسبت فصل اسفر شی مین لکھا ہوا ہے کہ وہ ماری جائینگے مگر کفار کرنے
سرگوشی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل پر کی اوسکی نسبت فرماتا ہے کہ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ
بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ اور پوشیدہ کرو اپنے قول کو بابت ہلاکت نبی کی جسکا ذکر آتا ہے یا ظاہر کرو اوسکو تحقیق خدا دانا ہے دل
والونکی بات جو مخفی صلاحین کرتے ہین أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ کیا نہ جانے وہ جو پیدا کرے اور وہ ہی
باخبر دار ہے اور اپنے نبی کو ہجرت کرائیگا جیسے ارشاد ہے هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي
مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝ خدا وہ ہے جسنے کیا تمہارے لئے زمین کو تابعدار پس چلو اسکے کندھون پر

ربع

اور کھاؤ خدا کی روزی سے اور اُسکی طرف نشور ہے پس پیغمبر کی ہجرت ہو کر زمین کر سے چلی اور ادھر تمہارا او نہ چلے کہ کہ شکست
سکے زمین سے تم حیراں ہو جاؤ اور تمہاری بخیریت نکل جاویں اور جب ہجرت ہو تو تلاش میں پیغمبر کی مراقب ہوویں اور خست
ہو تو اسکی پیشگوئی ہے ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ۝ کیا تم امن
ہوئے اُس سے جو آسمان میں ہے اس کہ خسف کرے تمکو زمین میں پس ناگہاں زمین پھٹے اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ
یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ۝ کیا امن ہوئے اُس سے جو آسمان میں ہے کہ بھیجے تمہارے
اوپر سنگریزے کہ روز ہجرت کہ ایک مشت خاک سے ہو کہ آنکھوں میں پڑی پس جلد جانو گے کیسے تہا نذیر یعنی ہوا ایسا کہ ہجرت کی فتح ہوئی ہم
وہ فتح تمکو معلوم ہوئی اور یاد فتح ہو تو ڈرانا ہے وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ۝ اور البتہ تکذیب کی
اُن لوگوں نے جو اُنکے پہلے تھے پس کیسے ہوا اُنکی انکار کا نتیجہ اگر خیال ہو کہ کیسے نکل سکتے ہیں ہمارے نرغہ سے ارشاد ہے اَوَلَمْ
یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ ؔۘ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ۝ کیا
نہ دیکھا انہوں نے طیر کی طرف اپنے اوپر صف باندھے ہوئے بازو کشادہ اور قبض کرنیوالے نہ تھامے ان کو مگر رحمن بتحقیق وہ ہر شی کے ساتھ
بینا ہے اس طرح سے پیغمبر کو تمہارے نرغہ سے نکالی اور تمہارے معبود تمکو نصرت نہیں غور کریں اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ
لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۝ کیا ہے وہ کوئی جو وہ لشکر ہو تمہارے لئے کہ مدد
کرے تمکو سوائے رحمن کے کافر سے ہرگز نہیں نہیں ہیں کافر مگر فریب میں اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ
رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝ کیا ہے وہ کوئی جو رزق دے تمکو اگر روکے اپنا رزق کہ قحط سالی لاوے اور نہ
کریں بلکہ ضد کریں سرکشی و نفرت میں چنانچہ حسب پیشین گوئی کے قحط سالی ہوئی کہ استخوان و کتوں کا گوشت تک کھایا
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے پھر فراخی ہوئی اور پھر بھی ایمان اکثر اونکے نہ لائے اور جب یہ بات یقینا ہے تو اب دیکھو یا کہو
اور غور کرو اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝
آیا پس وہ جو چلے اپنے منہ پر اوندھا زیادہ ہدایت یافتہ ہے کہ وہ کافر ہے یا وہ جو چلے سیدھی راہ درست پر کہ وہ مسلمان ہے
اور کفار نے دریافت کیا کہ رحمن کون ہے کہ کفار اسم رحمن سے اللہ کو نہ جانتے تھے تو ارشاد ہے قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ
جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ فرما وہ وہی ہے جس نے پیدا کیا
تمکو مطلق نیست سے پیدا کیا اور کئے تمہارے لئے سمع و بصر اور دل کہ تم شکر کرو قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ

وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ فرما تو کہ وہی ہے جس نے پراگندہ کیا تمکو زمین میں اور روز جزا اوسکی طرف حشر کیے جاؤ گے وَيَقُوْلُوْنَ
مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور
دریافت کرتے ہیں کہ کب یہ پراگندگی کا وعدہ ہے اگر تم سچے ہو فرما علم اوسکا خدا کے پاس ہے اور میں نہیں مگر ڈرانیوالا ظاہر
اور حکمت در مگ کی سبب تعیین بیان نکی جیسے دوسرے مقام پر فتح کی نسبت ورب کہا ہے گو اسقدر فرما دیا کہ روز نزول
قرآن ۲۱ رمضان روز فتح ہے فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ
كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝ پس جب دیکھیں اوسکو قریب سیاہ ہو جاویں اُن لوگوں کے منہ جنہوں نے کفر کیا ہے اور کہا جاوے
یہ ہے وہ جسکی خواستگاری کرتے تھے چنانچہ بروز بدر جبکہ اسلام کے لشکر کی خبر سنی چہرے کفار کے فق ہوگئے سہر اونکو بڑے قصد کے
روکنے کے ہی ارشاد ہے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ
مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ فرما تم خبر دو اگر مجکو اللہ ہلاک کرے اور اوسکو جو میرے ساتھ ہے یا رحم کرے ہمکو فتوحات عامہ سے تم کہو
تمہارا کیا حال ہوگا ہمیں کون بچاوے کافروں کو عذاب دردناک موعود سے یعنی کوئی بچانیوالا نہیں قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ
اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ فرما دے رحمن ہے کہ ہم اسکے ساتھ ایمان لائے
وہ ایسا ہی کریگا اور اوسکے اوپر ہم بھروسہ کرتے ہیں پس جلد جانو گے اوسکو جو ہے گمراہی ظاہر میں قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ
مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝ فرما اونکو اگر ہو جاوے تمہاری عزت کا پانی پند میں
پس کون لاوے تمکو جاری پانی کہ عزت تمکو حاصل ہو یعنی ہرگز نہو۔

ع ۲

سورۂ قلم مکیہ ہے اسمیں باون آیت کے دو رکوع ہیں

اور پہلی سورت مثل ملک کی تباہی کا ذکر تھا اور اس سورت میں بھی اونکی تباہی کا ذکر ہے اس وجہ سے اوسکو متصل
کی گئی اور سورۂ تحریم میں پہلے اُن کفار کا ذکر ہے جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجنون کہتے اور یہ بہتر ہیں
متقیوں برباد ہونیوالوں کا ذکر ہے مثل ولید واخنس واسود وغیرہ کا اور پچھلوں کی سزا اقرار واقعی دنیا میں ہی ہو چکی
اور عاقبت میں ہو گئیں گے جو مذکور سورۂ تحریم میں ہوئی اور اونمیں سے ولید بن مغیرہ کا کلام نسبت قرآن کی ان نیہ
کہلا دیتہ و ان نیہ لطلا دیتہا اور پہلے لوگوں سے جو مجنون کہتے نضر بن حارث تھا جو حسب سورۂ انعام کے قرآن کو
اساطیر الاولین کہتا اور سخت شریر تھا اور بدر میں پکڑا آیا اور مارا ہی گیا وہ اس سورت میں مذکور ہے اور اسیکا ذکر سورۂ

تنزیلہ تحقیق وہ قرآن البتہ قول ہی رسول بزرگ جبرئیل کا جو رب سے لایا ہی اور نہیں ہی وہ شاعر کا قول کہ شعر سمجھ کر کم تم
ایمان لاؤ اور نہیں ہی کاہن کا قول جس سے کم تر تم نصیحت پکڑو در حقیقت تنزیل ہی رب الاعظم رب العالمین کی پارہ پارہ اور
نہیں ہی بنایا ہوا ابن عبداللہ کا جسکی دلیل فرماتا ہی کہ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝ اگر بنا لاوے وہ ہمارے اوپر بعض قول
جسکو ہمنے نہیں فرمایا جیسے فصل ۱۸ سفر تثنی میں ہمنے لکہا ہی کہ جو دعوی پیغمبری کا یعنی بعد دعوی مسیح نبی خاتم المرسلین پر افترا کی
کریگا وہ مارا جاویگا البتہ پکڑیں اوسکو ہم سبب داہنے ہاتہ سے یعنی بقوت پہر البتہ کاٹیں ہم اس سے اسکی تار [illegible]
اس سے باز دارندہ چونکہ وہ نبی ہی جو نہ مارا جاوے تو تمہاری یہ طاقت نہو کہ تم اسکو مار سکو بلکہ اسکی ہی تمہارا اور نفع ہو
وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ۝ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنكُم مُّكَذِّبِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ وَإِنَّهُ
لَحَقُّ الْيَقِينِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ ۱۱ تحقیق وہ قرآن البتہ نصیحت ہی اونکی جو سب فصل ۲۰ و ۲۱ کو ہیں کے
زمان آدم سے گروہ کیے ہیں جو فصل ۳۰ سفر تثنی کا متقی کرکے ہیں اور تحقیق ہم جانیں کہ تحقیق تم میں سے اوسکو جھٹلانیوالے ہیں اور
تحقیق وہ حسرت ہی کافروں پر جیسے لئے فصل ۹ سفر تثنی میں ہلاکت لکہی ہی اور تحقیق وہ حق الیقین ہی اسمیں کسی طرح کا شک نہیں کہ نبی کے
نام پاک اور اسکی باپ دادے کا مع سنہ ولادت و سنہ بعثت تک مع دوسرے واقعات کہ مذکور ہیں پس نماز پڑہ اپنے رب عظیم کے نام
ساتہ کہ حکم جہاد بعد ہجرت کے ہونیوالا ہی۔

ع ۱۵

سورۂ معارج مکیہ ہی مشتمل ہی چوالیس آیات سے دو رکوع پر

اور اوسمیں عقبہ کے حالات میں اسکے مارے جانے تک کہ جب کفار کے عذاب پر بیٹہا رہا گئی جیسے سورۂ فصلت و شوری سے ظاہر
ظاہر ہی اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی راست گوئی اونکی لوگوں بالخصوص عقبہ کا نقش کالحجر ہو رہی تہی تو اونسے اس عذاب کا سوال
کیا اس سے اس سورت میں اسکا حاصل بیان فرمایا جو اسپر اسکے قتل تک گذرا تبعد بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ کے فرماتا ہی
سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۝ لِّلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ۝ مِّنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ دریافت کرنیوالے
مثل عقبہ نے دریافت کیا آنیوالا عذاب ہی کافروں کے لیے جسکو کوئی رفع نہیں اللہ صاحب معارج یعنی صاحب مراتب احدیت
و وحدت و واحدیت و اعیان و ارواح و مثال و شہادت و انسان کامل ہی جسکا کارخانہ با ترتیب بڑہ بڑی ترتیب وہ
بے وضع ہی کہ کب ہوگا اور کیوں دیر ہی پس یہ پیاتعلیم درجہ کہ ہم سو نہی پہر کافر تسلیم نکریں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

قتل کے درپے ہوئے تو ہجرت ہوا اور ہجرت کے بعد پھر بھی کفار سرکشی کرین تو مکہ کے کفار انکے سردار مارے جاوینگے اور درنگ
فتح پر ذی المعارج یعنی خداے بزرگ سے سوال کرتا ہے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ
خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۵ عروج کرین ملائکہ اور جبرئیل اللہ کی طرف اُس دن کہ مقدار اوسکی پچاس ہزار سال ہے
جاننا چاہیے کہ جبرئیل حاکم عالم عناصر ہین اور انکی ملائکہ کا عروج تا زمان عالم حیوان و تکمیل حساب تک پچاس طرح میں جو
پچاس ہزار سال میں ہوا اور وہ پچاس ہزار سال کفار کو دریافت ہوں گو عیش و عشرت سے اہل حق کو تا زمان تکمیل حساب
کچھ معلوم ہوں فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ۵ پس صبر کر اچھا صبر تا ہجرت دم لیکے۔ ایک سال کے بعد فتح بدر ہو اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ
بَعِیْدًا ۵ وَّنَرٰىهُ قَرِیْبًا ۵ تحقیق وہ دیکھتے ہین عذاب بدر کو بعید از قیاس اور ہم دیکھتے ہین اسکو قریب الوقوع
اور جو کافر مثل عتبہ کی کہتا ہے سورت فصلت میں ہے کہ اگر ہین قیامت میں دونوں تو میری اسکی خوبی ہو تو ارشاد ہے یَوْمَ تَکُوْنُ
السَّمَآءُ کَالْمُهْلِ ۵ وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِهْنِ ۵ وَلَا یَسْئَلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا ۵ یُّبَصَّرُوْنَهُمْ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ
لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍۢ بِبَنِیْهِ ۵ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ ۵ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُؤْوِیْهِ ۵ وَمَنْ
فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْهِ ۵ کَلَّا جس دن کہ ہو آسمان مثل زیت کی تلچھٹ کے اور پہاڑ ہوں مثل روئی دھنی ہوئی کے
اور نہ سوال کرے کوئی دوست دوست سے کہ دیکھین انکو دوست کبھی مجرم مثل عتبہ کاش فدا دیکر اوس دن کے عذاب سے اپنے
بیٹے اور اپنی عورت اور اپنے بھائی اور اپنے کنبہ کو کہ جگہ دے اوسکو اور اُس سب کو جو زمین میں ہے پھر نجات دے اوسکو ہرگز نہیں
اِنَّهَا لَظٰی ۵ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی ۵ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰی ۵ وَجَمَعَ فَاَوْعٰی ۵ تحقیق عذاب آخرت آگ ہے
کھال کی کھینچنے والی بلاوے اوسکو اپنی طرف اوسکو جو پھرے اور روگردانی کرے حق بات کی اور جمع کرے مال اور نگاہ رکھے
اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۵ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۵ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا ۵ تحقیق انسان
پیدا کیا گیا ہے حریص جب مس کرے اوسکو شر جزع کرنے والا ہے اور جب لگے اوسکو خیر یعنی مال تو بخل کرے اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ
الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۵ وَالَّذِیْنَ فِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۵ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۵ وَالَّذِیْنَ
یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۵ وَالَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۵ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ۵
وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۵ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۵
فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۵ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۵

بیان کرتا ہے فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا ہ یرسل السماء علیکم مدرارا ہ

ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انہارا ہ مالکم لا ترجون للہ

وقارا ہ وقد خلقکم اطوارا ہ کہتے تھے کہا کہ طلب غفران کرو اپنے رب سے کہ وہ غفار ہے بھیجے تمہارے اوپر

آسمان سے پانی اور مدد کرے تمہاری مال اور اولاد سے اور کرے تمہارے لئے باغ اور کرے تمہارے لئے نہریں کیا ہے تمہارے لئے کہ اعتقاد

نکرو اللہ کی نسبت وقار کا حالانکہ اوسنے تمکو پیدا کیا ہے طور بطور اور بت پرستی میں لگا رکھا ہے قابل پرستش سوا ذات

خدا کے دوسرا نہیں اور اعلان اسرار کی تعلیم کا ہے چنانچہ فصل ششم تکوین میں ہے کہ طوفان کے بادل یعنی قیامت کے اسوقت تک

نہ آویں گے جبتک کہ ماں خداوند یعنی خداوند چار خلفا کے جیسے اور یہ پیشین گوئی خداوند چار خلفا کی ہی ایک سر ہے اسرار

جیسے ارشاد ہے الم تروا کیف خلق اللہ سبع سموت طباقا ہ وجعل القمر فیہن نورا وجعل الشمس

سراجا ہ واللہ انبتکم من الارض نباتا ہ ثم یعیدکم فیہا ویخرجکم اخراجا ہ کیا تم

دیکھو کیسے اللہ نے پیدا کئے سات آسمان درجہ بدرجہ اور کیا چاند کو ان میں نور اور کیا سورج کو چراغ عالم اور اللہ نے

تمکو پیدا کیا زمین سے پیدا کرنا پھر لوٹا دے گا تمکو اوسمیں اور نکالے گا تمکو نکالنا واللہ جعل لکم الارض بساطا ہ

لتسلکوا منہا سبلا فجاجا ہ اور اللہ نے کی تمہارے لئے زمین بستر تاکہ تم چلو اوس سے کشادہ راہ نکلی قوم نے ایک

ع

بات ہی نوح کی یہانی حال قال نوح رب انہم عصونی واتبعوا من لم یزدہ مالہ وولدہ الا خسارا ہ

نوح نے خدا سے عرض کیا کہ اے میرے رب انہوں نے میری سرکشی کی اور پیروی کی انہوں نے اوس قابیل کی کہ نہ زیادہ کرے مال

وولد اسکا مگر زیاں کار کہ اولاد شیث نے اولاد قابیل کی لڑکیاں باوجود ممانعت کے بیاہیں جیسے فصل چہارم تکوین

سے ظاہر ہے ومکروا مکرا کبارا ہ اور قوم نے مکر کیا بڑا مکر کہ جب نوح سے کہاں خداوند چار یار کا ذکر کیا جیسے

فصل ۵ و فصل ۶ تکوین سے ظاہر ہے اور خداوند موصوف کا عہد درس ۱۴ نامہ یہودا کے مطابق ادریس سے بھی ہوا تھا اور

قبل اوس سے درس ۲۴ فصل ۳ تکوین کے آدم کو اوس درخت حیات یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب

عہد ہوا تھا کہ ہزاروں ہزار کروبیہ کے ساتھ تشریف لاوینگے اور حضور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی سواری براق کی تعریف مشہور ہے

اور کروبیوں میں چار خلفا مخصوص ہیں اور وہ انسان کو کہتے ہیں جسکے معنی بیٹی کے بھی ہیں اور سواع بکری یعنی شتربچہ کو

کہتے ہیں اور یغوث شیر کو اور نسر عقاب کو اور یعوق گھوڑے کو تاویل کی کہ ذریت سے یہ قول ہوا کہ جن کروبیہ کو تم

مانتے ہو انہیں کی ہم تصویر بناتے ہیں جیسے اسماء الٰہی کی بعض تصویر لات و عزی بنائے جیسے اونکی قول کی نقل ارشاد ہے
وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝
وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۝ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۝ اور کہا انہوں نے نہ چھوڑو اپنے معبودوں کو
اور خاصکر نہ چھوڑو ودّ اور نہ سواع و نہ یغوث و یعوق اور نسر کو اور گمراہ کیا امت نوح کو سرداروں نے بہتوں کو
اور نہ زیادہ کر تو ظالموں کو مگر گمراہی مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ
مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا ۝ اپنی خطاؤں سے غرق کیے گئے پس داخل کیے گئے آتش دوزخ میں کہ پانی میں غرق
ہونا وہی موجب عذاب نار تھا پس نہ پایا انہوں نے اپنے لیے سوا خدا کے اونکو جو مددگار سمجھے ہوئے تھے مددگار وَقَالَ
نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ
وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ اور کہا نوح نے اے میرے رب مت چھوڑ زمین پر کافروں سے کوئی شہر تحقیق اگر تو
اونکو چھوڑیگا گمراہ کرینگے تیرے بندوں کو اور نہ جنینگے مگر فاجر سرکش رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ
مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝ اے میرے رب بخش مجھکو اور میرے
ماں باپ کو اور اسکو کہ جو داخل ہو سفینہ میں مومن اور دوسرے مومنین اور مومنات کو اور نہ زیادہ کر ظالموں کو مگر تباہی
جاننا چاہیے کہ نوح کے باپ کا نام لمک مشہور ہے اور انکی ماں کا نام سمحی بن انوش بن شیث ہے یہی انوش بن شیث بن آدم
یا دوسرے واللہ اعلم اور حضرت شیخ اکبر جو کفار غرقوں کی اس غرق سے قرب و عزت فرماتے ہیں وہ اس وجہ سے کہ قرآن مجید میں ہے
کہ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا کہ اللہ ملتا ہے نفسوں سے اونکی موت کے وقت
اور جو نہیں مرے اونکی سونے میں کہ بندہ ظاہر سے بطون میں ان دونوں حالتوں میں ہوتا ہے اور خدا اکثر بندوں کی نظروں میں باطن
ہوتا ہے تو اس قرب سے اونکی نسبت قول شیخ اکبر ہے انکار اونکو داخل ہونیکا نار میں نہیں کیا ملا لوگوں کا قول نہیں ہوتا کہ اگر آگ میں
اللہ کو وصال کے ساتھ تو بڑا شوق ہے اور عجیب ہے اس مطلب کی بنا آشنائی سے نص قرآنی کی شرح میں تساہل واقع ہوا ہے۔

سورہ جن مکیہ ہے اٹھائیس آیت کی دو رکوع پر مشتمل ہے

مخفی نہ رہے کہ سورہ معارج میں عقبہ اور اسکی مثل کا ذکر ہے جو مقتولوں بدر میں ہوئے تھے اور سورہ نوح سے پوری ہو کر وعدوں کی
تسلی فرمائی گئی تو مثل ابو لہب کا مقتول ہوا کہ نبی کو جب توحید کی تعلیم جمع کریں اور کوئی بات میں راہ نکالی جاوے اور بہت

ع

اور کہا تھا ہم وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝ وَّاَنَّا كُنَّا
نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ اور ہم نے تحقیق مس کیا
آسمان کو یعنی بلندی کو پس پایا ہم نے اوسکو کہ بھرا ہے سخت نگاہبانی سے اور تحقیق ہم بیٹھتے تھے آسمان سے موقع بیٹھنے کے
پس جو سنے اب پاوے اپنے لیے شہاب نگاہدارندہ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ
اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ اور بتحقیق ہم نہ جانتے تھے کہ شر ارادہ کیا گیا زمین والوں کے ساتھ یا ارادہ کیا اونکے رب نے اونکے ساتھ
ہدایت کا پر بعد قرآن کے سننے کے سبب ظاہر ہوا کہ خدا نے ہدایت کا ارادہ کیا ہے وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ
ذٰلِكَ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝ اور تحقیق بعض ہمارے صالح ہیں اور بعض انمیں سے سوا اسکے ہیں اور ہم ہیں گروہ
مختلف اور یوں مین صالحون کا حال فرمایا ہے وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ
هَرَبًا ۝ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝
اور ہم نے یقین کریں کہ ہم نہ عاجز کریں اللہ کو زمین میں اور نہ عاجز کریں اوسکو بھاگنے میں اگر ایمان نہ لاویں اور ہم نے
جب سنی ہدایت ہم ایمان لائے اوسکے ساتھ پس جو ایمان لاوے اپنے رب کے ساتھ پس نہ خوف کرے کمی کا اور نہ ستم کا
وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ اور تحقیق بعض
ہم میں سے ایمان لانے والے ہیں اور بعض ہم میں سے تجاوز کرنے والے ہیں حد سے پس جو اسلام لاوے پس انہوں نے قصد کیا ہدایت کا
وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝ لیکن تجاوز کرنے والے پس ہیں وہ جہنم کی ہیزم یہانتک جن کا
قول ہے جسکی نسبت بخاری میں ہے کہ وحی کیا گیا ہے پس ارشاد فرماتا ہے وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ
لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۝ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ اور اگر اہل مکہ درست ہوتے طریقہ پر تو پلاتے ہم اونکو آب وافر تاکہ آزماویں
اونکو اوسمیں کہ کون اسلام لاتا ہے اور کون بے ایمان رہتا ہے تو قحط سالی پڑ آئی یہ دوسری دلیل اسکی ہے کہ قرآن جنوں کی
تعلیم سے نہیں وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝ اور جو اہل مکہ اعراض کرے اپنے رب کے
ذکر سے وہ زیادہ دیں مین کر کے اوسکو عذاب سخت مین وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ اور
تحقیق مساجد یعنی مسجدیں بلکہ جو جگہ مساجد ہے خدا کی لیے ہیں نہیں پکارو عبادت و استعانت کو اللہ کے ساتھ اور کسی کو
نہیں حاجت تاویل نہیں کہ مساجد مواضع سجود ہیں جنپر سجدہ ہوتا ہے عبادت کا اور وہ سات ہیں جبہہ دو ہاتھ اور دو گھٹنے

و اطراف خدمین دہ مجموعہ خدا کی لئے خاص ہین ۞ وَ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ
لِبَدًا ؁ اور تحقیق شان یہ ہی کہ جب کہڑا ہوا عبد اللہ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اسکو پکارے تو قریب ہوئے قوم
کہ اسپر جہپٹ پڑین تاکہ باطل کرین حق کو اور یہین کہ توحید کی تعلیم مین نرمی کرے جواب ارشاد ہی قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ
اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ؁ فرما جز این نیست پکارتا ہون اپنے رب کو اور نہ شرک کرون اوسکی ساتھ کسی کو اور بعد اوسکے بوجہ
کافرون سے ایذا رسانی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہی تو بعض کفار مثل ابی لہب نے کہا کہ درصورت نرمی کرنے توحید
کی تعلیم مین تم کرو تو ہم ضرور ہی بچاؤ تمہارا کرین اور جگہ دین یعنی ہم تم دونون ملکر صاحب قوت ہون تو اپنی قوت
دینی کی نسبت ارشاد ہی قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ؁ فرما کہ تحقیق مین نہ مالک ہون تمہارے لئے ضرر کا
نہ ہدایت کا اور جواب نرمی کا رفع بت پرستی مین فرماتا ہی قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ
دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ؁ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ فرما نہ بچاوے مجکو اللہ کی جانب سے کوئی اور نہ پاؤن اوسکے
سوا پناہ مگر پہونچانا اللہ کی جانب سے کہ اور اوسکی رسالت میری بچاؤ اور وہی ملجا ہی وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؁ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا
وَّاَقَلُّ عَدَدًا ؁ اور جو نافرمانی کرے اللہ اور اوسکے رسول کی تو اوسکے لئے نار جہنم ہی ہمیشہ رہنے والے اوسمین ابد تک تا جبکہ دیکھین
اوسکو جو وعدے کئے گئے ہین پس جلد جانین کون ضعیف تر ہے مددگار اور کم ہے عدد مین اور ابوجہل نے یہ سب اپنی دیکھ لیا اور
اوسکو دیکھکر مرا اور جو دریافت کیا گیا کہ آیا کچھ قریب ہے دن فتح یا کچھ میعاد ہی تو ارشاد ہی قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ
مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ؁ فرما مین نہ جانون آیا قریب ہے وہ جو وعدے کئے گئے ہو یا کرے اوسکی لئے
میرا رب میعاد عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ؁ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ
مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ؁ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ
بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ؁ میرا رب عالم الغیب ہی پس نہ ظاہر کرے اپنی غیب کو مگر جس رسول سے کہ وہ
راضی ہوا ہی کہ وہ چلاوے آگے اوس رسول کے روبرو اور اوسکے پیچھے حفظ مین جنون کی تعلیم سے قرآن کو خیال کرتا تا سد ہی
تاکہ جانے اللہ کہ پہونچا یا حفظ کی اپنے رب کی رسالات کو اور احاطہ کیا ہی اللہ نے اوس شی کے ساتھ جو اونکے پاس ہے
اور احصا کیا ہی ہر شی کو گنتی کے ساتھ جیسے فصل الخطاب مین بعد آیات الرحمت کی نبی کی فتح لکہی ہے۔

کیونکہ وہ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ وہ رب مشرق و مغرب کا ہے نہیں کوئی معبود
اسکے غیر پس خاص اسکو ہی وکیل کر لے کہ تیری امت کی وسعت مشرق سے مغرب تک ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر طرح
پسندیدہ سے کفار کو تعلیم فرمائی اور کفار مکہ کے سرداروں نے طرح طرح قرآن کی نسبت کہا اور وہ ایمان نہ لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی نسبت طرح طرح کے قول ہوئے اور تکلیف دی تو آخر کار پیشین گوئی قول ثقیل ہجرت و جہاد کے فرمائی جیسے ارشاد ہے وَاصْبِرْ عَلَىٰ
مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ اور صبر کر اونکے کہنے پر تا زمان ہجرت اور بعد کو اونسے ہجرت کر یعنی ہجرت جسکے بعد
حکم جہاد ہوا اور وہ سردار نعمت والے بدر میں مقتول ہوں جیسے ارشاد ہے وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝
اور چھوڑ مجھکو مکذبین نعمت والوں کے ساتھ کہ سردار اہل مکہ ہیں اور مہلت دے اونکو تھوڑی کہ مدت ایک سال بعد ہجرت کے تباہ ہوں
جیسے فصل ۱۲ ستیاس میں ہے إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ۝ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝ تحقیق ہمارے پاس
عذاب بدر وغیرہ ہے دنیا میں اور آخرت میں کفار کے لئے جحیم ہے اور کھانا ہے غصہ والا اور عذاب سخت ہے وکیفیت والا دوں
جحیم میں لیکن آخرت کی اونکی صورت کیا ہو ارشاد ہے يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا ۝
جس روز کہ حرکت کریگی زمین و پہاڑ اور ہونگے پہاڑ پراگندہ درہم برہم اور شداد کے عذاب بر روز بدر جسکو کاو تخت و عید جام ترتیل
فرمایا ہے إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ
الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۝ تحقیق ہمنے بھیجا تمہاری طرف بزرگ رسول شہادت دینے والا تمہاری اور تمہارے کفر
کی جیسے بھیجا ہمنے فرعون کی طرف بزرگ رسول موسی کو پس سرکشی کی فرعون نے رسول کی پس پکڑا ہمنے اوسکو سخت پکڑنے کہ دریا میں
غرق کیا جبکہ موسی نے ہجرت کی اور پھر بھی فرعون اور اسکے لشکر کا وہی حال یہاں ہوتا ہے کہ باوجود ہجرت کرنے نبی کے سرداران بنی قید
چڑھ کر آدیں اور تباہ ہوں بالخصوص اس امت کا فرعون ابی جہل چنانچہ ایسے ہی ہوا اگر تم انکار کرو اپنی شکست کا ابھی
کے خیال سے اور یہ ظلم ہونیوالا ضرور ہے تو ارشاد ہے فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۝
السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝ پس کیسے بچوگے اگر تم کفر کروگے اوس روز بد سے کہ کریگا لڑکوں کو
بڈھا کہ آسمان پھٹ پڑیگا اوسکے ساتھ اور ہے وعدہ اللہ کا کیا ہوا اور بچوں کا بڈھا ہونا اور آسمان کا پھٹ پڑنا محاورہ ہے سختی کا
إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ تحقیق یہ نصیحت ہے پس جو چاہے پکڑے اپنے رب کی طرف
راہ ایمان الحاصل جبکہ صحابہ کرام تہجد و شب بیداری میں حاضر ہو گئے اور پورے تیار ہو گئے اور حکم ہجرت و جہاد کا ہونیوالا ہے لطف

بیان کیا گیا جبکہ اسقدر حکمی واندازہ کرنا بھی وقت سے مقصود ہے تو فرضیت کی نسبت حق تعالیٰ نے اوسمیں تخفیف فرمائی مگر سنت تا ثلث شب بعد نماز عشا کے باقی رہی اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ تحقیق تیرا رب جانتا ہے کہ تو برپا رہتا ہے قریب دو ثلث رات کے اور آدھے کے اور تہائی کے مطابق اوسکے ارشاد کے یعنی نصف رات سے زیادہ کا یا نصف یا کم نصف سے ثلث کا اور برپا رہتی ہے وہ طائفہ جو ایمان لائے تیرے ساتھ اور اللہ اندازہ کرتا ہے رات و دن کا جانا اللہ نے کہ تم اوسکا حساب نکر سکو پس باز رہا تمہارے اوپر کہ گھڑیوں کا رکھنا تمہارا اندازہ خدا سے اوس اندازے کے موجود ہیں بکثرت پس پڑہو قرآن جو تمکو آسان ہو عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖؗ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ اللہ نے جانا کہ ہونگے تم میں سے مریض اور دوسرے سفر کرینگے زمین میں چاہینگے فضل خدا یعنی تجارت و نفع سوداگری کو اور دوسرے مقاتلہ کرینگے راہ خدا میں پس پڑہو وہ جو آسان ہو اوس سے اور برپا رکھو نماز اور دو زکوٰۃ اور قرض دو اللہ کو نیک قرض کر اوسکے مسکینوں کو دو وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع ۲ اور وہ مال جو پہلے پہونچا دوگے اپنی جانوں کیلئے پاؤ گے تم اللہ کے پاس وہ بہتر و بزرگ ہے اجر میں اور طلب مغفرت کرو اللہ سے کہ اللہ بخشنے والا رحم والا ہے۔

سورۂ مدثر مکیہ ہے چھپن آیات کے دو رکوع پر مشتمل ہے

پچھلی سورت کی ابتدا میں تزکیۂ نفس کا بیان ہے اور اس سورت میں دوسروں کی تزکیہ کی تعلیم کا حال ہے اور پہلی سورت میں کفار مکہ کے سرداروں کا ذکر تھا بالخصوص ابوجہل کا اور اس سورت میں مکہ کے کفار کے سرداروں کا ذکر ہے بالخصوص ولید کا پس اس وجہ سے پہلی سورت کی باہمی یعنی مناسبت کو پہچاننا چاہئے کہ نزول میں اول سورۂ اقرء ہے اور بعد اوسکے زمانہ فترت کا وحی کی نسبت گذرا تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آواز سنی اور کسی کو نہ دیکھا ایسے خوف سے حضور صلعم نے کپڑا اوڑھا تاکہ مجھکو ڈرانے سے بچیں اس سورت کا اول نازل ہوا چنانچہ ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ اے چادر اوڑھنے والے اوٹھ پس خوف دلا مشرکوں کو اور اپنے رب کی ہی بڑائی

تکبیر کہہ اور اپنے کپڑوں کو یعنی نفس کو پس پاک کر شرک سے بعض کا قول ہے کہ کپڑا کنایہ نفس سے ہے اور دوسری تائید تاویل التفاسیر
میں ہے شیخ ابو الحسن شاذلی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ خلعت محبت خلعت معرفت خلعت توحید
خلعت ایمان خلعت اسلام ان سب کو پاک رکھنا چاہئے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ اور جس سے یعنی پلیدی بتوں کو
پس چھوڑ کہ خطاب امت کا نبی کو ہے وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ اور نہ احسان کر نبوت کو ساتھ
کہ تو کثرت کرنیوالا ہو مال کی یعنی اجر سے تعلیم مت کر اور اگر وہ تکلیف تجھکو دیں تو تو زمان ہجرت تک اپنے رب کے لئے
پس صبر کر جاننا چاہئے کہ صور پھونکنے سے مطلب تیاری عالم مثال میں ہر ہر واقعہ کی ظہور کی ہے مخصوص صور اول و ثانی پر نہیں جو قیامت
میں تیاری ہوگی جیسے کتاب مکاشفات سے ظاہر ہے چنانچہ مفصل اسکا کتاب مذکور میں زمانہ تشریف آوری حضور صلی اللہ علیہ وسلم
میں صور کا پھونکنا لکھا ہے وعلی ہذا دوسرے واقعات کی نسبت مذکور ہے تو ہجرت کے بعد جہاد اہل اسلام کی نسبت بھی صور میں یعنی عالم مثال
ظہور کی تیاری میں صور کا پھونکنا مقصود ہے تو ارشاد ہے فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝
عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝ کہ جب پھونکا جاوے صور میں پس وہ دن سخت روز ہے کافروں پر غیر آسان ہے اسکے بعد وحی میں فترت
واقع ہوئی تا آنکہ حم تنزیل الکتب من اللہ العزیز العلیم نازل ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے
مسجد میں اور ولید بن مغیرہ سننے لگا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اسکا سننا معلوم کیا تو اسکو لوٹایا پس چلا گیا ولید
اور بنی مخزوم اپنی قوم کی مجلس میں پہونچا پس کہا خدا کی قسم البتہ سنا میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ابھی کلام کہ وہ آدمیوں کا کلام سے
نہیں اور نہ جن کا کلام سے ہے اسکو کچھ شیرینی ہے اور اسکے لئے خوبی ہے اور اعلا اسکا البتہ ثمر لانیوالا ہے اور اسفل اسکا سیراب کرنیوالا ہے
اور وہ بلند ہوگا نہ پست پھر پھرا اپنے گھر کو تو قریش نے کہا کہ ولید کے صابی ہو لیے سب قریش صابی ہو جاوینگے جسکو کہا کرتے قریش
الیسے تھے تو ابو جہل نے کہا کہ میں اسکو تم سے کفایت کرونگا پس وہ گیا اور ولید کے پہلو میں حزین بیٹھا تو ولید نے کہا تو کیوں رنجیدہ
اے بھتیجے اسنے کہا کیوں نہ رنجیدہ ہوں اور یہ قریش تیرے لیے جمع ہو رہے ہیں اور تیرا عیب کرتے ہیں کہ تو نے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اختیار کیا ہے تا کہ محمد و ابن قحافہ کا بچا ہوا کھانا کھاوے تو غصہ ہوا ولید اور اوسنے کہا کہ میں کثیر الاولاد و کثیر المال ہوں اور آیا
یہ ہو سکتا ہے کہ محمد اور اصحاب محمد بھوکے ہوں کہ میں سیر ہوں پھر کھڑا ہوا ابو جہل کے ساتھ اور قوم کی مجلس میں آیا تو کہا انکو کہ آیا تم
گمان کرتے کہ محمد صلعم مجنون ہیں پس آیا تم دیکھتے ہو انکو خنق کرتے ہوئے انہوں نے کہا اے اللہ نہیں کہا تم گمان کرتے کہ وہ کاہن ہیں
پس آیا گمان کرتے کہ وہ کہانت کرتے کبھی کہا انہوں نے اللہم نہیں کہا کہ تم جانتے وہ شاعر ہیں انہوں نے کہا اللہم نہیں پھر کہا

تم گمان کرو کہ وہ جھوٹے ہیں پس کبھی تمنے تجربہ کیا اوسنے دروغ کا انہوں نے کہا نہیں اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
قبل از نبوت بہت ہی سچائی کے سبب سے وہ امین کہتے تھے تو قریش نے کہا تو ہی فکر کر تو فکر کی اپنی جان میں پھر دیکہا اور
ترشرو ہوا پس کہا نہیں ہے مگر وہ ساحر ہیں کیا تم نہ دیکھو کہ مرد اوسکے اہل وا اوسکو ولد و موالی میں جدائی ڈالیں پس اس سے
ظاہر ہے کہ وہ ساحر ہیں اور وہ جو کہیں وہ وحید اور نقل کیا گیا ہے کہ ولید کو کثرت اولاد و مال سے وحید کہتے تھے تو فرشاد ہے
ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۙ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ۙ وَبَنِينَ شُهُودًا ۙ وَمَهَّدتُّ
لَهُ تَمْهِيدًا ۙ چھوڑ مجکو اور اسکو جو میں نے پیدا کیا اوسکو تنہا کہ نہ اوسکے پاس مال تھا نہ ولد اور کیا میں نے اوسکے لئے بہت مال اور
بیٹے حاضر کہ وہ ولید بن ولید و خالد و عمارہ و ہشام و عاص و قیس و عبد شمس و اسلم تھے تین انمیں سے خالد و ہشام و عمارہ
مسلمان ہوے اور میں نے فراخ کیا اوسکے لئے معیشت کو عمر میں فراخی اور مال کی کثرت ہوئی تا آنکہ لاکھ دینار تک اوسکے پاس ہوے اور
مکہ و طائف میں اونٹ گھوڑے و چارپایہ تھے اور طائف میں باغ تھا کہ اوسکے میوے گرمی و جاڑے میں تمام ہوتے اور اسکو ہمیشہ
خیال زیادتی کا تھا کہ مال کو مال بڑہاتا ہے جیسے ارشاد ہے ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ۙ پھر طمع کرے کہ میں زیادہ کروں ارشاد ہے
كَلَّا ۖ ہرگز ہرگز نہو چنانچہ اس ارشاد کے بعد نقصان ہی اوسکا ہوتا رہا یہانتک کہ زمرہ مستہزئین میں تباہ ہوا إِنَّهُ كَانَ
لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۙ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ۙ کہ وہ ہماری آیات کی ضد کرنے والا ہے تو جیسے دنیا میں وحید صاحب مال
و بنین و سامان ہوے ایسے اوسکو ترقی کی ہے کوہ صعود پر اوسکو چڑہاؤں جو ستر برس کی مسافت مرتفع کے پہاڑ ہے آتش میں تکلیف یا جاوے
کہ چڑہے اوسپر پس جب کہ اپنا ہاتھ گل جاوے پس جب اوٹھاوے اوسکو تو عود کرے پس کہ جب پاؤں اپنا تو گل جاوے اور جب اوٹھاوے
تو عود کرے إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۙ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ ثُمَّ نَظَرَ ۙ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ ثُمَّ
أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۙ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ۙ کہ اوسنے فکر کی تھی قرآن میں اور اندازہ کی براہ تعجب انکار
پس قتل کیا جاوے جیسے زمرہ مستہزئین میں مارا گیا کیسے اسنے بنایا کلام پھر نظر کی کہ کیسے دفع ہو آیت قرآن پھر جبکہ سپر کام
سونپا گیا تو ترشرو ہوا اور پیشانی کھینچی اور تکبر کیا پس کہا یہ نہیں ہے مگر سحر منقول لیا روغیرہ سے إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۙ
نہیں ہے یہ مگر قول بشر سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۙ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ۙ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۙ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۙ
عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۙ جلد داخل کریں اوسکو سقر میں اور کس شے نے تجکو جتلایا کیا ہے سقر آگ ہے کہ نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے
جلنے سے سیاہ کرنے والی ہے بشرہ کافروں کو اسپر انیس ملائک ہیں ایک مالک ہے انکا افسر اور اٹھارہ اوسکے ماتحت جنکی آنکھیں

مثل برق خاطف کے ہیں چمکتے اور حالات سخت تفاسیر میں ہیں اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو ابوجہل نے کہا کہ تمہاری
ماں تمکو روتی کہ مدعی نبوت کے انیس خازن کہتا ہے جہنم کے تم مجتمع ہو کر بھی عاجز ہو دس ملکر کے ایک ایک کو جہنم کے
پکڑ لو ابوالاسد اشد بن کلدہ بن خلف جمحی نے کہا کہ میں ستر کو ہٹاؤں گا اور تم سب دو کو میں دس کو اپنی پیٹھ پر اور رسات کو اپنی
پیٹ پر روکوں پس تم کفایت کرو تم سب دو کو علی ہذا دوسری روایات بھی اسکی مرتکب ہیں تو ارشاد ہوا وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ
اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ص اور نہیں کیا ہے اصحاب آتش کو مگر ملائکہ کو صاحب قوت والے ہیں ایک ملک مثلاً عزرائیل سے مقابلہ نسل
آدم کو بن آوے چہ جائیکہ انیس سے رہے انیس کی تعداد اور انکا حال بیان کرتا ہے وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ۙ اور نہیں کی ہم نے انکی تعداد مگر آزمائش ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کیا اور صورت آزمائش کی تفصیل فرماتا ہے کہ اہل کتاب کے کہ ان
ملائک کا حال لکھا ہوا توریت و انجیل میں ہے مثلا درس ۱ فصل اول حزقیل اور درس اول فصل نہم مکاشفات میں لکھا ہے کہ
ایک فرشتہ کو میں نے آسمان سے اوترتے دیکھا جو ایک بدلی کو اوڑھے ہے اور اسکے سر پر دھنک تھا اور اسکا چہرہ آفتاب سا اور اسکے پاؤں آگ کے
ستون کی مانند تھے اور کتب مفقودہ میں تعداد انیس کی ہونا یا احادیث انبیا میں تو کوئی امر بعید نہیں تو فرماتا ہے لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ تاکہ یقین
کریں اہل کتاب اور زیادہ کریں ایمان کو وہ جو ایمان لائے ہیں اور نہ شک کریں وہ جو دیے گئے ہیں کتاب اور ایمان والے وَلِيَقُوْلَ
الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ اور تاکہ کہیں وہ جنکے دلوں میں مرض ہے یعنی منافق
اور کافر کیا ارادہ کیا اللہ نے اسکے ساتھ مثل کا كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ
رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۧ اسی طرح سے گمراہ کرتا ہے اللہ جسکو چاہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہے اور نہیں جانتے ع ۲
تیرے رب کی لشکر کو مگر خدا اور ان صفات سے وہ موصوف ہیں اور نہیں ہے وہ موعظت مگر نصیحت بشر کے لئے اور خدا تعالیٰ کی ملائکہ کے
چاند ہر تجلی ہے رات و دن و صبح و سورج خدا کی مخلوقات سے ہیں کہ جنکے دیکھنے کا مقام ہے کہ ایسا چاند کی روشنی کس قدر پھیلتی ہے اور کیسے
رات و صبح کا حال ہے تو دوزخ کی بڑائی اور اسکے حفظ کا حال سمجھنے کے لئے ارشاد ہے كَلَّا وَالْقَمَرِ ۙ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۙ وَالصُّبْحِ
اِذَآ اَسْفَرَ ۙ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۙ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۙ تحقیق قسم ہے قمر کی اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی جبکہ سفید
ہووے تحقیق اسبات کی بڑی چیزوں میں سے ہے یعنی تحقیق آتش دوزخ البتہ ایک بڑی چیز ہے خوف دلانیوالا واسطے بشر کے لئے اور اسی طرح سے اسکے
حفظ مبنی وسعت [illegible] اور قمر کی طرح سے اسلام پھیلنے والا ہے اور شب کفر زوال پذیر اور صبح اسلام نکلنے والی ہے کہ آفتاب نکلکر

اور نہ ایمان لاؤن اوسکی ساتھ آیا جمع کرکے اللہ ہڈیان ترتیب آیات سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پردہ مین کے سبب نزول وحی کی
وقت حضور علیہ السلام کے ہونٹ ہلانے وہ ملامت کرتا اور ابوجہل نے کہا تہا کہ نماز مین مدعی نبوت کو اگر پاؤن تو مارونگا تو اوسنے ذکر
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝ یعنی قسم ہے روز قیامت کی
اور قسم ہے نفس ملامت کرنیوالی کی جو مثل عتبہ و عدی و ولید و ابوجہل کو ملامت کریگا کہ ایسا کیا ہم البتہ جمع کرینگے انسانوں کی
ہڈیون کو یہانتک کہ اوسکی پوروں تکو اور البتہ وہ وقت ملامت کا کفار کو ہے جواب قسم محذوف ہے تیسری آیت اسپر دال ہے اور یہ آیت پہلے
عدی بن ربیعہ کے حال کی طرف متوجہ ہوکر فرماتا ہے أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝ یعنی کیا گمان کرتا ہے انسان کافر
مثل عدی بن ربیعہ کی کہ ہم نہ جمع کرینگے اوسکی ہڈیان بروز قیامت بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ۝ ہان جمع کرینگے اسحال مین
کہ ہم قدرت رکہنے والے ہین اوسپر کہ برابر کرین اوسکے پوروں یعنی ذرا ذرا اوسکے وجود کو یہ بنایا ہوا ہے لیکن کافر مثل عدی بن ربیعہ
ایمان نہ لائیگا اور نہ فقط اسیپر اکتفا کریگا بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۝ بلکہ ارادہ کریگا کافر تاکہ فجور کرے آگے روبرو
جو کہے کہ اگر اوسکو معائنہ بہی کرون تو ایمان نہ لاؤن تو بروز قیامت اوسکو ملامت کرنا ہی کا اوسکو یاد آویگا اور اوسکو سخت ملامت ہو
يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ۝ یعنی یہ سوال کرے کہ کب ہو روز قیامت تو آج کے روز تو اوسنے انکار کیا لیکن بروز قیامت کیسے انکار
کریگا جیسا ارشاد ہے فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ
أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۝ يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ۝
پس جب متحیر ہو بصر اور گرہن پاوے چاند سیاہی مین کہیگا کافر آدمی اوس روز کہان ہے فرار کا مقام ہرگز نہین ہے متنبہ ہوا آدمی اوس روز اپنے
اعمال کے ساتھ جو پہلے کئے اور پیچھے کئے اور اسکو برا اعمال پر اطلاع مخصوص بروز قیامت نہین بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۝
وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ۝ بلکہ انسان کافر بالخصوص عدی بن ربیعہ پردہ مین رہنے کے سبب رات دن کی اچہائی دیکہنے سے اپنا جاہر
بینا ہے کہ خلاف نہی سو جب خبر اپنی ہوگئی تو اپنی اوپر عذر کے پردہ اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جبرئیل کے پڑھتے وقت قرآن کو
ساتھ پڑھتے جاتے تاکہ کوئی حرف قرآنی ضائع نہو جاوے اور ہونٹون کو ہلاتے تو اسبدیہ ہے کہ اس تحریک کا عدی نے ذکر کیا قریب ہے اوس کے
سبب اکثر دیکہکر معترض ہوا ہو کہ یہ کیا عادت ہے کہ مقابل کی پہلی بات بہی جو خلاف دستور دیکھی قابل ملامت سمجہا ہے تو
ارشاد ہوا لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝
ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝ مت تحریک کر قرآن کے ساتھ جبرئیل کے پڑھنے کے وقت اپنی زبان کو تاکہ تو اوسکے ساتھ جلدی کرے

کرنی تحقیق ہمارے اوپر اوسکی جمعیت اور پڑھنا لازم ہے اور جمع بغیر یاد کئے ہو نہیں سکتا مگر جسقدر خدا کو بھلانا منظور ہے جیسے سورۂ
اعلیٰ میں فرمایا ہے جب ہم اوسکو بزبان جبرئیل پڑھیں تو تو پیروی کر اوسکے پڑھنے کی پھر ہمارے اوپر اوسکا بیان لازم ہے احادیث
اور عتبہ نے تعلیم قرآن کے روکنے کی نسبت کہا تھا کہ میں اپنی بیٹی طاہرہ کے نبی کو دیتا ہوں اور ولید نے کہا تھا کہ مال کو اپنے
میں نبی کو محترم کرتا ہوں کہ تعلیم میں مدد نہ کرین تو ارشاد ہے کَلَّا ہرگز نہیں بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ وَ
تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ بلکہ تم دوست رکھتے ہو دنیای فانیہ عاجلہ کو اور ترک کرتے ہو آخرت کو جیسے اسکا ذکر اگلی
سورت میں بھی آ چکا اور وہ آخرت ایسی ہے جسمین وہ احوال ذیل کے تعلق ہونگے جو ارشاد ہے وُجُوْهٌ یَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ
اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىِٕذٍۭ بَاسِرَةٌ ۙ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؕ بہت منہ اوس روز
اہل اسلام کے تر و تازہ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہونگے دیدہ را فائدہ آنست کہ دلبر بیند ۔ ورنہ بیند چہ بود فائدہ بینائی را
اور منہ ہونگے کافرونکا اوس روز ترش تخمین ہے کہ توڑنے کمر کی گی کرا نکے ساتھ سخت ہلاکت اور ابوجہل نے بابت نماز کے کہا تھا
کہ اگر محمد علیہ الصلوۃ والسلام نماز پڑھیں میں پیرونسے روندونگا گردن اوسکی تو ارشاد ہوا کَلَّا ہرگز یہ نہو بلکہ ہر دان اسلام کے
اوسکے نفس کا حال یہ ہو جو ارشاد ہے اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۙ وَ قِیْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ۙ وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۙ
وَ الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ اِلٰى رَبِّكَ یَوْمَىِٕذِ اِ۟لْمَسَاقُ ؕ جب پہونچے نفس ابوجہل ہنسلی گردن کو عود و معوذ
بنائی عفرا کی کہ اوسکو گرادین اور ابن مسعود اوسکے سینہ پر چڑھے تاکہ گردن کاٹی اور کہا جاوے کون جھاڑا ہوا اور گمان کرے وہ
کافر کہ یہ فراق ہے دنیا سے اور ملے پنڈلی پنڈلی سے ساق سے ساق جو حالت کمال سختی کے وقت ہوتی ہے تو رجوع اوس روز ہے تیرے
رب کی طرف ہو کہ گردن اوسکی کاٹی جاوے اور کہا جاوے فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰى ۙ وَ لٰكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ۙ ثُمَّ ذَهَبَ
اِلٰۤى اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰى ؕ پس تصدیق کی ابوجہل نے قرآن کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ حسب سورۂ اقرأ کے مانع آیا و لیکن تکذیب کی
اور پھر پھرا اپنے اہل کی طرف گیا اکڑتا ہوا افعال ایسا جیسا ولید کو کہا تو ارشاد ہے اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۙ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ
فَاَوْلٰى ؕ ہلاکت ہے تیرے لئے ای ابوجہل ہلاکت یہ ہی ہے کہ معوذ اور معاذ ابنا عفرا ہی کہ تجھکو زخمی کرین اور تجھکو گرادیں پھر ہلاکت ہے کہ عبد اللہ
بن مسعود ہی کہ تیری کلیجہ کا چھاتی پر چڑھے پس ہلاکت ہے کہ وہ تیری گردن کاٹے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا میں ابوجہل کے
گلے ہاتھ پکڑکے اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى کہا اور ابوجہل نے کہا کہ تم مجھکو وعید کرتے ہو اور تم اور تمہارا رب
مجھکو نکر سکینگے کچھ اور میری البتہ مدد کرینگے وہ جو چلتے ان دو پہاڑون کے بیچ میں چنانچہ روز بدر میں کہ گئے لوگون کو جو چڑھ لایا وہ مشغول ہی تھی

حالت سے ہو جیسے فرمایا تھا اور وہ فرعون اس امت کا تھا بلکہ اس سے بدتر کہ فرعون ہنگام غرق میں ایمان لایا پر اقرار
قتل ہونیکے وقت میں بھی اقرار توحید نکیا تو اوسکے قول کا جواب ہے ایحسب الانسان ان یترک سدی ۵
آیا گمان کرے ابوجہل انسان کہ چھوڑا جاوے بیکار کی جزا کے بعد قیامت میں ملا جزا ہرگز نہیں اور اسپر حجت قیامت کی اسکے ذہن پر
بعد سمجھے تحقیق بیان فرماتا ہے جس کی ہر نوع ہو الم یک نطفۃ من منی یمنی ۵ ثم کان علقۃ فخلق فسوی ۵
فجعل منہ الزوجین الذکر والانثی ۵ الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی ۵ کیا نہ تھا
انسان نطفہ منی کے کہ ٹپکایا جاتا ہے رحم میں پھر تھا خون بستہ پس پیدا کیا علقہ سے مضغہ پس درست کیا قابل روح کی
نفخ کی پس کیا اوس سے جوڑا نر و مادہ کیا نہیں ہے وہ قادر اسپر کہ زندہ کرے مردوں کو سو تینوں کے بعد بلی انا علی ذلک
من الشاہدین حسب حدیث پڑھے اور اس سورت کی تصدیق اور مرسلات میں فبای حدیث بعدہ یؤمنون کے
بعد آمنا باللہ کہے۔

سورۂ دہر مکیہ ہے اکتیس آیت کے دو رکوع پر مشتمل ہے

اوپر پہلی سورت میں تھا سے پر دلیل تمثیل لائی گئی تھی اس سورت میں اس سے اور ترقی کے ساتھ تمثیل ہے تحقیق ہو گویا تتمہ
سورت سابقہ کا یا تفصیل ہے اجمال سابق کی اور جواب ہے ابوجہل کا جو نماز سے مانع تھا اور کہتا تھا کہ اگر محمد سجدہ کرینگے تو گردن انکی
ماروں گا اور عتبہ منکر قیامت کہنے لگا کہ تعلیم سے باز آؤ میں اپنی بیٹی بلا مہر دونگا یعنی جیسے اولاد پیدا ہوا اور حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اولاد ذکور صغرسنی میں وفات پاگئی تھی اور تعلیم سے روکنی پر ولید نے کہا کہ میں مال دوں گا حالانکہ
ابوجہل کی اصل کیا ہے کہ نطفہ سے پیدا ہو اور بمقابل نعمت جو مذکور پہلی سورت میں ہیں ولید کیا مال ادا کر سکتا ہے جو بخیل مشہور تھا
اور اولاد صغار اہل اسلام جنت میں مثل مروارید خوشنما معلوم ہونگے پس عتبہ اگر بیٹی بلا مہر دے تو کیا حاصل ہے پس ارشاد ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ ہل اتی علی الانسان حین من الدہر لم یکن شیئا مذکورا ۵
تحقیق آیا انسان بالخصوص ابوجہل پر وقت دہر سے کہ نہ تھا کچھ ایسی شے کہ ذکر کیا گیا ہو اور دہر سے مراد وجود مطلق قدیم ہے
کہ اوسکی آن سیال سے وقت ہوتا ہے وہ وجود مطلق ہے کہ اپنے نبی کو قتل سے بچاوے جیسے اوسکا وعدہ ہے
انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلنہ سمیعا بصیرا ۵ تحقیق ہم نے پیدا کیا انسان
ابوجہل کو نطفہ سے جو مخلوط ہے مرد کے اعضا کے قریب الحکم ہوتا ہے اور رحم میں جا کر مخلوط ہوتا ہے

متل جنفقہ و مصنوعہ کے اسکو آزماوین لیس اُسکو شنوا بینا کیا جیسے اسکی تحقیق سورہ آوا مین آتی ہے اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ

اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝ ہم نے اسکو راہ بتلائی معرفت نبی بارہ شکر گذار ہو کہ معتقد توحید ہوتا ہو یا سرکش کافر

ہیں نکلے، روز جزا ظہور کیا تو اس روز کی نسبت ارشاد ہے اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَاۡ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝

تحقیق ہمنے کافروں کے لئے تیار کی ہیں زنجیریں و طوق اور آگ کہ جو نہایت سرکش ہے اور وعید مجمل کیا ہا اور اہل اسلام جو متقین

ہونگے انکا ذکر فرماتا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝ تحقیق ابرار پیویں پیالہ

شراب کا کہ ہو مزاج اسکا جسمی کافور سے جیسا ارشاد ہے عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝

اور کافور سے مراد دنیا کا کافور ہے بلکہ وہ چشمہ ہے جسکے ساتھ پیویں خدا کے بندے چہریں اسکو نکالکر جہاں چاہیں اور ان عباد اللہ کا

جو شغل عملی ہے انکو بصفت ذیل سے بے حال فرماتا ہے يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ وفا کریں وہ نذر کو اور خوف کریں اس دن سے جس کی مصیبت

کہ شرارہ سکی پھیلی ہو اور دیویں کھانا اپنی حاجت پر مسکین یتیم و اسیر کو یہ پیشینگوئی کی ہے کہ جناب مرتضی کرم اللہ وجہہ کے حسنین علیہما

ہوئے کہ سبطین رضی اللہ عنہما بیمار ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی عیادت کو تشریف لائے اور فرمایا اے علی تم انکی نذر کرو

تاکہ تمہارے بیٹے صحت پاویں اسپر تین روزہ کی نذر کی اور اللہ پاک نے شفا دی تو روزہ دونوں نے رکھا اور مرتضی کرم اللہ وجہہ

نے یہود کے ہاں مزدوری کر کے کچھ مقدار جو پیدا کی جسکو زہرا رضی اللہ عنہا نے پیسا اور روٹی تیار کی تاکہ شام کریں اور افطار

کریں ایک مسکین آیا اور آواز دی کہ میں مسکین ہوں مسلمان مجھکو کھانا دو کہ خدا تعالی تمکو جنت سے عطا فرماوے سب اہل بیت نے

وہ کھانا اسکو دیدیا پھر دوسرے روز روزہ رکھا اور بدستور روز گذشتہ کھانا تیار ہو چکا یتیم نے آواز دی اسکو کھانا

دیدیا پھر تیسرے روز روزہ رکھا اور روٹی پکائی ایک کافر قیدی نے آواز دی اسکو دیدیا اور آپ بھوکے رہے اور

اسیران عباد کا حال بیان فرماتا ہے کہ وہ دل میں کہیں اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً

وَّلَا شُكُوْرًا ۝ جز این نیست طعام دیتے ہیں ہم وجہ رضا کی الہی کہ جو ہر دیکھو اور ہر ذات خدا ہے نہ ارادہ کریں ہم تم سے جزا کا

اور نہ شکر کا اس مقام سے صدیقہ رضی اللہ عنہا جسکو کچھ بھیجتیں اور وہ دعا دیتا تو اسکے جواب میں ویسی ہی اسکو

دعا دیتیں اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ تحقیق ہم خوف کریں اپنے رب سے دن ترش سخت

گرم سے فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝ پس نگاہ رکھا اللہ نے انکو اس دن سے

حلنده و ولید بامر کرشتے ابوجہل کی جو نماز کو منع کرے اور کہے میں نبی کو قتل کروں گا ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مارا جانا

[illegible] سے مثال ہے وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ

لَيْلًا طَوِيْلًا ۝ اور یاد کر اپنے رب کا نام صبح و شام اور رات میں بھی پس سجدہ کر اوسکے لئے اور تسبیح کر اوسکی دراز

راتمیں [illegible] کچھ خوف ابوجہل سے نہیں اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ

يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝ تحقیق یہ کفار چاہتے ہیں دنیائے فانیہ عاجلہ کو اور چھوڑتے ہیں اپنے پیچھے ثقیل روز قیامت کو اور وہ جو اپنا [illegible]

اسکا جواب یہ ہے نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝ ہمنے اونکو

پیدا کیا ہے اور محکم کی ہے اونکی پیدائش اور جب ہم چاہیں بدل کریں اونکی مثل بنا کر اونکو تباہ کریں [illegible] یعنی

ولید کو اور عتبہ و ابوجہل کو [illegible] اور مومنین کو لاویں اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝

تحقیق یہ نصیحت ہے پس جو چاہے پکڑ لے اپنے رب کی طرف راہ لیکن ہر ایک بندہ بندہ ہے [illegible] مشیت حق ہے جو اونکے امکان کے

ساتھ ہے تو ارشاد ہے وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ

فِيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اور نہ چاہو گے تم مگر وہ جو چاہے اللہ [illegible] مطلق نے

کہ اللہ ہی دانا حکمت والا ہے داخل کرے جسکو چاہے اپنی رحمت میں کہ وہ اہل اسلام ہیں اور ظلم کرنیوالوں کیلئے تیار کیا ہے اوسنے

عذاب دردناک ۔

سورۂ مرسلات مکیہ ہے پچاس آیت کے ۲ رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت میں اثبات دین اسلام و عذاب یا مار و مید و کفار مکہ کا اثبات قیامت یہ دلائل ساطعہ ہے جنکا اون کو انکار تھا اور

جو مخص مضمون [illegible] ۲ و ۷ دانیال و سورہ [illegible] سے واقف ہے وہ اوسکی دلائل سے خوب مطلع ہے کہ دانیال کی فصل میں

اونکا چارم [illegible] ذکر ہے ایک بخت نصر کا جو نہ دیکھے ہو یونان پر چلے اور اونکو تباہ کیا دوسرے ذوالقرنین کیقباد [illegible]

زور و سختی سے بخت نصریوں کو تباہ کیا اور تیسرے ہوا سکندر کی ہے جو یکبارہ چلی اور ذوالقرنین کی سلطنت کو تباہ کیا چوتھی

ہوا رومیوں کی جنہوں نے [illegible] کو تفریق کر ڈالا پھر پانچویں ہوا دولت اسلامیہ خدا کی بادشاہت کی ہے جو ذکر خدا کی

القا کرنیوالی ہے یعنی قرآن کی جیسے [illegible] ہوت [illegible] کی جو [illegible] سلطنت [illegible]

جیسے [illegible] اور انصاف [illegible] ہے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ارشاد ہے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝

فَالْعَاصِفَاتِ عَصْفًا ۝ وَالنَّاشِرَاتِ نَشْرًا ۝ فَالْفَارِقَاتِ فَرْقًا ۝ فَالْمُلْقِيَاتِ ذِكْرًا ۝ عُذْرًا

أَوْ نُذْرًا ۝ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ۝ قسم ہے ہواؤں بخت نرمی چلنے والی کی قہرت سے پس قسم ہے ہواؤں

ذوالقرنین کیانیہ کی جو تیزی سے چلیں اور قسم ہے ہواؤں سکندری کی جو ایکبارہ چلیں پس قسم ہے ہواؤں روئیدگی جو

ہیں ودسکے لئے تفریق کرنیوالی ہوئیں اور قسم ہے ہواؤں اسلامی کی جو ذکر کی القا کرنیوالی ہیں کفار کے عذر کے لئے کہ قیامت

کا ذکر نہیں کہ ہمارے پاس نبی ہو کر یاد دلانیوالا نہ آیا اور ڈرانے کے لئے کفار کی شکست کا ارسے تحقیق تم جو وعید کئے گئے ہو

شکست دنیا و روز قیامت سے ہونیوالا ہے پس یہ جواب قسم ہے فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ۝ وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ ۝

وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ۝ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ۝ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ

مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ پس جب ستارے محو کئے جاویں اور جب آسمان کھولا جاوین اور جب

پہاڑ جمع کئے جاوین اس دن کے لئے میعاد کئے گئے ہیں فیصلہ کرنے کے لئے اور کس شے نے جتلایا کیا ہے روز فیصلہ وہ دن ہے تو

افسوس ہے اس روز تکذیب کرنیوالوں کے لئے یہاں دو وعدہ کئے ہیں ایک اہل اسلام کی فتوحات کا دوسرا قیامت کا ڈراؤ کو

رومیہ پر فتوحات اسلامیہ میں تردد ہو تو ارشاد ہے أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ۝ كَذَٰلِكَ

نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ کیا ہم نے ہلاک نہیں کئے پہلے سرکش تحقیق دوسرونکو انکے بعد ہم لاتے

ایسے ہی ہم کرینگے گنہگاروں مکہ کے ساتھ پھر قیامت میں افسوس ہے تکذیب کرنیوالوں کے لئے وگر انکو دوسرے وعدہ میں تردد ہو

تو اوسکا جواب تمثیل سے فرماتا ہے اور سند قدرت پر لاتا ہے أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۝

إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۝ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ کیا ہم نے تمکو پیدا نہیں کیا ذلیل

پانی منی سے کہ اوسکو ہم نے کیا قرارگاہ محکم رحم میں اندازہ معلوم تک پس اندازہ کیا ہم نے جو اسکی نسبت ہونیوالا ہے پس اچھے ہم

قدرت والے ہیں صاحب عظمت کہ واحد کو جمعیت سے تعبیر اسپر دال ہے قیامت کو لانا ہمیں کیا بعید ہے افسوس ہے اس روز

تکذیب کرنیوالوں کے لئے أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ۝ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ۝ وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَ

أَسْقَيْنَاكُم مَّاءً فُرَاتًا ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ کیا ہم نے نہیں کیا زمین کو مردوں و زندوں کے لئے کفایت

کہ ایک جاوے کر دوسرا آوے اور کئے ہم نے زمین میں پہاڑ اونچے سر کہ اپنی جگہ اوپر جا کر پہاڑ چھوٹی [illegible] کر پانی شیریں بہی

اور پلایا ہم نے تمکو شیریں پانی افسوس ہے اس روز تکذیب کرنیوالوں کے لئے کہ انکو شیریں پانی سے علی قادر مطلق جسکا اثر [illegible]

کے ساتھ متصف ہے بعد اُس کے قبل اُنکو دوزخ تک لیجاوینگے جسکی آگ کی تین شاخیں ہوں ایک سے دو منکرین اسلام کو
گھیر کر دوسری دھواں کی جو منافقون کو گھیرے تیسری شرارہ کفار کے لئے تو حکم ہو انکو اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ
تُكَذِّبُوْنَ ۝ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۝ اِنَّهَا تَرْمِيْ
بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ چلو اے کفار اُس شے کی طرف جسکے
ساتھ تم تکذیب کرتے تھے چلو سایہ تین شاخ کی طرف کہ نہ سایہ کرے اور نہ پرواہ کرے نور سے کہ وہ ڈالتی شرر اُنچے مثل قصر کی
گویا وہ اونٹ سیاہ زردی مائل ہیں۔ افسوس ہے اس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ وَلَا
يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ یہ دن ہے کہ نہ بولیں کافر اور نہ اذن دیا جاوے
اونکے لئے کہ وہ عذر کریں کہ عذر بیان کریں افسوس ہے اوس دن کافرونکے لئے اور وہ جو فرمایا تھا کہ کس شخص نے جھٹلایا
کہ کیا ہے وہ روز فصل فرمایا هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ یہ روز فیصلہ کا ہے جمع کرینگے ہم تمکو اور پہلوں کو پس اگر تمکو ہو کوئی مکر ہی کہ مقابلہ میں
پس مکر کرو میرے ساتھ کچھ تمہارا مکر نہ چلیگا افسوس ہے اس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝
وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ بتحقیق متقی لوگ سایہ میں چشموں میں اور میوؤں میں ہونگے اس سے کہ چاہیں حکم ہوگا کھاؤ
پیو اور فرمایا جاویگا یہ پانی چیزیں تمکا خوش حال اس سبب سے کہ تم عمل کرتے تھے ایسی ہم جزا دیں نیکوکاروں کو افسوس ہے
اس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے اور کافر کو حکم ہوگا كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ کھاؤ اور متمتع ہو کہ تم مجرم ہو افسوس ہے اُس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا
لَا يَرْكَعُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اور جب کہا جاتا ہے اونکو کہ جھکو خدا کے لئے تو وہ نہیں جھکتے افسوس ہے
اُس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے پس جبکہ ایسی دلائل روشن سے اسلام کی خوبی کا ثبوت ظاہر ہوا جیسے ایسے حالات
پہلے کئی تو ارشاد ہوا فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝ پس کس بات پر بعد اسکے ایمان لاوینگے اہل اسلام کو حسب ... ع

سورۂ نبا مکیہ ہے چالیس آیت سے دو رکوع پر مشتمل ہے

وجہ مناسبت پہلی سورت کے ساتھ ظاہر ہے جسمیں قیامت کا بیان بدلائل ساطعہ ہے اور جسمیں کفار مکہ اختلاف کرتے تھے

مارا جاوے تو فرعون کی تباہی سے جو بڑی شوکت والا تہا ابوجہل کی تباہی پر استدلال کیجیے چنانچہ فرماتا ہے وَالنّٰزِعٰتِ

غَرْقًا ۙ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ قسم ہے
ہواؤں بحث نظری کی جو کھینچنے والی ہیں دل کی جو ہیں اندر گھسکر اور قسم ہے ہواؤں ذوالقرنینی کی جو ہیں دل کو خوش
کرنیوالی علیم خوشی سے ہوئیں اور قسم ہے ہواؤں سکندری کی جو اڑانیوالی ہوئیں بڑی اور الٹ دیں قسم ہے ہواؤں
رومیہ کی جو سبقت لیجانیوالی ہیں یہود کی بربادی میں پس قسم ہے اہل اسلام کی ہواؤں کی جو تدبیر کرنیوالی ہیں کار کی
تا قیامت کہ نشاں ہو اوسکی آمد بار دگر سیج ہے تحقیق قیامت آنیوالی ہے جیسے قسم کی اس جواب پر آیت ذیل دال ہے
جسکے اعتماد سے جواب محذوف ہے يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ
اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ جسدن صور اول سے زمین ہلنے والی ہے اور اوسکے پیچھے صور دوم سے ردیف ہونیوالی
دل اوس روز خوف کرنیوالے ہوں بینائیاں خشوع کرنیوالی ہوں يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ؕ
ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ جو کہیں کہ کیا ہم رد کیے جاوینگے اول حال میں
کیا جب ہوں بوسیدہ ہڈیاں کہیں یہ اوسوقت میں بار دگر زیانکاری ہے فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ فَاِذَا هُمْ
بِالسَّاهِرَةِ ؕ پس وہ چیزیں نیست ہوں ایک نفخ اسرافیل ہے پس ناگہاں ہوں وہ زمیں صاف میں کہ ارض محشر ہے
اور یہ مقام بعد انبیا کی پیشنگوئی میں اگرچہ بظاہر ہو لیکن جبکہ معلوم کیا گیا کہ یہ خبر نبی کی ہے جو سچی ہے پھر اوسمیں
ابعد نہیں اور فتح اہل اسلام پر جو بعد اونکو تہا تو اوسکی اور قیامت کی تحقیق میں سند حدیث موسی سے لاتا ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ
اِنَّهٗ طَغٰى ۘ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۙ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ کیا آئی تجکو موسی کی حدیث
جبکہ پکارا اوسکو اوسکے رب نے پاک جنگل نام طوی میں جا فرعون کی طرف کہ وہ سرکش ہے پس فرما کہ کیا ہے تیری خو رجوع باطرف
اسکی کہ تو پاک ہو اور راہ بتاؤں تجکو تیرے رب کی طرف کہ تو خوف کرے یعنی قیامت سے تو جب موسی نے حسب کتاب
خروج کہ کہا کہ میرا خدا اور تیرے باپ دادی ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا مجکو ملا اور لوگ معتقد قیامت کے ہیں یا نہیں کے
ہیں تو فرعون کو اونکی ناموں کے بدلنے سے اور اونکے قایم رہنے سے کہ جسم نہیں لیا تعجب ہوا اور قیامت کا آنا موسی کے
قول سے سمجھا تو اسقدر تغیر عالم کو بہت بعید سمجہا تو اوسکا لیے عصا کی حالت سے بدل کر دکہایا تو وہ عصا تہا اور وہی اژدر

ہاتھوں کے ساتھ لگی ہو جیسے فرسل ۱ ودم ہر رسوم تکوین میں جو خلاصہ صحف مکرم آدم ہے حیات کرکے اور فصل ۱۱ انکو میں خلاصہ صحیفہ
مرفوعہ ابراہیم میں برکت کرکے اور فصل ۱۸ سفر ثنی صحیفہ موسیٰ میں پارہ پارہ کرکے کہا گیا ہے اور فصل ۲۲ ایوحن کی معاملہ
جو بزرگ لکھنے والوں کی ہاتھ سے لکھی ہوئی ہے فصل ۱۸ سفر ثنی کو مسیح نے بھی اچھا نا ہے اور فصل ۲۳ کتاب اعمال میں جو نیکوکار
ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے تسلیم کیا ہے اور گو تورات کے مجموعہ و انجیل پر حوادث گذری لیکن اونکا وجود زمانہ نبوت حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بالبداہت آچکا وعندہم التوریۃ فیہا حکم اللہ سے ظاہر ہے تو تورات سے مراد احکام
لیستحق نعت لعنت ہے و لیحکم اهل الانجیل بما انزل الله فیه وجود انجیل زمان نبوت ختم المرسلین میں
ظاہر ہے اور انجیل متی کی فصل ۵ میں تفصیل رجال خلفا موجود ہے اور تورات وہب منبہ تابعی کے پاس موجود تھی ایسی
وجود کا انکار سراسر تعصب ہے جیسے کہ آیت مصدقا لما معکم اعلیٰ ندا کرہی ہے کہ جو تمہارے پاس ہے اسکی بھی تصدیق ہے
سوا اوسکی جو محرف ہے اور عتبہ خبیث کو کس شی کا فخر ہے کیا وہ نطفہ سے پیدا نہیں اور ویسی ہی ذلت سے مارا جاویگا جیسے

ارشاد ہے قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ثُمَّ السَّبِيلَ
يَسَّرَهُ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ قتل کیا جاوے

انسان عتبہ کیسا کچھ دین سے کفر کیا کس شی سے اوسکو اللہ نے پیدا کیا نطفہ سے اوسکو پیدا کیا پس اندازہ کیا اوسکا مقدار
میں پھر راہ اوسکو آسان کیا پھر مار ڈالا اوسکو کہ شیر اوسکو پھاڑ کر پھر قبر میں رکھی اوسکو پھر جب چاہے زندہ کرے اوسکو تحقیق
نہ ادا کیا اوسنے اوسکو جسکا اللہ نے حکم کیا تھا اور تھوڑی مدت گذری کہ شیر نے اوسکو پھاڑ ڈالا کہ سورۂ تبت یدا میں آتا ہے
اس سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو فرمایا تھا کہ کتا اوسکو پھاڑے گا تو باوجود کہ ابی لہب نے اسکی حفاظت بہت کیا تھا
پر سفر میں اوسکو سوتے ہوئے میں آ لیا لیکن شیر نے دوسرے سے تعرض نکیا اور عتبہ کو ہی پھاڑ ڈالا اور عتیبہ فی الجملہ بسبب نبیہ
کے نرم ہوا جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے پر پہلے بنظر شرکت سوداگری اور باپ و ماں بھائی وغیرہ کی ایمان نہ لائے تو غالبًا اولی سبب

ارشاد فرماتا ہے فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا
فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا وَعِنَبًا وَقَضْبًا وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا وَحَدَائِقَ غُلْبًا وَفَاكِهَةً وَأَبًّا مَّتَاعًا

لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ پس چاہیے کہ دیکھے انسان اپنے کھانے کی طرف کہ ہمنے ڈالا پانی اوپر سے ڈالنا پھر پھاڑی ہمنے زمین پس پیدا کی ہمنے
دانہ و انگور و گھاس اور زیتون و کھجور و باغ گھنے اور میوے اور چارہ تمہارے لیے اور تمہارے چوپایوں کے لیے اور اب اسکی تحقیق کرنا ضروری معلوم

؎ بعض کا مقولہ ہے کہ ایسا نام رکھا گیا ہے جیسے یسوع کہ عیسیٰ کا نام ہو مبعود ہے اور بعض مقام پر برت و جش ہیں
وہ ہوتا ہے جیسے ہندوستان میں اسم ہوتے ہیں دیکھو اسکے مقدمہ میں قول صدیق و فاروق کو اور دوسرے بعض لکھا
لیتے ہیں اور ایسا کو ادا کرنے میں کوئی عیب کی بات نہیں جو بعض نا تراشیدہ اسپر مضحکہ کرتے ہیں وہ گروہ ایک ماجرا ہاں
و مدائی دعوت حدید سوائے صاحب ادراک کے اور اولاد کے ایمان نہ لاوی تو اسکا جواب ارشاد ہے فَاِذَا جَآءَتِ

الصَّآخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ
يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا
غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ یعنی جس آدمی دوسری آواز صور دوم کی سنکر
بھاگے مرد اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور باپ اور اپنی عورت و اولاد کا ڈر ہے ہر ایک مرد کو اس روز ایسا ہو کہ بے پرواہ
کر دے اور سلوک وہ ایسا دوسری طرف توجہ نہ ہو بعضے اس روز روشن ہوں ہنستے ہوئے ہونگے اور بعضے اس روز غبار آلود ہوں
پکڑے اونکو تاریکی یہ لوگ کافر گنہگار ہیں اس سے فتح مکہ کے بعد ایمان لائے۔

سورۂ تکویر مکیہ ہے انتیس آیت پر مشتمل ہے

اسمیں قیامت کے اول کے حالات ہیں جنکے کفار مکہ منکر تھے بعض قیامت کی نسبت جواب آیا کہ ایسے وقت میں کہ ویسا
ہو جاوے گی جو ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ وَ
اِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَ
اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝
وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝
جب سورج سیاہ کیا جاوے اور جب تارے گدلے ہو جاویں اور جب پہاڑ اڑائے جاویں اور اونٹنی حاملہ دس ماہ کی جو عرب کا
عمدہ مال ہے معطل کیجاوے کہ اسکی پروا نہ ہو اور جب وحشی انسانوں سے ملکر پھول ہو جاتے ہیں یہ صور اول میں ہوگا یہ
بڑی سختی امر سے ہے جیسے زمانہ حال کی تحقیق میں حاصل ہوتی ہے اسکا ثبوت سے ظاہر ہی آتی پر آئندہ سورت کے
دوائل کو غور کرنا چاہئے اور صور دوم کی نسبت ارشاد ہے اور جب دریا سکھائے جاویں اور جب جانیں جسموں سے ملائی جاویں
اور جب زندہ درگور کی گئی لڑکی دریافت کیجاوے کہ کس گناہ کے سبب تو قتل کی گئی تاکہ زندہ درگور کرنیوالوں کو سزا

دیکھا دی اور جب نامۂ اعمال پراگندہ کئے جاویں اور آسمان کہولے جاویں تا کہ ہر ایک آسمان کے فرشتے آویں اور
بالآخر روح اعظم فیصلہ کے لئے تخت پر جلوہ گر ہو اور جب جہنم سلگایا جاوے اور جب جنت زینت دیجاوے جس وقت
عدالت ہو تو جانے نفس اوسکو جو حاضر کیا جاوے یعنی عمل کیا ہو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو
دیکھے حال قیامت وہ سورۂ تکویر کو دیکھے اور تو دوزخ سے بچنے کے لئے اور جنت کے حصول کے لئے قرآن کو تسلیم کرو
اور قرآن مجید کی نسبت جو کفار کو انکار ہے حالانکہ ہر زمانہ میں اوسکی پیشنگوئی ہوتی آئی ہے جیسے دورہ فصل ۲۰
متی کی تفسیر سے پانچ انبیا کو اکب مثال سے دریافت ہوئے تو ارشاد ہے فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝
وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ
ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ
الْمُبِيْنِ ۝ پس قسم کہاؤن کوکب آدم چھپنے والے کی جنکا ... زمانہ ہو دوبارہ اور سست کی ہبا کیا میں برکت قرآن
کی طرف اشارہ بطور پیشنگوئی بیان کیا اور قسم کرون خنس کی اور خنس غائب ہونیوالے کو کہتے ہیں جو کوکب ابراہیم ہے
جو تابان یوسف جواریعنی گذرنیوالا ہوا اور اونکی پیشین گوئی قرآن کی نسبت مفصل گذری کہ ہماری تہاں اوس سے
برکت پاوینگے کہ برکت سے مراد قرآن ہی ہے اور قسم کرون سارہ موسیٰ وہارون کنس پوشیدہ ہونیوالی کی اور موسیٰ کی
پیشین گوئی اہل اسلام کی نسبت مفصل گذری کہ یارہ پارہ کلام خدا بنی اسماعیل ختمی کے منہ میں ہوگا جیسے فصل ۱ سفر ...
میں ہے اور رات جو گذری کہ مثل چراغ سحری زمانہ مسیح تہا جیسے درس ۹ فصل اول نامہ دوم بطرس میں دولت مسیح کو
چراغ سحری کر کے لکہا ہے اور مسیح کی پیشین گوئی قرآن کی نسبت فصل ۱۲ یوحنا میں گذری کہ فصل ۲ سفر متی موسیٰ کو
تسلیم کیا اور قسم کہاؤن صبح اسلام کی جب روشن ہوئی جیسے درس مذکورہ فصل دوم مکاشفات میں موجود ہے جسکے نبی پر
قرآن اوترا تحقیق قرآن قول رسول بزرگ جبرئیل ہے جو بزرگ ہے روح اعظم صاحب عرش پاس باجاہ فرمان بردار
وہاں امانت دار اور نہیں ہے صاحب تمہارا یعنی پیغمبر دیوانہ جو اسکی بات نہ مانو جیسا کچہ ولید نے کفار مکہ کے روبرو
روبرو دیوانہ پن سے اُسکی نسبت انکار کیا جیسے تا دیل سورۂ مدثر میں گذرا اور البتہ دیکھا پیغمبر نے جبرئیل کو افق مبین میں
کہ عالم شہادت سے عبارت ہے جیسے افق اعلیٰ عالم ارواح سے عبارت ہے جو عالم روح اعظم کا ہے وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ
بِضَنِيْنٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝ اور نہیں ہے وہ غیب پر گمان کرنیوالا

داخل ہونگے اوسمین بروز دین اور اوس دوزخ سے غائب ہونگے ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ
مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۝ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ اور کس چیز نے تجکو
جتلایا کیا ہی روز دین پہر کس شے نے جتلایا کیا ہی روز دین دن ہو کہ نہ مالک ہو کوئی نفس کسی نفس کا ذرہ بہی اور
کار اوس روز خدا اسکے لئے ہو۔

سورۃ المطففین مشہور مدنی ہی اور تحقیق حالات سی مکی ظاہر ہوتی ہی ۳۶ آیۃ کی

اسمین مجرم مشرک کفار قریش مثل ابی جہل اور ولید بن مغیرہ و عاص و وائل متکبرین مکہ کا حال ہے جو غریب
مسلمانوں پر ٹھٹھا کرتے اونہیں سی نضر بن حارث کا مقولہ تہا کہ قرآن رستم و اسفندیار کی کہانیوں کی طرح کے
پرانے قصے ہیں اور سورہ رحمن سے ظاہر ہے کہ وہ کم تولا بہی کرتے جس سے اونکو بعد سورہ رحمن ہی کے
اور نیز جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے ابو جہینہ کے لئے دو صاع مین دریافت ہوئین
ایک لینے کی دوسری دینے کی تو مدینہ مین آنے پر یہ سورت غالباً پڑہی گئی پس سدی نے یہ نسبت ابو جہینہ کے
نازل کیجی اور چونکہ دوسری اخبث الناس ابہی بعض جو مین ایسا کرتے تو اونپر ترجیح جانی جیسے عبد اللہ بن عباس نے
اونکے حق مین سورت ہذا کا نزول سمجہا اور اس سورت مین بہی جیسے پہلی سورت مین قیامت کا ذکر ہے اول حصہ کفار مکہ
تولنے والونکی نسبت جو دوسرونکو کم دیتے اور دوسرونسے زیادہ لیتے ارشاد ہوا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَيْلٌ
لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ افسوس ہی اون کم تولانے والوں پر کہ جب کہیل کرا دین
آدمیوں سے اونکی خبر کے لئی پورا کرا دین پس اعتبار لفظ علی کے یہ معنی بنظر خبر دوسرونکی لایا گیا ہی ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ
اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اور جب خود کہیل کرین یا وزن کرین دوسرونکو کم کرین کیا اونکو یار نہیں اَلَا يَظُنُّ
اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ تحقیق وہ گمان کرین
کہ یہ لوگ اوٹہنے والے ہیں بزرگ دن والے کے لئے جسدن کہ کہڑے ہونگے آدمی رب العالمین کے حکم کی ہوا نہ انصاف کو كَلَّآ
اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اس روز کا ہونا تحقیق ہی تحقیق کتاب بدکاران البتہ سجین میں ہی
اور کس چیز نے تجکو جتلایا ہی کہ کیا ہی وہ سجین جسکو دوسرے مقام پر جتلایا نہیں گیا کتاب ہی لکہی ہوئی جسکے نقوش

تھا اور اونکے اعمال ہوں افسوس ہی کہ اس روز ان تکذیب کرنیوالونکی جو جزا کے روز کو جھٹلاتے ہیں وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ

إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ہر اِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ اور نہیں جھٹلاتا ہی اوسکو

اونکو مگر جو حد سے بڑھا ہوا گنہگار مثل نضر بن حارث کی جب پڑھی جاتی ہیں اوسپر ہماری آیات کہی پرانی کہانیاں ہیں مثل

اہل فارس کی رستم واسفندیار کی كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ ہرگز اونکا قول درست نہیں

بلکہ زنگ چھپایا ہی اونکے دلوں پر اوسکا جو عمل کرتے تھے یعنی کفر کے سبب كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝

حق یوں ہی کہ اپنے رب سے اس روز البتہ حجاب والے ہونگے ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي

كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ پھر تحقیق وہ البتہ داخل ہونگے دوزخ میں پھر کہا جائیگا یہ وہ دوزخ جسکی تم تکذیب کرتے

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ۝ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ

حق ہی کہ کتاب ابرار کی علیوں میں ہی اور کس شی نے جتلایا تجکو کہ علیوں کیا ہی وہ کتاب ہی لکھی ہوئی کہ حاضر ہوتے ہیں اوسکو

مقرب کہ عالم علیوں کو کتاب مرقوم سے استعارہ کیا جیسے نقوش مقرب ہوتے ہیں اور اول میں ظاہر ہی کہ کتاب او علیوں کی

تفسیر لفظ کتاب سے ہی إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ۝ تحقیق نیکوکار مثل عمار و صہیب

و بلال وغیرہ کی البتہ نعمت میں ہونگے تختوں پر بیٹھکر دیکھتے ہونگے کافروں کو جیسے کفار ابرار کو دنیا میں پر وہ کبر سے تختوں پر کرتے

ہنستے اور ہریوں پر ہنستے تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۝ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ۝ خِتَامُهُ مِسْكٌ

وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۝ وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝

تو پہچانے اونکے مونہوں میں جنت کی تازگی پلائے جاوینگے خالص شراب طہور مہر کردہ شدہ سے جسکی مہر مشک ہی اور اسمیں پس چاہیے کہ رغبت

کریں رغبت کرنیوالے اور مزاج اوسکا تسنیم سے ہی وہ ایک چشمہ ہی جس سے پیوینگے مقرب اہل اللہ اہل عشق و ذوق و شوق والے ابن

عباس کا قول ہی کہ تسنیم وہ شی ہی جسکی نسبت اللہ تعالی نے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم فرمایا ہی إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا

كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ۝ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ۝ تحقیق جن کفار نے بالخصوص اہل مکہ نے

جرم کیا اون لوگوں سے جو ایمان لائے ہنستے تھے اور اونکو جب دیکھتے غمز کرتے تھے یعنی مثل ولید وغیرہ کی جو مذکور ہوئی بلال و صہیب

و عمار وغیرہ سے کہ کیا یہ لوگ دین و دنیا کے مالک ہونگے وَإِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انقَلَبُوا فَكِهِينَ ۝ وَإِذَا رَأَوْهُمْ

قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ۝ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ۝ اور جب لوٹتے اپنے اہل کی طرف لوٹتے باتیں

سامنے کر چلائے مسلمان ایمان لائے اور حسب مسلمانوں کو وہ دیکھتے کہتے کہ یہ گمراہ ہیں اور یہ نہیں بھیجے گئے کافر اہل اسلام پر
محافظت کرنے کے واسطے تاکہ اونکے احوال کی ملاحظت کریں کہ عیب لگاویں فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ
عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ پس آج کے روز ایمان والے کافروں سے ہنس
تختوں پر دیکھیں تحقیق بدلا دیئے گئے کافر اونکی جو دنیا میں کرتے تھے جب آسمان پھٹیگا یعنی پھٹنا ہو سکا وعدہ جسکا
ذکر آئندہ سورت میں آتا ہے

ع ۲

سورۃ انشقاق مکیہ ہے پچیس آیت کی

معنی ربط کو پہلے پانچ آیات اس سورت کے متعلق ہیں اگلی سورت سے اور یہ ہوا کہ اسکا ہی جو عدات کے دن ہم جو بیسی کفار ایمان
لاے ہیں قریب کہا ہو تیری دین اسلام کی عدم قبول جانب سے کفار مگر ایمان نہ لاتے تھے تو اس سورت میں ارشاد ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَإِذَا الْأَرْضُ
مُدَّتْ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ جبکہ آسمان پھٹ جاوے ملائک کے
اترنے اور سنے آسمان اپنے رب کے حکم کو اور لائق ہے کہ وہ سنے اور جبکہ زمین پھیلا دی جاوے یعنی ٹیلوں اور پہاڑوں کو اٹھا دیا جاوے
اور ڈالے اوسکو جو اوس میں ہے اور خالی ہو جاوے جو اندر ہے اور سنے حکم رب کو اور وہ لائق اسکے ہے کہ سنے تو اوس وقت
کی بات ارشاد ہے يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ اے انسان تحقیق تو عامل
و محنت کشندہ ہے اپنے رب کی طرف محنت کا پس اوسکے بعد اوس سے تو ملنے والا ہے پس ہر ایک عمل ہے مانند عمل ہر پس
اوسکی ملاقات مانند اعمال ہیں فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا
وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا
وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ
بَصِيرًا پس جس شخص کو دیا جاوے اپنی کتاب اپنے داہنے ہاتھ میں پس جلد حساب کیا جاوے آسان حساب اور
پھر کر اپنے اہل یعنی حوروں کی طرف خوش اور جسکو وہ دیا جاوے اپنی کتاب پیٹھ پیچھے سے لوے ہے ہلاکت اور داخل ہو
دوزخ میں کہ تھا وہ اپنے اہل میں لڑکے ساتھ خوش تحقیق اوسنے گمان کیا کہ نہ رجوع کریگا قیامت میں ہاں تحقیق اوسکا
رب ہے بینا اسکے حال پر پس اس سورت میں ایمان لانا ضرور ہے وگر اعمال میں دیر کی اس سے ہے کہ اسلام کی

فتوحات ہیں آئیں حسکا ذکر مرتو رہم ہم اسے سورۂ ذیل کی ذیل مین ہم لکہیں گے تو اوسکی تحقیق صحبت ان آیات سے پکڑنی چاہیے جنکی قسمیں کہائی جاتی ہین کہ قسم مین ایک قسم کی شہادت ہے اور صورت سابقہ مین مطابق فصل ۲ متی کے پانچ دورونکا حال زمانہ آدم سے زمانۂ اسلام تک دریافت ہوا ہی بیان ذیل میں فرماتا ہے کہ شفق زمانہ اول دورہ آدم سے اشارہ ہے جو رات کے سبب جہپی اور رات وہ زمانہ دوسرے دورہ ابراہیم کی طرف ہے اور وماوسق اشارہ تیسرے دورہ موسی کی طرف جسمین جمعیت ہوئی اور والقمر اذا اتسق اشارہ چوتہے دورہ کی طرف ہے جو چراغ سحری کے طور پر تمام ہوے کو ہوا اور لترکبن طبقا عن طبق اسلامی دورہ کی طرف اشارہ ہے کہ عالم مین خدا تعالی اوس ترتیب رکہی ہے کہ ہر شے اسی وقت پر پوری ہوتی ہے تو تم بہی درجہ بدرجہ مراتب موعودہ کو پہنچو گے منابران فرماتا ہے فلا اقسم

بالشفق ۙ واللیل وما وسق ۙ والقمر اذا اتسق ۙ لترکبن طبقا عن طبق ۗ فما لہم لا یؤمنون ۙ

پس قسم ہے شفق دورہ اول کی اور قسم ہے رات دوسرے دورہ کی اور قسم ہے اوسکی جو اکٹہا کرے تیسرے دورہ کی اور قسم ہے چاند کی جبکہ تمام ہو چوتہے دورہ کی نسبت البتہ تم پانچوین دورہ واخیر موعود آسمانی اسلامی میں درجات عالی پر درجہ بدرجہ پس کیا ہے کفار کو کہ ایمان نہیں لاتے اور اسی حالت کے خواستگار ہوں کہ ہر ایک شے کی ایک حد معین ہوتی ہے دیکہو پانچ دور دلیل ہدایت کو کہ کیسی اپنے اپنے وقت آئے اور سیر فتوحات اسلامیہ کو غور کرین اس مقام پر مطلب حدیث کو غور کریں کہ اگر کوئی یہودی بہشت مین گیا ہو گا تو مسلمان بہی وہاں جائیگا یہ بہی ایک مثلیت موسی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہے جو فصل ۱۸ سفر تثنیہ میں ہے اسی مثلیت کی وجہ سے بیت مقدس دو مرتبہ قوم یہود سے نکلی دو مرتبہ اہل اسلام کے قبضہ سے نکلنے والی ہوئی ایک مرتبہ تو صلیب میں جسکو صلاح الدین نے واپس لے لیا اور دوسری مرتبہ عنقریب عرصہ میں نکلنے کی کہ مہدی علیہ السلام واپس لیلینگے واذا قرئ علیہم القرآن

لا یسجدون ۩ بل الذین کفروا یکذبون ۩ واللہ اعلم بما یوعون ۩ فبشرہم بعذاب

الیم ۙ الا الذین امنوا وعملوا الصلحت لہم اجر غیر ممنون ۩ اور جب پڑہا جاوے قرآن اونپر تو سجدہ نہیں کرتے بلکہ وہ جنہوں نے کفر کیا ہے تکذیب کرتے ہیں قرآن کی اور اللہ دانا ہے اوسکے ساتہ جو دلوں میں رکہتے ہیں ارادہ قتل پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سے پس اونکو بشارت دے عذاب بدر و قیامت دردناک کی مگر وہ جو ایمان لاوین اور نیکوکار ہوں اونکے لیے اجر ہے غیر مقطوع چنانچہ زمانہ اسلام کو فصل ۲ دانیال مین آسمانی بادشاہت کہا ہے۔

سورۃ البروج مکیہ ہے مشتمل ہے بائیس آیات پر

اس سورت کا ربط پہلی سورت سے ظاہر ہے کہ پہلی سورت میں بھی مشرکین و مومنین کا ذکر ہے اور اسمیں بھی وہی ذکر ہے اور
زمان اسلام کو خدا کی بادشاہت و آسمانی بادشاہت یعنی روحانی بادشاہت فرمایا جاتا کتب مقدسہ
بالخصوص فصل ۲ دانیال میں ہے اور مزبور ۱۴۹ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا گروہ اور دکھا بچ کر کے فرمایا ہے
جنکی امت میں ستر ہزار ایسے اشخاص ہوں جنکی ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار بلا حساب و کتاب جنت میں جاوینگے
ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ غبطہ کریں کہ کاش ہمیں سے ہم ایک ہوتے اور یوم موعود وجود آدم سے ہزار ہفتم مقدس حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کا زمانہ ہے جو قیامت اولیٰ قیامت مقدس ہے کر کے فصل ۲ مکاشفات یوحنا میں کہا ہے اور شاہد روز جمعہ ہے سلام
کی خوبی کی نسبت جسکی عظمت و یاد داشت بوجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کے جو آدم کی ساتویں ہزار میں ہونیکو ہے
اور مشہود روز عرفہ ہے جسمیں آدم کے عصیان و غوایت معاف کی گئی جو شرکت فی التسمیہ سے تھی کہ آدم و حوا نے اپنے بیٹے کا نام
عبد الشیطان رکھ لیا تھا پس شرک کی مذمت بیان کرنی ہے کہ نام رکھنے سے عبد الشیطان کر کے آدم و حوا تین سو سال تک
معاتب رہے اور کفار مکہ نے یہ نہ سمجھا اور مخالفت میں کمر باندھی اور اہل اسلام کو فتنہ میں ڈالا کہ سمیہ مادر عمار و یاسر پدر عمار کو
قتل کیا اور عمار پر سخت تشدد کیا اور کفار اپنی تباہی کو مثل تباہی صاحب اخدود نہ سمجھے اور قرآن کو جھوٹا کہا اور انکی
تباہی مثل اصحاب اخدود نار کی ہونیوالی تھی اور اصحاب اخدود تین ہوئے ہیں ایک مملکت یمن میں جسکا قصہ مسلم و ترمذی میں
مذکور ہے اور دوسرا ممالک شام میں یہ قصہ واقع ہونا بتلاتے ہیں اور تیسرا بابل میں واقع ہوا ہے جو تیسری فصل دانیال میں
بابل میں انبیا کی نسبت بخت نصر سے واقع ہو جاتا ہے یہاں پر بلا تکلف مراد ہے اور ممکن ہے کہ تینوں مقام کی طرف اشارہ ہو کر
اصحاب اخدود چند ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فصل ۲ دانیال میں آسمانی بادشاہت والا کر کے فرمایا گیا ہے اور آسمانے
بارہ برج والا کی قسم اس مقام سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ ائمہ اطہار ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طالع میں
آخر برج حوت ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم انبیا ہیں تو مناسب ہوا کہ مجموعہ تورات کی مطابق مشرکین کے لئے
اس قصہ بخت نصر سے جو فصل ۳ دانیال میں ہے تنبیہ کیجاوے کہ بخت نصر نے سونیکی تصویر بنوائی کہ سب بنی اسرائیل وغیرہ
اسکو سجدہ کریں اور حکم نکالا کہ جو سجدہ ہماری تصویر کو نکرے وہ آگ کی خندق میں ڈالا جاوے تو سب نے سجدہ کیا مگر سدرک
اور میشک اور عبید نجو نے سجدہ نکیا جو یہود کے انبیا اور مقرب بادشاہ تھے آخر یہ عیب لگایا گیا کہ وہ اپنے خدا کے واسطے

اس سورت میں اس کے مکر کا بیان ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کی نسبت کرتے ہیں جو نجم ثاقب زہرہ
مثال ہیں جیسا کہ النجم الثاقب زہرہ برج حوت میں اپنے خانہ شرف میں ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اسی نے
پایا ہے اور کفار قرآن و قیامت کے منکر تھے تو جواب فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ قسم ہے
آسمان عالم ارواح کی جسکی بادشاہت زمانۂ اسلام میں موجود ہے اور قسم ہے طارق کی اور تجھ کو کیا معلوم کیا ہے
طارق فرماتا ہے نجم ستورہ ہے جیسے فصل اول نامہ دوم ہے اور فصل دوم کاشفات میں ہے اور وہ جو کفار
کا ارادہ نبی کے قتل کا ہے تو جواب ارشاد ہے کہ تحقیق ہر نفس پر البتہ حافظ مقرر ہے یعنی ہر نفس محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر کہ وہ نفس حافظ ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے واللہ یعصمک من الناس کے وانا لہ لحافظون
کے اللہ ہے اور کفار خوف خدا سے نہیں کرتے کہ قیامت کے منکر ہیں کہتے ہیں کہ عظم رمیم کیسے پھر کر پیدا ہوں تو ارشاد

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ اِنَّهٗ
عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝ پس چاہئے کہ غور کرے انسان منکر مثل ابی جہل کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا پیدا کیا گیا حرکت
کرنیوالے پانی سے کہ نکلتا ہے مرد کی پیٹھ و پستان سے یعنی سارے جسم سے اور نیز عورت کی پیٹھ و پستان سے یعنی سارے جسم
مرد و عورت سے یعنی ہر ایک کے تمام جسم سے اگرچہ خاص مرد کی پیٹھ سے اور عورت کی پستانوں سے تحقیق خدا اسکو لوٹانے پر
بعد مرگ کے قادر ہے اور انسان کافر جو اپنی قوت و مددگاروں پر ناز کرتا ہے کہ ہم قیامت میں مدد پاویں گے

ارشاد ہے يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ جسدن آزمائے جاویں عقائد پوشیدہ
اور پس انسان کا کوئی نہ قوت و مددگار اور کفار جو قرآن کے منزل ہونیکے منکر ہیں اسکا جواب فرماتا ہے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ

الرَّجْعِ ۝ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ اور قسم ہے
آسمان اپنی حالت پر لوٹنے والے کی کہ زمانۂ اسلام میں اپنی اوسی حالت پر لوٹتا ہے جبکہ پیدا کیا تھا جس میں اشارہ
ہوا ہے ختم المرسلین کی طرف کیا تھا اور قسم ہے زمین صدع والی کی کہ کفر سے تاریکی زمانہ جاہلیت کی
اور میں چھا گئی ہے اور اب زمانہ اسلام آیا کہ وہ دور ہو تحقیق قرآن البتہ قول فیصل ہے اور نہیں ہے ہزل اور
قرآن کی نشانی یہ ہے کہ وہ جاری رہیگا جیسے فعل اسکا ظاہر ہے تو کفار کا مکر بابت قتل نبی کچھ اثر نہ کریگا

جیسے ارشاد ہے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۙ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۚ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۞
تحقیق وے قید اور مکر کرتے ہیں کہ پانچ آدمی ہر ایک قوم کے قتل کے لئے مقرر کرتے ہیں اور میں اونکے مکر کی سزا دوں گا
بروز بدر و بروز قیامت پس کافروں کو تو مہلت دے تھوڑی سی مہلت کہ صحیح سلامت ہجرت کر گئے اور جب ابوجہل نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل پر سو اونٹ دینے کئے تھے تو خدا تعالیٰ نے ابی جہل کے مکر کی یہ جزا دی کہ عمر فاروق
جنہوں نے ابی جہل کی طرف سے یہ قتل کا اوٹھایا تھا اسلام لائے اور بدر میں ابوجہل مارا گیا اور بروز قیامت سخت
عذاب میں گرفتار ہوگا اور حسب آیت اولئک یبدل اللہ سیاٰتہم حسنات کے قتل کی عوض عمر فاروق اسلام لائے

سورۂ اعلیٰ مکیہ ہے انیس آیت کی

تاویل اوسکی یہ ہے کہ کفار کو جو بابت نزول قرآن کے خدا کی طرف سے انکار تھا جیسے سورت سابقہ سے ظاہر ہوا تو اونکا
استبعاد رفع کرتا ہے کہ اوسکا وعدہ زمانہ آدم سے ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو جبرئیل کے پڑھانے پر اول سے
جو خوف تلف سے پڑھتے اسکی ممانعت ہے وہ موعود ازلی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ ابوجہل نے کیا تھا کہ
جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرے سو اونٹ اوسکو دوں اور اسپر کوئی مستعد نہ ہوا مگر عمر فاروق اور قضیہ
منعکس ہوا کہ عمر فاروق ایمان لائے جیسے سورۂ فرقان کی مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی اور ابوجہل
تباہ ہوا اوسکا تذکرہ ہے تو ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ الَّذِيْ
خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ تسبیح کر اپنے رب کے نام کی جو بزرگ ہے جسنے پیدا کیا زمین و
آسمان وا اونکے بیچ کو چھ زمانہ دیدہ میں پس ساتویں روز پورا ہوا کام پر کہ پہلے آدم کو پیدا کیا اور روز
ہفتم کو برکت والا روز بنایا جیسے اشارہ ہزار ہفتم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوا اور اب اعلیٰ وہ ہے
جسکی صفت فرماتا ہے جسنے اندازہ کیا ساتویں ہزار کا پس ہدایت کی ہزار ہفتم میں محمد کو نزول قرآن سے پس قرآن کا
حسب وعدہ منزل ہونا ظاہر ہے پس وہ جو سورۂ سابقہ میں قول فصل ہونا قرآن شریف کا بیان کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے
تحقیق قول فصل ہونیکی قرآن کی نسبت خدا کی طرف سے ہوئی اور اونکی مکر کی جزا کا جواب ارشاد ہے وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۙ
فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى ۙ اور وہ جسنے نکالا سبزہ پس کیا اوسکو چورا سیاہ اسی طرح سے کفار کو سمجھنا چاہیے
کہ باوجود اونکی شرکت کے اللہ اونکو تباہ کرے گا اور جبکہ قرآن شریف کی یہ صفت ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

الم جو اوس سے قبل تمام ہوئے آیت کے حرف کے روبرو اول سے شروع کرتے تو ارشاد ہے سَنُقْرِئُكَ

فَلَا تَنسَىٰ ۙ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ حاصل یہ ہے کہ آیت مذکورہ لیس بوجہ سہو مگر وہ جو چاہے اللہ

او دو جو کر ظاہر ابوجہل نے کیا کہ سو اوسٹ دی اوسکو جو عمر کو قتل کرے اوسکو عمر نے معاف کیا تھا اور بعد

بعض طور پر تاریخ اسے خاص کو یہاں عمر سے صلاح لی تھی اوسکا جواب ہے إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ۚ

تحقیق وہ جانتا ہے ظاہر کو اور جو پوشیدہ ہے ارشاد وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ۚ اور علاوہ آسان کریں تیرے لئے

زیادہ آسانی یعنی عمر سے فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۚ پس نصیحت کر اگر نفع دے نصیحت مثل عمر کی بالفرض دے

مثل ابوجہل کو سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ۚ جلد نصیحت پکڑے مثل عمر کی جو خدا سے خوف کرے وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى

الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ۚ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۚ اور تجنب کرے نصیحت سے مثل ابوجہل جو شقی

جو داخل ہوگی آتش میں پھر نہ مرے اوسمیں اور نہ جئے ایسا کہ راحت پاوے قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ۙ وَذَكَرَ اسْمَ

رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۚ فلاح پائی اوس عمر نے جو پاک ہوا شرک سے اور یاد کیا اپنے رب کے نام کو پس نماز پڑھی کعبہ میں جاکر

پھر دیگر کفار اعتراض کریں کہ سو اوسٹ چھوڑ کر ایمان کیوں لائے تو جواب ہے کہ حیات دنیا ایمان والا اچھا ہے بَلْ

تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۚ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۚ بلکہ تم اختیار کرو گے ابوجہل و اوسکے پیرو حیات

دنیا کو اور آخرت بہتر و پائدار ہے جسکا وعدہ قرآن میں فرمایا ہے اور قرآن خدا کی طرف سے مرسل ہو چکے کتب سابقہ تو جیسے

ارشاد ہے إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۚ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ۚ تحقیق یہ قرآن البتہ صحیفوں میں ع ۱۵

مذکور ہے اور اس سے خصوص صحف ابراہیم میں چنانچہ درس نہ فصل ہے اوسمیں سارے جہان کا برکت پانا دولت اسلام

جو مطابق صحیفہ ابراہیم لکھا ہے وہ اسی قرآن کی برکت سے لکھا ہے اور صحف موسی میں ہے چنانچہ فصل استثنا میں نئی کتاب

قرآن کا ذکر ہے۔

سورۂ غاشیہ مکیہ ہے چھبیس آیات کی

اس سورت میں کافروں کا مثل ابوجہل کی اور مومنین کا مثل عمر کی حال ہے جو قیامت میں ہوگا اور ایمان لانے عمر کے

کے بعد دعوت علی الاعلان جو ہوئی اسکا اشارہ ہے اور پہلی سورت کے ساتھ مناسبت ظاہر ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۚ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۚ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۚ تَصْلَىٰ نَارًا

تیس سال تک اور یہ بادشاہ جبکہ زر کا محتاج ہوا تو اپنی بیٹی کو کسی خانہ میں بھیجا کہ زیادہ خرچی پر زر حاصل کرکر
یہ پچاس سال تک بادشاہ رہا اور اوسنے ہرم مربع بنایا جسکا ہر پہلو آٹھ سو فٹ یونانی اونچا ہے اوسکے مرنے کے بعد
اوسکا بھائی کیبھرین اوسکا جانشین ہوا وہ بھی ظلم میں اپنے بھائی کی راہ پر چلا اور اوسنے دوسرا ہرم اپنی قبر کیلئے
بنایا پر اوس سے کم درجہ اسکے چھپن برس بادشاہت کی پس ایک سو چھ برس کے عرصہ میں مصری لوگ ہر طرح کی
مصیبتیں برداشت کرتے رہے کہ ان دو بادشاہوں کے نام لینے سے نفرت کرتے ہیں اس سبب سے ان ہرموں کو ایک
چرواہے مسمی فلیطیوں کے نام سے نامزد کرتے ہیں معلوم نہیں کہ کس بلا سے یہ ہلاک ہوئے جسکے بعد مکرینس بادشاہ
مصر ہوا اوسکے بعد تخت نشین ہوا اوسکے بعد بادشاہ ہوا اوسکے بعد شاہ جبش سکوں مصر پر چالیس آیا دیکھو تاریخ

الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ○ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ○ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ○
یہ وہ سب تھے جنہوں نے سرکشی کی شہروں میں پس اکثر کیا اوسمیں فساد یعنی شرک پس ڈالا اوپر تیرے رب نے عذاب کا
کوڑا إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ○ تحقیق تیرا رب البتہ گھات میں ہے اہل مکہ کی کہ صبح شب قدر سال دوم ہجرت میں بدر میں
اکثر سردار انکے قید ہوئے بعد ایک سال ہجرت کی بارہویں اوس سے اول امیہ کو جب آزمایا اللہ اسکا رب پس اکرام کرے
اسکو اور نعمت اسکو دے تو کہے میرے رب نے میرا اکرام کیا ○ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ
رَبِّي أَهَانَنِ ○ اور جب آزمایا اسکو پس تنگ کرے اسپر رزق کو کہے میرے رب نے میری اہانت کی كَلَّا ہرگز ایسی
رزق سے اہانت نہیں بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ○ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ○ وَتَأْكُلُونَ
التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ○ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ○ بلکہ تمہاری ذلت اس سے ہے کہ نہ اکرام کرو یتیم کو اور نہ
رغبت دلاؤ مسکین کے کھانے پر اور کھا جاؤ دوسروں کی میراث سمیٹ کر كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ○ وَجَاءَ
رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ○ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ○
کچلنے سے پہاڑوں کی برابر ہوا اور آوے تیرا رب تجلیات صوری اور فرشتے صف بصف بستہ ہوں اور لایا جاوے اس دن
جہنم اس دن یاد کرے انسان اور کہاں ہوا اوسکے لئے یادداشت يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ○ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ
عَذَابَهُ أَحَدٌ ○ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ○ کہے کاش میں قدم کرتا اپنی حیات کیلئے پس اس دن عذاب
یا مرادا اوسکا سا عذاب کوئی اور نہ عہد ہوا اوسکی قید کا سا کوئی يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ اور کہا جاوے مثل بلال و ابوذر و

ابوبکر وغیرہ کو ای نفس مطمئنہ رجوع ہو اپنے رب کی طرف راضی مرضی پس داخل ہو میرے بندوں میں اور داخل ہو میری جنت میں

سورۂ بلد مکیہ ہے بیس آیات پر مشتمل ہے

اور پہلی سورت میں کفار بالخصوص امیہ پر عذاب ہونیکا ذکر ہو چکا ہے اس سورت میں کفار مکہ بالخصوص مثل اشدین
بن کلدہ کے جو بڑا شہ زور تھا جسنے کہا تھا کہ بہت سا مال حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ پر مخفی طور پر
بیٹھے صرف کیا ہے حالانکہ حضور صلعم خدا کے وعدہ کے مطابق جیسے فصل ۱۰ اسفر ثانی میں ہے مارے جانیوالے نہ تھے اور
مکہ کا فتح ہونا بالخصوص فصل ۱۰ یشعیا وغیرہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ثابت ہے اور زمان والد اعلی
آدم سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئے شمشیر لٹکی ہوئی ہے پس کیسے بھلا وہ شیطان سے کوئی مار سکتا تھا تو ارشاد ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ
وَّمَا وَلَدَ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝ قسم کرون اس شہر مکہ کی اور تو حلال ہونیوالا ہے اس شہر میں
ایک ساعت کے لئے جبکہ فتح مکہ ہوا اور جواب اس قسم پر یہ جملہ دلالت کرے اور قسم کردن والد یعنی آدم کی اور اوسکی
جو اوس سے ولد ارشد پیدا ہو البتہ پیدا کیا ہمنے مثل اطہرین انسان کو استقامت قامت میں تاکہ نیک کام بجا لاوے
پر اسنے خلاف کیا اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝ آیا گمان کرے وہ کہ اوسپر کوئی قدرت ملکہ نہیں رکھی
یہ گمان اوسکا غلط ہے کہ نبی مکہ کو فتح کرنیوالے ہیں يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗ
اَحَدٌ ۝ وہ کہے کہ ہلاک کیا میں نے بہت سا مال مقابل مدعی نبوت کے آیا وہ گمان کرے کہ نہ دیکھے اسکو کوئی حالانکہ رحم
مادر میں اوسکو پیدا کیا اور اوسکے استقامت قامت کا بیان فرماتا ہے اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا
وَّشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ کیا نہیں کیں اوسکے لئے دو آنکھیں کہ امور نبوت کو
دیکھیں اور لسان کہ اوس سے تائید کرتا اور دو ہونٹ کہ اونسے اچھی بات نکالتا اور بتائیں ہمنے اوسکو دو راہ ہدایت
وضلالت کی پس اوسنے اپنے مال کو نہ صرف کیا عقبہ میں بلکہ صرف کیا مقابلہ نبی میں وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝

فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝
اور کس چیز نے تجکو جتلایا کیا ہے عقبہ آزاد کرنا گردن کا ہے یا کہانا کہلانا ہے دن صاحب بھوک میں یتیم صاحب

قرابت کے یا مسکین خاک پر لوٹنے والے کو ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ پھر ہوتا وہ اُن لوگوں سے جو ایمان لاوین اور وصیت کرین صبر کی اور وصیت کرین

رحمت کی کہ وہ اصحاب میمنہ ہین وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ع

اور وہ جنہوں نے کفر کیا ہماری آیات پر وہ اصحاب شمال ہین اُنپر آگ ہے مسدود۔

سورۂ شمس مکیہ ہے پندرہ آیات پر مشتمل ہے

اسمین بیان ہے فلاح کا اُس کی جسنے نفس کو شرک سے پاک کیا اور مثل ابوجہل کے نفس کو جو شرک و سرکشی سے خائب و خاسر ہوا اسواسطے وہ دونون ایسا فرق ہے

جیسے ایک طرف سورج و چاند اور دن ہو اور دوسری طرف رات ہو اور آسمان و زمین مین جیسا فرق ہے اور جیسے تقوی و فجور مین فرق ہے تو حید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ہو ارشاد ہو وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا وَاللَّيْلِ

إِذَا يَغْشَاهَا وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا

وَتَقْوَاهَا قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا قسم ہے آفتاب کی اور اسکی روشنی کی اور قسم ہے چاند کی

جبکہ پیچھے آوے سورج کے اور قسم ہے دن کی جبکہ جلاوے اور رات کی جبکہ سورج کو ڈھکے اور آسمان کی اور اسکی جسنے اوسکو

بنایا اور زمین کی اور جسنے اوسکو پھیلایا اور نفس کی اور جسنے اوسکو برابر کیا جسکے ساتھ پس اوسکو فجور و تقوی کا الہام

کیا فلاح یاب ہوا عمر مثال وہ جسنے عقائد و اعمال حسنہ سے اوسکو پاک کیا اور زیانکاری کی مثل ابوجہل نے جسنے

اوسکو خراب کیا چنانچہ پہلونکی مثل صالح رسول کی ہے اور دوسری کی مثل قوم ثمود کی ہے جیسے ارشاد ہے كَذَّبَتْ

ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ع

تکذیب کی ثمود نے اپنی طغیان کے ساتھ جبکہ برانگیختہ ہوا اوسکا شقی قدار بن سالف پس کہا اونکو رسول اللہ

صالح نے بچو خدا کی ناقہ اور اوسکی نوشیدنی سے پس تکذیب کی اونہون نے صالح کی اور کونچ کاٹی اونٹنی کی اور

اوسکے بچہ کو محفوظ نہ کیا پس ہلاکت بھیجی اوپر اونکے رب نے اونکے گناہ ہونکے ساتھ پس تمام کیا اوس ہلاکت کو

نہ خوف کیا قدار نے اس ہلاکت کے انجام سے حدیث میں ہے کہ اشقی ترین قدار بن سالف و قاتل مرتضی

یعنی عبد الرحمن ابن ملجم ہین۔

سورہ لیل مکیہ ہے مشتمل اکیس آیات پر

پہلی سورت میں فلاح اہل ایمان مثل عمر و خسران کفار مثل ابی جہل کا ذکر ہے اور اس سورت میں صدیق رضی کی خوبی
کی تعلیم کا اور بدمعاشی امیہ کا ذکر ہے کہ جیسے رات اندھیری اور دن روشن اور مرد و عورت میں فرق ظاہر ہے
ویسے انکی سعی میں فرق ظاہر ہے پس ارشاد ہے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰى ۝
وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰٓى ۝ اِنَّ سَعۡيَكُمۡ لَشَتّٰى ۝ قسم ہے رات کی
جب سیاہی سے دن کو ڈھک لے اور قسم ہے دن کی جبکہ روشنی کرے اور اوسکی جسنے پیدا کیا مرد و مادہ کو جیسے
یہ اشیا مختلف ہیں تحقیق تمہاری سعی البتہ مختلف ہیں رات و دن و نر و مادہ کے اختلاف کے طور پر یعنی
نیک سعی و بد سعی میں بڑا فرق ہے پس نیک کی تعمیل و بد سے بچنا لازم ہے فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰى وَاتَّقٰى ۝
وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡيُسۡرٰى ۝ وَاَمَّا مَنۢ بَخِلَ وَاسۡتَغۡنٰى ۝ وَكَذَّبَ
بِالۡحُسۡنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡعُسۡرٰى ۝ پس جسنے مثل صدیق کی عطا کی اور شرک سے تقوی کیا اور تصدیق کیا
کو خوبی کے ساتھ پس جلد اوسکو آسان کریں آسانی کے لئے کیونکہ وہ رات دن حسب درس و فضل ہم
کا مشتاق تھے کہ اللہ اللہ کرنیسے فراغت نہ کرتے تھے اور جسنے مثل امیہ بن خلف کے بخل کیا اور بے پروائی کی ایمان سے
اور تکذیب کی نیکی کے ساتھ پس جلد آسان کریں اسکے لئے مشکلی کے لئے کہ فتح بدر میں مارا جاوے وہ وَمَا يُغۡنِىۡ
عَنۡهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ۝ اور نہ غنی کرے اس سے اوسکا مال جبکہ وہ ہلاک ہو اِنَّ عَلَيۡنَا لَلۡهُدٰى ۝
وَاِنَّ لَنَا لَلۡاٰخِرَةَ وَالۡاُوۡلٰى ۝ تحقیق ہمارے اوپر لازم ہے بیان ہدایت اور تحقیق ہمارے لئے ہے البتہ آخرت و
دنیا کہ صدیق کو مالک ممالک و خلیفہ روئے زمین کریں پس دنیا کی خاطر ایمان نہ لانا امیہ کا بے سود ہے فَاَنۡذَرۡتُكُمۡ
نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصۡلٰٮهَاۤ اِلَّا الۡاَشۡقَى ۝ الَّذِىۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ پس میں ڈراؤں تمکو آتش جوش مارنے والی سے
کہ نہ داخل ہوا اوس میں مگر وہ شقی بے ایمان جسنے تکذیب کی دین کی اور روگردانی کی اسلام سے جبکہ وہ اپنے غلام بلال
مومن کو دوپہری میں ریتی گرم پر ڈالتا اور بھاری پتھر پر رکھدیتا اور کہتا کہ دین اسلام سے پھر جا پر بلال احد احد
پکارتے تا آنکہ بقول بعض بلال کا نام احد پڑ گیا اور ابوبکر کا گھر امیہ کے گھر کے پاس تھا تو ابوبکر نے امیہ سے فرمایا کہ اس مسکین
کے مقدمہ میں تو اللہ سے کیوں نہ ڈرے تو اوسنے کہا کہ تو نے ہی فساد ڈالا ہے پس بچا تو اوسکو جسطرح چاہے تو صدیق کا غلام

نسطاس کافر ہا صدیق نے اُس سے چاہا کہ اسلام لاوی پر وہ اسلام نہ لاتا تہا تو صدیق اس سے بارہ ہزار دینار
پاس وس ہزار دینار و غلامان وکنیزین و مواشی تہے تو ابوبکرؓ نے امیہ سے کہا کہ بلال کی عوض مین نسطاس کو مع مال و
متاع کے دیتا ہون پس امیہ بہت خوش ہوا اور صدیق نے بلال کو لیکر آزاد کر دیا تو صدیق کے حق مین ارشاد ہوا
وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى اور جلد بچایا جاویگا اُس آتش سے وہ تقوی دار جو دیتا ہے
مال اور پاک کرتا ہے نفس کو بعد اُسکے کافرون نے کہا کہ ابوبکر پر بلال کا احسان ہے جسکی خاطر ایسا کیا تو ارشاد
ہوا وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى
اور نہین بلال کے لئے ابوبکر کے پاس کوئی احسان کہ جزا دیا جاوے مگر اپنے رب اعلیٰ کی ذات کی خواہش کیلئے اور البتہ جلد راضی ہوگا

سورۂ ضحیٰ مکیہ ہے گیارہ آیت پر مشتمل ہے

وجہ مناسبت قسمون سے دونون سورتون کی قربت ظاہر ہے مخفی نرہے کہ روایت ہے کہ دو رات مین بیماری کے سبب حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ اوٹہے تہے تو ام جمیل ابولہب کی عورت نے کہا کہ مجھکو امید ہے کہ تیرے شیطان نے تجھکو چھوڑ دیا تو
نازل ہوئی یہ سورت اور دوسری روایت یہ بھی ہے کہ مکہ والون کو مدینہ کے یہود نے تین اشیا سکہائی تہین کہ مدعی نبوت سے
سوال کرو ایک اونمین روح موعود کی نسبت سوال تہا کہ در پردہ رکہنا اوسکو فصل سوم حقوق مین لکہا ہے تو وحی بارہ
یا پندرہ یا چالیس روز تک نہ آئی اور مشرکون کا مقولہ ہوا کہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رب نے اونکو چھوڑ دیا حالانکہ
درس الفصل ۷ تشعیا مین ہے کہ جب تک دولت اولاد ہاجرا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قوم کی ملک مین
نہ آوے اوسوقت تک رات و دن نہ ٹلین گے تو ارشاد ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَالضُّحَىٰ وَاللَّيْلِ
إِذَا سَجَىٰ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَىٰ قسم ہے دن کی روشنی
کی اور رات کی جب اندہیری کرے یعنی رات و دن کی نہ رخصت کیا تجھکو تیرے رب نے اور نہ چھوڑا جیسے تجھکو چھوڑے حالانکہ
آخرت بہتر ہے تیرے لئے دنیا سے یعنی تجھکو کبھی نہ چھوڑیگا جیسے درس الفصل ۶۰ تشعیا مین ہے اور فصل ہو ے دانیال مین
ابد الآباد اہل اسلام کی بادشاہت کا ہونا فرمایا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور البتہ جلد دیگا تجھکو تیرا
رب فتوحات اسلامیہ دنیا مین سوای اُسکے جو بہتر دیگا آخرت مین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ مینے ایک سوال
کیا اللہ سے اور مین دوست رکہتا ہون کہ مین نہ مانگتا کہ سلیمان کو تونے ملک عظیم دیا اور فلان کو ایسا اور فلان کو

ویسا کیا تو اللہ پاک نے جواب دیا جو ذیل اس سورت میں ہے اور باقی جواب سورۃ الم نشرح میں آتا ہے اور رسد اوپر کے ترتیبات سے روز افزون ہونیوالی ہے مشاہدہ کو فرماتا ہے جو مطابق فصل ۲۰ یسعیاہ کو ہے اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۞ کیا نہ پایا تیری قوم کو غار گرفتہ تو پناہ دیا اونکا کہ ختم نبوت سے مشرف کیا وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی اور پایا تیری قوم کو گمراہ پس ہدایت کی اسکو تیرے ساتھ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ۞ اور پایا تیری قوم کو محتاج پس غنی کرے کہ مبالغۃً روی زمین کی بادشاہوں دیکھو اس مقام پر فصل ۲۴ سے ۴۰ یسعیاہ علیہ السلام کو کہ کسقدر ہاجر یعنی اولاد ہاجر کو وعدے فرمائی گئے وہ سب پورے ہو گئے ہیں کہ خطاب امت میں نبی کی طرف خطاب ہے جیسے فصول ذکر کردہ میں صدیوں بعد وفات ہاجر کی ہاجر بنظر اولاد مخاطب ہیں اور فی الحقیقت یہ تینکانہ جو امت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا وہ کسکو ہوا اور وہ ہدایت جو اہل اسلام کو ہوئی وہ کسکی امت کو میسر آئی اور وہ مالداری ظاہری جو اور مسلمانوں کو ہوئی وہ کس نبی کی امت کو ہوئی فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ ۞ پس یتیم کو تو مت قہر کر حدیث میں ہے بہتر گہر وہ ہے جس میں یتیم ہو کہ اسکے ساتھ نیکی کیجاوے اور بد گہر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ برائی کیجاوے وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ ۞ اور لیکن سائل کو پس مت جھڑک امام حسن بصری سائل سے مراد طالب علم کی رکھتے ہیں جو مرتبہ وجاہت خدا لا یہ ہے وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ۞ اور لیکن نعمت اپنے رب کے ساتھ پس بات کریا کر تو تمیں خاموش ہوں یا جلیں اور نعمت ہدایت سے تعلیم فرد ہے اور حسن ادب ہے کہ آدمی اس سورت سے تا آخر قرآن ہر سورت کے اول تکبیر کہے اور آخر میں کہنا بھی مروی ہے کہ کافروں نے جب فترۃ وحی کا خیال کیا اور وحی آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غنیمت جانا تو خوش ہوکر تکبیر بعد نزول سورہ ضحیٰ کے پڑھی۔

سورۃ الم نشرح مکیہ ہے آٹھ آیت کی

یہ تتمہ پہلی سورت کی ہے جو سوال کے بعد ارشاد حق ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۞ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ ۞ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ ۞ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۞ کیا نہیں تیرا سینہ کھولا کہ علم اولین و آخرین عطا کیا اور دور کیا تجھ سے وہ بوجھ کہ بھاری ہو تیری پشت پر کہ تجھکو تبلیغ رسالت کا سوچ تھا اور مرفوع کیا تیرے لئے تیرا ذکر انبیاء سابق میں زمانہ مسیح سے لیکر زمانہ آدم تک اور جواب اسکا کہ حالیہ میں کا رنجکو ستاویں اسطرح ہے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۞ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۞ پس تحقیق مشکل کے ساتھ آسانی ہے

ہمیں مشکل کے ساتھ آسانی ہے یعنی مشکل کے ساتھ بہت سی آسانی ہے کہ ممالک پر تیری فتوحات ہونیوالی ہیں
فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ؏ پس جب تو فراغت پاوے عسر کفار مکہ سے ہجرت کرکے
تو قائم ہو جہاد پر اور بعد جہاد اصغر کے اپنے رب کی طرف جہاد اکبر میں بس رغبت کر

سورۂ تین مکیہ ہے آٹھ آیت کی

پہلی سورتوں کے رفع ذکر نبی و وضع وزر کی دلیل اس سورت کی قسموں و جواب سے ظاہر ہے کہ مسیح کے زمانہ سے لیکر
زمانہ آدم تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ذکر خیر مرفوع ہوتا چلا آیا ہے جیسے ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ۝ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ قسم ہے کوہ تین کی جسپر خدا کی بادشاہت اسلامیہ مہاجرین و انصار کی مع چار خلفا و حضرات
حسنین کی حسب فصل ۵ متی کی بیج زبطابق آیہ مثلھم فی الانجیل کے اپنی زندگی میں تفصیل کی جو اب تک موجود ہے اور قسم ہے
زیتون کے پہاڑ کی جسپر حسب فصل اول کتاب اعمال کے حواریوں سے پیشین گوئی بادشاہت خدا اہل اسلام کی خوبی کے
ساتھ مسیح نے بعد اپنے آسمان پر جانے کی اور قسم ہے طور سینین کے پہاڑ کی جسپر پیشین گوئی فصل ۱۸ سفر تثنیہ در خروج کی
نسبت نبوت و رسالت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی اور قسم ہے بلد امین مکہ کی جسمیں حسب فصل ۳۳ سفر تثنیہ کی نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہوئی اور قسم ہے بلد امین مکہ کی جسمیں حسب فصل ۲ سفر تثنیہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کی نسبت
ارشاد ہے اور ابراہیم نے حسب فصل ۱۷ و ۲۱ تکوین کے حج و عمرہ کرکے دعا نبی اعظم کی اور نوح نے مذبح بنایا اور
آدم نے پیشین گوئی کی اور بلد امین اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ امامت درخت حیات کی شمشیر کردیہ سے فصل ۳ تکوین میں
حفاظت کی جانی لکھی ہے جو وہ اس بلد مکہ میں وضع ہوئی جو ساتویں ہزار آدم میں ہوئی پس مذ زمانہ نیکترین تقویم در ہزار
البتہ پیدا کیا انسان مثل ابوجہل کو نیک پیرہ میں یعنی ہزار ہفتم زمانہ آدم میں اور اوسکو مبارک کیا کہ اسی ہزار ہفتم کی
برکت میں اشارہ ہوا ہزار ہفتم وجود آدم کی طرف کہ اوسمیں نبی آخر الزمان ہو جسمیں دولت خداوندی اسلامی ہونیوالی ہے
ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۭ
پھر ہم نے انسان کافر کو رد کیا اسفل سافلین میں کہ اوسنے نبوت خاتم المرسلین کو تسلیم نکیا تا آتش دوزخ میں جاوے جو زمین کے
اندر بھری ہے مگر وہ جو ایمان لاویں اور کام کریں نیک ہزار ہفتم میں تو اونکے لئے اجر ہے غیر ممنون یعنی ابد الآباد و ہمیشہ رہنے سے

جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے تو آتا تا انکو ایک روز گردن مبارک پر اونٹ کا سقلہ سی ہو کر رکھ دست
اوس کم بخت نے رکھدیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سر نہ اوٹھا سکے اور یہ قصہ ہوا صاحبزادی کو سو بچی جو اوسکو
گردن سے اوٹھا سکتی تھیں گو وہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسبت کردی ہے کہ ابھی تو پیدا بھی نہیں ہو سکی تھیں
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فصل ١٨ اسفر ثنی کتاب موسیٰ میں خیال ہو نہی لکھا ہی تو جیسے موسیٰ فرعون کے خوف سے
شعیب علیہ السلام پاس بہاگ گئے تہی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہل کے خوف سے مکہ معبد والی کعبہ سے جدی ہو کر غار
میں نوشتہ لیجا کر غلطی کی اختیار کی اور حضور پر توکل کیا تو کوئی مقام پر اوس بڑی طرح فصل ١٨ اسفر ثنی کا وقت آیا
کہ برادران اسرائیل یعنی اسماعیلیوں میں وہ متصف بہ پیغمبری ظاہر ہوں جنکو منہ میں خدا کا کلام پارہ پارہ ہو جو اوسکا نذر
رہی سبب ورنہ چونکہ وہ بی بستی ہوں یعنی متصف بہ ختم نبوت ہوں تو اونکو دعوی نبوت کی بعد دوسرا دعوی نزول الہی کا
کرنی اوسکی نبوت و پیشین گوئی الٹی ہو جاوے اور چونکہ یہ متصف برسالت ہوں تو ہو دوسرا آپکا دعوی نزول کلام الہی کی بعد
دعوی رسالت کریں وہ مارا جاوے اور مثلیت موسیٰ الیسی ہوئی کہ جیسے ید بیضا موسیٰ کو دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
نو معجزات قرآن سے ابو جہل کو دکھلائے جاویں جیسے ید و مثلیت و نو معجزات کی تفصیل آخر تفسیر اس سورت میں ہم لکھینگے
اور جیسے موسیٰ طاغی فرعون کی طرف حسب آیت اذهب الى فرعون انه طغى کی بھیجی گئی تہی ویسے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم حسب آیت ان الانسان لیطغی کہ ابو جہل کی طرف بھیجے جاویں منظور حق ہوا اور اہل مکہ اپنی ابا و اجداد سے ایسے
وقت میں ایک نبی اسماعیلی کی خبر سنتے چلے آئے تہی اس سے کچھ کچھ رد کی جو بسبب متقدین ہی تعظیم بجا لائی اور وہاں یہود بھی یہی
سنتے اور ابو جہل کو اپنی مغروری سے یہ خیال تہا گو وہ لکھا پڑھا تہا کہ میں نبی ہو جاؤں اور دو عدد فصل ١٨ آٹھوں میں اسکی
نسبت تہا شعر نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت ٭ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد ٭ تو جبرئیل علیہ السلام غار حرا میں
تنہا بیٹھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا پڑھ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں پڑھا نہیں پہر جبرئیل نے کہا
پڑھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا تو جبرئیل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نسبت کی لفظ کی تیرہو جاوے اور انشاء اللہ
دو باتیں مطلب تہیں ایک متعلق بہ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوسری متعلق بشرارت ابو جہل پس پہلے وہ جو متعلق بحضور
صلی اللہ علیہ وسلم تہی وہ جبرئیل نے پڑھائی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ثابت ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
آپ اور اپنی اسم پر پڑہ التسمیہ جامع مراتب الغیب ہی جسکی تفصیل سورہ فاتحہ کی اوائل میں کی گئی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ

أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ محقق تحقیق ابوجہل نے البتہ سرکشی کی جبکہ دیکھا آپکو دیکھا کہ غنی ہے جیسے فرعون نے موسیٰ کے ساتھ
سرکشی کی تھی کہ وہ بادشاہ تھا اور فساد ہے۔ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ تحقیق تیرے رب کی طرف اوسکا مرجع ہے جسکی
تفصیل فرماتا ہے أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ اب خبر دو یعنی اللہ کو وہ جو منع کرتا ہے بندہ کو
جبکہ نماز ادا کرے جیسا بیان کیا کہ بعد ہجرت ابوجہل نے ابوالعید کو کہا کہ شیبہ اونٹ کا لاکر میں سجدہ کی حالت محمد کی گردن پر
رکھوں پس وہ لایا اور ابوجہل اچھلا ہوا پاس حضرت کے پہنچا تھا کہ اولٹے پاؤں پھرا جب اوس سے پوچھا گیا کہ سبب دریافت
کیا گیا جواب دیا کہ میرے اور محمد کے درمیان آگ کا خندق تھا جسکے بازو ہیں تھیں اوس سے ڈر کر پھرا جیسے روایت
ابوہریرہ معالم میں ہے اور موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے دست بستہ حکم حق تعالیٰ کے جیسے نازعات میں ہے کہا کہ کیا تجھکو یہ کہ تو
پاک ہو ویسے ہی ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے أَرَأَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ خبر
دے مجھکو اگر ہو وہ ابوجہل ہدایت پر یعنی اللہ کا حکم کرے وہ دوسرے کو ذکر کے تقویٰ کرنیکا فیما أَرَأَيْتَ إِن كَذَّبَ
وَتَوَلَّىٰ خبر دے اگر وہ تکذیب کرے حق کی اور روگردانی کرے اسلام سے اور یہی ہو رہا ہے تو ارشاد ہے أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ
يَرَىٰ کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اوسکی شرارت دیکھتا ہے كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ
كَاذِبَةٍ تحقیق البتہ اگر نہ باز رہا شرارت سے اور سجدہ سے مجھکو نہ روکا البتہ ہم کھینچیں اوسکو پیشانی کے ساتھ جو جھوٹی پیشانی
تکذیب کرنیوالی ہے بروز بدر فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ پس چاہئے وہ پکارے اپنی مجلس والوں کو علیہم
پکاریں زبانیہ کو جیسا کہ روز بدر جبکہ معاذ بن عفرا نے ابوجہل کی ساق کاٹی تو اوسنے مدد کو بلایا تو عکرمہ بن ابوجہل نے
معاذ کا ہاتھ کاٹ دیا کہ بیکار ہو گیا مگر بعد دعائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم درست ہو گیا دوسرے فی الفور بدر کو پاشتی
تک معوذ معاذ کے بھائی پہنچے اور ابوجہل کو گرا دیا اور عبداللہ بن مسعود اوسکے سر پر پہنچے اور اوس سے دریافت کیا کہ
اب بھی تو شرمندہ ہے کیا نہیں مگر اسکی شرمندگی ہے کہ مجھکو میرے برابر بھائیوں نے نہ مارا بلکہ مزدوروں نے یعنی انصار نے مارا
پس ابن مسعود اوسکا سر کاٹ کر کھینچ کر بازار میں لائے تو جیسے فرمایا تھا اس صورت میں واقع ہوا اور وہ جو سورہ انبیا میں
فرمایا تھا کہ ابوجہل کہیگا کہ کاش میں ہوتا مٹی وہ بھی وقوع میں آیا اور جبکہ ابوجہل کی یہ صورت ہونیوالی ہے جو مذکور ہوئی
پس اگر وہ نماز میں تیرے حوالی کعبہ سے منع کرے تو ارشاد ہے كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب تحقیق نہ اطاعت کر اوسکی
مخالفت کی اور نماز پڑھ اور قریب ہو کعبہ کے اب ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کر لی جائے جیسے

کچھ باقی نہیں رہا اور ابوجہل وغیرہ نے دیکھ ہی پایا (۶) عمر فاروق کا ایمان لانا جسکی نسبت جیسے سورۂ فرقان میں آگے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا منظور ہونا ہو جو پہلے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم آ کر تھے (۷) جبکہ معراج جسمانی
بیت مقدس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا جسکے گرد پہر نیکی نسبت بہار کی ہے تاکہ قوم یہود کی آبادی کا بیڑہ دست
کیا جاوے تو اوس وقت ابوجہل وغیرہ نے اوسکے نشان دریافت کئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری پوری بیان
فرمائے (۸) جبکہ بابت قافلوں کی کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا وہ سب بیان فرمایا (۹) جبکہ
قافلے آئے انکی نسبت دریافت کیا تو ارشاد کے مطابق واقع ہوا اور دوسرا تجربہ موسیٰ کا نسبت فرعون کی یہ تہا
کہ جیسی بیٹی فرعون وغیرہ ہوں کے مرد تو موسیٰ کو ہجرت ہوئی تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے اہل مکہ کے
بڑے معزز مشہور مثل برکی طرح سے جبکہ تباہ ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت ہوئی یہ معجزات قبل از ہجرت اہل مکہ
و ابوجہل کو دکھلائے گئے اور بعد کو صد ہا ہوئے او نمین بوقت ہجرت معجزہ یہ ہوا کہ ایک مشت سنگریزوں سے بڑی قوم کفار
کی آنکھوں میں ڈال کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اول بزغد میں ہجرت کی اور سراقہ کے گھوڑے کا دھنس ہونا حسب ارشاد
سورۂ ملک کے اور اور بہت سے معجزات کا اظہار بعد ہجرت کے ہوا چنانچہ ایک سورۂ نور میں خلافت صدیق
و فاروق و ذی النورین و مرتضیٰ و جنگ صدیقہ و طلحہ و زبیر و معاویہ مرتضیٰ بحال طلحہ و زبیر و اصلاح حال صدیقہ و ظلم و بغاوت
شامیان جناب مرتضیٰ کے ساتھ اور غلبہ جتلانا جناب مرتضیٰ کا اور ناحق ہونا شامیوں کا اور خلافت امام حسن
و ترک خلافت و شہادت امام حسین تا زمان بادگر آمد مسیح مذکور بطور پیشین گوئی ہے اور دوسری بہت سی پیشین گوئیاں
قرآن مجید میں مذکور ہیں لیکن نتیجہ بہر حال چونکہ فصل الہی شیعا میں بعد ایکسال ہجرت کی موعود تھی تو قبل تو آیات مکیہ میں اوسکی
نسبت اہل حق کو بشارت اور کفار کو خدا ادیت ہوسکتی تھی اور جب ہجرت کے ایکسال بعد فتح بدر آئی تو فرمایا گیا قد کان
لکم آیۃ اگر قبل از ہجرت وہ آیت لائی جاتی تو کفار اہل کتاب کہتے کہ تم باطل کرنیوالی کتب سابقہ کے ہو اس تحقیق سے
مفسرین کم واقف ہیں تو طلب آیت پر ہیں جو کہا گیا ہے کہ ہم آیت نہیں لاسکتے تو کہنے لگے کہ ہاں خدا کا اختیار ہے
کہ آیت نہ لاوے اسپر نصاری مطلب سے ناآشنا کہنے لگے کہ خود قرآن مجید میں انکار لانے آیت سے ہے ہاں وہ نشانات جو
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں تھے اوس سے انکار کیا گیا جیسے قرآن کا پارہ پارہ آنا موعود ہے تو طلب یکبارہ نازل ماننے
وعدہ کی ہو تو کیسے لاسکتے علی ہذا حال دوسرے ان نشانات کا حال ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تھے تو اونسے انکار کر

اس قسم کی بت پرستی ملک کی اور وہ برباد ہوئی اور پھر توبہ کی تو ذوالقرنین کو بھیجا کہ زمانہ میں تو وہ شاد ہوئی
اور پھر اس قسم کی بت پرستی ہوئی پر مسیح کے زمانہ میں دوسری طرح کا شرک کیا کہ اسحٰق کے قول کو جو کلام
خدا سے سمجھا جو بذریعہ مسیح آیا تھا کہ مسیح کی زبانی جو احکام خدا آئے تھے انکو نہ مانا اور مسیح جو ہر وقت کہتے اور جو
حکم ربانی و باقی جو زبان سے نکلتا ہے وہ خدا کا حکم ہوتا ہے اور اس کلمات میں بعد کو مکرر ارشاد ہے کہ کچھ شک نہیں خدا اور
خدا تیرا ایک ہے خداؤں اور باپ دادوں کی بدکاریاں انکی اولاد پر جو مجھ سے بیر رکھتے ہیں انکی تیسری و
چوتھی پشت تک پہونچاتا ہوں چنانچہ مسیح کے زمانہ سے چار پشت تک وہ سخت تباہ ہوئے اور ان میں سے ہزاروں پر جو مجھے
یعنی حضرت ختم المرسلین کو پیار کرتے اور میرے حکموں کو حفظ کرتے ہیں رحم کرونگا (الخ) لفظ ختم المرسلین الی لقبہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے تو خداوند اپنے خدا کا نام بیفائدہ مت لے کہ تثلیث یا مسیح پسر مریم یا انجیل کا معتقد ہو
جاویگا کیونکہ جو اسکا نام بیفائدہ لیتا ہے خداوند اسے بیگناہ نہ ٹھہراویگا دیکھو زمانہ اسلام میں ارض مقدس سے نکالے
جاؤ گے اور ہمیشہ کی تعظیم کا ذکر ہے جو بوجہ نماز مقتم اسلامی کے مقرر تھی جسے یہود نے زمانہ اسلام میں زمانہ آدم کو
تا تاریخ تغیر کر دیا اور انکا حکم تھا کہ بار بار کہو نماز اور روزہ کو جیسے ورس ۱۰ فصل ۳۰ کتاب استثنا میں ہے کہ جس وقت تو مصیبت
میں پڑے یعنی زمانہ مسیح کے مابعد اور یہ سب حادثے آخری دنوں میں تجھپر گذریں تب بھی اگر تو خداوند اپنے خدا کی طرف پھریگا
اور اسکا کلام سنیگا یعنی قرآن کو مانیگا کیونکہ خداوند تیرا خدا رحیم خدا ہے وہ تجھے چھوڑ نہ دیگا نہ ہلاک کریگا الخ پس خدا کی
طرف پھرنا یعنی نماز و زکوٰۃ کی طرف اشارت ہے اور کتاب ملاکی کی تیسری فصل میں زکوٰۃ کا بھی صاف ذکر ہے اور
نماز کا ذکر ہے کہ اسکی طرف رجوع ہو ان سے عبارت ہے بدان نظر فرماتا ہے وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ
اور وہ حکم کئے گئے تھے تو قوم یعقوب اس عرصہ میں مگر کہ برپا رکھیں نماز اور دین زکوٰۃ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ
اور چونکہ دین پائدار اسلام ہے اور جبکہ اس قسم کی پیشینگوئیاں تصریحات یہود کے ہاں بلکہ اس سے زیادہ موجود ہیں
اور مشرکوں میں بھی تھیں تو بدان نظر ارشاد ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ تحقیق وہ اہل کتاب جنہوں نے
کفر کیا اس تصریح مذکورہ کے ساتھ اور مشرکین نار جہنم میں ہمیشہ رہیں یہ بدترین خلائق ہیں کہ نبی انکی بہتری کیلئے
تشریف لائے اور انہوں نے نہ مانا برخلاف انصاری متفرقین ممالک مقدس کے کہ انکی بربادی اس وقت سلامتی

یہود کی خاطر الٹی ہوئی ہے اگر وہ جہالت سے تسلیم نکرین تو یک گونہ جای عذر ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ بتحقیق وہ جو ایمان لائی اور کام کئی نیک کہ ایمان پر قائم رہی

خواہ اہل کتاب ہون اور خواہ دوسری وہی بہتر مخلوق ہین جسکی آرزو حضرات انبیا جلیل القدر نے کی جَزَآؤُهُمْ

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۟ اونکی جزا اونکے رب کے پاس جنتیں ہین کہ نیچی اونکی غرفون کے

نہرین جاری ہین ہمیشہ رہنے والے اونمیں راضی ہوا اللہ اونسے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے یہ ارشاد اوسکے لئے ہے

جو خشیہ کرے اپنے رب سے اور خشیہ کے سبب ایمان لاوے اور جو بے خوف ہون اونکو اثر پذیر نہین لیکن اہل دوزخ سے ہین

سورۃ زلزلت مکیہ ہے آٹھ آیت کی

پہلی سورت میں یہود کے انکار کا حال تہا جو انبیا وقت ہین مقدمات اسلامیہ کو منظور صورت روبیہ پیچھے

کرتے اور اس سورت میں بیان اونکے اظہار کا ہے کہ وہ سرور قیامت ظاہر ہوا اور روز قیامت قابل خشیہ ہے

جو آخر پہلی سورت مین مذکور ہوا ہے اور دنیا بر مال کی کچھ قدر نہو اور خشیہ کبھی خو صاف ہی آتا ہے جیسے ارشاد ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۗ جب بڑی سخت

زمین حرکت دی جاوے اور نکالے زمین اپنا اثقال مرد جاندار اور وغیرہ اور اوسکی کچھ قدر نہو اور کہے انسان کیا ہوا اوسے

بالخصوص زلزلے وکہا ہے کیا ہے اس زمین کو اوس دن زمین بات کرے اپنی خبرونکی رجوع اوسپر حسب حدیث گذرے زمین

بایں طور کہ اوسکا رب اوسکو وحی کرے کہ فلان شخص نے بالخصوص یہ احوال اسلام مخفی کیا اور فلان نے اظہار کیا

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ اوس دن نکلینگے آدمی زمین کی بیان کے بعد

متفرق تاکہ دکہلائے جاوین وہ اپنے اعمال مطابق زمین کے بیان کی یعنی اہل اسلام ایک طرف ہون اور کفار

یہود مثل نصاری وغیرہ ایک طرف ہون فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْمَلْ

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۟ پس جو کام کری نیک ذرہ کی برابر اوسکو دیکھ کر دم اصل وہ اسلام کا کام ہوا اور جو

کام کری بد ذرہ کی برابر یعنی کفر و شرک کا اوسکو دیکھے اور کافر کو نیک اعمال کی جزا دنیا مین ملجاوے پہر

اسی ہاشتہ اعمال خالی ہو اور بطلان اشارہ اس وقت مین کہ ایک قیامت ہزار سال مابعد شروع ہونیوالی
سے ہے اشارہ ہو کہ ریل کے سبب سے جو جا بجا چل رہی ہے زمین متحرک ہے اور لوہے وغیرہ کو گلے وغیرہ کے بوجھ کے لیے بہت
دفینہ زیر زمین نکال رہی ہو اور اخبار و تار برقی کی خبرین زمین جا بجا دے رہی ہو اور بغیر اخبار و تار برقی کے
زمین سے اخذ ہو رہی ہو نیکی تیاری ہو رہی ہے اور انسان کو تعجب ہے کہ کیسے کیسے عجائب واقعات ہو رہے ہین
اور اس زمانہ مین ادیان مختلفہ و مذاہب متنوعہ جاری ہو گئے ہین تا کہ انجام کار اعمال کی مطابق نیک کی جزا و بد کی
سزا قیامت کبریٰ مین پاوین جسکا ذکر پہلی سورت مین ہوا ہے

سورۂ عادیات مکیہ ہے گیارہ آیتونکی

مخفی نہ رہے کہ قوم یہود کبھی اسلام کی رغبت پوشیدہ کرتے ہین حالانکہ اونکی کتاب مسلم کتاب یوئیل مندرجہ مجموعہ عتیق مین
دولت اسلامی کی بالخصوص فصل دوم مین یون خبر ہے کہ اونکے روبرو آگ روشن ہے اور اونکے پیچھے شعلہ ملتہب یعنی کفار کو فرار
اور اونکی روبرو زمین عدن ہے یعنی اہل اسلام کے لیے اور اونکے عقب مین بیابان ویران ہے یعنی کفار کے لیے اور اون
کوئی رہا ہندہ نہیں (ونکی نمایش گھوڑونکی سی ہے تو جیسے گھوڑ دوڑ سی اونکی دوڑ ہے) گاڑیونکی سی آواز پہاڑون پر
جست و خیز کرتے ہین اور یہودی اس پیشین گوئی پر پہلے شہادت دیتے تھے اور بعد کو منکر ہوئے تو اس بنا پر اونکو تنبیہ ہے
کہ یہ واقعات اہل اسلام کے بیان کر کے کیون پوشیدہ کرتے ہو پس ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ
بِهٖ جَمْعًا ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ
لَشَدِيْدٌ ۝ قسم ہے اُن گھوڑون اہل اسلام کے مجاہدین کی جو زیادہ دوڑ کر دوڑنے سے اپنی سانسون کی آواز
دیں پس قسم ہے اُن گھوڑونکی جو اپنے سمون کی ٹاپون سے آگ نکالیں جبکہ پہاڑون پر دوڑین پس قسم ہے گھوڑون
کی سرعت کرنیوالونکی صبح کے وقت پس اوٹھاوین اُسکے ساتھ غبار پس درآوین اُسکے ساتھ دشمنونکی جماعت مین
تحقیق انسان یہود مثل فنحاص و مالک ضیف وکفار مکہ اپنے رب کے لئے سرکش ہے اور تحقیق اس مذکور پر
البتہ گواہ ہے کہ پہلے وجود نبوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکی گواہی دیتا تھا اور نہ متفرق ہوئے
اہل کتاب مگر بعد نبوت کے اور تحقیق وہ کافر مال کی حب مین البتہ سخت ہے کہ بخاطر کفار مکہ انسے رشوت لیکر

اسماعیل و کنانہ و قریش و ہاشم اور ہاشمیوں میں سے بدولت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئیں والی ہی تھی اسی
مقام سے حدیث میں ہے کہ اللہ نے پیدا کیا نسل آدم سے اسماعیل کو پھر کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو
اور قریش سے ہاشم کو اور ہاشم سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور سورۂ ہمزہ کی تفسیر میں معالم میں لکھا ہے کہ وہ سورہ
بھی اخنس بن شریق ثقفی نازل ہوئی ہے جو نسل کنانہ سے تھے اور تفسیر سورہ انعام کی ذیل میں معالم میں ذکر ہے
وہ عامر بن طفیل و اربد بن ربیعہ کے جواب میں ہے جو قریش سے تھے اور معالم میں سورہ کافرون کی ذیل میں لکھا ہے
کہ اسکا نزول حارث بن قیس سہمی و عاص وائل سہمی جو نسل عامر بن لوی بن غالب ہیں و امیہ بن خلف جمحی
بن ہصیص بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب اور ولید بن مغیرہ مخزومی بن یقظہ بن قصی بن کلاب و اسود بن
مطلب بن اسد بن عبد مناف و اسود بن عیسی و ابو لہب ہاشمی کی حق میں ہے جسکے حق میں سورہ تبت ہے
اور یہ سب اپنی اپنی فخر ظاہر کرتے جو زمانہ جاہلیہ میں پڑنے والی ہر دو قبیلہ مت حسب سورت قارعہ ہیں تا آنکہ بنی عبد
مفاخرت میں بنی سہم نے یہ کہا کہ ہماری سادات عبد منافیوں سے زیادہ ہیں اور تمہارے زندہ سردار سب سے ہیں اگر
زیادہ تھے تو سہمیوں نے قبروں کو بھی شمار کیا اپنی فخر میں زیادتی کی واسطے کی تو مردے بھی سردار انکے بنی اسماعیل عبد
منافیوں سے زیادہ نکلے پس انکی تردید میں سورہ تکاثر اتری حالانکہ فخر کا مقام ہاشمی عنصری اصلی ہی ہوناسب
جسکی تفصیل آتی ہے اور شرف ہاشم کی اولاد کو بوجہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے بخلاف کفار مثل ابی لہب کے کہ نار جہنم
میں جا بیٹھے ہیں تو اس وجہ سے سورۂ قارعہ کے بعد سورۂ تکاثر رکھی گئی اور اسکے بعد سورۂ عصر رکھی گئی اور اخنس
بن شریق ثقفی ہے جو کنانہ سے نہیں ہے اور ربیعہ قریش سے نہیں اور ولید بن مغیرہ نسل قریش کا ہے اور امیہ بن خلف جمحی لوی سے ہے تو
یہ دونوں ہاشمی نہیں اور یہ لوگ بڑے مال و منال پر فخر جتلاتے تو سورۂ ہمزہ انکے حق میں آئی کہ جو کنانہ کو ہجو اور کنانہ سے
قریش کو اور قریش سے ہاشمی عبد المطلب کی اولاد کہ جنکے سبب سے قصۂ اصحاب فیل جو واقع ہوا ہے تو انکی جواب میں سورۂ
فیل اور قریش کی تنبیہ کے لئے سورۂ قریش آئی اور سورۂ ماعون ولید بن مغیرہ کی تنبیہ کے لئے آئی جسکے سبب سے بعض
نمازی حتی عاص بن وائل بسبب نماز میں سستی کرنے لگے یہاں تک کہ مرتد ہوگئے اور عاص وائل سہمی نے حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے صاحبزادوں کے انتقال سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتر کہا تو اسکے دفع کے لئے سورۂ کوثر نازل ہوئی
کہ سارا عالم کثرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی پیدا ہوا ہے جو صاحب حوض کوثر ہیں تو یہ تمام فخر ہے ناخاص

اولاد سے کسی کا ذکر فخر منسوب ہے اور جب کافرین مذکورین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فخر دریافت
کرکے یہ کہا کہ ایک سال ہم تمہارے خدا کی عبادت کرینگے بشرطیکہ آپ ایک سال ہمارے بتونکی عبادت کرین
واسطے انکے خیال کے دفع کے لئے سورۂ کافرون اتری کہ سورت کے ساری کافر مخاطب کفر پر ہی مرے اور
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر زمانہ وفات تک بت پرستی رد کی تو سورۂ فتح اس وجہ سے اوسکے بعد رکہی کہ
آخر وقت کی یہ سورت ہے اور ابولہب کے فخر کی تردید مین سورۂ تبت نازل ہوئی اور چونکہ
سب پر فخر کرنا ان سورتون مین مذکور ہے اور کفار سے خدا کا نسب دریافت کیا تہا تو سورۂ اخلاص آئی
جس سے ان دو عام کے قول کی بہی تردید ہو جو کہتے ہین کہ آیا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا چاندی کا ہے
یا سونے یا لکڑی کا اور نیز بعض یہود نے اوصاف خداوند دریافت کئے تہے جنکے لئے سورۂ اخلاص پڑہی گئی
ہے پس اونکو ایمان لانا مناسب تہا نہ آنکہ برعکس اسکے حسد سے نبی پر سحر کیا اور ایسے کافرونکی شر سے
اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہئے تو اونکے سحر کے دفع مین سورۂ فلق و سورۂ ناس آئی تو یہ دونون سورۂ
اخلاص کے بعد رکہی گئین الیٰ حاصل یہودیونکی جواب مین یہ سورت تکاثر آئی جس سے ظاہر ہوا کہ شرف کنانہ
و قریش و ہاشم و نبی کو ہے اونکو ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۞
حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۞ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۞ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۞ کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ
عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۞ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ۞ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ ۞ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ
عَنِ النَّعِیْمِ ۞ لہو مین ڈالا تمکو کثرت نے اے بنی سہم یہانتک کہ زیارت کی تمنے قبرونکی نہین یہ خوبی
کثرت سے بالخصوص اونسے جو کفر پر گذر گئے بلکہ خوبی ایمان کے ساتہ معتبر ہے جلد تم جانو پہر جلد تم جانو اپنی
کثرت سے اپنے کفر کا انجام بتحقیق اگر تم جانو اپنے انجام کو البتہ تم دیکہو جحیم کو کہ اوسمین تم پڑے ہو کہ البتہ تم
دیکہو جحیم کو بروز قیامت بحق یقین کر کے تم سوال کئے جاؤ آنہین روز نعمت کی کثرت سے اوس وقت ظاہر ہو
کہ زیادہ سادات کفار کچھ مفید نہو بلکہ فخر اسلام والون کو ہے جو عصری بالخصوص ہین۔

	سورۂ عصر مکیہ ہے تین آیت کی	

اور اسلام کا زمانہ عصر والا کہکے فضیلۃ ۲۰ اسی مین فرمایا گیا ہے جو تقریبا ساتوان حصہ دن کا ہوتا ہے اور وہ جو

جو بدولت اولاد ہاشم سر رہوا ہے پس اس وقت مین اگر بھی سہیم وغیرہ ایمان نہ لاوین سخت رسوائی کی
بات ہو اور پانچ وقتون کی نماز اور رکعتون کی تعداد کی تفصیل باب اول مقدمہ چہارم مین فصل ہاشمی کر
سابقًا گذر گئی جسکے سبب سے عصر والون کو فخر حاصل ہے کہ وہ زمانہ دولت خدا کی بادشاہت کا ہے پس یہی بنا پر
ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۝ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ قسم ہے عصر کے وقت کی جو اسلام کا
زمانہ ہے کہ انسان کافر جو اس وقت بھی ایمان نہ لاوے البتہ زیانکاری مین ہے مگر وہ جو ایمان لائے اور
نیک کام کئے اور وصیت کی بحق توحید و نزول قرآن کی اور وصیت کی صبر کے ساتھ کفار کے مقابلہ مین باہم جو
قبل از ہجرت پس وہ مقام فخر ہے اور وہ قریش و ہاشم کی اولاد کو دولت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔

سورۂ ہمزہ مکیہ ہے سات آیت کی

اور اسمین ردہے مثل اخنس بن شریق و ولید و امیہ جمحی کا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غیبت کرتے اور
حاضری مین اسلام والون کی قلت مال و اپنی کثرت مال و منال پر فخر کرتے تو ارشاد ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ۝ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ نِالَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ
اَخْلَدَهٗ ۝ افسوس ہے ہر غیبت کرنیوالے عیب چین کیلئے وہ جسنے جمع کیا مال اور اوسکو گنی گمان کرتا ہے کہ اوسکا
مال ہمیشہ رکھیگا اوسکو كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ
الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝
ہرگز نہین البتہ وہ ڈالا جاوے حطمہ مین اور کس تجھے نے جتلایا ہے کیا ہے حطمہ خدا کی آگ ہے ایسی
سلگی ہوئی جو طلوع کرے دلون پر بیدہ ہے لمبے ستونون مین۔

سورۂ فیل مکیہ ہے پانچ آیت کی

اس سورت کا قصہ اولاد ہاشم کے شرف کی دلیل ہے پس کیسے کفار جیسے سہیم و ہمزہ و لمزہ وغیرہ کو
اولاد ہاشم پر فخر ہو سکتا ہے اور اصحاب فیل کا قصہ مشہور و معروف تفسیر دن مین ہے حاجت بیان
نہین جو بدولت دعای عبد المطلب بن ہاشم مقابل تباہ ہوئے اور درس دوم فرد ہم حین ابابیلون کا

کرین خاص اس گہر کے رب کی جسنے کہانا دیا اونکو بہوک سے اور امن دیا اونکو خوف سے کہ کوئی سکے
پڑوس کے سبب داخل مکہ کو کوئی لوٹتا نہا اس سورت سے قریش کی عزت بہ تقریب بیت ظاہر ہوتی

سورۂ ماعون مکیہ ہے مشتمل سات آیت پر

اسمین مذمت ہے ولید بن مغیرہ کی جسکے سبب سے مثل عیاض بن ربیعہ اسلام لاکر پہلے دار مین مسلمان ہوا
پھر مرتد ہوگیا اور ابی لہب کا اجیر ہوکر بدر مین مارا گیا اور جہنم رسید ہوا بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝
أَرَءَيۡتَ ٱلَّذِي يُكَذِّبُ بِٱلدِّينِ ۝ فَذَٰلِكَ ٱلَّذِي يَدُعُّ ٱلۡيَتِيمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ
عَلَىٰ طَعَامِ ٱلۡمِسۡكِينِ ۝ فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّينَ ۝ ٱلَّذِينَ هُمۡ عَن صَلَاتِهِمۡ سَاهُونَ ۝ ٱلَّذِينَ
هُمۡ يُرَآءُونَ ۝ وَيَمۡنَعُونَ ٱلۡمَاعُونَ ۝ خبر دی اس شخص کو جو تکذیب کرے دین اسلام کے ساتھ
اور فخر کرے اپنی مالداری پر اُسپر تف ہے کہ وہ ایسا ہے جو یتیم کو ہنکا لے اور نہ برانگیختہ کرے مسکین کے
طعام پر پس کوس افسوس ہے اُن نمازیوں مثل عیاض پر جو اونکے بہکاؤ سے اپنی نماز مین سہو کرین
خود دکہلاوے کے لئے نماز کرین اور منع کرین اپنی خست نفس سے برتنے کی شے سے اس مقام سے وہ جو کفار کو
ترک کرنے کو ایمان لاکر پہر جاتے صحابہ اونکو کافر جانتے اس مقام سے من ترک الصلوٰۃ متعمدا
فقد کفر کا ارشاد انکے حق مین ہے چنانچہ عیاض ترک صلوٰۃ کے بعد کافر ہوگیا یہانتک کہ بدر مین مارا گیا
پس یہ حدیث موقع خاص مین واقع ہے پس ولید کو مقام فخر کا نہین

سورۂ کوثر مکیہ ہے مشتمل ہے تین آیت پر

یہ سورت عاص بن وائل سہمی کے رد مین ہے کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باب کعبہ پر
سہمی مذکور ملا اور باہم باتین ہوئین اور قریش کے حسادین نے مسجد مین باہم بیٹھے ہوئے دیکہا تو عاص سے
دریافت کیا کہ تو کیا بات کرتا تہا تو عاص نے کہا اُس ابتر سے کہ مراد اوس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے رکہی اور جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرتا تو ابتر کرکے یاد کرتا تو خدا تعالیٰ نے یہ سورت
نازل کی بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝ إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنۡحَرۡ ۝
إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلۡأَبۡتَرُ ۝ تحقیق دی ہمنے تجکو حوض کوثر و بلسان اشارہ عالم کثرت جسکے

جبکہ آئی خدا کی مدد اور فتح اور دیکھا تو نے آدمیون کو داخل ہوتے دین خدا مین فوجین کی فوجین
تو اوسکے شکرانہ مین تسبیح کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور طلب مغفرت کر اللہ سے اُن اپنی افواج کے لئے
کیونکہ ہے وہ بڑا توبہ کا قبول کرنیوالا ہے اس سورت مین کیسی پیشین گوئی نسبت فتوحات اسلام کی ہے۔

سورۂ تبت مکیہ ہے پانچ آیت پر مشتمل ہے

مخفی نہ رہے کہ بولہب اُن کافرون سے ہے جنکی نسبت سورۂ کافرون مین وعید کفر پر مرگ کا ہے
اور وہ زمانہ نصرو فتح بدر مین نہ گیا تہا اور ہنوز زندہ تہا کہ فتح اسلام سنکر مر گیا اس وجہ سے سورۂ
فتح کے بعد ذکر کرنا مناسب ہوا اور جبکہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تہی تو حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قریبون کو جمع کیا اور فرمایا کہ مین تمکو ڈراتا ہون عذاب سے جو روبرو
آنیوالا ہے یعنی بدر کا تو ابولہب نے اولاد ہشیم عبد المطلب سے آپکو عزت دار سمجہا اور کہا کہ ہلاک ہون
برادرزادہ کے ہاتھ آیا اسلئے ہمکو جمع کیا تہا اور اگر یہ فرمودہ سچ ہوا تو اپنی مال کو فدا کرونگا اور اپنے
دو لڑکے تہے ایک اولاد دوسری مال پر فخر کرتا تہا حالانکہ وہ خود حالت حسرت مین ہونیوالا تہا اور اوسکا
بیٹا جو ماشر ہے اور اوسکا مال اس سورت کی مطابق تباہ ہونیوالی تہی چنانچہ اپنی مال سے عیاص کو عوض بدر
مین ذخیر کرکے بہیجا تہا جو مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا تہا اور وہ بدر مین مارا گیا اور بیٹی کو لعاکی دعا حضور سے
شیر نے پہاڑا اور نیز اوسکی عورت ام جمیل نام ابو جہل کی بہن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سخت دشمنی
رکہتی تا آنکہ راہ مبارک مین کانٹے ڈالدیتی تو ابولہب کو اپنے بہروسہ تہا اور شرافت پر اپنی وہ خیال کرتا تہا
اور اوسکے بیہودہ خیالات کی تردید مین یہ سورت نازل ہوئی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ تَبَّتْ
يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ہلاک ہو ابولہب اور ابی لہب کی دونون ہاتہ یعنی مال اور اوسکا بیٹا جسکی
تفصیل کرتا ہے اور وہ خود ہلاک ہوگا کہ اپنا مال دیکر عیاص کو اجیر کرکے بدر مین بہیجا اور اوسکی بیٹی کو شیر نے
پہاڑا اور خود نسیج بدر سنکر ہلاک ہو مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ نہ بے پروا کرسکے اوس سے
اوسکا مال اور وہ بیٹا جو اوسنے حاصل کیا ہے سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ
فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ اور بعد ہلاکت کی جلد داخل ہوگا عذاب شعلہ مین اور اُسکی عورت

بعوض اسکے کہ راہ مبارک مین کانٹے ڈالتی تہی اوٹہانیوالی لکڑی کے ہو کہ اوسکی گردن مین رسی ہو مونج کی
کہ پہنکر مریگی اور حسب پیشینگوئی ایسے ہی ہوا پس اوسکا فخر حسب نسب پر کچہہ نہ رہے جو مشرکون مین
کرتا لیس توحید خدا غالب ہوا اور فخر نبی کو اولاد عبد المطلب مین ہو۔ اس سورت مین پانچ معجزات
ظاہر ہین ایک اوسکے مال کی ہلاکت دوسرے اوسکی بیٹی کی ہلاکت تیسرے اوسکی ہلاکت چوتہے اوسکی عورت کی
ہلاکت یا پنجوین اوسکی عورت کی ہلاکت ایک خاص طور پر۔

سورۂ اخلاص مکیہ ہے چار آیت کی

اوپر کی سورۃ مین نسب کے اوپر جو کہا فخر کرتے اس سورت مین اونکی تردید آئی اور مشرکون نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہا کہ اپنے خدا کا نسب بیان کیجیے تو یہ سورت نازل ہوئی گو بعد کو عامر بن طفیل واربد پر بہی پڑہی گئی
جنہون نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہمکو بیان کیجیے کہ آپ کا خدا سونیکا ہے یا لوہے کا یا لکڑی کا
جیسے ابن عباسؓ سے مروی ہے علی ہذا وہ جو مقاتل نے کہا ہے اوسکا حال ہے کہ احبار یہود نے حضور صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہمکو اپنے خدا کا وصف کیجیے تاکہ ہم آپ کے ساتہ ایمان لاوین کہ اللہ تعالی نے
اتارا ہے اپنا وصف توراۃ مین پس خبر دیجیے کہ کس شے سے ہوا یا وہ کہاتا ہے وہ پیتا ہے اور کس سے
وارث ہوا اور کون اوسکا وارث ہوگا پس اونکے جواب مین ہی یہ سورت پڑہی گئی اور چونکہ قرآن مجید
تین حصون مین سے ایک حصہ توحید کے بیان مین ہے تو ارشاد ہے کہ اس سورت کے پڑہنے کا ثواب
ثلث قرآن کا ہے پس ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞
تو فرما وہ اللہ یگانہ ہے یعنی ہستی مطلق جسکی ذات مین کثرت کا نشان نہین اور امور مذکورہ مشرکین
علی ہذا عامر واربد واحبار متعلق کثرت ہی ہین اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞ اللہ ہستی مطلق بے نیاز ہے سب کا
محتاج الیہ اور سارے وہ امور جو مخالفونکے بیان ہوے احتیاج والے ہین لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۞
نہ جنا نہ جنا یا گیا پس اوسکا نسب کیسے متصور ہو وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞ اور نہین
ہستی مطلق کے لیے کوئی برابر کیونکہ ولد ووالد ہمسر ہوتے ہین جنسیت و نوعیت مین اور ہستی
مطلق محیط الکل کو نہ نوع ہے نہ جنس اور مخلوق اوسکی جیسے ہی اس اربد وغیرہ کا جو سب ہی ظاہر کر

سونا و چاندی وغیرہ سب مخلوق اوسکی ہے وہ کیسے اوس سے بنو گو کثرت عالم اوسکا مظہر ہے
لیکن ذات حق ہستی مطلق واحد ہے اوسمین شائبہ کثرت نہین پس نہ شریک و ند اوسکا ہوسکتا ہے
نہ ضد کہ عبارت اوس عرض سے ہے جو باہم مقابل کی تبدیل سے نوبت بنوبت آسکے اور گو زید و عمرو کا
مثلاً شریک ہے انسانیت مین پر زید انسان کا شریک نہین جو اوسکا مطلق ہے ویسے عالم کی کثرت بھی
ایک دوسری کا شریک ہے ہستی مطلق مین پر ہستی کا شریک کوئی مظہر نہین ہوسکتا تحقیق ضرور ہو کہ کتاب
انسان کامل سے کرنی چاہئے۔

سورۂ فلق مدنیہ ہے چار آیت کی

اور سورۂ ناس بھی مدنیہ ہے پانچ آیت کی اور قرآن مجید سے ہین اور روایت ابن مسعود مقابل منقول
متواتر کے غیر مسموع ہے تحقیق یہ ہے کہ فصل ۱۸ اسفر ثنی مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے کہ
مقتول ہون گے اور تہیہ بیان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین فصل مذکور مین مخالفت سحر کی بھی ہے
پر ضامن یہودیون نے طرح بطرح سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل جو غزوہ مین کوشش کی پر قتل کا
بس نہ چلا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت قتل سے حفاظت کا وعدہ فصل ۸ اشعیا اور قرآن مجید
مین ہے پر طرح طرح سے تکلیف پانا ضرور ہوا چنانچہ فصل ۳ ملاکی مین جو آخر سورت کہو با صحیفہ مجموعہ توریت
کا ہے یہود کی طرح طرح کی شرارت بہ نسبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھی ہے چنانچہ دوس ۵ مین انکی
سحر کرنیکا بھی ذکر لکھا ہے تو اونکی جن و انس کے بہکاوے سے عاصم بن لبید یہودی سحر پر قایم ہوا کہ
ایک یہودی کا لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدمتگار تہا اوسکے ذریعہ سے موے مبارک مع
دندانہ شانہ کے طلب کرکے اپنی بیٹیوں سے جادو کرایا کہ تانت مین گیارہ گرہین لگائین جو موئی
چھپی ہوئی تہی اور شانہ و بال اسکے ساتھ تھے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعض امور مین
جو متعلق بہ نبوت و رسالت نہ تہا فراموشی پیدا ہوئی کیونکہ فصل ۱۸ اسفر ثنی سے ظاہر ہے کہ
حضور صلعم سحر زدہ ہون گے پر تکالیف گوناگون کا ہونا ضروری ہوا جیسے شکستگی دندان
مبارک وغیرہ جس اثر تکالیف سے مسحور ہونا بھی بعید نہوا اگرچہ اہل نیچر تا تمام اپنی نادانی سے